

جلد ہفتم

RMPInternational.TK

مسند امام احمد بن حنبل

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

مؤلف: **ابن حنبل** رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: **مولانا محمد ظفر اقبال**

مکتبہ رحمانیہ

پراستی سٹریٹ، سائبرہ آباد، لاہور
فون: 37224228-37355743-042

£ - BOOKS RELEASER

THE REAL MUSLIMS PORTAL

وَبَايَ الْكُفْرَ وَالشِّرْكَ وَالْفُجُورَ وَمَا يُغْنِي عَنْكَ كَثْرَتُهُمْ وَلَا يُلْهِمُهُمْ أَشْيَاءُ

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ تم کو دیں ہیں کہ سب لا اور جس سے منع کریں اس سے باز آناؤ

مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ

رحمۃ اللہ علیہ
مترجم

جلد دوم

مؤلف

حَضْرَةُ اِمَامِ اَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ

(الموتی ۲۴۱ھ)

مترجمہ

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

RMPInternational.TK

مکتبہ رحمانیہ



إقرأ استشر عارفی مستشرقی آفہ و بآلائہ لا تعد
فون: 042-37224228-37355743

PORTUGAL E. REHMAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

RMPInternational.TK

نام کتاب: مُسند امام احمد بن حنبل (جلد ہفتم)

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،
طباعت، صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں
تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ الہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے
لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

RMPInternational.TK

مُسْتَدْرَکُ الْاَنْصَارِ

۱۲ ابوالمہرہ رحمہ اللہ حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ کی احادیث	⊗
۹۵ حضرت ابوذر غفاری رحمہ اللہ کی مرویات	⊗
۲۰۱ حضرت زید بن ثابت رحمہ اللہ کی مرویات	⊗
۲۳۱ حضرت زید بن خالد جہنی رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗
۲۳۶ حضرت ابودرداء رحمہ اللہ کی مرویات	⊗
۲۵۲ حضرت اسامہ بن زید رحمہ اللہ کی مرویات	⊗
۲۸۳ خاجہ بن صلت رحمہ اللہ کی اپنے چچا سے روایت	⊗
۲۸۳ حضرت اصف بن قیس کنذی رحمہ اللہ کی مرویات	⊗
۲۸۹ حضرت خزیمہ بن ثابت رحمہ اللہ کی مرویات	⊗
۲۹۸ حضرت ابوبشر انصاری رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗
۲۹۹ حضرت ہزال رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗
۳۰۲ حضرت ابو اقلش رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗
۳۰۷ حضرت سفیان بن ابی زبیر رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗
۳۱۰ حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رحمہ اللہ کی حدیثیں جو نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام ہیں	⊗
۳۱۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کی حدیث	⊗
۳۱۵ حضرت حسان بن ثابت رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗
۳۱۷ حضرت عمیر رحمہ اللہ ”جو ابی الہم کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کی حدیثیں	⊗
۳۱۹ حضرت عمرو بن حنظل رحمہ اللہ کی حدیثیں	⊗

- ۳۲۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۳۲۱ حضرت بشیر بن خصاصیہ سدوسی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۳۲۲ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۳۲۳ حضرت مالک بن عبداللہ رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۳۲۴ حضرت حلب طائی رحمہ اللہ کی
- ۳۲۵ **RMPInternational.TK**
- ۳۲۹ حضرت مطرب بن عکاس رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۳۳۰ حضرت میمون بن سہاذ رحمہ اللہ کی حدیث
- ۳۳۰ حضرت معاذ بن جبل رحمہ اللہ کی مرویات
- ۳۸۷ حضرت ابوانامہ صدی بن عجلان ابن عمرو بن وہب باہلی رحمہ اللہ کی مرویات
- ۳۴۷ حضرت ابوہند داری رحمہ اللہ کی حدیث
- ۳۴۷ ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۳۴۸ حضرت عبداللہ بن سعدی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۳۴۸ بنو نیر کی ایک معمر خاتون کی روایت
- ۳۴۹ ایک انصاری خاتون کی روایت
- ۳۴۹ سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت
- ۳۵۰ نبی ﷺ کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت
- ۳۵۰ سعدی رحمہ اللہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت
- ۳۵۰ ازواج مطہرات رحمہ اللہ کی حدیث
- ۳۵۱ ایک خاتون صحابیہ رحمہ اللہ کی روایت
- ۳۵۱ ایک خاتون صحابیہ رحمہ اللہ کی روایت
- ۳۵۲ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۳۵۲ نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رحمہ اللہ کی روایت
- ۳۵۲ قبیلہ نضیم کے ایک آدمی کی روایت
- ۳۵۳ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۳۵۳ حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ کی ایک حدیث

۴۵۴	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
۴۵۵	حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
۴۶۱	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات
۴۸۸	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۰	حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث
۴۹۰	حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۳	حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث
۴۹۴	حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۶	حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۴۹۸	حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۰۰	حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۱	حضرت ہبل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۱	حضرت عمرو بن نفواء رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۲	حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۰۳	حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۴	حضرت غطفیہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۰۴	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۱۱	حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۱۲	حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۱۲	حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۱۳	حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
۵۱۳	حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
۵۱۴	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
۵۱۵	ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت
۵۱۶	حضرت ابو ہبہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

- ۵۱۷ حضرت عمارق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۸ حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۸ ایک نامعلوم الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۵۱۸ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۵۶۵ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۶۶ حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۶۷ حضرت عبداللہ بن فضیل رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۶۱۶ حضرت ابو مالک اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۶۳۳ حضرت ابو یزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۶۳۷ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۶۵۶ حضرت عبداللہ بن مالک ابن عسینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۶۵۹ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۷۰۳ متحد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات
- ۷۳۳ جنت ابو الحکم غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۷۳۳ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۳۳ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۷۳۷ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں
- ۷۳۹ بنی سلیط کے ایک شخص کی حدیثیں
- ۷۵۰ سلیمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں
- ۷۵۱ یوسلیم کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۲ ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۲ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۳ ایک خزاہی صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

- ۷۵۳ ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت
- ۷۵۳ ابو جبرہ بن ضحاک کی اپنے چچاؤں سے روایت
- ۷۵۵ یحییٰ بن حصین کی اپنی دادی سے روایتیں
- ۷۵۵ یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت
- ۷۵۶ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۸۳۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۳۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۴۲ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۴۳ حضرت ذی عمر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۴۳ مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ کی حدیث
- ۸۴۵ ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۵ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۵ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۶ ایک ثعلبی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۶ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۶ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۷ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۷ ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۸ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۸ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۹ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

۸۴۰	ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۴۰	ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۴۱	ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۴۱	ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۴۲	ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۴۳	حضرت ابو ایوب انصاری رحمہ اللہ کی مرویات
۸۴۲	حضرت ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ کی مرویات
۸۴۴	حضرت معقّب رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۴۸	بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت
۸۴۸	حضرت طلحہ غفاری رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۸۱	حضرت محمود بن لبید رحمہ اللہ کی مرویات
۸۸۴	ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۸۴	حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۸۸	حضرت نوفل بن معاویہ رحمہ اللہ کی حدیث
۸۸۸	بنو ضمہ کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۸۹	بنو سلیم کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیث
۸۸۹	ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۸۹	بنو حارثہ کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی حدیث
۸۹۰	بنو اسد کے ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۹۰	ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۹۰	ایک اسلمی صحابی رحمہ اللہ کی روایت
۸۹۱	نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۹۲	حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۹۶	حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رحمہ اللہ کی حدیثیں
۸۹۷	عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رحمہ اللہ سے روایت

- ۸۹۷ حضرت مسیب بن حزن رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۸۹۸ حضرت حارث بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۸۹۹ حضرت کعب بن عاصم اشعری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۰۰ ایک انصاری صحابی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت
- ۹۰۰ ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۰۳ بنو غفار کے ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۹۰۴ حضرت حمصہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۰۷ حضرت سلمہ بن صحرہ یاضی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۹۰۷ حضرت عمرو بن حنظل رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۰۸ حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کی مرویات
- ۹۲۸ حضرت سدید بن مقرن رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۲۹ حضرت نعمان بن مقرن رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۳۰ حضرت جابر بن عتیک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۳۳ حضرت ابوسلمہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۳۵ حضرت قیس بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۳۶ حضرت معاویہ بن حکم سلمیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۴۲ حضرت عثمان بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۴۳ حضرت عاصم بن عدی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۴۵ حضرت ابوداؤد مازنی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت
- ۹۴۵ حضرت عبداللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۵۳ حضرت ابوالطفیل عامر بن واہلہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۹۶۰ حضرت نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۹۶۰ حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۱ حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۹۶۱ حضرت جبلیہ بن حارثہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث

- ۹۶۲ حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۲ حضرت حارث بن جبلیہ یا جبلیہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۶۳ حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۵ حضرت سعید بن سعد بن عمارہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۶ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۷۰ حضرت علی بن طلق یمای رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۱ حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۲ حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۳ حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۹۷۳ حضرت مالک بن عمیرہ (عمیر) اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۷۴ حضرت نوفل بن معاویہ دلی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۵ حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۶ حضرت وازع یا زارع بن عاصر عہدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۷۷ حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۸ حضرت ابو جہم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۹ حضرت ابورفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۸۰ حضرت ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۰ عبداللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت
- ۹۸۲ حضرت تلب بن اثلجہ غبری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۲ حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۲ حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۳ حضرت جارد عہدی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۸۳ حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

- ۹۸۴ حضرت علقمہ بن رمح بلوی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۹۸۵ حضرت علی بن شیبان حنفی رحمہ اللہ کی حدیث
- ۹۸۶ حضرت عمرو بن تغلب نمری رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۹۸۷ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۹۸۸ حضرت عمیر رحمہ اللہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں
- ۹۸۹ حضرت فروہ بن مسیک رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۹۹۲ حضرت مقداد بن اسود رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۲ محمد بن عبد اللہ بن سلام رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۵ حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۶ حضرت ولید بن ولید رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۰۶ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۸ حضرت سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۹ حضرت ابویصرہ غفاری رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۰ حضرت ابوالبابی ابن امراء عبادہ رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۱۰ حضرت سالم بن عبید رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۱۱ حضرت مقداد بن اسود رحمہ اللہ کی بقیہ حدیث
- ۱۰۱۲ حضرت ابورافع رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۹ حضرت ضمیرہ بن سعد رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت ابوبردہ ظفیری رحمہ اللہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت عبد اللہ بن ابی حدرد رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۲۳ حضرت بلال حبشی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۳ حضرت صہیب رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۹ حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں
- ۱۰۴۰ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رحمہ اللہ کی مرویات
- ۱۰۵۱ حضرت عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی مرویات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ

انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات

اول و ثانی مسند الانصار

حَدِیْثُ اَبِی الْمُنْدِرِ اَبِی بِنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابوالمندرجہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث

مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ روایات جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۳۹۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لَيْمَنْ شَهِدَ بَدْرًا أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِنِ

قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ

(۲۱۳۹۹) محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے شرکاء میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے ابی بن کعب

بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔

(۲۱۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ أَقْصَا وَأَبَى أَقْرَبُ وَإِنَّا لَنَدْعُ كَثِيرًا مِنْ لَحْنِ أَبِي وَأَبَى يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ لِشَيْءٍ وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا

أَوْ مِثْلَهَا [صححه البخارى (۴۴۸۱)] . [انظر: (۲۱۴۰۱، ۲۱۴۰۲)]

(۲۱۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں

سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے

ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى أَقْضَانَا وَأَبِي أَفْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي وَأَبِي يَقُولُ أَخَذْتُ مِنْ قَمِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ وَاللَّهُ يَقُولُ مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسَّهَا [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں
سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے
ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى
مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْضَانَا وَأَبِي أَفْرُونَا وَإِنَّا
لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي شَيْئًا وَإِنَّا أَيْضًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْيَاءَ وَأَبِي يَقُولُ لَا أَدْعُ مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أَبِي كِتَابٌ [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۴۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا علی ہم میں سب سے
بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے
ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا، حالانکہ اس کے بعد بھی قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ روایات جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَيْبَا حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ الرَّجُلُ يُجَامِعُ أَهْلَهُ فَلَا يَنْزِلُ قَالَ يَفْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ
وَيُصَلِّي [صححه البخاری (۲۹۳)، ومسلم (۳۴۶)]. [انظر: ۲۱۴۰۴، ۲۱۴۰۵، ۲۱۴۰۶].

(۲۱۴۰۳) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں
نے نبی ﷺ سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے
جسم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(۲۱۴۰۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۰۳].

(۲۱۴۰۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۰۵) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرمگاہ کو دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(٢١٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ وَهُوَ بِأَرْضِ الرُّومِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَكْسَلَ فَلْيَغْسِلْ مَا أَصَابَ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ [راجع: ٢١٤٠٣].

(۲۱۴۰۶) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جسم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وہ روایات جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(٧٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَى بَنٍ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ [انظر: ٧٤٠، ٧٤١، ٧٤٢، ٧٤٣، ٧٤٤، ٧٤٥، ٧٤٦، ٧٤٧، ٧٤٨، ٧٤٩، ٧٥٠، ٧٥١، ٧٥٢، ٧٥٣، ٧٥٤، ٧٥٥، ٧٥٦، ٧٥٧، ٧٥٨، ٧٥٩، ٧٦٠، ٧٦١، ٧٦٢، ٧٦٣، ٧٦٤، ٧٦٥، ٧٦٦، ٧٦٧، ٧٦٨، ٧٦٩، ٧٧٠، ٧٧١، ٧٧٢، ٧٧٣، ٧٧٤، ٧٧٥، ٧٧٦، ٧٧٧، ٧٧٨، ٧٧٩، ٧٨٠، ٧٨١، ٧٨٢، ٧٨٣، ٧٨٤، ٧٨٥، ٧٨٦، ٧٨٧، ٧٨٨، ٧٨٩، ٧٩٠، ٧٩١، ٧٩٢، ٧٩٣، ٧٩٤، ٧٩٥، ٧٩٦، ٧٩٧، ٧٩٨، ٧٩٩، ٨٠٠، ٨٠١، ٨٠٢، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥، ٨٠٦، ٨٠٧، ٨٠٨، ٨٠٩، ٨١٠، ٨١١، ٨١٢، ٨١٣، ٨١٤، ٨١٥، ٨١٦، ٨١٧، ٨١٨، ٨١٩، ٨٢٠، ٨٢١، ٨٢٢، ٨٢٣، ٨٢٤، ٨٢٥، ٨٢٦، ٨٢٧، ٨٢٨، ٨٢٩، ٨٣٠، ٨٣١، ٨٣٢، ٨٣٣، ٨٣٤، ٨٣٥، ٨٣٦، ٨٣٧، ٨٣٨، ٨٣٩، ٨٤٠، ٨٤١، ٨٤٢، ٨٤٣، ٨٤٤، ٨٤٥، ٨٤٦، ٨٤٧، ٨٤٨، ٨٤٩، ٨٥٠، ٨٥١، ٨٥٢، ٨٥٣، ٨٥٤، ٨٥٥، ٨٥٦، ٨٥٧، ٨٥٨، ٨٥٩، ٨٦٠، ٨٦١، ٨٦٢، ٨٦٣، ٨٦٤، ٨٦٥، ٨٦٦، ٨٦٧، ٨٦٨، ٨٦٩، ٨٧٠، ٨٧١، ٨٧٢، ٨٧٣، ٨٧٤، ٨٧٥، ٨٧٦، ٨٧٧، ٨٧٨، ٨٧٩، ٨٨٠، ٨٨١، ٨٨٢، ٨٨٣، ٨٨٤، ٨٨٥، ٨٨٦، ٨٨٧، ٨٨٨، ٨٨٩، ٨٩٠، ٨٩١، ٨٩٢، ٨٩٣، ٨٩٤، ٨٩٥، ٨٩٦، ٨٩٧، ٨٩٨، ٨٩٩، ٩٠٠، ٩٠١، ٩٠٢، ٩٠٣، ٩٠٤، ٩٠٥، ٩٠٦، ٩٠٧، ٩٠٨، ٩٠٩، ٩١٠، ٩١١، ٩١٢، ٩١٣، ٩١٤، ٩١٥، ٩١٦، ٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠، ٩٢١، ٩٢٢، ٩٢٣، ٩٢٤، ٩٢٥، ٩٢٦، ٩٢٧، ٩٢٨، ٩٢٩، ٩٣٠، ٩٣١، ٩٣٢، ٩٣٣، ٩٣٤، ٩٣٥، ٩٣٦، ٩٣٧، ٩٣٨، ٩٣٩، ٩٤٠، ٩٤١، ٩٤٢، ٩٤٣، ٩٤٤، ٩٤٥، ٩٤٦، ٩٤٧، ٩٤٨، ٩٤٩، ٩٥٠، ٩٥١، ٩٥٢، ٩٥٣، ٩٥٤، ٩٥٥، ٩٥٦، ٩٥٧، ٩٥٨، ٩٥٩، ٩٦٠، ٩٦١، ٩٦٢، ٩٦٣، ٩٦٤، ٩٦٥، ٩٦٦، ٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٩، ٩٧٠، ٩٧١، ٩٧٢، ٩٧٣، ٩٧٤، ٩٧٥، ٩٧٦، ٩٧٧، ٩٧٨، ٩٧٩، ٩٨٠، ٩٨١، ٩٨٢، ٩٨٣، ٩٨٤، ٩٨٥، ٩٨٦، ٩٨٧، ٩٨٨، ٩٨٩، ٩٩٠، ٩٩١، ٩٩٢، ٩٩٣، ٩٩٤، ٩٩٥، ٩٩٦، ٩٩٧، ٩٩٨، ٩٩٩، ١٠٠٠، ١٠٠١، ١٠٠٢، ١٠٠٣، ١٠٠٤، ١٠٠٥، ١٠٠٦، ١٠٠٧، ١٠٠٨، ١٠٠٩، ١٠١٠، ١٠١١، ١٠١٢، ١٠١٣، ١٠١٤، ١٠١٥، ١٠١٦، ١٠١٧، ١٠١٨، ١٠١٩، ١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٢، ١٠٢٣، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٢٩، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠٣٢، ١٠٣٣، ١٠٣٤، ١٠٣٥، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٣٩، ١٠٤٠، ١٠٤١، ١٠٤٢، ١٠٤٣، ١٠٤٤، ١٠٤٥، ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٤٨، ١٠٤٩، ١٠٥٠، ١٠٥١، ١٠٥٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٥٥، ١٠٥٦، ١٠٥٧، ١٠٥٨، ١٠٥٩، ١٠٦٠، ١٠٦١، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ١٠٦٤، ١٠٦٥، ١٠٦٦، ١٠٦٧، ١٠٦٨، ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٠٧١، ١٠٧٢، ١٠٧٣، ١٠٧٤، ١٠٧٥، ١٠٧٦، ١٠٧٧، ١٠٧٨، ١٠٧٩، ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٠٨٢، ١٠٨٣، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٨٨، ١٠٨٩، ١٠٩٠، ١٠٩١، ١٠٩٢، ١٠٩٣، ١٠٩٤، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٧، ١٠٩٨، ١٠٩٩، ١١٠٠، ١١٠١، ١١٠٢، ١١٠٣، ١١٠٤، ١١٠٥، ١١٠٦، ١١٠٧، ١١٠٨، ١١٠٩، ١١١٠، ١١١١، ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧، ١١١٨، ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١، ١١٢٢، ١١٢٣، ١١٢٤، ١١٢٥، ١١٢٦، ١١٢٧، ١١٢٨، ١١٢٩، ١١٣٠، ١١٣١، ١١٣٢، ١١٣٣، ١١٣٤، ١١٣٥، ١١٣٦، ١١٣٧، ١١٣٨، ١١٣٩، ١١٤٠، ١١٤١، ١١٤٢، ١١٤٣، ١١٤٤، ١١٤٥، ١١٤٦، ١١٤٧، ١١٤٨، ١١٤٩، ١١٥٠، ١١٥١، ١١٥٢، ١١٥٣، ١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٥٩، ١١٦٠، ١١٦١، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤، ١١٦٥، ١١٦٦، ١١٦٧، ١١٦٨، ١١٦٩، ١١٧٠، ١١٧١، ١١٧٢، ١١٧٣، ١١٧٤، ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٧٧، ١١٧٨، ١١٧٩، ١١٨٠، ١١٨١، ١١٨٢، ١١٨٣، ١١٨٤، ١١٨٥، ١١٨٦، ١١٨٧، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩

(۲۱۴۰۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

(٢١٤٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ أَبَى بَنٍ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً وَأَقْرَأَهَا آخَرُ غَيْرِ قِرَاءَةِ أَبَى فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَهَا قَالَ أَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَهَا كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبَى فَمَا تَخْلُجُ فِي نَفْسِي مِنَ الْإِسْلَامِ مَا تَخْلُجُ يَوْمَئِذٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَدْعِي أَنَّكَ أَقْرَأْتَهُ كَذَا وَكَذَا فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي فَلَمْ يَذْهَبْ ذَلِكَ فَمَا وَجَدْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جَبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ جَبْرِيلُ

أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ مِكَائِيلُ اسْتَزِدُّهُ قَالَ أَقْرَأَهُ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ اسْتَزِدُّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَافٍ
قَالَ كُلُّ حَافٍ كَافٍ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲/۱۵۴)]. [راجع: ۲۱۴۰۷].

(۲۱۴۰۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو
ایسی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام
مکے حوالے سے جو دوسرے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسرے نہیں آئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص
دھڑکی کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام
وسوسوں دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسرے نہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہما السلام
آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے
اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے
اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حرف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا قَالَ مَا حَكَ
لِي صَدْرِي شَيْءٌ مُنْذُ اسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عِبَادَةَ [راجع: ۲۱۴۰۷].

(۲۱۴۰۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ نے اس سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ
نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُنْزِلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أَمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ
عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

(۲۱۴۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ قاححہ جیسی
صورت پوری تورات اور انجیل میں نازل نہیں فرمائی، یہی سبج مثنائی ہے (اور اللہ فرماتے ہیں کہ) یہی صورت میرے اور میرے
بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے گا۔

(۲۱۴۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَعَلَّكُمْ سُورَةَ مَا أَنْزَلَ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَنَّى أَرْجُو أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ حَتَّى تَعْلَمَهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى بَلَغَ قُرْبَ الْبَابِ قَالَ لَقَدْ تَكْرَّمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ السُّورَةُ الَّتِي قُلْتُ لِي قَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ تَصَلِّيَ لَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ هِيَ هِيَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُرِيتَ بَعْدُ

(۲۱۴۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی سورت نہ سکھا دوں جس کی مثال تورات، زبور، انجیل اور خود قرآن میں بھی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اس دروازے سے نکلے نہیں پاؤ گے کہ اسے سیکھ چکے ہو گے، پھر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر باتیں کرنے لگے اور چلتے چلتے دروازے کے قریب پہنچ گئے، میں نے نبی ﷺ کو یاد دہانی کراتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سورت بتا دیجئے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سنادی، نبی ﷺ نے فرمایا یہی وہ سورت ہے، وہی سبع مثنیٰ ہے اور وہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۲۱۴۱۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَأَلْتُ أَبِي قَالَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فَقَدِمَ الْعَلَاءُ عَلَى سُهَيْلٍ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا ذَكَرَ الْعَلَاءَ بِسُوءٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو صَالِحٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْعَلَاءِ

(۲۱۴۱۲) گذشتہ حدیث راویوں کی معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت رافع بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ رِفَاعَةَ بْنُ رَافِعٍ وَكَانَ عَقِيبًا بَذْرِيئًا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَمْرِو لَقِيلَ لَهُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقْتَضِي النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ النَّاسَ بِرَأْيِهِ فِي الَّذِي يُجَامَعُ وَلَا يُنْزَلُ فَقَالَ أَعْجَلُ بِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ فَقَالَ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَوَلَقَدْ بَلَغْتَ أَنْ تَفْتِيَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِكَ قَالَ مَا فَعَلْتُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي عُمُومَتِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّ عُمُومَتِكَ قَالَ أَبِي، بَنُ كَعْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو أَيُّوبَ وَرِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ فَالْتَفَتْتُ

إِلَى مَا يَقُولُ هَذَا الْفَتَى وَقَالَ زُهَيْرٌ مَا يَقُولُ هَذَا الْفَلَّامُ فَقُلْتُ كُنَّا نَفْعَلُهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَأَلْتُمْ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِهِ قَالَ فَجَمَعَ النَّاسُ وَاتَّفَقَ النَّاسُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ إِلَّا رَجُلَيْنِ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَا إِذَا جَاوَزَ الْخِثَّانَ الْخِثَّانَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِي فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِثَّانَ الْخِثَّانَ وَجِبَ الْغُسْلُ قَالَ فَتَحَطَّمَتْ عُمَرُ يُعْنَى تَغِيْظُ ثُمَّ قَالَ لَا يَلْغِيَنِي أَنَّ أَحَدًا فَعَلَهُ وَلَا يَغْسِلُ إِلَّا أَنَّهُ كُنْتُ عَقُوبَةً

(۲۱۲۳) حضرت رفاعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، کسی نے ان سے کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھ کر اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے جماعت کرے لیکن اسے انزال نہ ہو، اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی سے جا کر انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے دشمنِ جان! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد نبوی میں بیٹھ کر اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو لیا نہیں کیا، بلکہ یہ بات تو میرے چچاؤں نے مجھ سے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کون سے چچا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ نو جوان کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم تو نبی ﷺ کے زمانے میں ایسا ہی کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہم تو نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں ایسا ہی کرتے تھے (اس کا رواج عام تھا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور دو آدمیوں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ وجوبِ غسلِ انزال کی صورت میں ہی ہوگا، مذکورہ دونوں حضرات کا کہنا تھا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المؤمنین! اس مسئلے کا سب سے زیادہ علم ازواجِ مطہرات کے پاس ہو سکتا ہے لہذا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کروالیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد کو بھیجا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا اور فرمایا اگر مجھے پتہ چلا کہ کسی نے ایسا کیا ہے اور غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

(۲۱۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يَكُنْ نَحْوَهُ وَمَعَهُ

(۲۱۴۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُ حَدَّثَنِي جَوْحَرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا انَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ

(۲۱۴۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ سَمَاءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلًا قَالَ مَا هُوَ قَالَ بِسُوءٍ
مَعِيَ فِي الدَّارِ قُلْتُ لِي إِنَّكَ تَقْرَأُ وَلَا تَقْرَأُ فَصَلِّ بِنَا فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوُتْرَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّ سُكُوتَهُ رِضًا بِمَا كَانَ

(۲۱۴۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول
اللہ! آج رات میں نے ایک کام کیا ہے، نبی ﷺ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا میرے ساتھ گھر میں جو خواتین تھیں، وہ کہنے لگیں
کہ آپ قرآن پڑھنا جانتے ہو، ہم نہیں جانتیں لہذا تم ہمیں نماز پڑھاؤ، چنانچہ میں نے انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھا دیئے،
اس پر نبی ﷺ خاموش رہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خاموشی مذکورہ واقعے پر رضامندی کی دلیل تھی۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ
عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاهُ
(۲۱۴۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں داغاً تھا۔

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُ حَدَّثَنِي جَوْحَرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا انَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ

(۲۱۴۱۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَهْلُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فِي زَمَانِهِ حَدَّثَنِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفُتَيَّا
الَّذِينَ كَانُوا يَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بِهَا فِي أَوَّلِ
الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدَهَا [صححه ابن خزيمة (۲۲۵ و ۲۲۶)، وابن حبان (۴۴۹/۳)، قال الترمذی:
حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۱۵، ابن ماجه: ۶۰۹، الترمذی: ۱۱۰ و ۱۱۱)]. [انظر: ۲۱۴۱۸،

[۲۱۴۱۹، ۲۱۴۲۰، ۲۱۴۲۱، ۲۱۴۲۲]

(۲۱۴۱۷) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے
سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی

جوابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۳۶۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ أَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفَتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ أَرْخَصَ بِهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدَهَا [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۳۱۸) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جوابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۳۶۱۹) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَحْوَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۳۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۳۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفَتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا رُخْصَةً كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۳۲۱) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جوابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۳۶۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهَا رُخْصَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لِقَلَّةِ نِيَابِهِمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا بَعْدُ يَعْنِي قَوْلَهُمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۳۲۲) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جو ابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ بِعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي [انظر بعده]۔

(۲۱۶۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے اس مسجد کے متعلق سوال کیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مَسْجِدِي هَذَا [راجع ماقبله]۔

(۲۱۶۲۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۶۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

(۲۱۶۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آیت قرآنی وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کا حکم اس عورت کے لئے ہے جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہیں یا اس کے لئے جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ حکم دونوں کے لئے ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۶۲۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقَسَانِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَرُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِصْنِ الْفَرَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لَقِيهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرُ

إِذْ مَرَّ بِهِمَا أَبُو بَنُ كَعْبٍ فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ عَبْدُنَا خَصِرٌ فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ وَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْخُوتَ آيَةً فَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ قَالَ ابْنُ مُضْعَبٍ فِي حَدِيثِهِ فَنَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَائِهِ إِنَّا عِدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا فَعِنْدَ ذَلِكَ فَقَدَ الْخُوتَ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَجَعَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ قَالَ فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ [انظر: ۱۲۱۴۴۹].

(۲۱۳۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حبر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی علیہ السلام کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضر تم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

(۲۱۴۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعُبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ أَكَلْنَا الضَّبْعُ قَالَ مُسْعَرٌ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ مِمَّنْ أَنْتَ فَمَا زَالَ يَنْسُبُهُ حَتَّى عَرَفَهُ فَإِذَا هُوَ مُوسَى فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ لَامْرَأَةٍ وَادِيًا أَوْ وَادِيَيْنِ لَا يَتَغَيَّ إِلَيْهِمَا ثَالِثًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَابْنِ عَبَّاسٍ

مِمَّنْ سَمِعَتْ هَذَا قَالَ مِنْ أَبِي قَالَ فَإِذَا كَانَ بِالْعِدَاةِ فَأَعْدُ عَلَى قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أُمِّ الْفَضْلِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ وَمَا لَكَ وَلِلْكَلامِ عِنْدَ عُمَرَ وَخَيْشِي ابْنِ عَبَّاسٍ أَنْ يَكُونَ أَبِي نَيْسَى فَقَالَتْ أَنَّهُ إِنْ أَبِيا عَسَى أَنْ لَا يَكُونَ نَيْسَى فَقَدْ أَتَى عُمَرَ وَمَعَهُ الدَّرَّةُ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي فَعَرَجَ أَبِي عَلَيْهِمَا وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ إِنَّهُ أَصَابَنِي مَذْيٌ فَفَسَلْتُ ذَكَرِي أَوْ فَرَجِي مِسْعَرٌ شَكَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يَجْزِيءُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَدَّقَهُ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه):

(۵۰۷). قال شعيب: صحيح و هذا إسناد ضعيف].

(۲۱۳۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں قحط سالی نے کھالیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اس کے نسب نامے کو کریدتے رہے یہاں تک کہ اسے شناخت کر لیا اور پتہ یہ چلا کہ وہ تو مالی طور پر وسعت رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی شخص کے پاس (مال و دولت کی) ایک دو وادیاں بھی ہوں، تب بھی وہ تیسری کی تلاش میں ہوگا، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اضافہ کر دیا کہ ابن آدم کا پیٹ تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے، پھر اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے جو تو بہ کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب اپنی والدہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ اب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ کہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ اسے بھول ہی نہ گئے ہوں، لیکن ان کی والدہ نے انہیں تسلی دی کہ امید ہے کہ وہ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے۔

چنانچہ اگلے دن جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کے پاس کوڑا پڑا ہوا تھا، ہم دونوں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے حضرت ابی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے تازہ وضو کیا ہوا تھا، وہ کہنے لگے کہ ”مجھے ”مذی“ لاحق ہو گئی تھی اس لئے میں نے فقط شرمگاہ کو دھویا (اور وضو کر لیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی بھی تصدیق کی۔

(۲۱۴۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّةً وَإِلَى رِجْلَيْهِ أُخْرَى هَلْ يَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْبُؤْسِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَمْ مَالُكَ قَالَ أَرْبَعُونَ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَبْتَغَى النَّاسُ، لَا مَعْلَا حَذَفَ ابْنُ آدَمَ إِلَّا الْكِبَالُ وَتَبَتُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا قَاتَ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا فَقُلْتُ

هَكَذَا أَقْرَأَهَا أَبِي قَالَ فَمَرَّ بِنَا إِلَيْهِ قَالَ فَجَاءَ إِلَيَّ أَبِي فَقَالَ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ أَبِي هَكَذَا أَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأَتَيْتُهَا فَأَتَيْتُهَا

(۲۱۳۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں خط سالی لکھایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی اس کے سر کی طرف دیکھتے اور کبھی پاؤں کی طرف کہ شاید پریشانی کے کوئی آثار اس پر نظر آجائیں؟ بالاخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے کہا چالیس اونٹ، اس پر میں نے کہہ دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو شخص توبہ کر لیتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ میں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، چنانچہ اگلے دن وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ ابن عباس کیا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے اسی طرح پڑھایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں اسے لکھ لوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہوں نے اسے لکھ لیا۔

(۲۱۳۲۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَلَقَّيْتُ الْقُرْآنَ مِمَّنْ تَلَقَّاهُ وَقَالَ عَفَّانُ مِمَّنْ يَتَلَقَّاهُ مِنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَطْبٌ

(۲۱۳۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا امیر المؤمنین میں نے قرآن کریم اس ذات سے تازہ بہ تازہ حاصل کیا ہے جس نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اسے حاصل کیا تھا۔

(۲۱۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ الْمَكِّيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمُ الْآيَةُ

(۲۱۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قرآن کریم کی سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی، وہ یہ تھی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ.....

(۲۱۳۳۳) حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَوْ يَقُولُ لَيْسَ مُوسَى صَاحِبَ خَضِرٍ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ خَطِيبًا فَقَالُوا لَهُ مَنْ أَعْلَمَ النَّاسَ قَالَ أَنَا فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ لِي عَبْدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ رَبِّ قَارِنِيهِ قَالَ قَبِلَ تَأْخُذُ حَوَاتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مَكْنَلٍ لَعَنِيْنَا

فَقَدَرْتَهُ فَهَوَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْنَلٍ وَجَعَلَ هُوَ وَصَاحِبُهُ يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ رَفَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْنَلِ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ فَجَبَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ جَرِيَّةَ الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ الْمَاءُ فَاسْتَقْبَلَ مُوسَى فَقَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا عِدَاتِنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَنْصَبِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الَّذِي أَمَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ قَالَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَجَعَلَا يَفْقَصَانِ آثَارَهُمَا وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ أَمْسَكَ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَجَبًا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًى عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَسَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ فَقَالَ وَآتَى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَبِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْلَمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ عِلْمُكَ اللَّهُ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمِلَ بِغَيْرِ نَوْنٍ فَلَمْ يُعْجِبْهُ وَنَظَرَ فِي السَّفِينَةِ فَأَخَذَ الْقُدُومَ بِرِيدِهِ أَنْ يَكْسِرَ مِنْهَا لَوْحًا فَقَالَ حَمِلْنَا بِغَيْرِ نَوْنٍ وَتَرِيدُ أَنْ تَخْرُقَهَا لِتَفْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنِّي نَسِيتُ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَفَقَّرَ فِي الْبَحْرِ قَالَ الْخَضِرُ مَا يُنْقِصُ عِلْمِي وَلَا عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَمَا يُنْقِصُ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ فَانْطَلَقَا حَتَّى آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا فَأَبْرَأُوا أَنْ يُضَيَّفُوهُمَا فَرَأَى غُلَامًا فَأَخَذَ رَأْسَهُ فَانْتَزَعَهُ فَقَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا نَكِرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَفِيَانُ قَالَ عَمْرُو وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ فَانْطَلَقَا فَإِذَا جِدَارٌ يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ وَارَآنَا سَفِيَانُ بِيَدَيْهِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ هَكَذَا رَفَعًا فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَهُمَا بَطْنٌ كَفَّيْهِ رَفَعًا فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ الْأُولَى نِسْيَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْصُرَ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِ [انظر: ٢١٤٣٣، ٢١٤٣٤، ٢١٤٣٥، ٢١٤٣٦، ٢١٤٣٨]

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تھے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے

حکومت کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ فحش وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈالی اور چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے ہوئے چلے چلے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسی جگہ کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ لائے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالیے، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا

میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دینا مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کا سوال بھولے سے ہوا تھا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو خدا تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا۔

(۲۱۴۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا [صححه مسلم (۲۳۸۰)، وابن حبان (۶۳۲۵)، والحاكم (۶۴۳/۲)]

(۲۱۴۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”لو شئت لا اتخذت عليه اجرا“ اس طرح بھی پڑھی ہے ”لَتَّخَذْتُ“

(۲۱۴۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْجِدَارُ يُرِيدُ أَنْ يَقْضَىٰ فَأَقَامَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَرَفَعَهُمَا رَفْعًا [راجع: (۲۱۴۳۱)]

(۲۱۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دیوار گرنے کے قریب تھی، انہوں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سیدھا کھڑا کر دیا۔

(۲۱۴۳۴) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ إِمْلَاءً عَلَىَّ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبِي كَتَبَتْهُ عَنْ يَهُزُّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ حَتَّىٰ أَنْ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَىٰ لَيْسَ بِصَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَمَى النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَيْهِ قَالَ بَلْ عَبْدٌ لِي عِنْدَ مَجْمَعِ الْبُحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ خُذْ حُوتًا فَاجْعَلْهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلِقْ فَجَعَلْنَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلَقَ مُوسَىٰ وَمَعَهُ قَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّىٰ انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَرَفَدَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ فَوَقَعَ فِي الْبُحْرِ فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوتِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِثْلَ الْبَقَرَةِ وَالسَّائِمَةِ فَهَاءٌ سَبْعُمَا قَالَا فَاَنْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا كَانَ مِنَ الْقَدِ قَالَ

مُوسَى لِقَاهُ آتَيْنَا غَدَانًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعُ لَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا يَقْصَانِ آثَارَهُمَا قَالَ وَكَانَ لِمُوسَى أَكْثَرُ الْخُوفِ عَجَبًا وَالْخُوفِ سَرَبًا لَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۱۴۳۱]۔

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) (لے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکل اور دریا میں سرگم بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیے اور ایک شبانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے، گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا اور مچھلی سرگم بنا کر چلی گئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۴۳۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَيْسَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَكِنًا فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ كَذَلِكَ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى صَالِحِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَحْيَى عَادٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ قَوْمَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ قَالَ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنِّي وَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنَّ
فِي الْأَرْضِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنْ تَزُودَ حُوتًا مَالِحًا فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ حَيْثُ تَفْقَدُهُ فَتَزُودَ حُوتًا
مَالِحًا فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمُرُوا بِهِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الصَّخْرَةِ انْطَلَقَ مُوسَى يَطْلُبُ
وَوَضَعَ فَتَاهُ الْحُوتَ عَلَى الصَّخْرَةِ وَاضْطَرَبَ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ فَتَاهُ إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثْتُهُ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ فَانْطَلَقَا فَاصَابَهُمَا مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ
وَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُهُ مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ حَتَّى جَاوَزَ مَا أَمَرَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ إِنَّا
عَدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ لَهُ فَتَاهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ لِنَاسِتُ أَنْ
أُحَدِّثَكَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَرَجَعَا عَلَى أَنَارِهِمَا
فَصَصَا يَقْضَانِ الْآثَرَ حَتَّى إِذَا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَأَظَافَ بِهَا فَإِذَا هُوَ مُسْجِي بِتُوبٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ
رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ مُوسَى قَالَ مَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ عِنْدَكَ عِلْمًا
فَارْدْتُ أَنْ أَصْحَبَكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
قَالَ فَكَيْفَ تُصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ قَدْ أَمَرْتُ أَنْ أَفْعَلَهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا قَالَ
فَإِنْ التَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَجَ مِنْ
كَانٍ فِيهَا وَتَخَلَّفَ لِخَيْرِهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى تَخَرَّفَهَا لِتُفَرِّقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْخُذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَوْا
عَلَى غُلَامٍ يَلْعَبُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ وَفِيهِمْ غُلَامٌ لَيْسَ فِي الْعِلْمَانِ غُلَامٌ انْظَفَ يَعْنِي مِنْهُ فَأَخَذَهُ فَقَتَلَهُ
فَنَفَرَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ذَلِكَ وَقَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ فَأَخَذَتْهُ ذِمَامَةٌ مِنْ صَاحِبِهِ وَاسْتَحَى فَقَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِنَامَا اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا وَلَقَدْ أَصَابَ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَهْدٌ فَلَمْ يَضَيَّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى مِمَّا نَزَلَ
بِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَرَفِ
ثَوْبِهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي فَقَالَ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ
سَفِينَةٍ غَصْبًا فَإِذَا مَرَّ عَلَيْهَا فَرَأَاهَا مُنْخَرِقَةً تَرَكَهَا وَرَفَعَهَا أَهْلُهَا بِقِطْعَةٍ خَشَبَةٍ فَاثْقَعُوا بِهَا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ
كَانَ طَبِيعَ يَوْمٍ طَبِيعَ كَافِرٍ وَكَانَ قَدْ أَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةٌ مِنْ أَبِيهِ وَلَوْ أَطَاعَاهُ لَأَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَارْدْنَا أَنْ
يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَوَقَعَ أَبُوهُ عَلَى أُمِّهِ فَعَلِقَتْ فَوَلَدَتْ مِنْهُ خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً

وَالْقُرْبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا كُنَّا عَنْ أَمْرِى ذَلِكَ نَائِلِينَ مَا لَمْ يُسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا [صححه البخارى (۷۴)، ومسلم (۲۳۸۰)]. [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز خرید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹھے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم

کی خلاف ورزی نہیں کروں گا، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ میں خود ہی آپ سے اس کا ذکر کروں۔

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں اوھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا۔ اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالیے، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، ساحل سمندر پر ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا کہ مجھے ان واقعات کی تفصیل تو بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ثبات اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کافر تھا اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو بچکم خدا قتل کر دیا) اور وہ دیوار دو تہیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی، اور یہ کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیے، یہ ان تمام چیزوں کی حقیقت ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

(۲۱۴۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُسُفَ فِي تَفْسِيرِ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِي أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخِرِ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ لِي بَرَّةٍ إِذْ قَالَ قَالَ سَلُونِي فَقُلْتُ أَبَا

عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ بِالْكَوْفَةِ رَجُلٌ قَاصِرٌ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتْ الْعُيُونُ وَرَكَتِ الْقُلُوبُ وَلَّى فَأَذْرَكَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَعَيَّبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَآتَى قَالَ مَجْمَعُ الْبُحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ قَالَ لِي عَمْرُو قَالَ حَيْثُ يُقَارِفُكَ الْحَوْتُ وَقَالَ يَعْلَى خُذْ حُوتًا مَيْتًا حَيْثُ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ قَالَ لِقَتَاهُ لَا أَكْلُفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي حَيْثُ يُقَارِفُكَ الْحَوْتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَنِي كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ قَالَ مُوسَى لِقَتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَبِينَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرَيَّانٍ إِذْ تَصْرَبَ الْحَوْتُ وَمُوسَى نَائِمٌ قَالَ لِقَتَاهُ لَا أَرْقُطُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَصْرَبَ الْحَوْتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ جَرِيَّةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَانَتْ أَرَاهُ فِي حَجَرٍ فَقَالَ لِي عَمْرُو وَكَانَتْ أَرَاهُ فِي حَجَرٍ وَخَلَقَ إِبْهَامِيهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلَى طِفْسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى كَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجِّى قَوْلُهُ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلِيهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِكَ مِنْ سَلَامٍ مِنْ أَنْتَ قَالَ آتَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لَتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتُ رُشْدًا قَالَ أَمَّا يَكْفِيكَ أَنْ أَنْبَأَ التَّوْرَةَ بِبَيْدِكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَجَاءَ طَائِرٌ فَأَخَذَ بِمَنْقَارِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عَلِمِي وَعِلْمُكَ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمَنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبًا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارٍ تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى هَذَا السَّاحِلِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ فَقُلْنَا لِسَعِيدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا يَحْمِلُونَهُ بِأَجْرِ فَخَرَقَهَا وَدَقَّ فِيهَا وَبَدَأَ قَالَ مُوسَى أَخَرَقْتُهَا لِتَغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ نَكَّرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَانَتْ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالثَّانِيَةُ شَرْطًا وَالثَّلَاثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاضَعْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَلَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَجَدَا غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا كَانَ طَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسَّكِينِ قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً لَمْ تَعْمَلْ بِالْحَنِثِ فَأَنْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى فَحَسِبْتُ

اَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ اجْرًا قَالَ سَعِيدٌ اجْرًا نَاكُلُهُ قَالَ وَكَانَ يَفْرُوْهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ اَنَّهُ قَالَ هَذَا الْقَلَامُ الْمَقْتُولُ يَزْعُمُونَ اَنَّ اسْمَهُ جَيْسُورٌ قَالَ يَأْخُذُ كُلُّ سَفِيَهَةٍ غَضَبًا وَاَرَادَ اِذَا مَرَّتْ بِهِ اَنْ يَدْعَهَا لِغَيْبِهَا فَاِذَا جَاوَزُوا اَصْلَحُوهَا فَاتْتَفَعُوا بِهَا بَعْدَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَلَوْهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ وَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا اَنْ يَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكَفَرًا فَيَحْمِلُهُمَا حُبُّهُ عَلٰى اَنْ يَتَابِعَاهُ عَلٰى دِينِهِ فَاَرَدْنَا اَنْ يَبْدِلَهُمَا رَبَّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَاَقْرَبَ رَحْمًا هُمَا بِهِ اَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَهُ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ اَنَّهُمَا قَالَا جَارِيَةٌ وَاَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرٍ وَاَحَدٍ اِنَّهَا جَارِيَةٌ وَبَلَغَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ اَنَّهَا جَارِيَةٌ [راجع: ۲۱۴۳۱]۔

(۲۱۴۳۶) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرگ بھاتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ علیہ السلام یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اگلے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے

ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا نبی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا (جب دونوں سوار ہو گئے تو انہوں نے دیکھا کہ) ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس میں سے پاک یاد و چوغہیں مار کر پانی پی لیا، حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے علم نے خدا کے علم میں کوئی کمی نہیں کہیں طرح اس چڑیا کے پانی پینے سے سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد خضر نے بسولا نکال کر کشتی کا ایک ٹھکانہ اکھاڑ دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ خضر نے کھانڈ چکے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈوبنا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موسیٰ سے یہ سب سے پہلی حرکت بھول کر ہوئی، دوسری شرط کے طور پر تھی اور تیسری جان بوجھ کر، خیر! دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا ہر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، میں ان تمام باتوں کی تم کو اطلاع دیئے دیتا ہوں، جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہمارا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ قصہ ہمارے لیے اور بیان فرماتے، لیکن موسیٰ علیہ السلام سے صبر نہ ہو سکا (اگر موسیٰ علیہ السلام ضبط کر سکتے تو اللہ تعالیٰ اور قصہ بیان فرماتا) اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا، ابن عباس رضی اللہ عنہما (تینوں باتوں کی تفصیل کے لیے یہ آیت تلاوت فرماتے تھے کہ کشتی والوں سے آگے ایک عالم بادشاہ تھا جس کا نام ”حد بن بدو“ بتایا جاتا ہے، جو ثابت اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کافر تھا اس کا نام ”جیسور“ بتایا جاتا ہے اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو حکم خدا قتل کر دیا اور اس کے بدلے میں ایک بچی انہیں دے دی گئی جو اپنے والدین کا اس بچے سے زیادہ خیال رکھنے والی تھی جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا) اور وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی۔

(۲۱۴۲۷) وَوَجَدْنَاهُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ مِنْهُ

(۲۱۴۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْهَيْثَمِ الزُّبَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا رَقَبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ

سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُدْخِرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَيَّامِ

اللَّهِ نِعْمُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّي أَوْ أَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مَنْ هُوَ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَذَلِّنِي عَلَيْهِ

فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حَتَّى تَمْلِكَ فَفَعَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ النُّعْمَانَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِمَا مَا كَانَ حَتَّى كَانَ آخِرُ ذَلِكَ

مَرُّوا بِالْقَرْيَةِ النَّامِ أَهْلُهَا قَطَا فَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطَعَمَا قَابُوا أَنْ يَضِيقَهُمَا ثُمَّ قَصَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ نَبَا السَّفِينَةِ

وَأَنَّهُ إِنَّمَا خَرَفَهَا لِيَتَحَوَّزَهَا الْمَلِكُ فَلَا يَرِيدُهَا وَأَمَّا الْعَلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا كَانَ أَبَوَاهُ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ

أَنَّهُ أَذْرَكَ لَأَرْفَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ [راجع: ۲۱۴۳۱]

(۲۱۴۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک

مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب

سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے

بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم

دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زبیل میں ڈالی اور چل دیئے اور وہ قصہ پیش آیا جو اللہ نے بیان کیا ہے، حتیٰ کہ آپ سے آخر میں چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر حضرت خضر علیہ السلام نے ان کے سامنے کشتی والے واقعے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسے بادشاہ کی وجہ سے توڑا تھا تاکہ وہ وہاں سے گذرے۔ اس سے کوئی تعرض نہ کرے، اور رہا لڑکا تو فطری طور پر وہ کافر تھا، اس کے والدین اس پر بہت شفیق تھے، اگر وہ زندہ رہتا تو انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دیتا اور ربی دیوار تو وہ شہر میں دوسرے لڑکوں کی تھی۔

(۲۱۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ رَقَبَةَ حَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ حَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ وَ قَالُوا جَمِيعًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْعَصْرُ طَبَعَ كَافِرًا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ فِي حَدِيثِهِ وَلَوْ أَدْرَكَ لَأَرْهَقَ أَبُوهُ طُغْيَانًا وَ كُفْرًا [صححه مسلم (۲۶۶۱)]، وابن حبان (۶۲۲۱): [مكرر ما قبله].

(۲۱۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَ أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا سُلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ الْهُمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ صَاحِبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ طَبَعَ يَوْمَ طَبَعَ كَافِرًا [راجع ما قبله].

(۲۱۴۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَمْرَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [انظر: ۲۱۴۴۴، ۲۱۴۴۵].

(۲۱۴۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس آیت اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ میں لفظ ”بَلَغْتَ“ کو مشدد یعنی ”بَلَغْتَ“ بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا يَنْقُلُهَا [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف الإسناد (أبو داود: ۳۹۸۵، الترمذی: ۳۹۳۳). قال

شعیب: صحیح: إسناده ضعیف:]

(۲۱۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت اِنْ سَأَلْتَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ..... میں لفظ ”بَلَغْتَ“ کو مشدود یعنی ”بَلَغْتَ“ بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبُوبَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ لَمَّا رَكَضَ رَمَزَمَ بِعَقِبِهِ جَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ هَاجِرَ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی ایزی مار کر زمزم کا کنواں جاری کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نکریاں اکٹھی کر کے مندر پر پانی نکلیں، نبی ﷺ فرماتے ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں، پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ اسے یونہی چھوڑ دیتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

(۲۱۴۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ الزَّيَّاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ لَدَغْرَ ذَاتِ يَوْمٍ مُوسَى فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَلَكِنْ قَالَ إِنْ سَأَلْتَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [صححه ابن حبان (۹۸۸)، والحاكم (۵۷۴/۲). وقال الترمذی حسن غریب صحیح قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۳۹۸۴، الترمذی: ۳۳۸۵).]

[راجع: ۲۱۴۴۱.]

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے لئے دعاء فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ صبر کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے واقعے کی دیگر تفصیلات بھی بیان فرما دیتا، لیکن انہوں نے تو یہ کہہ دیا کہ ”اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال پوچھا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنے گا، آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ گئے ہیں۔“

(۲۱۴۴۵) حَدَّثَنَا حَبَّاجُ وَآبُو لَهْظٍ عُمَرُو بْنُ الْهَيْثَمِ فَلَا حَدَّثَنَا حَمْرَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۴۱.]

(۲۱۳۳۵) گزشتہ حدیث ۱۲، دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْجَعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ قَالَ يَنْعَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۱۴۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ "وذكرهم بأيام الله" کی تفسیر میں فرمایا کہ "ایام اللہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

(۲۱۴۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي نَحْوَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

(۲۱۴۱۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَبِيسُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الْأَنْبِيَاءَ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى هُودٍ وَعَلَى صَالِحٍ

(۲۱۴۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن فرمایا ہم پر اور ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

(۲۱۴۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُكِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقُدَّاحُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَارَانِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَازَةَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي اتَّبَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْقُرَازِيُّ هُوَ رَجُلٌ آخَرُ فَمَرَّ بِنَا أَبُو بِنِ كَعْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَذَعَرْتُهُ فَسَأَلْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِي تَبِعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى جَالِسٌ فِي مَلِكٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْكَ قَالَ مَا أَرَى قَاوُحِي اللَّهُ إِلَيْهِ بَلَى عَبْدِي الْخَضِرُ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْخُوتَ آتِيَةً إِنْ افْتَقَدَهُ وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِ مَا قَصَّرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [راجع: ۲۱۴۲۶]۔

(۲۱۴۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حبر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی

کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضرم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

حَدِیْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۶۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ مَا حَكَّ لِي صَدْرِي شَيْءٌ مُنْذُ اسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا رَجُلٌ غَيْرُ قَرَاتِي فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تَقْرُنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ اَتَانِي جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ اَقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَيَّ حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَرَدُّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرَفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ [راجع: ۲۱۶۴۰۷]

(۲۱۶۵۰) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو وہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی ﷺ نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسو سے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسو سے نہیں آئے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام دسواں دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسو سے نہ آئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے

خانی کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ أَنَبِيُّ مَا دَخَلَ قَلْبِي شَيْءٌ مِّنْهُ أَسْلَمْتُ فَلَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ [راجع: ۲۱۴۵۰، ۲۱۴۵۱]

(۲۱۴۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ مَا دَخَلَ قَلْبِي مِّنْهُ أَسْلَمْتُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۵۰، ۲۱۴۵۱]

(۲۱۴۵۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُوجٌ سَقَفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جَبْرِيلُ فَقَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَقْرَعَهَا فِي سَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهَا [راجع: ۲۱۴۵۳، ۲۱۴۵۴]

(۲۱۴۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس زمانے میں میں مکہ مکرمہ میں تھا، ایک دن میرے گھر کی چھت کھل گئی اور وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اتر کر آئے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک طشتری لے کر آئے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھی اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور پھر اسے سی دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَجْلَحَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَغْرِضَ الْقُرْآنَ عَلَيْكَ قَالَ وَمَسْمَانِي لَكَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ لَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا هَكَذَا قَرَأَهَا أَبِي

(۲۱۴۵۴) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت لَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا کو ”فلتفرحوا“ پڑھتے تھے۔

(۲۱۴۵۵) حَدَّثَنَا مُوَكَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمِنْقَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبُو بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبُي أَمَرْتُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ ذُكِرْتُ هُنَاكَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَقَرِجْتُ بِذَلِكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ لَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ قَالَ مُوَمَّلٌ قُلْتُ لِسُفْيَانَ هَذِهِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ

(۲۱۳۵۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں فلاں فلاں سورت پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا کو ”فلتفرحوا“ پڑھتے تھے۔

(۲۱۳۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْبُوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ خَيْرِ مَا فِيهَا وَمِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَتَعَوَّذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۵۲)]. [مكرر بعده]

(۲۱۳۵۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوا کو برا بھلا مت کہا کرو، اور جب تمہیں اس میں کوئی ایسی چیز دکھائی دے جو تمہاری طبیعت کو ناگوار محسوس ہو تو تم یوں کہہ لیا کرو اے اللہ اہم تجھ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں، اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [راجع ما قبله]

(۲۱۳۵۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوا کو برا بھلا مت کہا کرو، البتہ اللہ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کیا کرو اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

(۲۱۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

وَسَلَّمَ وَمِلَّةَ آيِنَا اِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِذَا أَمْسَيْنَا مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۱۳۶۲) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں صبح کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھاتے تھے ”ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو سب سے یکسو تھے، اور مشرکین میں سے نہ تھے اور یہی دعاء شام کے وقت پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ سَمِعَ ابْنَ أَبِي سَمْعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ سَمِعَ أَبَا يُحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِحْدَى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا رُجَاجَةٌ خَضِرَاءُ وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [انظر: ۲۱۴۶۴، ۲۱۴۶۵، ۲۱۴۶۶، ۲۱۴۶۷]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ بزرگشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

(۲۱۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ رَوْحُ الْعَنْزِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَقَالَ رَوْحٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ عِنْدَهُ فَقَالَ عَيْنُهُ خَضِرَاءُ كَأَنَّ رُجَاجَةً لَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ بزرگشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

(۲۱۴۶۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ لَذَكْرٌ مِثْلُهُ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمْعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَادٌ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

عَدِيتُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَوَحْدَتَيْنِ جُوسِلِيَانِ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

(۲۱۶۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرُنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَمْ تَقْرُنِيهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى كَلَا كَمَا مُحْسِنٌ مُجِيبٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ يَا أَبُي بِنِ كَعْبٍ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَافٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غَفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيمًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيمًا فَاللَّهِ كَذَلِكَ مَا لَمْ تَعْتِمِ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۷۷)]. [انظر: ۲۱۴۶۸، ۲۱۴۶۹].

(۲۱۴۶۸) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما مروی ہے کہ میں نے ایک آیت پڑھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اسے کسی دوسرے طریقے سے پڑھ رہے تھے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ کیا آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، تم دونوں صحیح ہو، نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وسوسے دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھیے، حضرت میکائیل ﷺ نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجیے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھیے، حضرت میکائیل ﷺ نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجیے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے، اگر تم غُفُورًا رَحِيمًا یا سَمِيمًا عَلِيمًا یا عَلِيمًا سَمِيمًا کہہ دیتے ہو تو اللہ اسی طرح ہے، بشرطیکہ تم آیت عذاب کو رحمت سے یا آیت رحمت کو عذاب سے تبدیل نہ کرو۔

(۲۱۶۶۸) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرُنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَمْ تَقْرُنِيهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى كَلَا كَمَا مُحْسِنٌ مُجِيبٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَافٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غَفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيمًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيمًا فَاللَّهِ كَذَلِكَ مَا لَمْ تَعْتِمِ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [راجع: ۲۱۴۶۷].

(۲۱۴۶۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُذَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا وَقَرَأَ رَجُلٌ آخَرَ خِلَافَهَا
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۴۶۷].

(۲۱۴۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُقَيْرِ
الْعَدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَيْهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اسْتَقْرِئْهُ هَذَا فَقَالَ اقْرَأْ
فَقَرَأْتُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ أَوَلَمْ تَقْرُنِي كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى وَأَنْتَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ بِيَدِي قَدْ أَحْسَنْتَ
مَرَّتَيْنِ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْ أَبِي الشَّكِّ
فَهَفِضْتُ عَرَفًا وَامْتَلَأْ جَوْفِي فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبُي إِنَّ مَلَكَئِي أَتَانِي فَقَالَ
أَحَدُهُمَا اقْرَأْ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي
فَقَالَ اقْرَأْ عَلَى ثَلَاثَةِ حُرُوفٍ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَى أَرْبَعَةِ حُرُوفٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي
قَالَ اقْرَأْ عَلَى خَمْسَةِ حُرُوفٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَى سِتَّةٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ قَالَ اقْرَأْ عَلَى
سَبْعَةِ حُرُوفٍ فَالْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ حُرُوفٍ [انظر بعده].

(۲۱۴۷۰) حضرت سلیمان بن صردؓ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا،
میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی ﷺ نے پڑھائی ہے، میں اسے
لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟
نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی ﷺ نے
میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور دعاء کی کہ اے اللہ ابی سے شک کو دور فرما جس سے وہ تمام وساوس دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی
مجھے ایسے وسوسے نہ آئے اور میں پانی پانی ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت
جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل ﷺ نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست
کیجئے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل ﷺ نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست
کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَقَعَهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي مَلَكَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اقْرَأْهُ قَالَ عَلَى كَمْ قَالَ حَرْفٍ قَالَ
زِدْهُ قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ سَبْعَةَ حُرُوفٍ [راجع ما قبله].

(۲۱۱۷۲) حضرت سلیمان علیہ السلام سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے انسانی کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔

حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۱۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۱۵۸۷۸] . [انظر: ۲۱۴۷۳، ۲۱۴۷۴، ۲۱۴۷۵، ۲۱۴۷۶، ۲۱۴۷۷، ۲۱۴۷۸، ۲۱۴۷۹، ۲۱۴۸۰، ۲۱۴۸۱، ۲۱۴۸۲، ۲۱۴۸۳]

(۲۱۴۷۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَكَذَا يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ كَذَا يَقُولُ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۴) حَدَّثَنِي مُنْصَوِّرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَكَرَّرَ الْحَدِيثُ قَالَ أَبِي وَوَالْفَقَّهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَعْنِي اتَّفَقَا عَلَى عُرْوَةَ وَلَمْ يَقُولَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۶) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَدَّثَنِي مَعْمَرٌ مِثْلَهُ سِوَاءَ غَيْرِ اللَّهِ جَعَلَ مَكَانَ أَبِي بَكْرٍ عُرْوَةَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً وَخَالَفَ رَبَاحٌ رِوَايَةَ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ لِأَنَّهُمَا قَالَا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ رَبَاحٌ عَنْ

أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُكْرَمٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ

الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّافِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ الرَّصَائِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي زَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ

الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢١٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدَّبِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَرْوَانَ [راجع: ٢١٤٧٢].

(۲۱۴۸۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢١٤٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَمُوتَ عَنْ أَبِي بِنِ كَهْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَكَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ وَخَالَفَ أَبُو مُعْمَرٍ رِوَايَةً مَنْ رَوَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ لَأَنَّهُ رَوَاهُ عَدَدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالُوا فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ [راجع: ٢١٤٧٢].

(۲۱۴۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سُؤَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ خدیشیں جو حضرت سوید بن غفلہؓ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(٢١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِالْعَذِيبِ انْقَطَعْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي الْفِهْرِيُّ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ لَقِيتُ أَبِي بْنِ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ انْقَطَعَتْ مِائَةُ ذِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَعَرَفْتُهَا سَنَةً
فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا قَالَ فَقَالَ اعْرِفْ عَذْدَهَا وَوِعَانَهَا وَوِكَانَهَا ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَهِيَ
كَسَبِيلٍ مَالِكٍ وَهَذَا لَفْظُ وَكِيعٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا
فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَلِمْتُ عَذَّتْهَا وَوِعَانَهَا وَوِكَانَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ
يُخْبِرُكَ بِعَذَّتْهَا وَوِعَالِهَا وَوِكَانِهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا [صحيحه البخارى (٢٤٢٦)، ومسلم

(١٧٢٣)، وابن حبان (٤٨٩٢). [انظر: ٢١٤٨٥، ٢١٤٨٦، ٢١٤٨٧، ٢١٤٨٨، ٢١٤٨٩].

(۲۱۳۸۴) حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام ”غذیب“ میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا، انا، دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے

دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، (میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفظ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ [راجع: ۲۱۸۴] (۲۱۸۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَعْرِفُهُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَابَسًا عَلَيَّ وَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَائِنَا حَبَجْتُ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَلَقِيتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَلَدَّكَرْتُ لَهُ قَوْلَهُمَا وَقَوْلِي لَهُمَا فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَّكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَرَفْتَهَا حَوْلًا فَلَمْ أَحِجْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ أَحِجْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ عَرَفْتَهَا حَوْلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا أَذْرِي قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةِ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ فَقَالَ لِي فِي الرَّابِعَةِ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوَكَايَتَهَا فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا [راجع: ۲۱۸۴]۔

(۲۱۸۵-۲۱۸۶) حضرت سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام "غذیب" میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا، میں نے اسے اٹھالیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آگیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھا لوں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفظ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَیْنَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كُنَّا حُجَّاجًا فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ الْقَوْمُ تَأْخُذُهُ فَلَعَلَّهُ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ لَمَقُلْتُ أَوْلَيْسَ لِي أَخُوهُ فَأَنْتَفَعَ بِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَهُ الذُّبُّ فَلَقِيتُ أَبِي بَنِ كَعْبٍ فَلَدَكْرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ التَّقَطُّ صُرَّةٌ فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَكْرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَدَعَرَفْتُهَا حَوْلًا فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً أُخْرَى ثُمَّ قَالَ انْتَفِعْ بِهَا وَاحْفَظْ وَكَانَهَا وَخَرَفْتُهَا وَأَخْصِ عَدَدَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا قَالَ جَرِيرٌ فَلَمْ أَحْفَظْ مَا بَعْدَ هَذَا يَعْنِي تَمَامَ الْحَدِيثِ [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۳۸۷) حضرت سید اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام ”غذیب“ میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک ذرہ گرا پڑا ملا، میں نے اسے اٹھالیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آگیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھا لوں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودیتار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفاظہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۸) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ التَّقَطُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ دِينَارٍ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَعَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَدَعَرَفْتُهَا سَنَةً أُخْرَى فَعَرَفْتُهَا سَنَةً أُخْرَى ثُمَّ اتَيْتُهُ فَبِى الثَّالِثَةِ فَقَالَ أَخْصِ عَدَدَهَا وَوَكَانَهَا وَاسْتَمْتَعْ بِهَا [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۳۸۸) حضرت سید اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودیتار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفاظہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ النَّاجِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ حَجَّجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ لَقَرَفَتْهَا عَامَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ أَعْرِفْ عَدَدَهَا وَوَعَانَهَا وَوَكَانَهَا وَاسْتَمْتَعَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا لَقَرَفَتْ عِدَّتُهَا وَوَكَانَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ [راجع: ۲۱۴۸۴]

(۲۱۳۸۹) حضرت سويد بن جثثہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ حج پر نکلا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفافہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُمَا هَذِهِمَا جَوْهَرَتَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَكُنَا نَعْلَمُ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كَهَيْلٍ

(۲۱۴۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكُرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَقُمْنَا جَمِيعًا فَدَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكُرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ هَذَا فَقَرَأَ قِرَاءَةً غَيْرَ قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَا قِرَاءَةً قَالَا أَصَبْنَا فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَالَ كَبُرَ عَلَيَّ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى الَّذِي غَشِيَنِي ضَرْبَ فِي صَدْرِي فَفُضْتُ عَرَقًا وَكَانَمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَرَأَ فَقَالَ يَا أَبُي إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمِّي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمِّي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُيْهَا قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي وَأَخْرُتُ الْعَالِفَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيْ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ [صححه مسلم (۸۲۰)، وابن حبان (۷۴۰)].

[انظر: ۲۱۴۹۸]

(۲۱۳۹۰) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؒ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آیا اور اس طرح قرآن پڑھنے لگا جسے میں نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف انداز میں پڑھا، ہم اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی مسجد میں آیا اور اس طرح قرآن پڑھا جس پر مجھے تعجب ہوا، پھر یہ دوسرا آیا اور اس نے بھی مختلف انداز میں اسے پڑھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پڑھنے کے لئے فرمایا، چنانچہ ان دونوں نے تلاوت کی اور نبی ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی، اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسو سے میرے ذہن میں

کئے، کبھی ایسے دوسرے نہیں آئے، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وساوس دور ہو گئے اور میں اپنی پانی ہو گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، میں نے اپنے رب کے پاس پیغام بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرما، اس طرح ہوتے ہوتے سات حروف تک بات آ گئی، اور اللہ نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھئے، اور ہر مرتبہ کے عوض آپ مجھ سے ایک درخواست کریں، میں اسے قبول کر لوں گا، چنانچہ میں نے دو مرتبہ تو اپنی امت کی بخشش کی دعاء کر لی اور تیسری چیز کو اس دن کے لئے رکھ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میرے پاس آئیں گے۔

(۲۱۴۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَحْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصْنَاءَ بَنِي غِفَارٍ قَالَ قَاتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَافَاتِهِ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أَمَتْنِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَافَاتِهِ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أَمَتْنِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأْتُمْ عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا [صححه مسلم (۸۲۱)] . [انظر: ۲۱۴۹۴، ۲۱۴۹۵، ۲۱۴۹۶]

(۲۱۳۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بنو غفار کے ایک کنوئیں کے پاس تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھائیے، نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے درگزر اور بخشش کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ پیغام لے کر آئے اور دو حروف پر پڑھنے کی اجازت دی، نبی ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا، چوتھی مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام سات حروف پر پڑھنے کا پیغام لے کر آئے اور کہنے لگے کہ وہ ان میں سے جس حرف کے مطابق بھی قراءت کریں گے، صحیح کریں گے۔

(۲۱۴۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي تَعْلِيلِهِ الْآيَةِ وَلِنُدَبِقْنَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ الْمُصِيبَاتُ وَالْذُّخَانُ قَدْ مَضَتْ وَالْبَطْشَةُ وَاللَّزَامُ (۲۱۳۹۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس آیت کے ذیل میں مروی ہے وَلِنُدَبِقْنَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى کہ مصیبتیں اور دھواں ان دو چیزوں کا عذاب تو گزر چکا، اور بطشہ اور لزام کا عذاب بھی۔

(۲۱۶۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَغْرَابِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ لِي أَخًا وَبِهِ وَجَعٌ قَالَ وَمَا وَجَعُهُ قَالَ بِهِ لَعَمْرُكَ قَالَ فَأَتَيْتُ بِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَوَّذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَآخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَآيَةٍ مِنْ سُورَةِ الْجِنِّ وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا وَعَشْرُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَذَتَيْنِ فَقَامَ الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَسْتَكِفْ قَطُّ

(۲۱۶۹۳) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! میرا ایک بھائی ہے جو تکلیف میں مبتلا ہے، نبی ﷺ نے پوچھا اس کی تکلیف کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ اس میں جنون و دیوانگی (پاگل پن) کا عنصر پایا جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ، نبی ﷺ نے اسے بلا کر اپنے سامنے بٹھایا اور اس پر سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ اور آیت الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں، سورہ آل عمران کی ایک آیت شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ..... سورہ اعراف کی ایک آیت إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ..... سورہ مومن کی آخری آیات فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ..... سورہ جن کی آیت وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا..... سورہ صافات کی ابتدائی دس آیات، سورہ حشر کی آخری تین آیات، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر دم کیا، وہ آدمی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ گویا کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔

(۲۱۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ لَوْثٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُعَيْنٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ الْأَنْطَلَسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصَاثَةِ بَنِي غِفَارٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ يَزَلْ يَرِيدُهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۱۶۹۱]

(۲۱۶۹۳) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ خواصاءہ کے کنوئیں کے پاس تھے، اور کہا اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت ایک حرف پر کریں، اور آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے سات کے عدد تک پہنچ گئے۔

(۲۱۶۹۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَلَيْتَمَا أَحْرَفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا [راجع: ۲۱۴۹۱]۔
 (۲۱۴۹۵) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اور کہا اے محمدؐ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت سات حروف پر کریں، جس حرف کے مطابق تلاوت کریں گے، صحیح کریں گے۔

(۲۱۴۹۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاحُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِأَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَافَاتِهِ وَمَغْفِرَتَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْهَا فَهُوَ كَمَا قَالَ [راجع: ۲۱۴۹۱]۔

(۲۱۴۹۶) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبیؐ خواصاءہ کے کنوئیں کے پاس تھے، اور کہا اے محمدؐ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت ایک حرف پر کریں، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی، اور آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے سات کے عدد تک پہنچ گئے۔

(۲۱۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَةَ فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ابْنُ الْإِسْلَامِ قَالَ فَاوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ هَذَيْنِ الْمُتَنَسِّبَيْنِ أَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُتَنَسِّبُ أَوْ الْمُتَنَسِّبُ إِلَى تِسْعَةٍ فِي النَّارِ فَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ وَأَمَّا أَنْتَ يَا هَذَا الْمُتَنَسِّبُ إِلَى النَّبِيِّ فِي الْجَنَّةِ فَأَنْتَ ثَالِثُهُمَا فِي الْجَنَّةِ

(۲۱۴۹۷) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ نبیؐ کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا میں تو فلاں بن فلاں ہوں، تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، یہ سن کر نبیؐ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کے دور میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نو افراد کے نام گنوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر ان دونوں کے حوالے سے وحی بھیجی کہ

اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے دو جنتی آدمیوں کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو جنت میں ان کے ساتھ تیسرا ہوگا۔

(۲۱۴۹۸) حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ رَجُلٌ آخَرُ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ هَذَا فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْرُؤُوا فَقَرُؤُوا فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَ صَدْرِي قَالَ فِطْصْتُ عَرَفًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَرَأَ فَقَالَ لِي أَبِي إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي اقْرَأْ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ أَتَيْتِي فَرَدَّ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ أَتَيْتِي فَرَدَّ عَلَيَّ أَنْ اقْرَأْ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا سَوْكَ أَنْ أُعْطِيَكُمَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمِّي وَآخِرَتْ الثَّالِثَةُ لِيَوْمٍ يَرْعُبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۱۴۹۰]

(۲۱۴۹۸) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؒ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آیا اور اس طرح قرآن پڑھنے لگا جسے میں نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف انداز میں پڑھا، ہم اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی مسجد میں آیا اور اس طرح قرآن پڑھا جس پر مجھے تعجب ہوا، پھر یہ دوسرا آیا اور اس نے بھی مختلف انداز میں اسے پڑھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پڑھنے کے لئے فرمایا، چنانچہ ان دونوں نے تلاوت کی اور نبی ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی، اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسو سے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسو سے نہیں آئے، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام دوسواں دور ہو گئے اور میں پانی پانی ہو گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، میں نے اپنے رب کے پاس پیغام بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرما، اس طرح ہوتے ہوتے سات حروف تک بات آ گئی، اور ال نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھے، اور ہر مرتبہ کے عوض آپ مجھ سے ایک درخواست کریں، میں اسے قبول کر لوں گا، چنانچہ میں نے دو مرتبہ تو اپنی امت کی بخشش کی دعاء کر لی اور تیسری چیز کو اس دن کے لئے رکھ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ بھی میرے پاس آئیں گے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیث جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا عَثَابُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخَبْرًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَ لِمَ تَتَوَضَّأُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ اتَّوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ [راجع: ۱۶۶۷۹].

(۲۱۳۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے روٹی اور گوشت کھایا، پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو وہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ وضو کیوں کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے، وہ کہنے لگے کہ کیا تم حلال چیزوں سے وضو کرو گے؟ اس ذات نے اس سے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھی۔

حَدِيثُ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وہ روایات جو زر بن حبیش رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِي الْمَعْوِذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَا أَقُولُ كَمَا قَالَ [صححه البخاری (۴۹۷۶)]
[ابن حبان (۴۴۲۹)] [انظر: ۲۱۵۰۱، ۲۱۵۰۲، ۲۱۵۰۳، ۲۱۵۰۴، ۲۱۵۰۵، ۲۱۵۰۶، ۲۱۵۰۷، ۲۱۵۰۸، ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۰۰) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں (کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ میں بھی کہتا ہوں۔

(۲۱۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ الْمَعْوِذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ لَكُمْ فَقُولُوا قَالَ أَبِي فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۱) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَ أَبِي فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِمِثْلِهِ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَنْ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۴) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَكْتُبُ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي مِصْحَفِهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقُلْتُهَا فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقُلْتُهَا فَتَحْنُ نَقُولُ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۵) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْجَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْكُمُ الْمُعَوَّذَتَيْنِ مِنْ مَصَاحِفِهِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا لَتَسْعَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْنَا عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيلَ لِي فَقُلْتُ [راجع: ۲۱۵۰۰]

(۲۱۵۰۷) ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دو تین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قُلْ" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ أَخَاكَ يَحْكُمُهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ قِيلَ لِسُفْيَانَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَلَمْ يُكْرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ لَنَسْعُنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۰]

(۲۱۵۰۸) ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دو تین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قُلْ" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زُرٍّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ تَذَاكُرُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبُو آتَا وَالْبَدِيُّ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَعْلَمُ أُنَى لَيْلَةٍ هِيَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَمُضِي مِنْ رَمَضَانَ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ الْقَدَمَ مِنْ بِلَاقِ اللَّيْلَةِ تَرَفُوقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَرَوَعَمَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَنَّ زُرًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَصَدَهَا ثَلَاثَ سِنِينَ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ يَدْخُلُ رَمَضَانُ إِلَى آخِرِهِ فَرَأَاهَا تَطْلُعُ صَبِيحَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَرَفُوقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [انظر: ۲۱۵۰۱، ۲۱۵۰۲، ۲۱۵۰۳، ۲۱۵۰۴، ۲۱۵۰۵، ۲۱۵۰۶، ۲۱۵۰۷، ۲۱۵۰۸]

[۲۱۵۰۲۸، ۲۱۵۰۱۹، ۲۱۵۰۱۸]

(۲۱۵۰۹) زُر سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ شب قدر کا ذکر کرنے لگے، تو حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس رات کے متعلق سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے، نبی ﷺ نے ہمیں

اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ زر کے بقول وہ تین سال سے مسلسل ماہ رمضان کے آغاز سے لے کر اختتام تک اسے تلاش کر رہے ہیں، انہوں نے ہمیشہ سورج کو اس کیفیت کے ساتھ ستائیسویں شب کی صبح کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۱۵۱۰) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ هِيَ الَّتِي أَخْبَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْضَاءَ تَرَفُّقُ [راجع: ۲۱۵۱۳]۔

(۲۱۵۱۰) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [۲۱۵۱۱] گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ وَ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْتُ أَمَا الْمُنْذِرُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ وَخَلَفْتُ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِاللَّيَةِ الَّتِي أَخْبَرْنَا بِهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَا شُعَاعَ لَهَا [صححه مسلم (۷۶۲)، وابن عزيمة (۲۱۸۷ و ۲۱۸۸ و ۲۱۹۱ و ۲۱۹۳)] وابن حبان (۳۶۸۹)۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ [راجع: ۲۱۵۰۹]۔

(۲۱۵۱۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پا سکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے (لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں) پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی (کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے) میں نے عرض کیا (اے ابوالمنذر!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتاتی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ

أَمْ هَلْ كَانَ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلُ يُصْبِحُهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا
سَبْعٌ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ لِكَيْلَا يَكُونُوا قَوْلَ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ إِنَّهَا فِي
رَمَضَانَ لَكِنَّهُ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنِيرِ وَأَتَى عَلِمْتُهَا قَالَ بِالْأَيَّةِ الَّتِي أَنْبَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدَدَتَا وَحَفِظْنَا قَوْلَ اللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ مَا يُسْتَنَى قُلْتُ لِرِزٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ غَدَاةً إِذِ
كَانَتْهَا حُسْتُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ آپ کے
والی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی بن کعب نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب
ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی
کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، میں نے عرض کیا
اے ابوالمنذر! آپ کو کیسے پتہ چلا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا
ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ
أُمِّي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عَلَيَّ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْعَرَفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي صَاحِبُ بَيْتِهَا عَنْهُ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۳) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ بخدا شب قدر کے متعلق سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے، نبی ﷺ نے
ہمیں اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔

(۲۱۵۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي أُمِّي إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ
وَعِشْرِينَ وَإِنَّهَا لَهِيَ هِيَ مَا يُسْتَنَى بِالْأَيَّةِ الَّتِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَسَبَتَا وَعَدَدَتَا
فَإِنَّهَا لَهِيَ هِيَ مَا يُسْتَنَى [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۵) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، اس
علامت سے جو نبی ﷺ نے ہمیں بتائی ہے، ہم نے اس کا حساب لگایا اور اسے شمار کیا تو یہ وہی رات تھی۔

(۲۱۵۱۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالُوا
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي بِنِ كَعْبٍ أَبَا الْمُنِيرِ أَخْبَرَنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ

صَاحِبًا يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنْ أَحَبُّ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا وَإِنَّهَا لَيْلَةٌ سَمِعَ وَعِشْرِينَ لَمْ يَسْتَسْنِ قُلْتُ أَبَا
الْمُنْذِرِ أَنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ قَالَ بِإِلَافَةِ الْيَتَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَطْلُعُ
الشَّمْسُ لَا شُعَاعَ لَهَا كَأَنَّهَا طُسْتُ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ آپ کے
بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی بن کعب نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب
ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی
کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، میں نے عرض کیا
(اے ابوالمہدی!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع
ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنٍ كَعْبٍ أَبَا الْمُنْذِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ
لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدَّرَ الْحَدِيثَ قَالَ لَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ قَالَ بِإِلَافَةِ الْيَتَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يُوْسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ لَوْلَا
سَفَهَاؤُكُمْ لَوْضَعْتُ يَدَيَّ فِي أُذُنَيْ نَمٍّ نَادَيْتُ آلاَ إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي السَّبْعِ
الْآخِرِ قَبْلَهَا ثَلَاثَ وَيَعْدَهَا ثَلَاثَ نَبَأَ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي عَنْ نَبَأٍ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي [راجع: ۲۱۵۰۹] قُلْتُ لِأَبِي
يُوْسُفَ يَعْنِي أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا هُوَ عِنْدِي

(۲۱۵۱۸) زر کہتے ہیں کہ اگر تمہارے بیوقوف لوگ نہ ہوتے تو میں اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر یہ منادی کر دیتا کہ شب قدر
ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، آخری سات راتوں میں، خواہ پہلی تین راتیں ہوں یا بعد کی، یہ اس شخص کی خبر ہے
جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، اس شخص کے حوالے سے ہے جس سے بیان کرنے والے نے جھوٹ نہیں بولا۔ (مراد حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں)

(۲۱۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ بَنٍ

حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَانْطَلَقَتْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى عُفْمَانَ بْنِ
عُقْمَانَ وَارْدَتْ لِي أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ عَاصِمٌ
لِحَدَّثَنِي أَنَّهُ لَرَمِ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَرَزَعَمَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُومَانِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
فَكِرْكَعَانِ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي وَكَانَتْ فِيهِ شَرِاسَةٌ اخْفِضْ لَنَا جَنَاحَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنِّي
إِنَّمَا أَتَمَتُّعُ مِنْكَ تَمَتُّعًا فَقَالَ تَرِيدُ أَنْ لَا تَدَعَ آيَةً فِي الْقُرْآنِ إِلَّا سَأَلْتَنِي عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي صَاحِبٌ صِدْقٍ
فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنَّهُ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ لِكَيْلَا يَتَكَلَّمُوا وَاللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ
إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ وَإِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَنْبَأَنَا بِهَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَنَا وَحَفِظْنَا قَوْلَ اللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ مَا يُسْتَنَى قَالَ فَقُلْتُ وَمَا الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّهَا
تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَكَانَ عَاصِمٌ لَيْلَتِنَا مِنَ السَّحَرِ لَا يَطْعَمُ طَعَامًا حَتَّى إِذَا صَلَّى
الْفَجْرَ صَبَعَهُ عَلَى الصُّومَةِ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَبْيَضَ وَتَرْتَفِعَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۹) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ شب قدر کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص سارا سال قیام کرے وہی اسے پاسکتا ہے، میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا ارادہ تھا کہ مہاجرین و انصار میں سے نبی ﷺ کے صحابہ سے ملوں، چنانچہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹا رہا، یہ دونوں حضرات غروب آفتاب کے بعد اٹھتے اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مزاج میں تھوڑی سی سختی تھی، میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں، میرے ساتھ شفقت کیجئے، میں آپ سے کچھ فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ قرآن کی کوئی آیت نہ چھوڑ دے جس کے متعلق مجھ سے پوچھ نہ لو؟ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے میں نے عرض کیا اے ابوالمہذر! آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی، چنانچہ عاصم اس دن کی سحری نہیں کرتے تھے، جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو چھت پر چڑھ کر سورج کو دیکھتے، اس وقت اس کی شعاع نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ وہ روشن ہو جاتا اور بلند ہو جاتا۔

(nos.) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِهِ مِنْ أَحَدٍ

(۲۱۵۲۰) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملے گا، اور جو شخص دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، وہ ایک قیراط میزانِ عمل میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

(۲۱۵۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِي كَعْبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ فَقَرَأْتُ لَهُ الْبَيِّنَاتِ كَقُرْآنِ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَقَرَأْتُ فِيهَا وَلَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ فَأَعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَانِيًا فَأَعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الثَّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَإِنَّ ذَلِكَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةَ وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ [صححه

الحاكم (۲/۲۲۴) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۷۹۳، و ۳۸۹۸). [مكرر بعده]

(۲۱۵۲۱) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، پھر نبی ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں ”اگر ابن آدم مال کی ایک وادی مانگے اور وہ اسے دے دی جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا، اور اگر دوسری کا سوال کرنے پر وہ بھی مل جائے تو تیسری کا سوال کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور یہ دین اللہ کے نزدیک ”حنیفیت“ کا نام ہے جس میں شرک، یہودیت یا عیسائیت قطعاً نہیں ہے اور جو شخص نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا، اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ آیات منسوخ ہو گئیں)

(۲۱۵۲۲) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ قَتِيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ عَنْ أَبِي بِنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَى لَمْ يَكُنْ الْبَيِّنَاتِ كَقُرْآنِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتِبَ قِيَمَةٌ وَمَا تَفَرَّقَ الْبَيِّنَاتِ أَوْ تَوَلَّى الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةَ وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتٍ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الثَّرَابُ قَالَ ثُمَّ خَتَمَهَا بِمَا بَقِيَ مِنْهَا [مكرر ما قبله]

(۲۱۵۲۲) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں

قرآن پڑھ کر سناؤں، پھر نبی ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں ”اگر ابن آدم مال کی ایک وادی کے اور وہ اسے دے دی جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا، اور اگر دوسری کا سوال کرنے پر وہ بھی مل جائے تو تیسری کا سوال کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص تو بہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور اللہ کے نزدیک ”صفیہ“ کا نام ہے جس میں شرک، یہودیت یا عیسائیت قطعاً نہیں ہے اور جو شخص نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا، اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ آیات منسوخ ہو گئیں)

(۲۱۵۲۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْبَارِ الْعِمْرَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي بَعُثْتُ إِلَى أُمَّةٍ آمَنِينَ فِيهِمُ الشَّيْخُ الْعَاصِي وَالْعَجُوزَةُ الْكَبِيرَةُ وَالْعَلَامُ قَالَ فَمَرُّهُمْ فَلْيَقْرَؤُوا الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

(۲۱۵۲۳) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مقام ”احبار المرء“ میں نبی ﷺ سے ملاقات کی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جو امی ہے، اس میں انتہائی بوڑھے مرد و عورت بھی ہیں اور غلام بھی، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ انہیں حکم دے دیجئے کہ وہ قرآن کریم کو سات حروف پڑھیں۔

(۲۱۵۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْبَارِ الْعِمْرَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [وسیانی فی مسند حذیفہ بن الیمان: ۲۳۷۹۰]

(۲۱۵۲۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ يَمِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ قَالَ بَضْعًا وَسَبْعِينَ آيَةً قَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْبَقَرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا وَإِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ [مکرر بعدہ]

(۲۱۵۲۵) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگ سورۃ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو؟ زر نے جواب دیا کہ ستر سے کچھ زائد آیتیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سورت جب پڑھی تھی تو یہ سورۃ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھی، اور اس میں آیت رجم بھی تھی (کہ اگر کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کا ارتکاب کریں تو انہیں لازماً رجم کر دو، یہ سزا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے)

(۲۱۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ كَأَيِّنْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ أَوْ كَأَيِّنْ تَعُدُّهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ آيَةً فَقَالَ قَطُّ لَقَدْ رَأَيْتُهَا

وَأَنَّهَا لَتَعْدِلُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَقَدْ قَرَأْنَا فِيهَا النَّخِيعَ وَالشَّيْخَةَ إِذَا زَنَيْتَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(۲۱۵۲۶) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگ سورہ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو؟ زر نے جواب دیا کہ ستر سے کچھ زائد آیتیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سورت جب پڑھی تھی تو یہ سورہ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھی، اور اس میں آیت رجم بھی تھی کہ اگر کوئی شادی شدہ مرد عورت بدکاری کا ارتکاب کریں تو انہیں لازماً رجم کر دو، یہ سزا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۱۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى قَالََا حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتِي بْنُ كَعْبٍ لَوْ مِثْنُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُنَّ كَانَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ وَمَا يَحْرُمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لِقَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ قَالَ إِنَّمَا أَحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبٌ مِنَ النِّسَاءِ

(۲۱۵۲۷) زیاد انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر نبی ﷺ کی ساری ازواج مطہرات کا انتقال ہو جاتا تو کیا نبی ﷺ کے لئے دوسری شادی کرنا جائز ہوتا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے حرام کس نے کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”آپ کے لئے اس کے بعد کسی عورت سے نکاح حلال نہیں ہے“ انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کے لئے کئی قسم کی عورتیں حلال کی گئی تھیں۔

(۲۱۵۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِأَبَتِي بْنِ كَعْبٍ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَبَا الْمُنِيرِ اخْفِضْ لِي جَنَاحَكَ وَكَانَ امْرَأً فِيهِ شَرَأَسَةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدَرِ فَقَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قُلْتُ أَبَا الْمُنِيرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِاللَّيْلِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَدَدَتَنَا وَحَفِظْنَا وَآهَةٌ ذَلِكَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبْحِهَا مِثْلَ الطُّسْتِ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَرْتَفَعَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۲۸) زر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، مسجد نبوی میں داخل ہوا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے عرض کیا اے ابوالمہذر! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں، مجھ پر شفقت فرمائیے، دراصل ان کے مزاج میں تھوڑی سی سختی تھی، میں نے ان سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ستائیسویں شب کو قرار دیا، میں نے عرض کیا (اے ابوالمہذر!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۲۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُصَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ زُرٍّ

بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

(۲۱۵۲۹) زرکتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

(۲۱۵۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ أَخُو الْفَرَاتِ بْنِ أَبِي

الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لثَلَاثِ يَبْقَيْنَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

(۲۱۵۳۰) زرکتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے، جبکہ تین راتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابو عثمان تہدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ ابْنُ عَمٍّ لِي شَاسِعَ الدَّارِ فَقُلْتُ لَوْ أَنَّكَ

اتَّخَذْتَ حِمَارًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ يَتَّبِعِي مُطَنَّبٌ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا

سَمِعْتُ عَنْهُ كَلِمَةً أَكْرَهَ إِلَيَّ مِنْهَا قَالَ لِإِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخُطَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَكَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةٌ [انظر: ۲۱۵۳۲، ۲۱۵۳۳، ۲۱۵۳۴، ۲۱۵۳۵، ۲۱۵۳۶]

(۲۱۵۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ایک چچا زاد بھائی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میں نے اس سے کہا کہ اگر تم

کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، میں نے

اس کے منہ سے اس سے زیادہ کوئی کراہت آمیز جملہ نہیں سنا تھا، لیکن پھر پتہ چلا کہ اس کی مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر

آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ہر قدم کے بدلے

ایک درجہ ملے گا۔

(۲۱۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبِي

بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ [راجع: ۲۱۵۳۱]

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ

رَجُلًا كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مَنْزِلًا أَوْ قَالَ دَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ لَقِيلَ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكَبْتَهُ فِي الرَّمْضَاءِ

وَالظُّلُمَاتِ فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ دَارِي أَوْ قَالَ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنِمِي الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ بِقَوْلِكَ مَا يَسْرُنِي أَنْ مَنْزِلِي أَوْ قَالَ دَارِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ

أَرَدْتُ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيَّ إِذَا أَقْبَلْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي قَالَ أَغْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى

ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ أَنْطَاكَ اللَّهُ مَا احْتَسَبْتَ أَوْ أَنْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ كُلَّهُ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ [صححه

مسلم (۶۶۳)، وابن حزمہ (۴۵۰ و ۱۵۰۰)، وابن حبان (۴۰: ۲۱۵۳۱)۔ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۳) حضرت ابی بن کثیرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْتِي الصَّلَاةَ فَيَقِيلُ لَهُ لَوْ اتَّخَذْتُ حِمَارًا يَكِيكَ الرَّمْضَاءَ وَالشُّوْكَ وَالْوَقْعَ قَالَ شُعْبَةُ وَذَكَرَ رَابِعَةً قَالَ مَحْلُوفَةٌ مَا أَحَبُّ أَنْ طُنْبِي يَطْنُبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ أَوْ قَالَ لَكَ أَجْرُ مَا نَوَيْتَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۳) حضرت ابی بن کثیرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ بْنُ الْعَنْبَرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَا أَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ مِنْ إِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ أَبْعَدَ بَيْتًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ قَالَ فَكَانَ يَحْضُرُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتُ حِمَارًا تَرَكْتُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلُمَاءِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ يَنْبِيَّ يَلْزُقَ بِمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِكَيْمَا يُكْتَبَ الْوَرَى وَرَجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي إِلَيْهِ قَالَ أَنْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ أَعْطَاكَ مَا أَحْتَسِبْتَ أَجْمَعُ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۵) حضرت ابی بن کثیرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا

اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَلَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تَكَادُ تُعْطِيهِ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا بِبَيْتِكَ مِنْ حَرِّ الرَّمْضَاءِ وَبَيْتِكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ بَنِي بِطَنْبٍ بَيْتٍ مُخَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرُكَ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا أَحْتَسِبُ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اعْتَزَى فَأَعَضَهُ أَبِي بَهَنُ أَبِيهِ لَقَالُوا مَا كُنْتُ فَعَاشًا قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا بِذَلِكَ (۲۱۵۳۴) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جمعوتی نسبت کی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلانی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا، ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ الرَّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابوالعالیہ ریاحی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ أَنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

(۲۱۵۳۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! ہمارے سامنے اپنے رب کا نسب نامہ بیان کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص نازل فرمائی کہ اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اکبر ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسرہ ہے۔

(۲۱۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنٍ

كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّيِّئِ وَالرَّفْعَةِ وَالذِّينِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ وَهُوَ يَشْكُ فِي السَّادِسَةِ قَالَ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي أَبُو سَلَمَةَ هَذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُسَمِيُّ

[انظر: ۲۱۵۴۰، ۲۱۵۴۱، ۲۱۵۴۲، ۲۱۵۴۳، ۲۱۵۴۴.]

(۲۱۵۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْخَوَّاسِيِّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

[راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيرَةَ السَّرَّاجِ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّيِّئِ وَالرَّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ وَهَذَا لَفْظُ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۲) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّيِّئِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹.]

(۲۱۵۴۲-۲۱۵۴۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّعَادَةِ وَالْإِمْتِنَانِ فِي الْبِلَادِ وَالنَّصْرِ وَالرَّفْعَةِ فِي الدِّينِ وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۳۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) جو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ لِقَرَأَةِ سُورَةِ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ لِقَرَأَةِ سُورَةِ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا [صححه الحاكم (۳۳۳/۱)۔ إسناده ضعيف. وقال الذهبي: حديث منكر. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۱۸۲)].

(۲۱۵۴۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں ایک لمبی سورت کی تلاوت فرمائی اور پانچ رکوعات اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی کھڑے ہو کر ایک طویل سورت پڑھی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر حسب عادت قبلہ رخ ہو کر بیٹھ کر دعاء کرنے لگے، یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

(۲۱۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُمْ جَمَعُوا الْقُرْآنَ فِي مَصَاحِفٍ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ رِجَالٌ يَكْتُبُونَ وَيَمْلَأُونَ عَلَيْهِمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى هَذِهِ آيَةِ مِنْ سُورَةِ بَرَاءَةِ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ فَظَنُّوا أَنَّ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي بَعْدَهَا آيَتَيْنِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ إِلَى وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَخَيَّمْ بِمَا فَخَّجَ بِهِ بِاللَّهِ الْإِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحِي إِلَهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

(۲۱۵۳۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا، جو کہ مصاحف کی شکل میں تھا، کچھ افراد لکھتے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں املاء کرواتے تھے، جب وہ سورہ براءت کی اس آیت تُمْ أَنْصَرُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ..... پر پہنچے تو دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ خیال تھا کہ قرآن کریم کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات یہی ہیں لیکن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے اس کے بعد بھی دو آیتیں پڑھائی ہیں، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ اِلٰی وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور فرمایا کہ یہ ہیں وہ آیات جو قرآن کریم میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہیں، اور قرآن کریم کا اختتام بھی ان ہی آیات پر ہوا جن سے وحی کا آغاز ہوا تھا یعنی اس اللہ کے نام سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا کہ ”ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھی بھیجے، ہر ایک کی طرف یہی وحی کی گئی کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو۔“

(۲۱۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ آتِيَةً قَالُ مَنَ أَرْبَعٌ وَكُلُّهُنَّ عَذَابٌ وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لَا مَحَالَةَ فَمَضَتْ اِثْنَتَانِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَالْيَسُوا شَيْعًا وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ وَنِثْنَانِ وَاقِعَتَانِ لَا مَحَالَةَ الْخُسْفُفُ وَالرَّجْمُ [انظر بعده]

(۲۱۵۴۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد باری تعالیٰ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ..... کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ چار چیزیں ہیں اور چاروں کی چاروں عذاب ہیں اور سب کی سب یقیناً واقع ہو کر رہیں گی، چنانچہ ان میں سے دو تو نبی ﷺ کے وصال کے صرف پچیس سال بعد ہی واقع ہو گئیں یعنی مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے سے جنگ کا مزہ بکھٹنے لگے اور دورہ گئیں جو یقیناً رونما ہو کر رہیں گی یعنی زمین میں دھنسا اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا۔

(۲۱۵۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ لَذِكْرُ نَحْوِهِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ الْخُسْفُفُ وَالْقَذْفُ [راجع ما قبله]

(۲۱۵۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ هِدْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِمْسِيُّ بْنُ عَمِيْلٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قُتِلَ مِنْ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ لَنَا يَوْمٌ مِثْلُ هَذَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَنُرَبِّحَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَالَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ لَا قُرَيْشٌ بَعْدَ

الْيَوْمَ قَنَادَى مَنَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنَ الْأَسْوَدَ وَالْأَبْيَضَ إِلَّا فَلَانًا وَفَلَانًا نَامَا سَمَاهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُرِفْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْبِرُ وَلَا نَعَابِقُ إِنْ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنَ صَحِيحِ الْإِسْنَادِ (الترمذی: ۴۱۲۹).
قال شعيب: إسناده حسن. [انظر بعده].

(۲۱۵۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۳ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر نبی ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہر سیاہ و سفید کو امن دیا جاتا ہے سوائے فلاں فلاں آدمی کے، جن کا نام نبی ﷺ نے بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ہم صبر کریں گے اور بدلہ نہیں لیں گے۔

(۲۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرُمِيُّ قَدِيمٌ مِنَ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ عَبْدِ الْكَيْدِيِّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَبِئْسَتْ وَأُصِيبَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ وَحَمْرَةٌ فَمَتَلُوا بِقَتْلَاهُمْ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَنْ أَصْبَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ لَنُرِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ نَادَى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا يَعْرِفُ لَا قُرَيْشٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُرِفْتُمْ بِهِ الْآيَةُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ [راجع ما قبله].

(۲۱۵۵۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۳ اور مہاجرین کے چھ آدمی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قریش سے اپنا ہاتھ روک لو۔

(۲۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَدِيدَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا قَالِ مَعَ كُلِّ صَنَمٍ جَنَّةٌ

(۲۱۵۵۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت ”یہ لوگ تو صرف چند عورتوں کو پکارتے ہیں“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ ہر

بت کے ساتھ ایک چھپے عورت ہوتی ہے۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رَجُلٍ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَيْتُمْ قَالُوا جَمَعَهُمْ لَجَعَهُمْ فَبَعَلَهُمْ أَرْوَاحَهُمْ صَوْرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَيْتُمْ بِرَبِّكُمْ قَالُوا فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ السَّمَوَاتِ السَّعَى وَالْأَرْضِينَ السَّعَى وَأَشْهَدُ عَلَيْكُمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا أَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا وَإِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رَسُولِي يَذْكُرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأَنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَالْهَيْئَةُ لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقْرَأُوا بِذَلِكَ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ لَوَأَى الْغَنَى وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةَ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبُّ لَوْلَا سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقِي آخِرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَانُوا فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ فَحَدَّثَتْ عَنْ أَبِي أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا

(۲۱۵۵۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”جب آپ کے رب نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود اپنے اوپر گواہ بنایا“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو جمع کر کے انہیں ارواح میں منتقل کیا، پھر انہیں شکلیں عطاء کیں اور انہیں قوت گویائی بخشی، اور وہ بولنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد و پیمان لے کر ان سے ان ہی کے متعلق یہ گواہی دلوائی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اور فرمایا کہ میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں، اور میں تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں تو اس کے متعلق کچھ معلوم ہی نہیں تھا، یاد رکھو! میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے علاوہ کوئی رب نہیں، لہذا تم کسی کو بھی میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ، اور میں تمہارے پاس اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو تمہیں مجھ سے کیا ہوا عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔

سب نے بیک زبان کہا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہی ہمارے رب اور ہمارے معبود ہیں، آپ کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں اور آپ کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں، اس طرح انہوں نے اس کا اقرار کر لیا، پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان پر بلند کیا گیا تاکہ وہ سب کو دیکھ لیں، انہوں نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں مالدار بھی ہیں اور فقیر بھی، خوب صورت بھی ہیں اور بد صورت بھی، تو عرض کیا کہ پروردگار! نے تو اپنے بندوں کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میرا شکر ادا کیا جائے، پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان ۱۰۰ اقسام کے درجہ کا طرح روشن دیکھا جن پر

اور چمک رہا تھا، جن سے خصوصیت کے ساتھ منصب رسالت و نبوت کے حوالے سے ایک اور عہد و پیمان بھی لیا گیا تھا، اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ يَسِيبُ عَلَيْهِمْ سَائِرُ الْعَالَمِ أَرْوَاحٌ مِثْلُ نَفْسِ الْكَافِرِ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان میں شامل تھے اور ان کی روح منہ کے راستے سے حضرت مریم علیہا السلام میں داخل ہوئی تھی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْمَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وہ حدیثیں جو عثمان بن حزمہ سعدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ أَنَّ رَجُلًا اعْتَزَى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصَهُ وَلَمْ يَكُنْهُ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِلْقَوْمِ إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي فِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَمْ أَطِيعُ إِلَّا أَنْ أَقُولَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْتَزِي بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصُوهُ وَلَا تَكُونُوا [اعرجه البغاري في الأدب المفرد (۹۶۳)]. قال شعيب: حسن و هذا إسناد رجاله ثقات. [انظر: ۲۱۵۵۴، ۲۱۵۵۵، ۲۱۵۵۶، ۲۱۵۵۷].

(۲۱۵۵۳) عثمان بن حزمہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جموئی نسبت کی تو حضرت ابی بن کعبؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔
(۲۱۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا تَعَزَّى عِنْدَ أَبِي بَعْرَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَعَزَّى بِأَبِيهِ فَأَعْصَهُ بِأَبِيهِ وَلَمْ يَكُنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَمَا إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي فِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَا أَطِيعُ إِلَّا ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصُوهُ وَلَا تَكُونُوا [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۳) عثمان بن حزمہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جموئی نسبت کی تو حضرت ابی بن کعبؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔
(۲۱۵۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَجُلًا تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبِي كُنَّا نَوْمَرُ إِذَا الرَّجُلُ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْصُوهُ بِهِنِ وَلَا تَكُونُوا [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۶) عتی بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَسْرُورَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى قَالَ قَالَ أَبِي كُنَّا لَوْ مَرُّ إِذَا اعْتَزَى رَجُلٌ لَدَكَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۵۹۳]۔

(۲۱۵۵۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَضُوءِ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوهُ أَوْ قَالَ فَاحْذَرُوهُ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲)، وابن حبان (۷۰۲)]۔ قال الترمذی:

غریب۔ قال الألبانی: ضعيف جدا (ابن ماجه: ۴۲۱، الترمذی: ۵۷)۔ قال شعيب: حسن لغيره]۔

(۲۱۵۵۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے جسے ”ولہان“ کہا جاتا ہے، اس سے بچتے رہو۔

(۲۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَدِيفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ جُعِلَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا وَإِنْ فَرَّحَهُ وَمَلَحَهُ فَانْظُرُوا إِلَى مَا يَصِيرُ [أخرجه الطيالسي (۵۴۸)]

(۲۱۵۵۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا کھانا ہی دنیا کی مثال قرار دیا گیا ہے کہ اس میں جتنے مرضی تک مصالحے ڈال لو، یہ دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟

(۲۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى قَالَ رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْمَدِينَةِ يَتَكَلَّمُ لِسَالَتٍ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِنِسِيِّ أَيْ بَنِي إِثْنَى أَشْتَهِي مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ لَذَّهْبُوا يَطْلُبُونَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَمَعَهُمْ أَكْفَانُهُ وَحَنَوطُهُ وَمَعَهُمْ الْفُؤُوسُ وَالْمَسَاجِي وَالْمَكَايِلُ فَقَالُوا لَهُمْ يَا بَنِي آدَمَ مَا تَرِيدُونَ وَمَا تَطْلُبُونَ أَوْ مَا تَرِيدُونَ وَأَيْنَ تَذْهَبُونَ قَالُوا أَبُونَا مَرِيضٌ فَاشْتَهَى مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ قَالُوا لَهُمْ أَرَجِعُوا فَقَدْ قَضَى قَضَاءُ آبَائِكُمْ فَبَجَلُوا فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوَاءُ عَرَفَتْهُمْ فَلَاذَتْ بِآدَمَ فَقَالَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّمَا أَوْتَيْتُ مِنْ قَبْلِكَ خَلِي بَنِي وَبَيْنَ مَلَائِكَةِ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَنَبَضُوهُ وَغَسَلُوهُ وَكَفَّنُوهُ وَحَنَوطُهُ وَحَفَرُوا لَهُ وَالْحَدُوا لَهُ وَصَلُّوا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلُوا قَبْرَهُ ثُمَّ صَعِدُوا عَلَيْهِ اللَّهُ ثُمَّ خَرَجُوا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ خَفَا عَلَيْهِ التُّرَابُ ثُمَّ قَالُوا يَا

وَبَنَى آدَمَ عَلَيْهِ سُبُكُّمُ [اخرجه الطيالسی (۵۴۹)۔] [إسناده ضعيف].

(۲۱۵۶۰) حقى کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں ایک بزرگ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا (یہ کون ہیں) لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرا دل جنت کا پھل کھانے کی خواہش کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکل گئے، سامنے سے فرشتے آتے ہوئے دکھائی دیئے، ان کے ساتھ کفن اور حنوط تھی، اور ان کے ہاتھوں میں کلباڑیاں، پھاڑے اور کسبان بھی تھیں، فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ اے اولادِ آدم! کہاں کا ارادہ ہے اور کس چیز کو تلاش کر رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد بیمار ہیں اور ان کا دل جنتی پھل کھانے کو چاہ رہا ہے، فرشتوں نے ان سے کہا کہ واپس چلے جاؤ کہ تمہارے والد کا وقتِ آخر قریب آ گیا ہے۔

فرشتے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت حواء رضی اللہ عنہا انہیں دیکھتے ہی پہچان گئیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ چمٹ گئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا پیچھے ہٹو، تمہاری ہی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملات پیش آئے، میرا اور میرے رب کے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دو، چنانچہ فرشتوں نے ان کی روح قبض کر لی، انہیں غسل دیا، کفن پہنایا، حنوط لگائی، گڑھا کھود کر قبر تیار کی، ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر قبر میں اتر کر انہیں قبر میں لٹایا، اور اس پر کچی اینٹیں برابر کر دیں، پھر قبر سے باہر نکل کر ان پر مٹی ڈالنے لگے اور اس کے بعد کہنے لگے اے نبی آدم! یہ ہے مردوں کو دفن کرنے کا طریقہ۔

حَدِيثُ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَهُ حَدَّثَنِ جَوْفِيلَ بْنِ أَبِي نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ [إسناده ضعيف].

(۲۱۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ [إسناده ضعيف].
صححه الحاكم (۲/۴۲۱)۔ قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۲۴۵۷)۔

(۲۱۵۶۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بلا دینے والی چیز آگئی، اس کے پیچھے دوسری بھی آنے والی ہے، موت اپنی تمام تر سختیوں کے ساتھ آگئی۔

(۲۱۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ [إسناده ضعيف].
أَمَلْتُ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ

(۲۱۵۶۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اپنی ساری دعائیں آپ پر درود پڑھنے کے لئے وقف کر دوں تو کیا حکم ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس صورت میں اللہ تعالیٰ

تمہاری دنیا و آخرت کے ہر کام میں تمہاری کفایت فرمائے گا۔

(۲۱۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَلَى فِي النَّبِيِّ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ فِيهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْلُقُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ قَالَا لِي النَّبِيُّ مَوْضِعُ بِلَافِ اللَّبَنَةِ [قال الترمذی: حسن

صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۶۱۳). قال شعب: صحیح لغيره و هذا إسناد حسن.]

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام ﷺ میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام ﷺ میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بْنُ سَعِيدِ السَّمَّانِ ابْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَلَى فِي النَّبِيِّ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْلُقُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام ﷺ میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام ﷺ میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [قال الألبانی: صحیح (ابن ماجة: ۴۳۱۴، الترمذی: ۳۶۱۳) كسابقه]. [انظر: ۲۱۵۶۷، ۲۱۵۶۹، ۲۱۵۷۳، ۲۱۵۷۶، ۲۱۵۷۹.]

(۲۱۵۶۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام ﷺ کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۶۶) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحیح (۳۸۹۹). قال شعب:

صحیح لغيره و إسناده حسن فی الشواهد]. [انظر: ۲۱۵۷۴، ۲۱۵۷۷، ۲۱۵۷۸.]

(۲۱۵۶۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاری کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۶۷) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّقِيلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۵۶۵]

(۲۱۵۶۷) حدیث نمبر (۲۱۵۶۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۶۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّقِيلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُبُ إِلَى جَذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدَ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ تَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ اللَّاحِظِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ وَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجَذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَغَيَّرَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجَذْعَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ لَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى يَلِيَّ وَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَعَادَ رُلَانًا [انظر: ۲۱۵۷۲، ۲۱۵۸۰]

(۲۱۵۶۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جاسکے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میزھیوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا تاروایا کہ چٹ گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تہ بلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا گیا اور اسے دیک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

(۲۱۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّقِيلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۶۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ صُفُوفًا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ إِذْ رَأَيْنَاهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَهُ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرْنَا ثُمَّ تَأَخَّرَ الثَّانِيَةَ وَتَأَخَّرْنَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبُو بِنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ الْيَوْمَ تَضَعُ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَضَعُهُ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ قِطْعًا مِنْ عِنَبِهَا لِأَتِيَكُمْ بِهِ وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ مِنْ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَنْقُصُونَهُ فَيَحِيلُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ حَرًّا شُعَاعِهَا تَأَخَّرْتُ وَأَكْثَرُ مَنْ رَأَيْتُ فِيهَا النِّسَاءَ اللَّحْمَى إِنْ أُوْتِيْنَ أَفْشَيْنَ وَإِنْ سَأَلْنَ أَحْفَنَ قَالَ أَبِي قَالَ زَكْرِيَّا بْنُ عِدِيٍّ الْحَفَنُ وَإِنْ أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَرَأَيْتُ فِيهَا لَحْمَى بَنَ عَمْرٍو بِجُرِّ قُصْبَةٍ وَأَخْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ مَعْبُدٌ بَنُ أَكْثَمَ قَالَ مَعْبُدٌ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يُخْشَى عَلَى مَنْ شَبَّهَ لِإِنَّهُ وَالِدٌ قَالَ لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ [راجع: ۲۱۵۸۶].

(۲۱۵۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگ نماز ظہر یا عصر میں صف بستہ کھڑے تھے تو ایسا محسوس ہوا کہ نبی ﷺ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے سامنے جنت کو اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا، میں نے انگوڑوں کا ایک کچھا توڑنا چاہا تاکہ تمہیں دے دوں لیکن پھر کوئی چیز درمیان میں حائل ہو گئی، اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا اور سارے آسمان و زمین والے اسے کھاتے تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی، پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا، جب میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا، اور میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے، جنہیں اگر کوئی راز بتایا جائے تو اسے افشاء کر دیتی ہیں، کچھ مانگا جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں، خود کسی سے مانگیں تو انتہائی اصرار کرتی ہیں، (مل جائے تو شکر نہیں کرتیں) میں نے وہاں لکھی بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتزیاں سمجھ رہا تھا، اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اشم کسمی کو دیکھا ہے، اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچے گا اندیشہ تو نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اللہ عز و جل کو سب سے بڑا جہنم کہا تھا۔

(novi) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ

(۲۱۵۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابی بن کعبؓ سے بھی مروی ہے۔

(novii) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ السَّمَّانُ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَّامِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِدْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ النَّاسَ إِلَى جَانِبِ ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ أَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَى النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ لَفَضَعُ لَهُ ثَلَاثَ ذُرَجَاتٍ هِيَ الْيَتَى عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا قَضَى الْمِنْبَرَ وَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ الْيَدَى وَضَعَهُ لِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَمَرَّ إِلَيْهِ فَلَمَّا أَنْ جَاوَزَ الْجِدْعَ الْيَدَى كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ وَيَقُومُ إِلَيْهِ حَارًّا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْجِدْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِدْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى مَعَ ذَلِكَ مَالَ إِلَى الْجِدْعِ يَقُولُ الطُّفَيْلُ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَغَيَّرَ أَحَدُ أَبْوَابِهِ ابْنُ كَعْبٍ ذَلِكَ الْجِدْعَ فَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلَغَ وَأَكْلَفَتُهُ الْكَارِضُ وَحَادَ رُفَاتًا [راجع: ۲۱۵۶۸]۔

(۲۱۵۷۲) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبویؐ کی چھت انگوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹپک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ مجھے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میڑھیوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا تار دیا کہ حج گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعبؓ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا اور اسے دیمک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

(novv) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ وَخُطْبَتُهُمْ وَصَاحِبَ

شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ لَفْعٍ [راجع: ۲۱۵۶۵]

(۲۱۵۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۴) وَقَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ قَالَ شِعْبًا لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶]

(۲۱۵۷۳) اور نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ أَبُو عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۱۵۷۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ التَّقْوَى میں کلمہ تقوی سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔

(۲۱۵۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا لَفْعٍ [راجع: ۲۱۵۶۵]

(۲۱۵۷۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَذِيفَةَ مُوسَى عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶]

(۲۱۵۷۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا أَوْ قَالَ وَادِيًا لَكُنْتُ مَعَ

الانصار [راجع: ۲۱۰۶۶]۔

(۲۱۵۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاری کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ وَالْعَدِيدُ عَلَى لَفْظِ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِي [راجع: ۲۱۰۶۵]۔

(۲۱۵۷۹) اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو سَعِيدٍ الشَّاشِيُّ فِي سَنَةِ ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَعْنِي الرَّقَّائِيَّ أَبُو وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِدْعٍ وَكَانَ الْمُسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى تَرَى النَّاسَ أَوْ قَالَ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَحَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعُوا لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يَقُومُ فَصَلَّى الْجِدْعُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اسْكُنْ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ هَذَا الْجِدْعُ حَنٌّ إِلَيَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ إِنْ تَشَاءُ غَرَسْتُكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَأْكُلُ مِنْكَ الصَّالِحُونَ وَإِنْ تَشَاءُ أُعِيدُكَ كَمَا كُنْتَ رَطْبًا فَاخْتَارَ الْأُخْرَى عَلَى الدُّنْيَا فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى أَكَلَتْهُ الْأَرْضُ [راجع: ۲۱۰۶۸]۔

(۲۱۵۸۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میٹر میوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا ر دیا کہ حج گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تہہ بلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا

ہو گیا اور اسے دیک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرْكٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیث جو محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

(۲۱۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُعَاذٍ بْنُ أَبِي بَرْكٍ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ جَرِيًّا عَلَى أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ لَا يَسْأَلُهُ عَنْهَا غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَوَّلُ مَا رَأَيْتَ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ فَاسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي لَفِي صَحْرَاءَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَأَشْهُرٍ وَإِذَا بِكَلَامٍ فَوْقَ رَأْسِي وَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ أَهْوُ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَقْبَلَنِي بِوُجُوهِ لَمْ أَرَهَا لِيَخْلُقِي قَطُّ وَأَرْوَاحَ لَمْ أَجِدْهَا مِنْ خَلْقِي قَطُّ وَثِيَابَ لَمْ أَرَهَا عَلَى أَحَدٍ قَطُّ فَأَقْبَلَا إِلَى يَمْشِيَانِ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِعَضْدِي لَا أَجِدُ لِأَحَدِهِمَا مَسًّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْجِعه فَاضْجَعَانِي بِلَا قَصْرِ وَلَا هَضْبٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ افْلِقْ صَدْرَهُ فَهَوَى أَحَدُهُمَا إِلَى صَدْرِي فَلَقَقَهَا فِيمَا أَرَى بِلَا دَمٍ وَلَا وَجَعٍ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ الْغُلَّ وَالْحَسَدَ فَأَخْرَجَ شَيْئًا كَهَيْئَةِ الْعَلَقَةِ ثُمَّ بَكَدَهَا فَطَرَحَهَا فَقَالَ لَهُ ادْخُلِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ فَإِذَا مِثْلُ الَّذِي أَخْرَجَ يُشْبِهُ الْفِصَّةَ ثُمَّ هَزَّ إِبْهَامَ رِجْلِي الْيُمْنَى فَقَالَ اغْدُ وَاسْلَمْ فَرَجَعْتُ بِهَا أَغْدُو رَلَّةً عَلَى الصَّغِيرِ وَرَحْمَةً لِلْكَبِيرِ

(۲۱۵۸۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے بڑے جری تھے کہ نبی ﷺ سے ایسے ایسے سوالات پوچھ لیتے تھے جو دوسرے لوگ نہیں پوچھ سکتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! امر نبوت کے حوالے سے آپ نے سب سے پہلے کیا دیکھا تھا؟ نبی ﷺ یہ سوال سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو ہریرہ! تم نے اچھا سوال پوچھا، میں دس سال چند ماہ کا تھا کہ ایک جنگل میں پھر رہا تھا، اچانک مجھے اپنے سر کے اوپر سے کسی کی باتوں کی آواز آئی، میں نے اوپر دیکھا تو ایک آدمی دوس سے کہہ رہا تھا کہ یہ وہی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں! چنانچہ وہ دونوں ایسے چہروں کے ساتھ میرے سامنے آئے جو میں نے اب تک کسی مخلوق کے نہیں دیکھے تھے، ان میں سے ایسی مہک آ رہی تھی جو میں نے اب تک کسی مخلوق سے نہیں سونگھی تھی اور انہوں نے ایسے کپڑے پہن رکھے تھے جو میں نے کبھی کسی کے جسم پر نہ دیکھے تھے۔

وہ دونوں چلتے ہوئے میرے پاس آئے اور ان میں سے ہر ایک نے مجھے ایک ایک بازو سے پکڑ لیا، لیکن مجھے اس سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اسے لٹا دو، چنانچہ ان دونوں نے مجھے بغیر کسی کھینچا تانی اور تکلیف کے لٹا دیا، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کا سینہ چاک کر دو، چنانچہ اس نے میری آنکھوں کے سامنے میرا سینہ اس طرح چاک کر دیا کہ خون نکلا اور نہ ہی مجھے تکلیف ہوئی، پھر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ اس میں سے کینہ

اور حسد نکال دو، چنانچہ اس نے خون کے جے ہوئے ٹکڑے کی طرح کوئی چیز نکال کر پھینک دی، پھر اس نے دوسرے سے کہا کہ اس میں نرمی اور مہربانی ڈال دو، چنانچہ چاندی جیسی کوئی چیز لائی گئی (اور میرے سینے میں انڈیل دی گئی) پھر اس نے میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو ہلا کر کہا جاؤ، سلامت رہو، چنانچہ میں اس کیفیت کے ساتھ واپس آیا کہ جھوٹوں کے لئے نرم دل اور بدوں کے لئے رحم دل تھا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وہ حدیثیں جو عبد اللہ بن حارث نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

(۲۱۵۸۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بْنُ
كَعْبٍ فِي ظِلِّ أَجْمٍ حَسَنٍ فَقَالَ لِي أَبِي أَلَا تَرَى النَّاسَ مُخْتَلِفَةً أَغْنَاهُمْ لِي طَلَبُ الدُّنْيَا قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ
النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ لِيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ فِيهِ لَيَذْهَبَنَّ لِيَقْتُلُ النَّاسُ حَتَّى يَقْتُلَ مِنْ
كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَفَّانَ

(۲۱۵۸۲-۲۱۵۸۳) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما قلعہ حسان کے سائے میں
کھڑے تھے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمانے لگے کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ لوگ طلب دنیا میں کس قدر مبتلا ہو چکے ہیں؟ میں
نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غفریب دریائے فرات سونے کے ایک
پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ جب یہ بات سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے اور جو لوگ اس کے پاس موجود ہوں گے، وہ
کہیں گے کہ اگر ہم نے یہاں لوگوں کو آنے کی کھلی چھوٹ دے دی تو یہ سارا سونا تو وہ لے جائیں گے چنانچہ لوگ لڑیں گے، حتیٰ
کہ ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔

(۲۱۵۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ
الْحُمْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ
الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ
(۲۱۵۸۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حدیث ابی بصیر العبدی وابنہ عبد اللہ بن ابی بصیر عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وہ حدیثیں جو ابوبصیر اور ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَصِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ
أَبِي بَنٍ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا فَقَالَ
شَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانُ فَقَالُوا لَا فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَى
الْمُتَأَفِّقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَالصَّفَّ الْمُقَدَّمُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ
فَضِيلَتَهُ لَأَبْتَدَرْتُمُوهُ وَصَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه ابن خزيمة (۱۴۷۷)، وابن حبان (۲۰۵۶) والحاكم (۲۴۷/۱)]. قال الألباني حسن
(أبو داود: ۵۵۴، النسائي: ۱۰۴/۲). [انظر: ۲۱۵۸۸، ۲۱۵۸۹، ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳، ۲۱۵۹۴]

(۲۱۵۸۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ
لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں
(عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت
کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی
طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہما نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک
آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ شَاهِدُ فَلَانُ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالُوا نَعَمْ وَلَمْ يَحْضُرْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُتَأَفِّقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَأَبْتَدَرْتُمُوهُ
إِنَّ صَلَاتَكَ مَعَ رَجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ وَصَلَاتُكَ مَعَ رَجُلٍ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ وَحَدَّثَكَ وَمَا
كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبِي قَالَ وَكِيعٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَصِيرٍ غَنِيٌّ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۸۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ
لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں
(عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت
کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی

طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہا نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد پڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه ابن حبان (۲۰۵۷)، والحاكم (۲۴۹/۱)]. قال الألبانی: حسن النسائی (۱۰۴/۲). [انظر: ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳]

[۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۳]

(۲۱۵۸۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ الزَّيَّادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُطَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ أبا الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَعْجَبَ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بِنَا أَوْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَدَاةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ شَاهِدْ فُلَانٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ صَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَدَاةَ ثُمَّ قَالَ شَاهِدْ فُلَانٌ فَذَكَرَ

الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ الْفَضْلِ فِي جَمَاعَةٍ لَاتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے۔

(۲۱۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامِ الزُّبَارُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبِي صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَأَى مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ قُلَّةً فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانُ قُلْنَا نَعَمْ حَتَّى عَدَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثْقَلَ عَلَى الْمَنَافِقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَمِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں،..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۵۹۶) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حُبَابُ الْقَطِيعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمَنَافِقِينَ هَاتَانِ الصَّلَاتَانِ

(۲۱۵۹۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں۔

حَدِيثُ الْمَشَايِخِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ روایات جو دیگر مشائخ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ بِنُكْتِ الْقُرْآنِ

(۲۱۵۹۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ اخلاص پڑھ لے، یہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی۔

(۲۱۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ الثَّقَفِيُّ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ قَالَ

وَهُبْ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبِي بِنُ كَعْبٍ الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَغَابُ عَلَيْنَا لَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذْ كَانَ فِي الثَّيَابِ قِلَّةً فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى

(۲۱۵۹۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت سے ثابت ہے، نبی ﷺ کے دور باسادت میں ہم اس طرح کرتے تھے لیکن کوئی ہمیں اس پر طعن نہیں دیتا تھا، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حکم اس وقت تھا جب لوگوں کے پاس کپڑوں کی قلت ہوتی تھی، اب جب اللہ نے وسعت دے دی ہے تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۱۶۰۰) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لِمَسَافَرِ سَنَةٍ فَلَمْ يَغْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا [صححه ابن خزيمة (۲۲۲۵)، وابن حبان (۳۶۶۳)، والحاكم (۴۳۹/۱)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۶۳، ابن ماجه: ۱۷۷۰).

(۲۱۵۹۹-۲۱۶۰۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، ایک سال نبی ﷺ سفر پر تھے اس لئے اعتکاف نہیں کر سکے، چنانچہ جب اگلا سال آیا تو نبی ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

(۲۱۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي (۲۱۶۰۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ أَيْ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَرَدَّدَهَا مِرَارًا ثُمَّ قَالَ أَبِي آيَةُ الْكُرْسِيِّ قَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ آيَةُ الْمُنْبِرِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَعَتَيْنِ تَقْدَسُ الْمَلِكُ عِنْدَ سَائِي الْعُرُشِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ [صححه مسلم (۸۱۰)، والحاكم (۳۰۴/۳)]. قال الألبانی: (أبو داود: ۱۴۶۰).

(۲۱۶۰۱-۲۱۶۰۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ قرآن کریم میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا آیت الکرسی، نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ابوالمہدی! تمہیں علم مبارک ہو، اس ذات کی قسم جس

سکے دست قدرت میں میری جان ہے، عرش کے پائے کے پاس یہ اللہ کی پاکیزگی بیان کرتی ہوگی اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

(۸۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا عَلَى بَيْلَى وَعُدْرَةَ وَجَمِيعِ بَنِي سَعْدٍ وَهَذِهِ بَنِي قُضَاعَةَ قَالَ أَبِي وَقَالَ يَعْقُوبُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ فَصَدَّقْتُهُمْ حَتَّى مَرَرْتُ بِأَخِيرِ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا جَمَعَ إِلَيَّ مَا لَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهَا إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا صَدَقْتُهُ قَالَ فَقَالَ ذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَابْنُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولُ لَهُ قَطُّ قَبْلَكَ وَمَا كُنْتُ بِأَقْرَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ مَالِي مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ قَيْتِيَّةٌ سَمِيتُهَا فَخَذَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِأَحَدٍ مَا لَمْ أَوْمَرْ بِهِ فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضْ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَأَفْعَلُ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ قَالَ فَخَرَجَ مَعِيَ وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ إِلَيَّ عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةً مَالِي وَابْنُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولُ لَهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَرَعَمَ أَنَّ عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً قَيْتِيَّةً سَمِيتُهَا لِيَأْخُذَهَا فَأَتَانِي عَلَى ذَلِكَ وَقَالَ مَا هِيَ هَذِهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْإِذَى عَلَيْكَ فَإِنْ تَعَوَّضْتَ بِخَيْرٍ قَبْلِنَاهُ مِنْكَ وَآجَرَكَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ فَهِيَ ذِي يَأْخُذُهَا قَالَ فَجِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ

بِالْبُرْجَةِ [اخرجه ابو دلدود (۱۵۸۳) و ابن خزيمة (۲۲۷۷)]

(۲۱۶۰۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ملی، عذرہ اور تمام بنو سعد بن ہذیم کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی اور سب سے آخری آدمی کے پاس آ گیا، اس کا گھر اور علاقہ مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کے گھر سے دوسروں کی نسبت سب سے زیادہ قریب تھا، جب اس نے اپنا سارا مال میرے سامنے پیش کیا تو اس کی زکوٰۃ صرف ایک بنت مخاض بنتی تھی، میں نے اسے بتا دیا کہ اس کی زکوٰۃ اتنی بنتی ہے، اس نے کہا کہ اس اونٹنی میں تو دودھ ہے اور نہ ہی یہ سواری کے قابل ہے، بخدا! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آ کر کھڑا نہیں ہوا، اب میں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور قرض نہیں دے سکتا جس میں دودھ ہو اور نہ ہی وہ سواری کے قابل ہو، البتہ یہ

جوان اور صحت مند اونٹنی موجود ہے، اسے لے لو، میں نے کہا کہ میں تو ایسی چیز نہیں لے سکتا جس کی مجھے اجازت نہ ہو، البتہ نبی ﷺ تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تم چاہو تو ان کے پاس چل کر وہی پیش کش کر دو جو تم نے میرے سامنے رکھی ہے اگر انہوں نے قبول کر لیا تو بہت اچھا، ورنہ وہ تمہیں واپس کر دیں گے، اس نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔

چنانچہ وہ میرے ساتھ نکل پڑا اور اپنے ساتھ وہ اونٹنی بھی لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی، یہاں تک کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آیا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آکر کھڑا نہیں ہوا، سو میں نے اپنا سارا مال اکٹھا کیا، قاصد کا خیال یہ تھا کہ اس مال میں مجھ پر ایک بنت مخاض واجب ہوتی ہے لیکن وہ اونٹنی ایسی تھی کہ جس میں دودھ تھا اور نہ ہی وہ سواری کے قابل تھی، اس لئے میں نے اس کے سامنے ایک جوان اور صحت مند اونٹنی پیش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، اب یا رسول اللہ! یہ سب آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں، آپ اسے قبول فرما لیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم پر زکوٰۃ تو اتنی ہی بنتی تھی، البتہ اگر تم خود سے نیکی کرنا چاہتے ہو تو ہم قبول کر لیتے ہیں، اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اس نے وہ اونٹنی پیش کی اور نبی ﷺ نے اسے لے لینے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

(۲۱۶.۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي وَزَادَ فِيهِ قَالَ عُمَارَةُ وَلَقَدْ صَلَّاهُمْ فِي زَمَنِ مَعَاوِيَةَ فَأَخَذْتُ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً لِلْأُفَى وَخُمُسَ مِائَةِ بَعِيرٍ عَلَيْهِ [صححه ابن خزيمة (۲۲۷۷، ۲۳۸۰)، وابن حبان (۳۲۶۹)، والحاكم (۴۰۰/۱)]. قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۵۸۳).

(۲۱۶.۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶.۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ الْخَزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ (۲۱۶.۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ قِرَائَتِي فَقَالَ أَبِي أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتُ آيَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَلِمْتُ إِنْ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَلَى لِقَائِكَ أَنْتَ هُوَ [اخرجه عبد بن حميد (۱۷۴)]. قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۲۱۶.۵-۲۱۶.۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دوران

طہاوت ایک آیت چھوڑ دی، نماز کے بعد فرمایا تم میں سے کس نے میری قراءت میں نئی چیز محسوس کی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اگر کسی نے اس چیز کو محسوس کیا ہوگا تو وہ تم ہی ہو گئے۔

(۲۱۶.۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذَلَةَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَى عَهْدُكَ بِأَمِّ مِلْدَمٍ وَهُوَ حَرٌّ بَيْنَ الْجَلِيدِ وَاللَّحْمِ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَوَجَعَ مَا أَصَابَنِي قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ تَحْمَرُّ مَرَّةً وَتَضْفَرُ أُخْرَى (۱۴۳/۵)۔

(۲۱۶.۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا ام مِلْدَم (بخار) کو ختم ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے اور کبھی زرد۔

(۲۱۶.۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ابْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَاكَ لَكَ قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْ ذَلِكَ فَأَضْرَبَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ وَأَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ حُلِيِّ الْحَبْرَةِ لِأَنَّهَا تُضَيِّعُ بِالْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ لَيْسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ [کسابقہ]۔

(۲۱۶.۸) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ حج تمتع کی ممانعت کر دیں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ ایسا نہیں کر سکتے، ہم نے خود نبی ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارادے سے رک گئے، پھر ان کا ارادہ ہوا کہ دھاری دار یعنی چادروں اور حلوں سے منع کر دیں کہ ان پر پیشاب کا رنگ چڑھایا جاتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ یہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ چادریں تو خود نبی ﷺ نے زیب تن فرمائیں اور ہم نے بھی ان کے دور باسعادت میں پہنی ہیں۔

(۲۱۶.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقْلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَرْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ أَقْبَلَ هُوَ وَتَقَرَّرَ مَعَهُ فَوَجَدُوا سَوَاطِئًا فَأَخَذَهُ صَاحِبُهُ فَلَمَّ بِأَمْرُوهُ وَلَمْ يَنْهَوْهُ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِينَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ وَحَدَّثَ مِائَةَ دِينَارٍ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتَهَا حَوْلًا فَكُرِّرَ عَلَيْهِ حَتَّى ذَكَرَ أَحْوَالَ ثَلَاثَةَ لَفْلَفْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ شَأْنُكَ بِهَا [راجع: ۲۱۴/۸]۔

(۲۱۶.۹) صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ چند لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں انہیں ایک درہ گرا پڑا،

ان کے ایک ساتھی نے اسے اٹھالیا، لوگوں نے اسے منع کیا اور نہ حکم دیا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، تین سال تک اس طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الرَّقَاشِيُّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُصَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوِلٍ عَنْ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ اجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ نَفْسًا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ طَعَامِهِ فِي مَهَلٍ وَيَقْضِي الْمُتَوَضُّعُ حَاجَتَهُ فِي مَهَلٍ [انظر بعده].

(۲۱۶۱۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ وقفہ کر لیا کرو تا کہ اس وقفے میں جو شخص کھانا کھا رہا ہو، وہ اس سے فارغ ہو جائے اور جس نے وضو کرنا ہو وہ قضاء حاجت سے فارغ ہو جائے۔

(۲۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبْدِ الْعَدِيِّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ لَذَكْرَ نَحْوَهُ [راجع مابله].

(۲۱۶۱۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَرَاءَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يَذْكُرُ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبَى بِنِ كَعْبٍ وَجَاهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَبُو ذَرٍّ فَقَعَزَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَحَدَهُمَا فَقَالَ مَتَى أَنْزِلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَبَى فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ فَأَخْبَرَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى أَنْزِلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخْبِرْ قَالَ أَبَى لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاحِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَقَوْتُ فَلَذَكْرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكْرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَلَدِي قَالَ أَبَى فَقَالَ صَدَقَ أَبِي

(۲۱۶۱۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی ﷺ نے برسر منبر سورہ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چمکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے سے خاموش

رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی بن کعبؓ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا۔

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يُولُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُوجٌ سَقُفُ بُنْيَى وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ وَزَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَانْصَحَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَانْصَحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ وَإِذَا نَظَرُ قَبْلَ يَمِينِهِ تَبَسُّمٌ وَإِذَا نَظَرُ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكْيٌ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ إِذَا نَظَرُ قَبْلَ يَمِينِهِ صِحْكٌ وَإِذَا نَظَرُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكْيٌ قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى جَاءَ السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلُ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ لَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَدَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يُنِثْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوًى أَسْمَعَ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرُضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى مَاذَا قَرُضَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ قَرُضَ عَلَيْهِمُ

خَمْسِينَ صَلَاةً فَقَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاجِعْ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّ أَمْتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ قَالَ
فَوَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلَ لَدَيَّ قَالَ فَوَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ
الْمُنْتَهَى قَالَ فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ مَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِدُ اللَّوْزِ وَإِذَا تُرَابُهَا
الْيُسْكُ هَذَا آخِرُ مُسْتَدَلِّ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البعاری (۳۴۹)، ومسلم (۱۶۳)]، وابن حبان

(۷۴۰۶)۔ [راجع: ۲۱۴۵۳]۔

(۲۱۶۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس زمانے میں
میں مکہ مکرمہ میں تھا، ایک رات میرے گھر کی چھت کھل گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اترے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا،
اسے آب زمزم سے دھویا، پھر سونے کی ایک طشتی لائے جو ایمان و حکمت سے بھرپور تھی اور اسے میرے سینے میں انڈیل کر
اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں پر لے گئے، اور آسمان دنیا پر پہنچ کر دروازہ بجایا، اندر سے کسی نے پوچھا کون
ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل ہوں، اس نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! میرے
ساتھ محمد ﷺ ہیں، اس نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! دروازہ کھولا، جب ہم وہاں پہنچے تو ایک آدمی
نظر آیا جس کے دائیں بائیں کچھ لوگ بھی تھے، دائیں طرف جب وہ دیکھتا تو مسکراتا اور بائیں طرف دیکھ کر رونے لگتا، اس
نے مجھے دیکھ کر ”خوش آمدید، نیک نبی اور نیک بیٹے کو“ کہا، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ
حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو دائیں بائیں لوگ نظر آ رہے ہیں، وہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں، دائیں ہاتھ والے جنتی ہیں اور
بائیں ہاتھ والے جہنمی ہیں۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے دوسرے آسمان پر لے گئے اور اس کے دربان سے دروازے کھولنے کے لیے کہا اور یہاں بھی
حسب سابق سولل و جواب ہوئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی ﷺ نے بتایا کہ آسمانوں میں نبی ﷺ نے حضرت
آدم، اور لیس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن انہوں نے آسمانوں کی تعیین نہیں کی، صرف اتباعی ذکر کیا کہ
آسمان دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کو پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

جب حضرت جبریل علیہ السلام لہجی علیہ السلام کو لے کر حضرت اور لیس علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک
بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت اور لیس علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
سے گذرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے
پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا

”نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، پھر مجھے مزید پوچھا گیا یہاں تک کہ میں ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں اس تحفے کو لے کر واپس ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا، انہوں نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے انہیں بتایا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جائیے، آپ کی امت میں اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، چنانچہ میں نے اپنے رب کے پاس واپس جا کر اس سے درخواست کی تو اس نے اس کا کچھ حصہ معاف کر دیا (جو بالآخر ہوتے ہوتے پانچ نمازوں پر رک گیا) لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر واپس جانے کا مشورہ دیا، اس مرتبہ ارشاد ہوا کہ نمازیں پانچ ہیں اور ان پر ثواب پچاس کا ہے، میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی، واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے پھر تحفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن میں نے ان سے کہہ دیا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہی پر لے جایا گیا، جسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کی حقیقت مجھے معلوم نہیں، پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے خیمے نظر آئے اور وہاں کی مٹی مشک تھی۔

ثالث مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۷۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَعَجَّلَتْ رِجَالُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيلَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ أَمَّا إِنَّهُمْ سَيَدْعُونَهَا أَحْسَنَ مَا كَانَتْ ثُمَّ قَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ تُضِيءُ مِنْهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بُرُوكًا بِبُصْرَى كَضَوْءِ النَّهَارِ

(۲۱۶۱۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کئی سفر سے واپس آرہے تھے، ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا، کچھ لوگ جلد بازی کر کے مدینہ منورہ چلے گئے، لیکن نبی علیہ السلام نے وہ رات وہیں گزاری، ہم بھی ہمراہ تھے، جب صبح ہوئی تو نبی علیہ السلام نے ان لوگوں کے متعلق پوچھا، بتایا گیا کہ وہ جلدی مدینہ چلے گئے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا ابھی تو یہ مدینہ منورہ اور عورتوں کی طرف جلدی سے چلے گئے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب یہ مدینہ منورہ کو بہترین حالت پر ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے، پھر فرمایا عنقریب یمن کے جبل وراق سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصری کے جوان

اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی کی طرح روشن ہو جائیں گی۔

(۲۱۶۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْبَكْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَمَّازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَكْرَ مَعْنَاهُ (۲۱۶۱۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ إِذَا أَنَا فَرَعْتُ مِنْ عَمَلِي فَأَضْطَجِعُ فِيهِ فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مُضْطَجِعٌ فَقَمَزَنِي بِرَجْلِهِ فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتُ مِنْهَا فَقُلْتُ أَرْجِعُ إِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى بَيْتِي قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتُ فَقُلْتُ إِذْنٌ أَخَذَ بِسَيْفِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُنِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَقَالَ غَفَرًا يَا أَبَا ذَرٍّ ثَلَاثًا بَلْ تَنْقَادُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَادُوكَ وَتَنْسَاقُ مَعَهُمْ حَيْثُ سَاقُوكَ وَلَوْ عَبْدًا أَسْوَدَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَمَّا نَفِيتُ إِلَى الرَّبْدَةِ أَقِيمْتُ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدُ كَانَ فِيهَا عَلَى نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَأَى أَخَذَ لِيَرْجِعَ وَلَقَدْ مَنِي فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ بَلْ أَنْقَادُ لِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۴۵/۵)۔

(۲۱۶۱۶) حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا، جب اپنے کام سے فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر لیٹ جاتا، ایک دن میں لیٹا ہوا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور مجھے اپنے مبارک پاؤں سے ہلایا، میں سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب تم مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے؟ عرض کیا میں مسجد نبویؐ اور اپنے گھر لوٹ جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور جب تمہیں یہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اس وقت میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور جو مجھے نکالنے کی کوشش کرے گا، اسے اپنی تلوار سے ماروں گا۔

نبی ﷺ نے یہ سن کر اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھا اور تین مرتبہ فرمایا ابو ذر! اور گذر سے کام لو، وہ تمہیں جہاں لے جائیں وہاں چلے جانا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی ہو، حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے ربذہ کی طرف جلاوطن کیا گیا اور نماز کھڑی ہوئی تو ایک سیاہ فام آدمی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا، جو وہاں زکوٰۃ کے جانوروں پر مامور تھا، اس نے مجھے دیکھ کر پیچھے ہٹا اور مجھے آگے کرنا چاہا تو میں نے اس سے کہا کہ تم اپنی جگہ ہی رہو، میں نبی ﷺ کے حکم پر عمل کروں گا۔

(۲۱۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي خَلْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِسْلَامُ ذُلُّوْلٌ لَا يَرْكَبُ إِلَّا ذُلُّوْلًا

(۲۱۶۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلام طبعاً سہل دین ہے اور اس پر سہل آدمی ہی سواری کرتا ہے۔
 (۲۱۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْبُخْتَرِيِّ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الثَّانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنَ الثَّانِيْنِ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ لَعَلَّكُمْ بِالْجَمَاعَةِ لِإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى

(۲۱۶۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دو آدمی ایک سے، تین دو سے، اور چار تین سے بہتر ہیں، اس لئے تم پر جماعت کے ساتھ چمے رہنا لازم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے علاوہ کسی اور نکتے پر کبھی متفق نہیں کر سکتا۔

(۲۱۶۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى إِلَى أَبِي أُمِيَّةٍ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ وَقَدْ جِئْتُكَ فِي مَنْزِلِكَ [انظر: ۲۱۸۴۶]

(۲۱۶۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسے ابوذر! میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۱۶۲۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ الْمُعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا بُرَيْدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نَعَمْ الْفَتَى غُضَيْفُ فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَيْ أُنْحَى اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ نَعَمْ الْفَتَى غُضَيْفُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ صَرَّبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ عَفَّانُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [قال

الالباني: صحيح (أبو داود: ۲۹۶۲، ابن ماجه: ۱۰۸)]. [انظر: ۲۱۷۸۹، ۲۱۸۷۵]

(۲۱۶۲۰) غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غصیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غصیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غصیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۶۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو تَيْمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَغَيْرِ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَى أُمَّتِي قَالَتْهَا ثَلَاثًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ أَيْمَةُ مُضِلِّينَ (۲۱۶۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(۲۱۶۲۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنْتُ مُخَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى مَنْزِلِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي مِنَ الدَّجَالِ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَدْخُلَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِكَ مِنَ الدَّجَالِ قَالَ الْأَيْمَةُ الْمُضِلِّينَ (۲۱۶۲۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(۲۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۲۵). قال شعيب: صحيح [إسناده قوي].

[انظر: ۲۱۶۷۳، ۲۱۷۱۵، ۲۱۷۲۲.]

(۲۱۶۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْبَيْتُ خُمْسًا لَمْ يَأْتَنَّهُمْ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي نَصَرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ مِنِّي الْعَدُوُّ عَنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَحَلَّ لِي الْغَنَائِمَ وَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَقِيلَ لِي سَلْ تَعْطَهُ فَأَخْبَأْتُهَا شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَابِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ الْأَعْمَشُ فَكَانَ

مُجَاهِدٌ يَرَى أَنَّ الْأَحْمَرَ الْإِنْسُ وَالْأَسْوَدَ الْجِنُّ [انظر: ۲۱۶۴۰].

(۲۱۶۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۲۵) حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَنْبِيٍّ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغِيبُ الشَّمْسُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُؤْذَنُ لَهَا فَتَرْجِعُ فَإِذَا كَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَطْلُعُ صَبِيحَتِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ لَمْ يُؤْذَنُ لَهَا فَإِذَا أَصْبَحَتْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ مَكَانِكَ ثُمَّ قَرَأَ أَهْلُ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ [انظر: ۲۱۶۷۹، ۲۱۷۳۴، ۲۱۷۹۱].

[۲۱۸۷۶، ۲۱۸۷۴].

(۲۱۶۲۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورج عرش کے نیچے غائب ہوتا ہے، اسے اجازت ملتی ہے تو واپس آ جاتا ہے، جب وہ رات آ جائے گی جس کی صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اسے اجازت نہیں ملے گی اور جب صبح ہوگی تو اس سے کہا جائے گا کہ اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے غروب ہوا تھا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ کسی اور چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آ جائے۔“ (۲۱۶۲۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۰۸، الترمذی: ۷۶۲، النسائی: ۲۱۹/۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات].

(۲۱۶۲۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزہ رکھ لے، یہ ایسے ہے جیسے اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

(۲۱۶۲۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ذَيْلَمٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي دُيَّيٍّ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ مُجَعِّنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتَوَلَّعَ بِالرَّجُلِ يَأْذِنُ اللَّهُ حَتَّى يَضَعَهُ خَالِقًا ثُمَّ يَرُدِّي مِنْهُ

[راجع: ۲۱۸۰۳].

(۲۱۶۲۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ موٹنے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۱۶۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَدْرُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَائِلُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَقَالَ قَائِلُ الْجِهَادِ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

(۲۱۶۲۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ کسی نے نماز اور زکوٰۃ کا نام لیا اور کسی نے جہاد کو بتایا، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے لئے کسی سے محبت یا نفرت کرنا ہے۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غَامِرٍ قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَكُنْتُ أَعَزُّبُ عَنْ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي وَقَدْ نِعْتُ لِي أَبُو ذَرٍّ فَحَبَجْتُ لَدَخُلْتُ مَسْجِدَ مِنِّي فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْبِ فَإِذَا شَيْخٌ مَعْرُوفٌ آدَمُ عَلَيْهِ حُلَّةٌ فِطْرَتِي لَدَهَبْتُ حَتَّى قُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ثُمَّ صَلَّى صَلَاةَ آتَمَّهَا وَأَحْسَنَهَا وَأَطْوَلَهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّ عَلَيَّ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنَّ أَهْلِي لَيَزْعُمُونَ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَأَهْمَيْتُ دِينِي وَكُنْتُ أَعَزُّبُ عَنْ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي قَالَ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَوْدَ مِنْ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَكُنْتُ أَكُونُ فِيهَا فَكُنْتُ أَعَزُّبُ مِنَ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي قَدْ هَلَكْتُ فَفَعَدْتُ عَلَى بَعِيرٍ مِنْهَا فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَزَلْتُ عَنْ الْبَعِيرِ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ فَحَدَّثَنِي فَضَحِكَ لَدَعَا إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بَعْسٌ فِيهِ مَاءٌ مَا هُوَ بِمَلَأَنَّ إِنَّهُ لَيَتَخَصَّصُ فَاِسْتَرَتْ بِالْبَعِيرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَتَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدْ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَ بِشَرَّتِكَ [قال أبو داود: هذا ليس بصحيح. وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۲۱۶۲۹)].

(۲۱۶۲۹) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده رجاله ثقات. [انظر: ۲۱۶۲۹، ۲۱۶۹۸].

(۲۱۶۲۹) نبی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالمہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں پانی نہیں تھا، اہلیہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی،

میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دیا، میں حج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا انہیں رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابوذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اونٹنوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے) سے دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی بھی مطہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آ سکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہا لو۔

(۲۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَا أَجِدُ الْمَاءَ فَاتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ فَاتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ وَصَفْتُ لِي هَيْئَتَهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّيُ فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنْ أَهْلِي يَزْعُمُونَ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ رُؤْيَاهُ مِنِّي فَقَالَ قَدْ رَأَيْتَنِي فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْرُبُ عَنِ الْمَاءِ فَتُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا أَتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَشْكِلُ عَلَى فَقَالَ اتَّعَرَّفْ أَبَا ذَرٍّ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْتُهَا فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُيْمَةٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيْمَمْتُ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّيْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي هَالِكٌ فَأَمَرْتُ بِنَاقَةٍ لِي أَوْ قَعُودٍ فَسَدَّ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكِبْتُ قَالَ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ لَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيْمَمْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي

مِنْ ذَلِكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي هَالِكٌ لَقَدْ عَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي بِمَاءٍ لَجِئْتُ بِهِ أُمَّةً سَوْدَاءُ فِي عُسٍّ يَتَخَصَّصُ فَاسْتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَسَرَنِي فَأَعْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدْ الْمَاءَ وَلَوْ فِي عَشْرِ حَبَبٍ فَإِذَا لَقَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَأَمْسَهُ بِشَرَّتِكَ [راجع: ۲۱۶۲۹]۔

(۲۱۶۳۰) بنی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں پانی نہیں تھا، اہلیہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی، میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دیا، میں حج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا پہن رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابوذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اونٹن اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے سے) دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی مل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی بھی مٹہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آ سکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہا لو۔

(۲۱۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةُ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ فَضَرَبَ فِجْعِدِي قَالَ سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ فَضَرَبَ فِجْعِدِي وَقَالَ سَأَلْتُ خَلِيلِي بَعْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَإِنْ أَذْرَكْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُولَنَّ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي [صححه مسلم (۶۴۸)، وابن عزيمة (۱۶۳۷)، وابن حبان (۲۴۰۶)]۔ [انظر: ۲۱۶۵۰، ۲۱۷۱۷]۔

[۲۱۸۲۲، ۲۱۸۱۱، ۲۱۸۱۰، ۲۱۷۷۶، ۲۱۷۵۳، ۲۱۷۴۸، ۲۱۷۴۷]

(۲۱۶۳۱) ابوالعالیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے خلیل (ﷺ) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْعِثَاءُ وَالْكُتْمُ [صححه ابن حبان (۵۴۷۴)، وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۰۵، ابن ماجه: ۳۶۲۲، الترمذی: ۱۷۵۳، النسائی: ۱۳۹/۸)].

(۲۱۶۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا بَلَغْنَا الرَّبْدَةَ قُلْتُ لِأَصْحَابِي تَقَدَّمُوا وَتَخَلَّفْتُ فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَرَأَيْتُهُ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَلَوْتُ أَنْ أَحْسِنَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رُكْعَةً أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

(۲۱۶۳۳) بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، جب ہم مقام ربذہ میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم آگے چلو اور میں خود پیچھے رہ گیا، میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں طویل قیام اور کثرت رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے بہتر سے بہتر میں کوئی کمی نہیں کرتا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ایک رکوع یا ایک سجدہ کرتا ہے، اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۱۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثِ فَأَقْرَبَهُ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيَّاسِيِّ عَنْ قَنْبَرٍ حَاجِبِ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَغْلُظُ لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَشَكَاهُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَإِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَإِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَإِلَى أُمِّ حَرَامٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَقَدْ صَحَبْتُمْ كَمَا صَحَبَ وَرَأَيْتُمْ كَمَا رَأَى فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُكَلِّمُوهُ ثُمَّ أَرْسَلْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَجَاءَ فَكَلِّمُوهُ فَقَالَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا

الْوَلَدِ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَبْلِي وَلَكَ السُّنُّ وَالْفَضْلُ عَلَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ بِكَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِنْ كَادَتْ وَفَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقُوتَكَ ثُمَّ أَسْلَمْتَ لَكُنْتُ مِنْ صَالِحِي الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَدْ جَاهَدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُمَّ حَرَامٍ فَإِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ وَعَقْلُكَ عَقْلُ امْرَأَةٍ وَأَمَّا أَنْتَ وَذَلِكَ قَالَ فَقَالَ عِبَادَةُ لَا جَرَمَ لَا جَلَسْتُ مِثْلَ هَذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا

(۲۱۶۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تلخ باتیں کرتے تھے جس کی شکایت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے سامنے کی اور فرمایا کہ جیسے انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی ہے، آپ لوگوں کو بھی یہ شرف حاصل ہے اور جس طرح انہوں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے، آپ نے بھی کی ہے، آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ان سے بات کریں، پھر انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بلایا۔

جب وہ آگئے تو مذکورہ حضرات نے ان سے گفتگو کی، انہوں نے فرمایا اے ابوالولید! آپ نے تو مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے، آپ عمر اور فضیلت میں مجھ سے بڑھ کر ہیں، میں ایسی مجالس سے آپ کو بچنے کی ترغیب دیتا ہوں، اور اے ابوذر رضی اللہ عنہ! آپ نے اسلام اس وقت قبول کیا جب نبی ﷺ کے وصال کا زمانہ قریب آ گیا تھا، آپ نیک مسلمان ہیں، اور اے عمرو بن عاص! میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ آپ سے جہاد کیا ہوا ہے، اور اے ام حرام! آپ ایک عورت ہیں اور آپ کی عقل بھی عورت والی ہے، آپ اس معاملے میں نہ پڑیں، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ یہ رنگ دیکھ کر کہنے لگے یہ بات طے ہو گئی کہ آج کے بعد میں ایسی مجالس میں نہیں بیٹھوں گا۔

(۲۱۶۳۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ وَأَخْبَرَنِي بِجَعْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِيعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً قَالِمًا الْأَذُنُ فَصِيعٌ وَالْعَيْنُ بِمُقِرَّةٍ لِمَا يُوعَى الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا

(۲۱۶۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اور اسے قلب سلیم، لسان صادق، نفس مطمئنہ اور اخلاق حسنہ عطاء کیے گئے ہوں، اس کے کانوں کو شنوائی اور آنکھوں کو بینائی دی گئی ہو، اور کانوں کی مثال پیندے کی سی ہے جبکہ آنکھ دل میں محفوظ ہونے والی چیزوں کو ٹھکانہ فراہم کرتی ہے، اور وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کا دل محفوظ کرنے والا ہو۔

(۲۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ عَمِلْتَ

قَرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قُرَابَ الْأَرْضِ مَغْفِرَةً [انظر: ۲۱۶۴۱، ۲۱۶۴۲، ۲۱۶۸۸، ۲۱۷۰۵، ۲۱۸۲۰، ۲۱۸۹۸].

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی ﷺ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہ کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش تیرے لیے مقرر کر دوں گا۔

(۲۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ الْيَمَنِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي يَنْخَبِرُ مَا عَجَلُوا الْإِفْكَارَ وَأَعْرَوْا السُّحُورَ [انظر: ۲۱۸۳۵]

(۲۱۶۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَأِنِّي قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ نُورًا أَلَى آرَاهُ [صححه مسلم (۱۷۸) وابن حبان (۵۸)] [انظر: ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۳۱، ۲۱۸۶۰]

(۲۱۶۳۸) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۶۳۹) قَالَ عَفَّانُ وَبَلْفَنِي عَنِ ابْنِ هِشَامٍ يَعْنِي مُعَاذًا أَنَّهُ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ كَمَا قَالَ هَمَّامٌ قَدْ رَأَيْتُهُ [انظر: ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۶۰]

(۲۱۶۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ وَهُوَ مِنِّي مَسِيرَةً شَهْرٍ وَلَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهُ وَاسْتَبَاتَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۶۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو

نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ أَرْبَعٌ وَالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ أَوْ أَغْفِرُ وَلَوْ لَقِيتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لَقَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶]. قَالَ وَقُرَابِ الْأَرْضِ مِلءُ الْأَرْضِ

(۲۱۶۴۱) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۶۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۶۴۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَبَجَاءَ رَجُلٌ فَعَمَلٌ يَصْلَى بِرُكْعٍ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرُكْعُ وَيَسْجُدُ لَا يَقْعُدُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا يَذْهَبُ يَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ وَتَرٍ فَقَالُوا أَلَا تَقُومُ إِلَيْهِ لَتَقُولَ لَهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَرَاكَ تَذْهَبُ تَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ عَلَى وَتَرٍ قَالَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُ يَنْصَرِفُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ جَزَاكُمْ اللَّهُ مِنْ جُلَسَاءِ شَرٍّ أَمَرْتُمُونِي أَنْ أَعْلَمَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۶۴۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا ایہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا

کہ جنت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جنت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی عبادت کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابو ذر ہوں، تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہا کہ اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُذْرِكٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خُرَاشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ خَسِرُوا وَخَابُوا قَالَ فَأَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ وَالْمَنَانُ [صححه مسلم (۱۰۶) وابن حبان (۴۹۰۷)] [انظر: ۲۱۷۳۳، ۲۱۷۳۵، ۲۱۷۳۷، ۲۱۷۶۶، ۲۱۸۱۳، ۲۱۸۷۷]

(۲۱۶۴۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۶۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَأَنْ أَحْلِفَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ هُوَ الدَّجَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ مَرَّةً وَاحِدَةً أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِي إِلَى أُمِّهِ قَالَ سَلَهَا كَمْ حَمَلْتُ بِهِ قَالَ فَاتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَمَلْتُ بِهِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَقَالَ سَلَهَا عَنْ صَبْحَتِهِ حِينَ وَقَعَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ صَاحَ صَبْحَةِ الصَّبِيِّ ابْنِ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبَاءً قَالَ خَبَأْتُ لِي خَطْمَ شَاةٍ عَفْرَاءَ وَالْذُّخَانَ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ الذُّخَانُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ الذُّخُ الذُّخُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ لِإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ

(۲۱۶۴۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے دس مرتبہ یہ قسم کھانا کہ ابن صیادی دجال ہے، اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ اس کے دجال نہ ہونے کی قسم کھاؤں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے پوچھ کر آؤ کہ وہ ابن صیاد سے کتنے عرصے تک حاملہ رہی؟ چنانچہ میں نے اس سے جا کر پوچھا تو اس نے بتایا میں اس سے بارہ

مہینے تک حاملہ رہی تھی، نبی ﷺ نے مجھے دوبارہ اس کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے یہ پوچھو کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس کی آواز کیسی تھی؟ میں نے دوبارہ جا کر اس سے یہ سوال پوچھا تو اس نے بتایا جیسے ایک مہینے کے بچے کی آواز ہوتی ہے، یہ اس طرح رویا چٹا تھا۔ پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے ذہن میں سوچی ہے، بتا دو کیا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ نے میرے لیے ایک سفید بکری کی ناک اور دھواں سوچا ہے، وہ ”دخان“ کا لفظ کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں سکا اس لئے صرف دخ، درخ ہی کہنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا دور ہو، تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔

(۲۱۶۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ [صححه مسلم (۲۷۳۱)]. [انظر: ۲۱۷۵۹، ۲۱۸۶۲].

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔

(۲۱۶۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي مَعْرُوفٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ عَبْدِي اسْتَقْبَلَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا اسْتَقْبَلْتُهُ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً (۲۱۶۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میرا بندہ زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ میرے سامنے آئے تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ اس کے سامنے آؤں گا۔

(۲۱۶۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسْرُنِي أَنَّ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتَ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَوْ يَصْفُ دِينَارٌ إِلَّا أَنْ أَرُودَهُ لِعَفْرِيمٍ [اخرجه الطيالسي (۴۶۵) والدارمي (۲۷۷۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۱۸۶۵، ۲۱۷۵۶].

(۲۱۶۳۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۶۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَخْرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ ابْنُ أَبِي سَالَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَطَطَانُ [صححه مسلم (۵۱۰)، ابن حبان (۲۳۸۳)، وابن خزيمة (۸۰۶)].

[۸۳، (۸۳۱)۔ [انظر: ۲۱۶۶۹، ۲۱۷۰۶، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۶۰، ۲۱۷۸۷]۔

(۲۱۶۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گذرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۵۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ فَإِنَّ أَتَيْتَ النَّاسَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا صَلَّوْا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۶۵۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۶۵۱) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَأَرَدَنِي خَلْفَهُ وَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ شَدِيدٌ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ شَدِيدٌ يَكُونُ الْيَبْتُ فِيهِ بِالْعَبْدِ يَعْنِي الْقَبْرُ كَيْفَ تَصْنَعُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبِرُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَعْنِي حَتَّى تَفْرُقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدَّمَاءِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَعْدُ فِي بَيْتِكَ وَأَغْلِقُ عَلَيْكَ بَابَكَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَتُوكَ قَالَ فَأَنْتَ مَنْ أَنْتَ مِنْهُمْ فَكُنْ فِيهِمْ قَالَ فَاتَّخِذْ سِلَاحِي قَالَ إِذَنْ تُشَارِكُهُمْ فِيمَا هُمْ فِيهِ وَلَكِنْ إِنْ خَشِيتُ أَنْ يَرُوعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْتَمِسْ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ حَتَّى يَبُوءَ بِإِلْمِهِ وَإِلْمِكَ [صححه ابن حبان (۵۹۶۰، ۶۶۸۵)، والحاكم (۴/۴۳۳)۔ قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۶۱، ۴۴۰۹، ابن ماجه: ۳۹۵۸)۔

[راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۶۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بنالیا، اور فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر ہی ہوگی تو تم

کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجۃ التریث“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۶۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخَتْ فَالْكُثُرُ الْمَرْقَةُ وَتَعَاهَدُ جِيرَانُكَ أَوْ أَقْسِمُ بَيْنَ جِيرَانِكَ [صححه مسلم (۲۶۲۵)، وابن حبان (۵۱۳، ۵۱۴)]. [انظر: ۲۱۷۰۹].

(۲۱۶۵۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابو ذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۱۶۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْخَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَيُّهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْتَبُ فِيهِ مِزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ طَوِيلِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاوَةَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ [صححه مسلم (۲۳۰۰)، قال الترمذی: حسن صحيح غريب].

(۲۱۶۵۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حوض کوثر پر کتنے برتن ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تاریک رات میں آسمان کے نجوم و کواکب کی تعداد سے بھی زیادہ اس کے برتن ہوں گے، وہ جنت کے برتن ہوں گے، جو شخص اس حوض کا پانی ایک مرتبہ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس پر جنت کے دو پر تالے بہہ رہے ہوں گے، جو اس کا پانی پی لے گا، اسے دوبارہ کبھی پیاس نہ لگے گی، اس کی چوڑائی بھی لبانی کے برابر ہوگی، اور اس کی مسافت اتنی ہوگی جتنی عمان سے ایلہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔

(۲۱۶۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنِي فَلَيْتُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ الْعَامِرِيَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةٌ لَقَرَأَ بِآيَةِ حَتَّى أَصْبَحَ يَرْكُعُ بِهَا وَيَسْجُدُ بِهَا إِنْ تَعَلَّوْهُمْ لَأَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ

لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا زِلْتُ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ تَرَكُّعُ بِهَا وَتَسْجُدُ بِهَا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّيِّ قَاعِطَائِهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا [انظر: ۲۱۷۱۶، ۲۱۸۲۷، ۲۱۸۲۸، ۲۱۸۷۱].

(۲۱۶۵۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے“ جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صبح تک ساری رات رکوع و سجود میں مسلسل ایک ہی آیت پڑھتے رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سفارش کا حق مانگا تھا جو اس نے مجھے عطا کر دیا ہے اور انشاء اللہ یہ ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۲۱۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي حفصة عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ جَبَلٍ هَذَا قُلْتُ أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي ذَهَبًا قِطْعًا أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَدْعُ مِنْهُ قِيرَاطًا قَالَ قُلْتُ قِنْطَارًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قِيرَاطًا فَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّمَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَقْلٌ وَلَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَكْثَرُ.

(۲۱۶۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا ابوذر! یہ کون سا پہاڑ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ احد پہاڑ ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ میرے لیے سونے کا بن جائے جس میں سے میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں اور ایک قیراط بھی چھوڑ دوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قطار؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ایک قیراط، پھر فرمایا ابوذر! میں تو کم از کم کی بات کر رہا ہوں، زیادہ کی بات ہی نہیں کر رہا۔

(۲۱۶۵۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَّهُ فَلَا يَمْسَحُ الْخُصْيَ [صححه ابن خزيمة (۹۱۳، ۹۱۴)، وابن حبان (۲۲۷۳، ۲۲۷۴)]. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۹۴۵، ابن ماجه: ۱۰۲۷، الترمذی: ۳۷۹، النسائی: ۳/۶). قال الترمذی: إسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۲۱۶۵۸، ۲۱۷۷۹، ۲۱۸۸۶].

(۲۱۶۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کنکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ تَعَالَى وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ الرُّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَعْلَاهَا ثَمَنًا قَالَ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ تَعَيَّنْ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعِ لِأَخَوِّكَ وَقَالَ فَإِنْ لَمْ أَصْطَلِعْ قَالَ كُفْتُ
أَذَاكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [صححه البخارى (٢٥١٨)، ومسلم (٨٤)، وابن حبان
(١٥٢، ٤٣١٠، ٤٥٩٦)]. [انظر: (٢١٧٨٠، ٢١٨٣٢)].

(٢١٦٥٤) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(٢١٦٥٨) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلَى
بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ فَلَا يُحْرِكُ الْحَصَى أَوْ لَا يَمَسُّ
الْحَصَى [راجع: (٢١٦٥٦)].

(٢١٦٥٨) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکلیوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(٢١٦٥٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَنْصَارِيُّ
قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ لِكُلِّهَا مَسْجِدٌ [صححه
البخارى (٣٣٦٦) ومسلم (٥٢٠) وابن خزيمة (٧٨٧، ١٢٩٠) وابن حبان (١٥٩٨، ٦٢٢٨)]. [انظر: (٢١٧١١)].

[٢١٧١٨، ٢١٧١٩، ٢١٧٥٢، ٢١٨٠٠].

(٢١٦٥٩) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد انصاری، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(٢١٦٦٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الثَّيْبِيِّ وَثَلَاثَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ
الْحَوْثَكَةِ قَالَ عَمَرُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ

الْبَيْضِ الْغُرَّةُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [انظر: ۲۱۶۶۱].

(۲۱۶۶۰) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”یوم القاحہ“ کے موقع پر تم میں سے کون موجود تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں موجود تھا، اور نبی ﷺ نے اس آدی کو ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۱۶۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الثَّانِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ الْحَوَيْكَةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَرَهُ بِصِيَامِ ثَلَاثِ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [صححه ابن خزيمة (۲۱۲۷)]. قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۲۳/۴، ۱۹۶/۷). قال

شعيب: حسن و هذا [سناد ضعيف]. [راجع: ۲۱۶۶۰].

(۲۱۶۶۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدی نے نبی ﷺ سے روزوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۲۱۶۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَذْكَكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [صححه ابن حبان (۸۳۰)]. قال شعيب: اسنادہ صحيح.

(۲۱۶۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے)

(۲۱۶۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَجْلَعَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحَيَاءَ وَالْكُفْمَ [راجع: ۲۱۶۶۳۲].

(۲۱۶۶۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبَ الْحَيَاءَ وَالْكُفْمَ [راجع: ۲۱۶۶۳۲].

(۲۱۶۶۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۶۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبِ الرِّيَاحِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَلَمْ أَجِدْهُ وَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ هُوَ ذَاكَ فِي ضَيْعَةٍ لَهُ فَجَاءَ يَقُودُ أَوْ يَسُوقُ بِعَيْرَيْنِ فَاطْرًا أَحَدَهُمَا فِي عَجْزٍ

صَاحِبِہِ فِی عُنُقِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا قُرْبَةً فَوَضَعَ الْقُرْبَتَیْنِ قُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا کَانَ مِنَ النَّاسِ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَاهُ مِنْکَ وَلَا اَبْغَضَ اَنْ اَلْقَاهُ مِنْکَ قَالَ لِلّٰہِ اَبُوکَ وَمَا یَجْمَعُ هَذَا قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ وَاذْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَکُنْتُ اَرْجُو فِی لِقَائِکَ اَنْ تُخْبِرَنِی اَنْ لِّیْ تَوْبَةٌ وَمَخْرَجًا وَکُنْتُ اَخْشَی فِی لِقَائِکَ اَنْ تُخْبِرَنِی اَنَّهُ لَا تَوْبَةَ لِّیْ فَقَالَ اَفِی الْجَاهِلِیَّةِ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ ثُمَّ عَاجَ بِرَأْسِہِ اِلَی الْمَرْأَةِ فَامَرَ لِّیْ بِطَعَامٍ فَالْتَوْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ اَمَرَهَا فَالْتَوْتُ عَلَیْہِ حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا قَالَ اِیْہِ دَعِیْنَا عَنْکَ فَاِنِّکُمْ لَنْ تَعْدُوْنَ مَا قَالَ لَنَا فِیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قُلْتُ وَمَا قَالَ لَکُمْ فِیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ الْمَرْأَةُ ضَلَعٌ فَاِنْ تَذَہْبْ تَقْرُوْمُہَا تَکْسِرُہَا وَاِنْ تَدْعُہَا فِیْہَا اَوْدٌ وَبُلْغَةٌ فَوَلْتُ فَجَآئْتُ بِثَرِیْدَةٍ کَاثَہَا قَطَاعًا فَقَالَ کُلْ وَلَا اَهْوَلْتُکَ اِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَجَعَلَ یُہْدِبُ الرُّکُوعَ وَیُخَفِّفُہُ وَرَأِیْتِہُ یَتَحَرَّیْ اَنْ اُسْبِعَ اَوْ اُقَارِبَ ثُمَّ جَآءَ فَوَضَعَ یَدَہُ مَعِیْ فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فَقَالَ مَا لَکَ فَقُلْتُ مَنْ کُنْتُ اَخْشَی مِنَ النَّاسِ اَنْ یُکَذِّبَنِیْ فَمَا کُنْتُ اَخْشَی اَنْ تُکَذِّبَنِیْ قَالَ لِلّٰہِ اَبُوکَ اِنْ کَذَّبْتُکَ کَذْبَةً مُنْذُ لَقِیْتَنِیْ فَقَالَ اَلَمْ تُخْبِرَنِیْ اَنَّکَ صَائِمٌ ثُمَّ اَرَاکَ تَأْكُلُ قَالَ بَلٰی اِنِّیْ صُمْتُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ هَذَا الشَّہْرِ فَوَجِبَ لِّیْ اَجْرُہُ وَحَلَّ لِّیْ الطَّعَامُ

مَعْلُکَ [انظر: ۲۱۷۸۶].

(۲۱۷۸۵) نعیم بن ثعلب ریاحی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نہیں ملے، میں نے ان کی اہلیہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی زمین میں گئے ہوئے ہیں، تھوڑی ہی دیر میں وہ دو اونٹوں کو ہانکتے ہوئے آ گئے، ان میں سے ایک اونٹ کا لعاب اپنے ساتھی کی سرین پر گر رہا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک ایک مشکیزہ تھا، انہوں نے وہ دونوں مشکیزے اتارے تو میں نے عرض کیا اے ابوذر! مجھے آپ کی نسبت کسی دوسرے سے ملنے کی محبت تھی اور نہ ہی کسی سے اتنی نفرت تھی جتنی آپ سے ملنے کی تھی، انہوں نے فرمایا بھی! یہ دونوں چیزیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ درگور کیا تھا، مجھے آپ سے ملاقات کرنے میں یہ امید تھی کہ آپ مجھے توبہ اور بچاؤ کا کوئی راستہ بتائیں گے (اس لئے آپ سے ملنے کی خواہش تھی) لیکن آپ سے ملنے میں یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں کہ میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کام تم سے زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا اللہ نے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنے سر کے اشارے سے اپنی بیوی کو میرے لیے کھانا لانے کا حکم دیا لیکن اس نے توجہ نہ دی، انہوں نے دوبارہ اس سے کہا لیکن اس نے اس مرتبہ بھی توجہ نہ دی، یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سے پیچھے ہی رہو، تم لوگ اس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے متعلق ہم سے بیان فرما دی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ان کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے یہ فرمان ذکر کیا کہ عورت میزبانی

پہلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے پونہی چھوڑ دو گے تو اس ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ ہی گزارہ کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر وہ واپس چلی گئی اور تھوڑی دیر میں ”قطاہ“ کی طرح بنا ہوا اثرید لے آئی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کھاؤ اور میری فکر نہ کرنا کیونکہ میں روزے سے ہوں، پھر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، وہ اچھے لیکن ہلکے رکوع کرنے لگے، میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خوب سیراب دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ آئے اور میرے ساتھ کھانے میں اپنا ہاتھ بھی شامل کر لیا، میں نے یہ دیکھ کر ”اللہ“ پڑھا، انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ عام آدمی کے متعلق تو مجھے یہ اندیشہ ہو سکتا تھا کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کر سکتا ہے لیکن آپ کے متعلق یہ اندیشہ نہیں تھا، انہوں نے فرمایا بخدا! جب سے تمہاری مجھ سے ملاقات ہوئی ہے، میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا، میں نے کہا کہ کیا آپ ہی نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ آپ روزے سے ہیں، پھر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھا بھی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھ لیے تھے جن کا اجر میرے لیے ثابت ہو چکا اور اب تمہارے ساتھ کھانا میرے لیے حلال ہے۔

(۲۱۶۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنِ ابْنِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تَحَدَّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا تَخَالِنِي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَمَا الَّذِي يَبْلَغُكَ عَنِّي قُلْتُ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ ثَلَاثَةَ يَحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَسْنُوهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قُلْتُ وَسَمِعْتُهُ قُلْتُ فَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُحِبُّ اللَّهُ قَالَ الرَّجُلُ يَلْقَى الْعَدُوَّ فِي الْفِتْنَةِ فَيَنْصِبُ لَهُمْ نَحْرَهُ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لِأَصْحَابِهِ وَالْقَوْمُ يُسَافِرُونَ فَيَطُولُ سَرَاهُمْ حَتَّى يُحِبُّوا أَنْ يَمْسُوا الْأَرْضَ فَيَنْزِلُونَ فَيَتَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَيُصَلِّي حَتَّى يَوْفَقَهُمْ لِرَحِيلِهِمْ وَالرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْجَارُ يُؤْذِيهِ جَوَارُهُ فَيَضِرُّ عَلَى آذَاهُ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا مَوْتُ أَوْ ظَعْنٌ قُلْتُ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَسْنُوهُمْ اللَّهُ قَالَ التَّاجِرُ الْخَلَّافُ أَوْ قَالَ الْبَائِعُ الْخَلَّافُ وَالْبَحِيلُ الْمَنَّانُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ

(۲۱۶۶۶) ابنِ اَحْمَسٍ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے

اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہوا کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ مَا بَالُكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهَا مَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِهِمَا لَمْ يَنْفُلُوا الْحَبْثَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا [انظر: ۲۱۶۸۶، ۲۱۷۴۳، ۲۱۷۸۴].

(۲۱۶۶۷) صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرا مال میرے اعمال ہیں، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا۔

(۲۱۶۶۸) قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ ذَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَفْلَتْهُ حَبَّةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمُ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ رَجُلًا فَرَجُلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ [صححه ابن حبان (۴۶۴۳)، (۴۶۴۴)، والحاكم (۸۶/۲)، قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴۸/۶)]. [انظر: ۲۱۶۸۵، ۲۱۷۴۲، ۲۱۷۸۵].

(۲۱۶۶۸) میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی اور حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راو خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے، میں نے پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر بہت سارے غلام ہوں تو دو غلاموں کو آزاد کر دے، اونٹ ہوں تو دو اونٹ دے دے، اور اگر گائیں ہوں تو دو گائے دے دے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۶۹].

(۲۱۶۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کباوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھپٹے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَوْتِيَهُمَا مِنْ كَنْزٍ مِنْ بَيْتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلِي يَعْنِي الْآخِرِينَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [انظر بعده].

(۲۱۶۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع ما قبله].

(۲۱۶۷۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خُرَّشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [انظر: ۲۱۸۹۷].

(۲۱۶۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْكَكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۱۶۷۳].

(۲۱۶۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے)

(۲۱۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَحَدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبًا أَمْسِي فَالْفَتْ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرْصَدُهُ لِدِينِي إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فَيُ

عِبَادَ اللَّهِ هَكَذَا وَحَقًّا عَنْ يَمِينِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ
الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا
فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ فَسَمِعْتُ لَقَطًا وَصَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ
لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبَعُهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتَيْكَ
فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ فَقَدْ كَرُتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه البحاری
(۲۳۸۸)، ومسلم (۹۴)، وابن حبان (۱۷۰)]. [انظر: ۲۱۷۶۴، ۲۱۷۹۶].

(۲۱۶۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا
جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بیچ گیا ہو، الہ یہ کہ میں
اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں بلکہ میری خواہش ہوگی کہ اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کر دوں، نبی ﷺ نے ہاتھ بھر کر
دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا، پھر ہم دوبارہ چل پڑے اور نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بکثرت مال رکھنے
والے ہی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح خرچ کرے اور نبی ﷺ نے دوبارہ ہاتھوں سے دائیں بائیں
اور سامنے کی طرف اشارہ فرمایا۔

ہم پھر چل پڑے، اور ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے فرمایا ابوذر! تم اس وقت تک یہیں رکے رہو جب تک میں تمہارے
پاس واپس نہ آ جاؤں، یہ کہہ کر نبی ﷺ ایک طرف کوچل پڑے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، تھوڑی دیر بعد میں
نے شور کی کچھ آوازیں سنیں، میں نے دل میں سوچا کہ کہیں نبی ﷺ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو، میں نے نبی ﷺ کے
پیچھے جانے کا سوچا تو مجھے نبی ﷺ کی بات یاد آ گئی کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہلنا، چنانچہ میں نبی ﷺ کا انتظار کرتا رہا
یہاں تک کہ وہ واپس تشریف لے آئے، میں نے نبی ﷺ سے ان آوازوں کا ذکر کیا جو میں نے سنی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ
جبریل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور یہ کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے، نبی ﷺ
نے فرمایا ہاں! اگر چہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے)

(۲۱۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ كَانَ يَسْقِي عَلَى خَوْضٍ لَهُ فَنَجَّاهُ قَوْمٌ فَقَالَ أَيْكُمْ يُورِدُ عَلَيَّ أَبِي ذَرٍّ وَيَحْتَسِبُ شَعْرَاتٍ مِنْ رَأْسِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ أَنَا فَجَاءَهُ الرَّجُلُ فَأَوْرَدَ عَلَيْهِ الْخَوْضَ فَذَقَهُ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ قَائِمًا فَجَلَسَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَبَقِيَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ
لَمْ جَلَسْتُ ثُمَّ اضْطَجَعْتُ فَأَنَا فَقَالَ اللَّهُ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ

قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ إِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ

(۲۱۶۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک حوض پر پانی پی رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ تم میں سے کون ابوذر کے پاس جا کر ان کے سر کے بال نوچے گا؟ ایک آدمی نے اپنے آپ کو پیش کیا اور حوض کے قریب پہنچ کر انہیں مارا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے، پہلے بیٹھے پھر لیٹ گئے، کسی نے ان سے پوچھا اے ابوذر! آپ پہلے بیٹھے، پھر لیٹے کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے، غصہ دور ہو جائے تو بہت اچھا، ورنہ لیٹ جائے۔

(۲۱۶۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [انظر: ۲۱۸۳۶].

(۲۱۶۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۱۶۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَائِمًا مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلْيَصُمِ الثَّلَاثَ الْبَيْضَ [قد حسنه الترمذی قال الألبانی حسن صحيح (الترمذی: ۷۶۱، النسائی: ۲۲۲/۴). قال شعيب: إسناده حسن]. [انظر: ۲۱۷۶۷، ۲۱۸۷۰].

(۲۱۶۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۶۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ الْمُعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ فَأَخَذَنِي غَمٌّ وَجَعَلْتُ أَتَنَفَّسُ قَالَ قُلْتُ هَذَا شَرُّ حَدَثٍ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ فَيُفْرَكُ غَمًّا أَوْ إِبْلًا أَوْ بَقْرًا لَمْ يُوَدِّ زَكَاتَهُ إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَ حَتَّى تَطَاهُ بِأُظْلَافِهَا وَتَنْطَحَهُ بِقُرُونِهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ تَعُودُ أَوْ لَاهَا عَلَى أُخْرَاهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلَّمَا نَفَذْتُ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا [صححه البخاری (۱۴۶۰)، ومسلم (۹۹۰)، وابن خزيمة (۲۲۵۱)، وابن حبان (۳۲۵۶)].

[انظر: ۲۱۷۲۸، ۲۱۷۳۰، ۲۱۷۴۱، ۲۱۸۲۳].

(۲۱۶۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روئیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَذَرِي آيِنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيَّ رُبَّمَا عَزَّ وَجَلَّ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَتَكْتَلِمُ قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَارْجِعِي إِلَى مَطْلَعِهَا فَكَذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [صححه البخاری (۳۱۹۹) ومسلم (۱۰۹) وابن حبان (۶۱۰۴)] [راجع: ۲۱۶۷۵]

(۲۱۶۷۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فِيهِ جَفَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضُّعْفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفَ لِي عَلَيْكُمْ حِينَ تَصُبُّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فَمَا لَيْتَ أُمِّي لَا يَتَحَلَوْنَ الذَّهَبَ [اخرجه الطيالسي (۴۴۷). إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۱۶۹۷، ۲۱۸۸۰].

(۲۱۶۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کو اٹھل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكَيْمٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ [صححه الحاكم (۵۴/۱). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۱۹۸۷). قال شعيب: حسن لغيره]. [انظر: ۲۱۸۶۹، ۲۱۷۳۲]. قَالَ وَكَيْفَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذٍ فَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ السَّمَاعُ الْأَوَّلُ.

(۲۱۷۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۳۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبَيَّانٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدِلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوَّ آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يَقْتُلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّائِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ [صححه ابن عزيمة (۲۴۵۶ و ۲۵۶۴)، والحاكم (۱/۴۱۶)، وابن حبان (۳۴۵۰)،

وصححه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۶۸، النسائی: ۳/۲۰۷، ۸۴/۵). قال شعيب صحيح.]

(۲۱۷۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۳۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيَّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيَبْغِضُ ثَلَاثَةً يَبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّائِي وَالْفَقِيرَ الْمُخْتَالَ وَالْمُكْبِرَ الْبَخِيلَ وَيُحِبُّ ثَلَاثَةً رَجُلٌ كَانَ فِي كَيْمِيَّةٍ فَكَرَّ يَحْمِيهِمْ حَتَّى قُتِلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَذَلُّوهُ فَتَزَلُّوا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدِلُ بِهِ فَنَامُوا وَقَامَ يَتَلَوَّ آيَاتِي وَيَتَمَلَّقُنِي

وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَتَاهُمْ رَجُلٌ يَسْأَلُهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنَهُمْ وَيَنْهَ فَيَحْلُوا عَنْهُ وَخَلَفَ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللَّهَ وَمَنْ أَعْطَاهُ [أخرجه النسائي في الكبرى (٧١٣٦) قال شعيب: صحيح] . [انظر بعده].

(۲۱۶۸۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ پر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل کر دے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو تمسک کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع قبله].

(۲۱۶۸۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَرَتْهُ حَبَابَةُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۶۸].

(۲۱۶۸۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۶۸۶) وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْغُوا الْحَبْثَ إِلَّا أَذْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِلَيْهِمْ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۶۸۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا اور انہیں اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۶۸۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا يَسْتُرُ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَانْظُرْ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِلَّا مَا الْخَطِيئَةُ عَلَيْهِ أَهَّا. التُّسْتُ ۱۶۵: ۲۱۹۰۵.

(۲۱۶۸۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ بڑا ہو اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھروالوں پر ہوگا۔

(۲۱۶۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَحَزَّ أَوْهَا مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ عَمِلَ قُرَابَ الْأَرْضِ خَطِيئَةً ثُمَّ لَقِيَ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً وَمَنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً [صححه مسلم (۲۱۶۸۷)، وابن حبان (۲۱۶۸۶)]. [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۶۸۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کا ایک عمل کرتا ہے، اسے دس گنا بدلہ ملے گا یا میں اس میں مزید اضافہ کر دوں گا، اور جو شخص گناہ کا ایک عمل کرتا ہے تو اس کا بدلہ اسی کے برابر ہوگا، یا میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، جو شخص زمین بھر کر گناہ کرے، پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اس کے لئے اتنی ہی مغفرت کا فیصلہ کر لیتا ہوں، اور جو شخص ایک باشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(۲۱۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ مِنَ التَّيْمِ قَالُوا قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَقَدْ تَرَكْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحْرُكُ طَائِرٌ جَنَاحَهُ فِي السَّمَاءِ إِلَّا أَذْكُرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [اخرجه الطيالسي (۴۷۹) قال شعيب: حسن و هذا إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۱۷۷۰، ۲۱۷۷۱].

(۲۱۶۸۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پردوں سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرِيهِ الشَّيْبُ الْحَيَّاءُ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۶۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۶۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ قَالُوا وَأَنْتُمْ تُصَلُّونَ وَتَصُومُونَ وَتَحُجُّونَ قُلْتُ بِتَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُ قَالُوا وَأَنْتَ فِيكَ صَدَقَةٌ رَفَعَكَ الْعَظَمُ عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَهَدَايَتِكَ الطَّرِيقَ

صَدَقَهُ وَعَوْنُكَ الضَّعِيفَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ صَدَقَهُ وَبَيَانُكَ عَنِ الْأَرْكَامِ صَدَقَهُ وَمُبَاضَعَتُكَ أَمْرًا تَكُ صَدَقَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي شَهْوَتُنَا وَنَوْجُرُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلْتَهُ فِي حَرَامٍ أَكَانَ تَأْتِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتَحْتَسِبُونَ بِالْبَشَرِ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ [صححه ابن حبان (۵۲۹)، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: (۱۹۵۶)۔ [انظر: ۲۱۷۵۷، ۲۱۸۰۱]۔

(۲۱۶۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو والدہ اور لوگ لے گئے، کہ نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کام تو تم بھی کرتے ہو، میں نے عرض کیا کہ وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں لیکن ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کام تو تم بھی کر سکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کوچ راستہ بتا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں لکنت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۳۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ بَابِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَيَذْهَبُ مَغْلَّةُ الصَّدْرِ قَالَ قُلْتُ وَمَا مَغْلَّةُ الصَّدْرِ قَالَ رَجَسُ الشَّيْطَانِ [اخرجه الطيالسي (۴۸۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۱۶۹۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ماہِ صبر (رمضان) اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنا ایسے ہی ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنا، اور اس سے سینے کا کینہ دور ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ سینے کے کینے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا شیطانی گندگی۔

(۳۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصَّوْمُ قَالَ قَرَضٌ مُجْزِيٌّ

(۲۱۶۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فرض جسے ادا کیا جائے۔

(۳۶۹۴) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَقْبَطَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخاری (۶۳۲۵)۔

(۲۱۶۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مارتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۱۶۹۵) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي أَلْدُرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَهَالٍ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي أُغْنِيَكُمْ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِثَّتُكُمْ وَزَطَبُكُمْ وَيَابَسُكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبٍ مِنْ قُلُوبِ عِبَادِي مَا نَقَصَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ فِي مُلْكِي مِنْ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِثَّتُكُمْ وَزَطَبُكُمْ وَيَابَسُكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَنِي كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَنِي كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَمَقَسَ فِيهِ إِهْرَةً ثُمَّ انْتَرَعَهَا كَذَلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِي ذَلِكَ بَأَنِّي جَوَادٌ مَا جَدَّ صَمَدٌ عَطَانِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ۲۱۸۷۳].

(۲۱۶۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کروں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غنا مانگا کرو، میں تم کو غنا عطا کروں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک چھڑکے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک چھڑکے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گذرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری

حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی، بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطا بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آجاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔
(۲۱۶۹۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَنَمٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي مَا عَبْدَتَنِي وَرَجَوْتَنِي لِنَائِي غَافِرُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَيَا عَبْدِي إِنَّ لِقِيَتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لِقِيَتِكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةٌ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ آتَا عَافِيَتَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَا جِدْتُ إِلَّا مَا عَطَانِي كَلَامُ

(۲۱۶۹۷) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، میرے بندو! تم سب کے سب گناہگار ہو سوائے اس کے جسے میں عافیت دے دوں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ أَغْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الصُّبُعَ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفُ لِي عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا إِذَا صُبَّتْ عَلَيْكُمْ صَبًّا فَيَا لَيْتَ أَكْتَمِي لَا يَلْبَسُونَ الدَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰]۔

(۲۱۶۹۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کو اذیل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ وَخَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي فَلَاةَ يَكْلَاهُمَا ذَكَرَهُ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَجْدَانَ وَأَيُّوبُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَجْنَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاسْتَسَرَّ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ وَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَهُ بِشِرْكِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [راجع: ۲۱۶۲۹]

(۲۱۶۹۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگر چہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ قَالَ مُؤَمَّلٌ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الصَّدِيقُ يُحَدِّثُ ثَابِتَ الْبُنَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ وَخُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ مَنْ تَرَكَ فِيهِ عَشِيرَ مَا يَعْلَمُ هَوَىٰ أَوْ قَالَ هَلَكَ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعَشِيرٍ مَا يَعْلَمُ نَجَا

(۲۱۶۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء کثیر تعداد میں ہیں اور خطباء بہت کم ہیں، جو شخص اس زمانے میں اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل چھوڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور غریب لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء زیادہ ہو جائیں گے، اس زمانے میں جو شخص اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کر لے گا وہ نجات پا جائے گا۔

(۲۱۷۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ قَالَتْ بَكَيْتُ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ قَالَتْ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاقَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا يَدَّ لِي بِدَفْنِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ فَأَكْفُفُكَ فِيهِ قَالَ فَلَا تَبْكِي وَابْشِرِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَكِنَّا أَوْ ثَلَاثَةً فَيُصْبِرَانِ أَوْ يَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا

(۲۱۷۰۰) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

(۲۱۷۰۱) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاقَةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ وَإِنِّي أَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاقَةٍ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُنْتُ

(۲۱۷۰۱) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا اشتغال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

(۲۱۷۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ الْفَقَارِيَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْفُسْطَاطِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ شَبْرًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَقْبَلَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَقْبَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مُهْرًا وَلَا وَاللَّهِ أَغْلَى وَأَجَلُّ وَاللَّهُ أَغْلَى وَأَجَلُّ

(۲۱۷۰۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک باشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔

(۲۱۷۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَنَى أَمَةً لَمْ يَرَهَا تَزْنِي جَلَدَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَوْطٍ مِنْ نَارٍ

(۲۱۷۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی باندی پر بدکاری کا الزام لگائے جسے اس نے خود بدکاری کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کے کوڑے مارے گا۔

(۲۱۷۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَهَاجِرِ ابْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ جِئْنَا مِنْ جَنَازَةِ فَمَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَدُّنُ أَنْ يُؤَدُّنَ لِلظَّهْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرُذْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَدُّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرُذْ وَالثَّالِثَةُ أَكْبَرُ عِلْمِي شُعْبَةُ قَالَ لَهُ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلْوِيلِ قَالَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرُذُوا بِالصَّلَاةِ [صححه البخاری

(۵۳۵)، ومسلم (۶۱۶)، وابن خزيمة (۳۲۸ و ۳۹۴)، وابن حبان (۱۵۰۹)]. [انظر: ۲۱۷۷۲، ۲۱۸۶۶].

(۲۱۷۰۳) زید بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ گری کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمُصْذِقَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَوْ أَزِيدُ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفِرُهَا فَمَنْ لَفَيْتَنِي لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۷۰۵) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو

میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۷.۶) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]۔

(۲۱۷.۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سمجھیے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷.۷) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِأَعْمَالِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَحَبَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَعِيْدهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ [صححه ابن حبان (۵۵۶)]۔ قَالَ الْأَلْبَانِي: صحيح الإسناد (زبد داود: ۵۱۲۶)۔ [انظر: ۲۱۷۹۵]۔

(۲۱۷.۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے ایک دو مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۷.۸) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَيَتُوبُونَ عَلَيْهِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ عَاجِلُ بَشَرِي الْمُؤْمِنِ [صححه مسلم (۲۶۴۲)] وابن حبان (۳۶۶، ۳۶۷، ۵۷۶۸)۔ [انظر: ۲۱۷۲۹]

(۲۱۷.۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷.۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَعْتُ قَدْرًا أَنْ أَكْثِرَ مَرَقَتَهَا فَإِنَّهَا أَوْسَعُ لِلْجِيرَانِ [راجع: ۲۱۶۵۲]۔

(۲۱۷.۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابوذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۸۷۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ اتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَنِي بِرُجْلِهِ فَقَالَ لَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَلَبَنِي عَيْنِي قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ آتَى الشَّامَ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الْمُبَارَكَةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَضْرِبُ بِسَيْفِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَذْكَكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ وَأَقْرَبُ رُشْدًا تَسْمَعُ وَتَطِيعُ وَتَسْأَلُ لَهُمْ حَيْثُ سَأَلُوكَ

(۲۱۷۱۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں سو رہا تھا کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور مجھے پاؤں سے ہلایا، اور فرمایا کیا میں تمہیں یہاں سو رہا ہوں انہیں دیکھ رہا؟ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میری آنکھ لگ گئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ میں ارض مقدس و مبارک شام چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کرنا کیا ہے میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہترین طریقہ نہ بتاؤں؟ تم ان کی بات سننا اور ماننا اور جہاں وہ تمہیں لے جائیں، وہاں چلے جانا۔

(۲۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَاثَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَغْرُضُ عَلَيْهِ وَيَغْرُضُ عَلَيَّ فِي السُّكَّةِ فَيَمُرُّ بِالسُّجْدَةِ فَيَسْجُدُ قَالَ قُلْتُ أَتَسْجُدُ فِي السُّكَّةِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ أَيُّمَا أَذْرُكَكَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَقَدْ قَالَ أَبُو حَوَاثَةَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ عَلَيَّ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۱۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۸۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا لَقْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَخَرَجَ عَطَاؤُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلَتْ تَقْضِي حَوَائِجَهُ قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهَا سَبْعَ قَالَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَشْتَرِيَ بِهِ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَهُ لَوْ أَذْخَرْتَهُ لِحَاجَةٍ تَتَوَبُّكَ أَوْ لِلضَّيْفِ يَنْزِلُ بِكَ قَالَ إِنْ خَلِيلِي عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ أَيُّمَا ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يَفْرِغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [انظر: ۲۱۸۶۱]

(۲۱۷۱۲) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکے بچ گئے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے خرید لے (ریزگاری حاصل کر لے) میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ ان پیسوں کو بچا کر رکھ لینے تو کسی ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہربند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تاوقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ذُكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ أُمَّتِي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَخْرُجُونَ بَعْدِي يُوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أَغْطَى أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَاللَّهُ رَأْيِي [راجع: ۲۱۶۳۲]

(۲۱۷۱۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۷۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَجَلَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲]

(۲۱۷۱۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۷۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۲۳]

(۲۱۷۱۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

(۲۱۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فَلَانُ النُّعَامِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ قَرَدَكُمَا حَتَّى أَصْبَحَ إِنَّ تَعْلِبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۶۵۴]

(۲۱۷۱۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّتْهَا [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۷۱۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو۔

(۲۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ آمَنَّا أَذْرَكَكَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹]۔

(۲۱۷۱۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ [راجع: ۲۱۶۵۹]۔

(۲۱۷۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَذْرَكَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ يُعْنِي عَلَى طَرِيقِ الْإِبْتِجَابِ [راجع: ۲۱۶۳۸]۔

(۲۱۷۲۰) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِالرُّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ اغْرُضُوا عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ قَالَ فَتَعْرَضُ عَلَيْهِ وَيُخَبَّرُ عَنْهُ بِكَارِهَاتِهَا فَيَقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقَرَّرٌ لَا يَنْكُرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْبِكَارِ فَيَقَالُ أَعْطَوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ إِنِّي لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ [صححه مسلم (۱۹۰)، وابن حبان (۷۳۷۵)]۔ [راجع: ۲۱۸۲۴]۔

(۲۱۷۲۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ

چھپا لیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک نیکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۲۳) وَحَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۷۲۲-۲۱۷۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(۲۱۷۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خُوْشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ انْظُرْ أَرُقِعَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ

قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ لِي انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا عِنْدَ اللَّهِ أَخَيْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ مِثْلِي

هَذَا [انظر: ۲۱۷۲۷]

(۲۱۷۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابو ذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر حلو دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۷۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أُمْنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرُقِعَ رَأْسُكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرُقِعَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ خَيْرٌ عِنْدَ

اللَّهُ مِنْ قُرَابِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا وَكَذَلِكَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدٍ
(۲۱۷۲۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا زَالِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ خَرِشَةَ لَدَا كَرَةَ
(۲۱۷۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْأَمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ
[راجع: ۲۱۶۷۸]

(۲۱۷۲۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مال و دولت کی کثرت والے ہی قیامت کے دن ذلیل ہوں
گے، سوائے اس آدمی کے جو دائیں بائیں خرچ کرے لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ جَعْفَرٍ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ابْنِ أَخِي أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ عَمَّهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۰۸]

(۲۱۷۲۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے،
لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ صَاحِبٍ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطُحُهُ
بِقُرُونِهَا وَتَطْلُوهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸]

(۲۱۷۳۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے
زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے
سیٹگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبُهْمِيِّ فَقَالَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]

(۲۱۷۳۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نہایت کالے کتے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کالا
کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَتْمَنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتِمِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ
قَالَ أَبِي وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ وَكَيْعٌ عَنْ مِمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ ثُمَّ رَجَعَ [راجع: ۲۱۶۸۱].

(۲۱۷۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۱۷۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خَوْشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَالْمُسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ خَوْشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ لَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَانُ وَالْمُسْبِلُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتْهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہبند کوختوں سے نیچے لگانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۵].

(۲۱۷۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۷۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَوْشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۵) حدیث نمبر (۲۱۶۴۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُرْ لِأَنَّكَ لَيْسَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى

(۲۱۷۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا دیکھو، تم کسی سرخ و سیاہ سے بہتر نہیں ہو، الا یہ کہ تقویٰ میں کسی سے آگے بڑھ جاؤ۔

(۲۱۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ خَوْشَةَ بِنِ الْمُعَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمُعَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْنَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيَكْسِهِ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنِّهِ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۰)، ومسلم (۱۶۶۱)]. [انظر:

[۲۱۷۶۲، ۲۱۷۶۱]

(۲۱۷۳۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے آزمائی طور پر تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کی ماتحتی میں ہو، اسے چاہئے کہ وہ اپنے کھانے میں سے اسے کھلائے، اپنے لباس میں سے اسے پہنائے، اور اس سے ایسا کام نہ لے جس سے وہ مغلوب ہو جائے، اگر ایسا کام لینا ہو تو خود بھی اس کے ساتھ تعاون کرے۔

(۲۱۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْعَثِ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بِلُغَةِ قَوْمِهِ

(۲۱۷۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اسے اس کی قوم کی زبان میں ہی مبعوث فرمایا۔

(۲۱۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ أَبُوهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَقْنَا أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ وَالذُّوْرِ سَبَقًا بَيْنًا يَصْلَوْنَ وَيَصُومُونَ كَمَا نَصَلِّي وَنَصُومُ وَعِنْدَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَتْ عِنْدَنَا أَمْوَالٌ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِعَمَلٍ إِنْ أَخَذْتَ بِهِ أَذْرَكَتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَقَدْ مَنْ يَكُونُ بَعْدَكَ إِلَّا أَحَدًا أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ تُسَبِّحُ خِلَافَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَتَلْهِينَ وَتَكْبُرُ ثَلَاثًا وَتَلْهِينَ وَتَحْمَدُ أَرْبَعًا وَتَلْهِينَ

(۲۱۷۴۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مال و دولت والے تو واضح طور پر ہم سے سبقت لے گئے ہیں وہ ہماری طرح نماز روزہ بھی کرتے ہیں، اور ان کے پاس مال بھی ہے جس سے وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے جسے ہم صدقہ کر سکیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتا

دوں جس پر اگر تم عمل کر لو تو اپنے سے پہلے والوں کو پالو، اور بعد والوں کو پیچھے چھوڑ دو؟ الایہ کہ کوئی تم جیسا ہی عمل کر لے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو۔

(۲۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَوَّرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ قَالَ قَالْتُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبَّ الْكُعْبَةِ فَجَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فَبَدَأَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ هُمْ الْكَافِرُونَ مَا لَا إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ [راجع: ۲۱۶۷۸]۔

(۲۱۷۴۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۷۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ قَدْ تَلَقَّانِي بِرَوَاحِلَ قَدْ أَوْرَدَهَا ثُمَّ أَصْدَرَهَا وَقَدْ أَعْلَقَ قِرْبَةً فِي عُنُقِي بَعِيرٍ مِنْهَا لِيَشْرَبَ وَيَسْقِيَ أَصْحَابَهُ وَكَانَ خُلُقًا مِنْ أَخْلَاقِ الْعَرَبِ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ إِيهَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ ابْتَدَرَتْهُ حَبَابَةُ الْجَنَّةِ قُلْنَا مَا هَذَانِ الزَّوْجَانِ قَالَ إِنْ كَانَتْ رِحَالًا فَرَحْلَانِ وَإِنْ كَانَتْ خَبَلًا فَرَحْسَانِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَانِ حَتَّى عَدَّ أَصْنَافَ الْمَالِ كُلِّهِ [راجع: ۲۱۶۶۸]۔

(۲۱۷۴۲) مصعب بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ”ربذہ“ میں پہنچا، وہاں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ کچھ سواریاں پانی کے گھاٹ پر لے گئے پھر وہاں سے انہیں لارہے تھے، اور ایک اونٹ کی گردن میں ایک مشکیزہ لٹکا رکھا تھا تا کہ خود بھی پی سکیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا سکیں، جو کہ اہل عرب کی عادت تھی، میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پاس مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے اعمال ہیں، میں نے عرض کیا کہ اے ابو ذر! آپ نے نبی ﷺ کو جو فرماتے ہوئے سنا ہے، اس میں سے کچھ سنا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مال میں سے ”دو جوڑے“ خرچ کرتا ہے، جنت کے دربان اس کی طرف مسابقت کرتے ہیں، میں نے ان سے جوڑے کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر غلام ہوں تو دو غلام، گھوڑے ہوں تو دو گھوڑے، اور اونٹ ہوں تو دو اونٹ، اور انہوں نے مال کی تمام اصناف شمار کروادیں۔

(۲۱۷۴۲) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِيَّاهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَقَّيَ لُهُمُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْفُؤُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ لِلْمُصِيبَةِ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۷۴۳) حصصہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۷۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي شَكَّ مَهْدِيُّ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه البخاری (۱۲۳۷)، ومسلم (۹۴)]. [انظر: ۲۱۷۶۳].

(۲۱۷۴۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ أَمْرَيْنِ يَحُبُّ الْمَسَاكِينَ وَالذُّلَّاءُ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ ذَوْنِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ قَوْفِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّجِمَ وَإِنْ أَذْبَرْتُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّي وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَثَرِ تَعَتُّ الْعُرْشِ [صححه ابن حبان (۴۴۹)]. قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۷۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔

(۲۱۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَعَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ مُسْغَبَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا آثَرُ الْمَحَاسِدِ وَلَا الْخُلُوقِ قَالَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَا تَأْمُرُنِي بِهِ هَذِهِ السُّوَيْدَاءُ تَأْمُرُنِي أَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ لِإِذَا أَتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنْ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ دُونَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَخْصٍ وَمَزَلَةٍ وَإِنَّا نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْفِتَارَ وَحَدَّثَ مَعْرُ أَيْضًا بِالْحَدِيثِ أَجْمَعَ فِي قَوْلِ أَحَدِهِمَا أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْفِتَارَ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا الْفِتَارَ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اضْطِهَاؤُ آخَرَى أَنْ نَنْجُو عَنْ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَوَاقِيرُ

(۲۱۷۶) ابواسماء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ مقام ربذہ میں تھے، ان کے پاس ان کی سیاہ قام صحت مند بیوی بھی تھی، لیکن اس پر بناؤ سنگھار یا خوشبو کے کوئی اثرات نہ تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس جہن کو دیکھو، یہ مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں، جب میں عراق جاؤں گا تو وہاں کے لوگ اپنی دنیا کے ساتھ میرے پاس آئیں گے اور میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جہنم کے پل پر ایک راستہ ہوگا جوڑ کھڑانے اور پھسلن والا ہوگا، اس لئے جب ہم اس پل پر پہنچیں تو ہمارے سامان میں کوئی وزنی چیز نہ ہونا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ ہم وہاں سامان کے بوجھ تلے دبے ہوئے پہنچیں۔

(۲۱۷۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمَّةٌ يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَواتِكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَتَكُونُ أَمَّةٌ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۷۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ لَكُلِّ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ

يَقُمُ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ سِتِّ وَعِشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ لَا إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ لَيْلَةُ ثَمَانَ وَعِشْرِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ وَاجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ يَقُوتُوا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا يَا ابْنَ آحَى شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ [صححه ابن

عزيمه (٢٢٠٦)، وابن حبان (٢٥٤٧). قال الألباني: صحيح (أبوداود: ١٣٧٥، ابن ماجه: ١٣٢٧، الترمذی: ٨٠٦، النسائی: ٨٣/٣، ٢٠٢). قال شعيب: [إسناده ضعيف. فهذه الرواية شذت عن زابات السنن وخالفتها].

[الظر: ٢١٧٧٨].

(۲۱۷۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی بحری بتایا، پھر فرمایا اے بھتیجے! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(۲۱۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ الْمَعْنَى قَالََا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ الرَّحْبِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي إِلَّا فَلَا تَطْلُمُوا كُلُّ بَنِي آدَمَ يُعْطَى بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ وَلَا أَهْبِئِي وَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ كَانَ ضَالًّا إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ غَارِبًا إِلَّا مَنْ كَسَوْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ جَانِعًا إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ ظَلَمَانًا إِلَّا مَنْ سَقَيْتُ فَاسْتَغْفِرُونِي أَهْدِكُمْ وَاسْتَغْفِرُونِي أَكْسِكُمْ وَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ وَاسْتَغْفِرُونِي أَسْقِكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَإِنْسَكُمْ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأَنَاكُمْ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَسَيْكُمْ وَبَيْنَكُمْ

عَلَى قَلْبِ أَنْفَاكُمْ رَجُلًا وَاحِدًا لَمْ تَزِيدُوا فِي مُلْكِي شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَحْرَكُمْ وَجِنُّكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأَنْفَاكُمْ عَلَى قَلْبِ أَكْفَرِكُمْ رَجُلًا لَمْ تَنْقُصُوا مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ رَأْسُ الْمَخِيطِ مِنَ الْبَحْرِ [صححه مسلم (۲۰۷۷)].

(۲۱۷۵۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دے رکھا ہے اس لئے ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو، تمام بنی آدم دن رات گناہ کرتے رہتے ہیں، پھر مجھ سے معافی مانگتے ہیں تو میں انہیں معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، نیز ارشاد باری ہے، اے بنی آدم! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں لباس دے دوں، تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھلا دوں، اور تم میں سے ہر ایک پیاسا ہے سوائے اس کے جسے میں سیراب کر دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا، مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا، اور مجھ سے پانی مانگو میں تمہیں پلاؤں گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن و انس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت تم میں سب سے متقی آدمی کے دل پر ایک انسان کی طرح جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں کچھ اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن و انس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت سب سے کافر آدمی کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں اتنی کمی بھی نہیں کر سکیں گے جتنی کمی سوئی کا سراسر اندر میں ڈال کر نکالنے سے ہوتی ہے۔

(۲۱۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَابْتِمَا أَذْرَحَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد انصاری، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۵۲) وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ لَدَاكَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ زَيْدٍ الصَّلَاةُ فَاتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الصَّامِتِ فَالْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ لَدَ كُرْتُ لَهُ صَنِيعُ ابْنِ زَيْدٍ لَقَعَضَ عَلَى شَفِيهِ وَصَرَبَ فِعْدِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَصَرَبَ فِعْدِي كَمَا صَرَبْتُ عَلَى فِعْدِكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَصَرَبَ فِعْدِي كَمَا صَرَبْتُ فِعْدَكَ فَقَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصَلِّي [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۵۳) ابو العالیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابوذر رحمہ اللہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے غلیل (علیہ السلام) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۷۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدُكُمْ قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتَرُّهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْجِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۷۵۳) حضرت ابوذر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رحمہ اللہ نے فرمایا بھیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَدَ كُرْتُ لَهُ صَنِيعُ ابْنِ زَيْدٍ لَقَعَضَ عَلَى شَفِيهِ وَصَرَبَ فِعْدِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَصَرَبَ فِعْدِي كَمَا صَرَبْتُ عَلَى فِعْدِكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَصَرَبَ فِعْدِي كَمَا صَرَبْتُ فِعْدَكَ فَقَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصَلِّي [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۵۵) احنف بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں "جس میں قریش کے

کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، شریک تھا، کہ ایک آدمی آیا (اس نے ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جوان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جوان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گیا) میں اس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گیا، میں نے اس سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے ابوذر! میں نے لیک کہا، انہوں نے فرمایا احد پہاڑ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے اوپر نگاہ اٹھا کر سورج کو دیکھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے کسی کام سے بھیجیں گے، سو میں نے عرض کیا کہ دیکھ رہا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو، میں اس سارے کو خرچ کر دوں گا، سوائے تین دنانیر کے۔

(۲۱۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَدْعُ مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ نِصْفَ دِينَارٍ إِلَّا لَغَرِيمٍ [راجع: ۲۱۶۴۸]

(۲۱۷۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَشْيَاءَ يُؤْجَرُ فِيهَا الرَّجُلُ حَتَّى ذَكَرَ لِي غَشِيَانِ أَهْلِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ جُرْفِي شَهْوَتِهِ يُصِيبُهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ آتِمًا أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ الْوِزْرُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَكَذَلِكَ يُؤْجَرُ [راجع: ۲۱۶۹۱]

(۲۱۷۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ایسی چیزوں کا تذکرہ فرمایا جن پر انسان کو ثواب ملتا ہے، اور ان میں اپنی بیوی کے ”پاس آنے“ کو بھی ذکر فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسان کو اپنی خواہش کی تکمیل پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر وہ گناہگار ہوتا تو اسے اس پر عذاب نہ ہوتا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح عذاب ہوتا ہے اس طرح ثواب ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَاجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِثَلَاثَةِ أَسْمَعُ وَأَطَعُ وَلَوْ لَعَبْدٌ مُجَدِّعٍ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۸۳۳]

وَإِذَا صَنَعْتَ مَرْقَةً فَاتَّكِرْ مَا تَهْتَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاصْبِهِمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ [راجع: ۲۱۶۵۲]

وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا وَإِذَا وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱]

قَالَ قَاتِي الرَّجُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُوكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلُفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ [راجع: ۲۱۷۳۸].

(۲۱۷۶۲) معرور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے (ربذہ میں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے جو لباس پہن رکھا تھا، ویسا ہی ان کے غلام نے پہن رکھا تھا، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک دن انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو سخت ست کہتے ہوئے اس کی مال کی جانب سے عار دلائی، وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ابھی زمانہ جاہلیت کا کچھ اثر باقی ہے، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے، اس لئے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہئے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے اور تم انہیں ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان سے نہ ہو سکے، اگر ایسا کرتا پڑ جائے تو تم بھی ان کی مدد کرو۔

(۲۱۷۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَشَرَنِي [راجع: ۲۱۷۴۴].

(۲۱۷۶۴) وَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْفَقَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَشَرَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَلَمْتُ وَإِنْ سَرَقْتُ قَالَ وَإِنْ زَلَمْتُ وَإِنْ سَرَقْتُ [راجع: ۲۱۷۶۴].

(۲۱۷۶۳-۲۱۷۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر چہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهَزَّ وَحَجَّاجٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ قَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيِّ قَبْلِي وَوُصِرْتُ بِالرُّغْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ عَلَى عَدُوِّي وَيُعْنَتْ إِلَيَّ كُلُّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ حَجَّاجٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۷۶۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے،

(٢١٧٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي دَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُرْكَبُهُمْ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو دَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ [راجع: ٢١٦٤٤].

(٢١٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ مِنْ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [راجع: ٢١٦٧].

(٢١٧٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاحٍ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(٢١٧٦٩) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى أَبِي يَعْلَى عَنْ أَشْيَاخَ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَدْ كَرَّمَهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَاتَيْنِ تَنْتَبِحَانِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي لِمَ تَنْتَبِحَانِ قَالَ لَا قَالَ لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي وَسَيَقْضِي بَيْنَهُمَا [أخبره الطيالسي (٤٨٠)]. قال شعيب: حسن، وإسناده ضعيف.

(۲۱۷۶۸-۲۱۷۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سینگوں کے ساتھ ٹکراتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ابوذر! کہاتم ہو کہ یہ کس وجہ سے ایک دوسرے کو سینگ مار رہی ہیں؟

انہوں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ جانتا ہے اور عنقریب ان کے درمیان بھی فیصلہ فرمائے گا۔

(۲۱۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاخَ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَتَقَلَّبُ فِي السَّمَاءِ طَائِرٌ إِلَّا ذَكَرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [راجع: ۲۱۶۸۹]

(۲۱۷۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی

پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۷۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْمَعْنَى [راجع: ۲۱۶۸۹]۔

(۲۱۷۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهِ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ

جَنَازَةِ لَمْرُوتَا بَزِيدِ بْنِ وَهَبٍ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ

الْمُؤَدَّنُ أَنْ يُؤَدِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْنِي أَرَادَ أَنْ يُؤَدِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْرِدْ فَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ الطُّلُولِ فَصَلَّيْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اسْتَدَّتْ

الْحَرُّ فَلَا بُرْدَ إِلَّا بِالصَّلَاةِ [راجع: ۲۱۷۷۰]۔

(۲۱۷۷۲) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس

سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو

نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ

بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي بَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ

حُذَيْفٍ مَرَّ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ قَرَسٍ لَهُ فَسَأَلَهُ مَا تُعَالِجُ مِنْ قَرَسِكَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي أَظُنُّ أَنَّ هَذَا

الْقَرَسَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَهُ دَعْوَتُهُ قَالَ وَمَا دَعَاءُ الْبُهِيمَةِ مِنَ الْبُهِائِمِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ قَرَسٍ إِلَّا

وَهُوَ يَدْعُو كُلُّ سَحَرٍ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَوَّلْتَنِي عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ وَجَعَلْتَ رِزْقِي بِيَدِهِ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ

مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَوَأَفْقَهُ عَمُرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ [راجع: ۲۱۸۲۹]۔

(۲۱۷۷۳) معاویہ بن حداد ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے،

انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی

دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعا کا کیا مطلب؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے

دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ محری کے وقت یہ دعا نہ کرتا ہو اے اللہ! آپ نے اپنے

بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۱۷۷۴) حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنْ فُلَانٍ الْعَنْزِيِّ وَلَمْ يَقُلِ الْعَنْزِيُّ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَلَمَّا رَجَعَ تَقَطَّعَ النَّاسُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ بَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ سِرًّا مِنْ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَخْبَرُكَ قُلْتُ لَيْسَ بِسِرٍّ وَلَكِنْ كَانَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ يَأْخُذُ بِيَدِهِ يُصَافِحُهُ قَالَ عَلَى الْعَبِيرِ سَقَطْتُ لَمْ يَلْقَنِي قَطُّ إِلَّا أَخَذَ بِيَدِي غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَتْ بِلَاكَ آخِرُهُمْ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَاتَّبَعْتُهُ فِي مَرَجِهِ الْإِدَى تَوَلَّى فِيهِ فَوَجَدْتُهُ مُضْطَجِعًا فَاسْتَبَيْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَاتَّوَمَتَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۱۷۷۵، ۲۱۸۰۸]

(۲۱۷۷۴) فلان عنزی کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگا لیا۔

(۲۱۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ كَعْبِ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ سِيرَ مِنَ الشَّامِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي [راجع: ۲۱۷۷۴]

(۲۱۷۷۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْنَا مِنْ حَاشِي الْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْفِئِهَا وَإِنْ جِئْتَ وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِنْ جِئْتَ وَلَمْ يَصَلِّ صَلَّيْتَ مَعَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُكَ لَكَ نَافِلَةً وَكُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ [راجع: ۲۱۶۳۱] يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ جَاعُوا حَتَّى لَا تَبْلُغَ مَسْجِدَكَ مِنَ الْجَهْدِ أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ مِنَ الْجَهْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ مَاتُوا حَتَّى يَكُونَ الْبَيْتُ بِالْعَبْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ

صَانِعٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ قُتِلُوا حَتَّى يَغْرُقَ حِجَابَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدَّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَدْخُلُ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِ أَنَا دَخَلْتُ عَلَى قَالَ تَلْبِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَحْمِلُ السَّلَاحَ قَالَ إِذَا شَارَحْتَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ خِفْتَ أَنْ يَنْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاقْنِي طَائِفَةً مِنْ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِيمَانِكَ وَإِيمَانِهِ

[راجع: ۲۱۶۵۱]

(۲۱۷۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے کسی کنارے سے نکلے تو میں نبی ﷺ کے پیچھے تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بنالیا، اور فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر بنی ہوگی تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجارة الریت“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِمْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَمُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْخَصْيِ فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ تَسْوِيَةِ الْخَصْيِ أَوْ مَسْحِ

[صححه ابن خزيمة (۹۱۶). قال شعيب: صحيح و هذا الإسناد ضعيف]

(۲۱۷۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے، حتیٰ کہ دوران نماز کنکریوں کو ہٹانے کے متعلق بھی پوچھا ہے، جس کا جواب نبی ﷺ نے نہ دیا تھا کہ صرف ایک مرتبہ برابر کر لو، یا چھوڑ دو (اسی طرح رہنے دو)

(۳۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يَبْقَى سَبْعٌ لَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الْبَتَّى تَلِيهَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بِقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ بِقِيَّةُ لَيْلَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ وَقَالَ وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِهِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ لَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ [راجع: ۲۱۷۴۹]

(۲۱۷۷۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی صحری بتایا، پھر فرمایا اے بھتیجے! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(۳۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَعَبْدُ الْبَاقِلِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ فَلَا تَحْوِكُوا الْفُحْصَى [راجع: ۲۱۶۵۶]

(۲۱۷۷۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکلیوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۳۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ الْفَخَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَيُّ الْعَنَاقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ

تَصَدَّقْ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷]

(۲۱۷۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ عَكَافُ بْنُ بَشْرِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَكَافُ هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ وَأَنْتَ مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ وَأَنَا مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ أَنْتَ إِذَا مِنْ إِخْوَانِ الشَّيَاطِينِ وَلَوْ كُنْتَ فِي النَّصَارَى كُنْتَ مِنْ رُءُفَائِهِمْ إِنَّ سُنَّتَنَا النِّكَاحُ شِرَارُكُمْ عَزَابُكُمْ وَأَزَادِلْ مَوْتَاكُمْ عَزَابُكُمْ أَبَالِ الشَّيْطَانِ تَمَرُّسُونَ مَا لِلشَّيْطَانِ مِنْ سِلَاحٍ أَهْلُغَ فِي الصَّالِحِينَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا الْمُتَزَوِّجُونَ أُولَئِكَ الْمُطَهَّرُونَ الْمُبْرَتُونَ مِنَ الْخَنَا وَيُحَكَّ يَا عَكَافُ إِنَّهُمْ صَوَاحِبُ أَيُّوبَ وَدَاوُدَ وَيُوسُفَ وَكُرْسُفَ فَقَالَ لَهُ بَشْرُ بْنُ عَطِيَّةٍ وَمَنْ كُرْسُفٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَعْْبُدُ اللَّهَ بِسَاحِلٍ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ثُمَّ إِنَّهُ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فِي سَبِّ أَمْرَأَةٍ عَشِقَهَا وَتَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ اللَّهُ بِغَضٍ مَا كَانَ مِنْهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَيُحَكَّ يَا عَكَافُ تَزَوَّجْ وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمُدْبَذِينَ قَالَ زَوْجَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ كَرِيمَةً بِنْتُ كَلُثُومِ الْحِمَيْرِيِّ

(۲۱۷۸۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ”عکاف بن بشر تمیمی“ نام کا ایک آدمی آیا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا عکاف! تمہاری کوئی بیوی ہے؟ عکاف نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کوئی باندی؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا تم مالدار بھی ہو؟ عرض کیا جی الحمد للہ! نبی ﷺ نے فرمایا پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم عیسائیوں میں ہوتے تو ان کے راہبوں میں شمار ہوتے لیکن ہماری سنت تو نکاح ہے، تم میں سے بدترین لوگ کنوارے ہیں، اور گھنیا ترین موت مرنے والے کنوارے ہیں، کیا تم شیطان سے لڑتے ہو؟ شیطان کے پاس نیک آدمیوں کے لئے عورتوں سے زیادہ کارگر ہتھیار کوئی نہیں، الا یہ کہ وہ شادی شدہ ہوں، یہی لوگ پاکیزہ اور گندگی سے مبرا ہوتے ہیں، عکاف! یہ عورتیں تو حضرت ایوب علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، یوسف علیہ السلام اور کرسف علیہ السلام کی ساتھی رہی ہیں، بشر بن عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کرسف، کون تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ ایک آدمی تھا جو کسی ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہا، دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام کرتا تھا

اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي صَفْصَعَةُ قَالَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَقُودُ جَمَلًا لَهُ وَفِي عُنُقِهِ قِرْبَةً فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَتْلَوْا الْحِنْتَ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يَا هُمْ [راجع: ۲۱۶۶۷]۔

(۲۱۷۸۳) مصعب بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت اپنا اونٹ ہانک رہے تھے جس کے گلے میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل فرما دے گا۔

(۲۱۷۸۵) وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفُوتُ مِنْ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَبِيبَةُ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَزِيدُ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يَا هُمْ [راجع: ۲۱۶۶۸]۔

(۲۱۷۸۵) اور جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الرِّبْدَةِ فَإِذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ جَاءَ فَكَلَّمْتُ امْرَأَتَهُ فِي شَيْءٍ فَكَأَنَّهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ وَعَادَ فَعَادَتْ فَقَالَ مَا تَرِدُنَّ عَلَيَّ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلْعِ فَإِنْ نَبَيْتَهَا انْكَسَرَتْ وَفِيهَا بَلْعَةٌ وَأَوْدٌ [راجع: ۲۱۶۶۵]۔

(۲۱۷۸۶) نعیم بن قعناب کہتے ہیں کہ میں ”ربذہ“ کی طرف روانہ ہوا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انہوں نے اپنی بیوی سے کوئی بات کی، اس نے انہیں آگے سے جواب دے دیا، دو مرتبہ اسی طرح ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم لوگ نبی ﷺ کے فرمان سے آگے نہیں بڑھ سکتے کہ عورت پہلی کی طرح ہے، اگر تم اسے موڑو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، ورنہ اسی ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ گزارہ کرنا پڑے گا۔

(۲۱۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةُ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]۔

(۲۱۷۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاءے کا پھولا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمْعٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ يَا بَنِي غِفَارٍ قُولُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَلْوَاجٍ فَوُجٌ رَاكِبِينَ طَائِعِينَ كَاسِبِينَ وَفُوجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعُونَ وَفُوجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمْ إِلَى النَّارِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ هَذَانِ قَدْ عَرَفْنَاهُمَا فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعُونَ قَالَ يُلْقَى اللَّهُ الْآفَاقَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لَا يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ الْمُعْجِبَةُ فَيُعْطِيهَا بِالْشَّارِفِ ذَاتِ الْقَبْ فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا [قال الألباني: ضعيف (النسائي: ۱۱۶/۴). قال شعيب: إسناده قوي].

(۲۱۷۸۸) ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے غوغفار! جو بات کہا کرو اس میں اختلاف نہ کیا کرو، کیونکہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ لوگوں کو تین گروہوں کی شکل میں قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، ایک گروہ تو سواروں کا ہوگا جو کھاتے پیتے اور لباس پہنے ہوں گے، دوسرا گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا ہوگا، اور ایک گروہ وہ ہوگا جن کے چہروں پر فرشتے آگ مسلط کر دیں گے اور انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، کسی نے پوچھا کہ ان دو گروہوں کی بات تو ہمیں سمجھ میں آگئی، یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ سواری پر کوئی آفت نازل کر دے گا حتیٰ کہ کوئی سواری نہ رہے گی، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ایک آدمی کے پاس ایک نہایت عمدہ باغ ہو اور اسے کوئی غضبناک اونٹنی دے دی جائے تو ظاہر ہے کہ وہ اس پر سواری نہیں کر سکے گا۔

(۲۱۷۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نِعَمْ الْعَلَامُ فَاتَّبَعَنِي رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَحْيَى ادْعُ اللَّهَ لِي بِخَيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَدْعُو لِي مِنْكَ قَالَ يَا ابْنَ أَحْيَى إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ مَرَرْتُ بِهِ أَنْفًا يَقُولُ نِعَمْ الْعَلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۶۰].

(۲۱۷۸۹) غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غصیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غصیف نے کہا The Real Muslims Portal، لیے بخشش کی دعاء

کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غصیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ تَرَكَّهُ عَلَيْهِ وَإِلَهُ وَاللَّهُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ تَشَبَّهَتْ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِي (۲۱۷۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں تم سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب ہوں گا، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرا قرب اسے ملے گا جو دنیا سے اسی حال پر واپس چلا جائے جس پر میں اسے چھوڑ کر جاؤں، بخدا! میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس نے دنیا سے کچھ نہ کچھ تعلق وابستہ نہ کر لیا ہو۔

(۲۱۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ بَرْدَعَةٌ أَوْ قَطِيفَةٌ قَالَ فَبِذَاكَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَذَرِي آيْنَ تَغِيبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِئَةٍ تَنْطَلِقُ حَتَّى تَخْرُجَ لِرَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ سَاجِدَةً تَحْتَ الْعَرْشِ فَإِذَا حَانَ خُرُوجُهَا أَذِنَ اللَّهُ لَهَا فَتَخْرُجُ فَتَطْلُعُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْلُعَ مِنْ حَيْثُ تَغْرُبُ حَبَسَهَا فَتَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ مَسِيرِي بَعِيدٌ فَيَقُولُ لَهَا أَطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَبِثَ لَكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا [راجع: ۲۱۶۲۵]۔

(۲۱۷۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۷۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الثَّوْمَانُ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ الْقَاسِمِ وَقَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا قَدْ حَمَلْنَا لِأَبِي ذَرٍّ شَيْئًا نُرِيدُ أَنْ نَعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَاتَيْنَا الرَّبْدَةَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْهُ قِيلَ اسْتَأْذِنْ فِي الْحَجِّ فَأَذِنَ لَهُ فَاتَيْنَاهُ بِالْبَلَدَةِ وَهِيَ مِنِّي فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ قِيلَ لَهُ إِنَّ عَثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ، صَلَّيْتُ مَعَ أُمِّكَ، عُمَةُ ثُمَّ قَامَ أَنَّهُ ذَا فَصَلَّى أَرْبَعًا فَصَلَّى لَهُ عَثْتُ عَلَى أَمِيرٍ

إسناده ضعيف.]

(۲۱۷۹۲) ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے کچھ چیزیں اکٹھی کیں تاکہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جا کر دے آئیں، چنانچہ ہم ”ربذہ“ میں پہنچے اور انہیں تلاش کرنے لگے لیکن وہ وہاں نہیں ملے، کسی نے بتایا کہ انہوں نے حج پر جانے کی اجازت مانگی تھی، جو انہیں مل گئی، چنانچہ ہم منیٰ میں پہنچے، ابھی ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ کسی نے آ کر انہیں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائی ہیں، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی طبیعت پر اس کا بہت بوجھ ہوا اور انہوں نے کچھ تلخ باتیں کہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے، انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، اور میں نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو چار کعتیں پڑھیں، کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے پہلے تو امیر المؤمنین کے فعل کو معیوب قرار دیا، پھر خود ہی کام کرنے لگے، انہوں نے فرمایا اختلاف کرنا زیادہ شدید ہے، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک بادشاہ آئے گا، تم اسے ذلیل نہ کرنا، جو شخص اسے ذلیل کرنا چاہے گا تو گویا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی، اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی تا آنکہ وہ اس سوراخ کو بند کر دے جسے اس نے کھولا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا، پھر اگر وہ واپس آ جاتا ہے تو وہ اس کی عزت کرنے والوں میں ہوگا، نبی ﷺ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا ہے کہ ہم تین چیزوں سے مغلوب نہ رہیں، امر بالمعروف کرتے رہیں، نہی عن المنکر کرتے رہیں اور لوگوں کو سنتوں کی تعلیم دیتے رہیں۔

(٢١٧٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى أَيُّمًا ذَهَبَ أَوْ فِضَّةٌ أَوْ كَى عَلَيْهِ فَهُوَ كَى عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يَفْرَغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِفْرَاقًا [راجع: ٢١٧٩٢].

(۲۱۷۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(٣٧٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ أَخَذَ بِحُلْفَةِ بَابِ الْكُفَّةِ فَقَالَ سَمِعْتُ

الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ [صححه ابن خزيمة (۲۷۴۸) قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره] (۲۱۷۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ باب کعبہ کا حلقہ پکڑ کر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے۔

(۲۱۷۹۵) حَدَّثَنَا رُوْحٌ وَهَاشِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ هَاشِمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ هَاشِمٌ قَالَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ [راجع: ۲۱۷۰۷]۔

(۲۱۷۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔ (۲۱۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ وَالْأَعْمَشُ كُلُّهُمْ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۱۶۷۴]۔

(۲۱۷۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۱۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِقَوْمٍ يَغْيُرُ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۵۰۸)، ومسلم (۶۱)]۔ [انظر: ۲۱۹۰۴]۔

(۲۱۷۹۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ

الْبَدِیْلِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أبيضٌ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى زَعْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ زَعِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ بِهِذَا بَعْدُ وَيَقُولُ وَإِنْ زَعِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ [صححه البخاري (۵۸۲۷) و صححه مسلم (۹۴)].

(۲۱۷۹۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ سو رہے تھے، دوبارہ حاضر ہوا تب بھی سو رہے تھے، تیسری مرتبہ نبی ﷺ جاگ چکے تھے چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جو بندہ بھی لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اسی اقرار پر دنیا سے رخصت ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے پوچھا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ بدکاری اور چوری ہی کرے، یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے، چوتھی مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے یہی جملہ دہراتے ہوئے نکل گئے اور جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو یہ جملہ ضرور دہراتے ”اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔“

(۲۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْثَرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّيْذَةِ فَبَكَتْ أُمُّهُ فَقَالَ مَا يَبْكُكِ قَالَتْ أَبْكِي لَا يَدُلِّي بِنَفْسِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ كَفْنَا فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ بِشَهْدَةِ عَصَابَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِيَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَفُرْقَةٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوتُ فَرَأَيْتُ الطَّرِيقَ فَإِنَّكَ سَوْفَ تَرَيْنِ مَا أَقُولُ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذِبْتُ قَالَتْ وَآتَى ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ قَالَ رَأَيْتُ الطَّرِيقَ قَالَ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخْدُ بِهِمْ رَوَّاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرِّعْمُ فَأَقْبَلَ الْقَوْمَ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا مَا لِكَ قَالَتْ أَمْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَكْفُونَهُ وَتُؤَجِّرُونَ فِيهِ قَالُوا وَمَنْ هُوَ قَالَتْ أَبُو ذَرٍّ فَقَدَّوْهُ بِأَبَانِهِمْ وَأُمَمَاتِهِمْ وَوَضَعُوا سِيَاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا يَتَبَدَّرُونَ فَقَالَ آبَشِرُوا أَنْتُمْ النَّفَرُ الْبَدِينِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِكُمْ مَا قَالَ آبَشِرُوا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرَيْنِ مُسْلِمِينَ هَلَكَ بَيْنَهُمَا وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَاحْتَسَبَا وَصَبَرَا فَيَرِيَانِ النَّارَ أَبَدًا ثُمَّ قَدْ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسْعُنِي لَمْ أَكْفُنْ إِلَّا فِيهِ فَأَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَنْ لَا يَكْفُنِي

رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ امِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيْدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا اِلَّا قَسِي مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَنَا صَاحِبُكَ تُوْبَانِ لِي عِيْسَى مِنْ غَزَلِ اُمِّي وَاَجِدُ تُوْبَيَّ هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ اَنْتَ صَاحِبِي فَكَفَّنِي (۲۱۷۹۹) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

اور میں نے نبی ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

ان کی پیروی نے کہا کہ اب تو حجاج کرام بھی واپس چلے گئے، اب کون آئے گا؟ انہوں نے فرمایا تم راستے کا خیال رکھو، ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھی کہ اسے کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سوار یوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے، یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدھ تیزی سے آتے ہیں، وہ لوگ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) اس نے بتایا کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے، اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو، تمہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا، انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے اپنے ماں باپ کو ان پر قربان کیا، اپنے کوڑے جانوروں کے سینوں پر رکھے اور تیزی سے چلے۔

وہاں پہنچے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا، خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جن دو مسلمان مرد و عورت کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں اس پر ثواب کی نیت سے صبر کریں تو وہ جہنم کو کبھی نہیں دیکھیں گے، اب آج جو میری حالت ہے وہ تمہارے سامنے ہے، اگر میرے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ایسا مل جائے جو مجھے پورا آ جائے تو مجھے اسی میں کفن دیا جائے، اور میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم میں سے کوئی ایسا آدمی کفن نہ دے جو امیر ہو، یا چوہدری ہو، یا ڈاکیا ہو، اب ان لوگوں میں سے ہر ایک میں ان میں سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور پائی جاتی تھی، صرف ایک انصاری نوجوان تھا جو لوگوں کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا، میرے پاس دو کپڑے ہیں جو میری والدہ نے بنے تھے ان میں سے ایک میرے جسم پر بھی ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ہی میرے ساتھی ہو لہذا تم ہی مجھے کفن دینا۔

(۲۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي

ذَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ لِلنَّاسِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ بَيَّتَ الْمُقَدِّسَ فَسَبَّلَ كَمَا بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَحِينَئِذٍ أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ قَتَمَ مَسْجِدًا [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِيكَ صَدَقَةً كَثِيرَةً قَدْ تَرَكْتُكَ لَصَلِّ سَمِعَكَ وَفَضَلَ بَصَرَكَ قَالَ وَلِي مَبَاضِعُكَ أَهْلَكَ صَدَقَةٌ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَبُو جَرُّ أَحَدُنَا فِي شَهْرِيهِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعْتَهُ فِي غَيْرِ حِلٍّ أَكَانَ عَلَيْكَ وَزْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَحْتَسِبُونَ بِالْأَخِيرِ [راجع: ۲۱۶۹۱].

(۲۱۸۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی بہت سے صدقات کر سکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کو صحیح راستہ بتا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں نکلتے والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۲۱۸۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خَلِيدُ الْعَصْرِيِّ قَالَ أَبُو جَرُّ بْنُ لَقِيْتُ خَلِيدًا قَالَ لَا أَذْهَبُ عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَنَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْهُمْ قَالَ لِيَسْئُرَ الْكُتَّارُونَ بِكَيْ مِنْ قَبْلِ ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ بَطُونِهِمْ وَبِكَيْ مِنْ قَبْلِ أَفْقَالِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَنَادَى بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ عُدُّهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ لَمَنَّا لِدِينِكَ قَدْ غَمُ [راجع: ۲۱۷۵۵].

(۲۱۸۰۲) اخف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے

والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گردی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۸۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَعَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالََا حَدَّثَنَا دُبَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ الْعَطَّارُ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي دُبَيْلٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ مِخْجَنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتَوْلُعُ الرَّجُلُ يَأْذِنُ اللَّهُ يَتَصَعَّدُ خَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ [راجع: ۲۱۶۲۷]۔

(۲۱۸۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ مونہ نے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۸۸۴) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُويهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فَيْكَ ابْنُ آدَمَ إِنْ تَلَفَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَقَيْتَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَذِيبَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَنْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرَ لَكَ وَلَا أَبَالِي [اخرجه الدارمي (۲۷۹۱)]۔

قال شعيب: حسن وهذا [إسناد ضعيف]۔ [انظر: ۲۱۸۳۲، ۲۱۸۳۸]۔

(۲۱۸۰۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۸۸۵) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانٌ قَالََا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُمَيْيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَلِي بَعْضُ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّايَ أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ إِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا

فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزَرَ وَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ عَفَّانُ تَصَدَّقُونَ وَقَالَ وَتَهْلِيلُهُ وَتَكْبِيرُهُ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعٍ [صححه مسلم (۱۰۰۶)]

وابن حبان (۸۳۸، ۴۱۶۷)۔ [انظر: ۲۱۸۱۴]

(۲۱۸۰۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی ”خواہش“ پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا، بعض راویوں نے جہلیل و تکبیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔

(۲۱۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الْأَسْوَدِ

(۲۱۸۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۰۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عِيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضْبَحُ عَلَى كُلِّ سَلَامَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَتَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَى أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ بَرَكْتُهُمَا مِنْ الصَّحْحَى [انظر: ۲۱۸۸۱]

(۲۱۸۰۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، جہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ بْنِ كَعْبٍ الْقَدَوِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ غَنَرٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ جِئْتُ مِنْ سَيْرٍ مِنَ الشَّامِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذْنٌ أَخْبَرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا فَقُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ سِرًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا وَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ

لَمَّا جُنْتُ أَخْبِرْتُ بِرَسُولِهِ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ فَالْتَزَمَنِي لَمَّا كَانَتْ أَجُودَ وَأَجُودَ [راجع: ۲۱۷۷۴].

(۲۱۸۰۸) فلان غزنی کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک بانجرا آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، اور سب سے بہترین ہوا کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگا لیا۔ ﷺ

(۲۱۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۰۸].

(۲۱۸۰۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۸۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا ذَرُّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُوَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وُجْهِهَا قَالَ لَقَالَ لِي صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فُجِّهَا فَإِنْ أَذْرَكَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصَلِّي [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۸۱۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مِيسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَبَ فَبَعْدَهُ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُوَخَّرُونَ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فُجِّهَا ثُمَّ انْهَضْ فَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۸۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يَقُولُ لَهُ فُلَانُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُجِيبٍ قَالَ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ أَرَاهُ قَالَ قَبِيعَةُ سَفِيهَةٌ فَضَاءُ فَتَهَاؤُهَا وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ قَالَ أَحَدٍ تَرَكَ صَفْرَاءَ أَوْ بَيْضَاءَ إِلَّا كُتِبَ بِهَا

(۲۱۸۱۲) ابو مجیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا دستہ چاندی کا بنوار کھا تھا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص سونا چاندی اپنے اوپر چھوڑتا ہے، اسے اسی کے ساتھ داغا جائے گا۔

(۲۱۸۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْكَذَابِ [راجع: ۲۱۶۴۴]

(۲۱۸۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہمند کوٹنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَى عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يَصْلُونَ كَمَا نَصَلِي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفَضُولِ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَلَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ وَزْرٌ أَوْ الْوِزْرُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ يَكُونُ لَهُ الْأَجْرُ [راجع: ۲۱۸۰۵]

(۲۱۸۱۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں،

نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی "خواہش" پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رحمہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب تک وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا۔

(۲۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَاتَكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاحْكُسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ أَوْ قَالَ تَكْتَسُونَ وَمَنْ لَا يَلَامُكُمْ فَبِعُودِهِ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۱۶۱)].

قال شعيب: حسن لغيره بهذه السياقة وهذا الإسناد رجاله ثقات [إلا أنه منقطع]. [انظر ۲۱۸۴۷].

(۲۸۱۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي مَبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ صَدَقَهُ مِنْهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ أَتَصَدَّقُ وَلَيْسَ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ لِأَنَّ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْوِينُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعَزُّلُ الشُّوْكَةَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَالْعِظَمُ وَالْحَجَرُ وَتَهْدِي الْأَعْمَى وَتُسْمِعُ الْأَصَمَّ وَالْأَبْغَمَ حَتَّى يَفْقَهُ وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا وَتَسْعَى بِشِدَّةٍ سَافِكَ إِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيثِ وَتَرْفَعُ بِشِدَّةٍ ذِرَا عَيْكَ مَعَ الضَّعِيفِ كُلِّ ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ وَلَكَ فِي جَمَاعِكَ زَوْجَتَكَ أَجْرٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كَيْفَ يَكُونُ لِي أَجْرٌ فِي شَهْوَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَأَذْرَكَ وَرَجَوْتَ خَيْرَهُ لَمَاتَ أَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ خَلَقْتَهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ خَلَقَهُ قَالَ فَأَنْتَ هَدَيْتَهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ فَأَنْتَ كُنْتَ تَرْزُقُهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ كَانَ يَرْزُقُهُ قَالَ كَذَلِكَ فَضَعَهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنَّبَهُ حَرَامَهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحْيَاءُ وَإِنْ شَاءَ أَمَاتَهُ وَلَكَ أَجْرٌ [صححه ابن خبان (۳۳۷۷)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۸۱۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر لیک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر شیخ کا کلمہ بھی صدقہ ہے، جلیل بھی صدقہ ہے، کبیر بھی صدقہ ہے، تمہید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نبی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دور کتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت

پڑھتا ہے، لوگوں کے راستے سے کاٹا، ہڈی اور پتھر ہٹا دو، ناپینا کو راستہ دکھا دو، گوشت کے بھرے کو بات سمجھا دو، کسی ضرورت مند کو اس جگہ کی رہنمائی کر دو جہاں سے اس کی ضرورت پوری ہونے کا تمہیں علم ہو، اپنی پنڈلیوں سے دوڑ کر کسی مظلوم اور فریادرس کی مدد کر دو، اپنے ہاتھوں کی طاقت سے کسی کمزور کو بلند کر دو، یہ سب تمہاری جانب سے اپنی ذات پر صدقہ کے دروازے ہیں، بلکہ تمہیں اپنی بیوی سے مباشرت پر بھی ثواب ملتا ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اپنی شہوت پوری کرنے میں مجھے کیسے اجر مل سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو، اور تم اس سے خیر کی امید رکھتے ہو لیکن وہ مر جائے تو کیا تم اس پر ثواب کی امید رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے تم نے پیدا کیا تھا؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے پیدا کیا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اسے ہدایت دی تھی؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے اسے ہدایت دی تھی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اسے رزق دیتے تھے؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ اسے رزق دیتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح اسے بھی حلال طریقے پر استعمال کرو اور حرام طریقے سے اجتناب کرو، اگر اللہ نے چاہا تو کسی کو زندگی دے دے گا، اور اگر چاہا تو کسی کو موت دے دے گا لیکن تمہیں اس پر ثواب ملے گا۔

(۲۱۸۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا أُرِيدُ الْعَطَاءَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَلَسْتُ إِلَى حَلَقَةٍ مِنْ حَلَقَةِ قُرَيْشٍ فَبَجَّاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَسْمَالٌ لَهُ قَدْ لَفَّ ثَوْبًا عَلَى رَأْسِهِ قَالَ بَشِّرُ الْكَثَّارِينَ بَغْيٌ فِي الْجَبَاهِ وَبَغْيٌ فِي الظُّهُورِ وَبَغْيٌ فِي الْجُنُوبِ ثُمَّ تَنَحَّى إِلَيَّ سَارِيَةً فَصَلَّى خَلْفَهَا رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا شِئٌ سَمِعْتُكَ تَنَادَى بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا شَيْئًا سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ أَخُذُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ فَمَا تَرَى قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً وَيُؤْهِلُكَ أَنْ يَكُونَ دَيْنًا فَإِذَا كَانَ دَيْنًا فَأَرْفُضْهُ [راجع: ۲۱۷۵۵]

(۲۱۸۱۷) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَرَى عَفَّانَ إِلَّا وَهَمَ وَذَهَبَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ لِأَنَّ عَفَّانَ زَادَهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا [راجع: ۲۱۷۰۰].

(۲۱۸۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَشْيَاحِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ

(۲۱۸۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کر لیا کرو جو اس گناہ کو مٹا دے، میں نے عرض کیا کہ لا الہ الا اللہ کہنا نیکیوں میں شامل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو سب سے افضل نیکی ہے۔

(۲۱۸۲۰) حَدَّثَنَا

(۲۱۸۲۰) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ حدَّثَنَا لکھا ہوا ہے۔

(۲۱۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْجَنَاءَ وَالْكُتْمَ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۸۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۸۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ أَمْرَاءُ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا فَإِنْ أَنْتَ أَذَرْتَهُمْ فَصَلَّ الصَّلَاةَ لَوْ قَفِهَا وَرَبَّمَا قَالَ فِي رَحْلِكَ ثُمَّ انْتَبِهْ فَإِنْ وَجَدْتَهُمْ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُمْ لَمْ يَصَلُّوا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ فَتَكُونَ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۸۲۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبَّ الْكُعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي أَنْزِلَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ فَلَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ هَكَذَا فَخَفَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ

يَعِيْبِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَدَعُ إِلَّا بَقْرًا وَغَنَمًا لَمْ يُؤَدَّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَلَيْهِ أُعِيدَتْ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸]۔

(۲۱۸۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سیٹگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ نَحْنُوا كِبَارُ ذُنُوبِهِ وَسَلْوُهُ عَنْ صِغَارِهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَمْ أَرَهَا هُنَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدَتْ تَوَاجِدُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً [راجع: ۲۱۷۲۱]۔

(۲۱۸۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ چھپا لیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک نیکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتنا ہتے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفَعُ بَصْرَكَ فَانْظُرْ أَرَفَعُ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفَعُ بَصْرَكَ فَانْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ ضَعِيفٌ

أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قَرَابِ الْأَرْضِ مِثْلِي هَذَا [راجع: ۲۱۷۲۵].

(۲۱۸۲۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابوذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر طلعہ دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیئے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۸۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ أُمَّتِي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَجِئُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أُعْطِيَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۷۱۳].

(۲۱۸۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۸۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ أَنَّهَا انْطَلَقَتْ مُعْتَمِرَةً فَانْتَهَتْ إِلَى الرَّبَذَةِ فَسَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّى بِالْقَوْمِ ثُمَّ تَخَلَّفَ أَصْحَابُ لَهُ يُصَلُّونَ فَلَمَّا رَأَى قِيَامَهُمْ وَتَخَلَّفَهُمْ انْصَرَفَ إِلَى رَحْلِهِ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ قَدْ أَخْلَوْا الْمَكَانَ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَوَمَّ إِلَيَّ بِمِصْبَحِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَامَ خَلْفِي وَخَلْفَهُ فَأَوَمَّ إِلَيْهِ بِشِمَالِهِ فَقَامَ عَنْ شِمَالِهِ فَقُمْنَا ثَلَاثًا يُصَلِّي كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا بِنَفْسِهِ وَيَتْلُو مِنَ الْقُرْآنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْلُو فَقَامَ بِأَيِّهِ مِنَ الْقُرْآنِ يَرُدُّهَا حَتَّى صَلَّى الْغَدَاةَ فَبَعْدَ أَنْ أَصْبَحْنَا أَوَمَّاتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْ سَلَّمَ مَا أَرَادَ إِلَيَّ مَا صَنَعَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يُحَدِّثَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِأَبَى ابْنِ وَأُمِّي قُمْتُ بِأَيِّهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَعَكَ الْقُرْآنُ لَوْ فَعَلَ هَذَا بَعْضُنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ قَالَ دَعَوْتُ لِأُمَّتِي قَالَ كَمَاذَا أُجِبتُ أَوْ مَاذَا رُدَّ عَلَيْكَ قَالَ أُجِبتُ بِالَّذِي لَوْ أَطْلَعَ عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنْهُمْ طَلْعَةً تَرَكُوا الصَّلَاةَ قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ بَلَى فَانْطَلَقْتُ مُعْنِياً قَرِيباً مِنْ قُلُوبِهِمْ بِحَجَرٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ إِنْ تَبِعْتَ إِلَى النَّاسِ بِهَذَا نَكَلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ فَتَأْذَى أَنْ أَرْجِعَ فَرَجَعَ وَتِلْكَ الْآيَةُ إِنْ تَعَلَّيْنَاهُمْ فَلِنَبْنِيهِمْ عِبَادَتَكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۸۶۰۴].

(۲۱۸۳۷) جسرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرہ کے لئے جا رہی تھیں، مقام ربذہ میں پہنچیں تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ

کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ہٹ کر نوافل پڑھنے لگے، نبی ﷺ یہ دیکھ کر اپنے خیمے میں واپس چلے گئے، جب دیکھا کہ لوگ جاچکے ہیں تو اپنی جگہ پر واپس آ کر نوافل پڑھنے شروع کر دیے، میں پیچھے سے آیا اور نبی ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے مجھے اشارہ کیا اور میں ان کی دائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، وہ ہمارے پیچھے کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا اور وہ بائیں جانب جا کر کھڑے ہو گئے۔

اس طرح ہم تین آدمیوں نے قیام کیا اور ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا، اور اس میں جتنا اللہ کو منظور ہوتا، قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا، اور نبی ﷺ اپنے قیام میں ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا، صبح ہوئی تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ نبی ﷺ سے رات کے عمل کے متعلق سوال کریں لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا کہ میں تو اس وقت تک نبی ﷺ سے کچھ نہیں پوچھوں گا جب تک وہ از خود بیان نہ فرمائیں۔

چنانچہ بہت کر کے میں نے خود ہی عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ ساری رات قرآن کریم کی ایک ہی آیت پڑھتے رہے حالانکہ آپ کے پاس تو سارا قرآن ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسا کرتا تو ہمیں اس پر غصہ آتا، نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے دعاء کر رہا تھا، میں نے پوچھا کہ پھر آپ کو جواب ملا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا جواب کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ میں گردن موڑ کر جانے لگا، ابھی اتنی دور ہی گیا تھا کہ جہاں تک پتھر پہنچ سکے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر آپ نے انہیں یہ پیغام دے کر لوگوں کے پاس بھیج دیا تو وہ عبادت سے بے پرواہ ہو جائیں گے، اس پر نبی ﷺ نے انہیں آواز دے کر واپس بلا لیا اور وہ واپس آ گئے، اور وہ آیت یہ تھی ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۸۲۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا قُذَامَةُ الْبَكْرِيُّ فَلَدَّكَ نَحْوَهُ وَقَالَ يَنْكَلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ [راجع: ۲۱۶۵۴]۔

(۲۱۸۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُلَيْجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُلَؤَدُنْ لَهُ مَعَ كُلِّ فُجْرٍ يَدْعُو بِدَعْوَتَيْنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مِنْ خَوَّلَتْنِي مِنْ بَنِي آدَمَ فَاجْعَلْنِي مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ عَنْ يَزِيدٍ عَنْ

(۲۱۸۲۹) معاویہ بن حجاج ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعاء کا کیا مطلب؟ حضرت ابوذر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ حری کے وقت یہ دعاء نہ کرتا ہو اے اللہ! آپ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۸۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورًا أَنَّى أَرَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۸]۔

(۲۱۸۳۰) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۸۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ سَمَاعُ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الزَّيْمَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي مَرْثَدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ كُنْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَيْ رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ بَلْ هِيَ فِي رَمَضَانَ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا إِذَا قُبِضُوا رُفِعَتْ أَمْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَوْ الْعَشْرِ الْآخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ أَهْبَلْتُ وَغَفَلْتُ قُلْتُ فِي أَيِّ الْعَشَرِينَ هِيَ قَالَ ابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ أَهْبَلْتُ وَغَفَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ قَالَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ مِنْهُ صَبِيحَتُهُ أَوْ صَاحِبَتُهُ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا [إسناده ضعيف. صححه ابن خزيمة (۲۱۷۰)]۔

والحاكم (۴۳۷/۱)۔

(۲۱۸۳۱) ابو مرثد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے شب قدر کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا

تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے زیادہ میں نے ہی تو پوچھا تھا، میں نے پوچھا تھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ شب قدر رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے یا کسی اور مہینے میں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے، میں نے پوچھا کہ گزشتہ انبیاء کے ساتھ وہ اس وقت تک رہتی تھی جب تک وہ نبی رہتے تھے، جب ان کا وصال ہو جاتا تو اسے اٹھالیا جاتا تھا یا یہ قیامت تک رہے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! قیامت تک رہے گی، میں نے پوچھا رمضان کے کس حصے میں شب قدر ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے عشرہ اولیٰ یا عشرہ اخیرہ میں تلاش کیا کرو۔

پھر نبی ﷺ حدیث بیان کرنے لگے، اسی دوران مجھ پر اونگھ کا غلبہ ہوا، جب میں ہوشیار ہوا تو پوچھا کہ وہ کون سے بیس دنوں میں ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا، نبی ﷺ دوبارہ حدیث بیان کرنے لگے اور مجھ پر پھر غفلت طاری ہو گئی، جب میں ہوشیار ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا آپ پر ہے، مجھے یہ بتا دیجئے کہ وہ کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ اس پر نبی ﷺ کو ایسا غصہ آیا کہ جب سے مجھے نبی ﷺ کی صحبت میسر آئی، ایسا غصہ کبھی نہیں آیا تھا، اور فرمایا آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرو اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ أَبَا مُرَاجٍ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ فَأَيُّ الرُّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا لَمَنَّا وَانْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ أَلَا رَأَيْتَ إِن لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ تَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ قَالَ أَرَأَيْتَ إِن ضَعُفْتُ قَالَ تُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ صَدَقَ تَصَدَّقْ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۰۷]۔

(۲۱۸۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى عُثْمَانَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَمْرُنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ اسْمَعُ وَأَطِعْ وَلَوْ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۷۰۸] وَإِذَا صَنَعْتَ مَرْقَةً فَاسْكَبْ مَائَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَتِكَ فَأَصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کئے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھا لیا کرو پھر اپنے ہمسائے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ نفلی نماز ہو جائے گی۔

(۲۱۸۳۴) حَدَّثَنَا مَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ ابْنِ عَمٍّ لِأَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا أَذْرَى أَهْلِي الثَّالِثَةَ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَادَ كَانَ حَتْمًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ النَّجَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ النَّجَالِ قَالَ عُصَاةُ أَهْلِ النَّارِ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرتا ہے، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے، دوبارہ پیتا ہے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے (تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا) کہ پھر اللہ تعالیٰ کے ذمے واجب ہے کہ اسے ”طینۃ النجال“ کا پانی پلائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! طینۃ النجال کیا چیز ہے؟ فرمایا اہل جہنم کی پیپ۔

(۲۱۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِي رَشِيدُ بْنُ سَالِمٍ بْنُ غِيْلَانَ السُّجَيْيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي عَفْصَانَ حَدَّثَهُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَوْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمِ الْخُمَيْصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ آيِتَ عِنْدَكَ اللَّيْلَةَ فَأُصَلِّيَ بِصَلَاتِكَ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُ صَلَاتِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فَيَسْتَرُّ بِتَوْبٍ وَأَنَا مُجَوِّلٌ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى جَعَلْتُ أَضْرِبُ بِرَأْسِي الْجُدْرَانَ مِنْ طَوْلِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَذَّنَ بِأَذْنٍ لِلصَّلَاةِ فَقَالَ أَفَعَلْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ إِنَّكَ لَتَوُذُّنُ إِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ وَلَيْسَ ذَلِكَ الصُّبْحُ إِنَّمَا الصُّبْحُ هَكَذَا مُعْتَرِضًا ثُمَّ دَعَا بِسُحُورٍ فَتَسَحَّرَ

(۲۱۸۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ آج رات میں آپ کے ساتھ گزارنا اور آپ کی نماز میں شریک ہونا چاہتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں ہے، بہر حال انہی ﷺ غسل کے لئے چلے گئے، ایک کپڑے سے پردہ کر دیا گیا اور میں رخ پھیر کر بیٹھ گیا، نبی ﷺ غسل کر کے آئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا، پھر نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ طول نماز کی وجہ سے میں اپنا سر دیواروں سے ٹکرانے لگا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آگئے، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسا کر لیا؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری منگوا کر اسے تناول فرمایا۔

(۲۱۸۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْحِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كُنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ لَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۱۶۷۶]۔

(۲۱۸۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۱۸۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِيبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَإِنِّي سَاغْفِرُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَوْ لَقِيتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ ضَلَّيَا لَلْقَيْتُكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً وَلَوْ عَمِلْتَ مِنَ الْخَطَايَا حَتَّى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَشْرِكْ بِي شَيْئًا لَمْ أَسْتَغْفِرْ لَكَ لَقَفَرْتُ لَكَ ثُمَّ لَا أُبَالِي [راجع: ۲۱۸۰۴]۔

(۲۱۸۳۷) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۸۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِيبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۰۴]۔

(۲۱۸۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۳۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ذَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الْجَنْصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالٍ أَنْتَ يَا بَلَالُ تَوَكُّنُ إِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِالصُّبْحِ إِنَّمَا الصُّبْحُ هَكَذَا مُعْتَرِضًا ثُمَّ دَعَا بِسُحُورِهِ فَتَسَحَّرَ وَكَانَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمْنِي بِخَيْرٍ مَا أَخْرَوُ السُّحُورَ وَعَجَّلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۱۸۳۵]۔

(۲۱۸۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری منگوا کر اسے تناول فرمایا، فرمایا اور فرماتے تھے کہ میری امت اس وقت تک خیر رہے گی جب تک وہ سحری میں تاخیر اور اظفار کی

میں تعیل کرتی رہے گی۔

(۲۸۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ لِإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

(۲۸۴۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک مسلسل اپنے بندے پر دروہاں نماز متوجہ رہتا ہے جب تک وہ دائیں بائیں نہ دیکھے لیکن جب وہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے۔

(۲۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَابْنِ الْمُثَنَّى أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ بَايَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَأَوْفَّقَنِي سَبْعًا وَأَشْهَدُ اللَّهَ عَلَى سَبْعًا أَنْ لَا أَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَيِّمٍ قَالَ أَبُو الْمُثَنَّى قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَى بَيْعَةٍ وَلَكَ الْجَنَّةُ قُلْتُ نَعَمْ وَتَسَطَّطُ يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَهُوَ يَشْتَغِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ يَسْقُطُ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ

(۲۸۴۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کی مجھ سے بیعت لی ہے، سات چیزوں کا مجھ سے میثاق لیا ہے اور نو چیزوں پر اللہ کو گواہ بنایا ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا کیا تم میری بیعت کرتے ہو؟ جس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے، میں نے اثبات میں جواب دے کر ہاتھ پھیلا دیا، نبی ﷺ نے یہ شرط لگاتے ہوئے فرمایا کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے، میں نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا کوڑا اگر جائے تو وہ بھی کسی سے نہ مانگنا بلکہ خود سواری سے اتر کر اسے پکڑ لینا۔

(۲۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ يَرْوُهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْعَشْرُ الْآخِرُ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الثَّانِي وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ وَهِيَ لَيْلَةٌ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ فَصَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً بَعْدَ الْعَتَمَةِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ أَرْبَعٌ وَعِشْرِينَ لَمْ يَصَلِّ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ قَامَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ سِتٍّ وَعِشْرِينَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ قَامَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ

سَبْعَ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَتَجَلَدْنَا لِلْقِيَامِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ فَبَيَّهَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنَّا لَقَدْ طَمِعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَقُومَ بِنَا حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ مَعَ إِمَامِكَ وَانْصَرَفْتَ إِذَا انْصَرَفَ كُتِبَ لَكَ قَنُوتُ لَيْلِكَ (۲۱۸۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۳) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ الْهَزَلِيِّ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَشَاتَانِ تَقْفَرَانِ فَتَنَطَحَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَاجْهَضَتْهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَقَادَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۱۸۴۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سیٹگوں کے ساتھ کھراتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو عاجز کر دیا، نبی ﷺ مسکرانے لگے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا مجھے اس بکری پر تعجب ہو رہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا سُحَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلِمَاتٌ مِنْ ذَكَرْهُمْ مِائَةَ مَرَّةٍ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحْتَهُنَّ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعْهُ

(۲۱۸۴۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ کہہ لے یعنی اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر اگر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو یہ کلمات انہیں مٹا دیں گے۔

(۲۸۴۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُجْبِرَةَ الشَّيْخَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: نَاجَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْرِي. فَقَالَ: إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَخِزْيٌ وَنَدَامَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.

[صححه مسلم (۱۸۲۵)].

(۲۱۸۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رات سے صبح تک نبی ﷺ کے ہمراہ سرگوشیوں میں گفتگو کی، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی علاقے کا گورنر بنادیتجئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک امانت ہے جو قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی، سوائے اس شخص کے جو اس کے حق کے ساتھ لے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔

(۲۸۴۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى أَبَا أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ أَحْبَبْتُكَ فَيُحِبُّكَ فِي مَنْزِلِكَ [راجع: ۲۱۶۱۹].

(۲۱۸۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسے ابوذر! میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۸۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا تَمَكُّمَ مِنْ خَدَمِكُمْ فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَانْكُسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَمَنْ لَا يَلَا تَمَكُّمَ مِنْ خَدَمِكُمْ فَبِعُوا وَلَا تَعْدَبُوا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۱۸۱۵].

(۲۱۸۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۸۴۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطْلُ السَّمَاءَ وَحَقٌّ لَهَا أَنْ تَنْطَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمَ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَا تَلْدُدْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلَى أَوْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ تُعَصَّدُ

(۲۱۸۳۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، وہ کچھ سنتا

ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرانے لگے اور ان کا حق بھی ہے کہ وہ چرچرائیں کیونکہ آسمان میں چار انگل کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو، اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہوتیں جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے، اور بستر پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکتے، اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تاکہ اللہ کی پناہ میں آ جاؤ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کاش! میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

(۲۱۸۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْصَانِي جِبِّي بِخَمْسٍ أَرْحَمَ الْمَسَاكِينِ وَأَجْلَسَهُمْ وَأَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ تَحْتِي وَلَا أَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًا وَأَنْ أَقُولَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ مَوْلَى غُفْرَةَ لَا أَعْلَمُ بَقِيَ فِينَا مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا هَذِهِ قَوْلُنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۸۴۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صبر جمعی کرنے کا کہ کوئی اسے توڑی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔ (۲۱۸۵۰) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ بْنِ مُوسَى وَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(۲۱۸۵۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي جِبِّي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الصُّحَى وَبِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ [صححه ابن خزيمة (۱۰۸۳، ۱۲۲۱ و ۲۱۲۲)]. قَالَ الْأَلْبَانِي: صَحِيحٌ (النسائي: ۲۱۷/۴).

(۲۱۸۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں انشاء اللہ میں کبھی نہیں چھوڑوں گا، انہوں نے مجھے چاشت کی نماز، سونے سے پہلے وڑا اور ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

(۲۱۸۵۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَالْقِ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقِي

(۲۱۸۵۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، اگر کچھ اور نہ کر سکو تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی مل لیا کرو۔

(۲۱۸۵۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُرْمَلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْفَيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرْحَبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا [صححه مسلم (۲۰۴۳)].

(۲۱۸۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب تم سرزمین مصر کو فتح کر لو گے، اس علاقے میں ”فیراط“ کا لفظ بولا جاتا ہے، جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ عہد اور رشتہ داری کا تعلق ہے، چنانچہ وہاں جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا، پھر میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

(۲۱۸۵۴) وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ لَدَّكَرَ مَعْنَاهُ [صححه مسلم (۲۰۴۳)، وابن حبان (۶۶۷۶)].

(۲۱۸۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَابَتِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ أَوْ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعْ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [انظر: ۲۱۸۵۶، ۲۱۸۵۷].

(۲۱۸۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعْ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [راجع: ۲۱۸۵۵].

(۲۱۸۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا

ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ وَقَالَ عِصَامُ عُمَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَنْسِيُّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ لَذِكْرًا مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۵۵]

(۲۱۸۵۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غَفَّارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ أَنَا وَأَخِي أَنَيْسٌ وَأَمَّا فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ذِي مَالٍ وَذِي هَيْبَةٍ فَاتَّكَمْنَا خَالَنَا فَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَلَقَكَ إِلَيْهِمْ أَنَيْسٌ فَجَاءَنَا خَالُنَا فَتَنَّا عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَا مَا مَضَى مِنْ مَعْرِفِكَ فَقَدْ كَذَّبْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ قَالَ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ وَجَعَلَ يَبْكِي قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ قَالَ فَتَأَفَّرَ أَنَيْسٌ رَجُلًا عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتَّكَاهُنَّ أَنَيْسًا فَاتَّانَا بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قَالَ قُلْتُ قَاتِلَ تَوَجَّهَ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَصْلَى عِشَاءَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ كَأَنِّي خِفَاءُ قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ سُلَيْمَانُ كَأَنِّي خِفَاءَ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ قَالَ فَقَالَ أَنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاتَّكَيْتُ حَتَّى آتَيْتُكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَأَتْ عَلِيٌّ ثُمَّ آتَانِي فَقُلْتُ مَا حَبَسَكَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ عَلَيَّ دِينِكَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّهُ شَاعِرٌ وَسَاحِرٌ وَكَاهِنٌ قَالَ وَكَانَ أَنَيْسٌ شَاعِرًا قَالَ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَّانِ فَمَا يَقُولُ بِقَوْلِهِمْ وَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَكْرَاءِ الشُّعْرِ فَوَاللَّهِ مَا يَلْتَمِسُ لِسَانُ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ كَافِيٌّ حَتَّى أَنْطَلِقَ فَانْظُرْ قَالَ نَعَمْ فَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَدَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَكَ وَتَجَهَّمُوا لَكَ وَقَالَ عَفَّانُ شَفَعُوا لَكَ وَقَالَ بَهْزُ سَبَقُوا لَكَ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ شَفَعُوا لَكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّابِيَّ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيَّ قَالَ الصَّابِيَّ قَالَ فَمَالَ أَهْلُ

الْوَادِي عَلَى بَكْلٍ مَدْرَةٍ وَعَظِيمٍ حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَى فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نَصَبُ أَحْمَرُ
فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَغَسَلْتُ عَنِّي الدَّمَ فَدَخَلْتُ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَأَسْتَارَهَا فَلَبِثْتُ بِهِ ابْنُ أَخِي
ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكْسَرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى
كَبِدِي سَخْفَةً جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةِ قَمَرَاءَ أَصْحِيَانِ وَقَالَ عَفَّانُ أَصْحِيَانِ وَقَالَ بِهِزُ أَصْحِيَانِ
وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمَحَةَ أَهْلِ مَكَّةَ فَمَا يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ غَيْرُ امْرَأَتَيْنِ فَاتَتَا عَلَى
وَهُمَا تَدْعُوَانِ إِسَافَ وَنَائِلَ قَالَ فَقُلْتُ أَنْكِحُوا أَحَدَهُمَا الْآخَرَ فَمَا تَنَاهَمَا ذَلِكَ قَالَ فَاتَتَا عَلَى فَقُلْتُ وَهْنُ
مِثْلُ الْخَشْيَةِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا تَوَلَّوْا لَانَ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَاطِطَانِ مِنَ الْعَجَلِ فَقَالَ مَا لَكُمَا فَقَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ
الْكُعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَا مَا قَالَ لَكُمَا فَاتَتَا قَالَ لَنَا كَلِمَةٌ تَمْلَأُ الْقَمَمَ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ وَصَاحِبُهُ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَطَافَ بِالنَّبِيِّ ثُمَّ صَلَّى قَالَ فَاتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَمَوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ قَالَ فَارْدُدْتُ أَنْ أَخَذَ بِيَدِهِ فَقَدْ عَنِيَ صَاحِبُهُ وَكَانَ اعْلَمَ بِهِ مِنِّي
قَالَ مَتَى كُنْتُ هَاهُنَا قَالَ كُنْتُ هَاهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي
طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ قَالَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكْسَرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سَخْفَةً جُوعٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مَبَارَكَةٌ وَإِنَّهَا طَعَامٌ طُعِمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ انْدَنَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي
طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتَّى
فَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ وَجَّهْتُ إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ وَلَا أَحْسَبُهَا إِلَّا يَنْتَرِبُ فَهَلْ
أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أُتَيْسًا قَالَ
فَقَالَ لِي مَا صَنَعْتَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ أَنِّي اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ قَالَ لِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ إِنِّي قَدْ
اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ثُمَّ أَتَيْتَا أُمَّتَنَا فَقَالَتْ فَمَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَتَحَمَلْنَا حَتَّى
أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَفْتَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ يَزِيدُ
بِبَعْدَادَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَدِمَ فَقَالَ بِهِزُ إِخْوَانُنَا نُسَلِمُ وَكَذَا قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَكَانَ يَوْمُهُمْ خُفَافٌ بَنُ إِيمَاءٍ
بَنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ وَكَانَ سَيِّدُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ بِقِيَّتِهِمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْنَا
فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاسْلَمَ بِقِيَّتَهُمْ قَالَ وَجَاءَتْ اسْلَمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِنْخَوَانًا نُسَلِّمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَارٌ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَقَالَ بِهِزٌ وَكَانَ يَوْمَهُمْ إِيْمَاءُ بْنُ رَحْصَةَ فَقَالَ أَبُو النَّضْرِ إِيْمَاءُ [صححه مسلم (۲۴۷۳):

وابن حبان (۷۱۳۳)]. [انظر: بعده].

(۲۱۸۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینے کو بھی حلال جانتے تھے۔ پس میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ نکلے، ہم اپنے ماموں کے ہاں اترے، جو بڑے مالدار اور اچھی حالت میں تھے، ہمارے ماموں نے ہمارا اعزاز و اکرام کیا اور خوب خاطر مدارت کی جس کی وجہ سے ان کی قوم نے ہم پر حسد کیا اور انہوں نے کہا (ماموں سے) کہ جب تو اپنے اہل سے نکل کر جاتا ہے تو انیس ان سے بدکاری کرتا ہے، ہمارے ماموں آئے اور انیس جو کچھ کہا گیا تھا وہ الزام ہم پر لگایا، میں نے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ جو احسان و نیکی کی تھی اسے اس الزام کی وجہ سے خراب کر دیا ہے، پس اب اس کے بعد ہمارا آپ سے تعلق اور نبھاؤ نہیں ہو سکتا، چنانچہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب آئے اور ان پر اپنا سامان سوار کیا اور ہمارے ماموں نے کپڑا ڈال کر رونا شروع کر دیا، اور ہم چل پڑے یہاں تک کہ مکہ کے قریب پہنچے پھر پس انیس ہمارے اونٹوں مزید اتنے ہی اور اونٹوں کو لے کر آیا اور میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے سے ہی اسے میرے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا کس کی رضا کے لیے؟ انہوں نے کہا اللہ کی رضا کے لیے، میں نے کہا آپ اپنا رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جہاں میرا رب میرا رخ کر دیتا اسی طرف میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو اس طرح ڈال لیتا گویا کہ میں چادر ہی ہوں، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔

انیس نے کہا مجھے مکہ میں ایک کام ہے، تو میرے معاملات کی دیکھ بھال کرنا، چنانچہ انیس چلا، یہاں تک کہ مکہ آیا اور کچھ عرصہ کے بعد واپس آیا تو میں نے کہا تو نے کیا کیا اس نے کہا میں مکہ میں ایک آدمی سے ملا، جو تیرے دین پر ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود شاعروں میں سے تھا۔ انیس نے کہا: میں کاہنوں کی باتیں سن چکا ہوں، لیکن اس کا کلام کاہنوں جیسا نہیں ہے اور تحقیق میں نے اس کے اقوال کا شعراء کے اشعار سے بھی موازنہ کیا لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر بھی نہیں ہیں، اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور دوسرے لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جا کر دیکھ آؤں، چنانچہ میں مکہ آیا اور ان میں سے ایک کمزور آدمی سے مل کر پوچھا وہ کہاں ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ پس اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ دین بدلنے والا ہے، وادی والوں میں سے ہر ایک یہ سنتے ہی مجھ پر ڈھیلوں اور ہڈیوں کے ساتھ ٹوٹ پڑا یہاں تک کہ میں بے ہوش کر گر پڑا، پس جب میں بیہوشی سے ہوش میں آ کر اٹھا تو میں گویا سرخ بت (خون میں لت پت) تھا۔

اور میرے پاس زحرم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی۔ پس میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلونیں بھی ختم ہو گئیں اور نہ ہی میں نے اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی محسوس کی۔ اسی دوران ایک چاندنی رات میں جب اہل مکہ سو گئے اور اس وقت کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا تھا، صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ (بتوں) کو پکار رہی تھیں، جب وہ اپنے طواف کے دوران میرے قریب آئیں تو میں نے کہا اس میں سے ایک (بت) کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر دو (اساف مرد اور نائلہ عورت تھی اور باعقاد مشرکین مکہ یہ دونوں زنا کرتے وقت مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) لیکن وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، پس جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے بغیر کنایہ اور اشارہ کے یہ کہہ دیا کہ فلاں کے (فرج میں) لکڑی، پس وہ چلاتی ہوئی تیزی سے بھاگ گئیں کہ کاش اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی موجود ہوتا، راستہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما پہاڑی سے اترتے ہوئے ملے، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ایک دین کو بدلنے والا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے جو منہ کو بھر دیتی ہے، یہ سن کر نبی ﷺ اپنے ساتھی کے ہمراہ آئے، حجر اسود کا استلام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر نماز ادا کی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی تھا جس نے اسلام کے طریقہ کے مطابق آپ ﷺ کو سلام کیا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمتیں ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں قبیلہ غفار سے ہوں، آپ ﷺ نے پھر اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کو میرا قبیلہ غفار سے ہونا ناپسند ہوا ہے، پس میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ کے ساتھی نے مجھے پکڑ لیا اور وہ مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے بارے میں واقفیت رکھتا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تم یہاں کب سے ہو؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس دن رات سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے لیے زحرم کے پانی کے علاوہ کوئی کھانا نہیں، پس اسی سے موٹا ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بل مڑ گئے ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی بھی محسوس نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ پانی بابرکت ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھی بھر دیتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے رات کے کھانے کی اجازت مجھے دے دیں، چنانچہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما چلے اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور میرے لیے طائف کی کشش نکالنے لگے اور یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا، جب تک رہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کھجوروں والی زمین دکھانی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی اور علاقہ نہیں ہے، کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو (دین اسلام کی) تبلیغ کرو گے، عنقریب اللہ انہیں تمہاری وجہ سے فائدہ عطا کرے گا اور تمہیں ثواب عطا کیا جائے گا۔

پھر میں انیس کے پاس آیا تو اس نے کہا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور (نبی کریم ﷺ کی)

تصدیق کر چکا ہوں۔ اس نے کہا میں تمہارے دین سے اعراض نہیں کرتا، بلکہ میں بھی مسلمان ہوتا ہوں اور نبی ﷺ کی تصدیق کرتا ہوں، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام قبول کرتی اور (رسول اللہ ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں، پھر ہم نے اپنا سامان لادا اور اپنی قوم غفار کے پاس آئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے اور ان کی امامت ان کے سردار خفاف بن ایماء بن رضہ غفاری کراتے تھے اور باقی آدھے لوگوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو باقی آدھے لوگ بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ اسلم کے لوگ بھی حاضر ہوئے، اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی اس بات پر اسلام قبول کرتے ہیں جس پر ہمارے بھائی مسلمان ہوئے ہیں۔ پس وہ بھی مسلمان ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

(۲۱۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ [راجع ماقبلہ]

(۲۱۸۵۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ وَعَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قَالَ سَأَلْتُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُوْرٌ أَتَى آرَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۸]

(۲۱۸۶۰) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ خَرَجَ عَطَاؤُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلْتُ تَقْضِي حَوَائِجَهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْضِي قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهُ فَضْلًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ سَبْعٌ قَالَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَشْتَرِيَ بِهَا فُلُوسًا قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتَهُ لِلْحَاجَةِ تَنُوبُكَ وَلِلْضَيْفِ يَأْتِيكَ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ أَيْمَأَ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُفَرِّغَهُ إِفْرَاعًا لِي سَبِيلَ اللَّهِ [راجع: ۲۱۷۱۲]

(۲۱۸۶۱) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکہ بچ گئے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے

ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تاوقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔
(۲۱۸۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ أَبُو مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَصْطَفَاهُ لِمَلَأَ بَيْتَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا تَقُولُهَا [راجع: ۲۱۶۶۶]۔

(۲۱۸۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی تین مرتبہ یوں کہنا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔
(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ فَكُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَلْقَاكَ فَاسْأَلُكَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ لَقِيتُ فَاسْأَلْ قَالَ قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةَ يَحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ فَمَا أَخَالَنِي أَكْذِبُ عَلَى خَلِيلِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا يَقُولُهَا قَالَ قُلْتُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ مُجَاهِدًا مُحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا وَرَجُلٌ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ فَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِ وَيَحْتَسِبُهُ حَتَّى يَكْفِيَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ بِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ وَرَجُلٌ يَكُونُ مَعَ قَوْمٍ فَيَسِيرُونَ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْهِمُ الْكُرَى أَوْ النَّعَاسُ فَيَنْزِلُونَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَقُومُ إِلَى وَضُوئِهِ وَصَلَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ قَالَ الْفُخُورُ الْمُخْتَالُ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَالْبَحِيلُ الْمَنَانُ وَالتَّاجِرُ وَالْبَيَّاعُ الْخَلَّافُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا الْمَالُ قَالَ فِرْقٌ لَنَا وَذَوْدٌ يَعْنِي بِالْفِرْقِ غَنَمًا يَسِيرَةً قَالَ قُلْتُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنْ صَامِتٍ الْمَالِ قَالَ مَا أَصْبَحَ لَا أَمْسَى وَمَا أَمْسَى لَا أَصْبَحَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ وَلِأَخَوَتِكَ قُرَيْشٍ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثَلَاثًا يَقُولُهَا [اخرجه الطيالسي (۴۶۸)۔ قال شعيب: إسناده صحيح]۔

(۲۱۸۶۳) ابنِ احسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت

ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگادے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو تسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

میں نے پوچھا اے ابو ذر! آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا تھوڑی سی بکریاں اور چند اونٹ ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، سونا چاندی کے متعلق پوچھ رہا ہوں، انہوں نے فرمایا جو صبح ہوتا ہے وہ شام کو نہیں ہوتا اور جو شام کو ہوتا ہے وہ صبح نہیں ہوتا، میں نے عرض کیا کہ آپ کا اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا میں ان سے دنیا مانگتا ہوں اور نہ ہی دین کے متعلق پوچھتا ہوں، اور میں ایسا ہی کروں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۸۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَنْاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَمَاهُمُ التَّحْلِيقُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ [صححه ابن حبان (۶۷۳۸)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۸۶۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ”جن کی علامت سر منڈوانا ہو گی، قرآن کریم تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کاڑھ سے نکل جاتا ہے، وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۲۱۸۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَدْعُ مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ نِصْفَ دِينَارٍ إِلَّا لِعَرِيمٍ [راجع: ۲۱۶۴۸].

(۲۱۸۶۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ایک پھاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں

(۲۱۸۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَهْجَرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَدْنُ مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدُّ أَوْ قَالَ أُنْتَظَرُ أُنْتَظَرُ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قُبْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ [راجع: ۲۱۷۰۴].

(۲۱۸۶۶) زید بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْكَافِغِ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَجَعَلُوا يَفْرَوْنَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِمَ يَفْرَوْنَ مِنْكَ النَّاسُ قَالَ إِنِّي أَنُهَاهُمْ عَنِ الْكُنْزِ الَّذِي كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۷۸۲].

(۲۱۸۶۷) احنف بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کترانے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی ﷺ کا صحابی ابوذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کترارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی ﷺ روکتے تھے۔

(۲۱۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ سَالِمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهَا [صححه مسلم ۲۳۷۳].

(۲۱۸۶۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے۔
(۲۱۸۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَخَالِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاغْمَلْ حَسَنَةً تَمْحُهَا. [راجع: ۲۱۶۸۱].

(۲۱۸۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ فُطَيْمٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت (۲۱۸۷۳) The Real Muslims Portal بندو! تم سب کے

سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کر دوں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غنا مانگا کرو، میں تم کو غنا عطا کر دوں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک مجھ کے پر کے برابر بھی کی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک مجھ کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گزرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی، بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطا بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آ جاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔

(۲۱۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَانَهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَكَانِهَا وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [راجع: ۲۱۶۲۵]۔

(۲۱۸۷۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۸۷۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَرْتُ بِعَمْرٍ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَذَرْتُ كَنِيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا فَتَى اذْءُ اللَّهُ لِي بِخَيْرٍ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ قَالَ

قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ نِعْمَ الْفَلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۷۵) غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غصیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غصیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غصیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ خَرَّشَةَ بْنِ الْحَوْزِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۸۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبذ کو کٹنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفِرَ لَهَا فَحَفَرْتُ لَهَا إِلَى سُرَّتِي

(۲۱۸۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت پر رجم کی سزا جاری فرمائی تو مجھے اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اس کے لئے ناف تک گڑھا کھودا۔

(۲۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ أَنبَائِي أَبُو عُمَرَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْحَاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَبَجَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمُ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلنَّاسِ شِيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مِنْ شَاءَ أَقَلِّ وَمِنْ شَاءَ أَكْثَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا الصَّوْمُ قَالَ فَرَضَ مُجْزِئٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالصَّدَقَةُ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآيُهَا أَفْضَلُ قَالَ جَهْدٌ مُقِلٌّ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيُّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشَرَ جَمًّا غَيْرِهَا وَقَالَ مَرَّةً خَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آدَمُ أَنْبَى كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَا أَنْزَلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ [صححه الحاكم (۲/۲۸۲)]. قال الألباني: ضعيف الإسناد (النسائي: ۲۷۵/۸).

قال شعيب إسناده ضعيف جداً. [انظر: ۲۱۸۸۵].

(۲۱۸۷۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّبْعُ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفُ عِنْدِي عَلَيْكُمْ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تُصَبَّ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا فَلَيْتَ أَمْتِي لَا يَلْبَسُونَ الدَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰].

(۲۱۸۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے،

جب تم پر دنیا کو اٹھل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ كُلُّ يَوْمٍ عَلَى كُلِّ سَلَامَى مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ ثُمَّ قَالَ إِمَاطَتُكَ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى النَّاسِ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَمِمَّا ضَعَفْتَ أَهْلَكَ صَدَقَةٌ قَالَ فَلَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْضَى الرَّجُلُ شَهْوَتُهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلَ تِلْكَ الشَّهْوَةُ فِيمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَزْرٌ فَلَنَّا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا جَعَلَهَا فِيمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ صَدَقَةٌ قَالَ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ صَدَقَةٌ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَيُجْزَىءُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ رَكْعَتَا الصُّحَى [قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۵ و ۵۲۴۳). [راجع: ۲۱۸۰۷].

(۲۱۸۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر شے کا کلمہ بھی صدقہ ہے، جہیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ كَانَ وَاصِلٌ رَمَا ذَكَرَ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [انظر: ۲۱۸۸۳، ۲۱۹۰۰].

(۲۱۸۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَةً وَسَيِّئَةً فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [صححه ابن حبان (۱۶۴۰)]. قال

الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۶۸۳). قال شعيب: حديث قوى و هذا إسناد منقطع. [راجع: ۲۱۸۸۲].

(۲۱۸۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا كَثْمٌ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَلَى هَذِهِ آيَةٍ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا حَتَّى فَرَّغَ مِنَ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَخَذُوا بِهَا لَكَفَّتْهُمْ قَالَ فَبَجَعَلْ يَتْلُو بِهَا وَيُرَوِّدُهَا عَلَيَّ حَتَّى نَعَسْتُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ أَنْطَلِقُ حَتَّى أَكُونَ حِمَامَةً مِنْ حِمَامٍ مَكَّةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ إِلَى الشَّامِ وَالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الشَّامِ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي قَالَ أَوْ خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَوْ خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَطُيْعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا [صححه ابن حبان (۶۶۶۹)، قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۴۲۲۰)].

(۲۱۸۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمانے لگے وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے، پھر فرمایا اے ابوذر! اگر ساری انسانیت بھی اس پر عمل کرنے لگے تو یہ آیت انہیں بھی کافی ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے اتنی مرتبہ اسے میرے سامنے دہرایا کہ اس کے سر سے مجھ پر اونگھ طاری ہونے لگی، پھر فرمایا اے ابوذر! جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ منجائش کا پہلو اختیار کر کے میں اسے چھوڑ دوں گا اور جا کر حرم مکہ کا کبوتر بن جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر بھی وسعت کا پہلو اختیار کر کے اسے چھوڑ کر شام اور ارض مقدس چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں شام سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ کیا اس سے بہتر طریقہ بھی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم بات سننا اور مانتے رہنا اگر چہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی ہو۔

(۲۱۸۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّامِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْحَاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَمُ فَصَلِّ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ مِنْ شَيْطَانٍ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كُنُوزٍ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنُوزٌ مِنَ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ فَمَنْ شَاءَ أَكْثَرَ وَمَنْ شَاءَ أَكَلَّ قَالَ قُلْتُ فَمَا الصَّيَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَضٌ مُعْجَزٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّدَقَةُ قَالَ أَصْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّهَا أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جُهْدٌ مِنْ مِقْلٍ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ فَأَيُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ قُلْتُ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ قُلْتُ أَوْنَبَى كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قُلْتُ فَكَمْ الْمُرْسَلُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا [راجع: ۲۱۸۷۹].

(۲۱۸۸۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اور ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلْنَاهُ الرَّحْمَةُ فَلَا يَمَسُّ الْحَصَى وَلَا يُحَوِّكُهَا [راجع: ۲۱۶۵۶]

(۲۱۸۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکلیں اس سے نہیں کھینچا جائے۔

(۲۱۸۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُبَيْرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَاتَاهُ رَجُلٌ لَقَالَ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَلَّتْ ثُمَّ رُبِعَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ مَرَّةً فَاكْفَرْنَا عَنْهُ بِالزَّوْنِ فَرَدَّدَهُ أَرْبَعًا

ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيلَةِ فَرَجِمَ فَأَرْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِيبًا حَزِينًا فَنَسَرْنَا حَتَّى نَزَلَ مَنْزِلًا فَنَسَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ إِلَى صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهُ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

(۲۱۸۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ نیکوں سے پیچھے رہنے والے (میں نے) بدکاری کی ہے، نبی ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، جب چار مرتبہ اسی طرح ہوا تو نبی ﷺ اپنی سواری سے اتر پڑے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے اس کے لئے ایک گڑھا کھودا، جو بہت زیادہ لمبا نہ تھا پھر اسے رجم کر دیا گیا اور نبی ﷺ نے غم اور پریشانی کی حالت میں وہاں سے کوچ فرما دیا، اور ہم روانہ ہو گئے، جب اگلی منزل پر پڑا دیکھا تو نبی ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی اور مجھ سے فرمایا ابوذر! دیکھو تو سہی، تمہارے ساتھی کی بخشش ہو گئی اور اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(۲۱۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ أَيُّ قِيَامٍ الْبَلْبِلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي يَسْكُ عَوْفٌ فَقَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَائِبِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ وَلَقِيلٌ فَأَعْلَهُ [صححه ابن حبان (۲۵۶۶)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [سناد ضعيف].

(۲۱۸۸۸) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رات کے کس حصے میں قیام کرنا سب سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ سوال جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، میں نے بھی نبی ﷺ سے پوچھا تھا، اور نبی ﷺ نے فرمایا تمہارات کے پچھلے نصف پہر میں، لیکن ایسا کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنَا مُزَاهِمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَآخَذَ بِفُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

(۲۱۸۸۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سردی کے موسم میں باہر نکلے، اس وقت پتہ جھڑ لگا ہوا تھا، نبی ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اس سے پتے جھڑنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے ”لبیک یا رسول اللہ“ کہا، فرمایا بندہ مسلم جب اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۱۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بَلَّغَهُ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ

الْحَدَّثَانِ النَّضْرِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهُ

(۲۱۸۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اونٹوں میں، گائے بکری میں اور گندم میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے۔

(۲۱۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَوْلَى الْبَرَاءِ وَأَنَّى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ يَعْنِي الْحَارِثِيَّ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ وَأَنْتُمْ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَائِقَى ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَتَقَاكَ أَوْ الْحَقَّ بِكَ قَالَ أَوْلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۷۵۹)]. [انظر بعده].

(۲۱۸۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور ان سے اتنا لڑوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ وَلَاةٍ يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَائِقَى فَأَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَتَقَاكَ قَالَ أَوْلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ لَكَ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [راجع ما قبله].

(۲۱۸۹۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور ان سے اتنا لڑوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۷۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر:]

(۲۱۸۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِرًّا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [راجع: ۲۱۸۹۳].

(۲۱۸۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَرَ مِنْهُ [راجع: ۲۱۸۹۳].

(۲۱۸۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَوَكَّنْ مَالَ يَتِيمٍ وَلَا تَأْمُرَنَّ عَلَى النَّيِّنِ [صححه مسلم (۱۸۲۶)، وابن حبان (۵۵۶۴)، والحاكم (۹۱/۴)].

(۲۱۸۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! کسی یتیم کے مال کے سرپرست نہ بننا، اور کسی دودا دیوں پر بھی امیر نہ بننا۔

(۲۱۸۹۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خَوْشَةَ بْنِ الْحَزْزِ عَنْ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع: ۲۱۶۷۲].

(۲۱۸۹۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۸۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَظْلُوقُ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ الْحَسَنَةُ عَشْرٌ أَوْ أَرْبَعٌ وَالسَّبِيَّةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفَرَهَا وَمَنْ لَقِيَ لَمْ يُشْرِكْ بِى شَيْئًا بِغَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً جَعَلْتُ لَهُ مِنْهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۸۸].

(۲۱۸۹۸) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں سے ایک اضافہ بھی کر سکا ہو، اور ایک گناہ کا کفارہ دس گناہ کا کفارہ ہے، اور میں اسے معاف بھی کر

سکنا ہوں، اور اے ابنِ آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۸۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَانَكُمْ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى بَصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَانَكُمْ فَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى أَصْبَحَ وَسَكَتَ [صححه ابن خزيمة (۲۲۰۵)]. قال شعيب: [إسناده صحيح]..

(۲۱۸۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان کی ۲۳ ویں شب میں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ تہائی رات تک قیام کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ آگے ہے (شبِ قدر) اسی طرح ۲۵ ویں شب کو نصف رات تک قیام کیا، پھر یہی فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ آگے ہے (شبِ قدر) اسی طرح ۲۷ ویں شب کو صبح تک قیام کیا لیکن اس مرتبہ نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔

(۲۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعَارِمٌ وَيُونُسُ قَالُوا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ عَارِمٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النُّعَاةَ قَالَ عَارِمٌ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ وَقَالَ يُونُسُ النُّعَاةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [صححه مسلم ۷۷/۲ و صححه ابن خزيمة (۱۳۰۸)]، وابن حبان (۱۶۴۰ و ۱۶۴۱)۔ [راجع: ۲۱۸۸۲]۔

(۲۱۹۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو بھٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي فَلَابَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضَوْءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَهُ فَلَيْمَسَهُ بَشَرُهُ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [صححه ابن خزيمة (۲۲۹۲)]، وابن حبان (۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳)۔ قال الترمذی: حسن صحيح۔ قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۲۴، النسائی: ۱/۱۷۱)۔ قال شعيب:

(۲۱۹۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر) نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگر چہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۹۰۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلِ ثُمَّ لَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنٍ بَرِيءٍ مَا كُتِبَ أَوْ مِنْ طِبِّهِ ثُمَّ لَمْ يَمُوتْ بَيْنَ النَّهْمِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ لِعَبَادَةَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ صَدَقَ وَكَرَّ يَأْذَنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ [راجع: ۲۱۸۷۲]۔

(۲۱۹۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۱۹۰۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْغِفَارِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ لَعَنَّاكَ يَا بَنِي رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَحَدٍ ذَهَبًا يَتْرُكُهُ وَرَأْنَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمْ الْأَقْلَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ كَذًّا وَكَذًّا اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

(۲۱۹۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابوذر! جو بات میں کہہ رہا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لو، ایک بکری کا بچہ جو کسی مسلمان کو ملے، وہ اس کے لئے اس سے بہت بہتر ہے کہ احد پہاڑ اس کے لئے سونے کا بن جائے جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے، اے ابوذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ مالدار لوگ ہی قیامت کے دن مالی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح تقسیم کر دے، اے ابوذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے۔

(۲۱۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ قَالَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرِمُ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسْقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكِ [راجع: ۲۱۷۹۷]۔

(۲۱۹۰۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا طرفانہ نسب کا انست کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایک کا طرفانہ نسب کرتا ہے جو اس کی

ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۹.۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ وَمُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَشَفَ سِتْرًا فَأَذْخَلَ بَصَرَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَقَا عَيْنَهُ لَهْدَرَتْ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَلَا خُطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخُطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۷۰۷). [راجع: ۲۱۶۸۷].

(۲۱۹.۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کے گھر کا پردہ اٹھا کر اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکنے لگے تو اس نے ایک ایسی حرکت کی جو اس کے لئے حلال نہ تھی، یہی وجہ ہے کہ اگر گھر والا کوئی آدمی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ کسی تاوان کے بغیر ضائع ہو جائے گی، اور اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ پڑا ہو اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۹.۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا ذَرَّاجٌ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ لِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ

(۲۱۹.۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا چھ دن ہیں، اس کے بعد اے ابو ذر! میں تم سے جو کہوں اسے اچھی طرح سمجھ لینا، جب ساتواں دن آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خفیہ اور ظاہر بہر طور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی بھی کر لیا کرو، کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگرچہ تمہارا کوڑا اسی گرا ہو (وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہنا) امانت پر قبضہ نہ کرنا اور کبھی دواؤں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔

(۲۱۹.۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْمُبْتَنَّى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يَقَالُ لَكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا تُؤْوِيَنَّ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ

(۲۱۹.۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ

مَوْلَى أَبِي The Real Muslims Portal رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَتْ لِأَبِي ذَرٍّ شَيْهًا آخِرُ حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(۲۱۹۰۸) ابوالاسود دلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے لیکن مجھے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نظر
نہیں آیا۔

مُسْنَدُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۱۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَخَذْتُ نَهْسًا
بِالْأَسْوَابِ فَأَخَذَهُ مِنِّي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسَلَهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا
بَيْنَ لَابَتَيْهَا [اخرجه الحميدى (۴۰۰) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۲۰۰۳، ۲۲۰۱۰، ۲۲۰۱۱]]
(۲۱۹۰۹) شُرَحْبِيلُ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے
دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں
کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۱۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعُرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا [قال الألبانى: صحيح (أبو داود: ۳۳۶۲، السنن: ۲۶۷/۷). قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۹۱۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے
اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۱) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ [اخرجه عبد بن
حميد (۲۴۰). قال شعيب: صحيح لغيره دون (وإنهما. الحوض)]. [انظر: ۲۱۹۹۳].

(۲۱۹۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو
کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی
جدائیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ [صححه البخاری (۷۳۱)، ومسلم (۷۸۱)، وابن حزيمة (۱۲۰۳ و ۱۲۰۴)، وابن حبان (۲۴۹۱)]. [انظر: ۲۱۹۳۰، ۲۱۹۳۶، ۲۱۹۶۲، ۲۱۹۷۱].

(۲۱۹۱۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کر دیکھو کہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعُرَايَا بِخَوَصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۱۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدة: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۷) حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ [راجع: ۲۱۹۱۴] فَأَخْبَرَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعُرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]

(۲۱۹۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کئی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے ”عرایا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

(۲۱۹۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرًا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [صححه البخاری (۱۹۲۱) ومسلم (۱۰۹۷) وابن حزيمة (۱۹۴۱)]. [انظر: ۲۱۹۵۲، ۲۱۹۵۶، ۲۱۹۵۷، ۲۲۰۱۱، ۲۱۹۷۶، ۲۱۹۵۸].

(۲۱۹۱۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَضَى بِالْعُمَرَى [صححه ابن حبان (۵۱۳۲ و ۵۱۳۳)]. قال الألبانی:

صحيح (ابن ماجة: ۲۳۸۱، النسائی: ۱۷۰/۶ و ۱۷۱). [انظر: ۲۱۹۸۸، ۲۱۹۸۷].

(۲۱۹۱۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسِنُ السُّرْبَالِيَّةَ إِنَّهَا تَأْتِي كُتُبَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَعْلَمُهَا فَتَعْلَمُهَا فِي سَبْعَةِ عَشَرَ يَوْمًا [صححه ابن حبان (۷۱۳۶)، والحاكم (۴۲۲/۳)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم سریانی زبان اچھی طرح جانتے ہو، کیونکہ میرے پاس خطوط آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے سیکھ لو، چنانچہ میں نے اسے صرف سترہ دن میں سیکھ لیا۔

(۲۱۹۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ قَدْ ائْتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ قَالَ فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۳۹۰، ابن ماجة: ۲۴۶۱، النسائی: ۵۰/۷)]. قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر: ۲۱۹۶۶].

(۲۱۹۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہونی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ نے صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۲۱۹۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ لِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ فَحَدَّثَنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ بَعْدَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتُ جَبَلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ

عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَدْخَلَتْ النَّارَ قَالَ فَاتَّيْتُ حَدِيثَهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ وَاتَّيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ وَاتَّيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود):

(۴۶۹۹). قال شعيب: [إسناده قوى]: [انظر: ۲۱۹۴۷، ۲۱۹۹۲].

(۲۱۹۲۲) ابن دہلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کمال ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آنے نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ السَّاعَةُ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَجَلُ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ شَمِعْتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُلْغَهُ غَيْرُهُ لِأَنَّهُ رَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

[صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸۰). حسنه الترمذی. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۶۶۰، الترمذی: ۲۶۵۶)].

(۲۱۹۲۳) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نصف النہار کے وقت مروان کے پاس سے نکلے تو ہم آپس میں کہنے لگے کہ مروان نے اس وقت اگر انہیں بلایا ہے تو یقیناً کچھ پوچھنے کے لیے ہی بلایا ہوگا، چنانچہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس نے مجھ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا تھا جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد کرے اور آگے تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ ”جو فقہ کی بات اٹھائے ہوتے ہیں“ خود فقیر نہیں ہوتے، البتہ ایسے لوگوں تک بات پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتے ہیں۔

(۲۱۹۲۴) ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ وَلَاةِ الْأَمْرِ وَلِزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ [صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸۰). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۳) تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مسلمان کے دل کو کبھی بھی خیانت میں مبتلا نہیں کیا جاسکتا، اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کے ساتھ چپے رہنا، کیونکہ ان کی دعاء انہیں پیچھے سے گھیر لیتی ہے۔

(۲۱۹۲۵) وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَآتَاهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَبِغَتَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ [صححه ابن حبان (۶۸۰). قال البوصیری: هذا إسناده صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۱۰۵)].

(۲۱۹۲۵) اور فرمایا جس شخص کا غم ہی آخرت ہو، اللہ اس کے متفرقات کو جمع کر دیتا ہے اور اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر خود ہی آ جاتی ہے اور جس شخص کا مقصد ہی دنیا ہو، اللہ اس کے معاملات کو متفرق کر دیتا ہے، اس کی تنگدستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے، اور دنیا پھر بھی اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی گئی ہوتی ہے۔

(۲۱۹۲۶) وَسَأَلْنَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَهِيَ الظُّهْرُ [أخرجه الدارمی (۲۳۵). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۶) اور ہم نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ وسطیٰ کے متعلق سوال کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز ظہر ہے۔

(۲۱۹۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ [صححه البيهقري (۱۰۷۲)، ومسلم (۵۷۷)، وابن

حزيمة (۵۶۸)، وابن حبان (۲۷۶۲ و ۲۷۶۹)]. [انظر: ۲۱۹۶۱].

(۲۱۹۲۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صَخْبَرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِدَى قَرْدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ لَفَصَفَ

النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَيْنِ صَفًا يُوَازِي الْعُدُوَّ وَصَفًا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رُكْعَةً ثُمَّ تَكَصَّ هَوْلَاءُ إِلَى

مَصَافٍ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ إِلَى مَصَافٍ هَوْلَاءُ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى [نقدم في مسند ابن عباس: ۲۰۶۳].

(۲۱۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”ذی قرد“

تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ

کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں

کی جگہ لے لے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۱۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّكْبِيِّ الْقَزَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ لَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ [صححه ابن حبان (۲۸۷۰)].

قال الألبانی: صحيح بما قبله (النسائی: ۱۶۸/۳). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۱۹۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت زیدؓ سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بِسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحُجْرَةٍ فَكَانَ يَخْرُجُ يُصَلِّي لَهَا فَيَقُفُّ لَهَا أَصْحَابُهُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ [راجع: ۲۱۹۱۰].

(۲۱۹۳۰) حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے حجرے میں تھے، باہر آ کر وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھتے تھے، لوگوں کو پتہ چل گیا تو وہ نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہونے لگے۔

(۲۱۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ قَالَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِأَهْلِ جَرَّةٍ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةَ أَحَدٍ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَ فَتَزَلَّتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۱۱)].

(۲۱۹۳۱) حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھتے تھے، اور صحابہ کرامؓ کے لئے اس سے زیادہ سخت نماز کوئی نہ تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ”تمام نمازوں کی اور خصوصیت کے ساتھ درمیانی نماز کی پابندی کیا کرو“ اور فرمایا اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ كَانَ ابْنُ الْعَاصِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتَبَانِ الْمَصَاحِفَ فَمَرُّوا عَلَى هَذِهِ آيَةِ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَّا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ فَقَالَ عُمَرُ لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَكْثَرُهَا قَالَ شُعْبَةُ فَكَانَتْ كَرَّةَ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَرَى أَنَّ الشَّيْخَ إِذَا لَمْ يُحْصَنْ جِلْدُهُ وَأَنَّ الشَّابَّ إِذَا زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ

(۲۱۹۳۲) حضرت ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ صاحبِ قرآنی لکھنے پر مامور تھے، لکھتے لکھتے جب وہ اس آیت پر پہنچے تو حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کریں تو بہر حال انہیں رجم کرو۔“ حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور عرض کیا تھا کہ مجھے یہ آیت لکھوا دیجئے (تو نبی ﷺ نے اسے مناسب نہ سمجھا) حضرت عمرؓ نے

مزید فرمایا کہ اس آیت کے الفاظ میں ”شیخ“ کا لفظ دیکھو، اگر کوئی شیخ (معلم آدمی) شادی شدہ نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جاتے ہیں اور کوئی نوجوان اگر شادی شدہ ہو کر بدکاری کرے تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُنْبًا نَبَّ فِي شَاةٍ فَلَذَبُوهَا بِمِرْوَةٍ فَرُوَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِهَا

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑ یا کسی بکری کو لے کر بھاگ گیا جسے لوگوں نے چھڑا لیا اور اسے تیز دھار پتھر سے ذبح کر لیا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۱۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [صححه مسلم (۳۰۱)]۔ [انظر: ۲۱۹۸۱، ۲۱۹۸۶، ۲۱۹۹۴، ۲۱۹۹۹، ۲۲۰۰۹]۔

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۳۵) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ أَنَا خَرَجُوا مَعَهُ لَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ بِقِتْلَتِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا فَاتُزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي النَّجَبَتِ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَتِ الْفِطْنَةُ [صححه البخاری (۱۸۸۴)]، ومسلم (۱۳۸۴ و ۲۷۷۶)]۔ [انظر: ۲۱۹۶۸، ۲۱۹۶۹، ۲۱۹۷۳، ۲۱۹۷۵]۔

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ دوسرا کہتا تھا انہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل بچل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۳۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ أَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَيْسٍ بْنِ أَلْفَحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نُسَّخَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْبُحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا [صححه ابن حزيمة]

(۷۵۲)، وابن حبان (۱۷۰). قال شعيب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۱۹۹۸].

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد تمہیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کرلو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَيْصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ بِي مِنَ الزَّمَانَةِ وَقَدْ تَرَى وَذَهَبَ بَصَرِي قَالَ زَيْدٌ فَقُلْتُ لَعِذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ لَعِذِي حَتَّى خَشِيتُ أَنْ تَرْضَاهَا فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أَوْلَى الصَّرِّ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ [صححه ابن حبان (۴۷۱۳)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۹۳۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتا تھا (ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ وحی نازل ہونے لگی اور سیکھنے چھانے لگا، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی، بخدا! میں نے اس سے زیادہ بھاری کوئی چیز محسوس نہیں کی، پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا زید! لکھو (میں نے شانے کی ایک بڑی پکڑی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت لکھو) مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، (میں نے اسے لکھ لیا) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو چلے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں راہ خدا میں جہاد کرنے کو پسند کرتا ہوں لیکن میرا پاچ پن آپ کے سامنے ہے اور میری پینائی بھی چلی گئی ہے (یا رسول اللہ! وہ آدمی جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکتا مثلاً نابینا وغیرہ تو وہ کیا کرے؟)

(بخدا! ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ سیکھنے چھانے لگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر آ گئی) اور اس کا بوجھ مجھ پر اتنا پڑا کہ مجھے اس کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا، (حتیٰ کہ یہ کیفیت ختم ہو گئی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو "مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے لوگ جو معذور و مجبور نہ ہوں" اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔"

(۲۱۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه البخاری (۲۸۳۲)].

(۲۱۹۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَشْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ قَسَمِ أَهْلِ الْمَسْجِدِ صَلَاتَهُ قَالَ لَكُنَّ النَّاسُ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَخَفِيَ عَلَيْهِمْ صَوْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْتَأْنِسُونَ وَيَتَنَحَّضُونَ قَالَ فَاطْلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا زِلْتُمْ بِالْيَدَى تَصْنَعُونَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهَا وَإِنْ أَفْضَلَ صَلَاةَ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا صَلَاةَ الْمَكْنُونَةِ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۳۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [إخرجه عبد بن حميد (۲۴۴) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف] [انظر: ۲۱۹۴۱، ۲۱۹۶۳].

(۲۱۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۲۱۹۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَاتَلَّ اللَّهُ الْيَهُودَ [راجع: ۲۱۹۴۰].

(۲۱۹۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حِينَ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْتُ مَا بَالُ الشَّامِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَجْنِحَتِهَا عَلَى الشَّامِ [صححه ابن حبان (۱۱۴) و (۷۳۰۴)]. قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۵۴). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن. [انظر بعده].

(۲۱۹۳۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا ملک شام پرفرشتے اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سِمَاسَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَافُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّفَاعِ إِذْ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ قِيلَ وَلَمْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بِاسِطَةً أَجْنَحَتَهَا عَلَيْهَا [راجع ما قبله].

(۲۱۹۴۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے چڑے کے گھروں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے، میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا ملک شام پرفرشتے اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۴۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ يُخْبِرُنِي عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ قُلْتُ لِابْنِ لَهِيْعَةَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ قَالَ لَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۹۴۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں سیتی لگوائی ہے، راوی نے پوچھا کہ اپنے گھر کی مسجد مراد ہے؟ تو ابن لہیعہ نے بتایا کہ نہیں، اصل مسجد نبوی مراد ہے۔

(۲۱۹۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَوْ أَبَا أَيُّوبَ قَالَ لِمَعْرُوفٍ أَلَمْ أَرَكَ قَصْرَتِ سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالْأَعْرَافِ [صححه ابن خزيمة (۵۱۸) و ۵۱۹ و ۵۴۰]، والحاكم (۲۳۷/۱). قال شعيب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۳۹۴۰].

(۲۱۹۴۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۴۶) حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَأَطْلَعْ مِنْ قَبْلِي كَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدَّنَا [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن الإسناد (الترمذی: ۳۹۳۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده حسن.

(۲۱۹۴۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے یمن کا رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو

متوجہ فرما، پھر ایک اور جانب رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو متوجہ فرما اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطاء فرما۔
 (۲۱۹۷۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سِنَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَآوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ جَبَلٌ أُحُدٍ أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أُحُدٍ ذَهَبًا أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تَبُوءَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخِطِّكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَأَنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ [راجع: ۲۱۹۲۲]۔

(۲۱۹۳۷) ابن دلیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمزہر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو سے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان و زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۱۹۷۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَهَا رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَكَانُوا يُصَلُّونَهَا قَالَ قَبِيصَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِأَنَّ أَنَا مِنْ الْمَآعِرَابِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِجْرٍ فَقَعَدُوا يَسْأَلُونَهُ وَيُغْفِرُهُمْ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ يُغْفِرُهُمْ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَمْ تَكُنْ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ [انظر بعده]۔

(۲۱۹۳۸) قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آل زبیر کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں (نفل کے طور پر) پڑھی ہیں، چنانچہ وہ لوگ بھی یہ دو رکعتیں پڑھنے لگے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو وہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بخشش فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ کچھ دیہاتی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت آئے، اور سوالات کرنے

بیٹھ گئے، نبی ﷺ انہیں جوابات دیتے رہے، پھر ظہر کی نماز پڑھی اور بعد کی دو سنتیں نہیں پڑھیں اور انہیں مسائل بتانے لگے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، نماز پڑھ کر نبی ﷺ اپنے گھر چلے گئے، اس وقت یاد آیا کہ انہوں نے تو ابھی تک ظہر کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں، چنانچہ وہ دو رکعتیں نبی ﷺ نے عصر کے بعد پڑھی تھیں، اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی ﷺ کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے نماز عصر کے بعد نوافل سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ فَلَمْ تَكُنْ مَعْنَاهُ [راجع ما قبلہ]۔

(۲۱۹۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ [راجع: ۲۱۹۶۶]۔

(۲۱۹۵۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حج محالہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۵۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْيُحُوا الشَّعْرَةَ حَتَّى يَنْدُو صَلَاحُهَا [انظر: ۲۲۰۰۱]۔

(۲۱۹۵۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک بھل خوب پک نہ جائے، اسے فروخت نہ کرو۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ لِرَزِيدٍ كَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ قَدَرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸]۔

(۲۱۹۵۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ حری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطْبَاءُ الْأَنْصَارِ فَبَعَثَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلًا مِّنَّا فَنَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْآخَرُ مِّنَّا قَالَ فَتَابَعْتُ خُطْبَاءَ الْأَنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ حَتَّى يَأْتِيَ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ وَتُبَّتْ

فَاتَّيَكُمُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ لَمَا صَلَّحْنَاكُمْ [صححه الحاكم (۷۶/۳) قال شعيب: [إسناده صحيح] (۲۱۹۵۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انصار کے خطباء کھڑے ہو گئے، ان میں سے کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ اے گروہ مہاجرین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم میں سے کسی کو کسی کام یا عہدے پر مقرر فرماتے تھے تو ہم میں سے ایک آدمی کو بھی ساتھ ملاتے تھے، اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس حکومت کے سربراہ بھی دو ہوں، ایک تم میں سے ہو اور ایک ہم میں سے ہو، اور خطباء انصار مسلسل اسی بات کو دہرانے لگے۔

اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں سے تھے لہذا حکمران بھی مہاجرین میں سے ہوگا، ہم اس کے معاون ہوں گے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون تھے، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ انصار! اس قبیلے کی طرف سے اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور تمہارے اس کہنے والے کو ثابت قدم رکھے، پھر فرمایا بخدا! اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرتے تو ہم تم سے متفق نہ ہوتے۔

(۲۱۹۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ زَيْدٌ ذُهِبَ بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَ بِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ مَعَهُ مِمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَيْكَ بِضْعَ عَشْرَةَ سُورَةً فَأَعْجَبَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا زَيْدُ تَعْلَمُ لِي كِتَابٌ يَهُودَ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ زَيْدٌ فَتَعَلَّمْتُ كِتَابَهُمْ مَا مَرَّتْ بِي خُمُسُ عَشْرَةٍ لَيْلَةً حَتَّى حَدَّثْتُهُ وَكُنْتُ أَقْرَأُ لَهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَأُجِيبُ عَنْهُ إِذَا كَتَبَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۳۶۴۵، الترمذی: ۲۷۱۵). قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر: ۲۱۹۵۵، ۲۲۰۰۷].

(۲۱۹۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ کر خوش ہوئے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنو نجار کے اس لڑکے کو آپ پر نازل ہونے والی قرآن کی کئی سورتیں یاد ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب ہوا اور فرمایا زید! یہودیوں کا طرز تحریر یہ کہ لو، کیونکہ اپنے خطوط کے حوالے سے بخدا مجھے یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے، چنانچہ میں نے ان کی لکھائی دیکھنا شروع کر دی، اور ابھی پندرہ دن بھی نہیں گزرنے پائے تھے کہ میں اس میں مہارت حاصل کر چکا تھا، اور میں ہی ان کے خطوط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنا تا تھا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے تھے تو میں ہی اسے لکھا کرتا تھا۔

(۲۱۹۵۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ فَلَدَّكَرَ نَعْوَهُ [راجع: ۲۱۹۵۴].

(۲۱۹۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۷) ح وَزَيْدٌ قَالَ أَتَانَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۸) ح وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً قَالَ قَالَ يَزِيدُ لِي حَدِيثُهُ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ كَانَ قَدَرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۶-۲۱۹۵۷-۲۱۹۵۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ محری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہوگئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ محری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہوگئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سِيلَ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ [راجع: ۲۱۹۱۳].

(۲۱۹۶۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کسی نے ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کے متعلق سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ان میں قیام لمبا فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

(۲۱۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَزَيْدٌ قَالَا آتَانَا أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ يَزِيدٌ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۷].

(۲۱۹۶۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَقَالَ عُثْمَانُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [راجع: ۲۱۹۶۰].

(۲۱۹۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۲۱۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْيَى لِلْوَارِثِ [قال الألبانی: صحيح بما قبله و بعده (النسائی: ۲۶۹/۶). قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۲۱۹۸۴].

(۲۱۹۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخُرُصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۶۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ قَدْ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ قَالَ لَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ [راجع: ۲۱۹۲۱].

(۲۱۹۶۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہوتی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ نے صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۱۹۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِيِّ الطَّائِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا وَقَالَ النَّاسُ حَيِّزٌ وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ وَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ كَذَبْتَ وَعِنْدَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لَوْ شَاءَ هَذَانِ لَحَدَّثَاكَ فَرَفَعَ عَلَيْهِ مَرْوَانُ الدَّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ صَدَقَ [راجع: ۱۱۸۴]۔

(۲۱۹۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ پر سورہ نصر نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکمل سنائی، اور فرمایا تمام لوگ ایک طرف ہیں اور میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک پلڑے میں ہیں، اور فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے، یہ حدیث سن کر مروان نے ان کی تکذیب کی، اس وقت وہاں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جو مروان کے ساتھ اس کے تحت پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو تم سے یہ حدیث بیان کر سکتے ہیں لیکن ان میں سے ایک کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے ان کی قوم کی چوہدرائت چھین لو گے اور دوسرے کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے صدقات روک لو گے، اس پر وہ دونوں حضرات خاموش رہے، اور مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو مارنے کے لئے کوڑا اٹھالیا، یہ دیکھ کر ان دونوں حضرات نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں۔

فائدہ: اس روایت کی صحت پر راقم الحروف کو شرح صدر نہیں ہو پارہا۔

(۱۹۶۸) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ أَنَا خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ بِقَتْلِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقًا يَقُولُونَ بِقَتْلِهِمْ وَفَرِيقًا يَقُولُونَ لَا قَالَ بِهِزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي النَّارَ تَنْفِي النَّارُ خَبَتْ الْفِتْنَةُ [راجع: ۲۱۹۳۵]۔

(۲۱۹۶۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

(۱۹۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَقَالَ فِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَدْ كَرَّ مَعْنَى حَدِيثِ بِهِزٍ

(۲۱۹۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۷۰) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ يَنْصِفُ أَوْ يَنْتَلِفُ أَوْ يَرْبِعُ [انظر: ۲۱۹۷۴]۔

(۲۱۹۷۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ”مخابرہ“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرہ“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر لینا۔

(۲۱۹۷۱) حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ احْتَجَرُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَصَلُّوا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ قَالَ لَمَخْرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا قَالَ فَقَالَ لَهُمُ أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَبِيْعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِكُمْ فَإِنْ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ [راجع: ۲۱۹۱۵]۔

(۲۱۹۷۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَلَمْ أَرَكَ اللَّيْلَةَ خَفَقْتَ الْفِرَاقَةَ فِي سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفْرَأُ فِيهِمَا بِطَوْلَى الطُّوَلَيْنِ [صححه البخاری (۷۶۵)]، وابن عزيمة (۵۱۵ و ۵۱۶)]۔ [انظر: ۲۱۹۸۰، ۲۱۹۸۵]۔

(۲۱۹۷۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا عَفَانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ رَجَعَ أَنَاسٌ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقَلْنَاهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ قَرِيبُ يَقُولُونَ قَلْبُهُمْ وَقَرِيبُ يَقُولُونَ لَا قَالَ بِهِزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفِي النَّارَ كَمَا تُنْفِي النَّارُ خَبَتْ الْفِصَّةُ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے سیل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو مُعَمَّادٍ الرَّقْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَخَابِرَةِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ مَا الْمَخَابِرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْكَارِضُ بِنِصْفِ أَوْ بِثُلُثِ أَوْ بِرُبْعٍ أَوْ بِأَشْبَاهِ هَذَا [راجع: ۲۱۹۷۰].

(۲۱۹۷۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ”مخابرہ“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرہ“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر لینا۔

(۲۱۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بِحَدَّثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ آيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا قَالَ رَجَعَ أَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَرِيبُ يَقُولُونَ قَلْبُهُمْ وَقَرِيبُ يَقُولُونَ لَا فَكَانَتْ هَذِهِ آيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفِي النَّارَ خَبَتْ الْفِصَّةُ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے سیل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۷۸) حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي الْأَسَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ

قَدَرُ فِرَاقِهِ خَمْسِينَ آيَةً أَوْ سِتِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس ساٹھ آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَوْرِهَا كَيْلًا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۷۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۷۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطِيَّةٍ وَضَمْرَةَ وَرَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سِيلَ عَنْ زَوْجٍ وَأَخِيثٍ لِلَّهِ وَأَبٍ فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ وَالْأَخِيثَ النِّصْفَ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِذَلِكَ

(۲۱۹۷۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وراثت کا یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک عورت فوت ہوئی جس کے ورثاء میں ایک شوہر اور ایک حقیقی بہن ہے تو انہوں نے نصف مال شوہر کو دے دیا اور دوسرا نصف بہن کو، کسی نے ان سے اس کے متعلق بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، انہوں نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۱۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا شُعَيْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ لَقِيتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ لَدَيْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۲۸۰۷)]. [انظر: ۲۱۹۸۲، ۲۱۹۹۱].

(۲۱۹۷۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورۃ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی ﷺ نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ

(۲۱۹۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی علیہ السلام کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٢١٩٨١) حَدَّثَنَا حَاجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَارِجَةَ بِنْتُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ قَابِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ٢١٩٣٤].

(۲۱۹۸۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(٢١٩٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةَ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصَاحِفَ لَدَى كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأُ بِهَا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْتَهَا مَعَ خَزِيمَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ فَالْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ [راجع: ٢١٩٧٩].

(۲۱۹۸۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی **يُنْذِرُ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ** پھر میں نے اس کی سورت میں مصحف کا حصہ بنا دیا۔

(٢١٩٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ لِإِذَا عَمِرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّكَ غُلَامٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَنْهَمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْمَعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ أَتَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَقْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي بِالَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [تقدم في مسند أبي بكر: ٥٧].

(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جنگ یمامہ کے موقع پر ایک قاصد کو بھیج کر مجھے بلانا، میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے

فرمایا اے زید بن ثابت! آپ ایک سمجھدار نوجوان ہو، ہم آپ پر کوئی تہمت نہیں لگاتے، آپ نبی ﷺ کے دور میں وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن کریم کو تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھا کر دو، زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے حج قرآن کے اس حکم سے زیادہ وزنی نہ ہوتا، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات وہ کام کرنا چاہتے ہیں جو نبی ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! اسی میں خیر ہے، پھر وہ مجھے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے بھی اس کام پر شرح صدر عطا فرمادیا جس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شرح صدر ہوا تھا۔

(۲۱۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرَّقْمَى لِلَّذِي أُرْقِيهَا وَالْعُمَرَى لِلَّذِي أُعْمِرُهَا [راجع: ۲۱۹۶۴].

(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ اور ”رقمی“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَوْلَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا طَوْلَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲].

(۲۱۹۸۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھا لی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۸۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ [راجع: ۲۱۹۱۹].

(۲۱۹۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوَّحُ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْعُمَرَى فِي الْمِيرَاثِ [راجع: ۲۱۹۱۹].

(۲۱۹۸۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرُقُّوا قَمَنَ أَرْقَبَ فَسَبِيلُ الْمِيرَاثِ [انظر بعده].

(۲۱۹۸۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شَيْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فَبِهِي لِمُعْمِرِهِ مَحْيَاةً وَمَمَاتَةً لَا تَرُقُّوا قَمَنَ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ [صححه ابن حبان (۵۱۳۴)]. قال الألبانی حسن صحيح الإسناد (أبو داود: ۳۵۵۹، النسائی: ۲۷۲/۶). [راجع ما قبله].

(۲۱۹۹۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کو عمر بھر کے لئے جائیداد دے دے وہ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی دینے والے کی ہوگئی، کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا الْمَصَاحِفُ فَقَدْ تَأْتَتْ كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى تَبْدِيلٍ قَالَ لَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَقِيلَ يَوْمَ صَفَيْنَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۹۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ اعراب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۹۲) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَهْبِ الْحُمَيْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا بَنِي

كُتِبَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْءٌ فَاجِبٌ أَنْ تُحَدِّثَنِي بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ عَنِّي مَا أَجِدُ قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ أَحَدُكَ ذَهَبًا فَانْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ تُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ مَا تَقَبَّلَ مِنْكَ وَلَوْ مِثْرًا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَلْقَى أَخِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَتَسْأَلَهُ فَلْيَقِ عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ حَدِيثَهُ بِنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۲].

(۲۱۹۹۲) ابن دلیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی علیہ السلام کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارَكْتُ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ جَمِيعًا [راجع: ۲۱۹۱۱].

(۲۱۹۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

(۲۱۹۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِنَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا صبح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم صبح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۹۹۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ فَرَأَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ أَمَرْتُمْ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعَ وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فَلَوْ جَعَلْتُمْ فِيهَا التَّهْلِيلَ فَجَعَلْتُمُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ لَدَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُمْ فَلَا تَعْلَمُوا أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۹۳۶]۔

(۲۱۹۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے ہر نماز کے بعد تمہیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کرلو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی ﷺ سے ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴]۔

(۲۱۹۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر کی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قُتَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى إِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ أَوْ غَابَ قَرْنُهَا وَقَالَ إِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۰۰۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۲۰۰۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَّبَعُ النَّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصُومَةً فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ لَهُ هَؤُلَاءِ ابْتَاغُوا الثَّمَارَ يَقُولُونَ أَصَابَنَا الدَّمَانُ وَالْقَشَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَبَايَعُوهَا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا [راجع: ۲۱۹۵۱]۔

(۲۲۰۰۱) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم لوگ اس وقت پھلوں کے پکنے سے پہلے ہی ان کی خرید و فروخت کر لیا کرتے تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ کی سماعت کے لئے اس کا کوئی مقدمہ پیش ہوا، تو نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بتایا گیا کہ ان لوگوں نے پھل خریدا تھا، اب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے حصے میں تو بوسیدہ اور بے کار پھل آ گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جایا کرے اس وقت تک اس کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔

(۳۳۰۲) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَقَالَ الْأَدَمَانُ وَالْقَشَامُ

(۲۲۰۰۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ سَمِعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطِ لَنَا وَمَعَنَا فِخَاخٌ نَنْصِبُ بِهَا لَصَاحَ بِنَا وَطَرَدْنَا وَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا [راجع: ۲۱۹۰۹]۔

(۲۲۰۰۳) شُرَحْبِيل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں ثورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِّي قَاعِدٌ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ أَوْحَى إِلَيْهِ قَالَ وَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ وَوَقَعَ فِخْذُهُ عَلَى فِخْذِي حِينَ غَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ قَالَ زَيْدٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ أَثْقَلَ مِنُ فِخْذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ أَكْتُبْ يَا زَيْدُ فَأَخَذْتُ كَيْفًا فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ الْآيَةُ كُلُّهَا إِلَى قَوْلِهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَكُتِبَتْ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ فَقَامَ حِينَ سَمِعَهَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى حِينَ سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِمَّنْ هُوَ أَعْمَى وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ مَا مَضَى كَلَامُهُ أَوْ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ لَصَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِينَةُ فَوَلَعْتُ فِخْذُهُ عَلَى فِخْذِي فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ قَالَ زَيْدٌ فَالْحَقَّقْتُهَا قَوْلَ اللَّهِ لِكَاثِي أَنْظُرْ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ كَانَ فِي الْكِتَابِ [صححه الحاكم (۸۱/۲)]۔ قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۲۵۰۷ و ۳۹۷۵)۔ قال شعيب:

صحيح وهذا إسناده حسن [انظر: ۲۲۰۰۵، ۲۲۰۰۷]۔

(۲۲۰۰۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان پر وحی نازل ہونے

لگی اور انہیں سیکھنے کے لئے حانپ لیا، اسی اثناء میں نبی ﷺ کی ران میری ران پر آ گئی، بخدا میں نے اس حالت میں نبی ﷺ کی ران سے زیادہ بوجھ کوئی چیز نہیں پائی، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا زید! لکھو، میں نے شانے کی ہڈی پکڑی اور نبی نے فرمایا لکھو لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ أَجْرًا عَظِيمًا میں نے اسے لکھ لیا، یہ آیت اور مجاہدین کی فضیلت سن کر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ”جو نابینا تھے“ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو جہاد نہیں کر سکتا مثلاً نابینا وغیرہ؟ بخدا ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی ﷺ پر پھر سیکھنے چھانے لگا، ان کی ران میری ران پر آ گئی اور مجھے پہلے کی طرح بوجھ محسوس ہوا، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ وہ آیت پڑھو، چنانچہ میں نے وہ پڑھ کر سنا دی، نبی ﷺ نے اس میں غَيْرُ أُولَى الصُّورِ کا لفظ شامل کر دیا جسے میں نے اس کے ساتھ ملا دیا، اور وہ اب تک میری نگاہوں کے سامنے گویا موجود ہے۔

(۲۲۰۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَتْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَذَكَّرَ نَحْوَهُ (۲۲۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءَ وَامْرَأَةٍ أَنْ يَتَعَاهدَ بِهِ أَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ قُلْ كُلَّ يَوْمٍ حِينَ تُصْبِحُ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ لِيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ لِيْ يَدْيُكَ وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشَيْتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَلَذَّةَ نَظَرٍ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَيْهِ لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فَتْنَةٍ مُضِلَّةٍ أَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَغْتَدَى أَوْ يُغْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسَبَ خَطِيئَةً مُحِبَّةً أَوْ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْتَ تَبْعُثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسِي تَكَلَّمْتَ إِلَى صَبَغَةٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي لَا أَتِي إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

(۲۲۰۰۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعاء سکھائی اور حکم دیا کہ اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ یہ دعاء پڑھنے کی تلقین کریں اور خود بھی صبح کے وقت یوں کہا کریں

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری خدمت کے لئے، ہر خیر تیرے ہاتھ میں ہے، تجھ سے ملتی ہے، تیری مدد سے ملتی ہے اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے، اے اللہ! میں نے جو بات منہ سے نکالی، جو منت مانی، یا جو قسم کھائی، تیری مشیت اس سے بھی آگے ہے، تو جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور تو جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، اور تیری توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں، تو ہر چیز پر یقیناً قادر ہے۔

اے اللہ! میں نے جس کے لئے دعاء کی اس کا حقدار وہی ہے جسے آپ اپنی رحمت سے نوازیں اور جس پر میں نے لعنت کی ہے، اس کا حقدار بھی وہی ہے جس پر آپ نے لعنت کی ہو، آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز ہیں، مجھے اسلام کی حالت میں دنیا سے رخصتی عطا فرما اور نیکو کاروں میں شامل فرما۔

اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے بعد رضامندی، موت کے بعد زندگی کی شہنشاہ، تیرے رخِ زیبا کے دیدار کی لذت اور تجھ سے ملنے کا شوق مانگتا ہوں بغیر کسی تکلیف کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے، اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ کسی پر میں ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے، میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے، یا میں ایسا گناہ کر بیٹھوں جو تمام اعمال کو ضائع کر دے یا ناقابلِ معافی ہو۔

اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے اللہ! ڈھکی چھپی اور ظاہر سب باتوں کو جاننے والے! عزت و بزرگی والے! میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں ”اور تو گواہ بننے کے لئے کافی ہے“ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، حکومت بھی تیری ہے اور ہر طرح کی تعریف بھی تیری ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے، تجھ سے ملاقات یقینی ہے، جنت برحق ہے، قیامت آکر رہے گی اور اس میں کوئی شک نہیں اور تو قبروں کے مردوں کو زندہ کر دے گا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو گویا مجھے ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دیا اور مجھے میرے عیوب، گناہوں اور لغزشات کے سپرد کر دیا، اور میں تو صرف تیری رحمت پر ہی اعتماد کر سکتا ہوں، لہذا میرے سارے گناہوں کو معاف فرما، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا، اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم والا ہے۔

(۳۲۰۰۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۵۴]

(۲۲۰۰۷) حدیث نمبر (۲۱۹۵۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَاوَمْتُهُ فِيمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التَّجَارِ حَتَّى ابْتَعْتُهُ مِنْهُ حَتَّى قَالَ لَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَبَّحَنِي فِيهِ حَتَّى أَرْضَانِي قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِذِرَاعِي مِنْ خَلْفِي فَالْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحْوِزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدِي [صححه ابن حبان (۴۹۸۴)]. قال الألبانی حسن بما قبله (أبو داود):

(۳۴۹۹). قال شعيب: [إسناده حسن].

(۲۲۰۰۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شام کا ایک آدمی زیتون لے کر آیا، تاجروں کے ساتھ میں بھی بھاؤ تاؤ کرنے والوں میں شامل تھا، حتیٰ کہ میں نے اسے خرید لیا، اس کے بعد ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے میری مرضی کے مطابق نفع دینے کے لئے تیار ہو گیا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر معاملہ مضبوط کرنا چاہا تو پیچھے سے کسی آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا جس جگہ تم نے اسے خریدا ہے اسی جگہ اسے فروخت مت کرو، بلکہ پہلے اپنے خیمے میں لے جاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

(۲۲۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّعُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۲۰۰۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۱۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَمَعِيَ طَيْرٌ اصْطَدْتُهُ قَالَ فَلَطَمْتُ لِقَائِي وَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ بَا مَدَوُ نَفْسِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا تَبَيُّهَا [راجع: ۲۱۹۰۹].

(۲۲۰۱۰) شُرَحْبِيل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا اے دشمن جان! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۱۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَرَرْتُ

بَنِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ بِأَكْلٍ تَمَرًا فَقَالَ تَعَالَ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا تُرِيدُ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ بَيْنَ مَا أَكَلْنَا وَبَيْنَ أَنْ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۲۰۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبحی کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۲۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاعُ ثَمَرَةٌ بِثَمَرَةٍ وَلَا تَبَاعُ ثَمَرَةٌ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ فَلَقِيَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ رَخِصْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي عَرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]. قَالَ سُفْيَانُ الْعَرَايَا نَحْلٌ كَانَتْ تُوَهَّبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا فَيَسْمُونَهَا بِمَا شَاؤُوا مِنْ ثَمَرِهِ

(۲۲۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کئی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ملاقات ہونے پر انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے ”عرايا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۰۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَا شَهِدَ بِهَا صَاحِبُهَا قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ بِهَا [راجع: ۱۷۱۷۳].

(۲۲۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین گواہی یہ ہے کہ (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفَلَّاتٍ [انظر: ۲۲۰۲۴].

(۲۲۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سحر نہ نکلیں۔

(۳۲۰۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ عَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ [راجع: ۱۷۱۵۶].

(۳۲۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر میں ایک اشجعی مسلمان فوت ہو گیا، نبی ﷺ اسے لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی پڑھ لو، یہ سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا (کیونکہ نبی ﷺ کا اس طرح انکار فرمانا اس شخص کے حق میں اچھی علامت نہ تھی) نبی ﷺ نے لوگوں کی کیفیت بھانپ کر فرمایا تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں نکل کر بھی (مال غنیمت میں) خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں سے ایک رسی ملی جس کی قیمت صرف دو درہم کے برابر تھی۔

(۳۲۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ أَوْ كُيِّبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ أَوْ كُيِّبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْغَازِي فِي اللَّهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا [راجع: ۱۷۱۷۰].

(۳۲۰۱۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے، اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۳۲۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا لِي بِوُتُكُمُ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا [راجع: ۱۷۱۵۵].

(۳۲۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو، بلکہ ان میں بھی نماز پڑھا کرو۔

(۳۲۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيُرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ [صححه ابن خزيمة: ۲۶۲۸]، وابن حبان (۳۸۰۳)، والحاكم (۴۵۰/۱)، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۹۲۳)، قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناد منقطع.

(۲۲۰۱۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے محمد! ﷺ، اے صحابہ! کو حکم دیجئے کہ تمہیہ بلند آواز سے کہا کریں کیونکہ یہ حج کا شعار ہے۔

(٢٢.١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الذِّكْرَ فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو النَّضْرِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الذِّكْرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُؤَدِّنُ بِالصَّلَاةِ [راجع: ١٧١٦٠]

(۲۲۰۱۹) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مرغے کو برا بھلا نہ کہا کرو کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

(۲۲.۲.) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ اللَّيْلَةَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عِشَّتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَّا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ
لَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ [صححه مسلم (۷۶۵)، وابن حبان (۲۶۰۸)]. [انظر: ۲۲، ۲۲، ۲۲۰].

(۲۲۰۲۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ سوچا کہ آج رات میں نبی ﷺ کا طریقہ نماز ضرور دیکھوں گا، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کے گھر کی چوکھٹ کو اپنا تکیہ بنا لیا، نبی ﷺ نے پہلے دو رکعتیں، بلکی پڑھیں، پھر دو طویل رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے سے بلکی تھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں۔

(۳۳۴۱) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ بْنُ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَالصَّوَابُ مَا رَوَى مُصْعَبٌ عَنْ أَبِيهِ [راجع: ۲۲۰۲۰].

(۲۲۰۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢.٢٣) وَكَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ بِنَ مَعْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ [راجع: ٢٢٠.٢٠]. وَالصَّوَابُ مَا قَالَ مُصْعَبٌ وَمَعْنُ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهَمَّ فِيهِ

(۲۲۰۲۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢.٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَّفَ غَارِبًا فِي أَهْلِهِ بَخِيرٌ فَقَدْ غَزَا [راجع: ۱۷۱۶۵].

(۲۲۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفَلَّاتٍ [راجع: ۲۲۰۱۴].

(۲۲۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سنور نہ لگیں۔

(۲۲۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُفْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ [راجع: ۱۷۱۶۶].

(۲۲۰۲۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَائِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ فَكَانَ زَيْدٌ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ بِمَوْضِعِ قَلَمِ الْكَاتِبِ مَا تَقَامُ صَلَاةٌ إِلَّا اسْتَاكَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ [راجع: ۱۷۱۵۷].

(۲۲۰۲۶) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اسی وجہ سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جب مسجد جاتے تو مسواک ان کے کانوں پر اس طرح رکھی ہوتی تھی جیسے کاتب کا قلم ہوتا ہے اور جب اقامت ہوتی تو وہ نماز شروع ہونے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(۲۲۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَوْلَى لِحَبِشَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّهْبَةِ وَالْخُلْسَةِ [راجع: ۱۷۱۷۸].

(۲۲۰۲۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو لوٹ مار کرنے اور اچکے پن سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۲۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِئِلَ عَنْ اللَّفْظَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بِأَعْيَاهَا فَادَّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ بِأَعْيَاهَا فَادَّهَا إِلَيْهِ [راجع: ۱۷۱۷۲]۔

(۲۲۰۲۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے گری پڑی کسی تھیلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگئی۔

(۲۲۰۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا [راجع: ۱۷۱۶۶]۔

(۲۲۰۲۹) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گواہ وہ ہے جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ يَحْيَى وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُرَيْشُ وَالْأَنْصَارُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَسْلَمُ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَشْجَعٍ وَجُهَيْنَةٍ أَوْ جُهَيْنَةٍ وَأَشْجَعِ حُلَفَاءُ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولُهُ مَوْلَى

(۲۲۰۳۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قریش اور انصار، اسلم اور غفار، اشجع اور جہینہ ایک دوسرے کے حلیف موالی ہیں، جن کا اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی مولی نہیں ہے۔

(۲۲۰۳۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ قُرْبَةَ فَلْيَتَوَضَّأْ

(۲۲۰۳۱) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

(۲۲۰۳۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ عَنَّا لِلصَّحَابَةِ
لَأَعْطَانِي عَتُودًا جَدْعًا مِنَ الْمَعْرِ قَالَ لَجِئْتُ بِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ جَدْعٌ قَالَ ضَحَّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ
[صححه ابن حبان (۵۸۹۹)۔ قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۲۷۹۸)۔ قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۲۲۰۳۲) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانی کے لئے بکریاں
تقسیم کیں تو میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو
چھ ماہ کا بچہ ہے (کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟) نبی ﷺ نے فرمایا اسی کی قربانی کر لو، چنانچہ میں نے اسی کی قربانی کر لی۔

(۲۲۰۳۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [إخرجه الطيالسي (۹۵۵) قال شعيب: صحيح لغيره، وإسناده رجاله رجال الصحيح إلا أنه منقطع]۔
(۲۲۰۳۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان میں وہ
غافل نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

رابع مسند الأنصار

بَاقِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو
الْقَدَمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى
عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ [قال الترمذی غریب۔ وقال أبو داود: إسناده واه۔ قال الألبانی: ضعيف (ابن ساجه):
۱۰۵۵، الترمذی: ۵۶۸ و ۵۶۹]۔ [انظر: ۲۸۰۴۲]۔

(۲۲۰۳۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کریم میں گیارہ سجدے کیے ہیں، جن میں
سورہ نجم کی آیت سجدہ بھی شامل ہے۔

(۲۲۰۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا
أَسْمَانَكُمْ [صححه ابن حبان (۵۸۱۸)۔ قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۹۴۸)۔ قال المنذرى بانقطاعه]۔

(۲۲۰۳۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تم لوگ اپنے اور اپنے باپ کے نام

سے پکارے جاؤ گے لہذا مجھے نام رکھا کرو۔

(۳۳.۳۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يَغْمِي وَيُصِمُّ [قال العلائی: هذا الحديث ضعيف. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۵۱۳۰). قال شعيب: صحيح موقوفاً وهذا إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۸۰۹۹].

(۲۲۰۳۴) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی چیز کی محبت تمہیں اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

(۳۳.۳۷) وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ لَمْ يَرْفَعَهُ وَ رَفَعَهُ الْقُرْقُوسَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ [انظر: ۲۸۰۹۹].

(۲۲۰۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳.۳۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَمْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فِيقَهُ الرَّجُلُ رَفَقَهُ فِي مَعِيشَتِهِ

(۲۲۰۳۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی سمجھداری کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے معاشی معاملات میں میانہ روی سے چلے۔

(۳۳.۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرة حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا آخِذَانَا لِيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [صححه البخاری (۱۹۴۵) ومسلم (۱۱۲۲)]. [انظر: ۲۸۰۵۳، ۲۲۰۴۱].

(۲۲۰۳۹) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔

(۳۳.۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْسُ وَحَشَنِي وَارْحَمْ عُرَّتِي وَارْزُقْنِي جَلِيصًا صَالِحًا فَسَمِعَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتَ صَادِقًا لَأَنَا أَسْعُدُ بِمَا قُلْتَ مِنْكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ يَعْنِي الظَّالِمَ يُوْخَذُ مِنْهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ فَذَلِكَ اللَّهُمَّ وَالْحَزَنُ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ قَالَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَمِنْهُمْ سَاقٍ بِالْخَيْرَاتِ يَأْذِنُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ [انظر: ۲۸۰۵۴].

(۲۲۰۴۰) ثابت یا ابو ثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تنہائی میں کوئی مونس عطا فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطا فرما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعاء سن لی، اور فرمایا

عن أَبِي الدُّدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ (۲۳:۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّ هِشَامَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ أَوْ مَعْدَانَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَّيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ [انظر: ۲۸۰۵۰، ۲۲۷۴۰]

(۲۲۰۳۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قے آ گئی جس سے نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۰۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلَى ابْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَعْرَةَ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي بَعْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَبْنُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ مَكِّيٌّ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا وَذَلِكَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [صححه الحاكم (۱/۴۹۶)] قَالَ

الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۷۹۰، الترمذی: ۳۳۷۷)۔

(۲۲۰۳۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲۰۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مُجْحَا عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرَفِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا يُلِمُّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَعْدِمُهَا وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ [صححه مسلم (۱/۱۴۴)]، والحاكم

(۱۹۴/۲) [انظر: ۲۸۰۶۹]

(۲۲۰۳۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خیمے کے باہر ایک عورت کو دیکھا جس کے یہاں بچے کی پیدائش کا زمانہ قریب آ چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ اس کا مالک اس کے ”قریب“ جانا چاہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جائے، یہ اسے کیسے اپنا وارث بنا سکتا ہے جب کہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں اور کیسے اس سے خدمت لے سکتا ہے جبکہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں۔

(۲۳.۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَرْفَعَةُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَتَّبِعُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَمَعْنَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ [انظر: ۲۸۰۷۵۰]. [راجع: ۲۲۰۴۵۰].

(۲۲۰۳۷) حدیث نمبر (۲۲۰۳۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳.۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يقرأَ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ قَالُوا كَيْفَ يُطِيقُ ذَلِكَ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [صححه مسلم (۸۱۱)]. [انظر: ۲۸۰۴۳، ۲۸۰۴۶، ۲۸۰۷۲، ۲۸۰۷۳].

(۲۲۰۳۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات بہت مشکل معلوم ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ اس کی طاقت کس کے پاس ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو (کہ وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

(۲۳.۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ الضَّبِّ فَكَرِهَهَا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَأْكُلُونَهُ قَالَ لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نُهْبَةٍ وَكُلِّ ذِي خُطْفَةٍ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [أخرجه الحميدي (۳۹۷)]. قال شُعْبَةُ: [المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف]. قَالَ سَعِيدٌ صَدَقَ [انظر: ۲۸۰۶۲].

(۲۲۰۳۹) عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے گوہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کی قوم تو اسے کھاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انہیں معلوم نہیں ہوگا، اس پر وہاں موجود ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ نبی ﷺ نے ہر اس جانور سے منع فرمایا ہے جو لوٹ مار سے حاصل ہو، جسے اچک لیا گیا ہو یا ہر وہ درندہ جو اپنے کچل والے دانتوں سے شکار کرتا ہو، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(۲۳.۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ تَرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتْ فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَالْقَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ بِأَثَرِهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم]

(۲۷۳۲)، وابن حبان (۹۸۹)۔ [انظر: ۲۲۰۵۱، ۲۸۱۱۰]۔

(۲۲۰۵۰) صفوان بن عبد اللہ ”جن کے نکاح میں ”درء“ تھیں“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ گھر پر نہیں ملے البتہ ان کی اہلیہ موجود تھیں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اس سال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے فرمایا کہ ہمارے لیے بھی خیر کی دعاء کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی پیٹھ پیچھے جو دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے، اور اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ اس مقصد کے لئے مقرر ہوتا ہے کہ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعاء مانگے تو وہ اس پر آمین کہتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی یہی نصیب ہو۔

پھر میں بازار کی طرف نکلا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہو گئی، انہوں نے بھی مجھ سے یہی کہا اور یہی حدیث انہوں نے بھی نبی ﷺ کے حوالے سے سنائی۔

(۳۳۰۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَعْلَى قَالَ لَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَدَّ كَرَهُ (۲۲۰۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْينِي ابْنُ مِفْعُولٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَزَلَ بَابِي الدَّرْدَاءِ رَجُلٌ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَعِيَمٌ فَتَسْرَحَ أَمْ طَاعِنٌ فَقَالَ بَلْ طَاعِنٌ قَالَ فَإِنِّي سَأُؤَدُّكَ زَادًا لَوْ أَحَدُ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ لَزَوَدْتُكَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِاللُّنْيَا وَالْأَحْمَرَةُ نُصَلِّي وَيُصَلُّونَ وَنُصُومُ وَيَصُومُونَ وَيَتَصَلَّفُونَ وَلَا تَتَصَلَّقُ قَالَ آلا أَذْكَكَ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَنْتَ فَعَلْتَهُ لَمْ يَسْبِقْكَ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ يُدْرِكْكَ أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ فَعَلَ الْإِدَى تَفَعَّلَ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة

(۱۴۹)۔ قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهد، وهذا إسناده ضعيف]۔ [انظر: ۲۸۰۶۵]۔

(۲۲۰۵۲) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے یہاں آیا، انہوں نے پوچھا کہ تم مقیم ہو کہ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں یا مسافر ہو کہ تمہیں زاور راہ دیں؟ اس نے کہا کہ مسافر ہوں، انہوں نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی چیز زاور راہ کے طور پر دیتا ہوں جس سے افضل اگر کوئی چیز مجھے ملتی تو میں تمہیں وہی دیتا، ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار تو دنیا و آخرت دونوں لے گئے، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی پڑھتے ہیں، ہم بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی رکھتے ہیں، البتہ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز دیتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تم سے پہلے والا کوئی تم سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیچھے والا تمہیں پانہ سکے، لا یہ کہ کوئی آدمی تمہاری ہی طرح عمل کرنے لگے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُسَيْنٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ ابْنُ مَسْغُوكٍ قَالَ قُلْتُ فِي قُرْبَةٍ دُونَ حِمَصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قُرْبَةٍ لَا يُؤَذَّنُ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ لَعَلَّكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الذَّنْبَ يَأْكُلُ الْقَاصِيَةَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۸۶) وابن حبان (۲۱۰۱) والحاكم (۲۱۱/۱)].

قال الألباني: حسن (أبو داود: ۵۴۷، النسائي: ۱۰۶/۲، الترمذي: ۱۰۶/۲). [انظر: ۲۲۰۵۴، ۲۲۰۶۳، ۲۸۰].

(۲۲۰۵۳) معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے بتایا کہ حمص سے بیچے ایک بستی میں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بستی میں تین آدمی ہوں، اور وہاں اذان اور اقامت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے، لہذا تم جماعتِ مسلمین کو اپنے اوپر لازم پکڑو کیونکہ اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

(۲۲۰۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُسَيْنٍ الْكَلَاعِيُّ لَدَكْرَهُ (۲۲۰۵۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ قَدَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ [صححه مسلم (۸۰۹)، وابن حبان (۷۸۵ و ۷۸۶)، والحاكم (۳۶۸/۲)]. [انظر: ۲۸۰۶۶، ۲۸۰۹۰، ۲۸۰۹۱].

(۲۲۰۵۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لے، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲۰۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ ابْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ جَذَعَيْنِ مُوجَّعَيْنِ [انظر بعده].

(۲۲۰۵۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(۲۲۰۵۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ بُلْعَى بْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ جَذَعَيْنِ خَصِيَّيْنِ

(۲۲۰۵۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(۲۲۰۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ أَيُّ أَخِي قَالَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَحَدَّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا قَدِمْتُ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا قَدِمْتُ إِلَّا فِي
 طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا
 يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَّبِعُ أَجْنَحَتَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّهُ
 لَيَسْتَعْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النِّحْيَانِ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ
 عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَرَوْا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا يَرْتَوِ الْعِلْمُ فَمَنْ أَخَذَهُ
 أَخَذَ بِحِطِّ وَالْفِرِّ

(۲۲۰۵۸) قیس بن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا، انہوں نے
 آنے والے سے پوچھا کہ بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا کہ ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے، جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا
 ہے کہ آپ وہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ کسی تجارت کے سلسلے میں نہیں آئے؟
 اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کسی اور کام کے لئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ صرف اسی حدیث کی طلب
 میں آئے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے کسی
 راستے میں چلتا ہے، اللہ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور فرشتے اس طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پر بچھا دیتے
 ہیں، اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ساری مخلوقات بخشش کی دعائیں کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں سمندروں میں دعائیں کرتی
 ہیں، اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر، بیشک علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں جو
 وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے، بلکہ وہ تو وراثت میں علم چھوڑ کر جاتے ہیں، سو جو اسے حاصل کر لیتا ہے، وہ اس کا بہت
 سار حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

(۲۲۰۵۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ
 بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ
 (۲۲۰۵۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ
 يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَتْهُ أُمُّهُ أَوْ أَبُوهُ أَوْ كِلَاهُمَا قَالَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ أَنْ يُطَلَّقَ امْرَأَتُهُ فَعَجَلَ عَلَيْهِ مِائَةٌ
 مُحَرَّرٌ فَاتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ لِإِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحَى يُطِيلُهَا وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو
 الدَّرْدَاءِ أَوْفِ نَذْرَكَ وَبَرِّ وَالِدَيْكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ بَابِ
 الْجَنَّةِ فَعَافِظْ عَلَى الْوَالِدِ أَوْ اتْرُكْ [صححه ابن حبان (۴۲۵)، والحاكم (۱۹۷/۲)] وقد صححه الترمذی. قال

الالبانی: صحیح (ابن ماجہ: ۲۰۸۹ و ۳۶۶۳، الترمذی: ۱۹۰۰). قال شعيب: إسناده حسن. [انظر: ۲۲۰۶۹،

[۲۸۱۰۳، ۲۸۰۷۸، ۲۸۰۶۱]

(۲۲۰۶۰) ایک آدمی کو اس کی ماں، یا باپ یا دونوں نے حکم دیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے (اس نے انکار کر دیا اور) کہا کہ اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس پر سو غلام آزاد کرنا واجب ہوں گے، پھر وہ آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ چاشت کی لمبی نماز پڑھ رہے تھے، پھر انہوں نے ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھی، پھر اس شخص نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اپنی منت پوری کر لو (سو غلام آزاد کر دو) اور اپنے والدین کی بات مانو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تمہاری مرضی ہے کہ اس کی حفاظت کر دیا اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۰۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُعَدِّثُ أَنَّ سَمِيعَ أَبَا حَبِيبَةَ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بَدَنَانِيرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسُيِّلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الْإِدَى يُعْتَقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الْإِدَى يُهْدَى بَعْدَ مَا يَشْبَعُ قَالَ أَبُو حَبِيبَةَ فَأَصَابَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ [صححه ابن حبان (۳۳۳۶)، والحاكم (۲۱۳/۲)] قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (ابوداود: ۳۹۶۸، الترمذی: ۲۱۲۳، النسائی: ۲۳۸/۶). [انظر: ۲۲۰۶۲، ۲۸۰۸۳].

(۲۲۰۶۱) ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا یا صدقہ خیرات کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد بچ جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِنِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَحْمَى بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَحْمَى أَوْصَانِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَا يَنْ أَضْعُهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوْ فِي الْمُجَاهِدِينَ أَوْ فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْإِدَى يُعْتَقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الْإِدَى يُهْدَى إِذَا شَبِعَ [راجع: ۲۲۰۶۱].

(۲۲۰۶۲) ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ میرے بھائی نے اپنے مال کا کچھ حصہ صدقہ کرنے کی وصیت کی تھی، میں اسے کہاں خرچ کروں، فقراء پر، مجاہدین پر یا مساکین پر؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو کسی کو مجاہدین کے برابر نہ سمجھتا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد بچ جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الرَّاهِرِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ

رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ كُلُّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ [قال النسائي: (هذا عن رسول الله ﷺ خطأ إنما هو قول أبي الدرداء)]. قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۱۴۲/۲). [انظر: ۲۸۰۸۰].

(۲۲۰۶۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تو ایک انصاری نے کہا کہ یہ تو واجب ہوگئی۔

(۲۲۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خُلَيْدِ الْعَصْرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَتَذَيَّانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَيَّ وَلَا آتَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَتَذَيَّانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَاعْطِ مُمْسِكًا مَالًا تَلَفًا [صححه ابن حبان (۶۸۶ و ۳۳۲۹)، والحاكم (۴۴۴/۲)]. قال شعيب: إسناده حسن.

(۲۲۰۶۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو جن و انس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کیونکہ وہ تمہارا جو کافی ہو جائے، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت میں ڈال دے، اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو بھی جن و انس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور اسے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما۔

(۲۲۰۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ قُضَالَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَلِيسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمُضْجِعِهِ وَآثَرِهِ وَرِزْقِهِ [صححه ابن حبان (۱۶۵۰)] قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف. [انظر بعده].

(۲۲۰۶۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے، اس کی عمر، عمل، ٹھکانہ، اثر اور اس کا رزق۔

(۲۲۰۶۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صَبِيحٍ الْمُرِّي قَاصِي الْبَلْقَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَرِزْقِهِ وَآثَرِهِ وَشَقِيٍّ أُمَّ سَعِيدٍ [راجع ما قبله].

ہوئے سنا ہے آسمان کے سایہ تلے اور روئے زمین پر ابوزر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں ہے۔

(۲۲۰۶۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نَفِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغَوَاطِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةِ يَمَالُ لَهَا دِمَشْقُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۹۸)].

(۲۲۰۶۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا شہر غوطہ میں جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) ”دمشق“ نامی شہر کے پہلو میں ہوگا۔

(۲۲۰۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا بِيْنْتُ عَمِّي وَأَنَا أَحِبُّهَا وَإِنَّ وَالِدَتِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَطْلُقَهَا فَقَالَ لَا أَمْرُكَ أَنْ تُطْلُقَهَا وَلَا أَمْرُكَ أَنْ تَقْصِيَ وَالِدَتِكَ وَلَكِنْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْوَالِدَةَ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَامْسِكْ وَإِنْ شِئْتَ فَذَعْ [راجع: ۲۲۰۶۰].

(۲۲۰۶۹) ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی میرے چچا کی بیٹی ہے، مجھے اس سے بڑی محبت ہے، لیکن میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور نہ یہ کہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرو، البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے کہ والدہ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تم چاہو تو اسے روک کر رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو۔

(۲۲۰۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَوْكْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْذِنُ اللَّهُ فَمَا الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْخَيْرَاتِ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الَّذِينَ اقْتَصَدُوا فَأُولَئِكَ يَحَاسِبُونَ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَمَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يُحْسَبُونَ فِي طُولِ الْمَحْشَرِ ثُمَّ هُمْ الَّذِينَ تَلَاوَاهُمْ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ فَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ إِلَى قَوْلِهِ لَعُوبٌ

(۲۲۰۷۰) ثابت یا ابوثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تہائی میں کوئی مونس عطا فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطا فرما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعاء سن لی، اور فرمایا کہ اگر تم یہ دعاء صدق دل سے کر رہے ہو تو اس دعاء کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو قرآن کریم کی

اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ظالم سے اس کے اعمال کا حساب کتاب اسی کے مقام پر لیا جائے گا اور یہی غم و اندوہ ہوگا وَمِنْهُمْ مَّقْتَصِدٌ یعنی کچھ لوگ درمیانے درجے کے ہوں گے، ان کا آسان حساب لیا جائے گا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْتِيهِمُ اللَّهُ بِوَدْعَةٍ لَّهُمْ يَوْمَ ذَلِكَ هُمْ فِيهَا مُتَحَدِّثُونَ جو جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہو جائیں گے۔

(۲۲.۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ بِالصَّغَةِ لَا بِالْمَرْضَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الصَّدَاقَ وَالْمَلِيْلَةَ لَا تَزَالُ بِالْمُؤْمِنِ وَإِنَّ ذَنْبَهُ مِثْلُ أُحُدٍ لَمَّا تَدَعَهُ وَعَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ [انظر: ۲۲۰۷۹]۔

(۲۲۰۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی سر درد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہوتا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۲.۷۲) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبَسَ ثِيَابَهُ وَمَسَّ طَبِيبًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ مَشَى إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَلَمْ يَتَغَطَّ أَحَدًا وَلَمْ يُوْذِهِ وَرَكَعَ مَا قُضِيَ لَهُ ثُمَّ انْتَقَرَفَ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

(۲۲۰۷۲) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۲.۷۳) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ النَّاسَ وَتَلَا آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أَبِي بَنِي كَعْبٍ نَسَلْتُ لَهُ يَا أَبَتِي مَتَى أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ قَالَتِي أَنْ يَكْلَمَنِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ قَالَتِي أَنْ يَكْلَمَنِي حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَبِي مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ إِلَّا مَا لَغَيْتَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ تَكُلُوتُ آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أَبِي بَنِي كَعْبٍ لَسَأَلْتُهُ مَتَى أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَالَتِي أَنْ يَكْلَمَنِي حَتَّى إِذَا نَزَلَتْ زَعَمَ أَبِي أَنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ جُمُعَتِي إِلَّا مَا لَغَيْتَ فَقَالَ صَدَقَ أَبِي لَإِذَا سَمِعْتَ

(۲۲۰۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی ﷺ نے برسر منبر سورۃ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چنگلی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے سے خاموش رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا، جب تم امام کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھو تو خاموش ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے۔

(۲۲۰۷۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَبِي وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَبْغُرُونِي ضَعْفَانِكُمْ لِأَنَّكُمْ إِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضَعْفَانِكُمْ [صححه ابن حبان (۴۷۶۷)، والحاكم (۱۴۵/۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح. وقال ابن حجر: إن صورة هذا السياق مرسل. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۵۹۴، الترمذی: ۱۷۰۲، النسائی: ۴۵/۶).

(۲۲۰۷۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اپنے کمزوروں کو تلاش کر کے میرے پاس لایا کرو کیونکہ تمہیں رزق اور فتح و نصرت تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملتی ہے۔

(۲۲۰۷۵) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ شَيْخٍ يَكْنَى أَبَا عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا تَبَسَّمَ فَقُلْتُ لَا يَقُولُ النَّاسُ إِنَّكَ أَمَى أَحْمَقُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَوْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ [انظر: ۲۲۰۷۸].

(۲۲۰۷۵) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سناتے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو ”احمق“ نہ کہنے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی ﷺ کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ ﷺ مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ

عَمُوذُ الْكِتَابِ احْتَمِلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَطَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ فَأَتْبَعْتُهُ بِصَرِي فَقَعِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ وَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ

(۲۲۰۷۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں میں نے کتاب کے ستونوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے لیجا یا جا رہا ہے چنانچہ میری نگاہیں اس کا پیچھا کرتی رہیں، پھر اسے شام پہنچا دیا گیا، یاد رکھو! جس زمانے میں فتنے رونما ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

(۲۲۰۷۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَانٍ عَنْ أَبِي الْعَدْرَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلُوا اللَّهَ يَغْفِرْ لَكُمْ قَالَ ابْنُ ثَوْبَانَ يَعْنِي اسْلِمُوا

(۲۲۰۷۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام قبول کرو، اللہ تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

(۲۲۰۷۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُحَقِّقَكَ النَّاسُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ [راجع: ۲۲۰۷۵]

(۲۲۰۷۸) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سنا تے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو "احق" نہ کہنے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی ﷺ کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ ﷺ مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا زَبَانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ آتَاهُ عَائِدًا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالصُّحَّةِ لَا بِالْوَجَعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيكَةُ وَالصَّدَاقُ وَإِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لَأَعْظَمَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ [راجع: ۲۲۰۷۶]

(۲۲۰۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی اگر سردرد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہوتا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۲۰۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ أَنْ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَانْظُرْ إِلَى بَيْنِ يَدَيَّ فَاعْرِفْ أُمِّي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذَلِكَ لَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ آثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ بِسَمَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

(۲۲۰۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کو سجدہ ریز ہونے کی اجازت ملے گی، وہ میں ہوں گا اور مجھے ہی سب سے پہلے سرائٹھانے کی اجازت ملے گی، چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، اسی طرح پیچھے سے اور دائیں بائیں سے بھی اپنی امت کو پہچان لوں گا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کی نابالغ اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگی۔

(۲۲۰۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ شَكَ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ يَحْيَى فَيَقُولُ فَاعْرِفُهُمْ أَنْ نَوْرَهُمْ يَسْمَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

(۲۲۰۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۲) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ نَفِيرَ اللَّهِ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي السُّجُودِ لَكَ مَعْنَاهُ

(۲۲۰۸۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ نَفِيرَ اللَّهِ سَمِعَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ قَالَ أَعْرِفُهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ بِسِمَائِهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ آثَرِ السُّجُودِ وَأَعْرِفُهُمْ بِنَوْرِهِمْ يَسْمَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

(۲۲۰۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور

روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کا نور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

(۲۲۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَكِيمُ بْنُ عُمَيْرٍ وَحَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْعُ رَجُلٌ مِنْكُمْ أَنْ يَعْمَلَ لِلَّهِ عَزًّا وَجَلًّا أَلْفَ حَسَنَةٍ حِينَ يُصْبِحُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَإِنَّهُ لَنْ يَعْمَلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ مِنَ الدُّنُوبِ وَيَكُونُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوَى ذَلِكَ وَإِذَا

(۲۲۰۸۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص روزانہ صبح کے وقت اللہ کی رضا کے لئے ایک ہزار نیکیاں نہ چھوڑا کرے، سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہہ لیا کرے، اس کا ثواب ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہے، اور وہ شخص انشاء اللہ اس دن اتنے گناہ نہیں کر سکے گا، اور اس کے علاوہ جو نیکی کے کام کرے گا وہ اس سے زیادہ ہوں گے۔

حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمْ عِشْيَةً رَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُبَيْعُ فِيهِ النَّاسُ لِلْمَغْرِبِ فَأَتَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ مَاءً قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جَدًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَوَكَّبَ حَتَّى قَدِمَ الْمَرْزَلِفَةُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلَيْنِ [صححه البخاری (۱۳۹)، ومسلم (۱۲۸۰)]. [انظر: ۲۲۱۵۸، ۲۲۱۷۵، ۲۲۱۷۶].

(۲۲۰۸۵) کریم ﷺ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ جس رات آپ نبی ﷺ کے ردیف بنے تھے، آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم مغرب کے لئے اس گھائی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور لوگ آرام کرنے لگے، میں نے

پوچھا کہ جب صبح ہوئی تو پھر آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت نبی ﷺ کے رفیق حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے اور میں قریش کے لوگوں میں پیدل چل رہا تھا۔

(۲۲۰۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ وَعَفَّانُ قَالَا تَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ قَالَ يَعْنِي إِنَّمَا الرِّبَا لِمَا النَّسِيئَةُ [صححه البخاری (۲۱۷۸)، ومسلم (۱۵۹۶)، وابن حبان (۵۰۲۳)]. [انظر: ۲۲۰۹۳، ۲۲۱۰۰، ۲۲۱۲۱، ۲۲۱۳۸، ۲۲۱۳۹، ۲۲۱۵۹، ۲۲۱۶۱].

(۲۲۰۸۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أَسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى يَطْلُبُ مَالًا لَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ رَفَقْتَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فُسِّلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تَعْرُضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۶) إسناده ضعيف] [انظر: ۲۲۱۲۴، ۲۲۱۶۰].
(۲۲۰۸۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا مہمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۰۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَاهُمْ فَقَاتَلْنَاهُمْ فَكَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِذَا أَقْبَلَ الْقَوْمُ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ عَلَيْنَا وَإِذَا أَذْبَرُوا كَانَ حَامِيَتَهُمْ قَالَ فَعَشِيَتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَنَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَقَتْلَتُهُ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَكَرَّرَهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [صححه البخاری (۴۲۶۹)، ومسلم (۹۶)، وابن حبان (۴۷۵۱)]. [انظر: ۲۲۱۴۵].

(۲۲۰۸۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جہینہ کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلہ کی طرف

بھجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، اور جب وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگتے تو وہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرتا تھا، میں نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر اسے گھیر لیا، جو ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تک کیا تو اس نے فوراً ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرَّ عَلَى أُمَّتِي مِنَ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ [صححه البخاری (۵۰۹۶)،

ومسلم (۲۷۴۱)، وابن حبان (۵۹۶۷)]. [انظر: ۲۲۱۰۵۷، ۲۲۱۶۴]

(۲۲۰۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ شدید فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۲۲۰۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [انظر: ۲۲۱۰۵۲، ۲۲۱۰۵۷، ۲۲۱۶۴]

(۲۲۰۹۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى

أَطْمٍ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ لَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ [صححه

البخاری (۱۸۷۸)، ومسلم (۲۸۸۵)]. [انظر: ۲۲۱۰۵۴]

(۲۲۰۹۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے کسی نیلے پرچے سے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۰۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُفْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَقَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى الشَّعْبَ نَزَلَ لِقَاءَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءِ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ

فَتْرَضًا وَضَوْءًا خَفِيفًا فَلَقْتُ الصَّلَاةَ لَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلَّوْا

وَحَالَهُمْ وَأَعْنَتُهُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ [صححه ابن حزيمة (۶۴ و ۲۸۴۷ و ۲۸۵۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی:

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلومت۔

(۲۲۰۹۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتِنَا نَزْلَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنُ الْفَتْحِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنَزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَلَا الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ [صححه البخاری (۱۵۸۸)، ومسلم (۱۳۵۱)]،

وابن حبان (۵۱۴۹)، والحاكم (۶۰۲/۲)۔ [راجع: ۲۲۰۹۰]۔

(۲۲۰۹۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہم انشاء اللہ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو غُصْنٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْيَّامَ يَسْرُدُ حَتَّى يَقَالَ لَا يَفْطُرُ وَيَفْطُرُ الْيَّامَ حَتَّى لَا يَكَادَ أَنْ يَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَا فِي صِيَامِهِ وَإِلَّا صَامَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ لَا تَكَادُ أَنْ تَفْطُرَ وَتَفْطُرَ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَ فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَٰلِكَ يَوْمَانِ تَعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ قُلْتُ وَلَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَٰكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۰۱/۴)۔ [انظر: ۲۲۱۳۴]۔

(۲۲۰۹۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات نبی ﷺ اتنے تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ لوگ کہتے اب نبی ﷺ ناغہ نہیں کریں گے اور بعض اوقات اتنے تسلسل کے ساتھ ناغہ فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا کہ اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں، البتہ ہفتہ میں دو دن ایسے تھے کہ اگر نبی ﷺ ان میں روزے سے ہوتے تو بہت اچھا، ورنہ ان کا روزہ رکھ لیتے تھے، اور کسی مہینے میں نقلی روزے اتنی کثرت سے نہیں رکھتے تھے جتنی کثرت سے ماہ شعبان میں رکھتے تھے، یہ دیکھ کر ایک دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بعض اوقات اتنے روزے رکھتے ہیں کہ افطار کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور بعض اوقات اتنے ناغے کرتے ہیں کہ روزہ رکھتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے، البتہ دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں میں آجائیں تو بہتر، ورنہ آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات، نبی ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں میں رب العالمین کے سامنے تمام اعمال پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں

روزے سے ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا کہ جتنی کثرت سے میں آپ کو ماہ شعبان کے نقلی روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں، کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان اس مہینے کی اہمیت سے لوگ غافل ہوتے ہیں، حالانکہ اس مہینے میں رب العالمین کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

(۲۲۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يَصِلْ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكُعْبَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه البخاری (۳۹۸)، ومسلم (۱۳۳۰)، وابن خزيمة (۳۰۰۳)، وابن حبان (۳۲۰۸)، والحاكم (۴۷۹/۱)]. [انظر: ۲۲۱۵۳].

(۲۲۰۹۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ السَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَمْتُ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَضَعُهَا عَلَى آخِرِ رَأْسِهِ يَدْعُو لِي [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۸۱۷)].

(۲۲۰۹۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مرض الوفا میں نبی ﷺ کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آ گئے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خاموش تھے اور کسی سے بات نہیں کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور مجھ پر پھیر دیئے، میں سمجھ گیا کہ نبی ﷺ میرے لیے دعاء فرما رہے تھے۔

(۲۲۰۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَرَدِيْفُهُ أُسَامَةُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا ذَفَرَا لَتَكَادُ أَنْ تَمْسَ وَرَبَّمَا قَالَ حَمَّادُ أَنْ تُصِيبَ قَادِمَةُ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِیْضَاعِ الْإِبِلِ [صححه ابن خزيمة (۲۸۴۴)، والحاكم (۴۶۵/۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۲۲۱۵۶/۵). [انظر: ۲۲۱۵۶/۵].

(۲۲۰۹۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا

رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۳۲۱۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا لِمِمَّا كَانَ يَدًا بِيَدٍ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۳۲۱۰۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۳۲۱۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فِي مَرَضِهِ نَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ قِمَاتٍ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۰۹۴)]۔

(۳۲۱۰۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن ابی کی عیادت کرنے کے لئے گیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں یہودیوں سے محبت کرنے سے منع کرتا تھا، وہ کہنے لگا کہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نفرت کر لی (بس وہی کافی ہے) یہ کہہ کر کچھ عرصے بعد وہ مر گیا۔

(۳۲۱۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ [انظر: ۲۲۱۴۰]۔

(۳۲۱۰۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۳۲۱۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ قَالَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ حَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُوَيْدَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ لِإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِبْضَاعِ قَالَ فَمَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّحَمَ عَلَيْهِ النَّاسُ أَغْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ فَقَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقُ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْأَدَاةِ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَارْكَبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

(۳۲۱۰۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ

میدان عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سکون کو لازم کرلو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار بھی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ مزدلفہ آ پہنچے اور وہاں مغرب اور

عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ خَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُؤِيدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّحَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ قَبَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقُ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جَنَّتْهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى أَتَى الْمُرْدَلِفَةَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ [قال الألباني حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۲۴)]. قال شعيب: صحيح [إسناده حسن].

(۲۲۱.۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شبِ عرفہ کو میں نبی ﷺ کا روپیہ تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدانِ عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سبکون کو لازم کرلو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی ٹکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب اور عشاء کی نماز اٹھتے پڑھی۔

(۲۲۱.۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا رَبَّ إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ [انظر: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱.۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقدِ معاملے میں سو نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۱.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَمَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى طَائِفَةٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الشُّكُّ فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا

تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخَوْجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴]۔

(۲۲۱۰۶) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى لَبْنَى لَيْثٍ وَكَانَ قَدِيمًا قَالَ مَرَّ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَحَكَاهُ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو مَعْشَرٍ وَقَدْ لَقِيَهُمَا جَمِيعًا فَقَالَ أَسَامَةُ يَا مَرْوَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ فَاحِشٍ مُتَفَحِّشٍ (۲۲۱۰۷) مروان بن حکم ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، مروان کہانیاں بیان کرنے لگا، ایک مرتبہ جب ان دونوں کی ملاقات ہوئی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کسی بے حیائی اور بیہودہ کوئی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَدَّثَهُ مَنْ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ

(۲۲۱۰۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ نَزَلَ غَدَا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلَ مَنَزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَارِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ يُعْنِي الْمُحَصَّبَ حَيْثُ قَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يَنَاجِحُوهُمْ وَلَا يَبَايَعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي [صححه البخاری (۳۰۵۸) ومسلم (۱۳۵۱) وابن خزيمة (۲۹۸۵)]

(۲۲۱۰۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کل آپ کہاں منزل کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی منزل چھوڑی ہے؟ پھر فرمایا کل انشاء اللہ ہم خیف بنو کنانہ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر معاہدہ کر کے قسمیں کھائی تھیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ بنو کنانہ نے بنو ہاشم کے

خلاف قریش سے یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ بنو ہاشم کے ساتھ نکاح، بیع و شراء اور انہیں ٹھکانہ دینے کا کوئی معاملہ نہیں کریں گے، پھر فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَاثٌ تَحْتَهُ قُطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَزْدَتْ وَرَأَاهُ أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَفَى الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الذَّابِيَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَعْبُرُوا عَلَيْنَا فَسَلِّمُوا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَتَنَزَّلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ ذَابِيَتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيُّ سَعْدٍ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الْإِدَى أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ أَنْ يَتَوَجَّوهُ فَيَعَصُّوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْإِدَى أَعْطَاكَ شَرِيقَ بِذَلِكَ فَذَكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۲۹۸۷)، ومسلم

(۱۷۹۸)، وابن حبان (۶۵۸۱)]. - [انظر: ۲۲۱۱۱، ۲۲۱۱۲].

(۲۳۱۱۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بھی تھا اور اس کے نیچے فدکی چادر تھی، اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اس وقت نبی علیہ السلام بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے، راستے میں نبی علیہ السلام کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی سب ہی تھے، اور جن میں عبد اللہ بن ابی بھی موجود تھا اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی۔

جب اس مجلس میں سواری کا گردوغبار اڑا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھی اور کہنے لگا کہ ہم پر گردوغبار نہ اڑاؤ، نبی علیہ السلام نے وہاں رک کر انہیں سلام کیا اور تھوڑی دیر بعد سواری سے نیچے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلانے اور قرآن پڑھ کر سنانے لگے، یہ دیکھ کر عبد اللہ بن ابی کہنے لگا اے بھائی! جو بات آپ کہہ رہے ہیں اگر یہ برحق ہے تو اس سے اچھی کوئی بات ہی نہیں لیکن آپ ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کریں، آپ اپنے ٹھکانے پر واپس چلے جائیں اور وہاں جو آدمی

آئیں اس کے سامنے یہ چیزیں بیان کیا کریں، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ ہماری مجالس میں ضرور تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، اس طرح مسلمانوں اور مشرکین و یہود کے درمیان تلخ کلامی ہونے لگی، اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے سے بھڑ جاتے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔

جب وہ لوگ پرسکون ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں چلے گئے، اور ان سے فرمایا سعد! تم نے سنا کہ ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے کیا کہا ہے؟ اس نے اس طرح کہا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیا کریں اور اس سے درگزر فرمایا کریں، بخدا! اللہ نے جو مقام آپ کو دینا تھا وہ دے دیا، ورنہ یہاں کے لوگ اسے تاج شاہی پہنانے پر متفق ہو چکے تھے لیکن اللہ نے جب اُس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو اس نے آپ کو عطا کیا تو یہ اس پر ناگوار گذرا، اس وجہ سے اس نے ایسی حرکت کی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمادیا۔

(۲۳۱۱۱) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَغْنِي ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ [راجع: ۲۳۱۱۰]

(۲۳۱۱۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَى إِكَاظٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرَدَتْ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَأَاهُ يَبْعُدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْخَزَرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَلَذَكَرَهُ وَقَالَ الْبُحَيْرَةُ (۲۳۱۱۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ أَخْبَرَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْزَلُ عَنْ أَمْرَاتِي قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ إِنَّ كَانَ كَذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَّ ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ (۲۳۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرنا چاہتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے بچوں کی وجہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صرف اس وجہ سے کرنا چاہتے ہو تو ایامت کرو کیونکہ اس چیز سے تو اہل فارس و روم کو بھی نقصان نہیں ہوا۔

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْهَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا أَهْوَاهُ فَخَفَّتْ مِنْ مَاءٍ فَرَشَ بِهَا (۲۳۱۱۴) حضرت ہیتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ میں نے ہیتم بن خاریجہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رشید بن سعد رضی اللہ عنہ نے عقیل بن شہاب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے انہیں ملا تو انہوں نے کہا کہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک خفہ خفہ سے تر ہو کر اپنے سر پر ڈال دیا۔

نَحْوُ الْفُرَجِ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُشُّ بَعْدَ وَضُوئِهِ

(۲۲۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب نبی علیہ السلام پر وحی لے کر نازل ہوئے تھے تو نبی علیہ السلام کو وضو کرنا بھی سکھایا تھا، اور جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ کے قریب اسے چھڑک لیا، لہذا نبی علیہ السلام بھی وضو کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْكَأْبَةُ فَسَأَلْتُهُ مَا لَهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي جِبْرِيلُ مِنْذُ ثَلَاثٍ قَالَ لَإِذَا جَرَوْكَ كَلْبٌ بَيْنَ يَمِينِهِ فَامْرَأَةٌ بِهِ فَقُتِلَ فَبَدَأَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَهَشَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ [انظر بعده].

(۲۲۱۱۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام کے روئے انور پر غم اور پریشانی کے آثار دیکھے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ تین دن سے میرے پاس جبریل نہیں آئے، دیکھا تو کہتے کا ایک پلا کسی کمرے میں چھپا ہوا تھا، نبی علیہ السلام نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا تھوڑی ہی دیر میں حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہو گئے، نبی علیہ السلام انہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا آپ میرے پاس کیوں نہیں آ رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتے یا تصویریں ہوں۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ كَأْبَةٌ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَلَمْ يَأْتِنِي مِنْذُ ثَلَاثٍ [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ كُلثُومِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخِلْ عَلَى أَصْحَابِي فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَشَفَ الْفِنَاعَ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [اخرجه الطيالسي (۶۳۴)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا رسله حسن في المتابعات والشواهد. [انظر بعده].

(۲۲۱۱۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرض الوفا میں ایک دن نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آ گئے تو نبی علیہ السلام نے پردہ (چادر کو) ہٹایا اور فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عجدہ گاہ بنالیا۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ جَامِعٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَقَنَّعٌ بِرِدَّ لَهُ مُعَافِرَتِي وَلَمْ يَقُلْ

وَالْأَنْصَارِي [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ بَنَاتِهِ أَنْ صَبَّأَ لَهَا ابْنًا أَوْ ابْنَةً قَدْ اخْتَصَرَتْ فَاشْهَدْنَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِقُرْآنِ السَّلَامِ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ تَقْسِمُ عَلَيْهِ لِقَامٍ وَقَمْنَا فَرَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى جَعْفَرٍ أَوْ إِلَى جَعْفَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعٌ وَفِي الْقَوْمِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأَبُو أَحْسِبُ فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [صححه البخاری (۵۶۵۵)، ومسلم (۹۲۳)، وابن حبان (۴۶۱)]۔ [انظر:]

[۲۲۱۲۲، ۲۲۱۳۲، ۲۲۱۴۲]۔

(۲۲۱۱۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر نزع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلوا یا اور فرمایا جولیاد وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیاد وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ جَعْفَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَيْدُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسْأَلَهُ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَانُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَاظْطَرُّ مِنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ هَذَا جَعْفَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ مَا أَكُولُ أَبِي قَالَ لَئِنْ لَمْ يَدْخُلْهُ فَقَالَ أَمِنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ قَالُوا نَسْأَلُكَ عَنْ الرَّجَالِ قَالَ أَمَا أَنْتَ يَا

جَعْفَرُ قَاشِبَةُ خُلُقِكَ خُلُقِي وَأَشْبَهُ خُلُقِي خُلُقُكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتْنِي وَأَبُو وَلَدِي
وَأَمَّا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَاللَّيَّ وَآحَبُ الْقَوْمِ إِلَيَّ

(۲۲۱۲۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے تھے، دوران گفتگو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں تم سب سے زیادہ محبوب ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی بات اپنے متعلق کہی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق کہی، فیصلہ کرنے کے لئے وہ کہنے لگے کہ آؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر ان سے پوچھ لیتے ہیں، چنانچہ وہ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو، یہ کون لوگ آئے ہیں؟ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ جعفر، علی اور زید آئے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے والد آئے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔

وہ اندر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاطمہ سے، انہوں نے کہا ہم آپ سے مردوں کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جعفر! تمہاری صورت میری صورت سے اور تمہاری سیرت میری سیرت سے سب سے زیادہ مشابہہ ہے، تم مجھ سے ہو اور میرا شجرہ ہو، اور علی! تم میرے داماد اور میرے بچوں (نواسوں) کے باپ ہو، میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، اور امے زید! تم ہمارے مولیٰ ہو، اور مجھ سے ہو اور میری طرف ہو اور تمام لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۲۲۱۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّهُ قَالَ الرَّبَّاءُ فِي النَّسَبِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔
(۲۲۱۲۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نقد معاطے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمِيمَةٍ ابْنَةٍ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَفْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَفْذَمَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي أَوْ لَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۲۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیمہ بنت زینب کو لایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی ٹکیزے میں ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ السَّارِيَتَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزِقْتُ بِالْحَائِطِ قَالَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي فَقَصَلَنِي أَرْبَعًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ عَلَى هَذَا أَجْدَنِي الْيَوْمَ نَفْسِي أَتَى مَكُثْتُ مَعَهُ عُمَرَا ثُمَّ لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا قَالَ فَبِئْسَ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ قَالَ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي فَلَمْ يَزَلْ يُزَاجِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۴۴، ۲۸۱۸۵]

(۲۲۱۲۳) ابوالشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دوستوں کے درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی، انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ قُؤْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ فِي مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَرَفَقْتُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ قَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تَعْرُضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷]

(۲۲۱۲۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں

رکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۱۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا غَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدَّةِ وَقَالَ يَعْصَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ إِلَّا أَصْحَابَ الْجَدَّةِ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا غَامَّةٌ مَن يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ [صححه البخاری (۵۱۹۶)، ومسلم (۲۷۳۶)، وابن حبان (۶۷۵)]. [انظر: ۲۲۱۶۹]

(۲۲۱۲۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسَمَةَ عَنْ سَيِّدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا شَاهِدٌ قَالَ كَانَ سِرُّهُ الْعَنَقُ فَإِذَا وَجَدَ فُجُوءَ نَصٍّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ وَأَنَا رَدِيفُهُ [صححه البخاری (۲۹۹۹)، ومسلم (۱۲۸۶)، وابن خزيمة (۲۷۴۵)]. [انظر: ۲۲۱۷۷]

(۲۲۱۲۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی رفتار درمیانی تھی، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۲۲۱۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأَسَمَةَ أَلَا تَكَلِّمُ عُثْمَانَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَن لَّا أَكَلِمَهُ إِلَّا سَمِعْتُمْ مِنِّي لَا أَكَلِمَهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَتَسَبَّحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَاللَّهِ لَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنَّكَ خَيْرُ النَّاسِ وَإِنْ كَانَ عَلَى أَمِيرٍ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالُوا وَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَسْلِقُ بِهِ أَقْبَابُهُ فَيُدَوَّرُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدَوَّرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ مَا أَصَابَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ كُنْتُ أُمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آيِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآيِيهِ [صححه البخاری (۳۲۶۷)، ومسلم (۲۹۸۹)]. [انظر: ۲۲۱۶۳، ۲۲۱۴۳، ۲۲۱۳۷]

(۲۲۱۲۷) ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور

ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتزیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُرَيْبَةَ يَقَالُ لَهَا ابْنِي فَقَالَ انْتِهَا صَبَاحًا ثُمَّ حَرَّقُ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۶۱۶، ابن ماجه: ۲۸۴۳)، [انظر: ۲۲۱۶۸].

(۲۲۱۲۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ”ابنی“ نامی ایک بستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح کے وقت وہاں پہنچ کر اسے آگ لگا دو۔

(۲۲۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ أَسَامَةَ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَبِيفَةً كَانَتْ مِمَّا أَهْدَاهَا دِحْجَةُ الْكَلْبِيِّ فَكَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَاةً إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا [انظر: ۲۲۱۳۱].

(۲۲۱۲۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قطبی چادر عطا فرمائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے شمیض لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيَقْعِدُنِي عَلَى فِخْلِهِ وَيَقْعِدُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى فِخْلِهِ الْآخَرَى ثُمَّ يَضُمُّنَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا لِأَنِّي أَرْحَمُهُمَا قَالَ أَبِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينَةِ هُوَ السَّلُّ مِنْ غَنَاقَةِ الْبَيْتِ أَمَّا تَمِيمَةُ السَّلُُّ اصْحَابُهُ الْبُخَارِيُّ (۳۷۳۵).

وابن حبان (۶۹۶۱)۔ [انظر: ۲۲۱۷۲]۔

(۲۲۱۳۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں پر رحم کھاتا ہوں لہذا تو بھی ان پر رحم فرما۔

(۲۲۱۳۱) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَسَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَثِيفَةً مِمَّا أَهْدَاهَا لَهُ دُخِيَّةُ الْكَلْبِيِّ فَكَسَوْتُهَا أَمْرَاتِي فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسَ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ كَسَوْتُهَا أَمْرَاتِي فَقَالَ مَرَّهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَاةً فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجَمَ عِظَامِهَا [راجع: ۲۲۱۲۹]۔

(۲۲۱۳۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قبلی چادر عطا فرمائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت وحیدہ کلبیہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اے کہنا کہ اس کے نیچے شمیض لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلْتُ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنِي يُقْبِضُ فَأَتَانَا فَأَرْسَلَ يَأْفِرَاءُ السَّلَامَ وَيَقُولُ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْهِ لِكَاتِبَيْنِ قَالَ لَقَامَ وَقَمْنَا مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ فَأَخَذَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَفْعَقُعُ قَالَ لَقَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۳۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر نزع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلوا یا اور فرمایا جو زیادہ بھی اللہ کا ہے اور جو زیادہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَرَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى دَخَلَ الشَّعْبَ ثُمَّ أَهْرَاقَ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ وَلَمْ يَصَلِّ [راجع: ۲۲۰۹۲].

(۲۲۱۳۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے واپسی پر نبی ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، گھائی میں ہتھی کر نبی ﷺ نیچے اترے، اور پیشاب کیا، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزلوہ پہنچے، اور راستے میں نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۳۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ [راجع: ۲۲۰۹۶].

(۲۲۱۳۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۲۲۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ أَنَسٍ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ مَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَقَالَ هِيَ الْعَصْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَكُونُ وَرَأَاهُ إِلَّا الصَّفَّ وَالصَّفَّانِ مِنَ النَّاسِ فِي قَاتِلَتِهِمْ وَلِي تَجَارِعَتَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْتَهُنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأَحَرَفَنَ بَيُوتَهُمْ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح

بالحديث الأول (ابن ماجة: ۷۹۵). قال شعيب: إسناده ضعيف لا نقطاعه.]

(۲۲۱۳۵) زہر قان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کا ایک گروہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ سب لوگ اکٹھے تھے، انہوں نے اپنے دو غلاموں کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”صلوۃ وسطی“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز مراد ہے، پھر دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہی سوال پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے، پھر وہ دونوں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے بھی ظہر کی نماز بتایا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے صرف ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں اور لوگ قیلولہ یا تجارت میں مصروف ہوتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”تمام نمازوں کی عموماً اور درمیانی نماز کی خصوصاً پابندی کیا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے رہا کرو“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔

(۲۲۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا أَفَاضَ مِنْ عَرَافَاتٍ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتَهُ رِجْلَهَا عَادِيَةً حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا

[قال شعيب بن صالح]. تقدم في مسند ابن عباس: [١٨٢٩].

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت نبی ﷺ عرافات سے واپس ہوئے ہیں تو میں ان کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی سواری نے دوڑتے ہوئے اپنا پاؤں بلند نہیں کیا یہاں تک کہ نبی ﷺ مردلفہ پہنچ گئے۔

(۲۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَرَّاصٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ يُطَاعُ فِي مَعَاصِي اللَّهِ تَعَالَى فَيُقَذَّفُ فِي النَّارِ فَتَذَلُّ بِهِ أَقْبَابُهُ فَيَسْتَدِيرُ فِيهَا كَمَا يَسْتَدِيرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَأْتِي عَلَيْهِ أَهْلُ طَاعَتِهِ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلٍ آيَنَ مَا كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِهِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِأَمْرِ وَأَخَالِفُكُمْ إِلَى غَيْرِهِ [راجع: ۲۲۱۲۷].

(۲۲۱۳۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس نے اس کی انتزایاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الصَّائِعَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَّاءُ فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۳۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سوئیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْعَمَّازِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَاللَّزْهَمُ بِاللَّزْهَمِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحِلُّهُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّغَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الرَّبَّاءُ إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ أَوْ الْفُتْرَةِ

[راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۳۹) یحییٰ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم کے تبادلے کے متعلق پوچھا جبکہ ان کے درمیان کچھ اضافی چیز بھی ہو تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے حلال قرار دیتے ہیں، اس پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس وہ بات بیان کر رہے ہیں جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود نہیں سنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا یہ چیز میں نے براہ راست نبی ﷺ سے نہیں سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق تو ادھار یا تاخیر سے ہوتا ہے۔

(۲۳۱۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو لُقْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

فِي الْكُعْبَةِ [راجع: ۲۲۱۰۲]

(۲۳۱۴۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي قَابَسٍ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ

بِالطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ

سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ [صححه البخاری (۵۷۲۸)، ومسلم (۲۲۱۸)]. تقدم في مسند سعد بن أبي

وقاص: ۱۵۳۶.

(۲۳۱۴۱) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا

تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک

عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس

علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّمَةٍ بِنْتُ زَيْنَبٍ وَنَفْسُهَا تَقْفَعُ كَأَنَّهَا فِي شَرٍّ فَقَالَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ إِلَى

أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فَلَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي أَوْ لَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ

الرَّحِمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]

(۲۳۱۴۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیرہ بنت زینب کو لایا گیا،

اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیزے میں ہو، نبی ﷺ نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے،

اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا

رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے،

اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۳۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى هَذَا الرَّجُلِ

فَكَلَّمَهُ قَالَ فَقَالَ لَا تَرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلَّمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِوَجَلِّ أَنْ يَكُونَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَذَلُّ أَقْصَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَا قَالَ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ إِلَيْهِ فَيَقُولُونَ يَا فَلَانُ أَمَا كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيَهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيَهُ [راجع: ۲۲۱۲۷].

(۲۲۱۳۳) ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَجِئْتُ حَتَّى دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزِقْتُ بِالْحَائِطِ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَصَلَّى إِلَيَّ جَنِبِي فَصَلَّى أَرْبَعًا فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ صَلَّى هَاهُنَا فَقُلْتُ كَمْ صَلَّى قَالَ هَذَا أَجِدُنِي الْيَوْمَ نَفْسِي أَتَى مَكَّتُ مَعَهُ عُمَرَا لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى ثُمَّ خَرَجْتُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي وَلَمْ يَزَلْ يُزَاحِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۲۳].

(۲۲۱۳۳) ابوالشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دوستوں کے درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چمٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا

ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔ اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۴۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَوَاتِ فَلَبِدُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَذْرَكُنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَعَرَضَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَلَذَّكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السَّلَاحِ وَالْقَتْلِ فَقَالَ أَلَا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَمَّا زَالَ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [راجع: ۲۲۰۸۹]

(۲۲۱۳۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جبینہ کے ریٹلے علاقوں میں سے ایک قبیلے کی طرف بھیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، جوں ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو اس نے فوراً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی سے کیسے بچو گے؟ نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَقْبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبُحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنْ ذَفَرَهَا لَتَكَادُ تُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِیْضَاعِ الْإِبِلِ [راجع: ۲۲۰۹۹]

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَأَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقَالُ لَهُ عِيَاضُ

وَكَاثَتْ بِنْتُ أَسَامَةَ تَحْتَهُ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَعْضِ الْأَرْيَافِ حَتَّى إِذَا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَصَابَهُ الْوَبَاءُ قَالَ قَافِرٌ ذَلِكَ النَّاسُ قَالَ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ لَا يَطْلُعَ عَلَيْنَا نِقَابُهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ [انظر: ۲۲۱۴۹].

(۲۲۱۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ایک چچا زاد بھائی ”جن کا نام عیاض تھا“ سے مروی ہے ”جن کے نکاح میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بھی تھیں“ کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو کسی شاداب علاقے سے نکلا، جب وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو اسے وباء نے آگیرا، یہ سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ وباء مدینہ منورہ کے سوراخوں سے نکل کر ہم تک نہیں پہنچے گی۔

(۲۲۱۴۸) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ وَيَعْقُوبٌ وَقَالَا جَمِيعًا إِنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ

(۲۲۱۴۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ عِيَاضٌ وَكَانَتْ ابْنَةُ أَسَامَةَ عِنْدَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِيَاضُ بْنُ صَيْرَى

[راجع: ۲۲۱۴۷].

(۲۲۱۴۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْوَبَاءَ رِجْزُ أَهْلِكَ اللَّهُ بِهِ الْأَمَمَ قَبْلَكُمْ وَقَدْ بَقِيَ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَنْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَأْكُلُوا [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ هَذَا الْوَجَعِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَبِي وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ

الْمُسْلِمُ الْكَافِرُ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۵۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحَ قَالَ قَالَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالطَّوَّافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِالْدُّخُولِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي تَوَاجِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكُعْبَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [راجع: ۲۲۰۹۷].

(۲۲۱۵۳) ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے، بیت اللہ میں داخل ہونے کا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس میں داخل ہونے سے نہیں روکتے تھے، البتہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْمٍ مِنْ أَطْلَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ إِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَةَ تَفْعُ خِلَالَ الْمَدِينَةِ كَوَقْعِ الْمَطَرِ [راجع: ۲۲۰۹۱].

(۲۲۱۵۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَيَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بَارِضٌ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۵) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلومت۔

(۲۲۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ سَبَّخِيرُنَا صَاحِبِنَا مَا صَنَعَ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ لَمَّا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَوَقَعَ كَفَّ رَأْسَ رَاحِلَتِهِ حَتَّى أَصَابَ رَأْسَهَا وَاسِطَةُ الرَّحْلِ أَوْ كَادَ يُصِيبُهُ يُشِيرُ إِلَى النَّاسِ بِيَدِهِ السَّكِينَةِ السَّكِينَةِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا ثُمَّ أَرْدَفَ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يُخْبِرُنَا صَاحِبِنَا بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْفُضْلُ لَمْ يَزَلْ يَسِيرُ سَيْرًا لَيْتًا كَسِيرِهِ بِالْأَمْسِ حَتَّى أَتَى عَلَى وَادِي مُحَسَّرٍ فَدَفَعَ فِيهِ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ الْأَرْضُ [راجع: ۲۲۰۹۰]۔

(۲۲۱۵۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے نبی ﷺ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی ﷺ نے کیا کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب نبی ﷺ وقوف عرفات کے بعد روانہ ہوئے تو اپنی سواری کا سرائتا کھینچا کہ وہ کجاوے کے درمیان جسے سے لگ گیا یا لگنے کے قریب ہو گیا، اور نبی ﷺ اشارے سے لوگوں کو پر سکون رہنے کی تلقین کرنے لگے، یہاں تک کہ مزدلفہ آ پہنچے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا دردیف بنالیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی ﷺ نے کیا کیا؟ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کل گزشتہ کی طرح آہستہ آہستہ چلتے رہے البتہ جب وادی محسر پر پہنچے تو رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ وہاں سے گذر گئے۔

(۲۲۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ [راجع: ۲۲۰۹۰]۔

(۲۲۱۵۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا زَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَكَرَبْتُ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا [راجع: ۲۲۰۸۵]۔

(۲۲۱۵۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا عَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۳۱۵۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۳۳۱۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ تَوْهَانَ أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى لَأَسَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى مَالِهِ بِوَادِي الْقَرَى فَيَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَرَقَقْتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تَعْرِضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷]۔

(۲۳۱۶۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ذَكْوَانَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْ لَهُ فِي الصَّرْفِ أَسَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ أَوْ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَمْ نَقْرَأْ قَالَ بِكُلِّ لَا أَقُولُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي الذَّهَبِ أَوْ قَالَ فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۳۱۶۱) ذکوان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ بیع صرف کے متعلق آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی ﷺ سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَلَبَقْنِي أَنَّ الطَّاعُونَ

بِالْكُوفَةِ قَالَ لَدَغَرِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ لَقُلْتُ مَنْ يُحَدِّثُهُ قَالَ فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ غَائِبًا قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَجَسٌ وَعَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ حَبِيبٌ شَكَّ فِيهِ عَذَابٌ بِهِ نَاسٌ قَبْلَكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ لَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَلَمْ يَنْكُرْ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۱۴۱]

(۲۲۱۶۲) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأَسَامَةَ أَلَا تَنْكُرُ هَذَا قَالَ لَمْ تَكُنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْعَمُ فِيهَا كَطْعَنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَسَامَةَ يَنْحَوِي مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ فِيهِ فَتَنَلِقُ الْقَتَابُ بَطْنِي [راجع: ۲۲۱۶۲]

(۲۲۱۶۳) ابو وائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی اتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ

أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

[راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۶۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(٢٣٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ قَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْرُكٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَا لَيْتَ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا قَالَ فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعُ يَدِهِ الْآخَرَى [صحيحه ابن خزيمة (٢٨٢٤). قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ٢٥٤/٥)].

(۲۲۱۶۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میدانِ عرفات میں نبی ﷺ کا زویف میں تھا، نبی ﷺ نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اونٹنی ایک طرف کوچھلنے لگی اور اس کی لگام گر گئی، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک ہاتھ سے ری کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

(۲۲۱۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقُبْلَةُ هَذِهِ الْقُبْلَةُ [انظر: ۲۲۱۶۷، ۲۲۱۷۴]

(۲۲۱۶۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف سے باہر آئے تو دروازے کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(٢٣٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَسَامَةُ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَثُرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَذَهُ وَيَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِالنَّارِ كَانَ كُلُّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا [راجع: ٢٢١٦٦].

(۲۲۱۶۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا (نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی ﷺ چلتے ہوئے ان دو ستونوں کے قریب پہنچے جو باب کعبہ کے قریب تھے) اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی (دعاء و استغفار کیا) پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مہرک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کو نے پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر باب کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو تین مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(٢٢٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْأَخْضَرِ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَجْهُهُ وَجْهَةً فَقُضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا أَلَدَى عَهْدِ إِلَيْكَ قَالَ عَهْدُ إِلَيَّ أَنْ أُغَيِّرَ عَلَى ابْنِي صَبَاحًا ثُمَّ أَحْرَقَ [راجع: ۲۲۱۲۸].

(۲۲۱۶۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کسی جانب لشکر دے کر روانہ فرمایا تھا، لیکن اسی دوران نبی ﷺ کا وصال ہو گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں صبح کے وقت ”ابنی“ پر حملہ کروں اور اسے آگ لگا دوں۔

(۳۳۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْحَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ يَدْخُلُهَا الْفُقَرَاءُ إِلَّا أَنْ أَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَهْلَ النَّارِ فَقَدْ أَمَرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَوَقَفْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ [راجع: ۲۲۱۲۵].

(۲۲۱۶۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۳۳۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْكَرُ الْحَاجِمِ وَالْمُسْتَحِجِمِ [اخرجه النسائي في الكبرى (۳۱۶۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات [رحاله ثقات].

(۲۲۱۷۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سیگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (۳۳۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ لَيْسَ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كَانَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۲۲۱۴۱].

(۲۲۱۷۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس علاقے میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۳۳۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاجِبُهُمَا قَالَ يَحْيَى قَالَ التَّيْمِيُّ كُنْتُ أُحَدِّثُ بِهِ لَفَدْخَلَنِي مِنْهُ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُ بِهِ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي [راجع: ۲۲۱۳۰].

(۲۲۱۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

(۳۳۱۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ فِي النَّاسِ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۹]

(۲۲۱۷۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ سخت فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۳۳۱۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتَ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِجَّةٍ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابِ الْكُفْبَةَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّاهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكُفْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَجَسَدَهُ عَلَى الْكُفْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّاهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى كُلَّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّنَائِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِاسْتِغْفَارِ وَالْمَسْأَلَةِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكُفْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه ابن خزيمة (۳۰۰۵ و ۳۰۰۶)]. قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۲۱۸/۵ و ۲۱۹، ۲۲۰). [راجع: ۲۲۱۶۶].

(۲۲۱۷۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے ان دو ستونوں کے قریب پہنچے جو باب کعبہ کے قریب تھے اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی، دعاء و استغفار کیا، پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مبارک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کونے پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر باب کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۳۳۱۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ أَوْ أَقْبَضَ مِنْ عَرَفَةَ فَاتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأَمْرَاءُ وَالْخُلَفَاءُ قَالَ لَبَّائِي فَاتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَوَضَعْتُ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَاتَيْتُ جَمْعًا فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحُلْ بِقِيَّةِ النَّاسِ حَتَّى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ [راجع: ۲۲۰۸۵].

(۲۲۱۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگو کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی

سوار یوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۳۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالْقُورِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ مَعْمَرُ الشَّعْبُ وَقَالَ الْقُورِيُّ النَّقْبُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۰۸۵].

(۲۲۱۷۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَسَمَةَ، فُسِيلَ عَنْ مَيْسِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ. فَقَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنْقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجُوعًا نَصًّا - يَعْنِي فَوْقَ الْعَنْقِ - [راجع: ۲۲۱۲۶].

(۲۲۱۷۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدان عرفات سے روانہ ہوئے، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۳۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ دُرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ [راجع: ۲۲۱۵۶].

(۲۲۱۷۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو خود بھی پرسکون تھے اور لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کا حکم دیا۔

حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ کی اپنے چچا سے روایت

(۳۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ لَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عَنْدهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوْتَقٍ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا قَدْ حَدَّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَهُ شَيْءٌ يَدَاوِيهِ قَالَ فَوَقَّيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكَيْعٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كُلُّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذْهَا فَلَقَمَرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً حَقًّا [صححه ابن حبان (۶۱۱۰)، والحاكم (۵۹۹/۱)]. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۴۲۰، ۳۸۹۶ و

(۳۸۹۷ و ۳۹۰۱). قال شعيب: [إسناده محتمل للتحسين].

(۲۲۱۷۹) خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دوسرے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منٹروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منٹر سے کھایا ہے۔

(۲۲۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عَبْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَا عَلَى حَتَّى مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا أَتَيْنَا أَنْكُمْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقِيَّةٌ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوها فِي الْقُبُورِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِالْمَعْتُوهِ فِي الْقُبُورِ قَالَ فَقَرَأَتْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدُوَّةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بَرَأَقِي ثُمَّ أَتَفَلُ قَالَ فَكَاثَمَا نَبْشُطُ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطُونِي جُعَلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ لَعْمَرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتُ بِرُقِيَّةٍ حَقًّا

(۲۲۱۸۰) خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دوسرے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منٹروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منٹر سے کھایا ہے۔

حَدِيثُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي كَانَ وَاللَّهِ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَعَلَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكِ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ اخْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَنْ يَخْلِفُ فَذَهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ آيَةِ [تقدم في مسند ابن مسعود: (۳۵۹۷)]، وانظر: (۲۲۱۸۵، ۲۲۱۸۶، ۲۲۱۸۸، ۲۲۱۹۲).

(۲۲۱۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے گئے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ كَلْبٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [انظر: (۲۲۱۹۱)].

(۲۲۱۸۲) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هِضَمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ لَا يَرُونَ إِلَّا أَنِّي أَفْضَلُهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزْعُكُمْ مِنَّا قَالَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أَمْنًا وَلَا نَنْتَهِي مِنْ أَيْبَانَا [انظر: (۲۲۱۸۹)]. قَالَ لَكُنَّ الْأَشْعَثُ يَقُولُ لَا أَوْتَى بِرَجُلٍ نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدَتْهُ الْحَدَّ [قال

البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجة: (۲۶۱۲)].

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کا نسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوگ نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نصر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۸۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ كِنْدَةَ فَقَالَ لِي هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ قُلْتُ غُلَامٌ وَلَدَ لِي فِي

مَخْرَجِي إِلَيْكَ مِنْ ابْنَةِ جَدِّ وَلَوْ دِدْتُ أَنَّ مَكَانَهُ شَبَعَ الْقَوْمُ قَالَ لَا تَقُولَنَّ ذَلِكَ فَإِنَّ فِيهِمْ قُرَّةَ عَيْنٍ وَأَجْرًا إِذَا قُبِضُوا ثُمَّ وَلَّيْنِ قُلْتُ ذَاكَ إِنَّهُمْ لَمَجْبُتَةٌ مَحْزَنَةٌ إِنَّهُمْ لَمَجْبُتَةٌ مَحْزَنَةٌ

(۲۲۱۸۴) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کندہ کے وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں آپ کی طرف نکل رہا تھا تو بنت جمد سے میرے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا، میری تو خواہش تھی کہ اس کی بجائے لوگ ہی سیراب ہو جاتے تو بہت اچھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے مت کہو، کیونکہ اولاد آنکھوں کی خشک ہوتی ہے اور اگر فوت ہو جائے تو باعث اجر ہوتی ہے، ہاں! اگر کچھ کہنا ہی ہے تو یوں کہو کہ اولاد بزدلی کا اور غم کا سبب بن جاتی ہے (یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا)

(۲۲۱۸۵) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ وَإِنْ تَصَدَّقَ بِهَا لَقِيَ الْقُرْآنَ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَخَرَجَ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَقْرُؤُهَا قَالَ فِيَّ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ رَجُلًا ادَّعَى رَكْبًا إِلَيَّ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ إِنْ حَلَفَ حَلَفَ فَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ

(۲۲۱۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے فرماتے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ أَشْعَثُ صَدَقَ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَ بَيْنَهُ قُلْتُ لَا قَالَ قِيمَتُهُ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَتَزَلَّتْ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا [راجع: ۳۵۹۷]

(۲۲۱۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے،

وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی علیہ السلام کی خدمت میں لے آیا، نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی علیہ السلام نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ فِيهَا كَاذِبٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَجْدَمٌ [انظر: ۲۲۱۹۳]

(۲۳۱۸۷) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا۔

(۲۳۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَى غَضَبٍ وَأَنْزَلَ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَذًا وَكَذَا قَالَ لِي أَنْزَلْتُ

(۲۳۱۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اور اس کی تصدیق میں اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“ اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ آج حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تم سے کون سی حدیث بیان کی؟ میں نے انہیں بتا دیا، وہ کہنے لگے کہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی تھی۔

(۲۳۱۸۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ وَعَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَنَا عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ السُّلَمِيُّ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ هِزْمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ عَفَّانُ لَا يَزُونِي إِلَّا أَفْضَلُهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزَعُكُمْ مِنَّا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أَمْنًا وَلَا نَنْتَفِي مِنْ آيِنَا [راجع: ۲۲۱۸۳]

قَالَ قَالَ الْأَشْعَثُ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدْتَهُ الْجَدًّا

(۲۲۱۸۹) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کانسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوگ نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نصر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْكُنْدِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشْكُرُهُمُ لِلنَّاسِ [اخرجه الطيالسي (۱۰۴۸) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۲۱۹۰) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہی ہوتا ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [راجع: ۲۲۱۸۲].

(۲۲۱۹۱) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثَنَاهُ قَالَ فَبَيَّنَّا هَذَا الْحَدِيثَ خَاصَّةً ابْنَ عَمٍّ لِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي كَانَتْ لِي فِي يَدِهِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنْتُكَ أَنَّهَا بَنُوكَ وَإِلَّا فَيَمِينُهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِيَمِينِهِ وَإِنْ تَجَعَّلَهَا بِيَمِينِهِ تَذْهَبُ بَنِي إِنْ خَصِمِي امْرُؤٌ فَاجِرٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ

(۲۲۱۹۲) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں تین حدیثیں سنائیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اسی اثناء میں حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، وہ کہنے لگے کہ ابو عبد الرحمن نے کون سی حدیثیں بیان کی ہیں؟ ہم نے انہیں بتا دیا، حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور

ایک چچا زاد بھائی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، چچا زاد بھائی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۳۶۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ بِالْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي اغْتَصَبَهَا هَذَا وَأَبُوهُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي وَرِثَتَهَا مِنْ أَبِي فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَخْلِفْهُ أَنَّهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي وَأَرْضُ وَالِدِي وَالِدِي اغْتَصَبَهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ عَبْدٌ أَوْ رَجُلٌ بِمِثْلِهِ مَالًا إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْلَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ وَأَرْضُ وَالِدِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۴۴ و ۳۶۲۲). إسناده ضعيف بهذه السبابة]. [راجع: ۲۲۱۸۷].

(۳۲۱۹۳) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ اور حضرموت کا ایک آدمی یمن کی ایک زمین کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضری کہنے لگا یا رسول اللہ! اس نے اور اس کے باپ نے مل کر میری زمین غصب کر لی ہے، کندی کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ میری زمین ہے جو مجھے وراثت میں اپنے باپ سے ملی ہے، حضری کہنے لگا یا رسول اللہ! اس سے اس بات پر قسم لے لیجئے کہ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ میری اور میرے والد کی زمین ہے جسے اس کے باپ نے غصب کیا تھا، کندی قسم کھانے کے لئے تیار ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کوئی مال حاصل کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذام میں مبتلا ہوگا، یہ سن کر کندی کہنے لگا کہ یہ زمین اسی کی ہے اور اس کے والد کی ہے۔

حَدِيثُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۲۱۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا [أخرجه النسائي في الكبرى (۸۹۹۵) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف].

(۳۲۱۹۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرد کو عورت کے ”پچھلے حصے میں آنے“ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۱۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بِمَسْحِ الْمَسَافِرِ عَلَى الْخَفِيِّينَ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَالْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [صححه ابن حبان (۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳)]. قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۵۷، الترمذی: ۹۵۰). [انظر: ۲۲۱۹۶، ۲۲۲۰۱، ۲۲۲۰۳، ۲۲۲۰۶، ۲۲۲۱۲، ۲۲۲۱۳، ۲۲۲۱۴، ۲۲۲۱۵، ۲۲۲۱۹، ۲۲۲۲۵، ۲۲۲۲۶].

(۲۲۱۹۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّينَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمَقِيمِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۱۹۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّينَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۵۵۳ و ۵۵۴)].

(۲۲۱۹۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرْمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَحِي اللَّهُ مِنْ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ [صححه ابن حبان (۴۱۹۸، ۴۲۰۰)]. قال البرصیری: هذا إسناد ضعيف. والحديث منكر لا يصح كما صرح بذلك البخاری والبخاری والنسائی وغير واحد. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۹۲۴). قال شعيب: صحيح لغيره.

وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۱۹۹، ۲۲۲۰۹، ۲۲۲۱۸].

(۲۲۱۹۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرْمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۱۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْأُسْطَبَاةَ فَقَالَ ثَلَاثَةٌ أَحْبَابِي لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۱، ابن ماجه: ۳۱۵). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف]. [انظر:

[۲۲۲۱۶، ۲۲۲۰۵]

(۲۲۲۰۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ التَّيْمِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخِطَافِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَوْ اسْتَرْدَنَاهُ لَزَادَنَا [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر تین دن تک مسح کیا کرو، اگر ہم مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(۲۲۲۰۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [قال البخاری: وهو وهم. وقال البيهقي: وأهل العلم بالحديث يروونه خطأ. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده رجاله ثقات].

(۲۲۲۰۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَرَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ مَرَّتَيْنِ يَذْكُرُ لِلْمُقِيمِ وَلَوْ أَطْنَبَ السَّائِلُ فِي مَسَالِيهِ لَزَادَهُمْ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ

ثَابِتٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَبَ بِهِ قَوْمٌ
لِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ [صححه مسلم

(۲۲۱۸)]. [تقدم في مسند سعد بن أبي وقاص: ۱۵۷۷].

(۲۲۲۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ خزیمرہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (نبی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِجَاءِ ثَلَاثَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ فِيهَا رَجِيعٌ [راجع: ۲۲۲۰۰].

(۲۲۲۰۵) حضرت خزیمرہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۶) حضرت خزیمرہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک سح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ يَعْنِي الْخَطِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ يَقْبَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۷۶۳۲)]. قال شعيب: ضعيف لا اضطراب سنده و متنه.

(۲۲۲۰۷) حضرت خزیمرہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، (نبی ﷺ نے فرمایا) روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی) اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا تَلْقَى الرُّوحَ وَأَقْنَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ

عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۷۱۴۹). كسابقه]. [انظر: ۲۲۲۲۲، ۲۲۲۲۹].
(۲۲۲۰۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَا قَالَا قَالَا حَسَنُ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَمْرِو الْعَظُمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَعِي مِنْ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۲۰۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [اخرجه الدارمی (۲۳۳۶)]
قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. نقل الترمذی، عن البخاری قوله: هذا حديث فيه اضطراب، وضعفه محمد جدا. [انظر: ۲۲۲۲۰].

(۲۲۲۱۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ الْإِنْسَانَ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ فَيَقُولُ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۱۵۰)] قال شعيب: من الحديث صحيح.

(۲۲۲۱۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اوقات شیطان انسان کے پاس آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے، شیطان پوچھتا ہے کہ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے اللہ نے، حتیٰ کہ شیطان یہ پوچھتا ہے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ کیفیت لاحق ہو تو اسے یوں کہنا چاہئے آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْحَقِيقِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ وَلِيَالِيَهُنَّ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ التَّحِيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَابْنِ لُحَيْمٍ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّحِيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ وَآيَهُمُ اللَّهُ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسَالِيهِ لَجَعَلَهَا خُمْسًا وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ يَوْمٌ لِلْمَقِيمِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۱۹) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر مسائل مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ الْأَسْطِطَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثَةٌ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [راجع: ۲۲۲۲۰].

(۲۲۲۲۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا زَالَ جَدِّي كَأَلًا سِلَاحَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصَفِيْنٍ فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ

(۲۲۲۱۷) محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن اپنی تلوار کو نیام میں روکے رکھا، لیکن جب جنگ صفین میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی اور اتنا لڑے کہ بالآخر شہید ہو گئے، وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُصَيْنِ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ هَرَمِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاقِفِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ خُرَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْعُطَيْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَحْيِي اللَّهُ مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثًا لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ [راجع: ۲۲۲۱۸] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَكَمٌ وَحَمَّادٌ سَمِعَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِيلِيِّ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمَقِيمِ [راجع: ۲۲۲۱۹] حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنِ ابْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَفِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [راجع: ۲۲۲۲۰] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِيلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ [راجع: ۱۷۱۹۹] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْخَطَمِيَّ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَنْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا يَلْقَى الرُّوحَ وَأَقْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَنْبَهُ عَلَى جَنْبِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۲۰] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو

(۲۲۲۷۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِاعَ قَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَبْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَقْصِيهِ ثَمَنَ قَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَابْتَاعَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ بَعَثُوهُ الْأَعْرَابِيَّ فَيَسْأَلُونَ بِالْقَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السُّؤْمِ عَلَى ثَمَنِ الْقَرَسِ الَّذِي ابْتِاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ مُبْتَاعًا هَذَا الْقَرَسَ فَابْتِيعَهُ وَإِلَّا بَعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْلَيْتَ قَدْ ابْتِيعْتُهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا بَعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ ابْتِيعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُودُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيُّ وَهُمَا يَتَرَا جَعَانِ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَلِيَّ بِابْتِيعَتِكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ وَيْلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ إِلَّا حَقًّا حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَلِيَّ بِابْتِيعَتِكَ قَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصَدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ [صححه

الحاكم (۱۷/۲). قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۳۶۰۷، النسائي: ۳۰۱/۷).

(۲۲۲۷۸) عمارہ بن خزیمہ اپنے چچا سے ”جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ تھے“ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا، اور قیمت ادا کرنے کے لیے اسے اپنے ساتھ لے کر چلے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار تیز تھی اور وہ دیہاتی ست ردی سے چل رہا تھا، راستے میں اس دیہاتی کو کچھ لوگ ملے جو اس سے گھوڑے کا بھاد تازہ کرنے لگے، کیونکہ انہیں تو یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خرید چکے ہیں، حتیٰ کہ ایک آدمی نے اسے گھوڑے کی جو قیمت لگائی، وہ اس قیمت سے زیادہ تھی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خریدا تھا، چنانچہ اس دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے کر کہا کہ اگر آپ نے یہ گھوڑا لیتا ہے تو لے لیں ورنہ میں اسے بیچنے لگا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دیہاتی کی یہ آواز سن کر رک گئے اور فرمایا کیا میں نے تم سے یہ گھوڑا خریدا نہیں لیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو آپ کو یہ گھوڑا نہیں بیچا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں بیچا، میں نے خود تم سے اسے خریدا ہے۔

دونوں میں اس بات پر تکرار ہونے لگی اور لوگ بھی جمع ہونے لگے، وہ دیہاتی کہنے لگا کہ کوئی گواہ پیش کیجئے جو اس بات

کی گواہی دے کہ اسے میں نے آپ کو فروخت کر دیا ہے؟ جو مسلمان بھی آتا وہ اس سے یہی کہتا کہ بخت! نبی ﷺ تو کہتے ہی وہ بات ہیں جو برحق ہو، اسی دوران حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، انہوں نے بھی دونوں کی تکرار سنی، اس مرتبہ جب دیہاتی نے گواہ پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے یہ گھوڑا نبی ﷺ کو بیچا تھا، نبی ﷺ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسے گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے سچا ہونے کی بناء پر، چنانچہ نبی ﷺ نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔

(۲۲۲۲۹) حَدَّثَنَا سَكْنُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْحَسَنِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ أَنَّ خُزَيْمَةَ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَنْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَى خُزَيْمَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ قَالَ فَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَلِّ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَنْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۲۰۸]

(۲۲۲۲۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ وَخُزَيْمَةَ الْكَلْبِيِّ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَخَبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَنْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَّكَرَ ذَلِكَ فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ عَلَى جَنْبِهِ

(۲۲۲۳۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

حَدِيثُ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَشِيرٍ وَابْنَةَ أَبِي بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحُمَّى أَهْرَدُهَا بِالْمَاءِ فَإِنَّهَا مِنْ لَبِخِ جَهَنَّمَ

(۲۲۲۳۱) حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بخار کے متعلق فرمایا کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ یہ جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا رُوْحٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ فَلَادَةً مِنْ وَتَرٍ وَلَا فَلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ [صححه البخاری (۳۰۰۵)، ومسلم (۲۱۱۵)، وابن حبان (۴۶۹۸)].

(۲۲۲۳۲) حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو نبی ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا کوئی قلابہ یا کسی بھی قسم کا قلابہ نہ لٹکایا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔

(۲۲۲۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنبَأَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِي حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ بِالْبَطْحَاءِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْخُزِي فَرَجَعَتْ حَتَّى صَلَّى ثُمَّ مَرَّتْ

(۲۲۲۳۳) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ انہیں نماز پڑھانے لگے تو ایک عورت وادی بطحاء میں سے گذری، نبی ﷺ نے اشارے سے اسے پیچھے رہنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ پیچھے چلی گئی اور جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تب وہاں سے گذری۔

(۲۲۲۳۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ رَأَى أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْلَى صَلَاةِ الضُّحَى حِينَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَعَابَ عَلَيَّ ذَلِكَ وَنَهَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصَلُّوا حَتَّى تَرْتَفَعَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قُرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۲۳۴) سعید بن نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں طلوع آفتاب کے وقت چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا، تو مجھے حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، انہوں نے اس وقت نماز پڑھنے کو محبوب قرار دیتے ہوئے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے اس وقت تک نماز نہ پڑھا کرو جب تک سورج بلند نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

حَدِيثُ هَزَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ هَزَالٍ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ

لی جعبر ابی فاصاب جاریہ من النخی فقال له ابی انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعبرہ بما صنعت لعلہ يستغفر لک وإنما یرید بذلك رجاء أن یكون له مخرج فأتاه فقال یا رسول اللہ انی زیت فاقم علی کتاب اللہ فاعرض عنه ثم أتاه الثانیہ فقال یا رسول اللہ انی زیت فاقم علی کتاب اللہ ثم أتاه الثالثہ فقال یا رسول اللہ انی زیت فاقم علی کتاب اللہ ثم أتاه الرابعہ فقال یا رسول اللہ انی زیت فاقم علی کتاب اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنک قد قلتها أربع مرات فیمن قال بفلاتہ قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به أن یرجم قال فاعرج به إلى الحرۃ فلما رجم فوجد مس الحجارۃ جزع فخرج یشتد فلقیہ عبد اللہ بن اُتیس وقد اعجز أصحابہ فنزع له یوطیف بعبی فرماه به فقتله قال ثم أتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذكر ذلك له فقال هلا ترکتموه لعلہ یتوب فیتوب اللہ علیہ قال هشام فحدثنی یرید بن نعیم بن ہزال عن ابیہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی حنین رآه واللہ یا ہزال لو کنت ستروته بنبوک کان خیرا مما صنعت

یہ [قال الألبانی: ضعیف (۴۳۷۷ و ۴۴۱۹)] قال شعب: صحیح لغيره وهذا اسناد حسن [انظر: ۲۲۲۳۷، ۲۲۲۳۸]

(۲۲۲۳۵) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت معز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ مجھے کی ایک بانہی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ تاکہ نبی ﷺ تمہارے لیے بخشش کی دعاء کر دیں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید ان کے لئے کوئی راستہ نکل آئے، چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھ پر سزا جاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی ﷺ نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم نے چار مرتبہ اس کا اقرار کیا ہے، یہ بتاؤ کس کے ساتھ یہ گناہ کیا ہے؟ معز نے کہا فلاں عورت کے ساتھ، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ معز نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کے جسم کے ساتھ اپنا جسم ملایا تھا؟ معز نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ جماعت کی تھی؟ معز نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب معز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبد اللہ بن اُتیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۶) حَدَّثَنَا عَفَا، حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَايَعَ ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ بَنِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هِزَالٍ أَنَّ هِزَالَ كَانَ اسْتَأْجَرَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يَقَالُ لَهَا فَاِطْمَءُ قَدْ اُمْلِكْتُ وَكَانَتْ تَرَعَى غَنَمًا لَهُمْ وَإِنَّ مَاعِزًا وَقَعَ عَلَيْهَا فَاخْبَرَ هِزَالَ فَعَدَّعَهُ فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبِرْهُ عَسَى أَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَ فَلَمَّا غَضَّتْهُ مَسُ الْجَحَارَةُ انْطَلَقَ يَسْعَى فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ يَلْحَقِي جَزُورٍ أَوْ سَاقٍ يَجِيرُ لِفَضْرِيَّةٍ بِهِ فَصَرَغَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ يَا هِزَالُ لَوْ كُنْتُ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۳۶) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے یہاں نوکری کرتے تھے، والد کی ایک باندی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، وہ ان کی بکریاں چرا یا کرتی تھی، ماعز اس کے ساتھ لٹوٹ ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ شاید تمہارے متعلق قرآن میں کوئی حکم نازل ہو جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس یا انس بن نادیہ مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلِمْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْجَحَارَةُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ مَرَّةً فَلَمَّا غَضَّتْهُ الْجَحَارَةُ أَجْزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ وَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ أَوْ أَنَسُ بْنُ نَادِيَةَ فَرَمَاهُ بِوُطَيْفٍ حِمَارٍ فَصَرَغَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِأَمْرِهِ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا هِزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ [راجع: ۲۲۲۳۵]

(۲۲۳۷) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھ پر سزا جاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر

کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ هِزَالَ بْنَ مَاعِزٍ قَالَ كَانَ فِي حَجْرِهِ قَالَ فَلَمَّا فَجَرَ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَلَقِيَهُ يَا هِزَالُ أَمَا لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهِ [راجع: ۲۲۲۳۵]۔

(۲۲۲۳۸) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مَاعِزٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۳۹) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَيْحَكَ يَا هِزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِغِيٍّ مَاعِزًا بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۴۰) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

حَدِيثُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَافْتَرَبْتُ [صححه مسلم (۸۹۱)، وابن حبان (۲۸۲۰)]۔ [انظر: ۲۲۲۵۶]۔

(۲۲۲۳۱) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نماز عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورہ ق اور سورہ قمر سے۔

(۲۲۲۴۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيِّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا عَنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَنْبَيْنِ قَالَ وَكَانَ لِلْكَفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكُفُونَ عِنْدَهَا وَيُعَلِّقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يَقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ قَالَ لَمَعَرُونَا بِسِدْرَةِ خَضِرَاءَ عَظِيمَةٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ فَجَاهِلُونَ إِنَّهَا لَسُنَنٌ لَتَرْكَبَنَّ سُنَنٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَنَةً سَنَةً [صححه ابن حبان (۶۰۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۱۸۰). [انظر: ۲۲۲۴۵، ۲۲۲۴۷].

(۲۲۲۳۲) حضرت ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک ہیری تھی جہاں وہ جا کر رکتے تھے اور اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب ہیری کے عظیم باغ سے گذرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ نَصِينَا بِهَا مَخْمَصَةً فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِتُوا بَقَلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)] قال شعيب: حسن بطرقه وشواهده، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۴۶].

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عَلَّمَنَا أَبَا وَائِلٍ الْبَكْرِيُّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْبَكْرِيُّ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه ابو يعلى

(۲۲۲۳۳) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھاتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھتے تھے۔ ﷺ

(۲۲۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ الدَّيْلِيِّ عَنْ اَبِي وَاْقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حُنَيْنٍ لَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا هَذِهِ ذَاتُ اَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكَفَّارِ ذَاتُ اَنْوَاطٍ وَكَانَ الْكُفَّارُ يَنْوُطُونَ بِسِلَاحِهِمْ بِسِدْرَةٍ وَيَعْكُفُونَ حَوْلَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ لِمُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ إِنَّكُمْ تَرْكَبُونَ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ [راجع: ۲۲۲۴۲]

(۲۲۲۳۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر رکستے تھے اور اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم باغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ اَبِي وَاْقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا بَارِضٌ نُصَيِّتُهَا بِهَا الْمُخَمَصَةُ فَمَتَى تَجْعَلُ لَنَا الْمَيْتَةَ قَالَ اِذَا لَمْ تَضْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِقُوا فَشَأْنُكُمْ بِهَا [راجع: ۲۲۲۴۳]

(۲۲۲۳۶) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ الدَّيْلِيِّ عَنْ اَبِي وَاْقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَمَعْمَرٌ أَتَمَّ حَدِيثًا [راجع: ۲۲۲۴۲]

(۲۲۲۳۷) حدیث نمبر (۲۲۲۳۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنِيُّ قَالَا لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ

فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَبِهَا نَاسٌ يَعْصِدُونَ إِلَى الْبَابِ الْغَنَمِ وَأَسْمِئَةَ الْإِبِلِ فَيَجْبُونَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [صححه الحاكم (۲۳۹/۴)]. قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۸۵۸، الترمذی: ۱۴۸۰). قال شعيب: حسن. [انظر بعده].

(۲۲۲۳۸) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۲۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجْبُونَ أَسْمِئَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْبَابِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [راجع ما قبله].

(۲۲۲۳۹) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۲۵۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيهِ حَاجَتُهُ هَذِهِ ثُمَّ ظَهَرَ الْحُصْرُ [قد صحح اسنادہ ابن حجر]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۷۲۲) قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد [انظر: ۲۲۲۵۰].

(۲۲۲۵۰) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَيَحْدَّثُنَا فَقَالَ لَنَا ذَاتُ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٍ وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

(۲۲۲۵۱) حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوتے، اور

نبی ﷺ ہم سے وہ آیت بیان فرمادیتے، چنانچہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے مال اس لئے اتارا ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے چاندی کی دوادیاں بھی ہوں تو وہ ایک اور کی تمنا کرے گا، اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو توبہ کر لیتا ہے، اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ أَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِي الْحُلْفَةِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَانْطَلَقَ الثَّالِثُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَبَرٍ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَّا الَّذِي جَاءَ فَجَلَسَ فَأَوَى قَاوَاهُ اللَّهُ وَالَّذِي جَلَسَ مِنْ وَرَائِكُمْ فَاسْتَحَى فَاسْتَحَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الَّذِي انْطَلَقَ رَجُلٌ أَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخاری (۶۶)، ومسلم (۲۱۷۶)، وابن حبان (۸۶)].

(۲۲۲۵۲) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمیوں کا وہاں سے گزر ہوا، ان میں سے ایک آدمی آیا، اسے لوگوں کے حلقے میں تھوڑی سی جگہ نظر آئی، وہ وہیں بیٹھ گیا، دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا آدمی واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو یہاں آ کر بیٹھ گیا، اس نے ٹھکانہ پکڑا اور اللہ نے اسے ٹھکانہ دے دیا، اور جو تمہارے آخر میں بیٹھا، اس نے حیا کھائی سو اللہ نے بھی اس سے حیا کھائی اور جو شخص چلا گیا تو اس نے اعراض کیا، سو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

(۲۲۲۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيُّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً بِالنَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ [راجع: ۲۲۲۴۴].

(۲۲۲۵۳) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔

(۲۲۲۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ الْبُدْرِيُّ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۲۴۴].

(۲۲۲۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانَ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَّازُ رَوَى حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلزَّوْاجِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هِدْهُ ثُمَّ ظَهَرَ الْحَضَرُ [راجع: ۲۲۲۵۰].

(۲۲۲۵۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر ازواجِ مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ قَالَا ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَالَ سُرَيْجٌ بِمِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُرُوجِ قَالَ فَقُلْتُ قَرَأَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَقِ وَالْقُرْآنُ الْمَجِيدُ [راجع: ۲۲۲۴۱].

(۲۲۲۵۶) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورہ ق اور سورہ قمر سے۔

(۲۲۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ سُرْجَسٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَذْوَمَهُ عَلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۴۴].

(۲۲۲۵۷) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرضِ الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے ہلکی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اتَّقَى كَلْبًا لَا يَغْنَى مِنْ زُرْعٍ أَوْ ضَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ السَّائِبُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ

هَذَا الْمَسْجِدُ [انظر: ۲۲۲۶۳]. [صححه البخاری (۲۳۲۳)، ومسلم (۱۰۷۶)].

(۲۲۲۵۸) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کورکتے ہیں جو کھیت، شکاریارپوڑ کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

(۲۲۲۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حَصِيفَةَ أَنَّ بَسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَجْلِسِ اللَّيْثِيِّينَ يَذْكُرُونَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ فَرَسَهُ أَتَتْهُ بِالْعَقِيقِ وَهُوَ فِي بَعْثٍ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ يَسْتَحْمِلُهُ فَرَعَمَ سُفْيَانُ كَمَا ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ يَتَنَحَّى لَهُ بَعِيرًا فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا عِنْدَ أَبِي جَهْمٍ بَنٍ حَذِيفَةَ الْعَدَوِيِّ فَسَامَهُ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْمٍ لَا أَبِيعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ خُذْهُ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَرَعَمَ أَنَّهُ أَخَذَهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَنَرَ الْإِهَابِ رَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْشَكَ الْبُيَّانُ أَنْ يَأْتِيَ هَذَا الْمَكَانَ وَيَوْشَكَ الشَّامُ أَنْ يَفْتَحَ قِيَابَتَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَلَدِ فَيُعْجِبَهُمْ رِيفُهُ وَرَحَاؤُهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقَ قِيَابَتِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ دَعَا لِأَهْلِي مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَبَارِكَ لَنَا فِي صَاعِنَا وَأَنْ يَبَارِكَ لَنَا فِي مَدَنَانَا مِثْلَ مَا بَارَكَ لِأَهْلِي مَكَّةَ

(۲۲۲۵۹) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہابی عقیق میں پہنچ کر ایک مرتبہ ان کا گھوڑا چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا، وہ اس لشکر میں شامل تھے جو نبی ﷺ نے روانہ فرمایا تھا، وہ نبی ﷺ کے پاس سواری کی درخواست لے کر واپس آئے، نبی ﷺ ان کے ساتھ اونٹ کی تلاش میں نکلے، لیکن کہیں سے اونٹ نہ مل سکا، البتہ ابو جہم بن حذیفہ عدوی کے پاس ایک اونٹ نظر آیا، نبی ﷺ نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا، لیکن ابو جہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے ہاتھ فروخت تو نہیں کرتا، البتہ آپ اسے لے جائیے اور جسے چاہیں اس پر سوار ہونے کی اجازت دے دیں، ان کے بقول نبی ﷺ نے وہ اونٹ ابو جہم سے لے لیا، پھر نبی ﷺ وہاں سے نکلے، جب بڑا ہاب پر پہنچے تو ان کے بقول نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب بلند و بالا عمارتیں اس جگہ تک بھی پہنچ جائیں گی، اور شام فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر عراق بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کرتا ہوں کہ وہ ہمارے

صاح اور مد میں اسی طرح برکت عطا فرمائے جیسے اہل مکہ کو عطا فرمائی ہے۔

(۲۲۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الْهَمَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِبَايِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [صححه البخاری (۱۸۷۵)، ومسلم (۱۳۸۸)].

(۲۲۲۶۰) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۲۶۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِبَايِي قَوْمٌ يُسُونُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۲۲۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ بِالْمُوسِمِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْتَحُونَ الشَّامَ فَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُسُونُ قَالَ كُلُّهَا فَتَحُوا وَقَالَ يُسُونُ

(۲۲۲۶۲) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۲۶۳) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَوْقَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ [راجع: ۲۲۲۵۸].

(۲۲۲۶۳) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کو رکھتے ہیں جو کھیت، شکاریاریوز کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں

کہ میں نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

حَدِیثُ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَفِیْنَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں

(۲۲۲۶۴) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِیْنَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ عَامًا ثُمَّ یَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمُلْکُ قَالَتْ سَفِیْنَةُ اَمْسِکْ خِلَافَةَ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَتَتِیْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَشْرَ سِنِیْنَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اثْنِیْ عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِیٍّ سِتَّ سِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ [انظر: ۲۲۲۶۸، ۲۲۲۷۳]. [صححه ابن خبان (۶۶۵۷، ۶۹۴۳)، والحاکم (۷۱/۳). وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۶۴۶ و ۶۴۷، الترمذی: ۲۲۲۶). قال شعيب: اسنادہ حسن].

(۲۲۲۶۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آجائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ يَعْني ابْنَ مَبْرُكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَفِیْنَةَ أَنَّ رَجُلًا سَاطَ نَاقَتَهُ بِجَذَلٍ فَسَآَلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَہُمْ بِأَكْلِہَا

(۲۲۲۶۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی اونٹنی کو ایک تیز دھار لکڑی سے ذبح کر لیا، پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۲۶۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِیْنَةَ أَنَّہُ كَانَ یَحْمِلُ شِیْئًا کَثِیْرًا فَقَالَ لَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِیْنَةُ [انظر: ۲۲۲۷۰، ۲۲۲۷۴، ۲۲۲۷۸].

(۲۲۲۶۶) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چونکہ وہ بہت سا بوجھ اٹھالیا کرتے تھے اس لئے نبی ﷺ نے ان سے کہہ دیا کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہو۔

(۲۲۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو کَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْني ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَفِیْنَةَ یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلَیَّ نَہْ. اَہ. طَالَمَا فَصَنَعُ اَہْ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا لَہُ دَعَا نَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مَعَهُ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَبَجَاءَ فَأَخَذَ بِعِصَادَتِي الْبَابَ فَإِذَا قِرَامٌ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي اتَّبَعُهُ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعَكَ قَالَ قَبِعَهُ فَقَالَ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لَيْسَ لِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَنَا مَرْوَقًا [صححه ابن حبان (۶۳۵۴). قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۳۷۵۵، ابن ماجه: ۳۳۶۰). (انظر: ۲۲۲۷۱، ۲۲۲۷۹، ۲۲۲۸۰)].

(۲۲۲۶۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، نبی ﷺ نے جب دروازے کے کواڑوں کو کچڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے یا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا "جو آ راستہ و مقش ہو" مناسب نہیں ہے۔

(۳۳۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ الْمُلْكُ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۲۶۴]. (۲۲۲۶۸) حدیث نمبر (۲۲۲۶۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عِمْرَانَ التَّحَلِيّ عَنْ مُوَلَّى لَأَمَّ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى وَادٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَعْبُرُ النَّاسَ أَوْ أَحْمِلُهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ الْيَوْمَ إِلَّا سَفِينَةً أَوْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةٌ قِيلَ لَشَرِيكٍ هُوَ سَفِينَةُ مُوَلَّى أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۲۲۲۶۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، ہم ایک وادی میں پہنچے، میں لوگوں کا سامان اٹھا کر اسے عبور کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔ (۲۲۲۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَلَّمَا أَعْيَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَلْفَى عَلَى سَيْفِهِ وَتَرُسَهُ وَرَمَحَهُ حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [راجع: ۲۲۲۶۶].

(۲۲۲۷۰) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَوْنَا نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ لَدَعَوُهُ فَبَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ رَجَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّغًا [راجع: ۲۲۲۶۷].

(۲۲۲۷۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو راستہ و منقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَعْقَبْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَكْتُ عَلَى أَنْ أُخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ [انظر: ۲۷۲۴۷].

(۲۲۲۷۲) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کر دیا اور یہ شرط لگا دی کہ تاحیات نبی ﷺ کی خدمت کرتا رہوں گا۔

(۲۲۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ ابْنُ نَبَاتَةَ الْعُبَيْسِيُّ كُوفِيٌّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مَلَكًا بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ وَأَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْخُلَفَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ يَتَّفِقُ لَهُمْ ثَلَاثُونَ [راجع: ۲۲۲۶۴].

(۲۲۲۷۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا اسے یوں شمار کراتی ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۷۴) قُلْتُ لِسَعِيدِ ابْنِ لَقِيْتِ سَفِينَةَ قَالَ لَقِيْتُهُ بِطَنْ نَخْلٍ فِي زَمَنِ الْحِجَاكِ قَاقَمْتُ عِنْدَهُ ثَمَانِ لَيَالٍ أَسْأَلُهُ عَنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ مَا أَنَا بِمُخْبِرِكَ سَمَّيْنِي رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَفِیْنَةً قُلْتُ وَلَمْ سَمَّاكَ سَفِیْنَةً قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَمَعَهُ اَصْحَابُہُ فَقُلَّ عَلَیْہِم مَّتَاعُہُمْ فَقَالَ لِی اَبْسُطْ کِسَاثَکَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلُوْا فِیْہِ مَتَاعُہُمْ ثُمَّ حَمَلُوْهُ عَلَیَّ فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَحْمِلْ لِیْ اَنْتَ سَفِیْنَةً فَلَوْ حَمَلْتُ یَوْمَیْذٍ وَفَرَّ بَعِیْرٌ اَوْ بَعِیْرَتَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ مَا ثَقُلَ عَلَیَّ اِلَّا اَنْ یَجْفُوْا [راجع: ۲۲۲۶۶]۔

(۲۲۲۷۴) راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جہان سے پوچھا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا حجاج بن یوسف کے زمانے میں بطن نخلہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی، اور میں آٹھ راتیں ان کے یہاں مقیم رہا تھا، اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پوچھتا رہا تھا، میں نے ان سے ان کا نام بھی پوچھا لیکن انہوں نے فرمایا کہ یہ میں نہیں بتا سکتا، بس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ ہی رکھا تھا، میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے سامان نے بہت زیادہ بوجھ پیدا کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اسے بچھالیا، لوگوں نے اپنا سارا سامان اس پر رکھا اور وہ گھڑی میرے اوپر لاد دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اسے اٹھا لو کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہی ہو، اس دن اگر مجھ پر ایک دو نہیں، سات اونٹوں کا بوجھ بھی لاد دیا جاتا تو مجھے کچھ بوجھ محسوس نہ ہوتا لایہ کہ وہ مجھ پر زیادتی کرتے۔

(۲۲۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِيْنَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ قُلْتُ لَیْسَ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ اَلَا اِنَّہُ لَمْ یَكُنْ نَبِیُّ قَلْبِیْ اِلَّا قَدْ حَدَرَ الدَّجَالُ اَمْتُهُ هُوَ اَعْوَرَ عَیْنِہِ الْیُسْرٰی بَعِیْنِہِ الْیُمْنٰی طُفْرَةٌ عَلِیْظَةٌ مَّكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنِیْہِ کَافِرٌ یَخْرُجُ مَعَهُ وَاَدِیَانِ اَحَدُہُمَا جَنَّةٌ وَالْاُخْرٰی نَارٌ فَنَارُہُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُہُ نَارٌ مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ یُسَبِّحَانِ نَبِیِّیْنِ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمِیْتُہُمَا بِاَسْمَائِہُمَا وَاَسْمَاءِ اَبَائِہُمَا وَاَحَدٌ مِنْہُمَا عَنْ یَمِیْنِہِ وَالْاُخْرٰی عَنْ شِمَالِہِ وَذَلِکَ فِتْنَةٌ فِیَقُوْلُ الدَّجَالُ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اَلَسْتُ اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ فِیَقُوْلُ لَہُ اَحَدُ الْمَلٰٓئِکَیْنِ کَذَبْتَ مَا یَسْمَعُہُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا صَاحِبُہُ فِیَقُوْلُ لَہُ صَدَقْتَ فِیَسْمَعُہُ النَّاسُ فِیُطْنُوْنَ اِنَّمَا یُصَدِّقُ الدَّجَالُ وَذَلِکَ فِتْنَةٌ ثُمَّ یَسِیْرُ حَتّٰی یَاْتِی الْمَدِیْنَةَ فَلَا یُؤَدِّنُ لَہُ فِیْہَا فِیَقُوْلُ ہٰذِہِ قَرْیَۃُ ذٰلِکَ الرَّجُلِ ثُمَّ یَسِیْرُ حَتّٰی یَاْتِی الشَّامَ فِیْہِلِکُہُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ عَقَبَۃِ اَبِیْقَ۔

(۲۲۲۷۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو! اس کی باتیں آنکھ کا پی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اس کے پاس جنت اور جہنم کی تمثیلی دوادیاں ہوں گی، اس کی جہنم دراصل جنت اور جنت دراصل جہنم ہوگی، اس کے ساتھ دو فرشتے بھی ہوں گے جو دونوں کے مشابہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں اور ان کے آباؤ اجداد کا نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں

جانب اور یہ ایک آزمائش ہوگی۔

پھر دجال کہے گا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندگی اور موت نہیں دیتا؟ ان میں سے ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے لیکن یہ بات اس کے ساتھی فرشتے کے علاوہ کوئی انسان نہ سن سکے گا، اس کا ساتھی اس سے کہے گا کہ تم نے جج کہا، اس کی آواز لوگ سن لیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ دجال کی تصدیق کر رہا ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہوگی، پھر وہ روانہ ہوگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جا پہنچے گا لیکن اسے وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملے گی، اور وہ کہے گا کہ یہ اُس آدمی کا شہر ہے، پھر وہ وہاں سے چل کر شام پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ”افیت“ نامی گھاٹی کے قریب ہلاک کروادے گا۔

(۲۳۲۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ قَالَ أَبِي وَسَمَّاهُ عَلِيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوضُّهُ الْمُدَّ وَيَغْسِلُهُ الصَّاعَ مِنَ الْجَنَابَةِ [أخرجه الدارمی (۶۹۴) وابن ماجہ (۲۶۷) والترمذی (۵۶)]

(۲۳۲۷۶) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کے لئے ایک مد پانی رکھتے تھے اور غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی رکھتے تھے۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ [صححه مسلم (۳۲۶)]

(۲۳۲۷۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ قَالَ فَكَانَ كُلُّمَا أَغْيَا رَجُلٌ أَلْفَى عَلَى نِبَاهِهِ تَرْسًا أَوْ سِيفًا حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [راجع: ۲۳۲۶۶]

(۲۳۲۷۸) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَهَانَ حَدَّثَنَا سَفِينَةُ أَنَّ رَجُلًا صَافَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي لَوْ دَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْنَاهُ فَبَجَاءَ فَأَخَذَ بَعْضَادَتِي الْبَابِ وَقَدْ ضَرَبْنَا قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَاَنْظُرْ مَا رَجَعَهُ قَالَ مَا رَدَّكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرُوقًا [راجع: ۲۳۲۶۷]

(۲۳۲۷۹) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس

کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو آراستہ و منقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۳۳۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ قَالَ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّجًا [راجع: ۲۲۲۶۷]

(۲۲۲۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۳۳۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا إِنْسَانٌ مُخْذَجٌ ضَعِيفٌ لَمْ يَرَعْ أَهْلُ الدَّارِ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُئُ بِهَا وَكَانَ مُسْلِمًا فَرَفَعَ شَأْنَهُ سَعْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ حَذَّهٗ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أضعفُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةً قَتَلْنَاهُ قَالَ فَخَذُّوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاحٍ فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً وَخَلُّوا سَبِيلَهُ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۵۷۴) والطبرانی في الكبير (۵۵۲۱) والبيهقي في الكبير: ۸/۲۳۰].

(۲۲۲۸۱) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق اور انتہائی کمزور تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباثت“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر سو ٹہنیوں کا ایک گچھا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

حَدِيثُ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۳۳۲۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يَشْدُ فِي

الْمَسْجِدَ فَلَحَظَ إِلَيْهِ قَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)].

قال شعيب: حسن بطرقه وشواهده، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۸۴، ۲۲۲۸۵، ۲۲۶۳۲].

(۲۲۲۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کن اکیوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے انہیں جواب دو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔

(۲۲۲۸۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْشِدُ الشُّعْرَ قَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ أَوْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی مسجد میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی۔

(۲۲۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَغْنِي ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ عَلَى حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ حَسَّانُ لَوْ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ قَالَ فَأَنْصَرَفَ عُمَرُ وَهُوَ يَعْرِفُ أَنَّهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کی مراد نبی ﷺ ہیں۔

(۲۲۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَمْرًا عُمَرُ بِهِ فَلَحَظَهُ فَقَالَ حَسَّانُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَازَ وَتَرَكَهُ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کن اکیوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔

حَدِيثُ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللّٰحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عُمیر رضی اللہ عنہ ”جو آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کی حدیثیں

(۲۳۲۸۶) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِیْ عُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللّٰحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَبِيرَ مَعَ سَادَتِیْ فَكَلَّمُوا فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِیْ فَقُلْتُ سَیْفًا فَإِذَا آتَا أَجْرُهُ فَأَخْبَرَ أُنِّیْ مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِیْ بِشَیْءٍ مِنْ خُرَّتِیْ الْمَتَاعِ [صححه الحاكم (۱۳۱/۲) وابن حبان (۴۸۳۱) قال الآلبانی: حسن (ابوداود: ۲۷۳۰، ابن ماجه: ۲۸۵۵، الترمذی: ۱۵۵۷). قال شعيب: اسناده صحيح]. [انظر بعده].

(۲۳۲۸۶) حضرت عُمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا تھا، نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی ﷺ نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا۔

(۲۳۲۸۷) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيَّةٍ وَأُنْتَى عَلِيَّةُ خَيْرًا قَالَ وَكَانَ يُفَضَّلُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللّٰحْمِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ سَادَتِیْ خَبِيرَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ سَیْفًا فَإِذَا آتَا أَجْرُهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِیْ بِشَیْءٍ مِنْ خُرَّتِیْ الْمَتَاعِ قَالَ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةٌ كُنْتُ أَرْقِيْ بِهَا الْمُجَانِیْنَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اطْرَحْ مِنْهَا كَذَا وَكَذَا وَارْقِ بِمَا بَقِيَ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ زَيْدٍ وَأَذْرَكْتُهُ وَهُوَ يَرْقِيْ بِهَا الْمُجَانِیْنَ [راجع ما قبله].

(۲۳۲۸۷) حضرت عُمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا تھا، نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی ﷺ نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا اور میں نے نبی ﷺ کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس سے میں زمانہ جاہلیت میں مجنوںوں کو جھاڑا کرتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس میں سے یہ یہ کلمات حذف کر دو اور باقی سے جھاڑ لیا کرو۔

(۲۳۲۸۸) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ أَبِي عَنْ عَمِّهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِي الْمُهَاجِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللّٰحْمِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ سَادَتِیْ نُزَيْدُ الْهَجْرَةَ حَتَّى أَنْ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ وَخَلَفُونِي فِي ظَهْرِهِمْ قَالَ قَالَ فَأَصَابَنِي مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَمَرَّ بِي بَعْضُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لِي لَوْ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتَ مِنْ نَمْرِ حَوَائِطِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا

فَقَطَعْتُ مِنْهُ قَنْوَيْنِ فَاتَانِي صَاحِبُ الْحَانِطِ فَاتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَهُ خَبْرِي وَعَلَى ثَوْبَانٍ فَقَالَ لِي أَتَيْتُهُمَا أَفْضَلَ فَأَشْرْتُ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَ خُذْهُ وَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَانِطِ الْأَخَرَ وَخَلَّى سَبِيلِي [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲۷)]

(۲۲۲۸۸) حضرت عیمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی بھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گزرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، اس وقت میرے جسم پر دو کپڑے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سب سے بہتر کون سا ہے؟ میں نے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم رکھو اور دوسرا کپڑا باغ کے مالک کو دے کر مجھے چھوڑ دیا۔

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ عَنْ أَبِي اللُّحَمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو [صححه الحاكم (۳۲۷/۱)]. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۵۵۷، النسائی: ۱۵۸/۳).

(۲۲۲۸۹) حضرت عیمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ خَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزُّورَاءِ فَإِنَّمَا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا كَفِّهِ لَا يَجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ مُقْبِلٌ بِيَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ [صححه ابن حبان (۸۷۹)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۱۶۸). [انظر بعده].

(۲۲۲۹۰) حضرت عیمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا ہوا تھا کہ سر سے اوپر نہ جائیں اور ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي خَيْوَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي اللَّهِمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع ما قبله].
(۲۲۲۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عُمَرُو بْنِ الْحَمِقِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حنق خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۲) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ كِذَابَتَهُ هَمَمْتُ وَإِيَّيْ اللَّهِ أَنْ أَسْلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عُمَرُو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْقَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۴/۳۵۳): قال البوصيري: هذا اسناد صحيح قال

الآلباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۶۸۸)]. [انظر: ۲۲۲۹۳، ۲۲۲۹۴، ۲۴۱۰۱، ۲۴۱۰۲، ۲۴۱۰۴].

(۲۲۲۹۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحنق رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى الْقَارِءُ أَبُو عُمَرَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا السُّدِّيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقُسَيْبَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فَالْقَى لِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَخِي جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَارْذْتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَلَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ أَخِي عُمَرُو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ آمَنَ مُؤْمِنًا عَلَى دِمِهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيءٌ

(۲۲۲۹۳) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل رضی اللہ عنہ اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحنق رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

(۲۲۲۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا عَرَفْتُ كِذْبَهُ هَمَمْتُ أَنْ أَسْلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَلَذَكَرْتُ

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَقِيقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۲۹۴) رافع بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل علیہ السلام اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا، میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحکم رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَقِيقِ الْخَزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ قِيلَ وَمَا اسْتَعْمَلَهُ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْلَاهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ [صححه ابن حبان (۳۴۲)، والحاكم (۳۴۰/۱). قال شعيب: اسنادہ صحيح].

(۲۲۲۹۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے استعمال کر لیتا ہے، کسی نے پوچھا استعمال کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کی موت سے پہلے اس کے لئے اعمال صالحہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کے آس پاس کے لوگ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُدَافَةَ السَّهْمِيَّ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مَنَى فَيَصْبِيحَ فِي النَّاسِ لَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ لِإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَنَادِي بِذَلِكَ [أخرجه النسائي في الكبرى (۲۸۸۰). قال شعيب: مرفوعه صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۲۲۹۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایام منیٰ میں نبی ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ ایام تشریق میں کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی سواری پر اس اعلان کی منادی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ أَبُوهُ

أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشَّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ تَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا أَكْرَمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ [اخرجه عبدالرزاق (۹۷۵۴)]. قَالَ شُعَيْبٌ: اسنادہ صحیح۔

(۲۲۲۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک دن خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، شہداءِ احد کی بخشش کی دعاء کی اور فرمایا اے گروہِ مهاجرین! تمہاری تعداد میں اضافہ ہوگا اور انصار کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا، انصار میرا راز ہیں جن کے یہاں میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، ان کے معززین کی عزت کرنا اور ان کے خطاکاروں سے درگزر کرنا، کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر چکے اور اب تو ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔

حَدِيثُ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ السَّدُوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بشیر بن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي الرَّقْعِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْعُبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّدُوسِيَّ يَعْنِي ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَّايْعَةِ قَالَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ أَقِيمَ الصَّلَاةَ وَأَنْ أُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ وَأَنْ أَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَأَنْ أَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَأَنْ أُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا ائْتَنَّا فَوَاللَّهِ مَا أَطِيقُهُمَا الْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ فَإِنَّهُمْ زَعَمُوا أَنَّهُ مِنْ وَلِيِّ الدُّبُرِ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ فَأَخَافُ أَنْ حَضَرْتُ تِلْكَ جَشِيعَتْ نَفْسِي وَكَرِهْتُ الْمَوْتَ وَالصَّدَقَةَ فَوَاللَّهِ مَا لِي إِلَّا غُيْمَةٌ وَعَشْرُ دُرُودٍ مِنْ رَسَلِ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ قَالَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ فَلَا جِهَادَ وَلَا صَدَقَةَ فَلِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَبَايَعُكَ قَالَ فَبَايَعْتَ عَلَيْهِنَ كُلَّيْهُنَّ

(۲۲۲۹۸) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بیعت اسلام کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے میرے سامنے شرائطِ بیعت بیان فرمائیں یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ کہ میں نماز قائم کروں، زکوٰۃ ادا کروں، فرض حج کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور راہِ خدا میں جہاد کروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو چیزوں کی تو بخدا مجھ میں طاقت نہیں ہے ایک جہاد اور دوسرا صدقہ، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص میدانِ جنگ سے پشت پھیرتا ہے، وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس آتا ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کسی جنگ

میں حاضر ہوں اور میرا نفس ڈر جائے اور میں موت کو ناپسند کرنے لگوں (تو اللہ کی ناراضگی میرے حصے میں آئے گی) اور جہاں تک صدقہ (زکوٰۃ) کا تعلق ہے تو بخدا میرے پاس تو صرف چند بکریاں اور دس اونٹ ہیں جو میرے گھر والوں کی سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں، اس پر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ کو ہلا کر فرمایا نہ جہاد اور نہ صدقہ؟ تو پھر جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بیعت کرتا ہوں، چنانچہ میں نے ان تمام شرائط پر بیعت کر لی۔

(۲۲۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمْيَرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ بِشِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُورِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّيِّئَتَيْنِ أَلْفِهِمَا [راجع: ۲۱۰۶۵]۔

(۲۲۲۹۹) حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتیاں پہن کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے سستی جوتیوں والے! انہیں اتار دے۔

(۲۲۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ قَالَا تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنُ لَقِيطٍ سَمِعْتُ إِيَادَ بْنَ لَقِيطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ تَقُولُ إِنَّ بَشِيرًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا أَكُلُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ هُوَ أَحَدُهَا أَوْ فِي شَهْرٍ وَأَمَّا أَنْ لَا تَكُلَ أَحَدًا فَلَعَمْرِي لَأَنْ تَكُلَ بِمَعْرُوفٍ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُتَ

(۲۲۳۰۰) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ”لعلی“ کہتی ہیں کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہ پوچھا کہ میں جمعہ کا روزہ رکھ سکتا ہوں اور یہ کہ اس دن کسی سے بات نہ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کا خصوصیت کے ساتھ روزہ نہ رکھا کرو، الا یہ کہ وہ ان دنوں یا مہینوں میں آ رہا ہو جن میں تم روزہ رکھ رہے ہو، اور باقی رہی یہ بات کہ کسی سے بات نہ کرو تو میری زندگی کی قسم! تمہارا کسی اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تمہارے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ قَالَا تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمَيْنِ مُوَاصِلَةً فَمَنْعَنِي بَشِيرٌ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَقَالَ عَفَّانُ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَلَكِنْ صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقُوا الصَّيَّامَ إِلَى اللَّيْلِ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَافْطِرُوا [اخرجه عبد بن حميد (۴۲۹)۔ قال شعيب: اسنادہ صحيح]۔

(۲۲۳۰۱) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ”لعلی“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دو دن لگاتار روزے رکھنا چاہے تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے روک دیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس طرح عیسائی کرتے ہیں، البتہ تم اس طرح روزہ رکھو جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ ”روزہ رات تک رکھو“ اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کر لیا کرو۔

(۳۲۲.۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ لَقِيطِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةِ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ وَكَانَ لَدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُهُ زَحَمٌ فَسَمَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيرًا [كسابقه].

(۳۲۳.۲) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام زحَم تھا، نبی ﷺ نے اسے بدل کر ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۳۲۲.۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَارِثٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَهُمْ رَبًّا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَلِلَّائِينَ زَنِيَّةٌ

(۳۲۳.۳) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سو دو کا وہ ایک درہم جو انسان جانتے ہو جھٹے کھاتا ہے، ۳۶ مرتبہ بدکاری سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

(۳۲۲.۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ لَأَنْ أَرْنِي ثَلَاثًا وَلِلَّائِينَ زَنِيَّةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُلَ دَرَهُمْ رَبًّا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنِّي أَكَلْتُهُ حِينَ أَكَلْتُهُ رَبًّا (۳۲۳.۴) کعب احبار کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ۳۳ مرتبہ بدکاری کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جانتے ہو جھٹے سو دو کا ایک درہم کھاؤں۔

(۳۲۲.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَاطِطِ يَعْنِي أَنَّهُ تَيَمَّمَ

(۳۲۳.۵) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اس وقت نبی ﷺ نے پیشاب کیا تھا لہذا اسے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ پہلے دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کیا (پھر اسے جواب دیا)

(۳۲۲.۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ هُوَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ ابْنَ أَبِي

عَامِرِ ابْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمِيرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوَضَعَ عَنْهُ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَى أَنَّ يَدَ قُوَّةٍ عَلَى ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ [صححه ابن

خزيمة (۱۵۰، ۱۳۸)، والحاكم (۱۵۶/۱). قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۴۸۰۰).

(۲۳۳۰۶) محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ بتائیے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو ہر نماز کے لئے وضو قرار دیتے ہیں خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو تو وہ کس سے نقل کرتے ہیں؟ عبید اللہ نے بتایا کہ ان سے حضرت اسماء بنت زید نے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کا حکم دیتے تھے خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو، جب یہ بات نبی ﷺ کو مشکل معلوم ہوئی تو ہر نماز کے وقت صرف مسواک کا حکم دیا اور وضو کا حکم ختم کر دیا الا یہ کہ انسان بے وضو ہو، چونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر ہر نماز کے وقت وضو کرنے کی طاقت پاتے تھے اس لئے وہ اپنے انتقال تک اس پر عمل کرتے رہے تھے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِشْرِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَصِلْ خَلْفَ إِمَامٍ كَانَ أَوْجَزَ مِنْهُ صَلَاةً فِي تَمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [انظر: ۲۲۳۱۰].

(۲۳۳۰۷) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا الْمُصْبِحِ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ بَيْنَا نَسِيرُ فِي دَرْبٍ قَلَمِيَّةٍ إِذْ نَادَى الْأَمِيرُ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيُّ رَجُلٌ يَقُودُ فَرَسَهُ فِي عِرَاضِ الْجَبَلِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَرَكَّبُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

(۲۳۳۰۸) ابو مصبح اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ”درب قلمیہ“ نامی جگہ میں چل رہے تھے کہ ہمارے امیر حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی نے پکارا ”جو پہاڑ کی چوڑائی میں اپنے گھوڑے کو ہانکتے ہوئے لیے جا رہے تھے“، کہ

اے ابو عبد اللہ! آپ سوار کیوں نہیں ہو جاتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے پاؤں دن کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، وہ دونوں جہنم کی آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ (۲۳۳۰۹) حضرت مالک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاؤں دن کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

(۲۳۳۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْخَزَاعِمِيُّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَلَّيْتُ خَلْفَ إِمَامٍ يَوْمَ النَّاسِ أَخَفَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۳۰۷]۔

(۲۳۳۱۰) حضرت مالک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

حَدِيثُ هَلْبِ الطَّائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حلب طائی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اتَّحَرَجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن (ابو داود: ۳۷۸۴، ابن ماجہ: ۲۸۳۰، الترمذی: ۱۰۶۵)]. قال شعيب: استاده ضعيف. [النظر: ۲۲۳۱۲، ۲۲۳۱۵، ۲۲۳۱۸، ۲۲۳۲۰، ۲۲۳۲۵]۔

(۲۳۳۱۱) حضرت حلب طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ کھانے کی بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے مجھے گھن آتی ہے اور میں اس میں حرج محسوس کرتا ہوں، تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱]۔

(۲۲۳۱۲) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَّ يَحْيَى الْيَمْنَى

عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْإِصْبَلِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابو داود: ۱۰۴۱، ابن ماجہ: ۸۰۹ و ۹۲۹، الترمذی: ۲۵۲ و ۳۰۱) قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((يضع هذه على صدره)) وهذا اسناد ضعيف]

[انظر: ۲۲۳۱۴، ۲۲۳۱۶، ۲۲۳۱۹، ۲۲۳۲۱، ۲۲۳۲۲، ۲۲۳۲۳، ۲۲۳۲۴، ۲۲۳۲۸، ۲۲۳۳۰، ۲۲۳۳۱، ۲۲۳۳۱۔]

(۲۲۳۱۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا۔

(۲۲۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳۔]

(۲۲۳۱۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا، میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجْنَ أَوْ لَا يَجِيحْنَ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱۔]

(۲۲۳۱۵) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۶) قَالَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَيَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْآخَرَى [راجع: ۲۲۳۱۳۔]

(۲۲۳۱۶) اور نبی ﷺ دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے تھے اور بائیں جانب سے بھی اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

قَبِيصَةُ بْنُ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ قَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدَكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطيالسي (۱۰۸۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناده [انظر:

[۲۲۳۲۹، ۲۲۳۲۶]

(۲۲۳۱۷) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چی رہی ہو۔

(۲۲۳۱۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَجِئَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۱۸) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے دساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو اور میں نے نبی ﷺ کو ایک ہاتھ دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۳۱۹) قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۱۹) اور میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى قَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۲۰) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے دساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقْئِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۱) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التُّرْسِيُّ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۲) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

حَدَّثَنَا (۲۲۳۲۲)

(۲۲۳۲۳) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۲۳۲۴) حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَنَا لِيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا

(۲۲۳۲۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ كُلُّ مَا ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ فَلَا يَحْيِيكَ فِي صَدْرِكَ [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۲۵) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهُ رُغَاءٌ قَالَ يَقُولُ يَصِيحُ [راجع: ۲۲۳۱۷]

(۲۲۳۲۶) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْهُلْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَلَى شِقَائِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۷) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ الْهُلْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَائِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۸) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس

جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِيزَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارُ

[راجع: ۲۲۳۱۷]

(۲۲۳۲۹) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۳۰) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْحُمْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَتَلَ مِنَ الصَّلَاةِ انْفَتَلَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۳۱) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر واپس جاتے تو دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے اور بائیں جانب سے بھی۔

حَدِيثُ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مطربن عکام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ مِيتَةَ عَبْدٍ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

(۲۲۳۳۲) حضرت مطربن عکام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت کا فیصلہ فرما لیتا ہے (تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور) وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

(۲۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا حَدِيْجُ أَبُو سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَرُ لِأَحَدٍ يَمُوتُ بَارِضٍ إِلَّا حُبِّتْ إِلَيْهِ وَجُعِلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةٌ

(۲۲۳۳۳) حضرت مطربن عکام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت

کافی صلہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

حَدِيثُ مَيْمُونِ بْنِ سُبَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ميمون بن سباز رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ الْبُصْرِ سَلَمَانَ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهْ مَيْمُونُ بْنُ سُبَاذٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامُ أُمَّتِي بِشِرَارِهَا قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۲۳۳۴) حضرت ميمون بن سباز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کی جڑیں کاٹنے والی بیماری اس کے بدترین لوگ ہوں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

خامس مسند الأنصار

حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي طَلْحَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْيَمَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْيَمَنِ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن سے واپس آ کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عیسائیوں کو اپنے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھا ہے، میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ان سے زیادہ تعظیم کے مستحق تو آپ ہیں، تو کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(۲۲۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَكْبَلَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ لَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ رَجُلًا فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۲۳۳۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ اتَّبِعِ السُّنَّةَ بِالْحَسَنِ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ وَقَالَ وَكِيعٌ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ هَذِهِ السُّنَّةُ اللَّهُ أَهْلُهَا وَهَؤُلَاءِ كَمُفَّعَاتُهَا سَفْكَانُ مَرَّةٍ عَنْ مُعَاذٍ [قال الترمذی]

حسن صحیح. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۹۸۷). [انظر: ۲۲۴۰۹].

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا معاذ! گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کر دو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيبِ وَالْتَمَرِ

(۲۲۳۳۸) موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گندم، جو، کشمش اور کھجور میں سے بھی زکوٰۃ وصول فرماتے تھے۔

(۲۲۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قُرَى عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ حَطَّ الْأَرْضِ [انظر: ۲۲۳۴۰، ۲۲۴۶۸].

(۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں۔

(۲۲۳۴۰) وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۳۹].

(۲۲۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اتَّقِ مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ لَا يَمُدُّهُمْ [صححه البخاری (۲۸۵۶)، ومسلم (۳۰) وابن حبان (۲۱۰)] [انظر: ۲۲۳۴۴].

(۲۲۳۴۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ فُهَيْمٍ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مَوْتِي وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَوْتُ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرْبُهَا بَيْنَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطَهَا وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ فِي ثَمَانِينَ بَنْدًا تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۲۴۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چھ چیزیں علامات قیامت میں سے ہیں، میری وفات، بیت المقدس کی فتح، موت کی وبا پھیل جانا جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے، ایک ایسی آزمائش جس کی جنگ ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گی، نیز یہ کہ کسی شخص کو ایک ہزار بھی دے دیئے جائیں تو وہ ناراض ہی رہے، اور رومی لوگ مسلمانوں کے ساتھ دھوکے بازی کریں اور اسی جھنڈوں کے تحت مسلمانوں کی طرف پیش قدمی کریں جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔

(۲۲۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَوَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ رِذْقُهُ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ فَقَالَ يَامُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْدُبَهُمْ [انظر: ۲۲۴۰۸، ۲۲۴۴۷]

(۲۲۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِذْقَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا يَعْدُبَهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ

دَعَهُمْ يَعْمَلُوا [راجع: ۲۲۳۴۱].

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذٍ بَنِي حُذَيْفَةَ [انظر: ۲۲۳۵۴] (۲۲۳۴۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْكَكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [اخرجه عبد بن حميد (۱۲۸). قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۲۲۴۵۰، ۲۲۴۶۶].

(۲۲۳۴۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ”لا حول ولا قوة الا باللہ“

(۲۲۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا وَذَلِكَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ [انظر: ۲۲۳۶۲، ۲۲۳۸۶، ۲۲۴۱۲، ۲۲۴۲۰، ۲۲۴۲۱].

(۲۲۳۴۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک سفر پر روانہ ہوئے، یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے، اور اس سفر میں نبی ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا، راوی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ نبی ﷺ چاہتے تھے کہ ان کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

(۲۲۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكُغَيْنِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ بِالْبَصْرَةِ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخِ أَبِي بَرٍّ الرَّاسِ وَاللَّحْيَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَاكُمُ إِلَى قَلْبِ مُرْقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ فَكَأَنَّ الْقَوْمَ غَفَوْنِي قَالَ لَا تَغْفُوهُ وَلَا تُؤَبِّوهُ دَعُوهُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُ ذَاكَ مِنْ مُعَاذٍ يَذْبُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً

يَأْتِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ

[صححه الحاكم (٢٤٧/٣). قال الألباني: حسن صحيح (ابن ماجه: ٣٧٩٦). قال شعيب: صحيح وهذا اسناد

حسن]. [انظر: ٢٢٣٥٠، ٢٢٣٤٩، ٢٢٣٥١].

(٢٢٣٣٨) حصان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جامع بصرہ میں داخل ہوا اور ایک بزرگ کی مجلس میں شامل ہو گیا جن کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، بعد میں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عبدالرحمن بن سرہ ہیں۔

(٢٢٣٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاكِي قَالَ وَكَانَ أَبُوهُ كَاهِنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي إِيمَارَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا شَيْخٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ٢٢٣٤٨].

(٢٢٣٣٩) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢٣٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هِصَانُ بْنُ الْكَاكِي الْعَدَوِيُّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا أَعْرِفُهُ قَالَ تَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ تَمُوتُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ ذَاكُمْ إِلَى قَلْبِ مُوقِنٍ إِلَّا غُفِرَ لَهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ فَعَنَيْتِي الْقَوْمُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يُسَيِّءِ الْقَوْلَ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راج: ٢٢٣٤٨].

(٢٢٣٥٠) حصان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں شامل ہو گیا لیکن میں ان سے واقف نہ تھا، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ نَحْوُ قَوْلِهِ [راجع: ۲۲۳۴۸]۔

(۲۲۳۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَبْدِيِّ أَوْ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عِشْرُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا فِيهِمْ شَابٌ حَدِيثُ السَّنِّ حَسَنُ الْوُجْهِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَغْرُ الشَّيْءَ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَقَالَ قَوْلًا انْتَهَوْا إِلَى قَوْلِهِ إِذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ إِذَا هُوَ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَحَذَفَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِدُكَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ مِنْ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ فِيمَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَالَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ثُمَّ لَيْسَ فِي بَقِيَّتِهِ شَكٌّ يَعْنِي فِي بَقِيَّةِ الْحَدِيثِ يُوَضِّعُ لَهُمْ كَرَامِسَ مِنْ نُورٍ يَغِيظُهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ فَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِينَ فِيَّ وَالْمُتَوَاصِلِينَ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْمُتَوَاصِلِينَ أَوْ الْمُتَزَاوِرِينَ

(۲۲۳۵۲) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوث مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر درگاہ عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث

بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔

(۲۲۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْأَلْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَنْ أَنَسٍ

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۳۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسَدَ بْنَ هَلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْبُدُونَهُ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [صححه البخاری (۷۲۷۲)، ومسلم (۳۰)] . [راجع: ۲۲۳۴۵]

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسَدِ الدِّبْلِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فَارْتَفَعُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ وَتَرَكَ أَخًا مُسْلِمًا فَقَالَ مُعَاذُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ [انظر: ۲۲۴۰۷]

(۲۲۳۵۵) ابو الاسود دہلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس وقت یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۲۲۲۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْبُدَهُمْ

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ لَقَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي لَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرِي ثُمَّ قَالَ الْبَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُرْضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الترمذی:]

ولیس اسنادہ بمتصل۔ قال الألبانی: ضعیف (ابو داود: ۳۵۹۳، الترمذی: ۱۳۲۸)۔ [انظر: ۲۲۴۱۱، ۲۲۴۵۱]۔

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کی اس چیز کی طرف رہنمائی فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَمْلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ لَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ وَذُو الْاِثْنَيْنِ قَالَ وَذُو الْاِثْنَيْنِ [قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسنادہ ضعیف]۔ [انظر: ۲۲۴۱۹]۔

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۲۳۵۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ لَا يَشْهَدُ عَبْدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَفَلَا أُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكْفُرُوا عَلَيْهِ

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا لیلیک یا رسول اللہ وسعدک نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو یہ بات نہ بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔

(۲۲۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا [نظر: ۲۲۳۶۱، ۲۲۳۶۸، ۲۲۳۶۹، ۲۲۳۷۰، ۲۲۳۷۱] (۲۲۳۶۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ) نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَدْ كَرِ مِنْهُ [راجع: ۲۲۳۶۰]

(۲۲۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَا سَفِيَّانَ وَآبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ [راج: ۲۲۳۴۷]

(۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

(۲۲۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَفِيَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ

مِئْتَةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ [صححه ابن خزيمة: (۲۲۶۷)، وابن حبان (۴۸۸۶)، والحاكم

(۳۹۸/۱)۔ وقد حسنه الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۳۰۳۹، ابن ماجہ: ۲۸۰۳،

الترمذی: ۶۲۳، النسائی: ۲۵/۵ و ۲۶)۔

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے

طور پر ایک سال گائے لیتا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لیتا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معاقر“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۳۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنبَا اَبْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَعْمَرٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقِيَهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَالَ اللَّهُ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نِكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْدَى مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمُسْلِكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَعَلَّيْهِ طَابِعُ الشَّهَدَاءِ قَالَ أَبِي وَقَالَ حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ كَأَعْرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَعْرَ وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ بِنِ شَاءَ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۳۱۸۵)]. وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۷۹۲، الترمذی: ۱۶۵۴ و ۱۶۵۷، النسائی: ۲۵/۶). [انظر: ۲۴۰۰، ۲۲۴۶۶، ۲۲۴۶۷].

(۲۳۳۶۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقتے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستہ ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۳۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ اَبِي مُوسَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ لِذَا رَجُلٍ عِنْدَهُ قَالَ مَا هَذَا قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ وَنَحْنُ نُرِيدُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ مِنْذُ قَالَ اَحْسَبُهُ شَهْرَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا اَقْعُدُ حَتَّى تَضْرِبُوا عَنْقَهُ فَضْرِبَتْ عَنْقَهُ فَقَالَ قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَنَّ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَاَقْبَلُوهُ أَوْ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاَقْبَلُوهُ

(۲۳۳۶۵) حضرت بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہاں ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا نظر آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس کا کیا جرا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک یہودی تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا، بعد میں اپنے ناپسندیدہ دین کی طرف لوٹ گیا اور دوبارہ یہودی ہو گیا، ہم غالباً دو ماہ سے اسے اسلام کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم اسے قتل نہیں کر دیتے، چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ یہی ہے کہ جو شخص اپنے

دین سے پھر جائے، اسے قتل کر دو۔

(۲۳۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبَدَ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتَقِمْ الصَّلَاةَ وَتُزَيِّدْ الزَّكَاةَ وَتَصُومْ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَهُ تَعَالَى تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبَرْتُكَ بِمَمْلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كَفْتُ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخِذُونَ بِمَا تَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ لِكُلِّكَ أَمْلَكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَانِدَ النَّسْتِهِمْ

(۲۳۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بچھا دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْْمَلُونَ پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُوْنِي عَنْ أَبِي الْوَرْدِ يَعْنِي ابْنَ ثُمَامَةَ ح وَيزيد بن

هَارُونَ أَنَا الْجَوَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّرْدِ بْنِ ثَمَامَةَ جَمِيعًا عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَكَلَّ اللَّهُ الْعَافِيَةَ قَالَ وَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعَمَةِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ أَتَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعَمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنْ تَمَامَ النِّعَمَةِ فَوْزٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ قَالَ أَبِي لَوْ لَمْ يَرَوْ الْجَوَيْرِيُّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ [انظر: ۲۲۴۰۶]. [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۵۲۷). قال شعيب:

إسناده حسن.]

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت مانگا کرو (پھر ایک آدمی کے پاس سے گزر رہا تو وہ ”یا ذا الجلال والاكرام“ کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو) ایک اور آدمی کے پاس سے گزر رہا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”تمام نعمت“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ (۲۲۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَسْتُ أَخَذُ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتَّى آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهَا بِشَيْءٍ قَالَ ابْنُ بَكْرِ لَسْتُ بِأَخَذُ فِي الْأَوْقَاصِ [راجع: ۲۲۳۶۰]

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔ (۲۲۳۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِشَيْءٍ قَالَ سُفْيَانُ الْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ [راجع: ۲۲۳۶۰].

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تیس سے کم گائیں اور شہد لایا گیا، انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ الْوُدِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنِيَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ السَّعَرِ رَالِغًا صَوْتُهُ بِالْكَبِيرِ أَجَشَّ الصَّوْتِ فَالْقَيْتُ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى حَقَوْتُ عَلَيْهِ التُّرَابَ بِالشَّامِ مَيِّتًا رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ أَفْقَهُ النَّاسِ نَعْدَهُ فَاتَتْهُ عِنْدَ اللَّهِ نَفْسُهُ فَقَالَ أَيْ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا

اَنْتَ عَلَيْكُمُ اَمْرًا يَصُلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَفِيهَا قَالَ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي اِنْ اُذِرْكُنِي ذَلِكَ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا وَاجْعَلْ ذَلِكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً

(۲۲۳۷۰) عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے قاصد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں یمن میں جب تشریف لائے تو وہ محرمی کا وقت تھا، وہ بلند اور بارعب آواز کے ساتھ بگبیر کہتے جا رہے تھے، میرے دل میں ان کی محبت رچ بس گئی چنانچہ میں ان سے اس وقت تک جدا نہ ہوا جب تک شام میں ان کی وفات کے بعد ان کی قبر پر مٹی نہ ڈال لی، اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، پھر میں نے ان کے بعد سب سے زیادہ فقیہ آدمی کے لئے اپنی نظریں دوڑائیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران آ جائیں گے جو نماز کو اس کا وقت نکال کر پڑھا کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھ لینا اور حکمرانوں کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا طَمَعٍ [النظر: ۲۲۴۷۹]

(۲۲۳۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچا دے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچا دے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [النظر: ۲۲۴۸۴، ۲۲۴۵۴]

(۲۲۳۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۳۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَتَرَبَّ وَخَرَابٌ يَتَرَبَّ وَخَرَابٌ يَتَرَبَّ عُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ عُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَى فَيْحِهِ أَوْ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ وَكَانَ مَكْحُولٌ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْمَرٍ

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہو جانا مدینہ منورہ کے بے آباد ہو جانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۳۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرُودًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَيْنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً [انظر: ۲۲۴۵۷، ۲۲۴۳۲]

(۲۲۳۷۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔
(۲۲۳۷۵) حَدَّثَنَا اسودُّ بْنُ غَامِرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ الْهَذَلِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيهِ الْمُهَاجِرُونَ قَالَ فَتَزَلُّنَا مَنْزِلًا لَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَوْلَهُ قَالَ فَتَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ فَتَنَظَرْنَا قَالَ فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ إِذْ سَمِعْنَا هَزِيئًا كَهَزِيئَةِ الْأَرْحَاءِ إِذْ أَقْبَلَ فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرْنَا قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اتَّبَعْنَا فَلَمْ نَرَكَ حَيْثُ كُنْتَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ أَصَابَكَ شَيْءٌ جَنَنَّا نَطْلُبُكَ قَالَ أَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَخَبَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِصَفِّ أُمَّتِي أَوْ شَفَاعَةٍ فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا فَإِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَّا إِذْ خَلَّتْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَقَالَتِنَا وَكَثُرَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۲۳۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور میں رات کو اٹھے تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو ہم نے ایسی آواز سنیں جو چکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھنک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آرہے تھے۔ قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۳۳۷۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحُورُّهُ أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [تقدم في مسند أبي موسى: ۱۹۸۴۷]۔

(۲۳۳۷۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي مُسْتَقِظٌ أَرَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمٍ حَانِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَدْنَى مَنًى مَنًى فَقَالَ مَنًى مَنًى قَالَ نَعَمْ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا بِلَالًا قَالَ قَالَ عَمْرُو قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي

(۲۳۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے ”جو مجھے بیداری کے واقعے کی طرح یاد ہے“ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو آسمان سے اترآ، اس نے دو ہنر چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، وہ مدینہ منورہ کے کسی باغ کے ایک درخت پر اترآ اور اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ہر اے، پھر وہ بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد اس نے اقامت کہی اور اس میں بھی یہی کلمات دو دو مرتبہ دہرائے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، یہ کلمات بلال کو سکھا دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا يُصَلِّيَ الْخُمْسَ وَيَصُومَ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعُهُمْ يَفْعَلُوا [انظر: ۲۲۴۳۸، ۲۲۴۸۰]۔

(۲۳۳۷۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پنج گانہ نماز ادا کرتا ہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا انہیں عمل کرتے رہنے دو۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحُورُّهُ أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [تقدم في مسند أبي موسى: ۱۹۸۴۷]۔

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذِبُ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمَسْجِدِ [الخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۴۴)]. قال شعيب: حسن لغيره وهذا سند

رجاله ثقات الا انه منقطع. [انظر: ۲۲۴۵۸].

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑیا ہے، جو اکیلی رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تنہا رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعت مسلمین کو، عوام کو اور مسجد کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲۳۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَاسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقِ الشَّامِ فَإِذَا أَنَا بِفَتَى بَرَّاقِ الشَّامِ وَإِذَا النَّاسُ حَوْلَهُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَرْتُ فَوَجَدْتُ قَدْ سَقَيْتَنِي بِالْهَجِيرِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بِالْهَجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ جَنَّتُهُ مِنْ قِبَلٍ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَأَخَذَ بِحُبُورَةٍ رَدَائِي فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ أَبَشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَبْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَكَافِلِينَ فِيَّ [صححه ابن حبان (۵۷۵)]. قال شعيب: صحيح. [انظر: ۲۲۴۸۲].

(۲۲۳۸۰) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے جن کے چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، میں نے ان کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے تھے، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا انتظار کرنے لگا، وہ تمام سے فارغ ہوئے تو میں سامنے کی جانب سے حاضر ہوا، اور انہیں سلام کر کے عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے میری چادر کا پلو پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

(۲۲۳۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ هُمُ الظُّلُّ الْعَرُشُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(٢٢٣٨٢) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ أَوْ النَّزَّالَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ لَقُلْتُ لَهُ سَمِعَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ وَقَدْ أَذْرَكَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَمِعْتُهُ مِنْ مِثْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ [قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده]. [راجع: ٢٢٣٦٦].

(۲۲۳۸۲) حدیث نمبر (۲۲۳۶۶) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢٣٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بَعْضُ صَلَاتِهِمْ سَأَلَهُمْ فَأَوْمَرُوا إِلَيْهِ بِالَّذِي سَبَقَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَيُتْلَى مَا سَبَقَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَجَاءُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَالْقَوْمُ قُعُودٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَقَعَدَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَضَى مَا كَانَ سَبَقَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كَمَا صَنَعَ مُعَاذٌ [انظر: ٢٢٤٧٤، ٢٢٤٧٥].

(۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ابتدائی دور باسعادت میں یہ معمول تھا کہ اگر کسی آدمی کی کچھ رکعتیں چھوٹ جاتیں تو وہ نمازیوں سے پوچھ لیتا، وہ اسے اشارے سے بتا دیتے کہ اس کی کتنی رکعتیں چھوٹی ہیں، چنانچہ پہلے وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتا اور پھر لوگوں کی نماز میں شریک ہو جاتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز میں کچھ تاخیر سے آئے، لوگ اس وقت قعدے میں تھے، وہ بھی بیٹھ گئے اور نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لی، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم بھی اسی طرح کیا کرو جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

(٢٣٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يُعْنَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ يُعْنَى ابْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا مُعَاذُ فِي مَرَضِهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ أَكْتُمُكُمْوهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ٣١١٦). قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]. [انظر: ٢٢٤٧٨]

(۲۳۸۴) کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفا میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

[illegible]

مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ وَأَنْتُمْ تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ لِمَ قُلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمُ الرُّوَايَا الَّتِي رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ عُمَرَ قَالَ وَرَوَّيَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۳۰۸). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ثقات]. [انظر: ۲۲۴۷۱].

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ لینا بھی پسند نہیں ہے، اور قبل اس کے کہ میں تمہیں اپنی اس بات کی وجہ بتاؤں، تم لوگ منتشر ہو رہے ہو، پھر انہوں نے وہ خواب بیان کیا جو نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دیکھا تھا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب برحق ہے (نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے)

(۲۲۳۸۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَا يَرُوحُ حَتَّى يَبْرُدَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۳۸۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک میں ٹھنڈے وقت روانہ ہوئے تھے اور اس سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے رہے۔

(۲۲۳۸۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاظِرَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مِئْتَةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا حَوْلِيَا وَأَمَرَنِي فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمَا سَقَى بِالذَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ [انظر: ۲۲۴۸۰].

(۲۲۳۸۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معاظر“ ہے، وصول کرنا، ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، نیز مجھے بارانی زمینوں میں عشر لینے اور چابی زمینوں میں نصف عشر لینے کا حکم دیا۔

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ مَعَنَا [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۳۰۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۲۳۸۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس

کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا اچھی طرح خیال رکھے، وہ ہمارے ساتھ شمار ہوگا۔

(۲۲۳۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۲۳۸۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۲۳۹۰) حَدَّثَنَا عُقْبَانُ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ الْحَسَنُ الْهَذَلِيُّ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَابِدٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا فَقُلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ حَقُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا وَقُلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَقَالَ حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَأَنْ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ [اخرجه

الطبرانی فی الکبیر (۲۴۵)، قال شعب: صحيح وهذا اسناد ضعيف.]

(۲۲۳۹۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک سرخ گدھے پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور انہیں جنت میں داخل فرما دے۔

(۲۲۳۹۱) حَدَّثَنَا عُقْبَانُ وَحَسَنُ قَالَا تَنَا حَمَّادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُنْبِئْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدَّثِ قَدْ شَأْنُ عَلَيْهِ نَدْعُهُ أَلَا أَيْ حَسَنًا حَمَّاهُ الْإِسْنَادَيْنِ فِي حَدِيثِهِ

(۲۳۳۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا تَنَا بَقِيَّةُ وَهُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغُرُؤُ غُرُؤَانِ لَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَتَقَى الْكُفْرَ وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبَهُهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَرَا فَنَحْرًا وَرِبَاءً وَسُمُوعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجَعْ بِالْكَفَافِ [صححه الحاكم (۸۵/۲)]. وتكلم المنذرى فى اسناد. قال الألبانى حسن (ابو داود: ۲۵۱۵، النسائي: ۴۹/۶)

و(۱۵۵/۷). قال شعيب: اسنادہ ضعیف.]

(۲۳۳۹۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہاد دو طرح کا ہوتا ہے، جو شخص رضاء الہی کے حصول کے لئے جہاد کرتا ہے، اپنے امیر کی اطاعت کرتا ہے، اپنی جان خرچ کرتا ہے، شریک سفر کے لئے آسانی کا سبب بنتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچتا ہے تو اس کا سونا اور جاگنا بھی باعث اجر و ثواب ہے، اور جو شخص فخر، ریا کاری اور شہرت کے لئے جہاد کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے تو وہ اتنا بھی ثواب لے کر واپس نہیں آتا جو بقدر کفایت ہی ہو۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا تَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ فِي الْخَامِسَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ [اخرجه الطبرانی فى الكبير (۱۷۷)]

(۲۳۳۹۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ آخری دس دنوں میں ہوتی ہے یا آخری تین یا پانچ دنوں میں ہوتی ہے۔

(۲۳۳۹۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنْفَعَ حَذْرٌ مِنْ قَدَرٍ وَلَكِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ عِبَادَ اللَّهِ [اسنادہ ضعیف]. صححه الحاكم (۴۹۲/۱).

(۲۳۳۹۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقدیر کے آگے تدبیر و احتیاط کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ دعاء ان چیزوں میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے جو نازل ہوں یا جو نازل نہ ہوں، لہذا بندگان خدا دعاء کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۳۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا تَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ قَالَ أَبُو الْمُغِيرَةِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفُحَّ الْقُسْطُ طِينِيَّةٌ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ

فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجه: ۴۰۹۲، ابو داود: ۴۲۹۵)].

(۲۲۳۹۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگ عظیم، فتح تھنظیہ اور خروج دجال سب سات ماہ کے اندر ہو جائے گا۔

(۲۲۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا صَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاوَزَ الْحِثَّانَ الْيَحْتَنَ لَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

(۲۲۳۹۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجِهَادُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ [انظر: ۲۲۴۰۱].

(۲۲۳۹۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا لَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمِيتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ حَسَنُ بْنُ حَدِيدِهِ قَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ فَقَدِمَ عَلَيْنَا هَاهُنَا فَحَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَظُنُّهُ أَعْنَى أَبَا

ظَبْيَةَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۸۱، ابو داود: ۵۰۴۲)]. [انظر: ۲۲۳۹۹، ۲۲۴۴۳، ۲۲۴۶۵].

(۲۲۳۹۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا

ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۳۹۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا فَقَدْ تَرَكْنَا مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ

[راجع: ۲۲۳۹۸].

(۲۲۳۹۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۰۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَافٍ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ

الْجَنَّةُ وَفُوقَ نَاقَةٍ قَدْرُ مَا تَدْرُكُنَهَا لِمَنْ حَلَبَهَا [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۳۰۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ

اترنے کے وقفے برابر بھی قال کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۳۲۴.۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُرْوَةُ سَنَامِ الْإِسْلَامِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۳۲۴.۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا راہِ خدا میں جہاد اسلام کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۳۲۴.۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا أَوْ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا أَوْ قَبْرِي فَبُحِيَ مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ التَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِبِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا [النظر: ۲۲۴: ۴]

(۳۲۴.۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، پھر نبی ﷺ نے اپنا رخ پھیر کر مدینہ منورہ کی جانب کر لیا اور فرمایا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب متقی ہیں، خواہ وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔

(۳۲۴.۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْنَادٍ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِقَبْرِي وَمَسْجِدِي وَقَدْ بَعَثْتُكَ إِلَى قَوْمٍ رَقِيقَةٍ قُلُوبُهُمْ يَقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ مَرَّتَيْنِ لِقَائِلُ بَعْنٍ أَطَاعَكَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاكَ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تُبَادِرَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَالْوَلَدُ وَالِدَهُ وَالْأَخُ أَخَاهُ فَأَنْزِلُ بَيْنَ الْحَمِيمِينَ السَّكُونُ وَالسَّكَايَا

(۳۲۴.۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجتے ہوئے فرمایا آئندہ تمہارا گزر میری قبر اور مسجد پر ہی ہو گا، میں تمہیں ایک ایسی قوم کے پاس بھیج رہا ہوں جو رقیق القلب ہیں اور وہ حق کی خاطر دو مرتبہ قتال کریں گے، لہذا جو لوگ تمہاری اطاعت کر لیں، انہیں ساتھ لے کر اپنی نافرمانی کرنے والوں سے قتال کرنا، پھر وہ لوگ اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے حتیٰ کہ عورت اپنے شوہر پر، بیٹا اپنے باپ پر، اور بھائی اپنے بھائی پر سبقت لے جائے گا اور تم ”سکون“ اور ”سکاسک“ نامی قبیلوں میں جا کر پڑاؤ کرنا۔

(۲۳۴.۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسِي أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَتَقْرَى فَبَكَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكُ يَا مُعَاذُ لِلْبُكَاءِ أَوْ إِنَّ الْبُكَاءَ مِنْ الشَّيْطَانِ [راجع: ۲۲۲۴۰۲]

(۲۳۴.۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! مت روؤ، کیونکہ رونا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۲۳۴.۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَمَ الْقَسَائِنِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَالِيَةِ أَغْدَاءُ السَّرِيرَةِ لِقِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

(۲۳۴.۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں کچھ قومیں ایسی آئیں گی جو سانسے بھائیوں کی طرح ہوں گی اور پیٹھ پیچھے دشمنوں کی طرح، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کسی سے لالچ کی وجہ سے اور کسی کے خوف کی وجہ سے۔

(۲۳۴.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي مُعَاذٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلِ اللَّهَ الْعَاقِبَةَ قَالَ وَأَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ فَقَالَ ابْنُ آدَمَ هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْوَةُ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَوْزٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ وَأَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ [راجع: ۲۲۲۳۶۷]

(۲۳۴.۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھتے ہوئے یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت

مانگا کرو، ایک اور آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”تمام نعمت“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اور اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو۔

(۳۴۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أُنْبِيَ مُعَاذُ بَنِي هُدَيْ وَارْتَهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرْتَهُ [راجع: ۲۲۳۵۵]

(۲۲۳۵۷) ابو الاسود دلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۳۴۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذًا فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَوَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ كُنْتُ رِذْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَامُعَاذُ فَقُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [راجع: ۲۲۳۵۳]

(۲۲۳۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۳۴۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مِمْوْنِ بْنِ أَبِي

شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ أَوْ آيَمًا كُنْتَ قَالَ زِدْنِي قَالَ أَنْتِغِ
السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا قَالَ زِدْنِي قَالَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ [راجع: ۲۲۳۲۷].

(۲۲۳۰۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا جہاں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے منادے، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَا مَنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُولُ اكْشِفُوا عَنِّي سَجْفَ الْقَبَةِ أَحَدَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أَخْبِرْكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَحَدَكُمْوهُ إِلَّا أَنْ تَتَكَلَّمُوا سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ [صححه ابن حبان (۲۰۰). قال شعيب: صحيح].

(۲۲۳۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) لہذا خیمے کے پردے ہٹا دو، اور اب تک میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نہیں بیان کی تھی کہ تم اس پر بھروسہ کے نہ بیٹھ جاؤ، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام یقین قلب کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۴۱۱) حَدَّثَنَا تَعْبُدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الشَّقَفِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۵۹۲)].

[الترمذی: ۱۳۲۷]۔ [راجع: ۲۲۳۵۷]۔

(۲۲۳۱۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انیس یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم

میری سنت میں بھی نہ ملتا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۴۱۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

(۲۲۴۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شُهَيْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَلِّكَ أَمْلُكَ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ

(۲۲۴۱۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے،

لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا کرانے لگی؟

(۲۲۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ

الْحَوَّلَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ مَسْجِدَ أَهْلِ دِمَشْقَ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا كُهُولٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَإِذَا شَابٌ فِيهِمْ أَكْحَلُ الْعَيْنِ بَرَّاقُ الشَّيْبِ كُلَّمَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَى الْفَتَى فَتَى شَابٍ قَالَ قُلْتُ

لِجَلِيسٍ لِي مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَجِئْتُ مِنَ الْعِشِيِّ فَلَمْ يَحْضُرُوا قَالَ فَعَدَوْتُ مِنَ الْغَدِ قَالَ

فَلَمْ يَجِئُوا فَرَحْتُ فَإِذَا أَنَا بِأَشَابٍ يُصَلُّونَ إِلَى سَارِيَةٍ فَرَكَعْتُ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ

فَقُلْتُ إِنِّي لَا جَبَلَ فِي اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ

فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيتُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

فَدَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُبْتَادِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ

وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ [الخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۶۷)]

قال شعيب: استاده صحيح. [انظر: ۲۲۴۱۵، ۲۲۴۳۱، ۲۲۴۶۳، ۲۲۴۶۴].

(۲۲۴۱۳) ابو اوریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے،

جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کریاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے جبکہ عرش کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔

(۲۲۴۱۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِیح حَدَّثَنَا حَبِیبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ قَتِي شَابٌ أَكْحَلُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۲۲۴۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا خَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَانَ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَقَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَاحْتَسَسَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّ لَنْ يَخْرُجَ وَالْقَائِلُ مَنَا يَقُولُ قَدْ صَلَّى وَلَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَقَدْ فَضَّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأَمَمِ وَلَمْ يَصْلُهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ

(۲۲۴۱۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عشاء کے وقت ہم لوگ نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے لیکن نبی ﷺ کافی دیر تک نہ آئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ شاید اب نبی ﷺ نہیں آئیں گے، اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے وہ اب نہیں آئیں گے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ باہر تشریف لے آئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب آپ تشریف نہیں لائیں گے، اور ہم میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے باہر نہیں آئیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ نماز پڑھو، کیونکہ تمام امتوں پر اس نماز میں تمہیں فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۶۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ إِنَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي انْظُرْنَاهُ فَقَدَّرَ مَعْنَاهُ (۲۲۶۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ خَلِينَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ بَحْ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَهُوَ يَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى رَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَلِإِسْلَامٍ فَمَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ وَأَمَّا ذُرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى أَبْوَابِ الْغَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ وَفِيَّامُ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَكْفُرُ الْخَطَايَا وَتَلَا هَذِهِ آيَةُ تَتَجَاوَى جُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاحِبِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى أَمْلِكٍ ذَلِكَ لَكَ كُفْلُهُ قَالَ قَاقْبَلْ نَفَرًا قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ يَشْهَلُوا عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ أَوْ لَا أَذْكَكَ عَلَى أَمْلِكٍ ذَلِكَ لَكَ كُفْلُهُ قَالَ فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنُؤَاخِذُ بِمَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ تَكَلَّمْتُ أَمْلِكُ مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَتَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ لِي الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَيْبٍ وَقَالَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

(۲۲۶۱۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، نماز قائم کرو، اور اللہ سے اس حال میں ملو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَاوَى جُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاحِبِ یعلمون پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ اسی دوران سامنے سے کچھ لوگ آ گئے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی ﷺ کو اپنی طرف متوجہ نہ کر لیں اس لئے میں نے نبی ﷺ کو ان کی بات یاد دلانی تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو

روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (بیار سے ڈانتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جنہم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۲۴۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَمْلَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ فَقَالَ مُعَاذٌ وَذُو الْاِثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَذُو الْاِثْنَيْنِ [راجع: ۲۲۳۵۸].

(۲۲۴۱۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۲۴۲۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ مُعَاذًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ وَآخِرَ الصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَاتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوا بِهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ فَلَا يَمَسْ مِنْ مَائِنَا شَيْئًا حَتَّى آتَى فَجِئْنَا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبْضُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَالَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِنَا شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ فَسَبَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ غَرَقُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتْ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَاءَ هَاهُنَا قَدْ مَلَأَ جَنَانًا [صححه مسلم (۷۰۶)، وابن

حزيمة: (۹۶۶ و ۹۶۸ و ۱۷۰۴)، وابن حبان (۱۵۹۵)]. [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۴۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو نبی ﷺ ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے رہے، جس کی صورت یہ تھی کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کو اسکے آخری وقت تک مؤخر کر دیتے تھے، پھر باہر آ کر ظہر اور عصر اکٹھی پڑھا دیتے تھے، اور واپس چلے جاتے پھر ایسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز بھی پڑھا دیتے، ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ کل تم چشمہ تبوک پر پہنچ جاؤ گے، اور جس وقت تم وہاں پہنچو گے تو دن نکلا ہوا ہوگا، جو شخص اس چشمہ پر پہنچے وہ میرے آنے تک اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے، اس چشمہ میں تیسے کی مانند تھوڑا تھوڑا سا پانی رس

رہا تھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کیا تم دونوں نے اس پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے انہیں سخت ست کہا اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کہا پھر لوگوں نے ہاتھوں کے چلوینا کر تھوڑا تھوڑا کر کے اس میں سے اتنا پانی نکالا کہ وہ ایک برتن میں اکٹھا ہو گیا جس سے نبی ﷺ نے اپنا چہرہ اور مبارک ہاتھ دھوئے، پھر وہ پانی اسی چشمے میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے چشمے میں پانی بھر گیا اور سب لوگ اس سے سیراب ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی لمبی ہو اور تم اس جگہ کو باغات سے بھرا ہو ادیکھو۔

(۲۲۴۲۱) حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطَّغْيَلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ فَقَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ وَقَالَ تَبَيَّنَ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ [راجع: ۲۲۳۴۷]۔

(۲۲۳۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنَ زَخْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتُمْ أَنْبَأَكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي [اخرجه الطبرانی في الكبير (۲۵۱)۔ اسنادہ ضعیف]۔

(۲۲۳۲۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمنین سے سب سے پہلے کیا کہے گا اور وہ سب سے پہلے اسے کیا جواب دیں گے؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ مؤمنین سے فرمائے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے جی پروردگار! وہ پوچھے گا کیوں؟ مؤمنین عرض کریں گے کہ ہمیں آپ سے درگزر اور معافی کی امید تھی، وہ فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لیے اپنی مغفرت واجب کر دی۔

(۲۲۴۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ وَهُوَ الَّذِي بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ يَفْقَهُ النَّاسَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَنْفُورُ رَسَنَهُ مِنْ لَيْفٍ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ سِرًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ارْكَبْ فَرَدَفْتُهُ فَصُرِعَ الْحِمَارُ بَيْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ وَقُمْتُ أَذْكَرُ مِنْ نَفْسِي أَسَفًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَرَكِبَ وَسَارَ بَيْنَا الْحِمَارُ فَأَخْلَفَ يَدَهُ فَضْرَبَ ظَهْرِي بِسَوْطٍ مَعَهُ أَوْ عَصَا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخْلَفَ يَدَهُ فَضْرَبَ ظَهْرِي فَقَالَ يَا مُعَاذُ يَا ابْنَ أُمَّ مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ

حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۲۳۲۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک گدھے پر ”جس کا نام بھٹور تھا اور جس کی رسی بھجور کی چھال کی تھی“ سوار ہوئے، اور فرمایا معاذ! اس پر سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ چلے، نبی ﷺ نے پھر فرمایا تم بھی اس پر سوار ہو جاؤ، جو نبی میں پیچھے بیٹھا تو گدھے نے ہمیں گرا دیا، نبی ﷺ ہنستے ہوئے کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے اوپر افسوس ہونے لگا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ سوار ہو گئے اور چل پڑے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے میری کمر پر کوڑے کی ہلکی سی ضرب لگائی، اور میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر تھوڑی دور چل کر میری پیٹھ پر ضرب لگائی اور نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۲۴۲۴) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي بَقِیَّةُ حَدَّثَنِي ضَبَّارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دُوَيْدَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ أَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

(۲۲۳۲۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! اگر کسی مشرک آدمی کو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں ہدایت عطا فرما دے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(۲۲۴۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفْعٍ النَّخَضَرِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعْقُفْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَإِنْ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَاقَ مِنَ الزَّخْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسُ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاتَّبِعْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدْبًا وَآخِفْهُمْ فِي اللَّهِ

(۲۲۳۲۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے دس چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

② والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ تمہارا مال اور مال میں سے نکل جانے کا حکم دے دس۔

۴ فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کر دیتا ہے، اس سے اللہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

۵ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

۶ گناہوں سے بچنا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

۷ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے بچنا خواہ تمام لوگ مارے جائیں۔

۸ کسی علاقے میں موت کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہیں ثابت قدم رہنا۔

۹ اپنے اہل خانہ پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔

۱۰ انہیں ادب سکھانے سے غافل ہو کر لالچی اٹھانہ رکھنا۔

۱۱ اور ان کے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کرتے رہنا۔

(۳۴۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْوَالِيِّ صَدِيقٍ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاسْتَجَبَ عَنْ أَوْلَى الضَّعِيفَةِ وَالْحَاجَةِ اسْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۳۱۶)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۲۲۳۲۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھی شعبے میں لوگوں کا حکمران بنے اور کمزور اور ضرورت مندوں سے پردے میں رہے، قیامت کے دن اللہ اس سے پردہ فرمائے گا۔

(۳۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْهَرَاءُ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ آيَةَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَصْحَابِ الشِّمَالِ فَكَبَّ بِبَيْتِهِ قَبْضَتَيْنِ فَقَالَ هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي وَهَذِهِ فِي النَّارِ وَلَا أَبَالِي

(۲۲۳۲۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”اصحاب الیمین“ اور ”اصحاب الشمال“ تلاوت فرمائی اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ مٹھی اہل جنت کی ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ مٹھی اہل جہنم کی ہے اور مجھے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔

(۲۴۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا قَدِمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَوْلَانَ مَعَهَا بَنُونَ لَهَا اثْنَا عَشَرَ فَتَرَكْتُ أَبَاهُمْ فِي بَيْتِهَا أَصْفَرَهُمُ الَّذِي قَدْ اجْتَمَعَتْ لِحَيْتُهُ فَقَامَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَى مُعَاذٍ وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيهَا يُمَسْكَانِ بِضَبْعَيْهَا فَقَالَتْ مَنْ أَرْسَلَكَ إِلَيْهَا الرَّجُلُ قَالَ لَهَا مُعَاذٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الْمَرْأَةُ

اَرْسَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تُخْبِرُنِي يَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ لَهَا مُعَاذُ سَلِيْبِي عَمَّا شِئْتَ قَالَتْ حَدَّثَنِي مَا حَقَّ الْمَرْءُ عَلَى زَوْجِيْهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ تَتَّقِي اللّٰهَ مَا اسْتَطَاعَتْ وَتَسْمَعُ وَتُطِيعُ قَالَتْ اَفَسَمْتُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ لَتُحَدِّثَنِي مَا حَقَّ الرَّجُلُ عَلَى زَوْجِيْهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ اَوْ مَا رَضِيْتَ اَنْ تَسْمَعِي وَتُطِيعِي وَتَتَّقِي اللّٰهَ قَالَتْ بَلَى وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَا حَقَّ الْمَرْءُ عَلَى زَوْجِيْهِ فَاِنِّي تَرَكْتُ اَبَا هُوْلَاءِ شَيْخًا كَبِيْرًا فِي الْبَيْتِ لَقَالَ لَهَا مُعَاذُ وَالَّذِي نَفْسُ مُعَاذٍ فِي يَدِهِ لَوْ اَنْتَ تَرَجِعِيْنَ اِذَا رَجَعْتَ اِلَيْهِ فَوَجَدْتَ الْجَدَامَ قَدْ خَرَقَ لَحْمَهُ وَخَرَقَ مَنِيْخَرِيْهِ فَوَجَدْتَ مَنِيْخَرِيْهِ يَسِيْلَانِ قِيْحًا وَدَمًا ثُمَّ اَلْقَمْتِيْهِمَا فَالِكَ لِكُنِّي مَا تَبْلُغِي حَقَّهُ مَا بَلَغْتَ ذَلِكَ اَبَدًا [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۶۶). اسنادہ ضعیف].

(۲۲۳۲۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن تشریف لائے تو ”خولان“ قبیلے کی ایک عورت ان سے ملنے کے لئے آئی جس کے ساتھ اس کے بارہ بچے بھی تھے، اس نے ان کے باپ کو گھر میں ہی چھوڑ دیا تھا، اس کے بچوں میں سب سے چھوٹا وہ تھا جس کی ڈاڑھی پوری آچکی تھی، وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، اس کے دو بیٹوں نے اسے اس کے پہلوؤں سے تھام رکھا تھا، اس نے پوچھا اے مرد! تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، اس عورت نے کہا کہ اچھا تمہیں نبی ﷺ نے بھیجا ہے اور تم ان کے قاصد ہو تو کیا اے قاصد! تم مجھے کچھ بتاؤ گے نہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جو کچھ پوچھنا چاہتی ہو، پوچھ لو، اس نے کہا یہ بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرتی رہے، اس کی بات سنتی اور ماننی رہے۔

اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ آپ مجھے یہ ضرور بتائیے اور صحیح بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس کی بات سنو اور مانو اور اللہ سے ڈرتی رہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن آپ پھر بھی مجھے اس کی تفصیل بتائیے کیونکہ میں ان کا بوڑھا باپ گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں معاذ کی جان ہے، جب تم گھر واپس پہنچو اور یہ دیکھو کہ جدام نے اس کے گوشت کو چیر دیا ہے اور اس کے نتھنوں میں سوراخ کر دیئے ہیں جن سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو اور تم اس کا حق ادا کرنے کے لئے اس پیپ اور خون کو منہ لگا کر پینا شروع کر دو تب بھی اس کا حق ادا نہ کر سکو گی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا حُجْبْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(۲۲۳۲۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو اسے

عذاب الہی سے نجات دے سکے۔

(۲۲۴۲۰) وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْكَانَهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ تَعَاطَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ غَدًا فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكُرْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۲۴۳۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آمتنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲۴۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخُوَلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصٍ فَإِذَا فِيهِ نَحْوُ مِنْ ثَلَاثِينَ كَهْلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ بَرَّاقُ الشَّيَا سَاكِتٌ فَإِذَا امْتَرَى الْقَوْمُ فِي شَيْءٍ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ فَسَأَلُوهُ فَقُلْتُ لِحَبِيسٍ لِي مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَوَقَعَ لَهُ فِي نَفْسِي حُبٌّ فَكُنْتُ مَعَهُمْ حَتَّى تَفَرَّقُوا ثُمَّ هَجَرْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَائِمٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَسَكْتُ لَا يَكْلُمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَاحْتَبَيْتُ بِرِءَاءٍ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَسَكْتُ لَا يَكْلُمُنِي وَسَكْتُ لَا أَكْلُمُهُ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ قَالَ فِيمَ تُحِبُّنِي قَالَ قُلْتُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِخُبْرَتِي فَجَرَّنِي إِلَيْهِ هُنَيْةً ثُمَّ قَالَ أَبَشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ لَا أَخَذْتُكَ بِمَا حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي الْمُتَحَابِّينَ قَالَ قَالَا أَخَذْتُكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهُ إِلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۲۲۴۳۱) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر شک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لہان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۲۴۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ الْعُجْلِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرُودًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً [راجع: ۲۲۳۷۴]

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگمیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۴۳۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُهُ فَقِيلَ لِي خَرَجَ قَبْلُ قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَمْرَ بِأَحَدٍ إِلَّا قَالَ مَرَّ قَبْلُ حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي قَالَ فَجَنُتُ حَتَّى قُمْتُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَطَالَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةَ طَوِيلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي الثَّانِيَّ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي غَرَفًا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهَرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا لَيْسَ مِنْهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۸) قال البوصيري: هذا اسناد صحيح قال الالباني: صحيح (ابن

ماجة: ۳۹۵۱) قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره]

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی ﷺ کی تلاش میں نکلا، مجھے بتایا گیا کہ نبی ﷺ باہر نکلے ہیں، میں جس کے پاس سے بھی گذر تا وہ یہی کہتا کہ نبی ﷺ ابھی ابھی گذرے ہیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں ایک جگہ

کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پالیا، میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو لمبی پڑھتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز سے سلام پھیرا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج رات تو آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۳۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [اعرجه الطبرانی في الكبير (۷۶). قال شعيب: إسناده صحيح]. [انظر: ۲۲۴۴۲].

(۲۲۴۳۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَحُ أَهْلَ الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا قَالَ هَارُونُ وَالتَّبِيعُ الْجَذَعُ أَوْ الْجَذَعَةُ وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً قَالَ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَخْذَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ قَالَ هَارُونُ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ أَوْ الْخَمْسِينَ وَبَيْنَ السَّتِينَ وَالسَّيْعِينَ وَمَا بَيْنَ الثَّمَانِينَ وَالْتَّسْعِينَ فَأَبَيْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ السَّتِينَ تَبِيعِينَ وَمِنْ السَّيْعِينَ مُسِنَّةً وَتَبِيعًا وَمِنْ الثَّمَانِينَ مُسْتَتِينَ وَمِنْ التَّسْعِينَ ثَلَاثَةَ أَتْبَاعٍ وَمِنْ الْمِائَةِ مُسِنَّةً وَتَبِيعِينَ وَمِنْ الْعُشْرَةِ الْمِائَةِ مُسْتَتِينَ وَتَبِيعًا وَمِنْ الْعِشْرِينَ وَمِائَةً ثَلَاثَ مُسِنَّاتٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَتْبَاعٍ قَالَ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخْذَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ هَارُونُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَبْلُغَ مُسِنَّةً أَوْ جَذَعًا وَرَعِمَ أَنَّ الْأَوْقَاصَ لَا قَرِيبَةَ فِيهَا

(۲۲۴۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اہل یمن کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور مجھے علم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے وصول کروں اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے وصول کر لوں، ان لوگوں نے مجھے چالیس

اور پچاس کے درمیان، ساٹھ اور ستر کے درمیان، اسی اور نوے کے درمیان کی تعداد میں بھی زکوٰۃ وصول کرنے کی پیش کی، لیکن میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ پہلے نبی ﷺ سے پوچھوں گا۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے، ہر چالیس پر دو سالہ گائے، ساٹھ پر ایک سالہ دو عدد گائے، ستر پر ایک دو سالہ اور ایک ایک سالہ گائے، اسی پر دو سالہ دو گائے، نوے پر تین ایک سالہ گائے، سو پر دو سالہ ایک اور ایک سالہ دو گائے، ایک سو دس پر دو سالہ دو اور ایک سالہ ایک گائے، ایک سو بیس پر تین دو سالہ گائے یا چار ایک سالہ گائے وصول کروں اور یہ حکم بھی دیا کہ ان اعداد کے درمیان اس وقت تک زکوٰۃ وصول نہ کروں جب تک وہ سال بھر کا یا چھ ماہ کا جانور نہ ہو جائے، اور بتایا کہ ”(کسر یا) تیس سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔

(۲۲۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْأَحْذَبِ قَالَ خَطَبَ مُعَاذٌ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةٌ نَبِيِّكُمْ وَقَبْضُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ اللَّهُمَّ ادْخُلْ عَلَى آلِ مُعَاذٍ نَصِيْبَهُمْ مِنْ هَذِهِ الرَّحْمَةِ ثُمَّ نَزَلَ مِنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَدَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ فَقَالَ مُعَاذٌ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (۲۲۴۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے شام میں خطبہ کے دوران طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے رب کی رحمت، انبیاء علیہم السلام کی دعاء اور تم سے پہلے نیکوں کی وفات کا طریقہ رہا ہے، اے اللہ! آلِ معاذ کو بھی اس رحمت کا حصہ عطا فرما، پھر جب وہ منبر سے اترے اور گھر پہنچے اور اپنے صاحبزادے عبدالرحمن کو دیکھا تو (وہ طاعون کی لپیٹ میں آچکا تھا) اس نے کہا کہ ”یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔

(۲۲۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا حَتَّى أَنَّهُ لَيَتَخَيَّلُ إِلَى أَنَّ أَنْفَهُ لَيَتَمَزَّعُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ يَقُولُهَا هَذَا الْغَضَبَانُ لَذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۷۸۰، الترمذی: ۳۴۵۲)۔ قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناد منقطع]۔ [انظر: ۲۲۴۶۲]۔

(۲۲۴۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو اتنا غصہ آیا کہ اب تک خیالی تصورات میں میں اس کی ناک کو دیکھ رہا ہوں جو غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی، نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(۲۲۳۷۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَلَا أَدْرَى أَذْكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الْيَتَى وَلَدَ بِهَا فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْبِرُ النَّاسَ قَالَ ذَرِ النَّاسَ يَا مُعَاذُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ سَنَةٍ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَمِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه غ ٤٣٣١، الترمذی: ٢٥٣٠). قال شعيب: صحيح غير أن

[إسناده منقطع] - [راجع: ۲۲۳۷۸].

(۲۲۳۳۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیچ گانہ نماز ادا کرتا ہو بیت اللہ کا حج کرتا ہو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اللہ پر حق ہے، خواہ وہ ہجرت کرے یا اسی علاقے میں رہے جہاں وہ پیدا ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! انہیں عمل کرتے رہنے دو، جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے، اور فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین درجہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لئے تم جب اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس ہی کا سوال کیا کرو۔

(۲۲۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْرُوعُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَهَاجِرُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَفْتَحُ لَكُمْ وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالدَّمَلِ أَوْ كَالْحَرَّةِ يَأْخُذُ بِمَرَاقِ الرَّجُلِ يَسْتَشْهَدُ اللَّهُ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيَزُغِي بِهِ أَعْمَالَهُمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ الْحَطَّ الْأَوْقَرَ مِنْهُ فَأَصَابَهُمُ الطَّاعُونُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَطُعِنَ فِي أَصْبُعِهِ السَّبَابَةِ فَكَانَ يَقُولُ مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعَمِ (۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہ تمہارے ہاتھوں فتح ہو جائے گا، لیکن وہاں پھوڑے پھنسیوں کی ایک بیماری تم پر مسلط ہو جائے گی جو آدمی کو سیرمی کے پائے سے پکڑ لے گی، اللہ اس کے ذریعے انہیں شہادت عطاء فرمائے گا اور ان کے اعمال کا تزکیہ فرمائے گا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ معاذ بن جبل نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو اس کا وافر حصہ عطاء فرما، چنانچہ وہ سب طاعون میں مبتلا ہو گئے اور ان میں سے ایک بھی زندہ باقی نہ بچا، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی میں طاعون کی گلٹی نمودار ہوئی تو وہ اسے دیکھ دیکھ کر فرماتے تھے کہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ ملنا بھی پسند نہیں ہے۔

(۲۲۴۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِئِ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَدَهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ مُشْرِكٌ فَانْتَسَبَ الْمُشْرِكُ فَقَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى بَلَغَ تِسْعَةَ آهَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِهِ انْتَسِبْ لَا أَمَ لَكَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا وَرَاءَ ذَلِكَ فَتَنَادَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّاسَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ قَدْ قَضَى بَيْنَكُمْ أَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى تِسْعَةِ آهَاءٍ فَأَنْتَ قَوْفُهُمُ الْعَاشِرُ لِي النَّارِ وَأَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى آيَاتِهِ فَأَنْتَ أَمْرُؤُ بْنُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

(۲۲۳۳۰) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ معاذ بن جبلؒ مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا مشرک، مشرک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نو افراد کے نام گوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اور اس سے آگے کے لوگوں سے میں بری ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منادی کر کے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا تم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہے، اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دوسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے اپنے والدین کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو اہل اسلام میں کا ایک فرد ہے۔

(۲۲۴۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحَانُ أَنَا يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَلَّيْ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ وَرَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن

ماحة: ۱۶۰۹). قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره (السقط) فإسناد ضعيف].

(۲۲۳۳۱) حضرت معاذ بن جبلؒ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرما دے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے، انہوں نے پوچھا اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، نامکمل حمل بھی اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے اس پر صبر کیا ہو۔

(۲۲۴۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ [راجع: ۲۲۴۳۴].

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ وَثَابِتٌ لَحَدَّثْتُ عَاصِمَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَبِيئَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَغْطَاهُ فَقَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَيْنَا لَحَدَّثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَعْنَى أَبَا طَبِيئَةَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۹۸]

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسٍ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَيَسْلَمُ النَّاسُ مِنْهُ وَيَسْلَمُ

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کے متعلق ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص وہ کام کرے گا وہ اللہ کی حفاظت میں ہوگا، مریض کی تیمارداری کرنے والا، جنازے میں شریک ہونے والا، راہِ خدا میں جہاد کے لئے جانے والا، امام کے پاس جا کر اس کی عزت و احترام کرنے والا، یا وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے کہ لوگ اس کی ایذا سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں کی ایذا سے محفوظ رہے۔

(۲۲۴۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن حبان (۱۴۵۸)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۲۰، الترمذی: ۵۵۳ و ۵۵۴). قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر اگر نبی ﷺ زوال سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے اور عصر کے وقت دونوں نمازیں ملا کر اکٹھی ادا کر لیتے، اور اگر زوال کے بعد کوچ فرماتے تو پہلے ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیتے پھر سفر پر روانہ ہوتے، اسی طرح اگر مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو مغرب کو مؤخر کر دیتے اور اسے عشاء کے ساتھ ادا کر لیتے اور اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو نماز عشاء کو پہلے ہی مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

(۲۲۴۴۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَرْوَفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّوَيْحِيُّ قَاضِي إِفْرِيقِيَّةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَدِمَ الشَّامَ وَأَهْلُ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ مَا لِي أَرَى أَهْلَ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَوَاجِبٌ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ زَادَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةَ وَهِيَ الْوُتْرُ وَفُتْهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

(۲۲۳۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ اہل شام وتر نہیں پڑھتے، انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ میں اہل شام کو وتر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ ان پر واجب ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے رب نے مجھ پر ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے اور وہ وتر ہے، جس کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

(۲۲۴۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ لِلَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فَهَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ لِلَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [صححه البخاری (۶۲۶۷) . ومسلم (۳۰) . [راجع: ۲۲۳۴۳].

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں گدھے پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، میرے اور نبی ﷺ کے درمیان صرف کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لے لیک یا رسول اللہ! تین مرتبہ وقفے وقفے سے اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر کچھ دور چل کر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لے لیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي هُذَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَوْ مِثْلَهُ

(۲۲۳۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ ۳۷۱

(۲۲۴۴۹) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِذْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ
(۲۲۴۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]
(۲۲۴۵۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو ابْنَ أَحْمَرَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَصَ عَنْ مُعَاذِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ لَكَ قَضَاءٌ قَضَاءُ لَكَ قَضَاءُ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُرِضِي رَسُولَهُ [راجع: ۲۲۳۵۷]۔

(۲۲۴۵۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي أَمْرًا زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يَغَارِقَكَ إِلَيْنَا [قال الترمذی: حسن غریب قال الألبانی: صحيح، ابن ماجه: ۲۰۱۴، الترمذی: ۱۱۷۴]۔ قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۲۲۴۵۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس شخص کی حور عین میں سے جو بیوی ہوتی ہے، وہ اس عورت سے کہتی ہے کہ اسے مت ستاؤ، اللہ تمہارا

ستیاس کرے، یہ تو تمہارے پاس چند دن کا مہمان ہے، عنقریب یہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(۲۳۴۵۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۳۴۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا جنت کی کنجی ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دینا ہے۔

(۲۳۴۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاحِبِ يُدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [راجع: ۲۲۳۷۲]۔

(۲۳۴۵۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۳۴۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي لَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنْ ابْتِغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الْبَدِيِّ كَانَ يَهُودِيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ [صححه الحاكم (۲۷۰/۳)، وابن حبان (۷۱۶۵)، وقال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۸۰۴)]۔

(۲۳۴۵۵) یزید بن عُمیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو کسی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے، انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو، اور فرمایا علم اور ایمان اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں، جو ان کی تلاش میں لگتا ہے، وہی انہیں پاتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا چار آدمیوں سے علم حاصل کرو، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے متعلق میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ جنت میں دس افراد میں سے دسویں ہوں گے۔

(۲۳۴۵۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ وَيُونُسُ قَالََا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمٍ عَنْ مَرْيَحِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنِّي وَإِيَّايَ وَالتَّعَمُّمَ لَأَنْ عِبَادَ اللَّهِ لَيْسُوا بِالْمُتَّعِمِينَ [انظر: ۲۲۴۶۹]۔

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا تازہ نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے تازہ نعم کی زندگی نہیں گزارا کرتے۔

(۲۲۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ [قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۲۵۴۵) قال شعيب: حسن لغیره وهذا إسناد ضعيف [راجع: ۲۲۳۷۴]

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت اس حال میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرمیں ہوں گی اور وہ تیس یا تینتیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ يَقِي بِهِ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذَنْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةُ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ [راجع: ۲۲۳۷۹]

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑیا ہے، جو اکیلے رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تمہارے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعت مسلمان کو اور عوام کو اپنے اوپر لازم کرو۔

(۲۲۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَبْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْقِيَامَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ رَغْبَةً وَرَهْبَةً سَأَلْتُ رَبِّي فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي الثَّانِيَةَ وَلَمْ يُعْطِنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَقْتُلَ أُمَّتِي بِسَنَةِ جُوعٍ فِيهِلُكُوا فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِي [راجع: ۲۲۴۷۶]

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمرگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے

اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۴۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ يَعْنِي الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ بْنِ أَبِي سَلَامٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخِيمٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَتَرَاثَى قُرْنَ الشَّمْسِ فَبَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ وَصَلَّى وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ عَلَى مَصَافِكُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنِّي سَأَحَدُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةُ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي يَا رَبِّ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ نُفْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَجُلُوسٍ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْكُرْبِيَّاتِ قَالَ وَمَا الدَّرَجَاتُ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلَكِنَّ الْكَلَامَ وَالصَّلَاةَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلِّ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَلَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ حُبَّكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَأَدْرُسُوهَا وَتَعَلَّمُوهَا [قال الألباني: صحيح (الترمذي: ۳۲۳۵). قال شعيب: ضعيف لا اضطرابه].

(۲۴۶۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صبح کے وقت تشریف لانے میں اتنی تاخیر کر دی کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا، پھر نبی ﷺ تیزی سے باہر نکلے اور مختصر نماز پڑھائی، سلام پھیر کر نبی ﷺ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں اپنے تاخیر سے آنے کی وجہ بتاتا ہوں، آج رات میں تجھ کے لئے کھڑا ہوا، اور جتنا خدا کو منظور ہوا میں نے نماز پڑھی، دوران نماز مجھے اونگھ آ گئی، میں ہوشیار ہوا تو اچانک میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی خشک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان و زمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں اور میں نے انہیں پہچان لیا۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض

کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھ رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، پھر پوچھا کہ ”درجات“ سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھانا اور رات کو ”جب لوگ سو رہے ہوں“ نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد! ﷺ سوال کرو، میں نے عرض کیا اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے معاف فرما اور میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں سے کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرما دے اور میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ واقعہ برحق ہے، اسے سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

(۲۲۴۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى اللِّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخْزِيمٍ السَّكْسَكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُرَّحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْهُ لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ عَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَدَاءِ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاسِهِ وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَافَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۶۴]

(۲۲۳۶۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے، جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضِبَ أَحَدُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [راجع: ۲۲۴۳۷]

(۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دوا آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو شدید غصہ آیا نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“

(۲۲۴۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا تَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ لَقِيَ امْرَأَةً لَا يَعْرِفُهَا فَلَيْسَ بِأَبْنَى الرَّجُلِ مِنْ أَمْرَاتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَاهُ مِنْهَا غَيْرٌ أَنَّهُ لَمْ يَجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ آيَةُ الْقِمِّ الصَّلَاةِ طَرَفَى النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ آيَةُ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضًا ثُمَّ صَلَّى قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ بَلِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی اجنبی عورت سے ملے اور اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے لیکن جماعت نہ کرے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کیا کرو، بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں“ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا وضو کر کے نماز پڑھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے؟ یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(۲۲۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً لَهَا فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ

(۲۲۳۶۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا۔

(۲۲۴۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَلَيْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ [راجع: ۲۲۳۹۸]

(۲۲۳۶۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]

(۲۲۳۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کیا نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَهُ وَقَالَ رُوِيَ عَنْهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ رُوِيَ قَاتِلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَوْاقٍ نَاقِلَةٍ فَقَدْ وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ الشَّهْدَاءِ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نِكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَغْزَرُ وَرُوِيَ كَأَغْزَرٍ وَحَبَّاجٍ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ لَوْ أَنَّهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جَرَحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهْدَاءِ [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہِ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقتے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعا کرے اور پھر طبعی موت پا کر یا قتل ہو کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہِ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہِ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۲۴۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ حَظَّ الْأَرْضِ قَالَ سُفْيَانُ حَظَّ الْأَرْضِ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ [راجع: ۲۲۳۳۹].

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں، سفیان کہتے ہیں کہ زمین کے حصے سے تہائی یا چوتھائی حصہ مراد ہے۔

(۲۲۴۶۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمٍ عَنْ مَرْيَمَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عِبَادَ اللَّهِ لَيْسُوا بِالْمُتَتَعِمِّينَ [راجع: ۲۲۴۵۶].

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا ناز و نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعم کی زندگی نہیں گذارا کرتے۔

(۲۲۴۷۰) حَدَّثَنَا الْمُفَرِّجِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التَّجِيبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أُحِبُّكَ قَالَ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ قَالَ وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِجِيُّ

وَأَوْصَى الصَّنَابِغِيَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَوْصَى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۲۴۷۷].

(۲۲۴۷۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ جناب پر قربان ہوں، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعاء کو مت چھوڑنا ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی وصیت اپنے شاگرد صابغی سے کی، انہوں نے اپنے شاگرد ابو عبد الرحمن سے کی، اور انہوں نے یہی وصیت اپنے شاگرد عقبہ بن مسلم سے کی۔

(۲۲۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ إِنْ كَانَ عُمَرُ لَيْمَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَا رَأَى فِي يَفْقِظِيهِ أَوْ نَوْمِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَإِنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذْ رَأَيْتُ فِيهَا ذَارًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذِهِ فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۲۳۸۵]

(۲۲۴۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب اور بیداری سب برحق ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(۲۲۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَابِتٍ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخْضَرٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَتَرَبَّ وَخَرَابٌ يَتَرَبَّ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَعِيدِ الْأَيْدِي حَدَّثَهُ أَوْ مِنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذًا [راجع: ۲۲۳۷۳].

(۲۲۴۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ منورہ کے بے آباد ہوجانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا شَهْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنَمٍ عَنْ حَدِيثِ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قِبَلَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ صَلَّى بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَكِبُوا فَلَمَّا أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ عَلَى آثَرِ الدَّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آثَرَهُ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رَكَابُهُمْ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ تَأْكُلُ وَتَسِيرُ فَبَيْنَمَا

مُعَاذُ عَلَى أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَأْكُلُ مَرَّةً وَتَسِيرُ أُخْرَى عَثَرَتْ نَاقَةً مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزَّوَامِ فَهَبَّتْ حَتَّى نَفَرَتْ مِنْهَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ عَنْهُ فِئَاعَهُ فَانْتَفَتْ فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ أَذْنَى إِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ فَتَدَاَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْتَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَذُنُكَ دُونَكَ فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى لَصِقَتْ رَاحِلَتَاهُمَا إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَابِلِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا كُنْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا رَأَى مُعَاذُ بُشْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَخَلَوَتْهُ لَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِذْنُ لِي أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ أَمْرَضَتْنِي وَأَسَقَمَتْنِي وَأَحْزَنَتْنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْنِي عَمَّ شِئْتَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيمٍ ثَلَاثًا وَإِنَّ لَيْسِيرَ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ وَإِنَّ لَيْسِيرَ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ فَلَمْ يَحْدِثْهُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَالَهُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِعَنَى أَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْ مَا يُقِنَّه عَنْهُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرُومُنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتَّى تَمُوتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعِدْ لِي فَأَعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هَذَا الْأَمْرِ وَقَوَامِ هَذَا الْأَمْرِ وَذُرْوَةِ السَّنَامِ فَقَالَ مُعَاذُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَدَّثْنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَأْسَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّ قَوَامَ هَذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ وَإِنَّ ذُرْوَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّمَا أَمُرْتُ أَنْ أَقْبِلَ النَّاسَ حَتَّى يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ اعْتَصَمُوا وَعَصَمُوا دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تَبْتَغِي فِيهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا ثَقُلَ مِيزَانُ عَبْدٍ كَذَابَةً تَنْفُقُ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ [صححه ابن حبان

مختصراً (۲۱۴). قال البوصيري: هذا إسناد حسن. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۷۲). قال شعيب: الحديث

من سوال معاذ إلى آخره صحيح بطرقه وشواهدہ دون ((ما شحِبَ)) فإنه حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۲۷۷۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، صبح

ہوئی تو لوگوں کو نماز فجر پڑھائی اور لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہونے لگے، جب سورج نکل آیا تو لوگ رات بھر چلنے کی وجہ سے اوجھٹنے لگے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے چلتے ہوئے ان کے ساتھ چمٹے رہے جبکہ لوگ اپنی سواریوں کو چھوڑ چکے تھے جس کی وجہ سے وہ راستوں میں منتشر ہو گئی تھی اور ادھر ادھر جرتی پھر رہی تھیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اسی طرح نبی ﷺ کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی اونٹنی بھی ادھر ادھر جرتے ہوئے چلی جا رہی تھی، اچانک وہ بدگ گئی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے لگام سے پکڑ کر کھینچا تو وہ تیزی سے بھاگ پڑی جس سے نبی ﷺ کی اونٹنی بھی بدگ گئی، نبی ﷺ نے اپنی چادر ہٹائی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو لشکر میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی بھی نبی ﷺ کے قریب نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے انہی کو آواز دے کر پکارا معاذ! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اور قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ مزید قریب ہو گئے، یہاں تک کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے مل گئیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنے دور ہوں گے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! لوگ اوجھڑ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی سواریاں انہیں لے کر منتشر ہو گئی ہیں اور ادھر ادھر جرتے ہوئے چل رہی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اوجھڑ تو مجھے بھی آگئی تھی، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک پر بشارت اور خلوت کا یہ موقع دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں ایک سوال پوچھ لوں جس نے مجھے بیمار اور غمزدہ کر دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو چاہو پوچھ سکتے ہو، عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے؟ اس کے علاوہ میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا بہت خوب (تین مرتبہ) تم نے بہت بڑی بات پوچھی (تین مرتبہ) البتہ جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمائے اس کے لئے بہت آسان ہے، پھر نبی ﷺ نے ان سے جوابات بھی فرمائی، اسے تین مرتبہ دہرایا، ان کی حرص کی وجہ سے اور اس بناء پر کہ انہیں وہ پختہ ہو جائے۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لاؤ، آخرت کے دن پر ایمان لاؤ، نماز قائم کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، حتیٰ کہ اسی حال پر تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس بات کو دوبارہ دہرا دیجئے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں اس مذہب کی بنیاد، اسے قائم رکھنے والی چیز اور اس کے کوہانوں کی بلندی کے متعلق بتا دوں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور بتائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اس مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کو قائم رکھنے والی چیز نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں تا وقتیکہ وہ نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں اور توحید و رسالت کی گواہی دیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنی جان مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا اور بجا لیا سوائے اس کے کہ اس کلمے کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب

کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی ایسے عمل میں ”سوائے فرض نماز کے“ جس سے جنت کے درجات کی خواہش کی جاتی ہو، کسی انسان کا چہرہ نہیں کمزور ہوتا اور نہ ہی اس کے قدم غبار آلود ہوتے ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتے ہیں، اور کسی انسان کا نامہ اعمال اس طرح بھاری نہیں ہوتا جیسے اس جالور سے ہوتا ہے جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جائے یا کسی کو اس پر راہ خدا میں سوار کر دیا جائے۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ الصَّلَاةَ أُحِيلَتْ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَذَكَرَ أَحْوَالَهَا فَقَطُّ [راجع: ۲۲۳۸۳]۔

(۲۳۷۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزر کر آئی ہے، پھر انہوں نے ان احوال کی تفصیل بیان فرمائی۔
(۲۳۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتْ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصَّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يَصْلِي سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ قَالَ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَهَذَا حَوْلٌ قَالَ وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ لِلصَّلَاةِ وَيُؤْذِنُ بِهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَنْقَسُوا أَوْ كَادُوا يَنْقَسُونَ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ وَلَوْ قُلْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ نَائِمًا لَصَدَقْتُ إِنِّي بَيْنَا آتَا بَيْنَ النَّائِمِ وَالْبَيْطَانِ إِذْ رَأَيْتُ شَخْصًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَتْنِي حَتَّى فَرَعَ مِنَ الْأَذَانِ ثُمَّ أَهْمَلَ سَاعَةً قَالَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ الَّذِي قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا بِلَالًا فَلْيُؤْذِنْ بِهَا فَكَانَ بِلَالٌ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ بِهَا قَالَ وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ طَافَ بِي مِثْلَ الَّذِي أَطَافَ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ سَبَقَنِي فَهَذَانِ حَوْلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ بِبَعْضِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يُبَشِّرُ إِلَى الرَّجُلِ إِنْ جَاءَ كَمْ صَلَّى فَيَقُولُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ فَيُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَا أَجِدُهُ عَلَى حَالٍ أَبَدًا إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَضَيْتُ مَا سَبَقَنِي قَالَ فَجَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِهَا قَالَ فَكَبَّرْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَامَ فَقَضَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ سَنَّ لَكُمْ

مُعَاذٌ فَهَكَذَا فَاصْنَعُوا فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ وَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّيَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ يَزِيدُ قَصَامٌ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَصَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الصَّيَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصَّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى هَذِهِ آيَةِ وَالَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَأَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ آيَةَ الْأُخْرَى شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ قَالَ فَاتَّبَعَ اللَّهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيمِ الصَّحِيحِ وَرَخَّصَ فِيهِ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ وَكُتِبَ الْإِطْعَامُ لِلْكَافِرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصَّيَامَ فَهَذَانِ حَوَلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَأْتُونَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوا فَإِذَا نَامُوا امْتَنَعُوا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتَّى أَمْسَى فَبَجَاءَ إِلَى أَهْلِهِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ حَتَّى أَصْبَحَ فَاصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهَّدَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَهَّدْتَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَمِلْتُ أَمْسٍ فَعَجَنْتُ حِينَ جِئْتُ فَالْقَيْتُ نَفْسِي فَنِمْتُ وَأَصْبَحْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَآتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ اتَّعَمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ يَزِيدُ قَصَامٌ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ [صححه ابن خزيمة (۳۸۱)، والحاكم (۲/۲۷۴)]. قَالَ

الألباني: صحيح (أبو داود: ۵۰۷) قال شعيب: رجاله ثقات. [راجع: ۲۲۳۸۳].

(۲۳۴۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزری ہے، اور روزے بھی تین مراحل سے گزرے ہیں، نماز کے احوال تو یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ تحویل قبلہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمادیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف کر دیا، ایک مرحلہ تو یہ ہوا، لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے تھے اور دوسروں کو اطلاع دیتے تھے اور اس کے لئے وہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے، پھر ایک انصاری صحابی آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا ”جبکہ میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا“ اور جو سبز لباس زیب تن کئے ہوئے تھا، اس نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان دی، اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑے ہو گیا اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سو یا ہوا نہیں تھا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کے لئے یہ کلمات سکھا دو، چنانچہ حضرت

بلال رضی اللہ عنہ یہ اذان دینے والے پہلے آدمی تھے، اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے، یہ دو مرحلے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ پہلے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے اشارے سے بتا دیا جاتا، وہ پہلے ان رکعتوں کو پڑھتا، پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ میں تو آپ ﷺ کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا، بعد میں اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لوں گا، کیونکہ جس وقت وہ آئے تو نبی ﷺ کچھ نماز پڑھا چکے تھے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے بھی کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لی، آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو یہ تین مرحلے ہو گئے، روزوں کے مراحل یہ ہیں، رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت ہر مہینے تین روزے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے، یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں..... سو جو چاہتا وہ روزے رکھ لیتا اور جو چاہتا مسکینوں کو کھانا کھلا دیتا اور یہ بھی کافی ہو جاتا، پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمادی کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے..... تم میں سے جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہو گئی اور دوسرے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم ہوا البتہ وہ عمر رسیدہ آدمی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے حق میں کھانا کھلانے کی اجازت باقی رہی، یہ دومر حلے ہوئے، ابتداء اسلام میں سونے سے پہلے تک کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کی اجازت ہوتی تھی اور سونے کے بعد، دوسرے دن کے روزہ کھولنے کے وقت تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آگئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمبستری سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے، بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا ارادہ کر لیا لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ ذرا ہم تمہارے لیے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَقَةُ (الایۃ البقرة: ۱۸۷) نازل فرمادی یعنی ”روزہ کی رات میں بیویوں سے جماع کرنا جائز ہے“ اس طرح نبی ﷺ نے ربیع الاول سے رمضان تک ۱۹ ماہ میں ہر ماہ تین روزے رکھے۔

(۲۲۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الْقِيَامَ وَالْخُشُوعَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ إِنَّهَا صَلَاةٌ رَغِبَ وَرَهَبَ سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي الثَّلاثِينَ وَزَوَى عَنِّي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَنْعَتَ عَلَيَّ أُمِّي

عَدُوا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَجْتَا حَهُمْ فَأَعْطَانِيهِ وَسَلَّاتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ سَنَةً تَقْتُلُهُمْ جُوعًا فَأَعْطَانِيهِ وَسَلَّاتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [راجع: ۲۲۴۵۹]

(۲۲۳۷۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و وجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ حَدَّثَنِي عَقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهِ أُحِبُّكَ قَالَ فَإِنِّي أَوْصِيكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ فِي كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ ائِنِّي ذِكْرُكَ وَشُكْرُكَ وَحُسْنُ عِبَادَتِكَ [راجع: ۲۲۴۷۰]

(۲۲۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعاء کو مت چھوڑنا "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما"۔

(۲۲۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۸۴]

(۲۲۳۷۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۴۷۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ فِي غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا مَطْمَعٍ [راجع: ۲۲۳۷۱]

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچا دے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچا دے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۴۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ أَخَذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ بَقْرَةً تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً أَوْ قَالَ جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عَذْلَةً مَعَالِفًا [راجع: ۲۲۳۸۷].

(۲۲۳۸۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معارف“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۲۴۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْلَانَ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ عَنْ زَبَّانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ [انظر: ۲۲۴۸۳].

(۲۲۳۸۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔

(۲۲۴۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُرُ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَجِبَتْ مَبَحِثِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ فِيَّ وَيَتَحَابُّونَ لِي وَيَتَحَابُّونَ لِي [راجع: ۲۲۳۸۰].

(۲۲۳۸۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ ارشاد ربانی منقول ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

(۲۲۴۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زَبَّانُ بْنُ قَالِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَفْضَلُ الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَأَنْ تَقُولَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ [راجع: ۲۲۴۸۱].

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے

علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اور اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُورِجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُكَ بِأَبْوَابٍ مِنَ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْعُظْمَانَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَفِيَّامِ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ إِلَى آخِرِ آيَةِ [راجع: ۲۲۳۷۲]۔

(۲۳۸۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خیر کے دروازے بتاتا ہوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اسی طرح بھادیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يعلمون“

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا سُورِجٌ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ سَمِعَ مُنَادِيًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ شَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ انظُرُوا فَسَجَدُوا لَهُ إِنَّمَا رَاعِيًا مُغْرِبًا وَإِنَّمَا مُكَلِّبًا فَنَظَرُوهُ فَوَجَدُوهُ رَاعِيًا حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَنَادَى بِهَا

(۲۳۸۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ایک سفر کے دوران ایک منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ تو فرمایا یہ فطرت صحیحہ پر ہے، پھر اس نے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا حق کی گواہی دی، اس نے ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ کہا تو فرمایا جہنم سے نکل گیا، جا کر دیکھو، یا تو تم اسے کوئی چرواہا پاؤ گے جو الگ ہو گیا یا قیدی ہوگا، لوگوں نے دیکھا تو وہ ایک چرواہا تھا اور نماز کا وقت آ جانے پر اس نے اذان دی تھی۔

(۲۳۸۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقْرِ شَيْئًا [راجع: ۲۲۳۶۰]۔

(۲۳۸۸۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔ (۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ وَقَعَ فِيفَرُوا مِنْهُ فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَلَمْ يُصَدِّقْهُ بِاللَّيْلِ قَالَ فَقَالَ بَلْ هُوَ شَهَادَةٌ وَرَحْمَةٌ وَدَعْوَةٌ بَيْنَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اعْطِ مُعَاذًا وَأَهْلَهُ نَصِيحَتَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَقَرَأْتُ الشَّهَادَةَ وَغَفَّتِ الرَّحْمَةُ لَهُ أَذْ مَا دَعَا نَسْكَهُ حَتَّى أَتَيْتُ أَنْ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي إِذْ قَالَ فِي دُعَائِهِ فَحُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ فَحُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَهْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ تَدْعُو بِدُعَاءٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَجَلَّ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَكَبَّرَهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَيَذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَأَبَى عَلَيَّ أَوْ قَالَ لَمَنْعَنِيهَا فَلَقُلْتُ حُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ حُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۸۷) ابوقلابہ کہتے ہیں کہ شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لشکریوں سے فرمایا کہ یہ عذاب نازل ہو گیا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھائیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی اور فرمایا کہ بلکہ یہ تو شہادت اور رحمت اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء ہے، اے اللہ! معاذ اور اس کے اہل خانہ کو اپنی اس رحمت کا حصہ عطا فرما۔

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شہادت اور رحمت کا مطلب تو سمجھ آ گیا لیکن یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے کیا مراد ہے؟ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے، دعاء کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھر بخاریا طاعون“ تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا، صبح ہوئی تو اہل خانہ میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ سے یہ دعاء کرتے ہوئے سنا تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا واقعی تم نے وہ دعاء سنی تھی؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی نے فرمایا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے چنانچہ اس نے میری یہ دعاء قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا خون ارزاں کر دے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء بھی قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ انہیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کیا جائے کہ یہ ایک دوسرے کا مزہ چکھتے رہیں لیکن اس نے یہ درخواست قبول نہیں کی، اس پر میں نے کہا کہ پھر بخاریا طاعون، تین مرتبہ فرمایا۔

سادس مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ الصَّدِيِّ بْنِ عَجَلَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الْبَاهِلِيِّ

حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان ابن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي التَّيْمِيَّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلَنِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ عَلَى الْأُمَمِ بَارِعًا قَالَ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُمِعَتْ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَالْأُمَمِي مَسْجِدًا وَطُحُورًا فَأَيْنَمَا أَفْرَكْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طُحُورٌ وَأُفْرَكْتُ بِالْأُفْرِ مَسْجِدًا ثُمَّ بَقِلْتُ قُلُوبَ أَغْدَاةٍ أَحَا لَنَا الْقِتْلَامُ [قال الترمذی: حسن]

.[YOOYF,YYOZΛ,YY:9Z,YY:9F

(۲۲۳۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَطْرُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ يَقُولُ النَّاسُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ رَاهِدٌ إِنَّمَا الزَّاهِدُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الَّذِي آتَتْهُ الدُّنْيَا فَفَرَّكَهَا (۲۲۳۹۵) مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا خیال ہے کہ مالک بن دینار بڑا پرہیزگار ہے، اصل پرہیزگار تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں جن کے پاس دنیا آئی اور پھر بھی انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۲۳۹۶) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْهَا لَا عَظَمَ ذَلِكَ

(۲۲۳۹۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ کلمات کہہ لے اسے عظمت نصیب ہوگی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی تقدیر کے احاطے میں آنے والی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی تقدیر میں آنے والی چیزوں کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کے بھرپور ہونے کے بقدر، اور اسی طرح اللہ کی پاکیزگی ہے۔

(۲۲۳۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمَشَاءِ وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ الْمَشَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْحَوَلَ خِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ وَيَنْحَوَلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُثَنَّى يَقَالُ لَهُ لَقِيطُ وَيَقُولُونَ ابْنُ الْمَشَاءِ وَأَبُو الْمَشَاءِ

(۲۲۳۹۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عراق کے بہترین لوگ شام اور شام کے بدترین لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ تم شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرَأُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبُقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاثَانِ أَوْ

كَانَهُمَا فِرْقَانٍ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِيهِمَا ثُمَّ قَالَ افْرُقُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةً وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [صححه مسلم (۸۰۴)، وابن حبان (۱۱۶)، والحاكم (۵۶۴/۱)]. [انظر: ۲۲۴۹۹، ۲۲۵۴۶، ۲۲۵۶۶]

(۲۲۳۹۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دوروشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۴۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَذِكْرُ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۴۹۸]

(۲۲۳۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَقَادُونَ فِي السَّلَاسِلِ إِلَى الْجَنَّةِ

(۲۲۵۰۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجَاهُ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدَلَ لَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالصَّيَامِ

(۲۲۵۰۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جو مجھے جنت میں داخل کرادے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے ہی کو اپنے اوپر لازم رکھو۔

(۲۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ أَوْ قَالَ يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ أَسْيَاطُ كَانَتْهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي سَخِطِ اللَّهِ وَيَبْرُو حُونَ فِي غَضَبِهِ

(۲۲۵۰۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے، ان کی صبح اللہ کی ناراضگی میں اور شام اس کے غضب میں گزرے گی۔

(۳۲۵۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ جِئْتُ بَرْوُوسَ بْنَ قَبْلٍ الْإِرَاقِيَّ فَنُصِبَتْ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ وَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَمَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهِمْ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ شَرُّ قُلُوبِي تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ثَلَاثًا وَغَيْرُ قُلُوبِي تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْ قُلُوبِهِ وَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُ بَكَى ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ هَذَا الْحَدِيثَ حَيْثُ قُلْتَ كِلَابُ النَّارِ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَيَّ إِذَا لَجَرِيءٌ لَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سُبْحًا لِحَلَّتْ أَنْ لَا أَذْكُرَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَأَيَّ شَيْءٍ بَكَيتَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُمَّ أَوْ مِنْ رَحْمَتِهِمْ

(۲۲۵۰۳) سیار کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ لوگوں کے سر لاکر مسجد کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور باہر نکل کر ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں اور رونے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درہمان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا۔

(۳۲۵۰۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَافٍ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتًا إِلَّا يَأْذَنُ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ دُونَهُمْ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۶۱۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره]. [انظر: ۲۲۵۹۶، ۲۲۶۱۰].

(۲۲۵۰۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ مانگے۔

(۲۲۵.۵) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَفُتُوحُ بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ السَّيَّاتِ وَالْوُسْطَى [أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۸۲۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره دون أوله. [انظر: ۲۲۶۶۰].

(۲۲۵.۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر رکھایا۔

(۲۲۵.۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ وَهَبَ أَحَدَهُمَا لِغُلَامٍ بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي لَقَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذِمْنَا قَالَ خُذْ أَهْبَمَا شِئْتَ قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي لَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مَقْبَلَنَا مِنْ خَيْرٍ وَإِنِّي لَقَدْ نَهَيْتُ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَاعْتَقَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ مَعْرُوفًا فَاعْتَقْتُهُ [أخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۱۶۳)]. [إسناده ضعيف. [انظر: ۲۲۵۸۰].

(۲۲۵.۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خیر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ وہ غلام بھی تھے جن میں سے ایک غلام نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی ﷺ نے ان سے پوچھا وہ غلام کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵.۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجْعَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ [أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۹۰۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناده ضعيف].

(۲۲۵۰۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

(۲۲۵۰۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ النَّخَبَارِيِّ وَأَبِي الْيَمَانِ الْهُوزَنِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ وَاللَّهِ مَا أُولَيْكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالدُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الدُّبَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَيَاتٍ قَالَ فَمَا سَعَةُ حَوْضِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَمَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُثْمَانَ وَأَوْسَعَ وَأَوْسَعَ يُشِيرُ بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِصَّةٌ قَالَ فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مَذَاقَهُ مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا وَلَمْ يَسُوذْ وَجْهَهُ أَبَدًا [صححه ابن حبان (۶۴۵۷). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي].

(۲۲۵۰۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے بخدا! یہ تو آپ کی امت میں سے صرف اتنے ہی لوگ ہوں گے جیسے کھیوں میں سرخ کھٹی ہوتی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے ستر ہزار کا وعدہ اس طرح کیا ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا، یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا جتنی عدن اور عمان کے درمیان ہے، اس سے بھی دوگنی، جس میں سونے چاندی کے دو پر تالوں سے پانی گرتا ہوگا، انہوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ مہکتا ہوا، جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے چہرے کا رنگ کبھی سیاہ نہ ہوگا۔

(۲۲۵۰۹) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطٍ يَدِهِ وَقَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ فُظُنْتُ أَنَّهُ قَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ خَطَأً إِنَّمَا هُوَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ بَحْصِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَالِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوِينَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ فَإِنَّ تَعْلِيمَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَى [أخرجه عبد الرزاق (۵۹۹۱) والطبرانی (۸۱۱۸). قال شعيب: صحيح].

(۲۲۵۰۹) امام احمد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد صاحب کی تحریرات میں ان کی اپنی لکھائی

سے لکھی ہوئی پائی ہے لیکن اس پر انہوں نے نشان لگایا ہوا تھا جس کی وجہ میرے خیال کے مطابق سند کی غلطی ہے، یہ حدیث زید نے ابوسلام کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی تھی، وہ حدیث یہ ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کو سیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دوروشن سورتیں یعنی سورۃ بقرہ اور آل عمران کو سیکھو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دوصف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَتَشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

(۲۲۵۸۱) وَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَرْمِي الْجُمُورَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَّتْ عَنْهُ حَتَّى إِذَا رَمَى الثَّانِيَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَّتْ عَنْهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا اعْتَرَضَ فِي الْجُمُورَةِ الثَّالِفَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَلِمَةً حَقٌّ نَقُلُ لِلْإِمَامِ جَانِبٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لِلْإِمَامِ ظَالِمٍ [قال البوصيري: هذا إسناد فيه مقال. قال الألباني حسن صحيح (ابن ماجه: ۴۰۱۲)].

قال شعيب: حسن لغيره. [انظر: ۲۲۵۶۰].

(۲۲۵۸۱-۲۲۵۸۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمرات کو ننگریاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ فَقَالَ إِذَا حَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ لَدَعَهُ قَالَ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَأَلْتَكَ سَيِّئَتَكَ وَسَرَرْتَكَ حَسَنَتَكَ قَالَتْ مُؤْمِنٌ [صححه الحاكم

(۱۴/۱). قال شعيب: صحيح. [انظر: ۲۲۵۱۹، ۲۲۵۵۲].

(۲۲۵۸۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مومن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھلے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۱۳) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُنْقَضَنَّ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ عُرْوَةٍ فَكُلُّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّهَتِ النَّاسُ بِأَلْيِ تَلِيهَا وَأَوَّلُهُنَّ نَقْضُ الْحُكْمِ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ [صححه ابن حبان (۶۷۱۵)]. قال شعيب: [إسناده جيد].

(۲۲۵۱۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی ایک ایک رسی کو چن چن کر توڑ دیا جائے گا اور جب ایک رسی ٹوٹ جایا کرے گی تو لوگ دوسری کے پیچھے پڑ جایا کریں گے، سب سے پہلے ٹوٹنے والی رسی انصاف کی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی نماز ہوگی۔

(۲۲۵۱۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى الْجُدْعَاءِ وَاضِعٌ رِجْلَهُ فِي غَرَاِزِ الرَّحْلِ يَتَكَاوَلُ يَقُولُ لَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ قَالَ اَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قُلْتُ لَهُ لَمَذَكُمْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَا أَبَا أُمَامَةَ قَالَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً [صححه ابن حبان (۴۵۶۳)، والحاكم (۴۷۳/۱)].

قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۵۵، الترمذی: ۶۱۶). [انظر: ۲۲۶۱۳].

(۲۲۵۱۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ اونچے ہو گئے تھے اور فرما رہے تھے کیا تم سنتے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، حج گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ هِشَامٍ وَأَزْهَرَ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَبُو أُمَامَةَ الْحِمَصِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ يَكْفُرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً لِقِيلٍ لَهُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعَ وَلَا خُمْسٍ [انظر: ۲۲۶۰۸]

(۲۲۵۱۵) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۲۲۵۱۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ لِفَجَاءَةٍ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَأَقِيمْتَ الصَّلَاةَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبِعَهُ الرَّجُلُ وَتَبِعْتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ خَرَجْتَ مِنْ مَنَزِلِكَ تَوْضَأَاتٍ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ وَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ الرَّجُلُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ [صححه مسلم (۲۷۶۵)، وابن خزيمة (۳۱۱)]۔ [انظر: ۲۲۶۱۲، ۲۲۶۱۳]

(۲۲۵۱۷) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [صححه الحاكم (۴۴۷/۲)]۔ قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی حسن (ابن ماجہ: ۴۸، الترمذی: ۳۲۵۳) قال شعيب: حسن بطرقه وشواهده [انظر: ۲۲۵۵۷، ۲۲۵۵۸]

(۲۲۵۱۹) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑا والوگ ہیں“

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْعَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَطُّهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۲۶۳۰].

(۲۲۵۱۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی بھی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچالیا جاتا ہے)

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطْلُوبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتُكَ سَيِّئَتُكَ فَانْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ [راجع: ۲۲۵۱۲].

(۲۲۵۱۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس نے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مومن ہو، اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھلے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهِلَبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي مُؤْمِنٌ قَلِيلٌ الْحَادِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةٍ رَبِّهِ وَكَانَ فِي النَّاسِ غَامِضًا لَا يُشَارُ عَلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ لَعَجَلْتُ مَبِيتَهُ وَقُلْتُ تَرَاهُ وَقُلْتُ بَوَاكِيه [صححه الحاكم (۱۲۳/۴)]. قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۲۳۴۷). قال شعب: ضعيف جداً شبه موضوع [انظر: ۲۲۵۰۰، ۲۲۵۰۱].

(۲۲۵۲۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت سا حصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی عہدگی سے عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، اہلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، اس کی موت جلدی آ جائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَعَ مِنْ طَعَامِهِ أَوْ رَفَعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۵۴۵۸) وصححه ابن حبان (۵۲۱۸)]. [انظر: ۲۲۵۰۳، ۲۲۶۱۱، ۲۲۶۵۷].

(۲۲۵۲۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے یا دسترخوان اٹھالیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ"

(۲۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَلَادُ الصَّفَاءُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُعْتَنِيَّاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تَجَاوُزَ لِيَهِنَّ وَأَكُلْ أَمْنَانِهِنَّ حَرَامٌ [قال الألبانى حسن (الترمذى: ۱۲۸۲ و ۳۱۹۵). إسناده ضعيف جداً]. [انظر: ۲۲۶۳۶].

(۲۲۵۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کو بیچنا، خریدنا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمائی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۵۲۳) حَدَّثَنَا وَبَيْعٌ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

(۲۲۵۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کی ہر عادت پر مہر لگائی جاسکتی ہے، لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔

(۲۲۵۲۴) حَدَّثَنَا وَبَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَمْرِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۶۲۳، ۲۲۵۰۹، ۲۲۶۳۱، ۲۲۶۳۷].

(۲۲۵۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشنا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ وَهَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ أَبُو الْجَعْدِ مَوْلَى لِبْنِي ضُبَيْعَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تَوَلَّى وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ كَيْتَ قَالَ ثُمَّ تَوَلَّى آخَرَ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۱۱)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات].

(۲۲۵۲۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کا ایک داغ ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ذَكَرَ لِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ وَمَعَهَا صَبِيَّانَ لَهَا فَأَعْطَاهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الصَّبِيِّينِ بَغَى قَالَ فَشَقَّقْتُهَا فَأَعْطْتُ كُلَّ وَاحِدٍ نِصْفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۲۲۵۳۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ بَخٍ بَخٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَمُوتُ لِلرَّجُلِ فَيَحْتَسِبُهُ [اخرجه الطيالسي (۱۱۳۹)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں کیا ہی خوب ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور انسان کا وہ نیک لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔
(۲۲۵۳۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کجوں کے، اس کی پھونک اور اس کے اشعار سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا حَبَّاحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ جِمَصَ مِنْ بَنِي الْعَدْنَاءِ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ تَوَلَّى وَتَرَكَ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ يَعْنِي قَالَ لَهُ كَيْفَ أَوْ كَيْفَانِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۰۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد جيد]. [انظر: ۲۲۵۷۴، ۲۲۵۷۵].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دو دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یا دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدْبَسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْحِيٌّ عَلَى عَصَا فَقَمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا فَقَالَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵۲۳۰)]. [إسناده ضعيف جدا].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لاٹھی سے ٹیک لگاتے ہوئے ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم احتراماً کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ عجیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح

تعظیم کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام معاملات کو درست فرما، ہم چاہتے تھے کہ نبی ﷺ مزید دعاء فرمائیں لیکن نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس دعاء میں تمہارے لیے ساری چیزوں کو شامل کر لیا ہے۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَسْعَرُ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي مِنْهُمْ أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ
(۲۲۵۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا غَالِبٍ يَقُولُ لَمَّا أُنْبِئْتُ بِرُئُوسِ الْأَزَارِقَةِ قُصِبَتْ عَلَيَّ دَرَجٌ دِمَشْقَ جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَوْلَاءِ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هَوْلَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لِمَا شَأْنُكَ دَمَعْتَ عَيْنَاكَ قَالَ رَحِمَهُ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْنَا أَيْرَأَيْكَ قُلْتَ هَوْلَاءِ كِلَابُ النَّارِ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَجَرِيءٌ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا ثَلَاثِينَ وَلَا ثَلَاثٍ قَالَ فَقَدْ مَرَّارًا [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابن ماجه):

(۱۷۶، الترمذی: ۳۰۰۰). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات والشواهد. [انظر: ۲۲۵۶۱].

(۲۲۵۳۶) ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۳۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّعْبِ [انظر: ۲۲۵۹۹، ۲۳۶۵۲].

(۲۲۵۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۵۳۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الصُّبَيْعِيِّ عَنْ أَبِي

أَمَامَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَكْبَرُ وَأَعْلَلُ وَأَسْبَحُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعًا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَئِنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [انظر: ۲۲۵۴۷].

(۲۲۵۳۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے اتنے اتنے غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَذْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدَرٍ يَمِيلُ وَيَزَادُ فِي حَرِّهَا كَذَا وَكَذَا يَنْبَغِي مِنْهَا الْهَوَامُ كَمَا يَنْبَغِي الْقُدُورُ يَمْرُقُونَ فِيهَا عَلَى قَدَرٍ خَطَايَاهُمْ مِنْهُمْ مَنْ يُلْغُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْغُ إِلَى سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْغُ إِلَى وَسْطِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعُرْقُ

(۲۲۵۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سورج صرف ایک میل کی مسافت کے برابر قریب آجائے گا اور اس کی گرمی میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دماغ ہانڈیوں کی طرح الجھنے لگیں گے، اور تمام لوگ اپنے اپنے گناہوں کے اعتبار سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، چنانچہ کسی کا پسینہ اس کے نچنوں تک ہوگا، کسی کا پنڈلی تک، کسی کا جسم کے درمیان تک، اور کسی کے منہ میں پسینے کی لگام ہوگی۔

(۲۲۵۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَمَّا وَضِعَتْ أُمُّ كُلثُومِ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نَعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ ثُمَّ لَا أَدْرِي أَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَلَمْ يَسْبِغِ اللَّهُ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ أَمْ لَا فَلَمَّا بَنَى عَلَيْهَا لَحْدَهَا طَفِقَ يَطْرَحُ لَهُمُ الْجُحُوبَ وَيَقُولُ سُدُّوا خِلَالَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْحَيِّ

(۲۲۵۴۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا، اسی میں واپس لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے“ اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بِسْمِ اللَّهِ وَلَمْ يَسْبِغِ اللَّهُ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کہا یا نہیں، پھر جب لحد بن گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ٹہنیاں پھینکیں اور فرمایا کہ اینٹوں کے درمیان کی خالی جگہیں اس سے پر کر دو، پھر فرمایا اس سے ہوتا کچھ نہیں ہے لیکن زندے خوش ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۱۱) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ وَهُوَ الْمَضْرُوبُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيمٍ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ الرَّاسِبِيُّ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ بِحِمَاصَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَسْيَاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلَاةٍ فِقَامَ إِلَى وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ كَفَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَيَعْدِدُ ذَلِكَ الْقَطْرَةَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَقَامَ إِلَى صَلَاتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ قَالَ أَبُو غَالِبٍ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعَ وَلَا خَمْسٍ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعٍ وَلَا ثَمَانٍ وَلَا تِسْعٍ وَلَا عَشْرٍ وَعَشْرٍ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۸۰۶۱). قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ بِطَرَفِهِ وَشَوَاهِدُهُ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ].

(۲۲۵۴۱) ابو غالب راسی کہتے ہیں کہ شہر حمص میں ان کی ملاقات حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کچھ سوالات حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے، اسی دوران حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، اور پانی کی ان قطرات کی تعداد کے اعتبار سے جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے نبی ﷺ کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا تھا، ایک دو مرتبہ نہیں، دسیوں مرتبہ سنا ہے اور سارے اعداد ذکر کر کے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔

(۲۲۵۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا يُصَلِّي مَعَهُ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَمَاعَةٌ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۷۸۵۷). قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لَغَيْرِهِ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ جَدًّا]. [انظر: ۲۲۶۷۲].

(۲۲۵۴۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۲۵۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَزِيدُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْعَلَ لِي بِطَحَاءٍ مَكَّةَ ذَمًّا فَقُلْتُ لَا يَا رَبَّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۳۴۷). إسناده ضعیف جدًا].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ بطحاء مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، لیکن میں نے عرض کیا کہ پروردگار! نہیں، میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیراب ہو جاؤں، تاکہ جب بھوکا ہوں تو تیری بارگاہ میں عاجزی و زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب سیراب ہوں تو تیری تعریف اور شکر ادا کروں۔

(۲۲۵۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ مَا تَعْبَدُنِي بِهِ عَبْدِي إِلَيَّ النَّصْحُ لِي

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک بندے کی سب سے پسندیدہ عبادت ”جو وہ میری کرتا ہے“ میرے ساتھ خیر خواہی ہے (میرے احکامات پر عمل کرنا)

(۲۲۵۴۵) طَحْنَانَا عَتَابٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ [انظر: ۲۲۶۰۷، ۲۲۶۳۰، ۲۲۶۷۳].

(۲۲۵۳۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۵۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِصَاحِبِهِ اقْرَءُوا الزُّهْرَاوِينَ الْبَقْرَةَ وَالْأَمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَيَّاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا خَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ [راجع: ۲۲۴۹۸].

(۲۲۵۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا

کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الصُّبُعِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَقْعَدَ أَذْكَرُ اللَّهِ وَأَكْبَرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأَسْبَحُهُ وَأَهْلُلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْنِيَ رَقَبَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْنِيَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [راجع: ۲۲۵۳۸].

(۲۲۵۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو یا زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَرْجٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الصُّبُعِيِّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَالِثًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَتَيْتَكَ تَتَرَى مَرَّتَيْنِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرْنِي بِعَمَلٍ آخِذُهُ عَنْكَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ قَالَ فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمَتُهُ لَا يُلْفُونَ إِلَّا صِيَامًا فَإِذَا رَأَوْا نَارًا أَوْ دُخَانًا بِالنَّهَارِ فِي مَنَازِلِهِمْ عَرَفُوا أَنَّهُمْ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَفَعَنِي بِهِ فَمَرْنِي بِأَمْرٍ آخَرَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ ااعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ أَوْ قَالَ وَحَطَّ شَكَ مَهْدِيُّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً [راجع: ۲۲۵۴۹].

(۲۲۵۳۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے یہ دعاء کی کہ

اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالی غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالی غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطا فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِذَا وَضَعْتَ الطَّهُورَ مَوَاضِعَهُ قَعَدْتَ مَغْفُورًا لَكَ فَإِنْ قَامَ يُصَلِّيَ كَانَتْ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا وَإِنْ قَعَدَ قَعْدَ مَغْفُورًا لَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَ فَصَلَّى تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ قَالَ لَا إِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ وَهُوَ يَسْعَى فِي الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا تَكُونُ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا [أخرجه الطيالسي (۱۱۳۵)]. إسناده ضعيف. [انظر: ۲۲۵۸۳].

(۲۲۵۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم اچھی طرح وضو کرو تو جب بیٹھو گے اس وقت تک تمہارے سارے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے، اگر اس کے بعد کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو وہ اس کے لئے فضیلت اور باعث اجر بن جاتی ہے، وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا اے ابوامامہ! یہ بتائیے کہ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو وہ اس کے لئے نفل ہوگی؟ انہوں نے فرمایا نہیں، نفل ہوتا تو نبی ﷺ کی خصوصیت تھی، عام آدمی کے لئے کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ گناہوں اور لغزشوں میں بھاگا پھرتا ہے، اس کے لئے وہ باعث اجر ہوتی ہے۔

(۲۲۵۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ عِنْدِي عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَطَاعَ رَبَّهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُبَشِّرُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُرُ بِأَصْبَعِهِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا فَعَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ وَفَلَّتْ بَوَاحِيهِ وَقُلْتُ تَرَاهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَأَلْتُ أَبِي قُلْتُ مَا تَرَاهُ قَالَ مِيرَاثُهُ

[راجع: ۲۲۵۲۰]

(۲۲۵۵۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک انسان وہ بندہ مؤمن ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت ساحصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی اطاعت اور چھپ کر عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، بقدر کفایت اس کی روزی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ دہراتے ہوئے چنگی بجانے لگے، پھر فرمایا اس کی موت جلدی آجائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۵۱) حَدَّثَنَا اسْوَدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَنَقَرَهُ بَيْهَقِي [راجع: ۲۲۵۲۰]

(۲۲۵۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطْلُوبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَلَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَانْتَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ [راجع: ۲۲۵۱۲]

(۲۲۵۵۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مؤمن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھلے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا

[راجع: ۲۲۵۲۱]

(۲۲۵۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے اور دسترخوان اٹھالیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا"

(۲۲۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْعَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَدْبَسِ عَنْ دَجَلَةَ أَظْنَهُ أَبَا خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ

قَالَ أَبُو أُمَامَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا قَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي فَلَا تَقُومُوا
كَمَا يَفْعَلُ الْعَجَمُ يَعْظُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ كَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ
عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ

(۲۲۵۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم انہیں دیکھ کر احتراماً
کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ مجھے دیکھ کر عجیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح تعظیم
کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف
فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے
تمام معاملات کو درست فرما۔

(۲۲۵۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عَتَقَاءَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حُسَيْنُ الْخُرَّاسَانِيُّ هَذَا هُوَ
حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ

(۲۲۵۵۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا روزانہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم
سے آزاد فرماتا ہے۔

(۲۲۵۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ اسْتَضْحَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ إِلَى الْجَنَّةِ
مُقَرَّبِينَ فِي السَّلَاسِلِ

(۲۲۵۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ
سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔
(ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هَذِي تَكَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [راجع: ۲۲۵۱۷]

(۲۲۵۵۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ
ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ
کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑالو لوگ ہیں“

(۲۲۵۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۱۷].

(۲۲۵۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۵۵۹) حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ وَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرْزِ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ قَالَ كَلِمَةً عَذْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَانِبٍ [راجع: ۲۲۵۱۱].

(۲۲۵۶۰) حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی ﷺ اس وقت جمرات کو نگریاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی ﷺ پھر خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۲۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرْجِ مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَيْدِي السَّمَاءِ خَيْرٌ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ الْآيَتَيْنِ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ [راجع: ۲۲۵۳۶].

(۲۲۵۶۱) ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سربراہ مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکادیے گئے، حضرت ابو امامہؓ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو

میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَفُضِّلْتُ بِأَرْبَعٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ لِأُمِّي مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأُحِلَّتْ لِأُمِّي الْغَنَائِمُ [راجع: ۲۲۴۸۸]۔

(۲۲۵۶۲) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چار فضیلتیں عطا فرمائی گئی ہیں، روئے زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، مجھے ساری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے، اور ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے جو میرے دشمنوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور میری امت کے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(۲۲۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُمَيْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ نَافِلَةً لَكَ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ النَّافِلَةُ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه الطبرانی (۷۵۶۱)۔ إسناده ضعيف]۔

(۲۲۵۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے آیت قرآنی نَافِلَةً لَكَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ تہجد کے نوافل کی پابندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی۔

(۲۲۵۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ فَتَى شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي بِالزَّيْنَةِ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَرَجَرُوهُ قَالُوا مَهْ مَهْ فَقَالَ ائْذَنْ لَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا قَالَ فَجَلَسَ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِأَمْلِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَمْنِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِأَنْبَتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِزِينَتِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِأَخِيَّتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِعَمَلِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَلِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِخَالِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَتِهِمْ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِغَيْرِ ذَنْبِهِ وَطَهَرُ قَلْبُهُ وَحَصْنُ قَرْجِهِ فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ [اخرجه الطبرانی (۷۶۷۹)۔ قال شعيب: إسناده صحيح]۔ [يتكرر بعده]۔

(۲۲۵۶۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرے قریب آ جاؤ، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لئے

پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی چھوٹی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔

(۲۲۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ غُلَامًا شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۵۶۴]۔

(۲۲۵۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَافِعًا لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرَأُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا وَأَقْرُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَحَدَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا جَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْلَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بِوَسْطِ [راجع: ۲۲۴۹۸]۔

(۲۲۵۶۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورۃ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ إِيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَآمَنَ بِى وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرِنِ وَآمَنَ بِى [راجع: ۲۲۴۹۰]۔

(۲۲۵۶۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۵۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَبِيبِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَبِيبِ رُبْعَةً وَمَضَرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رُبْعَةٌ مِنْ مَضَرَ فَقَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [اخرجه الطبرانی (۷۶۳۸)]. قال شعيب: صحيح بطرفه وشواهده. [انظر: ۲۲۵۶۹، ۲۲۶۰۵، ۲۲۶۵۳].

(۲۲۵۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہتا ہوتا ہے۔

(۲۲۵۶۹) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَدْ كَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۶۸].

(۲۲۵۶۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُمَيْعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَمَضَّمَصَّ وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [اخرجه الطبرانی (۷۹۹۰)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۵۷۷].

(۲۲۵۷۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کیا تو تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۲۲۵۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا فَرْجُ بْنُ فَضَالَةَ الْخَمِصِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي أَنْ أُمَحِّقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَنَارَاتِ بِعَنْي الْبُرَابِطِ وَالْمَعَارِفِ وَالْأَوْتَانِ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَقَسَمَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ لَا يَشْرِبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمَرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَدْعُهَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَلَا يَحِلُّ بَعْثُهُمْ وَلَا شِرَاؤُهُمْ وَلَا تَعْلِيمُهُمْ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِمْ وَأَتَمَّانُهُمْ حَرَامٌ لِلْمَغْنَنِيَّاتِ قَالَ يَزِيدُ الْكَنَارَاتِ الْبُرَابِطُ [انظر: ۲۲۶۶۳].

(۲۲۵۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعث رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات لہو و لعب اور ان تمام بتوں کو مٹا دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک

کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالی غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالی غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دوسرے آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطا فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ تَوَلَّى رَجُلٌ فَوَجَدُوا فِي مَنْزِرِهِ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَا أَوْ كَيْتَانِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَشْكُ [راجع: ۲۲۵۳۳]۔

(۲۲۵۷۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دو دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یا دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ حِمَصٍ مِنْ بَنِي الْعَدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَنْهَى [راجع: ۲۲۵۳۳]۔

(۲۲۵۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَسَّانُ أَبُو رِبْعَةَ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ وَصَفَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَلَا أَذْرَى كَيْفَ ذَكَرَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ وَقَالَ وَاللَّذَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

الْمَافِقِينَ وَقَالَ بِأَصْبَغِيهِ وَآرَانَا حَمَّادٌ وَمَسَحَ مَافِيهِ [قال الترمذی: ليس إسناده بذلك القائم. قال الألبانی: صحيح أبو داود: ۱۳۴، ابن ماجه: ۴۴۴، الترمذی: ۳۷]. قال شعيب: صحيح لغيره دون: الأذنان من الرأس، والمسح على المافقين]. [انظر: ۲۲۶۶۶، ۲۲۶۳۸].

(۲۲۵۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا، کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا عدد مجھے یاد نہیں رہا، اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْضِي ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۷۰] (۲۲۵۷۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ کلی کرتے تھے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتَسَوْنَ الصُّفُوفَ أَوْ لَتُطْمَسَنَّ وُجُوهُكُمْ وَلَتُغْمِضَنَّ أَبْصَارُكُمْ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُكُمْ

(۲۲۵۷۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو، ورنہ تمہارے چہرے مسخ کر دیئے جائیں گے اور نگاہیں نیچی رکھا کرو، ورنہ تمہاری بینائی سلب کر لی جائے گی۔

(۲۲۵۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مَرَّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْكَلِمَةِ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللَّهِ بِشَرَادِ الْعَبِيرِ عَلَى أَهْلِهِ

(۲۲۵۷۹) علی بن خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا گذر خالد بن یزید پر ہوا، تو اس نے ان سے پوچھا کہ کوئی نرم بات جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یا درکھو! تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہوگا، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کی اطاعت سے اس طرح بدک کر نکل جائے جیسے اونٹ اپنے مالک کے سامنے بدک جاتا ہے۔

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِيدُنَا فَقَالَ خُذَا إِلَهُمَا يَنْتِ فَقَالَ خِرْلِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مَقْبَلَنَا مِنْ خَيْبَرٍ وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ

الصَّلَاةَ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ الْعَلَامَ الْآخَرَ فَقَالَ اسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا فَعَلَ الْعَلَامُ الَّذِي أُعْطَيْتُكَ قَالَ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا فَأَعْتَقْتُهُ [راجع: ۲۲۵۰۶].

(۲۲۵۸۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خیبر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ دو غلام بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک خادم ہمیں بھی دے دیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے جو غلام چاہو لے لو، انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیے، ان میں سے ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ لے لو اور اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے خیبر سے واپسی پر میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی ﷺ نے ان سے پوچھا ابو ذر! وہ غلام کیا ہوا جو میں نے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵۸۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا أَخَذْتَ كَرِيمَتِكَ فَصَبْرَتْ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ بِنَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۱۰۹۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن].

(۲۲۵۸۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر میں تیری پیاری آنکھیں واپس لے لوں اور تو اس پر ثواب کی نیت سے ابتدائی صدمہ کے اوقات میں صبر کر لے تو میں تیرے لیے جنت کے علاوہ کسی اور بدلے پر راضی نہیں ہوں گا۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ (۲۲۵۸۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کرتا ہے۔

(۲۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أُمَامَةَ عَنِ النَّافِلَةِ فَقَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً وَلَكُمْ فَضِيلَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۹].

(۲۲۵۸۳) ابو غالب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ”نافلہ“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو نبی ﷺ کے لئے نافلہ ہے، جبکہ تمہارے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔

(۲۲۵۸۴) حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَالِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَالَ أَتَيْتُ فِرْقَةً يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ خَالِيًا فَقُلْتُ يَا ابْنَ أُمِّ فِرْقَةٍ لَأَسْأَلَنَّكَ

الْيَوْمَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ فِي الْخَسْفِ وَالْقَذْفِ أَسَىءُ تَقُولُهُ أَنْتَ أَوْ تَأْتِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ أَتَرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَلْبِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ (٥١٥/٤)]. قَالَ شُعَيْبٌ: [إِسْنَادُهُ مَعْضَلٌ]. [انظر: ٢٢١٧٥].

(۲۲۵۸۳) جعفر کہتے ہیں کہ ایک دن میں ”فرقد“ کے پاس آیا تو انہیں تنہا پایا، میں نے ان سے کہا اے ابن ام فرقد! آج میں آپ سے اس حدیث کے متعلق ضرور پوچھ کر رہوں گا، یہ بتائیے کہ خسف اور قذف سے متعلق بات آپ اپنی رائے سے کہتے ہیں یا نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں تو اسے نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا عاصم بن عمرو جبلی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

(۲۲۵۸۵) وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

(۲۲۵۸۶) وَحَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبِيتُ طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْكُلِّ وَشُرْبٍ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ ثُمَّ يُصْبِحُونَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ فَيَبِغْتُ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْبَابِهِمْ رِيحٌ فَتَسْفُهُمْ كَمَا نَسَفْتُ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْخُمُورَ وَضَرْبِهِمُ بِالذُّفُوفِ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَبَائِدَ

(۲۲۵۸۵-۲۲۵۸۶) ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مرسل مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، پھر ان کے محلوں پر ایک ہوا بھیجی جائے گی جو انہیں اس طرح نکیر کر رکھ دے گی جیسے پہلے لوگوں کو نکیر کر رکھ دیا تھا، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنارہی ہوں گی۔

(۲۲۵۸۷) حَدَّثَنَا الْهَدَيْلُ بْنُ مَيْمُونٍ الْكُوفِيُّ الْجُعْفِيُّ كَانَ يَجْلِسُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ يَعْنِي مَدِينَةَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا شَيْخٌ قَدِيمٌ كُوفِيٌّ عَنْ مَطْرَحِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ بَلَالٌ قَالَ لَمَضَيْتُ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ وَذَرَارَى الْمُسْلِمِينَ وَتَمَّ أَرَأَيْتَ أَكَلٌ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ قِيلَ لِي أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَهُمْ هَاهُنَا بِالْبَابِ يُحَاسِبُونَ وَيُمَتَّصُونَ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَالْهَاهُنَ الْأَحْمَرَانِ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أَتَيْتُ بِكَفَّةٍ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَوُضِعَتْ أُمْتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بَهَا ثُمَّ أَتَى بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِئْتُ بِجَمِيعِ أُمْتِي فِي كِفَّةٍ فَوُضِعُوا فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِئْتُ بِعَمْرٍ فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِئْتُ

بِجَمِيعِ أُمَّتِي فَوَضِعُوا فَرَجَحَ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَرِضْتُ أُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا فَيَجْعَلُوا يَمُرُّونَ فَاسْتَبْطَأْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ الْإِيمَانِ فَقُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا خَلَصْتُ إِلَيْكَ حَتَّى طُنْتُ أَنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْكَ أَبَدًا إِلَّا بَعْدَ الْمُنِيبَاتِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ مِنْ كَثْرَةِ مَالِي أَحْسَبُ وَأَمَحْصُ [اخرجه الطبرانی (۷۸۶۴)]

(۲۳۵۸۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سے آگے کسی کے جوتوں کی آہٹ سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال ہیں، میں آگے چل پڑا تو دیکھا کہ جنت میں اکثریت مہاجر و انصار اور مسلمانوں کے بچوں کی ہے، اور میں نے وہاں مالداروں اور عورتوں سے زیادہ کم تعداد کسی طبقہ کی نہیں دیکھی، اور مجھے بتایا گیا کہ مالدار تو یہاں جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں جہاں ان سے حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جارہی ہے اور خواتین کو سونے اور ریٹم نے ہی غفلت میں ڈال رکھا۔

پھر ہم جنت کے آٹھ میں سے کسی دروازے سے نکل کر باہر آ گئے، ابھی میں دروازے پر ہی تھا کہ ایک ترازو لایا گیا جس کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے میں میری ساری امت کو تو میرا پلڑا جھک گیا، پھر ابو بکر کو لا کر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابو بکر کا پلڑا جھک گیا، پھر عمر کو لا کر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور ساری امت کو دوسرے پلڑے میں تو عمر کا پلڑا جھک گیا، پھر میری امت کے ایک ایک آدمی کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور وہ میرے آگے سے گزرتے رہے، لیکن میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نے آنے میں بہت تاخیر کر دی ہے، کافی دیر بعد جب امید ٹوٹنے لگی تو وہ آئے، میں نے ان سے پوچھا عبدالرحمن! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میری تو جان خلاصی اس وقت ہوئی ہے جب کہ میں یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اب کبھی آپ کی زیارت نہیں کر سکوں گا، الایہ کہ ٹھنڈے دن آجائیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کس وجہ سے؟ عرض کیا مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے میرا حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جارہی تھی۔

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي طَلِبَةَ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَقَظَةُ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَأَجِئُوهُ قَالَ فَتَنَزَّلَ لَهُ الْيَقَظَةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ [اخرجه الطبرانی (۷۵۵۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۶۲۶، ۲۲۶۲۷].

(۲۳۵۸۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا محبت (اللہ کی طرف سے اور ناموری) آسمان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو (حضرت جبریل علیہ السلام سے) فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے۔

(۳۳۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنِّي لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيلًا وَكَانَ لِيَمَّا قَالَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكُتَابِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا وَمَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَهُ أَجْرُهُ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا [اخرجه الطبرانی (۷۷۸۶). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف].

(۳۳۵۸۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نبی ﷺ کی سواری کے نیچے تھا، نبی ﷺ نے اس موقع پر بڑی عمدہ باتیں فرمائیں، انہی میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل کتاب کا جو آدمی مسلمان ہو جائے گا اسے دو گنا اجر ملے گا اور حقوق و فرائض میں وہ ہماری طرح ہو جائے گا اور مشرکین میں سے جو آدمی مسلمان ہو جائے گا، اسے اس کا اجر ملے گا اور وہ بھی حقوق و فرائض میں ہماری طرح ہو جائے گا۔

(۳۳۵۹۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمِلَكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَعَكَ يَبْنُكَ وَأَبْلِكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ [راجع: ۱۷۴۶۷].

(۳۳۵۹۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مومن کی نجات کس طرح ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو، اور اپنے گناہوں پر آہ و بکاہ کرو۔

(۳۳۵۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَامَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامَ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافَحَةُ [قال الترمذی: هذا إسناد ليس بالقوى. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۷۳۱) إسناده ضعيف جدا].

(۳۳۵۹۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مریض کی مکمل بیمار پرسی یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھو کہ وہ کیسا ہے؟ اور تمہاری بائیں ملاقات کے آداب کا مکمل ہونا ”مصافحہ“ سے ہوتا ہے۔

(۳۳۵۹۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّصَافَةِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَاهِلَةَ أَعْرَابِيٍّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِهَا مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۳۱)]

(۲۲۵۹۲) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان آدمی پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پھر جب دوسری فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدَّنُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۲۵۹۳) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار۔

(۲۲۵۹۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِيزَانٍ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكِ [صححه مسلم (۱۳۷) وابن حبان (۵۰۸۷)] [انظر: ۲۲۵۹۵، ۲۴۲۷۱، ۲۴۲۷۲، ۲۴۲۷۳]

(۲۲۵۹۳) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۲۵۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَرْثَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو أُمَامَةَ الْحَارِثِيُّ وَلَيْسَ هُوَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ [راجع: ۲۲۵۹۴] (۲۲۵۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ یاد رہے کہ یہ حضرت ابوامامہ حارثی انصاری ؓ کی روایت ہے جو دوسرے صحابی ہیں۔

(۲۲۵۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي السَّفَرُ بْنُ نُسَيْرٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَافِنٌ وَلَا يَوْمًا أَحَدُكُمْ فَيُحْصَى نَفْسُهُ بِالْأَعْيَادِ دُونَهُمْ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ [راجع: ۲۲۵۰۴]

(۲۲۵۹۶) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء مانگے جو ایسا کرتا ہے وہ نمازیوں سے خیانت کرتا ہے۔

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ حَتَّى إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ رُفِعَتِ الصُّحُفُ [انظر: ۲۲۶۲۴].

(۲۳۵۹۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام نکل آتا ہے تو وہ صحیفے اٹھا لیے جاتے ہیں۔

(۲۳۵۹۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقِلُّ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَدَفَنُهُ حَسَنَةٌ

(۲۳۵۹۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنے گناہ ہے اور اسے مٹی میں ملا دینا نیکی ہے۔

(۲۳۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّعِيرِ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۳۵۹۹)]. [انظر: ۲۲۵۳۷].

(۲۳۵۹۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۳۶۰۰) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ فَإِنَّهُ عِنْدَ سَجَرِ جَهَنَّمَ [أخرجه الطبرانی (۸۱۰۵)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۶۰۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طلع آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلع ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح نصف النہار کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔

(۲۳۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر: ۲۲۶۶۹].

(۲۳۶۰۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازیں کرتے تھے، ایک بعد از وتر اور دوسری بعد از زلزال اور

سورہ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۳۶.۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ مُرَابِطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَجْرِي لَهُ مِثْلُ مَا عَمِلَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَجْرُهَا لَهُ مَا جَرَتْ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا فَهُوَ يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۷۴، ۲۲۶۷۵].

(۲۳۶.۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راو خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرنے والا ② ایسا نیک عمل کرنے والا جس کا عمل جاری ہو جائے، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدمی ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(۲۳۶.۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونِ بْنِ مَعْرُوفٍ [يتكرر بعده] - [صححه مسلم (۲۰۷۴)، والحاكم (۱۹۱/۴)].

(۲۳۶.۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۳۶.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا [راجع: ۲۲۶۰۳].

(۲۳۶.۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۳۶.۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِسْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيِّينِ أَوْ أَحَدِ الْحَيِّينِ رِبِيعَةً وَمَضَرَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا رِبِيعَةٌ مِنْ مَضَرَ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸].

(۲۳۶.۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہتا ہوتا ہے۔

(۲۳۶.۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى أَبَا عَظِيمًا مِنَ الرِّبَا [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۳۵۴۱). قال شعیب: ضعيف].

(۲۳۶.۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی سفارش کرے، اور سفارش کروانے والا اسے کوئی ہدیہ پیش کرے جسے وہ قبول کر لے تو وہ سود کے ایک عظیم دروازے میں داخل ہو گیا۔

(۲۳۶.۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ [راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۳۶.۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۳۶.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْجُمُصِيِّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ يَكْفُرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعَ وَلَا خُمْسٍ [راجع: ۲۲۵۱۵].

(۲۳۶.۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ بنی ہے)

(۲۳۶.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَاصٍّ يَقْضُ قَامَسَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرٌ فَلَمَّا أَقْعَدَ غُدُوَّةً إِلَى أَنْ تَشْرِقَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعِ رِقَابٍ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعِ رِقَابٍ [إخرجه الطبرانی (۸۰۱۳). إسناده ضعيف].

(۲۳۶.۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک واعظ وعظ کہہ رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنا وعظ کرتے رہو میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا، اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ عَنْ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَافٍ وَلَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَ أَصْحَابِهِ وَلَا يَدْخُلُ عَيْنُهُ بَيْنَنَا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَقَالَ شَيْخٌ لَمَّا حَدَّثَهُ يَزِيدُ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ [راجع: ۲۲۵۰۴].

(۲۲۶۱۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ مانگے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو۔

(۲۲۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ جَبِيْشٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَضَرْنَا صَنِيعًا لِعَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَامَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَقَدْ قُمْتُ مَقَامِي هَذَا وَمَا أَنَا بِخَطِيبٍ وَمَا أُرِيدُ الْخُطْبَةَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُنَّ عَلَيْنَا حَتَّى حَفِظْنَاهُنَّ [راجع: ۲۲۵۲۱].

(۲۲۶۱۱) خالد بن معدان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن ہلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ ہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۲۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْنِيٍّ أَحَدٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ رَأَيْتَ وَمَنْ لَمْ تَرَ قَالَ مَنْ رَأَيْتُ وَمَنْ لَمْ أَرَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الطُّهُورِ

(۲۲۶۱۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے ہر امتی کو پہچانوں گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے انہیں بھی اور جنہیں نہیں دیکھا انہیں بھی پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں! ان کی پیشانیاں وضو کی برکت سے چمک رہی ہوں گی۔

(۲۲۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ غَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِنِي عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاصِعٌ رِجْلَيْهِ فِي الْغُرِّ يَتَطَاوَلُ

يَسْمِعُ النَّاسَ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَلَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ طَوَائِفِ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا قَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَزَاجِمُ الْبُعِيرَ أَزْجِرُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۱۴].

(۲۲۶۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ اونچے ہو گئے تھے تاکہ سب تک آواز پہنچ جائے اور فرما رہے تھے کیا تم سنتے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، حج گاہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا اور لوگوں کے رش میں گھستا ہوا آگے چلا گیا تھا۔

(۲۲۶۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ وَفِي قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ

(۲۲۶۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد خوارج ہیں، اسی طرح يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کی تفسیر میں بھی فرمایا کہ سیاہ چہروں والوں سے خوارج مراد ہیں۔

(۲۲۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا قُرَجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ حَبَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا لَقَامَ رَجُلٌ طَوِيلٌ كَنَانَهُ مِنْ رِجَالِ شَوْءَةٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِمَا أَلْدَى نَفْعَلُ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَحُجُّوا بَيْتَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاتَكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [اخرجه الطبرانی (۷۷۲۸)]. قَالَ

شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف.

(۲۲۶۱۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی ہے، نبی ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد تین مرتبہ فرمایا شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو، اس پر ایک لمبے قد کا آدمی جو قبیلہ شموہ کا ایک

فرد محسوس ہوتا تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، بیچ گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْقُرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا كَانَ أَوَّلُ بَدْءِ أَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهَا قُصُورُ الشَّامِ (۲۳۱۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ کا آغاز کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا قُرَجٌ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ إِلَّا مِنْ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يَكُمُهُمَا الْأَبْصَارُ وَتَخْجِدُ مِنْهُنَّ النِّسَاءُ (۲۳۱۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے درندوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، البتہ وہ سانپ جس کی دوڑ میں ہوں یا جس کی دم کٹی ہوئی ہو، اسے مارنے کی اجازت ہے کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتا ہے اور خواتین کا حمل ساقط کر دیتا ہے۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا قُرَجٌ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي

(۲۳۱۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے صف ثانی کو اس فضیلت میں شامل کرنے کی دو مرتبہ درخواست کی لیکن نبی ﷺ یہی فرماتے رہے، پھر تیسری مرتبہ درخواست پر فرمایا اور صف ثانی پر بھی۔

(۲۳۱۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَحَازُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخُلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِي أَوْلَادَ الصَّغَارِ

(۲۳۱۹) اور نبی ﷺ نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کندھوں کو ملالیا کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جایا کرو، درمیان کا خلا پر کر لیا کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہاری صفوں میں گھس جاتا ہے۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْقُرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيفُوا أَبْوَابَكُمْ وَأَكْفِفُوا آيَتَكُمْ وَأَوْكِنُوا أَسْقِنَتَكُمْ وَأَطْفِنُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّهُ لَنْ يُؤْذَنَ لَهُمْ بِالتَّسْوِيرِ عَلَيْكُمْ

(۲۲۶۲۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا رات کو سوتے وقت دروازے بند کر لیا کرو، برتن اونٹن ہادیا کرو، مکینوں کا منہ باندھ دیا کرو، اور چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ اس طرح شیاطین کو تنہا رہی دیوار پھانسنے کی اجازت نہیں ملے گی۔
(۲۲۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَادُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَادُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِن تَبَذَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ وَإِنْ تَمَسَّكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى الْكَفَافِ وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى [صححه مسلم (۱۰۳۶)].

(۲۲۶۲۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے ابن آدم! اگر تو مال خرچ کر لے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر روک کر رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے، البتہ کفایت شعاری پر تجھے ملامت نہیں کی جاسکتی، اور جو لوگ تیری ذمہ داری میں ہوں، خرچ کرنے میں ان سے آغاز کیا کرو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔
(۲۲۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَقَالَ أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لَهُ مَرَّةً أُخْرَى ثُمَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ قَالَ وَتَبِعْتُهُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يَتَّبِعُهُ لِأَعْلَمَ مَا يَقُولُ لَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَأَحْسَنْتِ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ شَكَ فِيهِ عِكْرِمَةُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ [راجع: ۲۲۵۱۶].

(۲۲۶۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس مسجد میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی ﷺ خاموش رہے، اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا تاکہ نبی ﷺ اسے جو جواب دیں، وہ جان سکوں، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ نَعْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمًا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ
مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا مَضَمَضَ وَاسْتَشَقَّ وَاسْتَنْشَرَّ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ
وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرَجُلِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كُفِّتَتْهُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا
دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۷)]. قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده،

وهذا اسناد ضعيف. [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے
لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، جب وہ کھڑا کرتا، تاک میں
پانی ڈالتا اور تاک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی زائل ہو جاتے ہیں، جب وہ
چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے سے ہی اس کی آنکھوں اور کانوں کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور جب وہ کہنوں تک
ہاتھوں اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے خطرناک گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ ہر گناہ سے اس طرح
محفوظ ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے تھا اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے،
اور اگر وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشا یا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۳۱۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ قُصَّالَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يَكْتُبُونَ النَّاسَ
فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِبَتْ الصُّحُفُ قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ جُمُعَةٌ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ
لَيْسَ مِمَّنْ يَكْتُبُ فِي الصُّحُفِ [راجع: ۲۲۵۹۷].

(۲۲۶۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آکر بیٹھ جاتے
ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام نکل آتا ہے تو وہ صحیفے لپیٹ لے
جاتے ہیں، راوی نے پوچھا اے ابو امامہ! امام کے نکل آنے کے بعد جو لوگ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، انہیں کوئی ثواب نہیں
ملتا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن ان صحیفوں میں ان کا نام نہیں لکھا جاتا۔

(۲۳۱۲۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَالِكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مُقَدَّمٌ لِي [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال
الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۲۸۹)]. قال شعيب: [إسناده ضعيف جدا].

(۲۲۶۲۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جب بھی جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے مجھے ہمیشہ مسواک کا حکم دیا، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ میں اپنے منہ کا اگلا حصہ پھیل ڈالوں گا۔

(۲۲۶۲۶) حَدَّثَنَا اسودُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي طَلِيْبَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَقْفَةَ مِنَ اللَّهِ قَالَ شَرِيكٌ هِيَ الْمُحَبَّةُ وَالْقَيْتُ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِئِيلَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَيُنَادِي جَبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُقُّ يَعْنِي يُحِبُّ فَلَانًا فَلَا حَبْوَهُ أَرَى شَرِيكَاً قَدْ قَالَ فَيَنْزِلُ لَهُ الْمُحَبَّةُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِئِيلَ إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانًا فَلَا بَغْضَ قَالَ فَيُنَادِي جَبْرِئِيلُ إِنَّ رَبَّكُمْ يَبْغِضُ فَلَانًا فَلَا بَغْضَ قَالَ أَرَى شَرِيكَاً قَدْ قَالَ فَيَجْرِي لَهُ الْبُغْضُ فِي الْأَرْضِ [راجع: ۲۲۵۸۸].

(۲۲۶۲۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا محبت اللہ کی طرف سے اور ناموری آسمان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر جبریل علیہ السلام اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو پھر جبریل علیہ السلام اعلان کر دیتے ہیں کہ تمہارا رب فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو چنانچہ زمین والوں کے دل میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔

(۲۲۶۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي طَلِيْبَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۵۸۸].

(۲۲۶۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَيَذِفُ الْقَمْلَ فِي الْحَصَى فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الوُضُوءَ فغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَسَّتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أَذْنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ سُوءٍ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْصِيهِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۳۲)]. قال شعيب: صحيح بطرقه و شواهدہ.

(۲۲۶۲۸) ابومسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے تھے اور جو کس نکال نکال کر کنکریوں میں ڈال رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوامامہ! ایک آدمی نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ

آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھوئے، اپنے سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جن کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا، جنہیں ہاتھ سے پکڑ کر کیا، جنہیں اس کے کانوں نے سنا، اس کی آنکھوں نے دیکھا اور دل میں ان کا خیال پیدا ہوا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اتنی مرتبہ سنی ہے کہ میں شارب نہیں کر سکتا۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاجِكِ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي دُبُرِ صَلَاةٍ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُهُ فِي إِبْرٍ صَلَاةٍ لَا لَوْ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي مِنْ آيِنَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاجِكِ قَالَ كَانَ أَصْلُهُ شَامِيًّا سَمِعَ مِنْهُ بِالشَّامِ [انظر: ۲۲۶۶۰].

(۲۲۶۲۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے، علین میں لکھا جاتا ہے۔

(۲۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ أَبُو عَسَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الْحَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَى كَبِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظُّهُ مِنْ جَهَنَّمَ [راجع: ۲۲۵۱۸].

(۲۲۶۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخارِ جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے)

(۲۲۶۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَّا سَبْعَ مِرَارٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أُمِرَ ذَهَبَ الْإِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ [راجع: ۲۲۵۲۴]

(۲۲۶۳۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعَ أَبَا نَصْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عُدْلَ لَهُ أَوْ قَالَ لَا مِثْلَ لَهُ (۲۲۶۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى طُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرِنِي [راجع: ۲۲۴۹۰].

(۲۲۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر

ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۶۳۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ وَعَتَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى

بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ رَمَتْ لَمْ يَغُضْ بَصَرُهُ إِلَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ

حَلَاوَتَهَا [اخرجه الطبرانی (۷۸۴۲)۔ إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۶۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی پہلی نظر کسی عورت کے محاسن پر پڑے اور وہ

اپنی نگاہیں جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں وہ لذت پیدا کر دیں گے جس کی حلاوت وہ خود محسوس کرے گا۔

(۲۲۶۳۶) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۲۶۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول

کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الْمُغْنِيَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ

فِي تَبَاغُورٍ فِيهِنَّ وَكَمَنْهِنَّ حَرَامٌ [راجع: ۲۲۵۲۲].

(۲۲۶۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور

انہیں گانے بجانے کی تعلیم نہ دلو اور ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمائی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۶۴۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبَعُ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أُمِرَ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنَ

سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَذْنُهُ وَرَجُلِيهِ [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۴۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہو تو میں اسے

کبھی بیان نہ کرتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے

گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۲۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ سَيَّانٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْاُدْنَانُ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ حَمَّادٌ فَلَا أَذْرَى مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ عَلَى الْمَوْقِنِ [راجع: ۲۲۵۷۶]۔

(۲۲۶۲۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَشِيخَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيضَ لِحَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ حَمَرُوا وَصَفَرُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَسَرَّوْنَ وَلَا يَأْتِرُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَرَّوْا وَاتَّزَرَوْا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفَقُونَ وَلَا يَنْتَعِلُونَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَفَقُوا وَانْتَعِلُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقْصُونَ عَثَانِيَهُمْ وَيُوقِرُونَ مِبَالَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصُوا مِبَالَكُمْ وَوَقَرُوا عَثَانِيَكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ [اخرجه الطبرانی (۷۹۲۴)]۔

قال شعب: [إسناده صحيح]۔

(۲۲۶۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ انصار کے کچھ عمر رسیدہ افراد کے پاس ”جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں“ تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار! اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کرلو، اور اہل کتاب کی مخالفت کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں، تہبند نہیں باندھتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم شلوار بھی پہن سکتے ہو اور تہبند بھی باندھ سکتے ہو، البتہ اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، جو تے نہیں پہنتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم موزے بھی پہنا کرو اور جوتے بھی پہنا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم مونچھیں تراشا کرو اور ڈاڑھیاں بڑھایا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

(۲۲۶۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَمْ يَمْسُحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتٌ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا

وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَلَكِنْ بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ [راجع: ۲۲۵۰۵]

(۲۲۶۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم بچے یا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

(۲۲۶۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْرَبُ إِلَيْهِ فَيَتَكْرَهُهُ فَإِذَا ذَنَّا مِنْهُ شَوَى وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ رَأْسِهِ وَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَانَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنْ ذُبْرِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُ وَإِنْ يَسْتَفِيشُوا يَغَالُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ بِنَسِ الشَّرَابِ [قال الترمذی: قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۸۳)]. قال شعيب: رجاله ثقات.

(۲۲۶۴۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآنی "وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ" کی تفسیر میں فرمایا کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ پانی اس کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس سے گھن کھائے گا، جب مزید قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کے بال جھڑ جائیں گے، اور جب وہ پانی اپنے حلق سے اتارے گا تو اس کی آنتیں کٹ جائیں گی حتیٰ کہ وہ پانی اس کی پچھلی شرمگاہ سے باہر آ جائے گا، اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ اور "وَإِنْ يَسْتَفِيشُوا يَغَالُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ....."

(۲۲۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَارٍ شَدَّادٌ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَقَالَ هَلْ تَرْضَاتُ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ [راجع: ۲۲۵۱۶].

(۲۲۶۴۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں!

نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۳۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي فِي شِدَّةِ حَرٍّ انْقَطَعَ شَيْءٌ نَعْلِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ فَوَضَعَهُ فِي نَعْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شدید گرمی کے موسم میں نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، ایک آدمی دوسرا تسمہ لے کر آیا اور نبی ﷺ کی جوتی میں ڈالنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ تم نے اللہ کے پیغمبر پر کتنا بوجھ لا دیا ہے تو وہ اتنا بلند نہ ہوتا جو تم نے اللہ کے رسول پر ڈال دیا ہے۔

(۳۶۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسًا وَكَانُوا يَنْظُرُونَ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَأَقْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَأَقْبَحَهُمْ فَاتَى فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ الْيَوْمَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَلَمَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ الضُّحَى أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينٌ قَالَ نَعَمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنَّ يُرْجَى بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخُوفُ الْقَوْلِ غُرُورًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَعْلَمُكَ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى جَعَلَنِي اللَّهُ لِفِدَائِكَ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي فَاسْتَبْطَأْتُ كَلَامَهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعَبْدَةٌ أَوْثَانٍ فَبَعَثَكَ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَرَأَيْتَ الصَّلَاةَ مَاذَا هِيَ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مَنْ شَاءَ اسْتَقْبَلَ وَمَنْ شَاءَ اسْتَكْفَرَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصِّيَامَ مَاذَا هُوَ قَالَ فَرَضٌ مُجَرَّى قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ الْغَزِيدُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ وَجَهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّمَا نَزَلَ عَلَيْكَ أَغْظَمَ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَفِكَ دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادُهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا قَتْنَا وَالنَّفْسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَمَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْنَبَى كَانَ آدَمُ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مَكَلَّمٌ خَلَقَهُ اللَّهُ بِيَدِهِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ رُوحَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا آدَمُ قَبُلَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ وَلِي عِدَّةُ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَيْرِهَا [إسناده

ضعیف جداً۔ صحیحہ ابن حبان (۶۱۹۰)، والحاکم (۲۶۲/۲)۔

(۲۲۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے سبھی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۲۶۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَوْجَبَ هَذَا أَمْ وَجَبَتْ لِهَذَا الْجَنَّةُ [أخرجه الطبرانی (۷۸۶۶)]

(۲۲۶۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۲۶۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مَوْلَى بَنِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِلُ مُرَدِّفُ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَمَلٍ أَدَمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَفْضُ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَقَدْ كَانَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ بُدِّ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ قَالَ فَكُنَّا قَدْ كَرِهْنَا كَثِيرًا مِنْ مَسَائِلِهِ وَاتَّقَيْنَا ذَلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْنَا أَعْرَابِيًّا فَرَشَوْنَاهُ بِرَدَاءٍ قَالَ فَاعْتَمَ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ حَاشَةَ الدُّدِ خَاجَةً مِنْ حَاجِهِ الْإِيمَنَ قَالَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا وَعَلَّمْنَا نِسَانَنَا وَذَرَأَانَا وَخَدَمَنَا قَالَ قَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَدْ عُلْتُ وَجْهُهُ حُمْرَةٌ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ لَقَالَ أَيْ تَكَلَّنْتَ أَمَّا هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بَيْنَ أَظْهُرِهِمُ الْمَصَاحِفُ لَمْ يُصْبِحُوا يَتَعَلَّقُوا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَتْهُمْ بِهِ أَنْبِيَائُهُمْ إِلَّا وَإِنَّ مِنْ ذَهَابِ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ ثَلَاثَ مِرَاقٍ

(۲۲۶۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے ایک گندی رنگ کے اونٹ پر کھڑے ہوئے ”اس دن نبی ﷺ کے رفیق حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے“ اور فرمایا اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ علم اٹھالیا جائے، اور قبل اس کے کہ علم قبض کر لیا جائے، اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے ”اے اہل ایمان! ان چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جن کی وضاحت اگر تمہارے سامنے بیان کر دی جائے تو تمہیں ناگوار گذرے.....“ اس آیت کے نزول کے بعد ہم لوگ نبی ﷺ سے بہت زیادہ سوالات کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، اور اس سے احتیاط کرتے تھے۔

ایک دن ہم ایک دیہاتی کے پاس گئے، اس نے ہماری خاطر اپنی چادر بچھائی، اور دیر تک بیٹھا رہا، حتیٰ کہ میں نے چادر کے کنارے نکل کر اس کی دائیں ابرو پر ٹکٹے ہوئے دیکھے، تھوڑی دیر بعد ہم نے اس سے کہا کہ نبی ﷺ سے کوئی سوال پوچھو، چنانچہ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! جب ہمارے درمیان قرآن کے نسخے موجود ہوں گے تو ہمارے درمیان سے علم کیسے اٹھا لیا جائے گا جبکہ ہم خود بھی اس کے احکامات کو سیکھ چکے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور خادموں کو بھی سکھا چکے ہیں؟ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو چہرہ مبارک پر غصے کی وجہ سے سرخی چھا چکی تھی، پھر فرمایا تیری ماں تجھے روئے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تو آسانی کتابوں کے مصاحف موجود ہیں، لیکن اب وہ کسی ایک حرف سے بھی نہیں چمٹے ہوئے جو ان کے انبیاء علیہم السلام لے کر آئے تھے، یاد رکھو! علم اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ حالمین علم اٹھ جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَاهُ قَالَ قَمَرُ رَجُلٍ بَغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِي ذَلِكَ الْبَغَارِ فَيَقُوْتَهُ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ مَاءٍ وَيُصِيبُ مَا حَوْلَهُ مِنَ الْبَقْلِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَإِنْ أَدِنَ لِي فَقُلْتُ وَإِلَّا لَمْ أَفْعَلْ فَاتَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِبَغَارٍ فِيهِ مَا يَقُوْتُنِي مِنَ الْمَاءِ وَالْبَقْلِ فَحَدَّثْتَنِي نَفْسِي بِأَنْ أُقِيمَ فِيهِ وَأَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَتُبَعْثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْعَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَعْدُوَّةٌ أَوْ رُوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَدْ قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً

(۲۲۶۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی جہاد میں نکلے، تو ایک آدمی ایک غار

کے پاس سے گزرا جہاں کچھ پانی بھی موجود تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ اسی غار میں مقیم ہو جائے، اور وہاں موجود پانی سے اپنی زندگی کا سہارا قائم رکھے اور آس پاس موجود سبزیوں کا کھالیا کرے، اور دنیا سے گوشہ نشینی اختیار کر لے، پھر اس نے سوچا کہ پہلے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اس کا تذکرہ کر لوں، اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں ایسا ہی کروں گا ورنہ نہیں کروں گا۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا ایک غار کے پاس سے گذر ہوا جس میں میرے گزارے کے بقدر پانی اور سبزی موجود ہے، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہیں پر مقیم ہو جاؤں اور دنیا سے کنارہ کشی کر لوں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہودیت یا عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا، مجھے تو صاف سترے دین حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، راو خدا میں ایک صبح یا شام کو نکلتا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور تم میں سے کسی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ یَزِیدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی یَوْمٍ شَدِیدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِیعِ الْغُرَفِ قَالَ لَمَّا كَانَ النَّاسُ یَمْشُونَ خَلْفَهُ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّعَالِ وَفَرَ ذَلِكَ فِی نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى لَقَمَتْهُمْ أُمَامَةُ لِنَلَا یَقَعَ فِی نَفْسِهِ شَیْءٌ مِنَ الْكِبَرِ فَلَمَّا مَرَّ بِبَقِیعِ الْغُرَفِ إِذَا بِقَبْرَیْنِ قَدْ دَفَنُوا فِیْهِمَا رَجُلَیْنِ قَالَ فَوَلَّفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دَفَنْتُمْ هَاهُنَا الْیَوْمَ قَالُوا يَا نَبِیَّ اللَّهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ إِنَّهُمَا لَیَعْلَبَانِ الْآنَ وَیُفْتَنَانِ فِی قَبْرِیْهِمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِیْمَ ذَاكَ قَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا یَنْتَزِعُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ یَمْشِی بِالنِّمِیْمَةِ وَآخَذَ جَرِیدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرِیْنِ قَالُوا يَا نَبِیَّ اللَّهِ وَلِمَ فَعَلْتَ قَالَ لِیُحَقِّقَنَّ عَنْهُمَا قَالُوا يَا نَبِیَّ اللَّهِ وَحَتَّى مَتَى یُعَذِّبُهُمَا اللَّهُ قَالَ غَیْبٌ لَا یَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَلَوْ لَا تَمَزَّعُ قُلُوبُكُمْ أَوْ تَزْبُدُكُمْ فِی الْحَدِیثِ لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ.

(۲۳۶۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ بقیع غرقہ کے پاس سے گذرے، کچھ لوگ نبی ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے، نبی ﷺ نے جب جوتیوں کی آواز سنی تو دل میں اس کا خیال پیدا ہوا، چنانچہ نبی ﷺ بیٹھ گئے اور انہیں آگے روانہ کر دیا تاکہ دل میں کسی قسم کی بوائی کا کوئی خیال نہ آئے، اس کے بعد وہاں سے گذرتے ہوئے نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے جہاں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا، نبی ﷺ وہاں رک گئے اور پوچھا کہ آج تم نے یہاں کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! فلاں فلاں آدمی کو، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت انہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور ان کی آزمائش ہو رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک تو پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا پھلکھنڈی کا کرتا تھا۔

پھر نبی ﷺ نے کسی درخت کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں پر اسے لگا دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! انہیں کب تک عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غیب کی بات ہے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اگر تمہارے دلوں میں بات غلط ملط نہ ہو جاتی یا تمہارا آپس میں اس پر بحث کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو آوازیں میں سن رہا ہوں، وہ تم بھی سنتے۔

(۲۳۶۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنَّا وَرَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَكَثُرَ الْبُكَاءُ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مِثْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعِنْدِي تَمَنَّى الْمَوْتِ فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ أَوْ حَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

(۲۳۶۴۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نبی ﷺ نے ہمیں دلوں کو نرم کرنے والی نصیحتیں فرمائیں، جس پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور بہت دیر تک روتے رہے، اور کہنے لگے اے کاش! میں مر چکا ہوتا، نبی ﷺ نے فرمایا اے سعد! میرے سامنے تم موت کی تمنا کر رہے ہو اور تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر فرمایا اے سعد! اگر تم جنت کے لئے پیدا ہوئے ہو تو تمہاری عمر جتنی لمبی ہو اور تمہارے اعمال جتنے اچھے ہوں، یہ تمہارے حق میں اتنا ہی بہتر ہے۔

(۲۳۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَامِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْعَتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَبَقِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالَّذِينَ مَقْضَى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

(۲۳۶۵۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی، بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پھر ہیں، ابودان کا حساب اللہ کے ذمے ہے، اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے گھر میں سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارا افضل مال ہے، پھر فرمایا عاریت ادا کی

جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۳۶۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِی یَحْیٰی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عِیَاشٍ عَنْ شُرَحْبِیلَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الرَّعِیمُ غَارِمٌ

(۲۳۶۵۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِیرَةِ حَدَّثَنَا حَرِیزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَابِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِیَّ یَقُولُ مَا كَانَ یَفْضَلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خَبْرَ الشَّعْبِیِّ [راجع: ۲۲۵۳۷]۔

(۲۳۶۵۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۳۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِیرَةِ حَدَّثَنَا حَرِیزٌ بْنُ عَنَمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِيسْرَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ یَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَیْذْ حَلَنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَیْسَ بِنَبِیِّ مِثْلُ الْحَبِیْنِ أَوْ أَحَدِ الْحَبِیْنِ رَبِیْعَةً وَمَضَرَ فَقَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا رَبِیْعَةٌ مِنْ مَضَرَ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸]

(۲۳۶۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۳۶۵۴) حَدَّثَنَا حَبِیْبَةُ حَدَّثَنَا بَقِیَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَبَادٍ الْکَلْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یُوصِی بِالْبَحَارِ حَتَّى طَلَسَتْ أَنَّهُ سَبُورَةٌ

(۲۳۶۵۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق اتنی مرتبہ وصیت کی کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ وہ اسے وارث بھی قرار دے دیں گے۔

(۲۳۶۵۵) حَدَّثَنَا حَبِیْبَةُ حَدَّثَنَا بَقِیَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَبَادٍ حَدَّثَنِی أَبُو رَاشِدٍ الْجُبَرَانِیُّ قَالَ أَخَذَ بَیْدِی أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِیُّ قَالَ أَخَذَ بَیْدِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ لِي يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ یَلِیْنِ لِي قَلْبُهُ

(۲۳۶۵۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے ابوامامہ! وہ شخص مومنین میں سے ہے کہ جس کا دل میرے لیے نرم ہو جائے۔

(۲۳۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عِیَاشٍ عَنْ یَزِیدَ بْنِ مَالِکٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَلِیْ أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَّا أَتَى اللہَ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَکَہْ بِرُّهُ أَوْ أَوْبَقَهُ إِنَّهُ أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَذَامَةٌ وَآخِرُهَا خِزْیٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(۲۲۶۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس یا اس سے زیادہ لوگوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے، جنہیں اس کی نیکی ہی کھول سکے گی ورنہ اس کے گناہ اسے ہلاک کر دیں گے، حکومت کا آغاز ملامت سے ہوتا ہے، درمیان ندامت سے اور اختتام قیامت کے دن رسوائی پر ہوگا۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَنْعَمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ جَشِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دُعِينَا إِلَى وَلِيْمَةٍ وَهُوَ مَعَنَا فَلَمَّا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَامَ فَقَالَ أَمَا إِلَيَّ لَسْتُ أَقُومُ مَقَامِي هَذَا خَطِيْبًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ [راجع: ۲۰۰۲۱]۔

(۲۲۶۵۷) خالد بن معدان کہتے ہیں کہا ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن بلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھتے ہوتے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ دہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۳۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الرَّحْبِيِّ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ دَخَلَ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ فَأَقْلَقَى لَهُ وَسَادَةً فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ أَنَّهَا حَرِيرٌ فَتَنَحَّى يَمْشِي الْقَهْقَرَى حَتَّى بَلَغَ آخِرَ السَّمَاطِ وَخَالِدٌ يَكْلُمُ رَجُلًا ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي مَا ظَنَنْتَ أَظَنَنْتَ أَنَّهَا حَرِيرٌ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَمْنَعُ بِالْحَرِيرِ مَنْ يَرُجُو أَيَّامَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ غُفْرًا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ كُنَّا فِي قَوْمٍ مَا كَذَبُونَا وَلَا كُذِّبْنَا

(۲۲۶۵۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خالد بن یزید کے پاس گئے، اس نے ان کے لئے نکیہ پیش کیا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ ریشمی نکیہ ہے اس لئے وہ لٹے پاؤں واپس چلتے ہوئے صف کے آخر میں پہنچ گئے، خالد ایک دوسرے آدمی سے محو گفتگو تھا، کچھ دیر بعد اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہنے لگا بھائی جان! آپ کیا سمجھے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ ریشمی نکیہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ریشم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو، خالد نے پوچھا اے ابوامامہ! کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ معافی، یہ سوال کہ کیا آپ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، ہم ایک ایسی قوم میں رہتے تھے جو ہمارے ساتھ جھوٹ بولتے تھے اور نہ ہم ان کے ساتھ

جھوٹ بولتے تھے۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَاتٍ مِنْ حَيَاتٍ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح ابن ماجه ۴۲۸۶، الترمذی: ۲۴۳۷]. قال شعيب: صحيح وهذا [سناد حسن].

(۲۳۵۹) حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَهُوَ مُنْظَرٌ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشَى إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى ابْنِ صَلَاةٍ لَا لِقَاءَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ وَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ الْعُدُوُّ وَالرَّوَّاحُ إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۵۵۸ و ۱۲۸۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا [سناد حسن]. [راجع: ۲۲۶۲۹].

(۲۳۶۰) حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے احرام باندھنے والے حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے، جو شخص چاشت کی نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو، علین میں لکھا جاتا ہے اور حضرت ابو امامہ ؓ کہتے ہیں کہ صبح و شام ان مساجد کی طرف جانا، جہاد فی سبیل اللہ کا حصہ ہے۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِيَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَأْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَ إِلَى مَنَى يَوْمَ التَّوْبَةِ وَإِلَى جَانِبِهِ بَلَاءُ بَيْدِهِ عُوْدٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ يُظَلُّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۶۱) حضرت ابو امامہ ؓ ان صحابی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کو آٹھ ذی الحجہ کے دن منیٰ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا، نبی ﷺ کی ایک جانب حضرت بلال ؓ تھے، ان کے ہاتھ میں ایک چھری تھی جس پر ایک کپڑا تھا اور وہ اس سے نبی ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھے۔

(۲۳۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ حُثَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذَى لَعْدٍ شَرٌّ مِنْ أَنْ يَكُفَّ بَصَلِيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَكْثُرُ

فَوْقِ رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمَنْحِلٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْْنِي الْقُرْآنَ (۲۲۶۶۲) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی انسان کو کسی چیز کے متعلق اس سے افضل اجازت نہیں دی گئی جو دو رکعتوں کے متعلق دی گئی ہے جنہیں وہ ادا کرتا ہے، اور انسان جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے اس وقت تک نیکی اس کے سر پر بکھرتی رہتی ہے، اور انسان کو اللہ کا اس جیسا قرب حاصل نہیں ہوتا جو اس سے نکلنے والے کلام یعنی قرآن کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

(۲۲۶۶۳) حَدَّثَنَا الْهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْقُرْجُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَعْْنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمْرِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَارِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْتَانِ وَالصُّلْبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلْفِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزِّهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمَرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا ضَعِيفًا مُسْلِمًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَحُلُّ بَيْعُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ وَلَا تِجَارَةً لِبِهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ يَعْنِي الضَّارِبَاتِ [راجع: ۲۲۵۷۱]

(۲۲۶۶۳) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعثِ رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلاتِ لہو و لعب اور ان تمام بتوں کو مٹا ڈالوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا، میں اس کے بدلے میں اسے قیامت کے دن جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور اگر کسی نابالغ بچے یا کمزور مسلمان کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع و شراء، انہیں گانا بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے، اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(۲۲۶۶۴) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْفَاجِشُونَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةِ بْنِ دِلَافٍ الْمُزَنِيِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَيَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْجَبِيرَ فَيَقُولُ مِمَّنْ اشْتَرَيْتُهُ فَيَقُولُ اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخْطَلَمِينَ وَ قَالَ يُونُسُ يَعْنِي ابْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ قَرَفَعُهُ (۲۲۶۶۳) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دابہ الارض کا خروج ہوگا تو وہ لوگوں کے منہ پر نشان لگا

دے گا اور وہ اس نشان کے ساتھ ہی زندہ رہیں گے، حتیٰ کہ اگر ایک آدمی کوئی اونٹ خریدے گا اور کوئی شخص اس سے پوچھے گا کہ یہ اونٹ تم نے کس سے خریدا ہے؟ تو وہ جواب دے گا کہ یہ میں نے اس شخص سے خریدا ہے جس کے منہ پر نشانی لگی ہوئی ہے۔

(۲۳۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ يَحْوِضُ فِي الرَّحْمَةِ وَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَرِكِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا وَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ هَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ

(۲۳۶۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیمار کی عیادت کرنے والا رحمت الہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے، پھر نبی ﷺ نے اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا وہ اس طرح آگے پیچھے ہوتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت الہی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

(۲۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِلَيْنِ مِنَ الْعَيْنِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يَقُولُ الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ [راجع: ۲۲۵۷۶]

(۲۳۶۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۳۶۷) حَدَّثَنَا زَيْدَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنَانِ لَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَمَا سَأَلَتْهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَعْطَاهَا ثُمَّ قَالَ حَامِلَاتٌ وَاللَّاتِ رَحِمَاتٌ لَوْلَا مَا يَأْتِيَنِ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلْنَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۲۵۲۶]

(۲۳۶۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے ایک بچے کے ہمراہ اسے اٹھاتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس نے نبی ﷺ سے جو بھی مانگا، نبی ﷺ نے اسے دے دیا پھر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۳۳۶۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْيَمَى شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْيَبَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

(۲۲۶۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور بے ضرر گفتگو کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں، جبکہ بخش گوئی اور بے جا گفتگو کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

(۲۲۶۶۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَادَانَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسَبْعٍ حَتَّى إِذَا بَدَنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْ تَرَبَّسَعَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَرَأَ يَازِلُّ يَا زِلُّ لْتُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [راجع: ۲۲۶۶۰].

(۲۲۶۶۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں نو رکعت وتر پڑھتے تھے، بعد میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعتوں پر وتر بنانے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سورۃ زلزال اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سَلِيمٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُتُوسَ حُرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ فَقَالَ كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا شَرُّ كُلِّی تَعَتْ ظِلُّ السَّمَاءِ خَيْرٌ كُلِّی مَنْ قُلُوا نَمَّ بَغْیَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَأْيِكَ أَمْ سَمِعْتَهُ قَالَ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ كَيْفَ أَقُولُ هَذَا عَنْ رَأْيِ قَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَا يَبْكِيكَ قَالَ أَهْیَ لِعُرُوجِهِمْ مِنَ الْإِسْلَامِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاتَّخَذُوا دِينَهُمْ شِيعًا

(۲۲۶۷۰) صفوان بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ دمشق میں داخل ہوئے تو خوارج کے سر لکھے ہوئے نظر آئے انہوں نے تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر رونے لگے۔

تھوڑی دیر کسی نے پوچھا اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے، اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے تفرقہ بازی کی اور اپنے دین کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر لیا۔

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ جَمَاعَةٌ

(۲۲۶۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے

لگا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَانِ جَمَاعَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۲]۔

(۲۲۶۷۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ غَرًْ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۴۵]۔

(۲۲۶۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَأَجْرُهَا يَجْرِي عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۰۲]۔

(۲۲۶۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راہِ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہونے والا ② لوگوں کو علم سکھانے والا کہ جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدمی کہ جب تک وہ صدقہ جاری رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(۲۲۶۷۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرِهَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَجْرِي لَهُ مِثْلُ مَا عَلَّمَ [راجع: ۲۲۶۰۲]۔

(۲۲۶۷۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۷۶) وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا صَمْرَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَأَسْمَةُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَعَدُوَّهُمْ قَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لَأَوَاءَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآئِينَ هُمْ قَالَ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ وَأَكْنَافُ بَيْتِ

الْمُقَدَّسِ [اخرجه الطبرانی (۷۶۴۳)۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره]۔

(۲۲۶۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ غالب اور دین پر رہے گا، اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یار و مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، الایہ کہ انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس میں اور اس کے آس پاس۔

(۲۳۱۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي يَخْطُ يَدَهُ وَأُظُنُّ أَنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّحِ بْنِ يَزِيدَ الْكِنَانِيِّ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خِدْمَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرِيقَةٌ فَحُلٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَخْرَجُ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۲۶۷۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں کسی کو خیمے کا سایہ مہیا کرنا، یا اللہ کے لئے کسی مجاہد کی خدمت کرنا، یا اللہ کے لئے کسی زرجانور پر کسی کو سوار کرنا۔

حَدِيثُ أَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمِعَ

(۲۲۶۷۸) حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص دکھاوے اور شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے، اللہ اسے قیامت کے دن دکھاوے اور شہرت کے حوالے کر دے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الشَّامُ وَإِنَّ بِهَا مَكَانًا يَقَالُ لَهُ الْفَوْطَةُ يَعْنِي دِمَشْقَ مِنْ خَيْرِ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي فِي الْمَلَا حِمٍ [راجع: ۱۷۶۰۹]

(۲۲۶۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام فتح ہو جائے گا، جب تمہیں وہاں کسی مقام پر ٹھہرنے کا اختیار دیا جائے تو ”دمشق“ نامی شہر کا انتخاب کرنا، کیونکہ وہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کی بہترین پناہ گاہ ہوگا۔

حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۶۸۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ مُعْخَرِنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا لَهُ احْفَظْ رِحَالَنَا ثُمَّ تَدْخُلْ وَكَانَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ حَاجَتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا لَهُ ادْخُلْ فَدَخَلَ فَقَالَ حَاجَتُكَ قَالَ حَاجَتِي تُحَدِّثُنِي أَنْقَضْتَ الْهِجْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُكَ خَيْرٌ مِنْ حَوَائِجِهِمْ لَا تَنْقُطُ الْهِجْرَةُ مَا قُورِلَ الْعَدُوُّ

(۲۳۶۸۰) حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ ہماری سواریوں کا خیال رکھو، تم بعد میں چلے جانا، کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، نبی ﷺ نے ان سب کی ضروریات پوری کر دیں، پھر ان کے ساتھیوں نے انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا، جب وہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے بھی ان کی ضرورت پوچھی، انہوں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ آپ مجھے یہ بتادیں کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری ضرورت ان سب کی ضرورت سے بہتر ہے، جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

حَدِیْثُ عَجُوْزٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

بنو نمیر کی ایک معمر خاتون کی روایت

(۲۳۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَجُوْزٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَوَجْهُهُ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ رَبَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَجَهْلِي [راجع: ۱۶۶۷۰]

(۲۳۶۸۱) بنو نمیر کی ایک بوڑھی عورت کا کہنا ہے کہ میں نے ہجرت سے قبل مقام اطح میں نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ سے یہ دعاء یاد کی ہے کہ اے اللہ! میرے گناہوں اور نادانانہ فعلی کو معاف فرما۔

حَدِیْثُ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری خاتون کی روایت

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي لُدَيْنٍ حَدَّثَنَا الصَّخَّاءُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْمَبِيعَاتِ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فِي بَنِي سَلَمَةَ لَقَرْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَرَّبْنَا إِلَيْهِ وَضُوءًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمُكْفَرَاتِ الْخَطَايَا قَالُوا بَلَى قَالَ إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَاةِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۲۳۶۸۲) ایک انصاری عورت ”جو نبی ﷺ سے بیعت کرنے والیوں میں شامل تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ بنو سلمہ میں نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لائے، ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، نبی ﷺ اور آپ کے ہمراہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے تناول فرمایا، پھر ہم نے وضو کا پانی پیش کیا اور نبی ﷺ نے وضو فرمایا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا طبعی ناپسندیدگی کے باوجود مکمل (احتیاط کے ساتھ) وضو کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

حَدِیْثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ

سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا شَهِدَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَالنَّاسُ يَرْمُونَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَقْتُلُوا أَوْ لَا تَهْلِكُوا أَنْفُسَكُمْ وَارْمُوا الْجَمْرَةَ أَوْ الْجَمْرَاتِ بِمِثْلِ حَصَى الْغَدَفِ وَأَشَارَ شُعْبَةُ بِطَرَفِ إِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ [راجع: ۱۶۱۸۵]

(۲۳۶۸۳) حضرت ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طعن وادی سے جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارتے ہوئے دیکھا لوگ بھی اس وقت رمی کر رہے تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی ٹکریاں استعمال کرو۔

The Real Muslims Portal

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ خَالِيهِ قَالَتْ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ إِصْبَعُهُ مِنْ لَذْعَةِ عَقْرَبٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَا عَدُوَّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تَقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِيَ بِأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِفَارُ الْعُيُونِ شُهْبُ الشَّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَعَانِ الْمُطْرَلَةُ

(۲۳۸۷) ابن حرمہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو کسی بھونے ٹنک مارا، نبی ﷺ نے زخم پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے تم لوگ کہتے ہو کہ اب تمہارا کوئی دشمن نہیں رہا، حالانکہ تم خروج یا جوج یا جوج تک اپنے دشمنوں سے لڑتے رہو گے، جن کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی اور سرخی مائل سفید بال ہوں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے محسوس ہوں گے، اور ان کے چہرے چھٹی ہوئی کمانوں کی طرح لگیں گے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ خَبِيرٍ وَأَنَا سَادِسُ سِتِّ نِسْوَةٍ فَلَمَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَعَهُ نِسَاءً فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُنَّ وَيَأْمُرُ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا خَرَجْنَا نَنَازِلُ السَّهَامَ وَنَسْقِي النَّاسَ السَّيْقَ وَمَعَنَا مَا نُدَاوِي بِهِ الْجُرْحَى وَنَغْرِزُ الشَّعْرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ فَاغْتَرَفْنَا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَبِيرَ أَخْرَجَ لَنَا سِهَامًا كَسِهَامِ الرَّجُلِ قُلْتُ يَا جَدَّةُ مَا أَخْرَجَ لَكُنَّ تَمَرًا [ضعف الخطابی إسناده. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۷۲۹)].

[انظر: ۲۷۲۳۲]

(۲۳۸۸) حشر بن زیاد اشجعی نے کہا کہ میں غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلی، میں اس وقت چھ میں سے چھٹی عورت تھی، نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ ان کے ہمراہ خواتین بھی ہیں تو نبی ﷺ نے ہمارے پاس پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہ ہو اور کس کی اجازت سے نکلی ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس لئے نکلے ہیں تاکہ ہمیں بھی حصہ ملے، ہم لوگوں کو سٹو گھول کر پلاسٹکس، ہمارے پاس مریضوں کے علاج کا سامان بھی ہے، ہم بالوں کو کات لیں گی اور راہ خدا میں اس کے ذریعے ان کی مدد

کریں گی، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ واپس چلی جاؤ، جب اللہ نے خیر کو فتح کر دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں بھی مردوں کی طرح حصہ مرحمت فرمایا، میں نے اپنی دادی سے پوچھا کہ دادی جان! نبی ﷺ نے آپ کو کیا حصہ دیا؟ انہوں نے جواب دیا کھجوریں۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ عَامِلًا عَلَى تَوَّجٍ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَامَ عَلَى إِجَارٍ لَيْسَ عَلَيْهِ مَا يَدْفَعُ لَدَمِيهِ فَخَرَّ فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الدَّمَةُ وَمَنْ رَكِبَ الْبُحْرَ إِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الدَّمَةُ [راجع: ۲۱۰، ۲۹].

(۲۳۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے گھر کی چھت پر سوئے جس کی کوئی منڈیر نہ ہو اور وہ اس سے نیچے گر کر مر جائے تو کسی پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے، اور جو شخص ایسے وقت میں سمندری سفر پر روانہ ہو جب سمندر میں طغیانی آئی ہوئی ہو اور مر جائے تو اس کی ذمہ داری بھی کسی پر نہیں ہے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ الصَّيَّاحِ قَالَ سُرَيْجٌ عَنِ الْحُرِّ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنِ خَالِدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ بِسَعْدِ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ عَفَّانُ أَوَّلَ النَّسْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَحَمِيسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۷، النسائی: ۲۰۵/۴ و ۲۲۰ و ۲۲۱)]. قال شعيب: ضعيف

[لاضطرابه]۔ [انظر: ۲۷۰۰۱، ۲۷۹۲۰]۔

(۲۳۹۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نو ذی الحجہ، دس محرم اور ہر مہینے کے تین دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خَنَعَمِ بْنِ

قبیلہ خنعم کے ایک آدمی کی روایت

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هَمَّامِ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ خَنَعَمٍ قَالَ كُنَّا

أَصْحَابُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي الْبَيْلَةَ الْكُنُزَيْنِ كَنْزُ فَارِسَ وَالرُّومِ وَأَمَدَنِي بِالْمُلُوكِ مُلُوكِ حِمْيَرَ إِلَّا الْأَحْمَرَيْنِ وَلَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ يَأْتُونَ بِأَخْذُونَ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۲۶۹۱) قبیلہ شعم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک رات نبی ﷺ کہیں ٹھہرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں، ایران اور روم کے خزانے، اور قبیلہ حمیر کے بادشاہوں سے اس میں اضافہ فرمایا ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی بادشاہ نہیں، وہ آ کر اللہ کے مال میں سے لیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کریں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۶۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى خَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ جَرِيدَةً فَضَرَبَ بِهَا كَفِّي وَقَالَ اطْرَحْهُ قَالَ لَفَعَرَجْتُ لَطَرَحْتُهُ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَعَلَّ الْخَاتَمَ قَالَ قُلْتُ طَرَحْتُهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَسْتَمِيعَ بِهِ وَلَا تَطْرَحْهُ [راجع: ۱۸۴۷۹]۔

(۲۲۶۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ایک ٹہنی لے کر میرے ہاتھ پر ماری اور مجھے حکم دیا کہ اسے اتار دوں، چنانچہ میں نے اسے باہر جا کر پھینک دیا، اور دوبارہ حاضر خدمت ہو گیا، نبی ﷺ نے پوچھا وہ انگوٹھی کیا ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ اس سے کسی اور طرح فائدہ اٹھاؤ، اسے پھینک دو۔

حَدِيثُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

(۲۲۶۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُرَنِّيِّ فَدَخَلَ شَابَانٌ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ فَصَلَّا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتُمَا وَقَدْ كَانَ أَبُو كُتَيْبٍ يَنْهَى عَنْهَا فَلَا حَدَّثَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَسَكَتَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمَا شَيْئًا

(۲۲۶۹۳) عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مرنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت

عمر ؓ کی اولاد میں سے دولو جوان آئے اور نماز عصر کے بعد دو سنتیں پڑھیں، حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور فرمایا کہ یہ کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی ہے جبکہ تمہارے والد تو اس سے منع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں حضرت عائشہ ؓ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ ؓ

ایک صحابی ؓ کی روایت

(۲۳۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِیح عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَ لَجَدِّهِ صُحْبَةً أَنَّهُ خَرَجَ زَائِرًا لِرَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ فَلَبَّغَهُ شَكَاةٌ قَالَ لَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ زَائِرًا عَائِدًا وَمَبْشُرًا قَالَ كَيْفَ جَمَعْتَ هَذَا كَلِمَةً قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ زِيَارَتَكَ فَلَبَّغَنِي شَكَاةٌ فَكَانَتْ عِبَادَةً وَأَبْشُرُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ لَمْ يَلْفُهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاةُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ حَتَّى يَلْفُهَا الْمَنَزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنْهُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۰۹۰). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعیف].

(۲۳۹۴) محمد بن خالد اپنے دادا سے ”جنہیں نبی ﷺ سے شرف صحبت حاصل تھا“ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے ارادے سے نکلے، راستے میں ان کی بیماری کا پتہ چلا تو ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے لئے، عیادت کے لئے اور خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں، اس نے پوچھا کہ یہ ساری چیزیں ایک جگہ کیسے جمع ہو گئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں جس وقت نکلا تھا تو اس وقت آپ سے ملاقات کا ارادہ تھا، راستے میں آپ کی بیماری کی خبر سنی تو یہاں پہنچ کر عیادت ہو گئی اور ربی خوشخبری تو وہ یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ کے یہاں کسی بندے کا مقام و مرتبہ اس درجے سے آگے بڑھ جاتا ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچتا، تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی، مالی یا اولاد کی طرف سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس درجے تک جا پہنچتا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہوتا ہے۔

سابع مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضي الله عنه کی مرویات

(۳۱۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبْذِعُ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى بَحِيرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ لَاعِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲].

(۳۲۶۹۵) حضرت ابو مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر دوں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور نہیا کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۳۳۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَفْرُؤُهُمْ لِيَكْتَابَ اللَّهُ لِيَنْ كَانُوا لِي الْفِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّيَةِ فَالْقَدَمُ هَجْرَةٌ فَإِنْ كَانُوا لِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَالْكَبَرُ سَوَاءً وَلَا تَوَمَّنْ رَجُلًا لِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِيمِهِ لِي بَيْتِهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ [راجع: ۱۷۱۸۹].

(۳۳۶۹۶) حضرت ابو مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ سنتوں کو جاننے والا امامت کرے، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گھریا حکومت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اس کی اجازت دے دے۔

(۳۳۶۹۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ وَيَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِي مَنْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ [راجع: ۱۷۱۹۹].

(۳۳۶۹۷) حضرت ابو مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۳۶۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَلْفَحٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالٍ أَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسْمِتَهُ إِذَا عَطَسَ وَإِذَا مَرَضَ أَنْ يَعُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَهُ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۴۳۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره.]

(۲۳۶۹۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں، جب وہ دعوت کرے تو اسے قبول کرے، جب اسے چھینک آئے تو جواب دے، بیمار ہو تو عیادت کرے، اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوُ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَإِنَّ الْقِسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَقْدَانِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رُبْعَةٍ وَمَضَرٍ [راجع: ۱۷۱۹۳].

(۲۳۶۹۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کر کے دو مرتبہ فرمایا ایمان یہاں ہے، یاد رکھو! دلوں کی سختی اور درشتی ان منکبروں میں ہوتی ہے جو اونٹوں کے مالک ہوں، جہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوتا ہے یعنی ربیعہ اور مضر نامی قبائل میں۔

(۲۳۷۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَهُ بَنُ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَتَاخَرُ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بَنًا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا لِي مَوْعِظَةً مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنْفَرِينَ فَلَا يَكُنْ مِنْكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ [راجع: ۱۷۱۹۲].

(۲۳۷۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی (اپنے امام) کے خوف سے میں فجر کی نماز سے رہ جاؤں گا کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ دورانِ وعظ نبی ﷺ کو کبھی غضب ناک نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض افراد دوسرے لوگوں کو متفر کر دیتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۲۳۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [راجع: ۱۷۲۱۸].

(۲۳۷۰۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ

بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۲۲۷.۲) قَالَ ابْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْطَلِحْ مَا شِئْتَ [من زوائد القطيعي].

(۲۲۷.۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۲۲۷.۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَتَنْطَلِقُ أَحَدُنَا فَيَحَامِلُ فَيَجِيءُ بِالْمَدَّةِ وَإِنْ لَبِصَهُمْ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ شَقِيقٌ قَرَأْتُ أَنَّهُ يَعْزُزُ بِنَفْسِهِ [صححه البخاری (۱۴۱۶)].

(۲۲۷.۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب صدقہ و خیرات کی ترغیب دیتے تو ہم میں سے ایک آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مدکا کر لے آتا (اور وہ صدقہ کر دیتا) جبکہ آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں روپے ہیں، راوی حدیث شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غالباً اس سے ان کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا۔

(۲۲۷.۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةً [راجع: (۱۷۲۱۰)].

(۲۲۷.۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے اہل خانہ پر کچھ خرچ کرتا ہے اور ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

(۲۲۷.۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِيَاذِ بْنِ عِيَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّقَى اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ مَنَافِقِينَ فَمَنْ سَمِعْتُمْ فَلْيَقُمْ ثُمَّ قُمْ يَا فُلَانُ قُمْ يَا فُلَانُ حَتَّى سَمِعَ سِتَّةَ وَثَلَاثِينَ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ قَالَ فَمَرَّ عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ مَعْنَى مَقْنَعٍ قَدْ كَانَ يَعْرِفُهُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ فَحَدَّثَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْدًا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ [راجع: (۱۷۲۳۴)].

(۲۲۷.۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا تم میں سے بعض لوگ منافقین بھی ہیں، اس لئے میں جس کا نام لوں وہ اپنی جگہ کھڑا ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا اے فلاں! کھڑے ہو جاؤ، اس طرح نبی ﷺ نے ۳۶ آدمیوں کے نام لیے، پھر فرمایا یہ لوگ تم ہی میں تھے اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ ہی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی پر گزر ہوا جس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور وہ ان

(۲۳۷-۱) حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَفْيَانُ أَرَاهُ عِيَّاضَ بْنَ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [الخرجه عبد بن حميد (۲۳۷)].

[إسناده ضعيف].

(۲۲۷۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٧٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامًا لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَكَ الْفَدْرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنِّي أَعِيقُهُ لَوْ جِئَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ١٧٢١٥].

(۲۲۷۰۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن وہ اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں اسے اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

(۳۳۷.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ وَلَكِنْ أَنْتَ فَلَانًا فَآتَى الرَّجُلُ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ غَامِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲].

(۲۲۷۰۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر دوں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور مہیا کر دے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۷) قَرَأَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بِشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرْنَا اللَّهَ أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَيَّنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ قُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الْعَالَمِينَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ [راجع: ۱۷۱۹۴].

(۲۲۷۰۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ نبی ﷺ نے اس پر اتنی دیر سکوت فرمایا کہ ہم تنہا کرنے لگے کہ کاش! ہم نے یہ سوال پوچھا ہی نہ ہوتا، پھر فرمایا کہا کرو ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ“ اور سلام کے الفاظ تو تم جانتے ہی ہو۔

(۲۲۷۱۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ ابْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْرَجَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ الْيَسَّ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ااعْلَمْ مَا تَحَدَّثْتُ بِهِ يَا عُرْوَةُ أَوَأَنَّ جَبْرِيلَ هُوَ الَّذِي أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بِبَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ [راجع: ۱۷۲۱۷].

(۲۲۷۱۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے عصر کی نماز مؤخر کر دی، تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر کہا کہ ایک مرتبہ کوفہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بھی نماز عصر میں تاخیر کر دی تھی، تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا یہ کیا مغیرہ! کیا آپ یہ بات جانتے نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، نبی ﷺ نے بھی اس وقت نماز پڑھی، اسی طرح پانچوں نماز کے وقت وہ آئے اور وقت مقرر کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ حدیث سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عروہ! اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہو، کیا جبریل نے نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! بشیر بن ابی مسعود نے مجھ سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا آتَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي إِذَا رَجُلٌ يَنَادِي مِنْ خَلْفِي ااعْلَمْ يَا أَبَا مَسْعُودٍ ااعْلَمْ يَا أَبَا مَسْعُودٍ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَللَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا قَالَ فَحَلَفْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي أَبَدًا

(۲۲۷۱۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز رہنے دیں سنائی دی اے ابو مسعود! یاد رکھو! میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

(۳۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وَلَآتُهُ حَتَّى تُحَدِّثُوا أَعْمَالًا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالتَّحَوُّكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۱۷۲۱۵]۔

(۳۲۷۱۳) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کرلو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جیسے لکڑی کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۳۲۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَالتَّحَوُّكُمْ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَقَالَ فَالتَّحَوُّكُمْ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [انظر: ۲۲۷۱۹]۔

(۳۲۷۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۷۱۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ لِي سَبِيلَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاثِينَ أَوْ لثَاتَيْنِ بِسَبْعِ مِائَةٍ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ [راجع: ۱۷۲۲۲]۔

(۳۲۷۱۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہِ خدا میں ایک اونٹنی صدقہ کر دی جس کی ناک میں کیل بھی پڑی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن یہ سات سو اونٹنیاں لے کر آئے گی جن کی ناک میں کیل پڑی ہوگی۔

(۳۲۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ الشَّيْبَانِيَّ لَذَكَرَهُ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ لثَاتَيْنِ

(۳۲۷۱۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۷۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْبَرَادِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا أَصَلِّي بِكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِثْلًا

(۳۲۷۱۶) سالم البرادؒ جو ایک قابلِ اعتماد راوی ہیں، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نماز کا طریقہ پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ یہ کہہ

کراہیوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی، رفع یدین کیا رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا، اور ہاتھوں کو بظلوں سے جدا رکھا، پھر سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بظلوں سے جدا رکھا پھر سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر چاروں رکتیں اسی طرح پڑھ کر دکھائیں۔

(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَفَعَهُ وَقَالَ شَاذَانَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۳۷۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(۲۳۷۸) وَذَكَرَ شَاذَانُ أَيْضًا حَدِيثَ الدَّالِّ عَلَى الْغَيْرِ كَقَائِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲]۔

(۲۳۷۸) اور شاذان نے یہ حدیث بھی ذکر کی کہ جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ لِيَكُمْ وَأَنْتُمْ وَلِلَّهِ مَا لَمْ تُحَدِّثُوا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ وَالتَّحَوُّكُمْ كَمَا يُنْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۲۲۷۱۳]

(۲۳۷۹) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کر لو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح پھیل دیں گے جیسے لکڑی کو پھیل دیا جاتا ہے۔

وَمِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءَ يَقُولُ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِهَذِهِ النَّيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا وَمَنْ أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۲۷۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس آیت کے بدلے میں مجھے دنیا و ما فیہا بھی مل جائے تو مجھے پسند نہیں یا عِبَادِیَ الَّذِینَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ..... ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد تین مرتبہ فرمایا سوائے شرک کے۔

(۲۲۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعَادَةَ حَدَّثَنِیْ حَمِیدُ الشَّامِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ الْمُبَیْهَیِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ آخِرَ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ فَاطِمَةً وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةً قَالَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ فَاتَّاهَا لِإِذَا هُوَ يَمْسَحُ عَلَى بَابِهَا وَرَأَى عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَرَجَعَ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ فَاطِمَةً ظَنَّتْ أَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا مِنْ أَجْلِ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ الشُّرَّ وَنَزَعَتْ الْقَلْبَيْنِ مِنَ الصَّبِيَّانِ فَقَطَعَتْهُمَا فَبَكَى الصَّبِيَّانِ فَقَسَمَتَهُ بَيْنَهُمَا فَأَنْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ أَذْهَبَ بِهِذَا إِلَى بَنِي فُلَانٍ أَهْلُ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ وَاشْتَرَى لِفَاطِمَةَ فَلَاذَةً مِنْ عَصَبٍ وَسَوَارِينَ مِنْ عَاجٍ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَلَا أَحَبُّ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ مِنَ الدُّنْيَا (۲۲۷۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو اپنے اہل خانہ میں سے سب سے آخر میں جس سے ملاقات کرتے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جس کے یہاں تشریف لے جاتے وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو حسب معمول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، وہاں پہنچے تو گھر کے دروازے پر پردہ دکھائی دیا، اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں میں چاندی کے کنگن نظر آئے، نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے گئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر سمجھ گئیں کہ نبی ﷺ انہی چیزوں کو دیکھ کر واپس چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے پردہ ہٹا دیا اور دونوں بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار کر توڑ ڈالے، اس پر دونوں بچے رونے لگے، اور روتے روتے نبی ﷺ کے پاس چلے گئے، نبی ﷺ نے وہ کنگن ”جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تقسیم کر دیئے تھے“ ان سے لے لیے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ثوبان! اسے بنو فلاں (اہل مدینہ کے ایک گھر کے متعلق فرمایا) کے پاس لے جاؤ، اور فاطمہ کے لئے ایک بھنی ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ، کیونکہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی حلال چیزیں بھی دنیا میں کھالیں۔

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو الْيَمَانِ وَهَذَا حَدِيثُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الْأَمْلُوكِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ لَهْ إِنَّا مُذْلِبُونَ فَلَا يَذْلِبُ مَضْعَبٌ وَلَا مُضْعَفٌ فَادْنَجَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَعْتَةً فَسَقَطَ فَانْدَلَتْ فَخَذَهُ فَمَاتَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ثُمَّ

أَمْرٌ مُنَادِيًا يَتَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲۳۶)۔ قال شعب: إسناده ضعيف و متنه منكر]۔

(۲۲۷۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے کسی سفر میں فرمایا ہم رات کو سفر پر روانہ ہوں گے اس لئے کوئی شخص کسی پھرے ہوئے یا کمزور جانور پر سواری نہ کرے، اس ہدایت کے باوجود ایک آدمی ایک سرکش اونٹنی پر سوار ہو گیا، راستے میں وہ کہیں گرا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں، پھر ایک منادی کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ کسی نافرمان کے لئے جنت حلال نہیں ہے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

[صححه مسلم (۵۹۱)، وابن خزيمة (۷۳۷ و ۷۳۸) وابن حبان (۲۰۰۳)]۔ [انظر: ۲۲۷۷۲]۔

(۲۲۷۲۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَاتَّكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثَوْبَانُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ بَعْضِي شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَانَ لَا يَسْأَلُ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۶۴۳) قال شعب: صحيح وهذا إسناده ضعيف] [انظر: ۲۲۷۲۲]

(۲۲۷۲۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد بھی کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

(۲۲۷۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ فَعَمِلَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَرِيدِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوْصِ فَقَدِمَ بِهِ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَوْصِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَأْوُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكَاوِيئُهُ عَدَدُ النُّجُومِ مَنْ حَرِبَ مِنْهُ حَرْبَةً لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ لِقَاءُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الشُّعْتُ رُؤُوسُ الدُّنْسِ بَابُ الدِّهْنِ لَا يَنْكَحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ وَلَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ

السَّدِيدُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَقَدْ نَكَحْتُ الْمُتَتَعَمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السُّدُودُ إِلَّا أَنْ يَرْحَمَنِي اللَّهُ وَاللَّهُ لَا جَرَمَ أَنْ لَا أَذْهَنَ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَتَ وَلَا أَغْسِلَ ثَوْبِي الَّذِي يَلْبِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَبَّحَ [صححه الحاكم (۱۷۴/۴)]. قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: صحیح المرفوع منه (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۲۴۴۴). قال

شعیب: صحیح دون ((أول الناس)).

(۲۲۷۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ڈاکے کے ذریعے ایک مرتبہ ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ ابوسلام سے حوض کوثر کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے، چنانچہ وہ آ گئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میرے حوض کی لمبائی چوڑائی اتنی ہے جتنی عدن اور عمان بقاء کے درمیان ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، اس کے کورے آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے، جو اس کا ایک گھونٹ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، سب سے پہلے اس حوض پر فقراء مہاجرین آئیں گے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے سروں کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے ہوں گے، جو ناز و نعم میں پلٹی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکے ہوں گے اور نہ ہی ان کے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہوں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں نے تو ناز و نعم میں پلٹی ہوئی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے تو بند دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، اب اللہ ہی مجھ پر رحم فرمائے، بخدا! اب میں اس وقت تک اپنے سر پر تیل نہیں لگاؤں گا جب تک وہ پرانہ نہ ہو جائے اور اپنے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں۔
(۲۲۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا أَوْ أَحْرَقَ نَخْلًا أَوْ قَطَعَ شَجَرَةً مُثْمِرَةً أَوْ دَبَحَ شاةً لِإِهَابِهَا لَمْ يَرْجِعْ كَفَّارًا

(۲۲۷۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (میدانِ جہاد میں) کسی نابالغ بچے یا انتہائی عمر رسیدہ آدمی کو قتل کرے، یا کسی باغ کو آگ لگا دے، یا کسی پھل دار درخت کو کاٹ ڈالے، یا کھال حاصل کرنے کے لئے کسی بکری کو ذبح کر ڈالے تو وہ برابر برابر واپس نہیں آیا۔

(۲۲۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ قَالََا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالذَّيْنِ وَالْفُلُولِ [صححه

الحاكم (۲۶/۲) قال الألبانی: شاذ بهذا اللفظ (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۱۰۷۳). قال شعیب: إسناده صحیح

[انظر: ۲۲۷۴۹، ۲۲۷۹۱، ۲۲۷۹۲، ۲۲۷۹۸].

(۲۲۷۲۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لَثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَكْذِبُونَ عَلَيَّ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [انظر: ۲۲۸۰۶].

(۲۲۷۲۸) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ [انظر: ۲۲۷۹۳].

(۲۲۷۲۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلَجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمُهَرِّبِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصُّ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينِيَّةَ قَالَ قِيلَ لَثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ [اخرجه الطبرانی (۱۴۴۰). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف] - [انظر: ۲۲۸۰۷].

(۲۲۷۳۰) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ "جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا روزہ فتم کر دیا۔

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي فَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَهُوَ فِي مَعْرَافَةِ الْعَجَنَةِ [صححه مسلم (۲۵۶۸) قال الترمذی: حسن صحيح] [انظر: ۲۲۷۳۳، ۲۲۷۴۸].

[۲۲۷۶۷، ۲۲۷۷۱، ۲۲۷۸۶، ۲۲۷۸۰، ۲۲۸۰۸، ۲۲۸۱۰، ۲۲۸۱۰، ۲۲۸۱۵].

(۲۲۷۳۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي فَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ

دے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔

(۲۲۷۶) قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِفْلٌ مَا قَالَ لِي ثُوْبَانَ

(۲۲۷۶) معدان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

(۲۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَكِنْ تَحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَكِنْ يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [قال البوصيري:

هذا الحديث رجاله ثقات الثبات إلا أنه منقطع قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۷۷)۔ [انظر: ۲۲۸۰۰]۔

(۲۲۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَّمَ عَلَيْهَا رَائِحَةَ الْجَنَّةِ [انظر: ۲۲۸۰۴]۔

(۲۲۷۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ دِينَارٍ دِينَارٍ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى عِيَالِهِ أَوْ عَلَى ذَاتِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۲۲۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

(۲۲۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْنَشِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ قَافِظَرًا قَالَ فَلَقِيتُ ثُوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ [راجع: ۲۲۸۰۴۴]۔

(۲۲۸۰) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو تے آگئی جس سے نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنبَأَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ

وَالْمُحْجُومُ [صححه ابن خزيمة (۱۹۶۲ و ۱۹۸۳) والحاكم (۴۲۷/۱) قال الألبانی صحیح (أبو داود ۲۳۶۷ و ۲۳۷۱، ابن ماجه: ۱۶۸۰)]. [انظر: ۲۲۷۷۴، ۲۲۷۹۶، ۲۲۸۱۴].

(۲۲۷۳۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو رمضان کے مہینے میں بیٹھی لگوار ہاتھ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةَ قَاصِبِهِمُ الْبُرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبُرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ [قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۴۶)].

(۲۲۷۴۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہیں روانہ فرمایا، راستے میں سردی کا موسم آگیا، جب وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے تو سردی کی شدت سے کپڑے والی تکلیف کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۲۷۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۷۴۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَاتَّقَبَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَتَنَاوَلَهُ [قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۱۸۳۷، النسائی: ۹۶/۵) قال شعيب: صحیح وهذا [إسناد حسن]. [انظر: ۲۲۷۶۸، ۲۲۷۸۷، ۲۲۷۸۸].

(۲۲۷۴۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْزَمُ الرِّزْقُ بِاللَّدْبِ بِصِيئِهِ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ لِي الْعُمُرُ إِلَّا الْبُرُ [صححه الحاكم (۴۹۳/۱) قال الألبانی حین دون ((إن الرجل... تصبیه)) (ابن ماجه: ۹۰].

[۴۰۲۲]۔ [انظر: ۲۲۷۷۷، ۲۲۸۰]۔

(۲۲۷۳۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۲۲۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّبَائِبَ السُّودَ لَقَدْ جَاءَتْ مِنْ خُرَاسَانَ فَأَتَوْهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ

(۲۲۷۴۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اس میں خلیفہ اللہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

(۲۲۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا لِقُرْبَيْ مَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ

(۲۲۷۴۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریش جب تک تمہارے لیے سیدھے رہیں، تم بھی ان کے لئے سیدھے رہو۔

(۲۲۷۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ قَبِيلٍ وَمَا خُرُوفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۷۴۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثِ الْكِبَرِ وَالْفُغُولِ وَالذَّيْنِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۷۲۷]۔

(۲۲۷۴۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، بکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَعْنَى ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَّةً ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ لَمَّا زِلْتُ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [صححه مسلم (۱۹۷۵)، وابن حبان (۵۹۳۲)]۔ [انظر: ۲۲۷۸۵]۔

أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَائِمَّةِ الْمُصْطَلِينَ [صححه مسلم (۲۸۸۹)، وابن حبان (۷۲۳۸)، والحاكم (۴/۴۴۸)].

[راجع: ۲۲۷۵۲].

(۲۲۷۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے عام قسط سالی سے ہلاک نہ کرے، اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں خوب قتل کرے تو میرے رب نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعاء قبول کر لی کہ میں انہیں عام قسط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارتگری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکتاف عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے، اور مجھے اپنی امت پر گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۵) وَإِذَا وُضِعَ فِي أُمَّتِي السَّيْفُ لَمْ يَرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی:

صحيح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجه: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۰۲)]. [انظر: ۲۲۸۱۸].

(۲۲۷۵۵) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۷۵۶) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ [قال

الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجه: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۱۹)]. [انظر: ۲۲۸۱۹]

(۲۲۷۵۶) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۷۵۷) وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ فَلَتَكُونُ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَلَامُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۲۷۵۷) اور عنقریب میری امت میں تمیں کذاب آئیں گے جن میں سے ہر ایک بزعم خویش اپنے آپ کو نبی قرار دیتا ہوگا، حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۲۷۵۸) وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[صححه مسلم (۱۹۲۰)]. [انظر: ۲۲۷۶۶].

(۲۲۷۵۸) اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

(۲۲۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْوَلِيدُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَائِيَّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عِدِيِّ الْبُهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةُ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعَصَابَةُ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۲۲۷۵۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے جہنم سے محفوظ رکھا ہے، ایک گروہ ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا۔

(۲۲۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ قَضَائَةَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخُمَيْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ الْأَتَمُّ مِنْ كُلِّ أَفْقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعِهَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ قِلَّةٌ بَنَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنْ تَكُونُونَ غَنَاءً كَغَنَاءِ السَّيْلِ يَنْتَرِعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَتَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

(۲۲۷۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں دنیا کے ہر کونے سے مختلف قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی جیسے ایک کھلانے والی عورت اپنے پیالے کی طرف بلائی ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس زمانے میں ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس زمانے میں تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہوگی لیکن تم لوگ سمندر کے خس و خاشاک کی طرح ہو گے، تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال لیا جائے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دیا جائے گا، ہم نے پوچھا کہ ”وہن“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا زندگی کی محبت اور موت سے نفرت۔

(۲۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ جَدَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعَا خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ يَقَالُ لَهَا الْفَتْحُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُ يَدَهَا بِمِصْبِيٍّ مَعَهُ يَقُولُ لَهَا يَسْرُكِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ خَوَاتِيمَ مِنْ نَارٍ فَآتَتْ لَاطِمَةً فَشَكَّتْ إِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَانْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَامِ خَلْفِ الْبَابِ وَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ قَامَ خَلْفَ الْبَابِ قَالَ فَقَالَتْ لَهَا لَاطِمَةُ انْظُرِي إِلَى هَذِهِ السَّلْسِلَةِ الَّتِي أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنِ قَالَ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَاطِمَةُ بِالْعَدْلِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ لَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكَ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ عَلِمَهَا عَدَمًا شَدِيدًا ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ لَمَكَرَتْ بِالنَّاسِ فَخَفَّتْ بِمِصْبَا عِنْدًا فَاعْتَقَهُ فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّى قَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ [صححه الحاكم (۱۰۳/۳): قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۰۸/۸). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۲۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنت مہرہ نامی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں، جنہیں ”فتح“ کہا جاتا تھا، نبی ﷺ اپنی لاشی سے اس کے ہاتھ کی انگوٹھیوں کو ہلاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تمہارے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھیاں ڈال دے؟ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور نبی ﷺ کے رویے کی شکایت کی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ادھر میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گیا، نبی ﷺ گھر پہنچ کر دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے ”جو کہ اجازت لینے وقت نبی ﷺ کا معمول مبارک تھا“ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس خاتون سے فرما رہی تھیں یہ چین دیکھو جو مجھے ”ابو حسن“ نے ہدیے میں دی ہے، ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک چین تھی، نبی ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا اے فاطمہ! بات انصاف کی ہونی چاہئے تاکہ کل کو لوگ فاطمہ بنت محمد (ﷺ) پر انگلی نہ اٹھائیں اس لئے تمہارے ہاتھ میں آگ کی یہ چین کیسی؟ پھر نبی ﷺ نے انہیں شدت کے ساتھ ندامت کا احسان دلایا اور وہاں بیٹھے بغیر ہی واپس چلے گئے، اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ چین فروخت کرنے کا حکم دے دیا چنانچہ اسے بیچ دیا گیا جس کی قیمت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا، نبی ﷺ نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اللہ کا شکر کہ اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے بچا لیا۔

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا (۲۲۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رشوت لینے والے، دینے والے اور ان دونوں کے درمیان معاملہ طے کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُرِّيُّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزَّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (۲۲۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص لمبی عمر اور وسعت رزق چاہتا ہو، اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

(۲۲۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَمِسُّ مَرْضَاةَ اللَّهِ وَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْزِلَ إِنَّ فَلَانًا عَبْدِي يَتَمِسُّ أَنْ يَرْضَى بِي وَلَا وَإِنْ رَحِمَتِي عَلَيْهِ يَقُولُ جَبْرِيلُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى فَلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ

(۲۷۷۶۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے اور اس میں مسلسل لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضا کی تلاش میں ہے، آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر متوجہ ہے، حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ فلاں آدمی پر اللہ کی رحمت ہو، حاملین عرش بھی یہی کہتے ہیں، ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہنے لگتے ہیں، حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے لوگ بھی کہنے لگتے ہیں، پھر یہ بات زمین پر اتار دی جاتی ہے۔

(۲۷۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَدُّوا عِبَادَ اللَّهِ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ طَلَبَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ طَلَبَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ

(۲۷۷۶۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندوں کو مت ستایا کرو، انہیں عار مت دلایا کرو اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیوب تلاش کرنا ہے، اللہ اس کے عیوب کو تلاش کرنے لگتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس کے گھر کے اندر ہی رسوا کر دیتا ہے۔

(۲۷۷۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۲۷۵۸]

(۲۷۷۶۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

(۲۷۷۶۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ عَفَّانُ عَنْ ثَوْبَانَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ ابْنُ مَهْدِيٍّ [راجع: ۲۲۷۳۱] [انظر: ۲۲۸۰۳]

(۲۷۷۶۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۷۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً وَأَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكَانَ سَوْطُ ثَوْبَانَ سَقَطَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَيَبِيعُهُ حَتَّى يَأْخُذَهُ وَمَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاولنيہ [راجع: ۲۲۷۴۴]

(۲۲۷۶۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا اگر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ ثُمَّ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَبَدَأَ بِالْعِيَالِ [صححه مسلم (۹۹۴)]، وابن حبان (۴۲۴۲)۔ [انظر: ۲۲۸۲۰]۔

(۲۲۷۶۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے یا اپنے آپ پر، یا راہِ خدا میں خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔
(۲۲۷۷۰) وَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ خَرْبٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۲۲۷۷۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي مَخْرَقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱]۔
(۲۲۷۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [راجع: ۲۲۷۳۲]۔
(۲۲۷۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَعْضُ خَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَصْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَنْهُمْ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَعَتُهُ قَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عُمَانَ يَغُثُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ [صححه مسلم

(۲۳۰۱)، وابن حبان (۶۴۵۶)۔ [انظر: ۲۲۷۹۰، ۲۲۷۹۴، ۲۲۸۱۱، ۲۲۸۱۲]۔

(۲۲۷۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے۔

(۲۲۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيْبَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْعِ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۷۴]۔

(۲۲۷۷۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماورمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سیلگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سیلگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيْبَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۷۷۷) معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے نفع عطا فرمادے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔

(۲۲۷۷۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الْقُمَارِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ فَذَلِكَ تَمَامُ صِيَامِ السَّنَةِ [صححه ابن حبان (۳۶۳۵)، ابن خزيمة (۲۱۱۵)]۔ قال الألبانی: صحيح (ابن

ماجة: ۱۷۱۵)۔ قال شعيب صحيح وهذا إسناده حسن۔

(۲۲۷۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماورمضان کے روزے رکھ لے تو وہ ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوگا اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لینے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۲۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزِدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا

(۲۷۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی اور انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے۔

(۳۷۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُفْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا تَقْلِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَقَالَ عِصَامُ وَلَا يُحَافِظُ

(۲۷۷۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، کامیاب ہو جاؤ گے، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۳۷۷۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْعَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَمٍ الْمُؤَدِّي عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْظُرَ فِي جُوفِ بَيْتِ أَمْرِيٍّ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ لِإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيُخْتَصِمَ نَفْسَهُ بِدُعَاءٍ دُونَهُمْ لِإِنْ لَعَلَّ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِيقٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ [حسنہ الترمذی، قال الألبانی: صحيح

آخرہ (أبو داود: ۹۰، ابن ماجہ: ۶۱۹ و ۹۲۳، الترمذی: ۳۵۷)، قال شعيب: صحيح لغيره [بتكرار بعده].

(۲۷۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ اجازت لیے بغیر کسی شخص کے گھر میں نظر بھی ڈالے، اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا داخل ہو گیا، اور کوئی ایسا شخص جو کچھ لوگوں کی امامت کرتا ہو، مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ کیا کرے، کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ان کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور کوئی آدمی پیشاب وغیرہ کا تقاضا دیا کر نماز نہ پڑھے بلکہ پہلے ہلکا چھلکا ہو جائے۔

(۳۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْخَطَّابِيَّ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ يَأْسَنَادُهُ [راجع: ۲۷۷۹].

(۲۷۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۷۸۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْدٍ الْكَلْبَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفَرٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ [إسناده ضعيف، نفى أبو بكر الأثرم ثبوته، قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۰۳۸، ابن ماجہ: ۱۲۱۹)].

(۲۷۸۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر سہو کے لئے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔

(۳۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُمَيْدٍ مَرَّضَ ثَوْبَانَ

بِحُمْصٍ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدَّهُ فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلْبِ عَيْنٍ عَائِدًا فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ اتَّكَبْتُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَتَّكَبْتُ لِلنَّامِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلَى بِحُضْرَتِكَ لَعُدَّتُهُ ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ وَقَالَ لَهُ أَتَبْلُغُهُ إِيَّاهُ فَقَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَرِعًا فَقَالَ النَّاسُ مَا شَأْنُهُ أَحَدَتْ أَمْرٌ فَاتَى ثَوْبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَاحْذَرْتُ ثَوْبَانَ بِرِذَائِهِ وَقَالَ اجْلِسْ حَتَّى أَحَدَنَّكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَيْدُخُلْنَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّيْنِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (١٤١٣)]. قَالَ شُعَيْبُ: الْمَرْفُوعُ مِنْهُ صَحِيحٌ لغيره وهذا [إِسْنَادُ رِجَالِهِ ثِقَاتُ].

(۲۲۷۸۲) شریع بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہر ”حمص“ میں حضرت ثوبانؓ بیمار ہو گئے، اس زمانے میں حمص کے گورنر حضرت عبداللہ بن قرط ازدیؓ تھے، وہ حضرت ثوبانؓ کی عیادت کے لئے نہیں آئے، اسی دوران کلاعیمن کا ایک آدمی حضرت ثوبانؓ کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کیا تم لکھنا جانتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت ثوبانؓ نے فرمایا لکھو، چنانچہ اس نے گورنر حمص حضرت عبداللہ بن قرط ازدیؓ کے نام خط لکھا ”نبیؐ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے، ابابعد! اگر تمہارے علاقے میں حضرت موسیٰؑ یا عیسیٰؑ کا کوئی غلام ہوتا تو تم اس کی عیادت کو ضرور جاتے، پھر خط لپیٹ کر فرمایا کیا تم یہ خط انہیں پہنچا دو گے؟ اس نے حامی بھری اور وہ خط لے جا کر حضرت عبداللہ بن قرطؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

وہ خط پڑھتے ہی گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، لوگ جسے دیکھ کر حیرانگی سے کہنے لگے کہ انہیں کیا ہوا؟ کوئی عجیب واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ وہاں سے سیدھے حضرت ثوبانؓ کے یہاں پہنچے، گھر میں داخل ہوئے، ان کی عیادت کی اور تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ثوبانؓ نے ان کی چادر پکڑ کر فرمایا بیٹھ جائیے، تاکہ میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں جو میں نے نبیؐ سے سنی ہے، میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار ایسے آدمی جنت میں ضرور داخل ہوں گے جن کا کوئی حساب ہوگا اور نہ عذاب، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار افراد مرید ہوں گے۔

(۲۲۷۸۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ يَغْنَبِيٍّ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أُمَيَّةَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ وَعَلَى الْيَخْمَارِ ثُمَّ الْغَمَامَةِ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (١٤٠٩)]. قَالَ شُعَيْبُ: صَحِيحٌ لغيره وهذا [إِسْنَادُ ضَعِيفٌ].

(۲۲۷۸۳) حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبیؐ کو وضو کے دوران موزوں پر، اوڑھنی پر اور عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا لِي وَجْهِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۴۷۸۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی سے سوال کرتا ہو جبکہ وہ اس کا ضرورت مند نہ ہو تو یہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

(۳۳۷۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَّةً لَهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [راجع: ۲۲۷۵۰]۔

(۲۴۷۸۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنہال لو، چنانچہ میں نبی ﷺ کو مدینہ منورہ تشریف آوری تک اس کا گوشت کھلاتا رہا۔

(۳۳۷۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي الْحَوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي أَبَا قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَصْحَبِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ قَلِيلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرُوفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۴۷۸۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ أَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَرُبَّمَا سَقَطَ سَوْطُ ثَوْبَانَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يَنَاقِلَهُ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْهِ فَيَأْخُذَهُ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۴۷۸۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا اگر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۳۳۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي خُلَّةً وَأَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَكُرْ

مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۲۷۸۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۸۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَدَّثَنَا ثَوْبَانٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْحُمَّى وَإِنَّ الْحُمَّى لِقُطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَلْيَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِيًا يَسْتَقْبِلُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اخْفِ عِبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَيَغْتَمِسُ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ لِي ثَلَاثَ لَغَمَسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ لِي خَمْسَ لَغَمَسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ لِي سَبْعَ لَغَمَسٍ فَإِنَّهُ لَا يَكَادُ يُجَاوِزُ التَّسْعَ يَأْذِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۰۸۴)].

(۲۲۷۸۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے ”جو کہ آگ کا ایک حصہ ہے“ تو اسے چاہئے کہ اسے ٹھنڈے پانی سے بھائے، اور کسی بہتی ہوئی نہر کے سامنے پانی کے بہاؤ کی سمت رخ کر کے کھڑا ہو جائے، اور یوں کہے ”بسم اللہ، اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما اور اپنے رسول کو سچا کر دکھا“ اور یہ عمل طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز فجر کے بعد ہونا چاہئے، اس کے بعد اس بہتی نہر میں تین مرتبہ غوطہ زنی کرے، اور یہ عمل تین دن تک کرے، اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہوا تو پانچ دن تک، ورنہ سات، ورنہ نو دن تک یہ عمل کرے، وہ نو دن سے آگے نہ بڑھنے پائے گا ان شاء اللہ (تدرست ہو جائے گا)

(۲۲۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبِعَفْرٍ حَوْضِي أَدُوذُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِخَصَايَ حَتَّى يَرَوْهُمْ عَلَيْهِمْ فَيُسِيلَ عَنْ عَرَضِهِ لَقَالَ مِنْ مُقَامِي إِلَى عُمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَنْشَعِبُ فِيهِ مِزَازَانٌ يَمْدَاهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ [راجع: ۲۲۷۷۲]۔

(۲۲۷۹۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۷۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَارِقَ

الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالْفُلُولَ وَاللَّيْنِ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَبَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ بَهْزٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارِقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَاللَّيْنِ قَالَ بَهْزٌ وَالْكَبِيرُ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْكَرُ الْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ [راجع: ۲۲۷۲۹].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۷۹۴) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطْفَائِي، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْكَرُ الْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ [قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن]. [سقط من الميمية].

(۲۲۷۹۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۷۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطْفَائِي، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عِنْدَ عَقْرِ حَوْصِي أَذْودُ النَّاسَ عَنْهُ لِأَهْلِ الْبَيْتِ إِلَى لَأْضَرِّبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّهُ لَكَيْفُ فِيهِ مِيزَابَانِ [مِنَ الْجَنَّةِ]، أَحَدُهُمَا مِنْ وَرَقٍ وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، مَا بَيْنَ بَصْرَى وَصَنْعَاءَ أَوْ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ - أَوْ قَالَ - مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَانَ [راجع: ۲۲۷۷۳. سقط من الميمية].

(۲۲۷۹۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل بئین کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، جس میں دو پر تالے کرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا، اور

اس حوض کی لبائی بصری اور منشاء، یا ایلہ اور مکہ، یا اس جگہ سے عمان تک ہوگی۔

(۲۲۷۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَمَى أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۳۷۰)].

(۲۲۷۹۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الْبَيْعِ فِي رَمَضَانَ رَأَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۹۶].

(۲۲۷۹۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سبکی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۷۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا وَقَارِبُوا وَاعْمَلُوا وَخَيْرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يَحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [صححه ابن حبان (۱۰۳۷)]. قال شعيب: صحيح وهذا [سناد حسن].

(۲۲۷۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، قریب رہو اور نیک اعمال کرتے رہو، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔
(۲۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكُبْرَى وَالَّذِينَ وَالْقُلُوبُ [راجع: ۲۲۷۹۸].
(۲۲۷۹۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۹۹].
(۲۲۷۹۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تین فیئ کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [راجع: ۲۲۷۳۷].

(۲۳۸۰۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِطْرَةِ وَاللَّحَبِ مَا نَزَلَ قَالُوا قَائِيَ الْمَالِ تَتَّخِذُ قَالَ عُمَرُ أَنَا أَعْلَمُ ذَلِكَ لَكُمْ قَالَ قَاوَضَعَ عَلَى بَعِيرٍ قَاذَرَكُهُ وَأَنَا فِي أَقْرَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَالِ تَتَّخِذُ قَالَ لِيَتَّخِذَ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ [راجع: ۲۲۷۵۱].

(۲۳۸۰۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سونے چاندی کے متعلق وہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جو نازل ہوئی تو لوگ کہنے لگے کہ ہم کون سا مال اپنے پاس رکھا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں پتہ کر کے بتاتا ہوں، چنانچہ انہوں نے اپنا اونٹ تیزی سے دوڑایا اور نبی ﷺ کو جالیا، میں بھی ان کے پیچھے تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کون سا مال اپنے پاس رکھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور وہ مسلمان بیوی جو امور آخرت پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(۲۳۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقُ بِالدُّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ [راجع: ۲۲۷۴۵].

(۲۳۸۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۲۳۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدَةُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْحَنَةِ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۳۸۰۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۳۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ وَذَكَرَ أَبَا أَسْمَاءَ وَذَكَرَ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا

رَالِئَةُ الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (٤١٨٤)، والحاكم (٢٠٠/٢). قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ٢٢٢٦، ابن ماجه: ٢٠٥٥)]. [راجع: ٢٢٧٣٨].

(٢٢٨٠٣) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(٢٢٨٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي عَنْدَنَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ ذَفَنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ٢٢٧٣٤].

(٢٢٨٠٥) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(٢٢٨٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَتَكْذِبُونَ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ٢٢٧٢٨].

(٢٢٨٠٦) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(٢٢٨٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلْجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمُهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصٌّ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينِيَّةَ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ قَافِظًا قَالَ حَجَّاجٌ قُسْطَنْطِينِيَّةَ [راجع: ٢٢٧٣٠].

(٢٢٨٠٧) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ ”جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کوئی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

(٢٢٨٠٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خَوْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ٢٢٧٣١].

(۲۲۸۰۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ وہاں آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذَفَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [مكرر ما قبله]۔ [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۸۰۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ وہاں آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ الْخُفَّافُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ لَمْ يَزَلْ فِي خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۸۱۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ وہاں آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لِبَعْضِ الْخَوْصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْوَدُ عَنْهُ النَّاسُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَسَيَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُرْضِهِ لِقَالَ مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَانَ وَسَيَّلَ عَنْ شَرَابِهِ لِقَالَ أَخَذْتُ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَصُبُّ فِيهِ مِزَابَانِ يَمْدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا ذَهَبٌ وَالْآخَرُ وَرَقٌ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۸۱۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی چوڑائی کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۸۱۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

فَلَا يَلَاةَ الْعَزْمِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعِ مَرَّةً عَلَى رَجُلٍ يَخْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنْ رَمَضَانَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۲۳۶۸، ابن ماجه: ۱۶۸۱). هذا الحديث مرسل. قال شعيب: صحيح وهذا إسناده رجاله ثقات لكنه منقطع].

(۲۲۸۱۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان کی اشعارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں بیٹھی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۸۱۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو فَلَانَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۴۱].

(۲۲۸۱۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیٹھی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ لِأَنَّهُ يَمْشِي فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۱۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنِّي أَمْتِي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَأَمْتِي أَنْ لَا يَهْلِكَهَا بَسَنَةٌ بَعَامَةٌ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَمَسْتَبِيعٌ يَبْصَتُهُمْ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ بِسْبَى بَعْضًا رُبْعُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَفْطَارِهَا أَوْ قَالٍ مَنْ بِأَفْطَارِهَا [راجع: ۲۲۷۵۴].

(۲۲۸۱۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے۔

عمرؓ میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعاء قبول کر لی کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن انکاف عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو فناء کرنے لگیں گے۔ (۲۲۸۱۷) [راجع: ۲۲۷۰۲]

(۲۲۸۱۷) اور مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۸۱۸) وَإِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْكَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۷۰۰]

(۲۲۸۱۸) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۸۱۹) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قِبَلُ الْمَشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قِبَلُ الْمُنَى الْأَوَّلَانِ [راجع: ۲۲۷۰۶]

(۲۲۸۱۹) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ دِينَارٍ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ مِنْ قِبَلِهِ بَرًّا بِالْعِيَالِ قَالَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ صِفَارًا يُعْفِقُهُمُ اللَّهُ بِهِ [راجع: ۲۲۷۶۹]

(۲۲۸۲۰) حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے۔

(۲۲۸۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ ذَنْبَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴]

(۲۲۸۲۱) حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْحَقَّافُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الرَّجُلِ يَتْلُو جَنَازَةً مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ ذَنْبَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴]

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ الْقَبْرِ إِطِّقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴]۔

(۲۲۸۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ كَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا أَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُطْلِقُهُ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْلَمًا [راجع: ۲۲۸۲۳]۔

(۲۲۸۲۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۲۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَمَّرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ فِيهِ خَلْقُ آدَمَ وَفِيهِ هَبْطُ آدَمَ وَفِيهِ تَوَفَّى آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَبْدٌ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ مَا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ قَطِيعَةٌ رَحِمَ وَفِيهِ تَقَوْمُ السَّاعَةِ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ [اخرجه عبد بن حميد (۳۰۹) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۲۸۲۴) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جمعہ کے دن کے حوالے سے ہمیں یہ بتائیے کہ اس میں کیا خیر رکھی گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے متعلق پانچ اہم باتیں ہیں، اسی دن حضرت آدم رضی اللہ عنہ کی تخلیق ہوئی، اسی دن حضرت آدم رضی اللہ عنہ جنت سے اتارے گئے، اسی دن اللہ نے حضرت آدم رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، زمین و آسمان، پہاڑ اور پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کو اس دن سے محفوظ نہ رہے۔

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى صَدَقَةٍ قَالَ اسْقِ الْمَاءَ

(۲۳۸۲۵) حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کا کوئی کام بتائیے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلایا کرو۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ فَاتَّصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءِ قَالَ فَبِكَذَاكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۶/۲۵۵)]. قال شعيب: رجاله ثقات وهو منقطع. [انظر: ۲۴۳۴۶].

(۲۳۸۲۶) حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۳۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي كُتُبِ أَوْ لِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۳۴۳)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۸۲۷) قیس بن سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن عبادہؓ کی تحریرات میں یہ بات بھی پائی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۳۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قُمْتُ عَلَى صَدَقَةِ بَنِي فَلَانٍ وَأَنْظُرُ لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكِبَرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ عَلَى كَاهِلِكَ لَوْ رُغَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرِفْهَا عَنِّي فَصَرَفَهَا عَنْهُ

(۲۳۸۲۸) حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی اور دیکھ بھال کرو، لیکن قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ چیخ رہا ہو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ ذمہ داری کسی اور کو دے دیجئے، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ ذمہ داری ان سے واپس لے لی۔

(۲۲۸۲۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ رَجُلٍ رَدَّهٖ إِلَى سَعِيدِ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِخْنَةٌ حُبُّهُمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ [انظر: ۲۴۳۴۸].

(۲۲۸۲۹) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

(۲۲۸۳۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوبًا لَا يَفْكُهُ مِنْ ذَلِكَ الْفَعْلُ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْدَمٌ [راجع: ۲۲۸۲۳].

(۲۲۸۳۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۱۸۴۷۳].

(۲۲۸۳۱) حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا خواہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرتا ہو۔

حَدِيثُ رَعِيَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ قَالَ جَاءَ رَعِيَةَ السُّحَيْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُغِيرَ عَلَى وَلَدِي وَمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْمَالُ فَقَدْ انْقَسَمَ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَأَذْهَبَ مَعَهُ يَا بِلَالُ فَإِنْ عَرَفْتَ وَلَدَهُ فَأَذْهَبْهُ إِلَيْهِ قَالَ
فَلَذَّهَبَ مَعَهُ فَأَرَاهُ لِيَّاهُ فَقَالَ تَعْرِفُهُ قَالَ نَعَمْ فَلَذَّهَبَ إِلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ أَنَّهُ اسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُغَارَ عَلَيْهِ
(۲۲۸۳۲) حضرت رعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اور مال کو
حملہ کر کے چھین لیا گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ بلال! انہیں اپنے ساتھ ان کے بچے کے پاس لے جاؤ، اگر
ان کا بچہ انہیں شناخت کرے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور ان کا بیٹا دکھا
دیا، اور اس سے پوچھا کہ تم انہیں پہچانتے ہو؟ اس نے اعتراف کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسے ان کے حوالے کر دیا۔
سفیان کہتے ہیں کہ علماء کا خیال ہے کہ رعبہ قبل از حملہ اسلام قبول کر چکے تھے۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے اگلی حدیث پڑھیے۔

(۲۲۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رِغِيَّةِ السُّحَيْمِيِّ قَالَ كَتَبَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ
بِهِ ذُلُّهُ فَهَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَمْ يَدْعُوا لَهُ رَايِحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا
إِلَّا أَخَذُوهُ وَانْفَلَتَ عُرْبَانًا عَلَى قَوْمٍ لَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ فِشْرَةٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى ابْنَتِهِ وَهِيَ مُتَزَوِّجَةٌ فِي بَنِي هِلَالٍ
وَقَدْ اسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ أَهْلُهَا وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ يَفْنَاءَ بَيْتِهَا فَدَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا
رَأَاهُ أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا قَالَتْ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ نَزَلَ بِأَبِيكَ مَا تَرِكَ لَهُ رَايِحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا
إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ قَالَتْ دُعِيتَ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ آيْنُ بَعْلِكَ قَالَتْ فِي الْإِبِلِ قَالَ فَاتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ
قَدْ نَزَلَ بِهِ مَا تَرِكَتُ لَهُ رَايِحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ وَأَنَا أُرِيدُ مُحَمَّدًا أَبَادِرُهُ قَبْلَ أَنْ
يَقْسَمَ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ فَخُذْ رَايِحَتِي بِرَحْلَيْهَا قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَأَخَذَ قَعُودَ الرَّاعِي وَزَوَّدَهُ إِذَاوَةً
مِنْ مَاءٍ قَالَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَى بِهِ وَجْهَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ وَإِذَا غَطَى اسْتُهُ خَرَجَ وَجْهَهُ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ
يُعْرَفَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَدِينَةِ فَعَقَلَ رَايِحَتَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ بِحِذَائِهِ حَيْثُ
يُصَلِّي فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْصُطْ يَدَيْكَ فَلَمَّا بَايَعَكَ
فَبَسَطَهَا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ عَلَيْهَا قَبَضَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثًا قَبَضَهَا إِلَيْهِ وَفَعَلَهُ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةَ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ رِغِيَّةُ السُّحَيْمِيُّ قَالَ
فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَضُدَهُ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا رِغِيَّةُ السُّحَيْمِيُّ
الَّذِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَفَعَ بِهِ ذُلُّهُ فَأَخَذَ يَنْضَرِّعُ إِلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ أَمَّا
مَالُكَ فَقَدْ قُسِمَ وَأَمَّا أَهْلُكَ فَمَنْ قَدَّاتُ عَنْهُمْ مِنْهُمْ فَخَرَجَ فَإِذَا أَنَّهُ قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا

بلال! اس کے ساتھ جاؤ، اس لڑکے سے پوچھو کہ کیا یہ تیرا باپ ہے؟ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے والد ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان دونوں میں سے کسی کو بھی ایک دوسرے سے مل کر آنسو بہاتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہی تو دیہاتوں کی سخت دلی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۱) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَمِيزَنَا فِي يَوْمٍ فَاِئِظْ شَدِيدُ الْحَرِّ فَتَزَلْنَا تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتْ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لِأُمِّي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَانَ الرِّوَا حُ فَقَالَ أَجَلُ فَقَالَ يَا بِلَالُ لَقَارَ مِنْ تَحْتِ سَمَرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا لِفِدَاؤِكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي فَرَسِي فَأَخْرَجَ سَرَجًا دَلَّكَاهُ مِنْ لَيْفٍ لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ قَالَ فَأَسْرِجْ قَالَ فَرَكِبْنَا فَصَافَتْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَبَّيْنَا فَشَامَتِ الْخَيْلَانِ فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَرِيبِهِ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَذْنِي إِلَيْهِ مَنِيَّ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمْ وَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ فَحَدَّثَنِي آبَاؤُهُمْ عَنْ آبَائِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا اِمْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَقَمَهُ تُرَابًا وَسَمِعْنَا صَلَاصَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا مَرَّ الْحَدِيدُ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ [قال أبو داود غ هو حديث نبيل جاء به حماد. قال الألباني حسن (أبو داود: ۵۲۳۳). قال شعيب: حسن لغيره.]

(۲۲۸۳۳) حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم شدید گرمی کے ایک گرم ترین دن میں روانہ ہوئے، راستے میں ایک جگہ سایہ وار درختوں کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنا اسلحہ زیب تن کیا، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اس وقت نبی ﷺ اپنے خیمے میں تھے، میں نے ”السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله“ کہہ کر پوچھا کہ کوچ کا وقت ہو گیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزادی، وہ بھول کے نیچے سے اس طرح کودے جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو اور عرض کیا لبيك وسعديك، میں

آپ پر قربان، نبی ﷺ نے فرمایا میرے گھوڑے پر زین کس دو، چنانچہ انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی جھال سے بھرے ہوئے تھے اور جس میں کوئی غرور و تکبر نہ تھا اور اسے کس دیا۔

پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہو گئے، میدان جنگ میں عشاء کے وقت سے ساری رات ہم لوگ صف بندی کرتے رہے، جب دونوں جماعتوں کے گھوڑے ایک دوسرے میں گھسے تو مسلمان پیڑھے پھیر کر بھاگ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، اس کے بعد نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کودے اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی مہاجرین! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، اس کے بعد نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کودے اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور نبی ﷺ کے سب سے قریبی آدمی کی اطلاع کے مطابق نبی ﷺ نے وہ مٹی دشمن کے چہروں پر پھینک دی اور فرمایا یہ چہرے بگڑ جائیں، چنانچہ اللہ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

مشرکین خود اپنے بیٹوں سے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک بھی آدمی ایسا نہ بچا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گیا ہو، اور ہم نے زمین و آسمان کے درمیان ایسی آواز سنی جیسے لوہے کو لوہے کی پلیٹ پر گزارنے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲۸۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفُهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَمَرْنَا فِي يَوْمٍ فَأَيْظُ فَلَمْ نَكِرْ مِثْلَهُ

(۲۲۸۳۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعِجْزُ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخْفِكَ آخِرُهُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۹)]. قد تكلم فی [إسناده غير واحد]. [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۱، ۲۲۸۴۲].

(۲۲۸۳۶) حضرت نعیم بن ہمار سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صبح میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز نہ ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔ (۲۲۸۳۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعِجْزُ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ

النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۷) حضرت نعیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ يَعْْنِي ثَابِتَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ بَرْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ قَيْسِ الْجَدَامِيِّ عَنْ نَعِيمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۸) حضرت نعیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ أَرْبَعًا أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]

(۲۲۸۳۹) حضرت نعیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۲]

(۲۲۸۴۰) حضرت نعیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْنِ آدَمَ لَا تَعْجِزْ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]

(۲۲۸۴۱) حضرت نعیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَيْسَ بِالشَّامِ رَجُلٌ أَصَحَّ حَدِيثًا مِنْ

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ [راجع: ۲۲۸۳۶].

(۲۲۸۳۲) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ تَكْلِبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ الَّذِينَ إِنْ يُلْقُوا فِي الصَّفِّ يُلْقَتُونَ وَجُوهُهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْعُرْفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ وَيُصْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَإِذَا صَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

(۲۲۸۳۳) حضرت نعیم بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا شہید سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اگر میدان جنگ میں دشمن کے سامنے پہنچ جائیں تو اس وقت تک اپنا رخ نہیں پھرتے جب تک شہید نہیں ہو جاتے، یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں قیام پذیر ہوں گے اور ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے، اور جب تمہارا رب دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر مسکرانے لگے تو سمجھ لو کہ اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ وَقَالَ لَنَا فِيهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا أَبِي فَقَدْ حَدَّثَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنَا بِالْكُوفَةِ جَعْلُهُ لَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَخَدَهُ عَيْنًا إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى خَشْبَةَ خَبِيبٍ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ الْغَيُونَ فَرَفِئْتُ فِيهَا فَحَلَلْتُ خَبِيبًا لَوْعَ إِلَى الْأَرْضِ فَانْبَدْتُ عَمْرُ بَعِيدٌ ثُمَّ التَفْتُ فَلَمْ أَرَ خَبِيبًا وَلَا كَأَنَّمَا ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ فَلَمْ يَرِ لَخَبِيبٍ أَثَرٌ حَتَّى السَّاعَةِ [راجع: ۱۷۳۸۴].

(۲۲۸۳۳) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے تمہا انہیں قریش کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا (دشمنوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے ان کی نعش کو لکڑی سے ٹانگ رکھا تھا) میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی اس لکڑی کے پاس پہنچا، مجھے قریش کے جاسوسوں کا خطرہ تھا اس لئے میں نے جلدی ہے اوپر چڑھ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کھولا، وہ زمین پر گر پڑے، اور میں کچھ دور جاگرا، جب میں پلٹ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ نظر نہ آئے، ایسا لگتا تھا کہ زمین انہیں نگل گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اب تک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

(۲۲۸۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۶۵) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَصُورًا فِي الْمَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۲۸۶۶) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عضو کا گوشت تناول فرمایا، پھر نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۲۲۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبُرْقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَسْتَقِظُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالرُّكْعَتَيْنِ فَوَرَّعَهُمَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى [راجع: ۱۷۳۸۳].

(۲۲۸۶۷) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت سوتے رہے اور طلوع آفتاب تک کوئی بھی بیدار نہ ہوسکا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے قضاء کرتے ہوئے) پہلے دو سنتیں پڑھیں، پھر نماز کھڑی کر کے نماز فجر پڑھائی۔

(۲۲۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۶۸) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْإِمَامِ [مکرر ما قبلہ] [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۶۹) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۷۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۷۰) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ شَاؤِ قَدْعَى إِلَى الصَّلَاةِ لَطَرَحَ السَّكِينِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۲۸۵۱) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو چھری پھینک دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۲۸۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [مكرر ما قبله] [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۲۸۵۲) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو چھری پھینک دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۲۸۵۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۵۳) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن حوالہ از دی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ ابْنَ زُعْبِ الْبَيْدِيِّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي وَإِنَّهُ لَنَارِلٌ عَلَيَّ لِي بَنِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَفْدَامِنَا لِنَغْنَمَ فَرَجَعْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ لِي وَجُوهَنَا فَقَامَ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكْلُهُمْ إِلَيَّ فَاضْعَفْ وَلَا تَكْلُهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيُعْزِرُوا عَنْهَا وَلَا تَكْلُهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ لِيَفْتَحَنَّ لَكُمْ الشَّامُ وَالرُّومُ وَالرُّومُ وَالْفَارِسُ حَتَّى يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ مِنَ الْإِبِلِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْبَقَرِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْغَنَمِ حَتَّى يُعْطَى أَحَدُهُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ هَامَتِي فَقَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتْ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَايَا وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمِيذٍ أَقْرَبُ إِلَى النَّاسِ مِنْ يَدَيَّ هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود):

(۲۲۸۵۳) ابن زغب ایادی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ میرے یہاں مہمان بن کر تشریف لائے، اسی دوران انہوں نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ کے آس پاس پیدل دستے کے ساتھ روانہ فرمایا تاکہ ہمیں مال غنیمت حاصل ہو، لیکن ہم واپس آئے تو کچھ بھی مال غنیمت ہمیں نہ مل سکا تھا، اور ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمالیے تھے اس لئے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! انہیں میرے حوالے نہ کر کہ میں کمزور ہو جاؤں، انہیں خود ان کے حوالے نہ فرمایا کہ یہ اس سے عاجز آجائیں، اور انہیں دوسرے لوگوں کے حوالے نہ فرما کہ وہ ان پر غالب آجائیں، پھر فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام، روم اور فارس فتح ہو جائیں گے، حتیٰ کہ تم میں سے ایک ایک آدمی کے پاس اتنے اتنے اونٹ، گائیں اور بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ اگر کسی کو سودینا بھی دیئے جائیں گے تو وہ ناراض ہو جائے گا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں پہنچ گئی ہے تو سمجھ لو کہ زلزلے، مصیبتیں اور بڑے بڑے امور قریب آگئے ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اتنے قریب آجائے گی جیسے میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے، اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی۔

(۲۲۸۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطِ التَّجِيبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا فَإِنَّ ثَلَاثَ مَرَاتٍ قَالُوا مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَوْتِي وَمِنْ قَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَفًى بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ وَاللَّجَالِ [راجع: ۱۷۰۹۸]

(۲۲۸۵۵) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری موت، حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے اور دجال۔

(۲۲۸۵۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ شَامَ وَيَمَنَ وَعِرَاقَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيَّهَا بَدَأَ وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ الْآ وَاعْلَمُوا أَنَّ الشَّامَ وَاللَّيْلَةَ فَمَنْ كَرِهَ فَعَلَيْهِ بِمَمْنِيهِ وَلَيْسَ فِي غُدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

(۲۲۸۵۶) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب شام، یمن اور عراق میں بہت سے لشکر ہوں گے، یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کس شہر کا نام لیا تھا؟ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو، جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے۔ اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۷) حَدَّثَنَا بَهْزُ وَابُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ أَتَانِي الْوَلِيدُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي قَالَ لَقَالَ لَنَا هَلُمَّا فَانْتَمَا أَشْبَ مِنِّي سِنًا وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي قَالَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْعَالِيَةِ تَحَدَّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ الْكَلْبِيُّ قَالَ بَهْزُ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَالَ فَاغَارَتْ عَلَى قَوْمٍ قَالَ فَشَدَّ مِنْ الْقَوْمِ رَجُلٌ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ شَاهِرًا سَيْفَهُ قَالَ فَقَالَ الشَّادُّ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ فَضَرَبَهُ فَمَاتَ قَالَ فَتَمَّى الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلُ قَالَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ الْإِنْدَى قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ قَالَ فَاعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قَبْلَهُ مِنَ النَّاسِ وَآخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّضًا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَالَ الْإِنْدَى قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَاعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قَبْلَهُ مِنَ النَّاسِ وَآخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَصْبِرْ فَقَالَ الْغَالِيَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَاقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّفَ الْمَسَاءَةَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى عَلَيَّ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [راجع: ۱۷۱۳۳]

(۲۲۸۵۷) حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے پاس میرے ایک ساتھی کے ساتھ ابو العالیہ رحمہ اللہ آئے اور کہنے لگے کہ تم دونوں میرے ساتھ بشر بن عاصم کے پاس چلو کہ تم دونوں عمر میں بھی مجھ سے جوان ہو اور حدیث کو یاد رکھنے کی صلاحیت بھی تم میں مجھ سے زیادہ ہے، وہاں پہنچ کر ابو العالیہ نے بشر سے کہا کہ آپ ان دونوں کے سامنے اپنی حدیث بیان کیجئے، چنانچہ بشر نے کہا کہ ہمیں حضرت عقبہ بن مالک رحمہ اللہ نے یہ حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لشکر کا ایک دستہ روانہ فرمایا، اس نے ایک قوم پر حملہ کیا، اس قوم کا ایک آدمی اپنی قوم سے نکلا تو اس دستے کا ایک آدمی اپنی تلوار لہراتا ہوا اس کی طرف لپکا، اس شخص نے کہا کہ میں مسلمان ہوں، لیکن اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

اس واقعے کی خبر نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے سخت الفاظ میں اس کی مذمت بیان کی، جس کی اطلاع قاتل تک بھی پہنچی، حضرت عقبہ بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو قاتل نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اس سے اور اس کی جانب بیٹھے ہوئے تمام لوگوں سے منہ موڑ لیا، اور برابر اپنی تقریر جاری رکھی، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ ﷺ کے روئے انور پر اس وقت غم و غصے کے آثار تھے، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو قتل کرنے والے کے حق میں میری بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضي الله عنهحضرت سہل بن حنظلہ رضي الله عنه کی حدیث

(۲۲۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ قَرَأْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِينَ وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ

(۲۲۸۵۸) قاسم "جو کہ حضرت معاویہ رضي الله عنه کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا جنہیں ایک بزرگ حدیث سنا رہے تھے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت سہل بن حنظلہ رضي الله عنه ہیں، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گوشت کھائے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْفُغَوَاءِ رضي الله عنهحضرت عمرو بن فغواء رضي الله عنه کی حدیث

(۲۲۸۵۹) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْفُغَوَاءِ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ لِي فَرَيْشُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَالَ التَّمِيسُ صَاحِبًا قَالَ فَجَانَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ بَلَفَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِيسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ قَالَ قَالَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ صَاحِبًا فَلَا ذَنْبَ لَكَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ فَقَالَ إِذَا مَبْطُتْ بِلَادُ قَوْمِهِ فَاحْذَرُهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبُكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْتُ الْأَبْرَاءَ فَقَالَ لِي إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قَالَ قُلْتُ رَاحِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي ثُمَّ خَرَجْتُ أَوْضَعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَاوِرِ إِذَا هُوَ يَمَارِضُنِي فِي رَهْطِهِ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَدْ فَتَحَ أَنْصَرَفُوا وَجَاءَنِي قَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ فَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۸۶۱)].

(۲۲۸۵۹) حضرت عمرو بن فغواء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں

قریش کو تقسیم کرنے کے لئے کچھ مال حضرت ابوسفیانؓ کے پاس بھیجنا چاہتے تھے، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک اور رفیق سفر کو تلاش کر لو، تھوڑی دیر بعد میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آئے اور کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سفر پر جارہے ہیں اور کسی ساتھی کی تلاش میں ہیں؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ میں سفر میں آپ کی رفاقت اختیار کرتا ہوں۔

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک ساتھی مل گیا ہے۔ ”کیونکہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا جب تمہیں کوئی ساتھی مل جائے تو مجھے بتانا“ نبی ﷺ نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ عمرو بن امیہ ضمری ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جب تم ان کی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو تو ان سے بچ کر رہنا کیونکہ کہنے والے کہتے ہیں کہ ”تم اپنے حقیقی بھائی سے بھی اپنے آپ کو مامون نہ سمجھو۔“

بہر حال! ہم لوگ روانہ ہو گئے، جب ہم مقام ابواء میں پہنچے تو عمرو نے مجھ سے کہا کہ مجھے وڈان میں اپنی قوم میں ایک کام یاد آ گیا ہے، آپ میرا انتظار کیجئے گا، میں نے کہا بلا تکلف، ضرور، جب وہ چلے گئے تو مجھے نبی ﷺ کا ارشاد یاد آ گیا چنانچہ میں نے اپنا سامان اپنے اونٹ پر باندھا اور اپنا اونٹ تیزی سے دوڑاتے ہوئے اس علاقے سے نکل گیا، جب میں ”اصافر“ نامی جگہ پر پہنچا تو وہ اپنے ایک گروہ کے ساتھ میرا راستہ روک کر کھڑا ہوا نظر آیا، میں نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی اور بچ کر نکل گیا، جب اس نے دیکھا کہ میں اس کے ہاتھ سے بچ نکلا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے اور عمرو میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم میں ایک ضروری کام تھا، میں نے کہا بہت بہتر، پھر ہم وہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے اور میں نے وہ مال حضرت ابوسفیانؓ کے حوالے کر دیا۔

حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَاطَا بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ لَسْكَنًا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدُّنْيَا وَالْآلِدَى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى دَيْنُهُ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۳۱۴/۷)].

(۲۲۸۶۰) محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ محن مسجد میں اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھا، پھر اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر دو مرتبہ سبحان اللہ کہا اور فرمایا کتنی سخت بات اتری ہے؟ ہم ایک دن رات خاموش رہے لیکن ہمیں خیر کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیا، اگلے دن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ سخت بات کیا ہے جو اتری ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا تعلق قرض سے ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں شہید ہو جائے، پھر اسے زندگی ملے اور وہ دوبارہ شہید ہو جائے، پھر زندگی ملے اور وہ شہید ہو جائے، اور پھر زندگی مل جائے اور اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی تک وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۲۸۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ خَتَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا كَاشِفًا عَنْ طَرَفِ فَعِيْدِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَّرْ فَعِيْدَكَ يَا مَعْمَرُ فَإِنَّ الْفَعِيْدَةَ عَوْرَةٌ (۲۲۸۶۱) محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو محن مسجد میں دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ران کی ایک جانب سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

(۲۲۸۶۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَعِيْدَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَعِيْدَكَ فَإِنَّ الْفَعِيْدَتَيْنِ عَوْرَةٌ

(۲۲۸۶۲) محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ان کی رانوں سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ سَهْمٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَلَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ يَبْعُوْدُهُ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَرَجَعَ يُشْنِرُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلَى كُلِّ لَا وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى عَهْدًا فَوَدِدْتُ أَنِّي أَبْعَثُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تُدْرِكَ أَمْوَالًا تَقْسُمُ بَيْنَ أَهْوَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ

مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَوَجَدْتُ فَجَمَعْتُ [إسناده ضعيف. صححه ابن حبان (۶۶۸). قال الألبانی حسن (ابن ماجہ: ۴۱۰۳، النسائی: ۲۱۸/۸). [انظر: ۱۵۷۴۹].

(۲۲۸۶۳) سرہ بن سہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جنہیں نیزے کے زخم لگے ہوئے تھے، کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے، حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ کسی جگہ درد ہو رہا ہے یا دنیا کی زندگی مزید چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا کاش! میں نے اسے پورا کیا ہوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہو سکتا ہے کہ تمہیں اتنا مال و دولت عطا ہو جو بہت سی اقوام میں تقسیم کیا جاسکے، لیکن مال جمع کرنے میں تمہارے لیے ایک خادم اور راہِ خدا میں جہاد کے لئے ایک سواری ہی کافی ہونی چاہئے، لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے بہت سا مال جمع کر لیا ہے۔

حَدِيثُ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ

حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ سِنْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ غُطَيْفٍ أَوْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ أَنْسِ أُنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ [راجع: ۱۷۰۹۲].

(۲۲۸۶۳) حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، ہر چیز ہی بھول جاؤں (ممکن ہے) لیکن میں یہ بات نہیں بھول سکتا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمُعَزُومِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرَنَا بِهَا خَيْرُ جَاوِرِ النَّجَاشِيِّ أَمَّا عَلَى دِينِنَا وَعَبَدْنَا اللَّهَ تَعَالَى لَا نُؤَدِّي وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا اتَّمَرُوا أَنْ يَبْعُوا إِلَى النَّجَاشِيِّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ وَأَنْ يَهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا مِمَّا يُسْتَطَرَفُ مِنْ مَتَاعِ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَعْجَبِ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَيْهِ الْأَدَمُ فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَثِيرًا وَلَمْ يَتْرُكُوا مِنْ بَطَارِقِهِ بِطَرِيقًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ بَعَثُوا بِذَلِكَ عَبْدَ

اللَّهُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمُخْزُومِيَّ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَأَمْرُوهُمَا أَمْرُهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا اذْهَبَا إِلَى كُلِّ بَطْرِيقِي هَدَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَكْلُمُوا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ثُمَّ قَدَّمُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَاهُ ثُمَّ سَلَوْهُ أَنْ يُسَلِّمَهُمُ إِلَيْكُمْ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَا فَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِيِّ وَنَحْنُ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ وَخَيْرِ جَارٍ فَلَمْ يَنْقُ مِنْ بَطْرِيقِيهِ بَطْرِيقٌ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بَطْرِيقِي مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِ الْمَلِكِ مِنَّا غُلْمَانُ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاوَزُوا بِدِينِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافُ قَوْمِهِمْ لِيَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَأَشِيرُوا عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمُ إِلَيْنَا وَلَا يَكْلُمَهُمْ فَإِنْ قَوْمُهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمَ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُمَا نَعَمْ ثُمَّ إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَدَايَاهُمُ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِكَ مِنَّا غُلْمَانُ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاوَزُوا بِدِينِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافُ قَوْمِهِمْ مِنْ أَهْبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِيَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمَ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَعَاتَبُوهُمْ فِيهِ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَتَقَضُّ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيُّ كَلَامَهُمْ فَقَالَتْ بَطَارِقَتُهُ حَوْلَهُ صَدَقُوا أَيُّهَا الْمَلِكُ قَوْمُهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمَ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَاسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا فَلْيُرِدَّاهُمْ إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمِهِمْ قَالَ فَغَضِبَ النَّجَاشِيُّ ثُمَّ قَالَ لَا هَائِمُ إِلَهُ إِذَا لَا أَسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَنَزَلُوا بِلَادِي وَاخْتَارُونِي عَلَى مَنْ سِوَايَ حَتَّى أَدْعُوهُمْ فَاسْأَلَهُمْ مَا يَقُولُ هَذَانِ فِي أَمْرِهِمْ فَإِنْ كَانُوا كَمَا يَقُولَانِ أَسْلَمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَنَعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوْلَهُمْ مَا جَاوَرُونِي قَالَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَاهُمْ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ لِلرَّجُلِ إِذَا جِئْتُمُوهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا وَمَا أَمَرْنَا بِهِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنْ فَلَمَّا جَاءُوهُ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيُّ أَسَافِقَتَهُ فَنَشَرُوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ لِيَسْأَلَهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِينَ أَلَدِي فَارْقْتُمْ فِيهِ قَوْمَكُمْ وَلَمْ تَدْخُلُوا فِي دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ قَالَتْ فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ الْأَرْحَامَ وَنُسِيءُ الْجَوَارِيَ نَأْكُلُ الْقَوِيَّ مِنَّا الضَّعِيفَ فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَقَافَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِنُؤَخِّدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعُ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَأَبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالْأَوْثَانِ وَأَمَرَ بِصَدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَاللَّهْمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ

وَحَدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَمَرْنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ قَالَ فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُورَ الْإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهِ
وَالْبَغْنَاءُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ فَعَبَدْنَا اللَّهَ وَحَدَهُ فَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَحَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا وَأَحَلَّلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا
فَعَدَّا عَلَيْنَا قَوْمًا فَعَدُّوْنَا فَفَتَنُونَا عَنْ دِينِنَا لِيَرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ وَأَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا
نَسْتَحِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ وَلَمَّا فَهَرُونَا وَظَلَمُونَا وَشَقُّوا عَلَيْنَا وَخَالَوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ دِينِنَا خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ
وَاخْتَرْنَاكَ عَلَى مَنْ سِوَاكَ وَرَغِبْنَا فِي جِوَارِكَ وَرَجَّوْنَا أَنْ لَا نُظَلَّمَ عِنْدَكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ
النَّجَاشِيُّ هَلْ مَعَكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ عَنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ فَأَقْرَأْهُ عَلَى
فَقَرَأَ عَلَيْهِ صَدْرًا مِنْ كَهَيْصِ قَالَتْ فَبَكَى وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَافَتُهُ حَتَّى
أَخْضَلُوا مَصَاحِفَهُمْ حِينَ سَمِعُوا مَا تَلَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ إِنَّ هَذَا وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى لِيَخْرُجَ مِنْ
مَشْكَائِهِ وَاحِدَةً انْطَلِقَا قَوْلَ اللَّهِ لَا أُسْلِمُهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا خَرَجَا
مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللَّهِ لَا يَبِيتُهُ غَدًا أَعِيَّهُمْ عِنْدَهُ ثُمَّ اسْتَأْصِلَ بِهِ خَضِرَانَهُمْ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَكَانَ أَتَقَى الرَّجُلَيْنِ فِينَا لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوا قَدْ خَالَفُونَا قَالَ وَاللَّهِ
لَا خَيْرَ لَهُ أَتَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَبْدٌ قَالَتْ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ الْغَدُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ
إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلًا عَظِيمًا فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَسَلِّمْهُمْ عَمَّا يَقُولُونَ فِيهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِمْ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ قَالَتْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِنَا مِثْلَهَا فَاجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَاذَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى إِذَا
سَأَلْتُمْ عَنْهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي
ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ
أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبُتُولِ قَالَتْ فَضَرَبَ النَّجَاشِيُّ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ مِنْهَا عُودًا ثُمَّ قَالَ مَا غَدَا
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَا قُلْتَ هَذَا الْعُودَ فَتَاخَرَتْ بِطَارِقَتِهِ حَوْلَهُ حِينَ قَالَ مَا قَالَ فَقَالَ وَإِنْ نَحَرْتُمْ وَاللَّهِ أَذْهَبُوا
فَأَنْتُمْ سُيُومٌ بَارِضِي وَالسُّيُومُ الْأَيُّمُونَ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ فَمَا أَحْبَبَ أَنْ لِي
ذَهَبٌ وَأَنْ لِي آذِيَةٌ رَجُلًا مِنْكُمْ وَالذُّبُرُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْجَبَلُ رُدُّوا عَلَيْهِمَا هَذَا يَأْهُمَا فَلَا حَاجَةَ لَنَا بِهِمَا
قَوْلَ اللَّهِ مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنِّي الرِّشْوَةَ حِينَ رَدَّ عَلَى مُلْكِي فَأَخَذَ الرِّشْوَةَ فِيهِ وَمَا أَطَاعَ فِي النَّاسِ فَأَطِيعَهُمْ فِيهِ
قَالَتْ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ مَقْبُوحَيْنِ مُرْدُودَا عَلَيْهِمَا مَا جَاءَا بِهِ وَأَقَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ مَعَ خَيْرِ جَارٍ قَالَتْ
قَوْلَ اللَّهِ إِنَّا عَلَى ذَلِكَ إِذْ نَزَلَ بِهِ بَعْثِي مَنْ يَنَارِعُهُ فِي مُلْكِهِ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا حُزْنًا قَطُّ كَانَ أَشَدَّ مِنْ حُزْنِ
حُزْنَاهُ عِنْدَ ذَلِكَ تَخَوُّفًا أَنْ يُظَلَّمَ ذَلِكَ عَلَيْنَا النَّجَاشِيُّ قَالَتْ أَجَابَ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَقِّنَا مَا كَانَ النَّجَاشِيُّ

يَعْرِفُ مِنْهُ فَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَيَبْتَهِمُهُمَا عُرْضُ النَّبِيلِ قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَقَعَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِينَا بِالْخَبَرِ فَالَتْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَالَتْ وَكَانَ مِنْ أَحَدِ الْقَوْمِ سِنًا فَالَتْ فَتَفَحَّوْا لَهُ قِرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ سَبَحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ إِلَى نَاحِيَةِ النَّبِيلِ الَّتِي بِهَا مُلْتَقَى الْقَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ فَالَتْ وَدَعَوْنَا اللَّهَ تَعَالَى لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهُورِ عَلَى عُدُوِّهِ وَالتَّمَكُّنِ لَهُ فِي بِلَادِهِ وَاسْتَوْتَقَ عَلَيْهِ أَمْرَ الْحَبَشَةِ فَكُنَّا عَنْدهُ فِي خَيْرِ مَنْزِلٍ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ [راجع: ۱۷۰۹۲]. [انظر: ۱۷۴۰].

(۲۲۸۶۵) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم سرزمین حبش میں اترے تو ہمیں ”نجاشی“ کی صورت میں بہترین پڑوسی ملا، ہمیں دین کے حوالے سے اطمینان نصیب ہوا، ہم نے اللہ کی عبادت اس طرح کی کہ ہمیں کوئی نہ ستاتا تھا اور ہم کوئی ناپسندیدہ بات نہ سنتے تھے، قریش کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے مشورہ کیا کہ قریش کے دو مضبوط آدمیوں کو نادر و تاباب تحائف کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا جائے، ان لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور قیمتی چیز ”چمڑا“ شمار ہوتی تھی، چنانچہ انہوں نے بہت سا چمڑا اکٹھا کیا اور نجاشی کے ہر سردار کے لئے بھی ہدیہ اکٹھا کیا اور یہ سب چیزیں عبد اللہ بن ابی ربیعہ، اور عمرو بن العاص کے حوالے کر کے انہیں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے حوالے سے کوئی بات کرنے سے قبل ہر سردار کو اس کا ہدیہ پہنچا دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کرنا اور قبل اس کے کہ وہ ان لوگوں سے کوئی بات کرے، تم اس سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں تمہارے حوالہ کر دے۔

یہ دونوں مکہ مکرمہ سے نکل کر نجاشی کے پاس پہنچے، اس وقت تک ہم بڑی بہترین رہائش اور بہترین پڑوسیوں کے درمیان رہ رہے تھے، ان دونوں نے نجاشی سے کوئی بات کرنے سے پہلے اس کے ہر سردار کو تحائف دیئے اور ہر ایک سے یہی کہا کہ شاہ حبشہ کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمہارے دین میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ، اب ہمیں اپنی قوم کے کچھ معزز لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ ہم انہیں یہاں سے واپس لے جائیں، جب ہم بادشاہ سلامت سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو آپ بھی انہیں یہی مشورہ دیں کہ بادشاہ سلامت ان سے کوئی بات چیت کیے بغیر ہی انہیں ہمارے حوالے کر دیں، کیونکہ ان کی قوم کی نگاہیں ان سے زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس پر ہمارے سرداروں نے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد ان دونوں نے نجاشی کی خدمت میں اپنی طرف سے تحائف پیش کیے جنہیں اس نے قبول کر لیا، پھر ان دونوں نے اس سے کہا بادشاہ سلامت! آپ کے شہر میں ہمارے ملک کے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کا دین چھوڑ آئے ہیں اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ آپ جانتے ہیں اور

نہ ہم جانتے ہیں، اب ان کے سلسلے میں ان کی قوم کے کچھ معززین نے ”جن میں ان کے باپ، چچا اور خاندان والے شامل ہیں“ ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کر دیں کیونکہ ان کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں۔

اس وقت ان دونوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز یہ تھی کہ کہیں نجاشی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہ ہو جائے، ادھر اس کے پاس موجود اس کے سرداروں نے بھی کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں، ان کی قوم کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس لئے آپ ان لوگوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیجئے تاکہ یہ انہیں واپس ان کے شہر اور قوم میں لے جائیں، اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا نہیں، بخدا! میں ایک ایسی قوم کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا جنہوں نے میرا پڑوسی بننا قبول کیا، میرے ملک میں آئے اور دوسروں پر مجھے ترجیح دی، میں پہلے انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں ان کے حوالے سے کہہ رہے ہیں، اگر وہ لوگ دیسے ہی ہوئے جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کے شہر اور قوم میں واپس بھیج دوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر میں انہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا بلکہ اچھا پڑوسی ہونے کا ثبوت پیش کروں گا۔

اس کے بعد نجاشی نے پیغام بھیج کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا، جب قاصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کے پاس پہنچ کر کیا کہا جائے؟ پھر انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ ہم وہی کہیں گے جو ہم جانتے ہیں یا جو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، جو ہو گا سودیکھا جائے گا، چنانچہ یہ حضرات نجاشی کے پاس چلے گئے، نجاشی نے اپنے پادریوں کو بھی بلالیا تھا اور وہ اس کے سامنے آسانی کتابیں اور صحیفے کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سا دین ہے جس کی خاطر تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑا، نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اقوام عالم میں سے کسی کا دین اختیار کیا؟ اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور فرمایا بادشاہ سلامت! ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑ دیا کرتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اور ہمارا طاقتور ہمارے کمزور کو کھاتا تھا، ہم اسی طرز زندگی پر چلتے رہے، حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے حسب نسب، صدق و امانت اور عفت و عصمت کو ہم جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں اللہ کو ایک ماننے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے علاوہ پتھروں اور بتوں کو ”جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے“ کی عبادت چھوڑ دینے کی دعوت پیش کی انہوں نے ہمیں بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، حرام کاموں اور قتل و غارت گری سے بچنے کا حکم دیا، انہوں نے ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ناحق کھانے اور پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے سے روکا، انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور انہوں نے ہمیں نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم دیا،

ہم نے ان کی تصدیق کی، ان پر ایمان لائے، ان کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کی، ہم نے ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، ہم نے ان کی حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھنا شروع کر دیا، جس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم شروع کر دیا، ہمیں طرح طرح کی سزائیں دینے لگے، ہمیں ہمارے دین سے برگشتہ کرنے لگے تاکہ ہم دوبارہ اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں، اور پہلے جن گندی چیزوں کو زمانہ جاہلیت میں حلال سمجھتے تھے، انہیں دوبارہ حلال سمجھنا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہم پر حد سے زیادہ ظلم شروع کر دیا اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں، اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر حائل ہونے لگے تو ہم وہاں سے نکل کر آپ کے ملک میں آ گئے، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، ہم نے آپ کے پڑوس میں اپنے لیے رغبت محسوس کی اور بادشاہ سلامت! ہمیں امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں ہم پر ظلم نہیں ہوگا۔

نجاشی نے ان سے کہا کہ کیا اس پیغمبر پر اللہ کی طرف سے جو وحی آتی ہے، اس کا کچھ حصہ آپ کو یاد ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کہ پھر مجھے وہ پڑھ کر سنائیے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا، بخدا! اسے سن کر نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، اس کے پادری بھی اتنا روئے کہ ان کے سامنے رکھے ہوئے آسمانی کتابوں کے نسخے بھی ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے، پھر نجاشی نے کہا بخدا! یہ وہی کلام ہے جو موسیٰ پر بھی نازل ہوا تھا، اور ان دونوں کا منبع ایک ہی ہے، یہ کہہ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کسی صورت تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب وہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا بخدا! کل میں نجاشی کے سامنے ان کا عیب بیان کر کے رہوں گا اور اس کے ذریعے ان کی جڑ کاٹ کر پھینک دوں گا، عبد اللہ بن ابی ربیعہؓ (جو ہمارے معاملے میں کچھ نرم تھا) کہنے لگا کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ اگرچہ یہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں لیکن ہیں تو ہمارے ہی رشتہ دار، عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں، میں نجاشی کو یہ بتا کر رہوں گا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا کا بندہ کہتے ہیں۔

چنانچہ اگلے دن آ کر عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بڑی سخت بات کہتے ہیں، اس لئے انہیں بلا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کا عقیدہ دریافت کیجئے، بادشاہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے بلا بھیجا، اس وقت ہمارے اوپر اس جیسی کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ پھر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ ہم ان کے متعلق وہی کہیں گے جو اللہ نے فرمایا اور جو ہمارے نبی نے بتایا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ طے کر کے وہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے، نجاشی نے ان سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے پیغمبر، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا جو کہ کنواری اور اپنی شرم و حیاء کی حفاظت کرنے والی تھیں، اس پر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جب نجاشی نے یہ بات کہی تو یہ اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے سرداروں کو بہت بری لگی اور غصہ سے ان کے زرخروں سے آواز نکلنے لگی، نجاشی نے کہا تمہیں جتنا مرضی برا لگے، بات صحیح ہے، تم لوگ جاؤ، آج سے تم اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے اور تین مرتبہ کہا کہ جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اسے اس کا تادان ادا کرنا ہوگا، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں، اگرچہ اس کے عوض مجھے ایک پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے، اور ان دونوں کو ان کے تحائف اور ہدایا واپس کر دو، بخدا! اللہ نے جب مجھے میری حکومت واپس لوٹانی تھی تو اس نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی کہ میں بھی اس کے معاملے میں رشوت لیتا پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطیع نہیں بنایا کہ اس کے معاملے میں لوگوں کی اطاعت کرتا پھروں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیا گیا اور وہ جو بھی ہدایا لے کر آئے تھے، وہ سب انہیں واپس لوٹا دیئے گئے، اور ہم نجاشی کے ملک میں بہترین گھر اور بہترین پڑوس کے ساتھ زندگی گزارتے رہے، اس دوران کسی نے نجاشی کے ملک پر حملہ کر دیا، اس وقت ہمیں انتہائی غم و افسوس ہوا اور ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ حملہ آور نجاشی پر غالب ہی نہ آ جائے، اور نجاشی کی جگہ ایک ایسا آدمی برسر اقتدار آ جائے جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے جیسے نجاشی رکھتا تھا۔

بہر حال! نجاشی جنگ کے لئے روانہ ہوا، دونوں لشکروں کے درمیان دریائے نیل کی چوڑائی حائل تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان لوگوں کی جنگ میں حاضر ہو کر ان کی خبر ہمارے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ”جو اس وقت ہم میں سب سے کم سن تھے“ نے اپنے آپ کو پیش کیا، لوگوں نے انہیں ایک مشکیزہ پھلا کر دے دیا، وہ انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا اور اس کے اوپر تیرنے لگے، یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر صف آراء تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر سارے حالات کا جائزہ لیتے رہے، اور ہم نجاشی کے حق میں اللہ سے یہ دعاء کرتے رہے کہ اسے اس کے دشمن پر غلبہ نصیب ہو، اور وہ اپنے ملک میں حکمرانی پر فائز رہے، اور اہل حبشہ کا ظلم و فسق اسی کے ہاتھ میں رہے، کیونکہ ہمیں اس کے پاس بہترین ٹھکانہ نصیب تھا، یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہی تھے۔

حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَحْدَاثٌ وَلَفَنٌ وَاجْتِلَافٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللَّهِ الْمَقْتُولِ لَا الْقَاتِلِ فَافْعَلْ

(۲۲۸۶۶) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے خالد! میرے بعد حادثات، فتنے اور اختلافات رونما ہوں گے، اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ تم اللہ کے وہ بندے بن جاؤ جو مقتول ہو، قاتل نہ ہو تو ایسا ہی کرنا۔

(۲۲۸۶۷) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَّارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَخَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ لَذَكَّرُوا رَجُلًا مَاتَ مِنْ بَطْنِهِ قَالَ فَكَاثَمْنَا اشْتَهَيْنَا أَنْ بَصُلِّيَا عَلَيْهِ قَالَ لَقَالِ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لِأَنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ لِي قَبْرِهِ قَالَ الْآخَرُ بَلَى [راجع: ۱۸۵۰۰]۔

(۲۲۸۶۷) عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والے ایک آدمی کے جنازے میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے، اسی دوران ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے، اسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا؟ دوسرے نے کہا کیوں نہیں۔

(۲۲۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ يَعْنِي حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ لِلْمُخْتَارِ هَذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ

(۲۲۸۶۸) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ نے مختار ثقفی کے متعلق فرمایا یہ کذاب آدمی ہے اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ جہنم کی آگ میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

حَدِيثُ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طارق بن سويد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَمَاقٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعْصِرُهَا أَتَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَجَعْتُهُ فَقَالَ لَا تُمْ رَاجِعْتُهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهَا لِلْمَرِيضِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَلَكِنَّهُ ذَاؤٌ [راجع: ۱۸۹۹۴].

(۲۲۸۶۹) حضرت طارق بن سويد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے اپنی بات کی تکرار کی، نبی ﷺ نے پھر فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو زری بیماری ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ يَعْنِي ابْنَ مَعْبُدٍ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ أَبُو عَقِيلٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ [انظر: ۱۸۲۱۱].

(۲۲۸۷۰) حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بخدا! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اب بات بنی۔

(۲۲۸۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ أَبُو عَقِيلٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ اخْتَلَمَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَحَ النِّسَاءَ

(۲۲۸۷۱) زہرہ ابو عقیل رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں بالغ ہو چکے تھے اور نکاح بھی کر لیا تھا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاطَّلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاجِلْهَا [انظر: ۱۹۲۱۱] (۲۲۸۷۲) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام والی عورت کے ساتھ اکٹھے کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا تم کھاپی سکتے ہو۔

(۲۲۸۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْلُدُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ [انظر: ۱۸۴۱۸] (۲۲۸۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اس وقت تک ہلاکت میں نہیں پڑیں گے جب تک اپنے لئے گناہ کرتے کرتے کوئی عذر نہ چھوڑیں۔

(۲۲۸۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَمِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا إِنْ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاهُ وَالْمِنْعَةُ مُرْدُودَةٌ وَالَّذِينَ مَقْضَىٰ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ (۲۲۸۷۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، عاریت ادا کی جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

حَدِيثُ أَبِي أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۷۵) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَىٰ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَصٍّ فَأَعْرَفَ وَلَمْ يَوْجَدْ مَعَهُ مَنَاعَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَىٰ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْطَمُوهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ

اللَّهُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ (۲۲۸۷۵) حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن اس کے پاس سے سامان نہیں مل سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرا خیال نہیں ہے کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے دو تین مرتبہ کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ کر میرے پاس اسے واپس لاؤ، چنانچہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یوں کہو ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ اس نے اسی طرح کہہ دیا ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی کہ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۷۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا لَقِينَا ذَا عِيٍّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانَةَ تَدْعُوكَ وَمَنْ مَعَكَ إِلَى طَعَامٍ فَانْصَرَفْتُ فَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْعُلَمَاءِ مِنْ آبَائِهِمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئَءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَقَطَّنَ لَهُ الْقَوْمُ وَهُوَ يَلُوكُ لُقْمَتَهُ لَا يُجِيزُهَا فَرَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَغَفَلُوا عَنَّا ثُمَّ ذَكَّرُوا فَأَخَذُوا بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ اللَّقْمَةَ بِيَدِهِ حَتَّى تَسْقُطَ ثُمَّ امْسَكُوا بِأَيْدِينَا يَنْظُرُونَ مَا يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَطَهَا فَالْقَاهَا فَقَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أَحِذْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ فِي نَفْسِي أَنْ أَجْمَعَكَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى طَعَامٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى الْبَيْعِ فَلَمْ أَجِدْ شَاةَ تَبَاعُ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْتِغَاءَ شَاةٍ أَمْسَ مِنَ الْبَيْعِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ ابْتَغِ لِي شَاةً فِي الْبَيْعِ فَلَمْ تَوْجَدْ فَذَكَرْتُ لِي أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ شَاةً فَأَرْسَلْتُ بِهَا إِلَيَّ فَلَمْ يَجِدْهُ الرَّسُولُ وَوَجَدَ أَهْلَهُ فَلَدَعُوهَا إِلَى رَسُولِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوهَا الْأَسَارَى [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۳۳۲)].

قال شعيب: [إسناده قوي].

(۲۲۸۷۶) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک جنازے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب واپس ہوئے تو ہمیں قریش کی ایک عورت کا قاصد ملا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! فلاں عورت نے آپ کی اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کی کھانے کی دعوت کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور ہم بھی چلے گئے، وہاں پہنچ کر ہم لوگ بیٹھ گئے اور کچھ لوگوں کے بیچ ان کے آگے بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا، لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے، نبی ﷺ ایک لقمہ لے کر اسے چبانے لگے لیکن وہ حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا، لوگ سمجھ گئے اور اپنے ہاتھ کھینچ لیے، ہماری طرف سے وہ غافل ہو چکے تھے، پھر جب دھیان ہوا تو ہمارے ہاتھ بھی پکڑ لیے، ایک آدمی لقمہ توڑنے لگا تو وہ اس کے ہاتھ سے گر گیا، پھر وہ ہمارے ہاتھ روک کر نبی ﷺ کی طرف دیکھنے لگے کہ اب وہ کیا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے چبانے کی کوشش کی لیکن پھر اسے اگل دیا، اور فرمایا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بکری اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے؟ یہ سن کر وہ عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کو اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کو کھانے پر جمع کروں چنانچہ میں نے بقیع کی طرف ایک آدمی کو بھیجا لیکن وہاں سے بکری نہیں ملی، جبکہ عامر بن ابی وقاص نے کل شام ہی بقیع سے ایک بکری خریدی تھی، میں نے انہیں پیغام بھیجا کہ بقیع میں میرے لیے بکری تلاش کی گئی ہے لیکن وہ نہیں مل سکی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے بھی ایک بکری خریدی ہے، آپ وہ میرے پاس بھیج دیں، قاصد کو وہ اپنے گھر میں نہیں ملے البتہ ان کے گھر والے موجود تھے، انہوں نے وہ بکری میرے قاصد کو دے دی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

حَدِيثُ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ

ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت

(۲۲۸۷۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا السَّمِيطُ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ حَدَّثَهُ أَبُو السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَاسٌ يَتَّبِعُونَهُ فَاتَّبَعْتُهُ مَعَهُمْ قَالَ فَفَجِئَنِي الْقَوْمُ يَسْعَوْنَ قَالَ وَاتَّبَعِي الْقَوْمُ قَالَ فَآتَنِي عَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِي ضَرْبَةً إِمَّا بِعَصِيٍّ أَوْ قَضِيبٍ أَوْ سِوَاكَ وَشَيْءٌ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَوْجَعَنِي قَالَ فَبْتُ بِلَيْلَةٍ قَالَ أَوْ قُلْتُ مَا ضَرَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لِشَيْءٍ عَلِمَهُ اللَّهُ فِيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي نَفْسِي أَنَّ آتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتُ قَالَ فَتَنَزَّلَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ رَاعٍ لَا تَكْسِرَنَّ قُرُونَ رَعِيَّتِكَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ أَوْ قَالَ صَبَحْنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّ أَنَاسًا يَتَّبِعُونِي وَإِنِّي لَا يَعْجِبُنِي أَنْ يَتَّبِعُونِي اللَّهُمَّ فَمَنْ ضَرَبْتُ أَوْ سَبَبْتُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَاجْرَأْ أَوْ قَالَ مَغْفِرَةً وَرَحْمَةً أَوْ كَمَا قَالَ

(۲۲۸۷۷) ابو السوار اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ کچھ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں، میں بھی ان میں شامل ہو گیا، اچانک لوگ دوڑنے لگے اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے، نبی ﷺ نے میرے قریب پہنچ کر کسی شبی، سرکنڈے، مسواک یا کسی اور چیز کے ساتھ ہلکی سی ضرب لگائی جو ان کے پاس تھی، لیکن بخدا! مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں

ہوئی، رات ہوئی تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ نے مجھے جو مارا ہے وہ یقیناً کسی ایسی بات پر ہوگا جو اللہ نے انہیں میرے متعلق بتادی ہوگی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ صبح کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دوں، ادھر حضرت جبریل علیہ السلام یہ وحی لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ رائی ہیں، لہذا اپنی رعیت کے سینگ نہ توڑیں۔

جب ہم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! کچھ لوگ میرے پیچھے چلتے ہیں، اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ کوئی میرے پیچھے چلے، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا سخت ست کہا ہو، اسے اس کے لئے کفارہ اور باعث اجر بنا دے یا یہ فرمایا باعث مغفرت و رحمت بنا دے، یا جیسے بھی فرمایا۔

حَدِيثُ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَخَذْتُ بِكُشْحِهَا قَالَ وَأَصْبَحَ الرَّسُولُ يَبَايِعُ النَّاسَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَلَمْ يَبَايِعْنِي فَقَالَ صَاحِبُ الْجُبَّةِ الْآنَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَعُودُ قَالَ فَبَايَعْنِي

(۲۲۸۷۸) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گذری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا چنانچہ نبی ﷺ نے مجھ سے بھی بیعت لے لی۔

(۲۲۸۷۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ بَيَّانٍ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا بَطَلًا قَالَ لَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ هَوَيْتُ إِلَى كُشْحِهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ فَاتَى النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُونَهُ فَاتَيْتُهُ فَبَسَطْتُ يَدِي لِأَبَايَعَهُ فَقَبَضَ يَدَهُ وَقَالَ أَحْسِبُكَ صَاحِبَ الْجُبَّةِ يَعْنِي أَمَا إِنَّكَ صَاحِبُ الْجُبَّةِ آمَنَسَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ لَا أَعُودُ أَبَدًا قَالَ فَتَنَعَمَ إِذَا

(۲۲۸۷۹) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گذری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بیعت کر لیجئے، اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

حَدِيثُ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت مخارق بن عبد اللہ کی حدیثیں

(۲۲۸۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَسْرِقَنِي أَوْ يَأْخُذَ مِنِّي مَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ تَعْظِمُ عَلَيْهِ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهَ قَالَ تَسْتَعِدِي السُّلْطَانَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِقُرْبَى مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ تَجَاهِدُهُ أَوْ تُقَاتِلُهُ حَتَّى تُكْتَبَ فِي شَهْدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ [قال الألباني حسن صحيح (النسائي: ۱۱۳/۷)]. قال شعيب: حسن لغيره. وهذا إسناده حسن.]

(۲۲۸۸۰) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو (اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے) تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداء آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

(۲۲۸۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَتَانِي رَجُلٌ يَأْخُذُ مَالِي قَالَ تَذْكُرُهُ بِاللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ذَكَرْتَهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهَ قَالَ تَسْتَعِينُ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ مِنِّي نَائِبًا قَالَ تَسْتَعِينُ بِالْمُسْلِمِينَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَحْضُرْنِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَجَّلَ عَلَيَّ قَالَ لَقَاتِلْ حَتَّى تَحْزَرَ مَالَكَ أَوْ تُقْتَلَ فَتَكُونَ فِي شَهْدَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۸۸۱) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان سے مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداء آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

حَدِيثُ أَبِي عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَصَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ قَبِلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا قُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵۱۲۳، ابن ماجه: ۲۷۸۴)].

(۲۲۸۸۲) حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ ”جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے“ کہتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھا، میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی پر حملہ کرتے ہوئے کہا اسے سنبھال کہ میں فارسی نوجوان ہوں، نبی ﷺ تک بھی یہ آواز پہنچ گئی، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اسے سنبھال کہ میں انصاری نوجوان ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ لَمْ يُسَمَّ

ایک نامعلوم الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۸۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرَفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ [راجع: ۱۰۷۳۷].

(۲۲۸۸۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر نہ دیکھے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بصارت سلب کر لی جائے۔

ثامن مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۸۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرَفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ [راجع: ۱۰۷۳۷].

يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ [انظر: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۸۸۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، پھر کسی نے یوم عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَيْبَرٍ بْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسٍ كَانَ لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقَامَ الْبَيْتَةَ عَلَى قَبِيلٍ فَلَهُ سَلْبُهُ [انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۴].

(۲۲۸۸۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مقتول پر کوئی گواہ پیش کر دے (کہ اس کا قاتل وہ ہے) تو مقتول کا سارا سامان اسی کو ملے گا۔

(۲۲۸۸۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَحْمِلُ أُمَامَةً أَوْ أُمِيمَةً بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ يَحْمِلُهَا إِذَا قَامَ وَيَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ حَتَّى قَرَعَ [صححه البخاری (۵۱۶)، ومسلم (۵۴۳)، وابن خزيمة (۸۶۸ و ۸۷۳ و ۸۷۴) وابن حبان (۱۱۰ و ۱۱۱ و ۲۳۴۰)]. [انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۹، ۲۲۹۴۹، ۲۲۹۵۴، ۲۲۹۵۹، ۲۲۹۶۲، ۲۳۰۲۲، ۲۳۰۲۸، ۲۳۰۲۹].

(۲۲۸۸۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ یا امیرہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَيْبَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا آيَةَ أَحْيَانًا وَيَطْوِلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَطْوِلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [صححه البخاری (۷۶۲)، ومسلم (۵۴۱)، وابن خزيمة (۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۷ و ۵۸۰ و ۱۰۸۸)، وابن حبان (۱۸۷۵)]. [انظر: ۲۲۹۰۶، ۲۲۹۳۱، ۲۲۹۳۸، ۲۲۹۶۶، ۲۲۹۶۷، ۲۲۹۹۱، ۲۳۰۰۳، ۲۳۰۰۴، ۲۳۰۲۵، ۲۳۰۳۱، ۲۳۰۳۵].

(۲۲۸۸۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر

کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۸۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ شَيْءٌ مِنْهُ بِشَيْءٍ وَلَكِنْ لِيُتَبَدَّلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ [انظر عبد الله بن أبي قتادة أو أبو سلمة: ۲۲۹۹۲، ۲۳۰۰۵].

(۲۲۸۸۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (کھجور کی مختلف اقسام کو) ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر نیبڈ بنانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کی نیبڈ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۲۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ أَوْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹] (۲۲۸۸۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے، دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونے سے یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ [صحيحه البخارى (۴۴۴)، ومسلم (۷۱۴)، وابن عزيمة (۱۸۲۵) و ۱۸۲۶] (۲۲۸۹۰) و ۱۸۲۷، وابن حبان (۲۴۹۷)]. [انظر: ۲۲۹۴۸، ۲۲۹۴۸، ۲۲۹۴۸].

(۲۲۸۹۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبٍ فَإِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ جَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۸۹۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۸۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّوَّيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَزْمَلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَلَدَّكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّوَّيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. قَسَمْتُ لَكُمْ أَنِّي لَا أَكُفُّ عَنْهَا فَلَا تُخْبِرُوا عَنْهَا وَلَتُنْفَا عَنْ نَسَاهَا ثَلَاثًا وَلَيَسْتَعِذَّ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَضُرُّهُ قَالِ سَفِيَانُ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنَّهُ لَنْ يَرَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ [صححه البخارى (۷۰۰۵)، ومسلم (۲۲۶۱)]. [انظر: ۲۲۹۵۳، ۲۲۹۶۴، ۲۲۹۷۰، ۲۳۰۱۲، ۲۳۰۲۱].

(۲۲۸۹۲) ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤ نے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۸۹۳) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ أَصَابَ حِمَارٌ وَحَشِي يَغْنَى وَهُوَ مَحِلٌّ وَهُمْ مُحَرِّمُونَ فَسَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ [انظر: ۲۲۹۷۷، ۲۳۰۰۰]. (۲۲۸۹۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر کا شکار کیا جبکہ وہ احرام میں نہیں تھے اور دیگر تمام حضرات محرم تھے، لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۸۹۴) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ حَنْبِنٍ فَتَفَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ [راجع: ۲۲۸۸۵]. (۲۲۸۹۴) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر میں نے ایک آدمی کو لڑنے کی دعوت دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان انعام میں مجھے دے دیا۔

(۲۲۸۹۵) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ يُضَيِّقُ الْإِنَاءَ لِلْهَرِّ فَيَشْرَبُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِلَيْهَا مِنَ الطَّوَاهِينِ وَالطَّوَاهَاتِ عَلَيْكُمْ [إخرجه الحميدى (۵۳۰)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد مختلف فيه]. (۲۲۸۹۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ ملی کے لئے برتن کو جھکا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۸۹۶) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۸۹۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۸۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ عَنْ أَبِي الْغُبَالِ عَنْ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ صَبَّامٌ عَرَفَهُ يَكْفُرُ السَّنَةَ وَالَّتِي تَلِيهَا وَصَبَّامٌ عَاشُورَاءَ يَكْفُرُ سَنَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعَهُ لَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ مَرْفُوعٌ [انظر: ۲۲۹۰۲، ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۹۰].

(۲۲۸۹۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۲۸۹۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ يُعْنِي حَامِلُهَا فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَرَعَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۸۹۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۰۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [صححه البخاری (۶۳۷)، ومسلم (۶۰۴)، وابن خزيمة (۱۶۴۴)، وابن حبان (۲۲۲۲ و ۲۲۲۳)]. [انظر: ۲۲۹۰۱، ۲۲۹۶۸، ۲۲۹۸۷، ۲۲۹۹۸، ۲۳۰۱۰، ۲۳۰۱۸، ۲۳۰۲۶].

(۲۲۹۰۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا النَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۲۹۰۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ چے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۲۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يَكْفِرُ سِتِّينَ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ يَكْفِرُ سَنَةً مَاضِيَةً [اخرجه عبد بن حميد (۱۹۴)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف [راجع: ۲۲۸۹۷].

(۲۲۹۰۲) حضرت ابوقحادة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَلْحَلَةَ عَنْ ابْنِ لُكَيْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْمَوْتُ مِنْ اسْتِرَاخٍ مَنْ نَصَبَ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْفَاجِرُ اسْتَرَاخَ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ [صححه البخاری (۶۵۱۳) ومسلم (۹۵۰) وابن حبان (۳۰۰۷، ۳۰۱۲)] [انظر: ۲۲۹۴۴، ۲۲۹۴۵، ۲۲۹۴۶، ۲۲۹۴۷، ۲۲۹۶۳]

(۲۲۹۰۳) حضرت ابوقحادة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَفْلَانَ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ يَرَأْسُهُ أَيْ نَعَمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَقَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيتُ أَوْ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِيعْتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَقَامَ عُمَرُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ صَامَ الْيَوْمَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ صَوْمُ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ إِفْطَارُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ يَوْمٍ قَالَ لَيْتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَوَانَا لِدَلِّكَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ قَالَ صَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْعَمِيسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وَكُلْتُ فِيهِ وَأَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الذَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يَكْفِرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ يَكْفِرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ [صححه مسلم (۱۶۲)، وابن حبان (۳۶۳۱، ۳۶۳۲ و ۳۶۳۹) و

(۳۶۴۲) وابن خزيمة (۲۰۸۷ و ۲۱۱۱ و ۲۱۲۶)] [انظر: ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۱۷، ۲۲۹۵۲، ۲۲۹۹۷، ۲۳۰۲۷].

(۲۲۹۰۳) حضرت ابوقحادة انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کو انبار مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر

راضی ہیں اور اسی پر ہم نے بیعت کی ہے، پھر ایک دوسرے آدمی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پھر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۹۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ لُجَبٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمُنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَتُكُمْ وَكَثْرَةُ الْحَدِيثِ عَنِّي مَنْ قَالَ عَلَى فَلَا يَقُولَنَّ إِلَّا حَقًّا أَوْ صِدْقًا فَمَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۳۰۱۶]

(۲۲۹۰۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

(۲۲۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِعُنَا النَّبِيَّةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷]

(۲۲۹۰۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں کوئی آیت کبھی بکھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے۔

(۲۲۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ

(۲۲۹۰۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز میں دوران تشہد بیٹھتے تو اپنا ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارے کرتے۔

(۲۲۹۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ

(۲۲۹۰۸) حدیث نمبر (۲۲۹۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ خَطَايَاكَ إِلَّا الْبَلَيْنَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [صححه مسلم (۱۸۸۵)] وابن حبان (۴۶۵۴)۔ [انظر: ۲۲۹۰۵، ۲۲۹۰۲، ۲۲۳۰۰]۔

(۲۲۹۰۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ أَتَرَكَ لَهُمَا وَقَاءً قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۲۹۴۰، ۲۲۹۴۱، ۲۲۹۵۶، ۲۲۹۳۴]۔

(۲۲۹۱۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۲۲۹۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلِيفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمَحُقُ [صححه مسلم (۱۶۰۷)]۔ [انظر: ۲۲۹۱۲، ۲۲۹۳۹]۔

(۲۲۹۱۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ السَّلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُنَّا فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمُحَقُ [انظر: ۲۲۹۳۹]۔

(۲۲۹۱۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ إِن لَّا تَذَرُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا وَانْطَلَقَ سَرْعَانِ النَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ وَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِي فَقَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَمْتُهُ فَادْعَمْتُ ثُمَّ مَالَ فَدَعَمْتُهُ فَادْعَمْتُ ثُمَّ مَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْجِفَلَ عَنْ رَأْسِي فَدَعَمْتُهُ فَانْتَبَهَ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مُدُّكُمْ كَانَ مَسِيرُكُمْ قُلْتُ مُدُّ اللَّيْلَةَ قَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُولَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ عَرَسْنَا فَمَالَ إِلَى شَجَرَةٍ فَتَزَلَّ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى أَحَدًا قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَانِ رَاكِبَانِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتِنَا فِيمَنَّا لَمَّا آيَقُنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ آمَعَكُمْ مَاءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ مَعِيَ مِیْضَةٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَنْتِ بِهَا فَاتَّبَعْتِ بِهَا فَقَالَ مَسُوا مِنْهَا مَسُوا مِنْهَا فَتَرَضَّ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جَرْعَةٌ فَقَالَ ارْزُقْ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذِنَ بِلَالٌ وَصَلُّوا الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ أَمْرٌ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرٌ دِينَكُمْ فَلِئَالِي قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْبِقِطَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنْ الْغَدِ وَفَتْهَا ثُمَّ قَالَ طُوبَى بِالْقَوْمِ قَالُوا إِنَّكَ قُلْتَ بِالْأَمْسِ إِنْ لَا تَذَرُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا فَالنَّاسُ بِالْمَاءِ فَقَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَيْسَ بِكُمْ إِلَى الْمَاءِ وَبِخَلْقِكُمْ وَإِنْ يُطِيعُ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشُدُوا قَالَهَا ثَلَاثًا فَلَمَّا اشْتَدَّتْ الظَّهِيرَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنَّا عَطَشًا تَقَطَّعَتِ الْأَعْنَاقُ فَقَالَ لَا هَلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْتِ

بِالْمِضَاةِ فَاتَيْنَهُ بِهَا فَقَالَ اخْلُلْ لِي غُمْرِي يَغْنَى قَدَحَهُ فَحَلَلْتَهُ فَاتَيْنَهُ بِهِ فَجَعَلَ يَصُبُّ فِيهِ وَيَسْقِي النَّاسَ
فَارْزَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَكُلْكُمْ سَيَصْدُرُ
عَنْ رِيٍّ فَشَرِبَ الْقَوْمُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ غُمْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ لِي فَقَالَ اشْرَبْ يَا
أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ سَأَفِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ بَعْدِي وَبَقِيَ فِي
الْمِضَاةِ نَحْوُ مِمَّا كَانَ فِيهَا وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أَخَذْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ الْقَوْمُ أَعْلَمُ
بِحَدِيثِهِمْ أَنْظِرْ كَيْفَ تَحَدَّثُ فَإِنِّي أَحَدُ السَّبْعَةِ بَلَّكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا قَرَعْتُ قَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا
يَحْفَظُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرِي قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا عَرَسَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ وَإِذَا عَرَسَ الصُّبْحَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ سَاعِدَهُ [صححه
مسلم (٦٨١)، وابن خزيمة (٤١٠)، وابن حبان (٦٩٠١). قال الترمذی حسن صحيح]. [انظر: ٢٢٩١٤،

٢٢٩١٥، ٢٢٩٤٣، ٢٢٩٧٢، ٢٣٠٠٩.]

(۲۲۹۱۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیا سے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی
رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اوجھنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا،
یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ
آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھر آیا اور آپ ﷺ
کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس
طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ
نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا
خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟
میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سواری جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ
ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ
آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!
میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو،

چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہوگئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جاگنے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے اور جب اگلا دن آجائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابوقحادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولا، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) اٹھ پینے لگے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! سکون سے رہو، سب کے سب سیراب ہو جاؤ گے، پھر لوگ سکون و اطمینان سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا ابوقحادہ! پیو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے آپ پیئیں، آپ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، تو پھر میں نے پیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے بعد پیو اور وضو کے اس برتن میں جتنا پانی پہلے تھا، اب بھی اتنا ہی موجود تھا جبکہ اس سے سیراب ہونے والے لوگ تین سو تھے، لوگ پانی پر مطمئن اور آسودہ آگئے، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں اس حدیث کو بیان کرتا تھا، ایک دن حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سن لیا، انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے اپنا نام بتایا عبد اللہ بن ربیع النضاری، انہوں نے فرمایا اے جوان! ذرا غور کرو کیا بیان کر رہے ہو کیونکہ اس رات میں بھی ان سات میں سے ایک تھا، پھر میں نے قوم سے پوری حدیث بیان کی، جب فارغ ہوا تو عمران کہنے لگے کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ میرے علاوہ بھی کسی کو یہ حدیث یاد ہوگی۔

(۲۲۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي قَتَادَةَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَى كَوْنَنَا انْقَضَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَيْ قَتَادَةَ إِنَّا لَقَدْ نُهِنَّا أَنْ تَتَّبِعَهُ أَبْصَارُنَا

(۲۲۹۱۶) محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ اپنے گھر کی چھت پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے، اسی دوران ایک ستارہ ٹوٹا، لوگ اسے دیکھنے لگے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں اس کے پیچھے اپنی نگاہوں کو دوڑانے سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۲۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلَدْتُ وَفِيهِ اَنْزَلَ عَلَيَّ [راجع: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۹۱۷) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پیر کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(۲۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاحٍ فَوَجَدْتُهُ قَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْرَاءِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَوَلَّيْتُ جَعْفَرَ فَقَالَ يَا أَبَى أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَأُمِّي مَا كُنْتُ أَزْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضُوا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَمَى ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ لَأَنْطَلِقَ الْجَيْشُ فَلْيَبْقُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يَنَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَيْرٌ أَوْ نَابَ خَيْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ آلَا أَخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَارِي إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا حَتَّى لَقُوا الْعُدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفَرُوا لَهُ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفَرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى أُصِيبَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفَرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَمْرَاءِ

هُوَ اَمَرَ نَفْسَهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَصْبَعِیْہِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ هُوَ سَیْفٌ مِنْ سَیْفِکَ فَاَنْصُرْہُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَرَّةً فَاَنْتَصِرَ بِہِ فَبِیَوْمَیْہِ سُمِّیَ خَالِدُ سَیْفِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنْفِرُوا فَاَمِدُّوا اِخْوَانِکُمْ وَلَا یَتَخَلَّفَنَّ اَحَدٌ فَتَفَرَ النَّاسُ فِی حَرِّ شَدِیْدٍ مُّشَاةً وَرُکْبَانًا [صححه ابن حبان (۷۰۴۸)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۹۳۴].

(۲۲۹۱۸) خالد بن سیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبد اللہ بن رباح آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“ نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمناسا منا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ [اخرجه عبد بن حميد (۱۹۷)]. قال

شعيب: إسناده صحيح. [راجع: ۲۳۰۳۰].

(۲۲۹۱۹) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا خالق ہے۔

(۲۲۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَيَّوَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّخْرِ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ

حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَضَرَ ذَلِكَ قَالَ أَتَى عَمْرُو بْنُ الْجُمُوحِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَقْتَلَ أَمْسِي بِرَجُلِي هَذِهِ صَحِيحَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتْ رِجْلُهُ عَوَّجَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ هُوَ وَابْنُ أَخِيهِ وَمَوْلَى لَهُمْ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ تَمْشِي بِرِجْلِكَ هَذِهِ صَحِيحَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَلَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَيَمُوتَانِمَا فَعَجِلُوا إِلَى قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۲۹۲۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ”جن کے پاؤں میں لنگراہٹ تھی“ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں تو کیا میں صحیح ٹانگ کے ساتھ جنت میں چل پھر سکوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر غزوہ احد کے دن مشرکین نے انہیں، ان کے پیچھے اور ایک آزاد کردہ غلام کو شہید کر دیا، نبی ﷺ جب ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا میں تمہیں اپنی اس ٹانگ کے ساتھ صحیح سالم جنت میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے ان دونوں اور ان کے غلام کے متعلق حکم دیا اور لوگوں نے انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔

(۲۲۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِنَا وَصَبِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكِّرِنَا وَأَنفَاتِنَا قَالَ يَحْيَى وَزَادَ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَلَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ [راجع: ۱۷۶۸۸]

(۲۲۹۲۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹوں اور بڑوں اور مرد و عورت کو معاف فرما۔

ابو سلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطا فرما۔

(۲۲۹۲۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ لِحِجَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أَتَيْنِي عَلَيْهَا غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ لِأَهْلِهَا شَأْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْهَا [صححه ابن حبان (۳۰۵۷)، والحاكم (۳۶۴/۱)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۲۹۲۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب بھی نماز جنازہ کے لئے بلایا جاتا تو پہلے اس کے متعلق لوگوں کی

رائے معلوم کرتے تھے، اگر لوگ اس کا تذکرہ اچھائی کے ساتھ کرتے تو نبی ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اس کی نماز پڑھا دیتے، اور اگر برائی کے ساتھ تذکرہ ہوتا تو اس کے اہل خانہ سے فرما دیتے اسے لے جاؤ اور خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، اور نبی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].

(۲۲۹۳۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا سَعِيدٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاسٍ مُغِيْبَةٍ فَيُضِلُّ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْبَانًا [انظر: ۲۲۹۳۰].

(۲۲۹۳۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدے کو مسلط فرما دے گا۔

(۲۲۹۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبِعَ عَلَى قَلْبِهِ [انظر: ۲۲۹۳۰].

(۲۲۹۳۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر کسی مجبوری کے تین مرتبہ جمعہ کی نماز چھوڑ دے، اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔

(۲۲۹۳۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيْبِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۱۵۶۳)]. [انظر: ۲۲۹۹۹].

(۲۲۹۳۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اسے معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقُبْلَةِ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (الترمذی: ۱۰۰)].

(۲۲۹۳۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۹۳۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ مِثْلَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَتَادَةَ

(۲۲۹۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ قَالَ حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّعْلِ الْأَذْهَمُ الْكَافِرُ الْكَافِرُ الْمُحْجَلُ الْفَالِثُ مُطْلَقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ [صححه ابن حبان (۴۶۷۶)، والحاكم (۹۲/۲)، قال الترمذی: حسن غریب صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجة: ۲۷۸۹، الترمذی: ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷). قال شعيب: حسن].

(۲۲۹۳۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین گھوڑا وہ ہوتا ہے جو مکمل سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر درہم برابر سفید نشان ہو، ناک بھی سفید ہو اور تین پاؤں بھی سفید ہوں، اور صرف دایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو، اگر سیاہ رنگ میں ایسا گھوڑا مل سکے تو پھر اسی تفصیل کے ساتھ وہ گھوڑا سب سے بہتر ہے جو کیت ہو۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشٍ مُعَيَّنَةٍ بُعِثَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْبَانِ [راجع: ۲۲۹۲۴] (۲۲۹۳۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدے کو مسلط فرما دے گا۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّا الْكِتَابُ وَكَانَ يُسَمِعُنَا الْأَحْيَانُ الْآيَةَ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِيرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۳۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کوئی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَوَكَّدْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [صححه

البخاری (۳۲۹۲)].

(۲۲۹۳۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا خواب اللہ کا طرف سے ہوتا ہے اور میرے

خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَّقِسُ فِي الْإِنَاءِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۲۹۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمْيَرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تَفْقَهُهُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي حِوَاءِ شَرِيكَ بْنِ الْأَعْوَرِ الشَّارِعِ عَلَى الْمَرْبِدِ وَقَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْرَاءِ فَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَقَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَوَلَّيْتُ جَعْفَرًا فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أُرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضِ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَيْ ذَلِكَ خَيْرٌ فَأَنْطَلَقُوا فَلَبَّيْهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يَنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَبْرٌ أَوْ بَاتَ خَبْرٌ أَوْ تَابَ خَبْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَايِ إِلَيْهِمْ أَنْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ فَاسْتَغْفِرَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللُّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللُّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَتَيْتُ قَدَمِيهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللُّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَمْرَاءِ هُوَ أَمَرَ نَفْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيِّفٌ مِنْ سِوَاكَ فَانْصُرْهُ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيِّفَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ انْفِرُوا فَأَمِدُوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ قَالَ لَفَقَرَ النَّاسُ فِي حَرْ شَدِيدٍ مَشَاءَ وَرَكِبْنَا [راجع: ۲۲۹۹۸]۔

(۲۲۹۳۳) خالد بن سیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبداللہ بن رباح آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“ نامی لشکر کو روانہ کیا۔

شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری کواہوں میں سے ایک کواہ ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۸۲۵) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طُرُقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرَمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرَمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَخَشِيًا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ وَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنَالُوهُ سَوْطَهُ فَلَابُوا فَسَالَهُمْ رُمَحَهُ فَلَابُوا وَآخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَلَقَنَهُ فَأَكَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمْوَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۲۹۱۴)، ومسلم (۱۱۹۶)]،

وابن حبان (۳۹۷۵)۔ [راجع: ۲۲۸۹۳]۔

(۲۲۹۳۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، مکہ مکرمہ کے کسی راستے میں وہ اپنے کچھ حُرَمِ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود احرام کی حالت میں نہ تھے، انہوں نے ایک گور خر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، پھر نیزہ مانگا، انہوں نے وہ دینے سے بھی انکار کر دیا بالآخر انہوں نے خود ہی نیچے اتر کر اسے پکڑا اور گور خر کی طرف تیزی سے دوڑ پڑے اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھالیا اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا، جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا تو اللہ ہی نے تمہیں کھلایا ہے۔

(۲۲۹۳۶) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ [صححه البخاری (۲۵۷۰)، ومسلم (۱۱۹۶)].

(۲۲۹۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہے؟

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ وَأَنَّهُ يُحْرِمُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِفَيْقَةٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنِمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي فَضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَاسْتَعْتَنَهُمْ فَأَبَوُا أَنْ يُعِينُونِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَأَثَبْتُهُ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَرْقِعُ قَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرُ شَاوًا وَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ يَتَعْنَنَ وَهُوَ مِمَّا يَلِي السُّقْيَا فَأَذْرَكْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يُقَرُّونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَقَدْ خَشُوا أَنْ يَقْطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظَرُهُمْ قَالَ فَانْتَظَرُهُمْ قُلْتُ وَلَقَدْ أَصَبْتُ حِمَارًا وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاصِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُّوا وَهُمْ مُخْرَمُونَ [صححه البخاری (۱۸۲۱)، ومسلم (۱۱۹۶)].

[انظر: ۲۲۹۴۲، ۲۲۹۶۱، ۲۲۹۷۵، ۲۲۹۸۶].

(۲۲۹۳۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، اس سفر میں ابوقادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اور نبی ﷺ کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ ”غیقہ“ نامی جگہ میں دشمن سے آمنہ سامنا ہو سکتا ہے، پھر نبی ﷺ روانہ ہو گئے، میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جب غور کیا تو مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا، میں نے ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

پھر میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، اور اس کا گوشت ہم سب نے کھایا، اسی دوران ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم راستے سے ہٹک نہ جائیں چنانچہ میں نبی ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، میں کبھی اپنے گھوڑے کی باکیں اٹھا لیتا اور کبھی پیدل چلنے لگتا حتیٰ کہ آدھی رات کو بنو غفار کے ایک آدمی سے میری ملاقات ہو گئی، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ”تھمن“ نامی چشمے پر پانی کے قریب چھوڑا ہے، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو جالیا اور عرض کیا:

آپ تھوڑی دیر ان کا انتظار کر لیجئے، نبی ﷺ ان کا انتظار کرنے لگے، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گورخ شکار کیا تھا، میرے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْبَابًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۹۷]۔

(۲۲۹۳۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت ثلثہ لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۹۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلِيفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ [راجع: ۲۲۹۱۱]۔

(۲۲۹۳۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ لِأَنَّ عَلَيْهِ ذِبْنًا قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ لِمَالِيَّةٍ عَشْرٌ أَوْ بَسْعَةٌ عَشْرَ دِرْهَمًا [راجع: ۲۲۹۱۰]۔

(۲۲۹۴۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، کیونکہ اس پر کسی کا قرض ہے، اس پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، نبی ﷺ نے پوچھا مکمل؟ انہوں نے عرض کیا جی مکمل، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی اور اس پر اٹھارہ انیس درہم کا قرض تھا۔

(۲۲۹۴۱) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَكْفُلُ بِهِ قَالَ قَالَ بِالْوَفَاءِ وَقَالَ حَجَّاجٌ أَيْضًا أَنَا أَكْفُلُ بِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ [راجع: ۲۲۹۱۰]۔

(۲۲۹۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا پورے قرض کے ضامن بنتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں!

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَيْسِرٍ لَهُمْ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَخَيْلًا فَرَكِبْتُ فَرَسًا وَأَخَذْتُ الرُّمَحَ فَقَتَلْتُهُ قَالَ وَفِينَا الْمُحْرِمُ قَالَ فَأَكَلُوا مِنْهُ قَالَ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ فَسِيلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْرْتُمْ أَوْ أَعْتَمْتُ أَوْ أُصِدُّمُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعْتَمْتُ أَوْ أُصِدُّمُ ثُمَّ قَالُوا لَا فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ [راجع: ۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۳۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، میں نے ایک گور خر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا، اور اپنا نیزہ پکڑا اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ”جو حالت احرام میں تھے“ کھا لیا بعد میں وہ خوف کا شکار ہو گئے، میں نے یا کسی اور نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا تھا؟ یا تعاون کیا تھا؟ یا گھات لگائی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، تو نبی ﷺ نے وہ کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۹۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ حَادَ عَنْ رَاحِلَتِهِ لَدَعَمَتُهُ بِيَدَيْ قَالَ فَاسْتَبَقْتُ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَعَمَتُهُ بِيَدَيْ فَاسْتَبَقْتُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنَا مِنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ قَالَ لَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ نَحْ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ أَوْ مِنْ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ قَالَ فَقَدَلْنَا عَنْ الطَّرِيقِ فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فَتَوَسَّدَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ ذِرَاعِ رَاحِلَتِهِ فَمَا اسْتَبَقْنَا حَتَّى أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَذَكَرَ صَوْتُ الصُّرَدِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا فَاتِنَا الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَهْلِكُوا وَلَمْ تَفْتَكُمُ الصَّلَاةُ إِنَّمَا تَفَوْتُ الْيَقْظَانَ وَلَا تَفَوْتُ النَّائِمَ هَلْ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَاتَيْنَهُ بِسَطِيعَةٍ أَوْ قَالَ مِصْطَاةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ وَفِيهَا بَقِيَّةٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ احْفَظْ بِهَا فَإِنَّهُ كَانَتْ لَهَا نَبَأٌ وَأَمْرٌ بِلَا لَا فَاذْنُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فِي مَكَانِهِ فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ النَّاسُ أَطَاعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ رَفَعُوا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَصَابُوا وَإِنْ كَانُوا خَالَفُوهُمَا فَقَدْ خَرَقُوا بِأَنْفُسِهِمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَيْثُ فَقَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ أَقِيمُوا بِالْمَاءِ حَتَّى تَصْبَحُوا فَأَبَوْا عَلَيْهِمَا وَانْتَهَى إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخَذَ الْمَاءَ فَقَدْ كَادَهُ أَنْ يَلْغِيَهُ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ إِنَّا نَسَى اللَّهُ هَلَكْنَا فَدَعَا بِالْمِصْطَاةِ ثُمَّ

دَعَا يَانَاءَ فَلَاتِي يَانَاءَ فَوْقَ الْقَدَحِ وَدُونَ الْقُعْبِ فَتَأْبَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ فِي الْيَانَاءِ ثُمَّ يَشْرِبُ الْقَوْمُ حَتَّى شَرِبُوا كُلُّهُمْ ثُمَّ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ عَالٍ قَالَ ثُمَّ رَدَّ الْمِصْصَاةَ وَفِيهَا نَحْوُ مِثْمَا كَانَ فِيهَا قَالَ فَسَأَلْنَاهُ كَمْ كُنْتُمْ فَقَالَ كَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ ثَمَانُونَ رَجُلًا وَكُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۳) حضرت ابوقحادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اوجھنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھرا آیا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقحادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سواری جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو، چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابوقحادہؓ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلالؓ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جاگنے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھے اور جب اگلا آٹا... ۱۰۰ نماز... کے وقت پڑھے پھر فرمایا تمہارا کسا خال سے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا

ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابو قتادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولو، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ نے پانی (اس برتن سے) اٹھ پینے لگے اور لوگ اسے پینے لگے یہاں تک کہ سب نے پانی پی لیا، پھر نبی ﷺ نے پکار کر پوچھا کیا کوئی ضرورت مند باقی ہے؟ پھر نبی ﷺ نے وہ برتن واپس کر دیا اور اس میں پہلے جتنا پانی اب بھی موجود تھا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے ان کی تعداد پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی آدی تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ ہم بارہ آدی تھے۔

(۲۲۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حُلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ أَبِي أَخْبَرَهُ [راجع: ۲۲۹۰۳].

(۲۲۹۴۵) وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْمَعْنَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فِي مَجْلِسٍ إِذْ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرَحٌّ وَمُسْتَرَحٌّ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَحُّ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرَحُّ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَإِذَا هَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ قُلْنَا فَمَا الْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ يُسْتَرَحُّ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ [راجع: ۲۲۹۰۳].

(۲۲۹۳۵-۲۲۹۳۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آرام پانے والے کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے ہم نے پوچھا کہ ”دوسروں کو اس سے آرام مل گیا“ کا کیا مطلب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۴۶) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۹۰۳].

(۲۲۹۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ [صححه ابن حبان (۵۳۳۸)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۴۳۴، الترمذی: ۱۸۹۴).

(۲۲۹۴۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ ابْنَةِ زَيْنَبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَلَى عَاقِبِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۴۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۵۰) قَرَأَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُيَيْدٍ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبَشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ تَحْتُ ابْنَ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوئُهُ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْفَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كُبَشَةُ قَرَأَنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَبَسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنْ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَوْ الطَّوَافَاتِ [صححه ابن خزيمة (۱۰۴)، وابن حبان (۱۲۹۹)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۷۵: ۵، ابن ماجه: ۳۶۷، الترمذی: ۹۲، النسائی: ۵۵/۱ و ۱۷۸)، وابن خزيمة (۱۰۴)]. [انظر: ۲۳۰۱۳].

(۲۲۹۵۰) کہو بنت کعب ”جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کہو نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پیئے گی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۹۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰] (۲۲۹۵۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِلَّانَ بْنِ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ صَوْمِهِ فَقَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۲۹۰۴]

(۲۲۹۵۲) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہیں پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۲۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا فَكُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيُفْطَلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَوَعَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرَّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۲۹۵۳) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، جو مجھے بیمار کر دیتے تھے ایک دن میری حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات میں بھی ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہو اور جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی باتیں جانب تین مرتبہ تھکا روے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمامَةً بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ فَحَمَلَهَا عَلَى عَاقِبِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاقِبِهِ يَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا عَلَى عَاقِبِهِ اِذَا قَامَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاقِبِهِ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا [راجع: ۲۲۸۸۶]۔

(۲۲۹۵۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ نے اس بچی کو کندھے پر بٹھاتے بٹھاتے نماز پڑھنا شروع کر دی، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ لَمَّا جَبُرِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۰۹]۔

(۲۲۹۵۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو کر جہاد فی سبیل اللہ، اور اللہ پر ایمان لانے کا تمام اعمال میں افضل ہونا ذکر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم راہِ خدا میں اس طرح شہید ہوئے ہو کہ تم ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہے ہو، آگے بڑھے ہو اور پیچھے نہ ہٹے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے دوبارہ یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهُمَا وَلَاءٌ قَالُوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۵۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُصَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دِينَ قَالَوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهُمَا وَلَاءًا قَالَوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَى بَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۵۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حُرْمَلَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ عَرَفَةَ كَفَّارَةٌ سِتِّينَ سَنَةً مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُسْتَقْبَلَةِ وَصَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ [راجع: ۲۲۹۸۷].

(۲۲۹۵۸) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَأَمَامَهُ بَنْتُ زَيْنَبَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ مِنْ سُجُودِهِ أَخَذَهَا فَأَعَادَهَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ عَامِرٌ وَلَمْ أَسْأَلْهُ أَيْ صَلَوةٍ هِيَ [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۵۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۶۰) قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَوَدَهُ

(۲۲۹۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ تعین بھی ہے کہ یہ فجر کی نماز کا واقعہ ہے۔

(۲۲۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أَحْرَمَ قَرَأْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَلَذَكْرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكْرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ [راجع: ۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۶۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، میں بھی ہمراہ تھا لیکن اس سفر میں میں نے احرام نہیں باندھا تھا البتہ میرے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا، راستے میں مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا۔ میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گور خر شکار کیا ہے اور یہ بھی کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا، اور یہ کہ میں نے شکار آپ کے لئے کیا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ نبی ﷺ نے اسے خود تناول نہیں فرمایا کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ شکار میں نے ان کے لئے کیا ہے۔

(۲۲۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَلَقَاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آتْرَةً قَالَ قِيمَ أَمْرُكُمْ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَصِيرَ قَالَ فَاصْبِرُوا إِذَا

(۲۲۹۶۲) عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی؟ وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میرے بعد ترجیات کا سامنا کرو گے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر نبی ﷺ نے آپ کو اس موقع کے لئے کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آپ لوگ صبر کریں۔

(۲۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدَّيْلِيُّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرْيَحٌ وَمُسْتَرْحٌ مِنْهُ قَالَ قُلْنَا أَيْ رَسُولَ اللَّهِ مَا مُسْتَرْيَحٌ وَمُسْتَرْحٌ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَسْتَرْيَحُ مِنَ النَّبِيِّ وَهَمَّهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرْيَحُ مِنَ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالشَّعْرِ وَالْكَوَابِ [راجع: ۲۲۹۰۳]

(۲۲۹۶۳) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور دلدل سے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الرُّؤْيَا شِدَّةً غَيْرَ أَنِّي لَا أَرْمُلُ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حُلِمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيُبْصِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ بَصَفَاتٍ وَلْيُسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]۔

(۲۲۹۶۳) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا روئے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۶۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَ حَدَّثَنَا مَرْثَةُ فَقَالَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۸۹۰]۔

(۲۲۹۶۵) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۶۶) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ فَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَفِي الرُّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۲۹۶۶) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۷) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْأَخْيَانَ الْآيَةَ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۸) وَكَانَ يَقُولُ إِذَا أُلِمَّتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].
(۲۲۹۶۸) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفِيزَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَخْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۷۰) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَايِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيُسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۲۹۷۰) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”جو نبی ﷺ کے صحابی اور شہسوار تھے“ نے فرمایا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ [راجع: ۲۲۹۴۷].

(۲۲۹۴۱) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۷۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ التَّفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ [صححه ابن حبان (۱۴۶۰)]. قال

الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۴۱، الترمذی: ۷۷۱، النسائی: ۲۹۴/۱). قال شعيب:

صحيح [إسناده حسن]. [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۴۲) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نیند میں تفریط نہیں ہوتی، اس کا تعلق تو بیداری کے

ساتھ ہوتا ہے۔

(۲۲۹۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

حَبَّانٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ

رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ وَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا

يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۳) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے

ہوئے تھے، میں بھی جا کر مجلس میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ میں

نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے نظر آئے اس لئے میں بھی بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے۔

(۲۲۹۷۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَطُولَ

فِيهَا فَأَسْمَعُ بَغَاءَ الصَّبِيِّ لَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّهِ [صححه البخاری (۷۰۷)]

(۲۲۹۴۴) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اوقات میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوتا

ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ ایسی نماز پڑھاؤں گا لیکن پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنانی دیتی ہے تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں

تاکہ اس کی ماں پر یہ چیز دشواری کا سبب نہ بن جائے۔

(۲۲۹۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

كُنْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا مُحْرِمِينَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا قَبُضَ بِصَيْدٍ

مُسْتَدَلَاً أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۵۵۰ مُسْتَدَلَاً أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۲۲۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا، یا یہ کہ اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل و صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۲۹۷۹) فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ [صححه البخاری (۶۹۹۶)، ومسلم (۲۲۶۷)، وابن حبان (۶۰۵۱)].

(۲۲۹۷۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے۔

(۲۲۹۸۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (۲۲۹۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۸۱) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعِ الْأَعْرَجِ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ يَتَسَلَّلَانِ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ وَإِذَا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَرِيدُ أَنْ يُعِينَ صَاحِبَهُ الْمُشْرِكَ عَلَى الْمُسْلِمِ فَاتَيْتُهُ فَضَرَبْتُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا وَاعْتَقَنِي بِيَدِهِ الْأُخْرَى فَوَاللَّهِ مَا أُرْسَلَنِي حَتَّى وَجَدْتُ رِيحَ الْمَوْتِ فَلَوْلَا أَنَّ الدَّمَ نَزَلَهُ لَقَتَلَنِي فَسَقَطَ فَضَرَبْتُهُ فَقَتَلْتُهُ وَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ وَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا فَرَعْنَا وَوَضَعْتُ الْحَرْبُ أَوْرَارَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قِتِيلًا فَسَلَبَهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَتَلْتُ قِتِيلًا وَأُسْلِبَ فَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ فَلَا أَذْرَى مَنْ اسْتَلَبَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا سَلَبْتُهُ فَأَرْضِهِ عَنِّي مِنْ سَلَبِهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَعَمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يَقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقَاسِمُهُ سَلَبَهُ أَرَدُّدُ عَلَيْهِ سَلَبَ قِتِيلِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَرَدُّدُ عَلَيْهِ سَلَبَ قِتِيلِهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَخَذْتُهُ مِنْهُ فَبِعْتُهُ فَأَشْتَرَيْتُ بِحَمِيهِ مَخْرَفًا بِالْمَدِينَةِ وَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَا لِي اعْتَقَدْتُهُ [صححه البخاری (۲۱۰۰) ومسلم (۱۷۵۱) وابن حبان (۴۸۰۵ و ۴۸۳۷)] [راجع: ۲۲۸۸۵]

(۲۲۹۸۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے میدان جنگ میں ایک مسلمان اور ایک مشرک دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا، پھر اچانک ایک مشرک پر نظر پڑی جو اپنے مشرک ساتھی کی مسلمان کے خلاف مدد کے لئے آگے بڑھ رہا تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ پروا کر لیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا، اس نے دوسرے ہاتھ سے میری گردن دبوچ لی اور بچا!! اس نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک مجھے موت کی دستک محسوس نہ ہوئی اور اگر اس کا خون اتنا زیادہ نہ بہتا تو وہ مجھے قتل کر کے ہی دم لیتا، بہر حال! وہ گر گیا اور میں نے اسے مار کر قتل کر دیا اور خود بد حال ہو گیا، اوہراہل مکہ میں سے

جب ہم لوگ فارغ ہوئے اور جنگ کے شعلے بجھ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا ہو، اس کا ساز و سامان اسی کو ملے گا، اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے جس کے پاس بہت زیادہ ساز و سامان تھا، لیکن میں اسے قتل کرنے کے بعد بہت بد حال ہو گیا تھا اس لئے مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا سامان کون اتار کر لے گیا، ایک آدمی ”جو اہل مکہ میں سے تھا“ کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے، اس کا سامان میں لے گیا تھا اس لئے آپ اس کے سامان کے حوالے سے انہیں میری طرف سے کچھ اور دے کر خوش کر دیجئے (اور یہ سامان میرے پاس ہی رہنے دیں)

یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ”جوراء خدا میں قتال کرتا ہے“ کا سامان تقسیم کرنا چاہتے ہو؟ اسے اس کا سامان واپس کرو، نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا، تم اس کے مقتول کا سامان واپس کر دو، چنانچہ میں نے اسے حاصل کر کے آگے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت سے میں نے مدینہ منورہ میں ایک باغ خرید لیا جو کہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے خریدا تھا۔

(۲۲۹۸۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رَجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى دَعَاهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالُوا فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ لِمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَلَاتُوا

(۲۲۹۸۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنائی دی، نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر انہیں بلایا اور پوچھا کہ کیا ماجرا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جلدی جلدی نماز میں شریک ہونا چاہتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو، جب نماز کے لئے آیا کرو تو اطمینان اور سکون کو اپنے اوپر لازم رکھا کرو، جتنی نماز مل جائے، اتنی پڑھ لیا کرو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لیا کرو۔

(۲۲۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفَرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوَسَّ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ [صححه مسلم (۲۹۱۵)]. [انظر بعده].

(۲۲۹۸۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے بہتر آدمی نے مجھ سے بیان کیا، نبی ﷺ جب خندق کھودنے لگے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر کو جھاڑتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ابن سُمَيَّة! افسوس، کہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَرَوْ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ بَيْنَ يَدَيْهِ

(۲۲۹۸۴) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا کہ ابن سمیہ! تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحُصَيْنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي سَفَرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ عَرَّسْتَ بَيْنَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَمَنْ يُوقِظُنَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَعَرَّسَ بِالْقَوْمِ فَاضْطَجَعْنَا وَاسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَلْبَتْهُ عَيْنَاهُ وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ آيْنَ مَا قُلْتَ لَنَا قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَتَيْتُ عَلَى نَوْمَةٍ مِثْلَهَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَانْتَشَرُوا لِحَاجَتِهِمْ وَتَوَضَّأَ فَارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمُ الْفَجْرُ [صححه البخاری (۵۹۵)، وابن خزيمة (۴۰۹)، وابن حبان (۱۰۷۹)].

(۲۲۹۸۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے، رات کے وقت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر تھوڑی دیر کے لئے پڑاؤ کر لیں تو بہتر ہوگا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم نماز کے وقت سوتے رہے تو ہمیں نماز کے لئے کون جگائے گا؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جگاؤں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے پڑاؤ کر لیا اور ہم سب لیٹ گئے، حضرت بلالؓ بھی اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور ان کی آنکھ بھی لگ گئی۔

نبی ﷺ کی آنکھ اس وقت کھلی جب سورج طلوع ہو چکا تھا، نبی ﷺ نے حضرت بلالؓ کو جگا کر فرمایا بلال! وہ بات کہاں گئی جو تم نے ہم سے کہی تھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھ پر ایسی نیند کبھی طاری نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری رگوں کو جب تک چاہا اپنے قبضے میں رکھا، اور جب چاہا واپس لوٹا دیا، پھر لوگوں کو حکم دیا تو وہ قضاء حاجت کے لئے منتشر ہو گئے، وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا تو نبی ﷺ نے انہیں نماز فجر پڑھا دی۔

(۲۲۹۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي طَلِيعَةِ قَبْلِ غَيْقَةٍ وَوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَأَبُو قَتَادَةَ غَيْرُ مُحْرَمٍ فَلَمَّا دَا جِمَارٌ وَخَشِيَ فَطَلَبَ مِنْهُمْ سَوَاطِلَهُمْ يَتَاوَلُوهُ فَاحْتَلَسَ سَوَاطِلَ بَعْضِهِمْ فَصَادَ جِمَارًا وَخَشِيَ فَأَكَلُوهُ ثُمَّ لَحِقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ قَالُوا إِنَّا صَنَعْنَا شَيْئًا لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ أَطْعَمُونَا [راجع: (۲۲۹۳۷)]

(۲۲۹۸۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک دستے کے ساتھ غیہہ اور ودان کی طرف بھیجا، نبی ﷺ

محرم تھے لیکن The Real Muslims Portal ان سے کوڑا پکڑانے کی

درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا، ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے اچک کر ان میں سے کسی کا کوڑا پکڑا اور اس گورخر کو شکار کر لیا، لوگوں نے اسے کھایا، اور جب مقام ابواء میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا کہ ہم نے ایسا کام کیا ہے جس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہمیں بھی اس میں سے کھاؤ۔

(۲۲۹۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۸۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَتَقَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبَهُ وَدَرَعَهُ فَبَاعَهُ بِخُمْسِ أَوَاقٍ

(۲۲۹۸۸) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک کافر کو قتل کیا تو نبی ﷺ نے اس کا ساز و سامان اور زرہ انہیں دے دی جسے انہوں نے پانچ اوقیہ کے عوض بیچ دیا۔

(۲۲۹۸۹) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْأَنْصَارِ لَا إِنْ النَّاسِ دِنَارِي وَالْأَنْصَارُ شِعَارِي لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ شِعْبَةً لَا تَبْعُثُ شِعْبَةً الْأَنْصَارِ وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَنْ وَلِيَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ وَمَنْ أَلَزَعَهُمْ فَقَدْ أَفْرَعَ هَذَا الَّذِي بَيْنَ هَاتَيْنِ وَأَشَارَ إِلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۹۸۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو برسر منبر انصار کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یاد رکھو! لوگ میرے لیے اوپر کا کپڑا ہیں اور انصار میرے لیے نیچے کا کپڑا ہیں (جو جسم سے ملا ہوتا ہے) اگر لوگ ایک راستے پر چل رہے ہوں اور انصار دوسرے راستے پر، تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اس لئے جو شخص انصار کے معاملات کا ذمہ دار بنے اسے چاہئے کہ ان کے نیکو کاروں سے اچھا سلوک کرے اور ان کے گنہگاروں سے تجاوز کرے اور جو شخص انہیں خوفزدہ کرتا ہے وہ اس شخص کو خوفزدہ کرتا ہے جو ان دوستوں کے درمیان ہے یعنی خود نبی ﷺ کی ذات کو۔

(۲۲۹۹۰) حَدَّثَنَا عَلَانُ حَدَّثَنَا هَبْشَمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنِ الْفَضْلِ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ جَاءَ هَذَا مِنْ قِبَلِكُمْ نَا أَمَا الْعَرَفُ حَقَّقَهُ اللَّهُ الْخَلِيلُ عَنْ حَمَلَةَ بْنِ إِسَاسٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةً تُشَبِّهُ عَدْلَ ذَلِكَ قَالَ صَوْمٌ عَرَفَةَ بِصَوْمٍ سَنَتَيْنِ وَصَوْمٌ عَاشُورَاءَ بِصَوْمٍ سَنَةٍ [راجع: ۲۲۸۹۷].

(۲۲۹۹۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے مشابہہ کوئی کلمہ فرمایا کہ عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُسَمِعُنَا الْأَحْيَانَ الْآيَةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَفَّانُ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ مِثْلَهُ سِوَاءَ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۹۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ عَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّرْبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۲۹۹۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مکی اور مکی کھجور، رکشش اور کھجور، سرخ مکی کھجور اور تر کھجور کو ملا کر نیبہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۹۹۳) قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [صححه مسلم (۱۹۸۸)]. [انظر: ۲۳۰۰۶].

(۲۲۹۹۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَآثِنَانَا [راجع: ۱۷۶۸۸].

(۲۲۹۹۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ دعا کہ

عورت کو معاف فرما۔

(۲۲۹۹۵) قَالَ وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَؤُلَاءِ الثَّمَانِ كَلِمَاتٍ وَزَادَ كَلِمَتَيْنِ مِنْ أَحَبَّتَهُ مِنَّا فَأَحْبَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ مِنَّا فَتَرَكَهُ عَلَى الْإِيمَانِ

(۲۲۹۹۵) ابوسلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطا فرما۔

(۲۲۹۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا آهَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ [راجع: ۱۷۶۸۴]

(۲۲۹۹۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِلَّانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ صِيَامَ عَرَفَةَ قَالَ أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ السَّنَةَ [راجع: ۲۲۹۰۴]

(۲۲۹۹۷) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بارگاہِ خداوندی سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سال کے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا مجھے بارگاہِ خداوندی سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۹۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰]

(۲۲۹۹۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

(۲۲۹۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ وَكَانَ بِالْبَيْتِ بِقَاضَاهُ فَيُخْبِي عَنْهُ فَبَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَرَجَ صَبِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ نَعَمْ هُوَ لِي الْبَيْتِ يَأْكُلُ خَزِيرَةَ قَتَادَةَ يَا فُلَانُ أَخْرُجْ فَقَدْ أَخْبَرْتُ أَنَّكَ هَاهُنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يُعْبِيكَ عَنِّي قَالَ إِلَيَّ مُعِيرٌ وَلَيْسَ عِنْدِي قَالَ إِنَّكَ مُعِيرٌ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى أَبُو قَتَادَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ غَدَمِهِ أَوْ مَخَا عَنْهُ كَانَ لَهُ ظِلٌّ الْعَدَسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۹۲۶]

(۲۲۹۹۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی پر قرض تھا، وہ اس سے تقاضا کرنے کے لئے جاتے تو وہ چھپ جاتا، ایک دن وہ اس کے گھر پہنچے تو ایک بچہ وہاں سے نکلا، انہوں نے اس بچے سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں! وہ گھر میں ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں، حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی کہ باہر آؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم اندر ہی ہو، وہ باہر آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم مجھ سے کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں تنگدست ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کھا کر کہو کہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے، اس پر حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اس کا قرض معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۳۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ سَعْدُ كَانَ يَقُولُ لَهُ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَوْلَى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ أَصَابَ حِمَارًا وَحُشِيَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْقِ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلَهُ بَعْدَ فَقَالَ أَبْقِ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَآكَلَهُ أَوْ قَالَ فَكَلَّوْهُ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ مَعْنَى قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۳۰۰۰) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک گور خر جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ حالت احرام میں تھے، انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۳۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي التَّيْمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَرَّوْا خَلْفِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ

(۲۳۰۰۱) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم میرے پیچھے نماز میں قراءت کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھ لو۔

(۲۳۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ قَالَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلَّا الَّذِيْنَ كَذَبْتَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۲۹۰۹]

(۲۳۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ قَالَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلَّا الَّذِيْنَ كَذَبْتَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۲۹۰۹]

میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل ﷺ نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ بَرْزَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا آيَةً أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۳۰۰۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَدْ كَرِهَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔ (۲۳۰۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا الرُّطْبَ وَالرَّهْوَ وَالصَّمْرَ وَالزَّرْبَبَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ [صححه البخاری (۵۶۲۰)، ومسلم (۱۶۸۸)]۔ [راجع: ۲۲۸۸۸]۔

(۲۳۰۰۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچی اور پکی کھجور یا کھجور اور کشمش کو ملا کر نیذمت بناؤ، البتہ علیحدہ علیحدہ ان کی نیذمت بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۲۰۰۶) قَالَ يَحْيَى فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۹۳]۔ (۲۳۰۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ بِأَصْلِ الْحَرَّةِ عِنْدَ بَيُوتِ السُّقْيَا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَعَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ نَدْعُوكَ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَلِمَارِهِمُ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَا بَهَا مِنْ بَنَاءٍ بِخَيْرٍ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

كَمَا حَرَّمَتْ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَمَ [صححه ابن خزيمة (۲۱۰)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۳۰۰۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور حرہ میں پانی کے گھاٹ کے قریب حضرت سعدؓ کی زمین میں نماز پڑھی، پھر فرمایا اے اللہ! تیرے خلیل، بندے اور نبی ابراہیمؑ نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں تیرا بندہ، نبی اور رسول محمد (ﷺ) تجھ سے اہل مدینہ کے لئے اس طرح دعاء مانگ رہا ہوں، کہ تو ان کے صبار، مد اور پھلوں میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہماری نظروں میں مدینہ کو بھی اس طرح محبوب بنا جیسے مکہ مکرمہ کی محبت ہمیں عطا فرمائی ہے، اور یہاں کی وباؤں کو ”خُم“ کی طرف منتقل فرما، اے اللہ! میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے تو نے ابراہیمؑ کی زبانی مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّلَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَابِطٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رِبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلُّوا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا أَلْعَدَّ لَوْ قُتِيهَا [صححه ابن خزيمة (۹۹۰)، وابن حبان (۲۶۴۹)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۹۵/۱).

(۲۳۰۰۸) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اور دیگر صحابہؓ نماز کے لئے کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور نبی ﷺ نے فرمایا کل بھی اس نماز کو اس وقت پڑھنا۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَسَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعِيهِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ [صححه مسلم (۶۸۱)، وابن خزيمة (۲۵۵۸)، وابن حبان (۶۴۳۸)] [راجع: ۲۲۹۱۳]

(۲۳۰۰۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کبھی رات کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں پہلو پر لیٹا کر تھے اور اگر صبح صادق سے تھوڑی ہی دیر پہلے پڑاؤ کیا ہوتا تو اپنی کہنیوں کو زمین پر ٹکا کر اپنا سر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ لیتے تھے (تا کہ نیند نہ آئے)

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الْخُفَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ [راجع: ۲۲۹۰۰]

(۲۳۰۱۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِبِجْمِيهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ [راجع: ۱۹۵۳۹]۔

(۲۳۰۱۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى رُؤْيَا تَعْجِبُهُ فَلْيُحَدِّثْ بِهَا فَإِنَّهَا بُشْرَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا وَلْيَتَّقِ عَنْ يَسَارِهِ وَيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا [راجع: ۲۲۸۹۲]۔

(۲۳۰۱۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۰۱۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ عَنْ كُبَيْشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ أَصْغَى الْإِنَاءَ لِلْهَرَّةِ فَشَرِبَتْ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَاهِينِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَاهَاتِ [راجع: ۲۲۹۵۰]۔

(۲۳۰۱۳) کبشہ بنت کعب ”جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پیئے گی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہوگئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا جتنی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۴) حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الرَّقْمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضِعَ لَهُ وَضُوءٌ فَوَلَّغَ فِيهِ السَّنُورَ فَأَخَذَ يَتَوَضَّأُ فَقَالُوا يَا أَبَا قَتَادَةَ قَدْ وَلَّغَ فِيهِ السَّنُورَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السَّنُورُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَإِنَّهُ مِنَ الطَّوَاهِينِ أَوْ الطَّوَاهَاتِ عَلَيْكُمْ

(۲۳۰۱۴) کبشہ بنت کعب ”جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پیئے گی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہوگئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھیجتی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۳۰۱۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پینے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرکاء کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ مُعَبِّدٍ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ وَنَحْنُ نَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ أَتَدُلُّونَ مَا تَقُولُونَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَوَبَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

(۲۳۰۱۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

(۲۳۰۱۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنُ مُعَبِّدٍ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْبَى يَعْنِي لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۲۹۰۰]۔

(۲۳۰۱۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانِ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ النَّاسَ سِرْفَةَ الْإِدَى يَسْرِقُونَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُونَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا أَوْ قَالَ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [صححه ابن خزيمة (۶۶۳)، وابن حبان (۱۸۸۸)]۔

والحاكم (۲۹۲/۱). قال شعيب: صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۱۹) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان نماز میں کس طرح چور کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح کہ رکوع و سجود اچھی طرح مکمل نہ کرے۔

(۲۲۰۲۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].
(۲۳۰۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۳۰۲۱) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ردے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۰۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ وَهُوَ حَامِلٌ ابْنَةً زَيْنَبَ عَلَى عُنُقِهِ فَيَوْمَ النَّاسِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۳۰۲۲) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۰۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَاهُ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَبَذَّرَ الرُّطْبُ وَالزَّهْوُ جَمِيعًا أَوْ التَّمْرُ وَالزَّرْبُ جَمِيعًا وَقَالَ ابْنُ دَاوُدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۳۰۲۳) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (کھجور کی مختلف اقسام کو) ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر نیند بنانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کی نیند بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۳.۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءُ فَلَا يَسْتَنْجِيَنَّ بِيَمِينِهِ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ وَلَا يَمَسْ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۳.۲۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳.۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ يُسَمِعُنَا الْآيَةَ أَخْبَانًا فَيُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ وَيُطِيلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى مِنَ الْفَجْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳.۲۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۳.۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبِي وَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۳.۲۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور اپنے اوپر سکون و اطمینان کو لازم کرلو۔

(۲۳.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةَ فَقَالَ اخْتَسِبْ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةً سَتَيْنِ مَا صِيئَةٍ وَمُسْتَقْبَلَةٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَحْيَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسِيلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ قَالَ اخْتَسِبْ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةً سَنَةٍ

(۲۳۰۲۷) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پھر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعَمَّاسِ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّرْقِيِّ، يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَابْتَنَتْ عَلَى عَاتِقِهِ (وَقَالَ مَرَّةً: حَمَلُ أُمَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّي) وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَوْ يَسْجُدَ وَضَعَهَا، فَإِذَا قَامَ أَخَذَهَا. [راجع: ۲۲۹۰۴]

(۲۳۰۲۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ یا امیہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰]

(۲۳۰۲۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۳۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ [راجع: ۲۲۹۱۹]

(۲۳۰۳۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا خالق ہے۔

(۲۳۰۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ الصُّبْحُ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۳۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحُ بِمِمْبِهِ وَإِذَا بَالَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِمِمْبِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۳۰۳۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔ (۲۲۰۲۳) قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أَخَذَ فَلَا يَأْخُذُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أَغْطَى فَلَا يُعْطِي بِشِمَالِهِ [راجع: ۱۹۶۴۰].

(۲۳۰۳۳) عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، جب پیئے تو بائیں ہاتھ سے نہ پیئے، جب کوئی چیز پکڑے تو بائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَقَّى رَجُلٌ مِنَّا قَاتِنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ دِينٍ قَالُوا نَعَمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ لَهَا قِضَاءً قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ لَهَا مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَصَلُّوا أَنْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُضِيَتْ عَنْهُ أَصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ إِنْ قُضِيَتْ عَنْهُ بِالْوَفَاءِ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَفَدَّهَبَ أَبُو قَتَادَةَ فَقَضَى عَنْهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَ مَا عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ [صححه ابن حبان (۳۰۵۸ و ۳۰۵۹ و ۳۰۶۰). وقال الترمذی

حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۴۰۷، الترمذی: ۱۰۶۹، النسائی: ۶۵/۴ و ۳۱۷/۷). قال شعيب

صحيح بطريقه، شہ اھدہ، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰

(۲۳۰۳۴) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ وہ اس کا جنازہ پڑھادیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے اوپر کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں اٹھارہ درہم، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس کا قرض ادا کر دوں تو کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھادیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کا پورا قرض ادا کر دو تو میں اس کا جنازہ پڑھادوں گا، چنانچہ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اس کا قرض ادا کر دیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا سارا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۳۰۳۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَوْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِالرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُطِيلُ فِي الْأَوَّلَيْنِ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۳۰۳۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت بھی بکھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

حَدِيثُ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيُّ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَشَكَوْا إِلَيَّ قَامَرَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَنْظُرُوا إِلَيَّ هَلْ أَنْبْتُ بَعْدُ فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبْتُ فَخَلَى عَنِّي وَالْحَقْنِي بِالسَّبِي [راجع: ۱۸۹۸۳]۔

(۲۳۰۳۶) حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے، میں ان لوگوں میں سے تھا جن کے بال نہیں آگے تھے لہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔

(۲۳۰۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعَ عَطِيَّةَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ حَكَمٍ سَعْدٍ فِيهَا غُلَامًا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبْتُ فِيهَا لَهَا آتَا ذَا بَيْنٍ أَظْهَرَ كُمْ [راجع: ۱۸۹۸۳]۔

(۲۳۰۳۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے، میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، انہوں نے میرے زیر ناف بال اگے ہوئے نہیں پائے، اسی وجہ سے آج میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السَّلْمِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۸) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ عُمَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السَّلْمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَمَّا أَنْبَأَ بِهِ عَلِيٌّ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةً تَكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مُحْضُورَةٌ مُقْبَلَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ عَلَى رَأْسِكَ مِثْلَ الرُّمْحِ فَإِذَا اعْتَدَلَتْ عَلَى رَأْسِكَ فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسَجَّرُ فِيهَا جَهَنَّمَ وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا حَتَّى تَزُولَ عَنْ حَاجِبِكَ الْإِيمَنُ فَإِذَا زَالَتْ عَنْ حَاجِبِكَ الْإِيمَنُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مُحْضُورَةٌ مُقْبَلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ

(۲۳۰۳۸) حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جس سے آپ باخبر ہیں اور میں ناواقف ہوں اور وہ یہ کہ دن رات کے وہ کون سے اوقات ہیں جن میں آپ نماز کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لیا کرو تو طلوع آفتاب تک نماز سے رکے رہا کرو جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی مانند برابر ہو جائے جب ایسا ہو جائے تو یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہاری دائیں جانب سے ڈھل جائے، جب ایسا ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھ لو۔

(۲۳۰۳۹) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ بْنِ كَثِيرٍ السَّقَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نُبَهَانَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا كُنَّا بِالْعُرْجِ إِذَا نَحْنُ بِعَجِيَةٍ تَضْطَرُّ فَلَمْ تَلْبُثْ أَنْ مَاتَتْ فَأَخْرَجَ لَهَا رَجُلٌ خِرْقَةً مِنْ عَيْبِهِ فَلَقَّحَهَا فِيهَا وَدَفَنَهَا وَخَدَّ لَهَا فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا أَتَيْنَا مَكَّةَ فَإِنَّا لِبِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْنَا شَخْصٌ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَاحِبُ عَمْرُو بْنِ جَابِرٍ قُلْنَا مَا نَعْرِفُهُ قَالَ أَيُّكُمْ صَاحِبُ الْجَانِّ قَالُوا هَذَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا أَمَا إِنَّهُ لَقَدْ كَانَ مِنْ آخِرِ النَّسْعَةِ مَوْتًا الْيَدَيْنِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ

(۲۳۰۳۹) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے جب مقام عرج میں پہنچے تو وہاں ایک سانپ ترپتا ہوا نظر آیا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا ایک آدمی نے اپنے سامان میں سے ایک کپڑا نکالا اور اسے اس میں لپیٹ کر زمین کھود کر اس میں دفن کر دیا جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرام میں ہی تھے کہ ایک آدمی ہمارے پاس آ کر رکا اور کہنے لگا کہ تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے پھر اس نے پوچھا کہ اس سانپ کا کفن دفن کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے اس آدمی کی طرف اشارہ کر دیا وہ کہنے لگا کہ اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ ان نو آدمیوں میں سب سے آخر میں مرنے والا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کریم سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

(۲۳۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَمَقْتُ صَلَاتَهُ لَيْلَةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ثُمَّ نَامَ فَلَمَّا كَانَ نِصْفَ اللَّيْلِ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا آيَاتَ الْعَشْرِ آخِرَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَلَا أَذْرَى أَقِيَامُهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا آيَاتِ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا أَذْرَى أَقِيَامُهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

(۲۳۰۴۰) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھا تو رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا موقع ملا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر سو گئے نصف رات کو بیدار ہوئے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی، مسواک کی وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اب مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام زیادہ لمبا تھا یا رکوع سجدہ پھر دوبارہ سو گئے تھوڑی دیر بعد اٹھے اور یہی سارا عمل دہرایا اور پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ گیارہ رکعتیں پڑھ لیں۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَخَرَجَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ قُلْ فَسَكْتُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ فَلَمَّا يَكْفِيكَ كُلُّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ [قال الترمذی: حسن]

صحیح غریب قال الألبانی حسن (ابوداؤد: ۵۰۸۲، الترمذی: ۳۵۷۵، النسائی: ۲۵۰/۸)۔

(۲۳۰۴۰) حضرت عبداللہ بن غیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش بھی ہو رہی تھی اور اندھیرا بھی تھا، ہم لوگ نماز کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں خاموش رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا تو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو روزانہ دوسرے مرتبہ تمہاری کفایت ہوگی۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ رضی اللہ عنہ

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَوْلَادٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدٌ زَوَايَاهَا وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِنْ مَضْرُ [راجع: ۱۸۰۱۴]

(۲۳۰۴۱) حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رات کے وقت حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے نبی کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرما دے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر تین بچے ہوں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا تب بھی یہی حکم ہے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے آگ کے لیے اتنا پھیلا یا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائے گا اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت سے ستر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

تاسع مسند الانصار

حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۰۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبُكْرُ بِالْبُكْرِ جَلْدٌ مِائَةً وَتَفِيءُ بجانب (۴۴۲۵)۔

[الترمذی: صحیح]۔ [انظر: ۲۳۰۷۹، ۲۳۰۹۲، ۲۳۱۰۹، ۲۳۱۱۴]۔

(۲۳۰۴۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۴۳) حَدَّثَنَا مَعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمْسُوهُمَا فِي تَاسِعَةٍ وَسَابِعَةٍ وَخَامِسَةٍ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ [انظر: ۲۳۰۴۸، ۲۳۰۵۰، ۲۳۰۹۹]۔

(۲۳۰۴۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ ذِكْرَهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ بَيِّنًا أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا يَعْصِدُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَعْصُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَدًّا فَعَجَّلْ لَهُ عِقَابَهُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَإِنْ أَخَّرَ عَنْهُ فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذِّبُهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ [انظر: أبو أسماء أو أبو الأشعث: ۲۳۰۴۵، ۲۳۰۴۶، ۲۳۱۱۱]۔

(۲۳۰۴۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قاتل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو گئی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۴۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۴۴]۔

(۲۳۰۴۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا كَمَا أَخَذَ عَلَى النَّسَاءِ أَوْ عَلَى النَّاسِ لَذِكْرٍ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۰۴۴].

(۲۳۰۴۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَتَقَلُّتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ تَقَرُّوْنَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [صححه ابن خزيمة (۱۵۸۱)، حسنه الترمذی، قال الألبانی: صحيح. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۰۵۳].

[۲۳۱۲۹، ۲۳۱۲۶، ۲۳۱۲۵، ۲۳۱۲۳، ۲۳۰۷]

(۲۳۰۴۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ فَرُفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَاتِمِسُوا فِي السَّابِعَةِ أَوْ السَّابِعَةِ أَوْ الْخَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۴۳].

(۲۳۰۴۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شبِ قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں ٹکرا کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شبِ قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں ٹکرا کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھائی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شبِ قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۹) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانَ الْعَنَسِيُّ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُ اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلَّى تَقَبَّلَتْ صَلَاتُهُ [صححه البخاری (۱۱۵۴)، وابن حبان (۲۵۹۶)].

(۲۳۰۴۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو اور لوں کہے ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود

نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر یہ دعا کرے کہ پروردگار! مجھے معاف فرمادے یا جو بھی دعا کرے وہ ضرور قبول ہوگی پھر اگر وہ عزم کر کے اٹھتا ہے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

(۲۳۰۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيِّ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَهُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدَّرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فِي تَاسِعَةٍ أَوْ سَابِعَةٍ أَوْ خَامِسَةٍ [راجع: ۲۳۰۴۳]

(۲۳۰۵۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۵۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ [إخرجه البخاری (۳۴۳۵) ومسلم (۲۸)]

(۲۳۰۵۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت اور جہنم برحق ہے تو اللہ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

(۲۳۰۵۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرَ بْنَ هَانِيٍّ يُحَدِّثُ بِهِذَا الْحَدِيثَ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ مِنْ أَبْوَابِهَا السَّمَاوِيَّةِ مِنْ أَيَّهَا شَاءَ دَخَلَ [صححه البخاری (۳۴۳۵)، ومسلم (۲۸)]

(۲۳۰۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس کے آخر میں جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کا ذکر ہے۔

(۲۳۰۵۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَوَايَةً يَبْلُغُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [صححه البخاری (۷۵۶)، ومسلم (۳۹۴)، وابن

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۰۵۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي أَخَذْتُ عَلَى النِّسَاءِ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي الْهَذَلِيُّ أَحْفَظُ لِي هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ عِنْدَ الزُّهْرِيِّ قَالَ لِي الْهَذَلِيُّ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَرَوْهُ مِثْلَ هَذَا قَطُّ يَعْنِي الزُّهْرِيُّ [صححه البخاری (۱۸)، ومسلم (۱۷۰۹)، والحاكم (۳۱۸/۲)]. [انظر: ۲۳۱۱۲، ۲۳۱۱۳].

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَهُ مِنْ جَدِّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَعُبَادَةُ نَقِيبٌ وَهُوَ مِنَ السَّبْعَةِ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَلَا نَنْزَاعُ الْأَمْرَ أَهْلَهُ نَقُولُ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُ قَالَ سُفْيَانُ زَادَ بَعْضُ النَّاسِ مَا لَمْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا [انظر: ۲۳۰۱۴].

(۲۳۰۵۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر نیکی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الْيَقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ [قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۲۳۰۷۵، ۲۳۰۷۶، ۲۳۰۷۷، ۲۳۰۷۸].

(۲۳۰۵۶) حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں جہاد کیا کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ يُؤْخِرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَفِّيهِمَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ فُتِيَتْهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا [انظر: ۲۳۰۵۸، ۲۳۰۶۶، ۲۳۰۶۷، ۲۳۰۶۸، ۲۴۳۰۳]

(۲۳۰۵۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غنیمت ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۵۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكْرٍ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۵۷]

(۲۳۰۵۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ أَنَا سَبْعُونَ الْفِضَّةَ مِنَ الْمَغَانِمِ إِلَى الْعَطَاءِ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّهَبِ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ أَزْبَى [صححه مسلم (۱۰۸۷)] - [انظر: ۲۳۱۰۶]

(۲۳۰۵۹) ابوالاشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مالِ غنیمت سے حاصل ہونے والی چاندی کو لوگ وظیفہ کی رقم حاصل ہونے پر موقوف کر کے بیچا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے سونے کی سونے کے بدلے چاندی کی چاندی کے بدلے کھجور کی کھجور کے بدلے گندم کی گندم کے بدلے جو کی جو کے بدلے اور نمک کے بدلے نمک کی بیج سے منع فرمایا ہے الایہ کہ وہ برابر برابر ہو جو شخص اضافہ کرے یا اضافہ کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

(۲۳۰۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ الْمُصْبِحِ أَوْ أَبِي الْمُصْبِحِ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَمَا تَحَوَّزَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ فَقَالَ مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي قَالُوا قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ إِنْ شُهِدَاءُ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْبُطْنُ وَالْفِرْقُ وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَكُذَا جَمَعَاءَ [راجع: ۲۷۹۰۰]

(۲۳۰۶۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے

لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے) (۲۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَزَّازِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي يُقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْبُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْءُ تَمَوَّثٌ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ يَعْنِي النَّفْسَاءَ

(۲۳۰۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم لوگ اپنے درمیان شہید کے سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو راہِ خدا میں لڑے اور مارا جائے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانے والا بھی شہید ہے، طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(۲۳۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمَصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ أُمِّرَةَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مَسْكُونٌ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْفَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُلَوِّخُوا عَنْ وَقْفِهَا فَصَلُّوْهَا لَوْ قَفِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَذْرَكْتَهُمْ مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتَ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۳۳، ابن ماجه: ۱۲۵۷)].

قال شعب: صحيح دون ((إن شئت)). [انظر: ۲۳۱۷۰].

(۲۳۰۶۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۹۸)]. قال شعب:

صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات. [انظر: ۲۳۰۶۴].

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے دنیوی و آخریٰ سعادت دے گا۔

وَفِي الْأَخِرَةِ مِثْلُ "بُشْرَى" كِي تَفْسِيرِ پُوچھی تُو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأَخِرَةِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي أَوْ أَحَدٌ قَبْلَكَ قَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳]۔

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأَخِرَةِ مِثْلُ "بُشْرَى" کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُبِيرَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا لَيْسَتْ لِي بِمَالٍ وَأَرْمَى عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ سَرَّكَ أَنْ تَطُوقَ بِهَا طَوْفًا مِنْ نَابِ قَابِلُهَا [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۴۱۶، ابن ماجه: ۲۱۵۷)۔ قال شعيب: حسن وهذا إسناده ضعيف]۔

(۲۳۰۶۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی میں نے سوچا کہ میرے پاس مال و دولت تو ہے نہیں میں اسی سے راہ خدا میں تیر اندازی کیا کروں گا پھر میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہاری گردن میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے ضرور قبول کرلو۔

(۲۳۰۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُمَيْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ أُمِّهِ امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ سَبِّحُوا أَمْرَاءَ يَسْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ حَتَّى لَا يُصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ نَصَلِّيَ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ وَهَذَا الصَّوَابُ [راجع: ۲۳۰۵۷]۔

(۲۳۰۶۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں بھٹلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرَهُ قَالَ عَنِ ابْنِ أُمِّرَةَ عِبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۰۶۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَائِهِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [صححه الحاكم (۱۰۹/۲)]. قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۴/۶). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۳۱۰۷، ۲۳۱۷۱].

(۲۳۰۶۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۰۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيُّ ثُمَّ الْجُمُعِيُّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُعَدَجِيَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ قَدْ كَرَّ الْمُعَدَجِيُّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَدْ كَرَّ لَهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوُتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يَضِعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ [صححه ابن حبان (۱۷۳۲)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۰، ابن ماجه: ۱۴۰۱). [انظر: ۲۳۱۳۲].

(۲۳۰۶۹) محمد جی ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محمد جی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرنے کے ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَتَقَلُّتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي

لَا رَأْيَ لَكُمْ تَفْرُقُوا وَرَأَى إِمَامُكُمْ قَالُوا نَعَمْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَفْعَلُ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۰۷۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو! کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَامُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةُ مِائَةِ عَامٍ وَقَالَ عَفَّانُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَغْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تَخْرُجُ الْأَنْهَارُ الْأَرْبَعَةُ وَالْعَرْشُ مِنْ فَوْقِهَا وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [صححه الحاكم (۸۰/۱)] قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (الترمذی: ۲۵۳۱)۔ [انظر: ۲۳۱۱۸]۔

(۲۳۰۷۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ [صححه البخاری (۶۵۰۷)، ومسلم (۲۶۸۳)، وابن حبان (۳۰۰۹)]۔ [انظر: ۲۳۱۲۴]۔

(۲۳۰۷۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو نا پسند کرتا ہے۔

(۲۳۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [صححه البخاری (۶۹۸۷)، ومسلم (۲۲۶۴)]۔ [راجع مسند أنس: ۱۲۹۶۱]۔

(۲۳۰۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [راجع: ۲۳۰۷۳]۔

(۲۳۰۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھایا سوواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ إِسْحَاقُ الْأَعْرَجُ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مُعَدْيٍ كَرِبَ الْكِندِيُّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِندِيُّ فَقَدَا كُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعِبَادَةَ يَا عِبَادَةُ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا فِي شَأْنِ الْأَخْمَاسِ فَقَالَ عِبَادَةُ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوِهِمْ إِلَى بَعْثَرٍ مِنَ الْمُقْسِمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَلَ وَبَرَّةَ بَيْنَ أُنْمَلَتِيهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَحِيطَ وَأَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْغَرَ وَلَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَعَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُغُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْخَضِرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ النَّعَمِ وَالنَّهَمِ [راجع: ۲۳۰۵۶]

(۲۳۰۷۵) حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ البودرداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہما بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت البودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں فُس کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور فُس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور فُس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھا کہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کہ خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيدِ عَنْ

الْحَرْبِ وَكَانَ عِبَادَةٌ مِنْ الْإِنْسِيِّ عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوا فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى عَلَى بَيْعَةِ النَّسَاءِ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمُنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَلَا تَنَازُعٍ فِي الْأَمْرِ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا نَمِمْ [راجع: ۱۵۸۳۷].

(۲۳۰۷۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہتھی اور آسانی اور حتی وستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۷۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّمِيمِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [أَخْرَجَهُ الطَّبَايَسِيُّ (۵۸۷)]. قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ بِشَوَاهِدِهِ وَهَذَا إِسْنَادٌ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.]

[انظر: ۲۳۱۷۸، ۲۳۱۸۰]

(۲۳۰۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۰۷۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّمِيمِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُعَوِّدُونِي فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَسَكُّوهُ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَقُلْتُ لَا مَرَاتِي أَنْسِيْدِي فَقُلْتُ مَنْ أَسْلَمَ ثُمَّ هَاجَرَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَهِدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْفَرْقُ شَهَادَةٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ

(۲۳۰۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا لوگ پھر بھی خاموش رہے نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بیٹھا دو اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے عرض کیا جو شخص اسلام لائے ہجرت کرے پھر راہِ خدا میں شہید ہو جائے تو وہ شہید ہوتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۰۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ

بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ كَرَبَ لَهُ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَإِذَا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي ثَلَاثَ مِرَارٍ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيْبُ جِلْدٌ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ وَالْبِكْرُ جِلْدٌ مِائَةٍ وَنَفَى سَنَةً [راجع: ۲۳۰، ۴۲].

(۲۳۰، ۴۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰، ۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرَفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ قَالَ رَزَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسُ صَلَوَاتِ الْفَرَضِ عَلَى عِبَادِهِ مِنْ أَحْسَنِ وَضُوءِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ لَوْ فُتِحَتْ قَاتَمُ رُكُوعُهُمْ وَسُجُودُهُمْ وَخُشُوعُهُمْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۰، ۸۰) محدثی ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محدثی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰، ۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ زَيَْادٍ حَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ اتَّخَذَ فِيهِ الْمَوْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَوْصِنِي وَاجْتَهِدِي لِي فَقَالَ أَجْلِسُونِي قَالَ يَا بَنِي إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقَّ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تُلْزِمَ بِالْقَدْرِ خَيْرَهُ وَشَرَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ مَا خَيْرُ الْقَدْرِ وَشَرُّهُ قَالَ تَعَلَّمِ أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيَصِيكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ يَا بَنِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْفَلَقَ ثُمَّ قَالَ اكْحَبْ فَكِدْ فَبَلَغَ ذَلِكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ

كَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا بُنَيَّ إِنَّ مِثَّ وَلَسْتُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلْتُ النَّارَ [قال الترمذی فی الأول: غریب. وفی الثاني: حسن صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۱۵۵ و ۳۱۹۰). قال شعیب: صحیح وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۰۸۳].

(۲۳۰۸۱) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ (اپنے والد) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت بیمار تھے اور میں سمجھتا تھا کہ یہ ان کا مرض الوفات ہے میں نے ان سے عرض کیا ابا جان! مجھے جہان پھٹک کر کوئی وصیت کر دیجئے انہوں نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھا دو جب انہیں اٹھا کر بٹھا دیا گیا تو فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور علم باللہ کی حقیقت نہیں جان سکتے جب تک تم اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہ لاؤ! میں نے عرض کیا ابا جان! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ تقدیر کا کون سا فیصلہ میرے حق میں اچھا ہے اور کون سا برا؟ فرمایا تم اس بات کا یقین رکھو کہ جو چیز تم سے چوک گئی وہ تمہیں پیش نہیں آ سکتی تھی اور جو پیش آ گئی وہ چوک نہیں سکتی تھی! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو لکھ دیا! بیٹا! اگر تم مرتے وقت اس عقیدے پر نہ ہوئے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُومُوا نَسْتَهَيِّثُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَامُ لِي إِنَّمَا يَقَامُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۳۰۸۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ ہم نبی ﷺ سے اس منافق کے متعلق فریاد کرتے ہیں! نبی ﷺ نے فرمایا میرے سامنے کھڑا ہونے سے بچا جائے کھڑا ہونا تو اللہ کے لئے ہے۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ أَوْصَانِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَوْصِيكَ أَنْ تَوْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَوْمِنَ أَذْخَلَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّارَ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَكْتُبْ قَالَ وَمَا أَكْتُبُ قَالَ فَأَكْتُبُ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ [راجع: ۲۳۰۸۱]

(۲۳۰۸۳) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا! میں تمہیں ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اگر تم تقدیر پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا، اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک

ہونے والے واقعات کو لکھ دیا۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي آتَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُرْمَلَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرَقِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بَنِي إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ قَالَ فَرَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعُصْفُورَ فَنَزَعَهُ مِنِّي فَيُرْسِلُهُ وَيَقُولُ أَيُّ بَنِي إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا يَتَبَّهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ [انظر: ۲۳۱۷۲]۔

(۲۳۰۸۳) عبد اللہ بن عباد زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بنی اہاب نامی اپنے کنوئیں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا میں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۰۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْقُنْسِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَلَالٌ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْحُمْرِ بِاسْمِ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۳۸۵)]۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف۔

(۲۳۰۸۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ شراب کو دوسرا نام دے کر اسے حلال سمجھے گا۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَيْضًا حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْكَافِرِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَيْرٌ نَحْبُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ إِلَّا الْمَقْتُولُ وَقَالَ رَوْحُ إِلَّا الْقَتِيلُ عَلَى سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ لِيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۳۵۰۶)]۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي۔ [انظر: ۲۳۱۲۸]۔

(۲۳۰۸۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پروردگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہ خدا میں شہید ہونے والے کے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۰۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُعْمَرٍ عَنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَدِينَةِ فَكُنْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي قَوْلَ اللَّهِ

لَئِنْ اسْتَشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْوَهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَوَفَ أُحَدِّثُكُمْوَهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ [صححه مسلم (۲۹)] - [انظر: ۲۰۳۸۸]

(۲۳۰۸۷) مناجی کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات زندگی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے لگا انہوں نے مجھے منع کرتے ہوئے فرمایا کیوں روتے ہو؟ بخدا! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اگر سفارش قبول کی گئی تو میں تمہارے حق میں سفارش کروں گا اور جہاں تک میرے بس میں ہوا تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث بھی سنی ہے اور تمہارے لئے اس میں کوئی خیر ہے بخدا! وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے البتہ ایک حدیث ہے جو آج میں تم سے بیان کر رہا ہوں جبکہ میرا احاطہ کر لیا گیا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۳۰۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُةٍ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ النَّارَ

(۲۳۰۸۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۸۹-۲۳۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَمِينُ ابْنِ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَالتَّيَمُّنُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا فِي وَتَرٍ فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا ثُمَّ وَقَفَتْ لَهُ غُفْرَةٌ لَهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [انظر: ۲۳۱۲۱، ۲۳۱۴۳]

(۲۳۰۸۹-۲۳۰۹۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۰۹۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَمِينُ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَدْوَا الْحَيْطُ وَالْمَحِيطُ وَإِيَّاكُمْ وَالْعُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۰۹۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی دھاگرہ بھی ہو تو واپس کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ یہ قیامت کے دن خائن کے لئے باعث شرمندگی ہوگی۔

(۲۳۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَثَّرَ عَلَيْهِ كَرَبٌ لِدَلِّكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْيَبُّ بِالْيَبِّ وَالْيَكْرُ بِالْيَكْرِ الثَّيْبُ جِلْدٌ مَائَةٌ وَزَجَمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْيَكْرُ جِلْدٌ مَائَةٌ ثُمَّ نَفَى سَنَةً [راجع: ۲۳۰۹۲]

(۲۳۰۹۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر نزول وحی کے وقت شدت کی کیفیت ہوتی تھی اور روئے انور کا رنگ بدل جاتا تھا، ایک دن وحی نازل ہوئی اور وہ کیفیت دور ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرو! مجھ سے یہ بات حاصل کرو! اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا کنوارا لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۹۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَعَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَكْرَهِ وَالْمُنْشَطِ وَالْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْثَّوْرَةِ عَلَيْنَا وَأَنْ نَقِيمَ الْأُسْتِنَا بِالْعَدْلِ أَيْمَانًا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّمَا قَالَ عَفَّانُ أَلْسِنَتَنَا [راجع: ۱۵۷۳۸]

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہرنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَتَصْدِيقُ بِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّمَاخَةُ وَالصَّبْرُ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَتَّبِعِ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَيْءٍ قَضَى لَكَ

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا طبیعت کی نرمی اور صبر کرنا، سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے بھی نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو فیصلہ فرمایا ہو، اس میں اللہ تعالیٰ کے متعلق برا گمان نہ رکھو۔

(۳۲۰۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ قَدَرٌ هَذِهِ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ (۲۳۰۹۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک اونٹ کے پہلو سے ایک بال توڑا اور فرمایا لوگو! تمہیں کو نکال کر میرے لیے مال غنیمت میں سے اتنی مقدار بھی حلال نہیں ہے اور تم بھی تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۲۰۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْهُبُ اللَّهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ [قال الألبانی حسن صحیح (النسائی: ۱۳۱/۷) قال شعيب: إسناده حسن في المتابعات والشواهد] [راجع: ۲۳۰۵۶]۔

(۲۳۰۹۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں جہاد کیا کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۳۲۰۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَبُو الْوَلِيدِ بَدْرِيُّ عَقْبَى شَجَرِي وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۰۹۷) یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الولید ہے وہ بدری صحابی ہیں بیعت عقبہ اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور فقہاء مدینہ میں شامل تھے۔

(۳۲۰۹۸) حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قَالَ يَقَالُ لَهُ الْمُخَذَجِيُّ قَالَ كَانَ بِالشَّامِ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ الْوُثَرُ وَاجِبٌ قَالَ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَزْعُمُ أَنَّ الْوُثَرَ وَاجِبٌ قَالَ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى

الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِمْ لَمْ يَصُغْ مِنْهُمْ شَيْئًا جَاءَ وَلَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَبَّحَهُنَّ اسْتَحْفَافًا جَاءَ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۰۹۶].

(۲۳۰۹۸) مخدجی ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ تو واجب (فرض) ہیں وہ مخدجی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد تو رکوا واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَرُفَعْتُ فَقَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَرُفَعْتُ فَالتِمَسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْعَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۹۳]

(۲۳۰۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں ٹکرا کر رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں ٹکرا کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۱۰۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ وَقَالَ التَّمِسُوَهَا فِي التَّاسِعَةِ الَّتِي تَبْقَى

(۲۳۱۰۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَحَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتْرِهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [راجع: ۲۳۰۷۳]

(۲۳۱۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۷۳]

(۲۳۱۰۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے

(۲۳۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا لِعِبَادَةِ فَقَالَ عُبَادَةُ لَا أَبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ فِيهَا مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر بیچا جائے، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ نمک کا بھی تذکرہ فرمایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرمایا وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ سکتے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس علاقے میں نہ ہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

(۲۳۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشِطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا وَلَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِمْ [راجع: ۲۳۰۵۵]

(۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہر تنگی اور آسانی اور جستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَ وَلَهُي الرَّجْعَةُ الثَّلَاثُ [انظر: ۲۳۱۰۴۲]

(۲۳۱۰۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دیہات میں ایک چوتھائی مال غنیمت انعام میں تقسیم کر دیا اور واپسی پر ایک تہائی تقسیم کر دیا۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے حدیث نمبر ۲۳۱۰۳۲ دیکھئے۔

(۲۳۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْتَمَرُ بِالْتَمَرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ فِيهِ الْأَوْصَافُ فَيَبْعُو كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ [راجع: ۲۳۰۵۹]

(۲۳۱۰۶) ابوالاشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مال غنیمت سے حاصل ہونے والی چاندی کو لوگ وظیفہ کی رقم حاصل ہونے پر موقوف کر

کے بچا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی سونے کے بدلے چاندی کی چاندی کے بدلے کھجور کی کھجور کے بدلے گندم کی گندم کے بدلے جو کی جو کے بدلے اور نمک کے بدلے نمک کی بیج سے منع فرمایا ہے الایہ کہ وہ برابر برابر ہو جو شخص اضافہ کرے یا اضافہ کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

(۲۳۱۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا يَتَوَى فِي غَرَاتِهِ إِلَّا عَقْلًا فَلَهُ مَا نَوَى قَالَ بَهْزٌ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ [راجع: ۶۸، ۲۳۰].

(۲۳۱۰۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْفَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنُ هُرْمَزٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزُولَ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ إِمَّا فِي كَنْبَسَةٍ وَإِمَّا فِي بَيْعَةٍ فَقَامَ عُبَادَةُ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۲۵۴، النسائی: ۲۷۴/۷ و ۲۷۵)].

(۲۳۱۰۸) ایک مرتبہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کسی گرجے یا عبادت خانے میں جمع ہوئے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے اور ایک راوی کے بقول نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، اور ایک راوی کے بقول یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اضافہ کرے یا اضافے کا مطالبہ کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز کی اجازت دی ہے کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچ سکتے ہیں جیسے چاہیں۔

(۲۳۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثِّيبَ بِالثِّيبِ وَالْبُكْرَ بِالْبُكْرِ الثِّيبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ وَالْبُكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى [راجع: ۴۲، ۲۳۰].

(۲۳۱۰۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے نہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں

کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يُعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ [راجع: ۲۳۰۴۲]۔
(۲۳۱۱۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنِ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ النَّاسِ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَغْتَبُوا وَلَا يَفْضَحُوا بَعْضًا وَلَا يَنْصَبُوا فِي مَعْرُوفٍ لِمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا مِمَّا نَهَى عَنْهُ فَأَلِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أُخِرَ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ عَقَرُ لَهُ [صححه مسلم (۱۷۰۹)، وابن حبان (۴۴۰۵)] [راجع: ۲۳۰۴۴]۔

(۲۳۱۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونَ فِي مَعْرُوفٍ لِمَنْ أَتَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ عَقَرُ لَهُ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔

(۲۳۱۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۱۳) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَعَرَفْتُ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ أَوْ قَالَ كَفَّارَةٌ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔

(۲۳۱۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخِي يَتَى رَقَاشٍ عَنْ

عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ الْوُحَى عَلَيْهِ كَرَبَ لِلذِّكْرِ وَتَرَبَّدَ

وَجْهَهُ فَأَوْحَى إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ

لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجَمًا بِالْحِجَارَةِ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ

نَفَى سَنَةً [راجع: ۲۳۰۴۲]۔

(۲۳۱۱۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی ﷺ کو سخت تکلیف ہوتی تھی

اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ

سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ

بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت

کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ

عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عَمْرِكَ وَيُسْرِكَ

وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرُهُ عَلَيْكَ وَلَا تَنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ لَكَ [صححه البخاری (۷۰۵۵)]،

وَمُسْلِم (۱۷۰۹)]۔ [انظر: ۲۳۱۱۶، ۲۳۱۱۷]۔

(۲۳۱۱۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہر شے اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے

اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات

کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۱۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حَيَّانِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ جُنَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبَادَةَ بِمِثْلِهِ

(۲۳۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ لَعَلَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ حَدَّثَهُ عَنْ

جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَمْ

يَأْمُرُوكَ بِإِيمَانٍ بَوَاحًا

(۲۳۱۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِنْهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْفِرْدَوْسُ أَغْلَاهَا دَرَجَةٌ مِنْهَا تَقْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [راجع: ۲۳۰۷۱].

(۲۳۱۱۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۱۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ حَبِوَةَ وَغَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَبِوَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْلَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ عَامَ الْمَضِيْقِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَ مَعَاوِيَةَ حِينَ سَأَلَهُ عَنْ الرَّجُلِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِقَالًا قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكْهُ حَتَّى يَقْسِمَ وَقَالَ غَتَابٌ حَتَّى يَقْسِمَ ثُمَّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْنَاكَ عِقَالًا وَإِنْ شِئْتَ أَعْطَيْنَاكَ مِرَارًا (۲۳۱۱۹) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل نبی ﷺ سے ایک رسی مانگی تھی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابھی اس سوال کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مال غنیمت تقسیم ہو جائے پھر اگر تمہاری مرضی ہوئی تو تمہیں رسی دے دیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہوگی تو اس سے کئی گناہ زیادہ دے دیں گے۔

(۲۳۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ آيَةِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَهُ الْآخِرَةُ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳].

(۲۳۱۲۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَهُ الْآخِرَةُ میں ”بُشْرَى“ کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا وَتُرْفِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [راجع: ۲۳۰۸۹].

(۲۳۱۲۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِي وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا نَنْهَبَ وَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه البخاری (۳۸۹۳)، ومسلم (۱۷۰۹)]. [انظر: ۲۳۱۳۴].

(۲۳۱۲۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان (بارہ) نقباء میں سے تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، بدکاری نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو، اور لوٹ مار نہیں کریں گے، اگر ہم نے ایسا کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد۔

(۲۳۱۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَنِيهِمْ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدًا بَنِي الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۱۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَبَانًا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ [راجع: ۲۳۰۷۲].

(۲۳۱۲۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۳۱۲۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ فِيهَا الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاحِهِ الْقَبْلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ قَالَ فَلْنَا أَجَلَ وَاللَّهِ إِذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَهَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰، ۴۷].

(۲۳۱۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ ﷺ کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو! کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ يَعْنِي مُحَمَّدًا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ تَقْرَؤُونَ فَلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [راجع: ۲۳۰، ۴۷].

(۲۳۱۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ ﷺ کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو! کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳۳۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرُ أَصْحَابٍ بَدَرُ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَسَأَلْتُ فِيهِ اخْتِلَافًا فَانْتَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ أَيْدِينَا وَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ بَوَائِقُ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ [انظر: ۲۳۱، ۴۲، ۲۳۱، ۲۳۲].

(۲۳۱۷) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحاب بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی ﷺ کو دے دیا اور نبی ﷺ نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۳۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْثَةَ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ تَحِبٍّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَبِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [راجع: ۲۳۰، ۸۶].

(۲۳۱۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پروردگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہِ خدا میں شہید ہونے والے کے

کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا [راجع: ۴۷، ۲۳۰]۔

(۲۳۱۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ یا مزید کسی اور سورت کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ قَالَ فَلَمَّا أَجَلَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [النظر: ۴۷، ۲۳۰]۔

(۲۳۱۳۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ ﷺ کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِنْدَالُ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ ثَلَاثُونَ مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَهْدَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَهُ رَجُلًا قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِيهِ يَعْْنِي حَدِيثُ عَبْدِ الْوَهَّابِ كَلَامٌ غَيْرُ هَذَا وَهُوَ مُنْكَرٌ يَعْْنِي حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ

(۲۳۱۳۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس امت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح تیس ابدال ہوں گے جب بھی ان میں سے کوئی ایک فوت ہوگا تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی کسی دوسرے کو مقرر فرمادیں گے۔

فائدہ: امام احمدیہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَبَّرٍ عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِي لَا أَقُولُ حَدَّثَنِي فَلَانٌ وَلَا فَلَانٌ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ لَقِيََهُنَّ لَمْ يُصْبِحْ مِنْهُنَّ شَيْئًا لَقِيَهُ وَلَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يَدْخُلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيََهُ وَقَدْ انْقَضَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَا بِحَقِّهِنَّ لَقِيََهُ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَذِبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [راجع: ۶۹، ۲۳۰]۔

(۲۳۱۳۲) محد جی "جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا" کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محد جی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْأَشْجَقِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرُ أَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَنَسَاءَتْ فِيهِ أَخْلَافُنَا فَتَزَعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ أَيْدِينَا فَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَنْ بَوَائِقُ يَقُولُ عَلَى الشَّوَاءِ [راجع: ۲۳۱۲۷]۔

(۲۳۱۳۳) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحاب بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مال غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی ﷺ کو دے دیا اور نبی ﷺ نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُزْجِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَسْبَةَ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ حَضَرَ الْعَقَبَةَ الْأُولَى وَكُنَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَبَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْعَةِ النِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ الْحَرْبُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بَهْتَانٍ نَفَرِهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَآرْجُلِنَا وَلَا نَعْبُدَ فِي مَعْرُوفٍ فَإِنْ وَقَّعْتُمْ فَلَكُمْ الْجَنَّةُ وَإِنْ غَشِيتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَمْرُكُمْ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَكُمْ [راجع: ۲۳۱۲۲]۔

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو گئی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۳۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ النُّعْمَانِ الزَّيْدِيُّ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْمَعَارِفِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلِّ كَبِيرَنَا وَرَحِمَ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونِ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت اور عالم کا مقام نہ پہچانے۔

(۲۳۱۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُصْبِحٍ أَوْ ابْنَ مُصْبِحٍ شَكَّ أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ لَمَّا تَحَوَّرَ لَهُ عَنْ فِرَاسِهِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي قَالُوا قُلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ إِنْ شُهِدَاءُ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ قُلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْمَرْءُ يَقْتُلُهَا وَلَدَهَا جَمْعَاءُ شَهَادَةٌ [راجع: ۱۷۹۵۰]

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(۲۳۱۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عُمَرُو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَضْمِنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمِنَ لَكُمْ الْجَنَّةَ أَصْدَقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَقُوا إِذَا أَوْثَقْتُمْ وَاحْفَظُوا أَرْوَاحَكُمْ وَغَضُوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے اپنے متعلق چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب بات کرو تو سچ بولو وعدہ کرو تو پورا کرو امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُلَوِّتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقْلُولا لَا يَقْهَرُهُ مِنْهَا إِلَّا عَذْلُهُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْلَمَ

(۲۳۱۳۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوزمی بن کر ملے گا۔

(۳۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَلْمَانَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ الْوُجَعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِشِدَّةِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعِشِيِّ وَقَدْ بَرِئَ أَحْسَنُ بَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ دَخَلْتُ عَلَيْكَ عُذُوَّةً وَبِكَ مِنَ الْوُجَعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ بِشِدَّةِ وَدَخَلْتُ عَلَيْكَ الْعِشِيَّةَ وَقَدْ بَرِئْتُ فَقَالَ يَا ابْنَ الصَّامِتِ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَأَنِّي بِرُفْقِهِ بَرِئْتُ إِلَّا أَعْلَمْتُكُمْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ [انحرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۰۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۱۳۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت اللہ ہی بہتر جانتا ہے جب شام کو دوبارہ حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہو چکے تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ صبح جب میں حاضر ہوا تھا تو آپ پر تکلیف کا اتنا غلبہ تھا جس کی شدت اللہ ہی جانتا ہے اور اب اس وقت حاضر ہوا ہوں تو آپ بالکل ٹھیک ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صامت! حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک متر سے دم کیا ہے جس سے میں ٹھیک ہو گیا، کیا میں وہ تمہیں بھی سکھانے دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا وہ کلمات یہ ہیں ”اللہ کے نام سے“ میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو تمہیں ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔“

(۳۱۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَاهُ وَهُوَ بَرُّعْدُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ وَاسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ [صححه الحاكم (۴/۱۲۷)، وابن حبان (۹۵۳)]. قال البوصيري: هذا إسناد حسن. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۳۵۲۷). قال

شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن. [يتكرر بعده].

(۲۳۱۴۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کانپ رہے تھے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دم کیا ”اللہ کے نام سے“ میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو آپ کو ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔“

(۳۱۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَاهُ وَهُوَ بَرُّعْدُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ وَاسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ [صححه الحاكم (۴/۱۲۷)، وابن حبان (۹۵۳)]. قال البوصيري: هذا إسناد حسن. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۳۵۲۷). قال

بَشْفِيكَ [راجع ما قبله]

(۲۳۱۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدْتُ مَعَهُ بَدْرًا فَالتَقَى النَّاسُ فَهَزَمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَدُوَّ فَأَنْطَلَقْتُ طَائِفَةً فِي أَثَارِهِمْ يَهْزِمُونَ وَيَقْتُلُونَ فَأَكْبْتُ طَائِفَةً عَلَى الْعَسْكَرِ يَحْوُونَ وَيَجْمَعُونَهُ وَأَخَذْتُ طَائِفَةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْعَدُوَّ مِنْهُ غِرَّةٌ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَلَاءَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْغَنَائِمَ نَحْنُ حَوِيلَتَهَا وَجَمَعْنَاهَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا نَصِيبٌ وَقَالَ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ نَقِينَا عَنْهَا الْعَدُوَّ وَهَزَمْنَاهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِفْنَا أَنْ يُصِيبَ الْعَدُوَّ مِنْهُ غِرَّةٌ وَاشْتَفَلْنَا بِهِ فَتَزَلَّتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَوَاقٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَقَلَ الرَّبْعَ وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا وَكُلَّ النَّاسِ نَقَلَ الثَّلَثَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ لِيَزِدَّ قُوَّتِي الْعُلَمَاءُ عَلَى ضَعْفِهِمْ [راجع: ۲۳۱۰۵، ۲۳۱۲۷، ۲۳۱۲۸]

(۲۳۱۳۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے میں غزوہ بدر میں شریک تھا فریقین کا آمنا سامنا ہوا تو اللہ نے دشمن کو شکست سے دو چار کر دیا مسلمانوں کا ایک دستہ انہیں شکست دیتا اور قتل کرتا ہوا ان کے تعاقب میں چلا گیا اور ایک گروہ ان کے کیمپوں کی طرف متوجہ ہوا اور مال غنیمت جمع کرنے لگا اور ایک گروہ نبی ﷺ کی حفاظت کرتا رہا تاکہ دشمن اچانک حملہ کر کے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔

جب رات ہوئی اور لوگ واپس آنے لگے تو مال غنیمت جمع کرنے والے کہنے لگے کہ یہ تو ہم نے جمع کیا ہے لہذا اس میں کسی کا حصہ نہیں ہے دشمن کی تلاش میں جانے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے ہم نے دشمن کو بھگا کر شکست سے دو چار کیا ہے اور نبی ﷺ کی حفاظت کرنے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے ہم نے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں دشمن اچانک دھوکے سے ان پر حملہ نہ کر دے اور ہم غفلت میں پڑے رہ جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے تمام مسلمانوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا۔

اور نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب دشمن کے علاقے پر حملہ فرماتے تھے تو چوتھائی حصہ انعام میں دے دیتے تھے اور جب وہاں سے واپس ہو جاتے تو باقی حصہ تقسیم کر دیتے تھے۔

تھے اور فرماتے تھے طاق نور مسلمان کو کمزوری مدد کرنی چاہیے۔

(۳۳۱۳۲) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَقَالَ هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا وَتُرُّ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [راجع: ۸۹، ۲۳۰]۔

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے آخری عشر کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۳۳۱۳۴) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ الذَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَالِ رَجُلٌ لَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرٌ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِنٍ وَلَا حِجْرَاءَ فَإِنَّ أَلْسِنَ عَلَيْكُمْ قَالَ يَزِيدُ رَبِّكُمْ فَاغْلُمُوا أَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرٍ وَأَنْتُمْ لَنْ تَرَوْنَ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تَمُوتُوا قَالَ يَزِيدُ تَرَوْا رَبِّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتادی ہیں کہ مجھے خطرہ ہیں کہیں تم بات سمجھ نہ ہو مسیح دجال ایک ٹھٹھکے قد کا آدمی ہوگا اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیانی غیر معمولی فاصلہ ہوگا اس کے بال ٹھٹھکے یا لمبے ہوں گے وہ کاٹا ہوگا اس کی ایک آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی جو ابھری ہوگی اور نہ دھنسی ہوگی اگر تم پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور یہ کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو دیکھ نہیں سکتے۔

(۳۳۱۳۶) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِ مَنْ قَامَهَا مِنْ أَيْغَاءَ حَسْبَتْهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَهِيَ لَيْلَةٌ وَتُرُّ سَبْعَ أَوْ سَبْعَ أَوْ خَامِسَةَ أَوْ ثَلَاثَةَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةً سَاجِيَةً لَا بَرْدَ فِيهَا وَلَا حَرَّ وَلَا يَحُلُّ لِكُوكِبٍ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا حَتَّى تُصْبِحَ وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ وَلَا يَحُلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبِ قدر ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے جو شخص اس کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ان میں قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادے گا اور یہ طاق راتوں میں ہوتی ہے یعنی عشرہ اخیرہ کی نویں، ساتویں، پانچویں، تیسری یا آخری رات نیز فرمایا کہ شبِ قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات روشن اور چمکدار ہوتی ہے اس میں چاند کی روشنی بھی خوب اچلی ہوتی ہے وہ رات پرسکون اور گہری ہوتی ہے اس رات میں صبح تک ستارے توڑ کر نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج روشن ہوتا ہے تو وہ سپردِ حا بدابر نکلتا ہے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی اور اس دن شیطان کے لئے سورج کے ساتھ لکھنا ممنوع ہوتا ہے۔

(۳۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ يَسَارٍ السَّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْغَلُ فَاذًا قَلِيمَ رَجُلٍ مُهَاجِرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِّنَا يَعْلَمُهُ الْقُرْآنَ فَذَلَعَهُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَكَانَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ أُعَشِّيهُ عَشَاءَ أَهْلِ الْبَيْتِ فَكُنْتُ أَقْرَنُهُ الْقُرْآنَ فَانْصَرَفَ انْصِرَافًا إِلَى أَهْلِهِ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا فَاهْدَى إِلَيَّ فَوَسَّأَ لَمْ أَرِ أَجْوَدَ مِنْهَا عَوْدًا وَلَا أَحْسَنَ مِنْهَا عِطْفًا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيهَا قَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَفَيْكَ تَقْلُدُهَا أَوْ تَعْلُقُهَا.

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات زیادہ تھیں اس لئے مہاجرین میں سے کوئی آدمی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے قرآن سکھانے کے لئے ہم میں سے کسی کے حوالے کر دیتے تھے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے حوالے کر دیا وہ میرے ساتھ میرے گھر میں رہتا تھا اور میں اسے اپنے گھروالوں کے کھانے میں شریک کرتا تھا اور قرآن بھی پڑھاتا تھا جب وہ اپنے گھر واپس جانے لگا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اس پر میرا کچھ حق بنتا ہے چنانچہ اس نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی جس سے عمدہ لکڑی اور نرمی میں اس سے بہترین کمان میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے کندھوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تم نے لٹکالیا ہے۔

(۳۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزْزِيُّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ عُبَادَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنِّي أُنَبِّئُكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تَرَى لَهُ

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد باری تعالیٰ ”لَهُمُ الْبَشَرَىٰ فِي الْحَيَاةِ

الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ کے متعلق پوچھا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو خود کوئی مسلمان

دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۳۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَقِيلٍ عَنْ مُذَرِّكِ السُّلَمِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْهَبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخِلُهُ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصَى فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۱۳۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بات سنے اور مانے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے داخل ہونے کا اختیار دیدے گا اور جو شخص اللہ کی عبادت تو اس طرح کرے کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے نماز بھی قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے اور بات بھی سنے لیکن نافرمانی کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اس پر رحم کر دے اور چاہے تو اسے سزا دے۔

(۳۱۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَأَبَى هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى التَّقِيَّةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا نَخَافُ لَوْمَةً لَازِمَةً فِيهِ وَعَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قِيمَ عَلَيْنَا بِثَوْبٍ لَقَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَأَزْوَاجَنَا وَأَهْلَانَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَلْهُ بَيْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَكثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ وَلَّى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى الشَّامِ وَأَهْلَهُ فَإِنَّمَا تَكُنْ إِلَيْكَ عِبَادَةٌ وَإِنَّمَا أُحْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ رَجُلٌ عِبَادَةٌ حَتَّى تُرْجِعَهُ إِلَى دَارِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَ بِعِبَادَةٍ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُ رَجُلٍ مِنَ السَّابِقِينَ أَوْ مِنَ التَّابِعِينَ قَدْ أَذْرَكَ الْقَوْمَ فَلَمْ يَفْجَأْ عُثْمَانَ إِلَّا وَهُوَ قَاعِدٌ فِي جَنْبِ الدَّارِ فَانْقَسَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ مَا لَنَا وَلَكَ فَهَامَ عِبَادَةُ بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ فَقَالَ

(۲۳۱۳۹) اسماعیل بن عبید انصاری رحمہ اللہ ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! اب اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب ہم لوگ نبی ﷺ سے بیعت کر رہے تھے ہم نے نبی ﷺ سے

ہستی اور سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے، کشادگی اور تنگی میں خرچ کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے، اللہ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے، اور نبی ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جان اور پیوی بچوں کی طرح ان کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی، جس کے عوض ہم سے جنت کا وعدہ ہوا، یہ ہے وہ بیعت جو ہم نے نبی ﷺ سے کی ہے اب جو اسے توڑتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے اور جو اس بیعت کی پاسداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نبی ﷺ کے ذریعے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔

ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وجہ سے شام اور اہل شام میرے خلاف شورش برپا کر رہے ہیں اب یا تو آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا لیجئے یا پھر میں ان کے اور شام کے درمیان سے جھٹ جاتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس خط کے جواب میں انہیں لکھا کہ آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل احترام کے ساتھ سوار کروا کر مدینہ منورہ میں ان کے گھر کی طرف روانہ کر دو، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روانہ کر دیا اور وہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر چلے گئے جہاں سوائے ایک آدمی کے اگلے پچھلے لوگوں میں سے کوئی نہ تھا، اس نے جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ مکان کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا عبادہ! تمہارا اور ہمارا کیا معاملہ ہے؟ وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے۔

(۲۳۱۵۰) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْقَاسِمِ مُعَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رَجُلٌ يُعْرِفُكُمْ مَا تَنْكُرُونَ وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا تَعْصُوا بِرَبِّكُمْ

(۲۳۱۵۰) میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے، سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۵۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ الشَّكْسَكِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ الشَّكْسَكِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَدَّةُ أُمَّتِكَ مِنَ الرَّخَاءِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُهُ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهِنَّ السَّائِلُ فَرَدَّوهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي مَدَّةَ أُمَّتِي مِنَ الرَّخَاءِ مِنْهُ سَنَةٌ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لِلَّذِكْ مِنْ أُمَّةٍ أَوْ عِلَامَةٍ أَوْ أَنَّهُ فَقَالَ نَعَمْ الْخُسْفُ

وَالرَّجْفُ وَإِرْسَالُ الشَّيَاطِينِ الْمُجَلَّبَةِ عَلَى النَّاسِ

(۲۳۱۵۱) حضرت عبادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کی امت پر آسانی کی مدت کیا ہے؟ نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا اور نبی ﷺ نے اسے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ واپس چلا گیا، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ لوگ اسے بلالائے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے مجھ سے ایسا سوال پوچھا ہے جو میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھا، میری امت پر آسانی کی مدت سو سال ہے دو تین مرتبہ یہ بات دہرائی، اس نے پوچھا کہ اس کے ختم ہونے کی کوئی علامت یا نشانی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! زمین میں دھنسا، زلزلے آنا، اور شیاطین کو لوگوں پر مسلط کر دینا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الصَّنَعَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ رُوحِ بْنِ زِنْبَاعٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أَصْحَابِهِ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا أَنْزَلُوهُ أَوْ سَطَّحَهُمْ فَفَزَعُوا وَظَنُّوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا غَيْرَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِعِيَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا حِينَ رَأَوْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَفَقْنَا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَكَ أَصْحَابًا غَيْرَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَتَقَلَّبِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ فَاسْأَلْ يَا مُحَمَّدُ نَعَطْتُ فَقُلْتُ مَسْأَلَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشَّفَاعَةُ قَالَ أَقُولُ يَا رَبِّ شَفَاعَتِي إِلَيْهِ اخْتَبَأْتُ عِنْدَكَ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَعَمْ فَيُخْرِجُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ فَيَسْلُبُهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(۲۳۱۵۲) حضرت عبادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ نے ملے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو نبی ﷺ کو اپنے درمیان رکھتے تھے، لوگ گھبرا گئے! اور یہ گمان کرنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہمارے علاوہ کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب فرمایا ہے، ابھی وہ انہی تفکرات میں غلطیاں دیکھاں تھے کہ نبی ﷺ آتے ہوئے دکھائی دیئے، لوگوں نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ڈر رہے تھے کہ تم کہیں اللہ نے ہمارے علاوہ آپ کے لئے کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب نہ فرمایا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے، بلکہ تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو، بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا ہے محمد! (ﷺ) میں نے جو بھی نبی یا رسول بھیجا، اس نے ایک سوال کیا جو میں نے پورا کر دیا، اس لئے اے محمد! (ﷺ) آپ بھی مجھ سے مانگئے، آپ کو بھی دیا جائے گا، میں نے عرض کیا کہ میری درخواست یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے حق میں مجھے سفارش کی اجازت دی جائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تو صحابہ رسول اللہ! اس شفاعت کا ثمرہ کسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں بارگاہ خداوندی میں

عرض کروں گا کہ پروردگار! میری وہ سفارش جو میں نے آپ کے پاس محفوظ کروائی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں! پھر میرا پروردگار میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْقَصَابُ النَّصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّارُ حَرَمٌ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْكَ حَرَمَكَ فَأَقْبَلَهُ

(۲۳۱۵۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان کا گھر اس کا حرم ہوتا ہے جو آدمی تمہارے حرم میں (بلا اجازت) گھسنے کی کوشش کرے اسے مار ڈالو۔

أَعْيَارُ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حالات

(۲۳۱۵۴) سَمِعْتُ سُهَيْلَانَ بْنَ عَمِيَةَ يُسَمِّي النَّبَاءَ قَسَمِي عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مِنْهُمْ قَالَ سُهَيْلَانُ عِبَادَةَ عَقِيْبِي أَحَدِيْ بِدُرِّيْ شَخَرِيْ وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۱۵۴) ایک مرتبہ سُهَيْلَانِ بْنِ عَمِيَةَ رضی اللہ عنہ نے نقباء کے نام شمار کر دائے، تو ان میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا، اور کہا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ، غزوہ بدر، احد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور وہ نقباء میں سے تھے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ بَلَّغْنِي أَنَّ النَّبَاءَ اثْنَا عَشَرَ قَسَمِي عِبَادَةَ فِيهِمْ

(۲۳۱۵۵) یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے نقباء کی تعداد بارہ ہے اور انہوں نے ان میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی بیان کیا۔

(۲۳۱۵۶) قَرَأْتُ عَلَى يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَنِي قَيْسِ بْنِ أَصْرَمَ بَنِي فِهْرِ بْنِ قُلَيْبَةَ فِي الْاَثْنِيْ عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ الْاُولَى

(۲۳۱۵۶) ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج ان بارہ افراد میں سے تھے جنہوں نے نبی ﷺ سے عقبہ کی بیعت اولیٰ میں شرکت کی تھی۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي زَكْرِيَّا النَّصْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ الْإِمْلَادِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّهْ جَلَسَ مَعَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ لَمَّا كُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعِبَادَةَ يَا عِبَادَةُ عَمِلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ كَذَا فِي شَأْنِ الْأَعْمَاسِ فَقَالَ عِبَادَةُ لَنْ

إِسْحَاقَ بَنِي عَمِيَةَ رَضِيَ

مِنَ الْمُقَسِّمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَلَ وَبَرَّةٌ بَيْنَ أَمَلَتِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَقْبُوا الْغَنِيمَ وَالْمَغْصِبَ وَاتَّخِذُوا مِنْ ذَلِكَ وَأَصْغَرُ لَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَغَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُغُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا يَمُوتُ وَاقْبُوا حُنُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْأَلَمِ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۱۵۷) حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ البورداء اور حارث بن معاویہ ثقفیہ بیٹے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت البورداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ اہل اہل غزوے میں غص کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اونٹنی دو اہلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور غص کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور غص بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۱۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَفَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَثَّاشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ نَحْوَ ذَلِكَ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۱۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَفَّانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبَّادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَعْدِنَ جَبَّارَ وَالْبَرَّ جَبَّارَ وَالْعَصَمَاءَ جَوْحَهَا جَبَّارَ وَالْعَصَمَاءَ الْبَهِيمَةَ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرَهَا وَالْجَبَّارُ هُوَ الْهَذَرُ الَّذِي لَا يَفْقَهُمْ وَقَضَى فِي الرِّكَازِ الْخُمْسَ وَقَضَى أَنْ تَمَرَ النَّخْلِ لِمَنْ أَهْرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَقَضَى أَنْ مَالُ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَقَضَى أَنْ الْوَلَدُ لِلْفَرِاسِ وَاللِّغَامِ وَالْحَجَرِ وَقَضَى بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرْضَيْنِ وَالْأَنْدُورِ وَقَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهَذَلِيُّ بِمِيرَالِهِ عَنْ

أَمْرًا بِهِ أَلَسَ قَتَلَهَا الْأُخْرَى وَقَضَى فِي الْحَبِيبِ الْمَقْتُولِ بِغُرَّةِ عَبْدِ أُمِّهِ قَالَ قَوْرِفَهَا بَعْلُهَا وَبَنُوهَا قَالَ
وَكَانَ لَهُ مِنْ أَمْوَالِهِ كَلْبَتُهُمَا وَلَدَ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَابِلَةِ الْمَقْضَى عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا صَاحَ
وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِنْ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِنَ الْكُفَّانِ
قَالَ وَقَضَى فِي الرَّحْبَةِ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يَرِيدُ أَهْلَهَا الْبُيَّانَ فِيهَا فَقَضَى أَنْ يُتْرَكَ لِلطَّرِيقِ فِيهَا سَبْعُ
أَذْرَعٍ قَالَ وَكَانَ بِلَكَ الطَّرِيقِ سُمِّيَ الْمَيْتَاءُ وَقَضَى فِي النَّخْلَةِ أَوْ النَّحْلَتَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فَيَحْتَلِفُونَ فِي
حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى أَنْ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أُولَئِكَ مَبْلَغُ جَرِيدَتَيْهَا حَبِيرٌ لَهَا وَقَضَى فِي شُرْبِ النَّخْلِ مِنَ السَّبِيلِ
أَنْ الْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ وَيُتْرَكَ الْمَاءُ إِلَى الْكُفَّيْنِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَاءُ إِلَى الْأَسْفَلِ الَّذِي يَلِيهِ فَكَذَلِكَ
يَنْقَضِي حَوَائِطُ أَوْ يَنْفَى الْمَاءُ وَقَضَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُعْطَى مِنْ مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَقَضَى لِلْحَجَّاتَيْنِ
مِنْ الْبِصَرَاتِ بِالسُّدُسِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوَاءِ وَقَضَى أَنَّ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ جَوَازُ عَقْدِهِ إِنْ كَانَ لَهُ
مَالٌ وَقَضَى أَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ وَقَضَى أَنَّهُ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَلِيمٍ حَقٌّ وَقَضَى بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي النَّخْلِ لَا
يُمْنَعُ نَفْعٌ بَيْنَ وَقَضَى بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ فَضْلُ الْكَلْبِ وَقَضَى فِي دِيَةِ الْكُبْرَى
الْمُعْتَلِّطَةِ ثَلَاثِينَ ابْنَةَ ثَبَوْنَ وَثَلَاثِينَ حَقَّةً وَأَرْبَعِينَ خِلْفَةً وَقَضَى فِي دِيَةِ الصُّغْرَى ثَلَاثِينَ ابْنَةَ ثَبَوْنَ وَثَلَاثِينَ
حَقَّةً وَعِشْرِينَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةَ مَخَاضٍ ذُكُورًا ثُمَّ غَلَّتِ الْإِبِلُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَانَتْ الدَّرَاهِمُ فَقَوْمٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِبِلَ الْمَدِينَةِ سِتَّةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ حِسَابُ أَوْقِيَّةٍ لِكُلِّ
بَعِيرٍ ثُمَّ غَلَّتِ الْإِبِلُ وَهَانَتْ الْوُرُقُ فَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلْفَيْنِ حِسَابُ أَوْقِيَّتَيْنِ لِكُلِّ بَعِيرٍ ثُمَّ غَلَّتِ الْإِبِلُ
وَهَانَتْ الدَّرَاهِمُ فَاتَمَّتْ عُمَرُ ابْنُ عَشَرَ أَلْفًا حِسَابَ ثَلَاثِ أَوْاقٍ لِكُلِّ بَعِيرٍ قَالَ فَرَادَ ثَلَاثُ الدِّيَةِ فِي الشَّهْرِ
الْحَرَامِ وَثَلَاثُ آخَرُ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ قَالَ فَحَمَّتْ دِيَةُ الْحَرَمَيْنِ عِشْرِينَ أَلْفًا قَالَ فَكَانَ يُقَالُ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ مِنْ مَا شَرِبَتْهُمْ لَا يَكْفُلُونَ الْوُرُقَ وَلَا الذَّهَبَ وَيُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ مَا لَهُمْ قِيَمَةُ الْقَذْلِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ

شعيب: إسناده ضعيف وله ما يشهد له.]

(۲۳۱۵۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے فیصلوں میں یہ فیصلہ بھی شامل ہے کہ کان کنی کرتے ہوئے مارے جانے والے کا خون ضائع کیا، کنوئیں میں گر کر مر جانے والے کا خون رائیگاں گیا اور جانور کے زخم سے مر جانے والے کا خون رائیگاں گیا، نیز نبی ﷺ نے دینے کے متعلق بیت المال کے لئے نفیس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ درخت کی کھجوریں پیوند کاری کرنے والے کی ملکیت میں ہوں گی الا یہ کہ مشتری شرط

لگا دے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ غلام کا مال اسے بیچنے والے آقا کی ملکیت تصور ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کیلئے پتھر ہوں گے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور مکانات میں شریک افراد کو حق شفعہ حاصل ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حمل بن مالک جھنڈ کو ان کی اس بیوی کی وراثت ملے گی جسے دوسری عورت نے مار دیا تھا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کے بچے کو مار ڈالنے کی صورت میں قاتل پر ایک غلام یا باندی واجب ہوگی جس کا

وارث مقتولہ عورت کا شوہر اور بیٹے ہوں گے، حمل بن مالک جھنڈ کے یہاں دونوں بیویوں سے اولاد تھی تو قاتلہ کے باپ نے

”جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا“ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بچے کا تادان کیونکر ادا کروں جو چیخا نہ چلایا، جس نے

کچھ کھایا اور نہ پیا ایسی چیزوں کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا یہ کاہنوں میں سے ہے (جو مسجع اور مٹھی عبارتیں بولتا ہے)

نیز راستے کے درمیان وہ کشادہ حصہ جہاں مالکان اپنی تعمیر بڑھانا چاہتے ہیں اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اس میں

سے راستے کے لئے سات گز (چوڑائی) کی جگہ چھوڑ دی جائے اور اس راستے کو ”بیٹاء“ کا نام دیا جائے۔ (مردہ بے آباد)

نیز ایک دو یا تین باغات میں ”جن کے حقوق میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا“ یہ فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے ہر باغ یا

دھخت کی شاخیں جہاں تک پہنچتی ہیں وہ جگہ اس باغ میں شامل ہوگی۔

نیز باغات میں پانی کی نالیوں کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلے والا اپنی زمین کو دوسرے والے سے پہلے سیراب کرے گا

اور پانی کو ٹخنوں تک آنے دے گا اس کے بعد اپنے ساتھ والے کے لئے پانی چھوڑ دے گا یہاں تک کہ اسی طرح باغات ختم ہو

جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دوداد یوں کو میراث میں ایک چھنا حصہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو ختم کر کے اسے آزاد کرتا ہے اور اس کے پاس مال بھی ہو تو اس پر

ضروری ہے کہ اسے مکمل آزادی دلائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی شخص ضرر اٹھائے اور نہ کسی کو ضرر پہنچائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ شہر والے کھجور کے باغات میں کنوئیں کا جمع شدہ پانی لگانے سے نہیں روکے جائیں گے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیہات والوں کو زائد پانی لینے سے نہیں روکا جائے گا کہ اس کے ذریعے زائد گھاس سے روکا جاسکے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت کبریٰ مغلطہ میں بت لیون، تیس حقوں اور چالیس حاملہ اونٹنیوں پر مشتمل ہوگی۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت صغریٰ مغلطہ میں بت لیون، تیس حقوں اور تیس جنت خاض اور تیس مذکر ابن خاض پر مشتمل ہوگی۔

نبی ﷺ کے وصال کے بعد جب اونٹ مہلتے ہو گئے اور درہم ایک معمولی چیز بن کر رہ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

دیت کے اونٹوں کی قیمت چھ ہزار درہم مقرر فرمادی، جس میں ہراونٹ کے بدلے میں ایک اوقیہ چاندی کا حساب رکھا گیا تھا، کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے اور درہم مزید کم حیثیت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے دو اوقیہ کے حساب سے دو ہزار درہم کا اضافہ کرایا۔ کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے تین اوقیہ کے حساب سے دیت کی رقم مکمل بارہ ہزار درہم مقرر کر دی، جس میں ایک تہائی دیت کا اضافہ اشہر حرم میں ہوا اور دوسری تہائی کا اضافہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ہوا اور یوں حرمین کی دیت مکمل بیس ہزار درہم ہو گئی اور کہا جاتا تھا کہ دیہاتیوں سے دیت میں جانور بھی لئے جاسکتے ہیں انہیں سونے اور چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے، اسی طرح ہر قوم سے اس کی قیمت کے برابر مالیت کی چیزیں لی جاسکتی ہیں۔

(۲۳۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعِينُ جُبَارٌ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ بِطَوِيلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ فَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ عُبَادَةَ قَالَ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الصَّلْتُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ أَنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۳۱۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی سند کے اختلافات کے ساتھ مروی ہے۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَبْيَ يَأْتِيَنِ الْفَاحِشَةَ إِلَى آخِرِ النَّبِيِّ قَالَ لَقَعَلَّ ذَلِكَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَغْرَضَ عَنَّا وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ وَكَرِهَتْ وَجْهَهُ وَكَرَبَ لِذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ عَنْهُ الْوَحْيُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَلَمَّا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهْنُ سَبِيلِ الْبُكَرِ بِالْبُكَرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفَى سَنَةٍ وَالنَّيْبُ بِالنَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ قَالَ الْحَسَنُ فَلَا أَذْرَى أَمِنْ الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ فَإِنْ شَهِدُوا أَنَّهُمَا وَجِدْنَا فِي لِحَافٍ لَا يَشْهَدُونَ عَلَى جَمَاعٍ خَالَطَهَا بِهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَجُزْتُ رُؤُوسُهُمَا

(۲۳۱۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں.....“ تو نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے ساتھ یہی سلوک کیا، ایک مرتبہ نبی ﷺ تعریف فرماتے، ہم بھی ان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے (کہ نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی) اور نبی ﷺ پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو نبی ﷺ کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جاتی اور ہم بھی ہٹ جاتے تھے، نبی ﷺ کے رخ انور رنگ بدل جاتا اور سخت تکلیف ہوتی تھی، بہر حال! جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو! مجھ سے یہ بات حاصل کر لو! اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا

ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَزَارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَيْسَى قَالَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الرِّقَّةِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةٌ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ حَتَّى يُطْلِقَهُ الْحَقُّ أَوْ يُؤْبَقَهُ وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ أَجْزَلُ [راجع: ۲۳۱۳۸]

(۲۳۱۶۲) حضرت سعد بن عبادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۳۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي زُمَيْلٍ إِمْلَاءٌ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَلَقَبَهُ أَبُو الْمَلِيحِ يَعْنِي الرَّقْمِيَّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَإِذَا فِيهِ حَلَقَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ بَرَأَقٍ الشَّيْبَا مُحْتَبٍ فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ سَأَلُوهُ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَنْتَهُوْا إِلَى خَبْرِهِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَى بَعْضَهُمْ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ انْصَرَفُوا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلْتُ فَإِذَا مُعَاذٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَصَلَّيْتُ عِنْدَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَلَسْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السَّارِيَةَ ثُمَّ احْتَبَيْتُ فَلَبِثْتُ سَاعَةً لَا أَكَلِمُهُ وَلَا يَكَلِمُنِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِعَفْرِ دُنْيَا أَرْجُوهَا أَصِيبَهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ فَلَبِثْتُ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فَتَرَ جَبْرِي ثُمَّ قَالَ فَأَبَشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يُعْطِيهِمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَالِقَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ فَحَدَّثَنِي بِالَّذِي حَدَّثَنِي مُعَاذٌ [راجع: ۲۳۴۱۴]

(۲۳۱۶۳) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے ۳۲ صحابہ کرام رحمہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رحمہ اللہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر وردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں وہاں سے نکل کر یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی۔

(۲۳۱۶۴) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ لِي وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ لِي عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يُغِيظُهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۲۳۱۶۳) تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود سنا نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کی نشستوں پر انبیاء و صدیقین بھی رشک کریں گے۔

(۲۳۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِفْلُ بْنُ يَعْزُبٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ الْوَزَاعِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَجْلِسٍ يَخْبِي بَنِي أَبِي كَيْسِرٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَجَلَسْتُ إِلَى حَلْفَةٍ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُحَدِّثُ ثُمَّ يَقُولُ الْآخَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُحَدِّثُ قَالَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ بَرَأَقِ الشَّيْبِ إِذَا شَكُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَيْهِ وَرَضُوا بِمَا يَقُولُ فِيهِ قَالَ فَلَمْ أَجْلِسْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مَجْلِسًا مِثْلَهُ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ وَمَا أَعْرِفُ اسْمَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَلَا مَنْزِلَهُ قَالَ قَبْتُ بَلِيلَةَ مَا بَتْ بِمِثْلِهَا قَالَ وَقُلْتُ أَنَا رَجُلٌ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَجَلَسْتُ إِلَى أَصْحَابِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَعْرِفْ اسْمَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَلَا مَنْزِلَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ عَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَنَا بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانُوا إِذَا شَكُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَيْهِ يَرْكَعُ إِلَى بَعْضِ أَسْطُوَانَاتِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحِبُّكَ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحَبْوَتِي حَتَّى أَذْنَابِي مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ لَتَحِبُّنِي لِلَّهِ قَالَ

قُلْتُ إِي وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ يَجْلَلُ اللَّهُ فِي ظِلِّ اللَّهِ وَظِلُّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ الرَّجُلُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَقُولُ لَكَ إِلَّا حَقًّا [راجع: ۲۲۳۵۲].

(۲۳۱۶۵) ابودریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرشِ الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر دروکارِ عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے تم سے وہی بات بیان کی جو برحق ہے۔

(۲۳۱۶۶) قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَأَفْضَلَ مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْتُرُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَاذَلُونَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ [راجع: ۲۲۳۵۲].

(۲۳۱۶۶) ابودریس کہتے ہیں کہ بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو اس سے بھی عمدہ ہے اور میں نے خود لسانِ نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۳۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ الشُّهَدَاءُ مِنْ أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَسَكَتُوا فَقَالَ عُبَادَةُ أَخْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهِيدٌ يَجْرُهَا وَلَدُهَا بِسُرِّهِ إِلَى الْجَنَّةِ (۲۳۱۶۷)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا لوگ پھر بھی خاموش رہے نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ بِهَا أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشُّوْءِ مِنْهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِهَا أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن صحيح (۳۰۷۳): قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۱۶۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا روئے زمین پر جو مسلمان آدمی بھی اللہ سے کوئی دعاء مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا فرمادیتا ہے یا اتنی ہی پریشانی اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے تا وقتیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔

(۲۳۱۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَلَى أُمُورُكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يَعْرِفُونَكُمْ مَا تَنْكُرُونَ وَيَنْكُرُونَكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ [راجع: ۲۳۰۶۲].

(۲۳۱۶۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا

مَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُوْخَرُوا عَنْهَا عَنْ وَفِيهَا فَصَلُّوْهَا لَوْ فِئْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتُ مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتَ [راجع: ۲۳۰۶۲]

(۲۳۱۷۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں جٹا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ لٹل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ النَّاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْوِي فِي غَزَايِهِ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [راجع: ۲۳۰۶۸]

(۲۳۱۷۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ مَكِّيٌّ وَأَبُو مَرْوَانَ الْعُشْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ ابْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرَقِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بَنِي إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ قُرَابَى عُبَادَةَ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعُصْفُورَ فَانْتَزَعَهُ مِنِّي وَأَرْسَلَهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا يَتَبَّهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَكَانَ عُبَادَةُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۰۸۴]

(۲۳۱۷۲) عبد اللہ بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ براء ابی نامی اپنے کنویں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا بیٹا! نبی ﷺ نے مدینہ کے دلوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ قُرَيْشٍ السَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُنِيبٍ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۴) وَحَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۵) قَالَ وَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [راجع: ۲۳۰۸۴]

(۲۳۱۷۶) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَوْ حَدَّثْتُ عَنْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَسَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَشْرٍ وَبَطَرٍ وَلَعِبٍ وَهَلْوٍ فَيُضْبَحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْمَحَارِمَ وَالْفَقِينَاتِ وَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَآكِلِهِمُ الرِّبَا وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ»

(۲۳۱۷۳-۲۳۱۷۴-۲۳۱۷۵-۲۳۱۷۶) مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو و لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنارہی ہوں گی۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَنْ لَا أَتَاهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَمِنْ سُوءِ الْمَحْضَرِ

(۲۳۱۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو اللہ اکبر الحمد للہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ کر یہ دعا فرماتے تھے، اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے برے فیصلوں اور برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مِغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جُرِحَ لِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَتَصَدَّقَ بِهَا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ عَنْهُ بِمِثْلِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷]۔

(۲۳۱۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَانَءُ الْعَوَّلَانِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكِ الْجَنِيِّ أَنَّ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَعَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ فَيَقْبَلُ رَجُلَانِ فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ فَيُلْفَتُ أَحَدُهُمَا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ تَعَالَى رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ قَالَ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ قَالَ إِنْ كُنْتُ أَرَجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ أَتَى أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مَا عِنْدِي شَيْئًا

(۲۳۱۷۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا، اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا، اور نبی ﷺ جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر بشارت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۳۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَبِيُّ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مُبِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بِشَيْءٍ وَكَفَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْدِرْ ذُنُوبُهُ [راجع: ۲۳۰۷۷]۔

(۲۳۱۸۰) حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(۲۳۱۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْكُوفِيُّ الْمُفْلُوجُ وَكَانَ ثِقَةً حَدَّثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ جَنْبِ الْبُعِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ فَيَقُولُ مَا لِي فِيهِ إِلَّا مِثْلُ مَا لَأَحَدِكُمْ مِنْهُ إِيَّاكُمْ وَالْعُلُولُ فَإِنَّ الْعُلُولَ حَزَى عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْوَا الْخَيْطِ وَالْمَخِيطُ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ وَجَاهِدُوا لِي سَبِيلَ اللَّهِ تَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبُعِيدَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِنَّهُ لَيَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنْ الْهَمِّ وَالْعَمِّ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ وَلَا يَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ [قال البوصيري: هذا

إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۲۵۴۰). قال شعيب: حسن وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۱۸۱) حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں کو ایک غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی، جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے، اور فُس کے علاوہ اس میں سیرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے، اور فُس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے، لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی، اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور، اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی برواہ نہ کیا کرو اور سفر

وہ حضرت میں اللہ کی حدود قائم رکھا کر داور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَيْئَةٍ مِنْ هَذِهِ [صححه البخاری (۴۹۳۶)، ومسلم (۲۹۵۰)، وابن حبان (۶۶۴۳)]. [انظر: ۲۳۱۹۵، ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۵۰].

(۲۳۱۸۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَوْضِعٍ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا لَهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۱۸۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۱۸۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ دَخَلْتُ امْرَأَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِيهَا رَأَيْتُكَ فَقَالَ رَجُلٌ زَوَّجْنِيهَا فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَ لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبْ قَالَ لَمْ أَجِدْ قَالَ فَادْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا وَجَدْتُ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ لَقَدْ أَنْكَحْتُكُمْهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [انظر: ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۳۸].

(۲۳۱۸۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (دکانی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ، اگر حلوے کی انگوٹھی، یا لے آؤ، وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ دُوَيْدَ بْنِ جُرُوحٍ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي ثَرَمِهِ وَقَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ حَصِيرًا فَأَحْرَقَهُ فَحَشَا بِهِ جُرُوحَهُ [صححه البخاری (۲۴۳)، ومسلم (۱۷۹۰)، وابن حبان (۶۵۷۸ و ۶۵۷۹)] - [انظر: (۲۳۲۱۷)].

(۲۳۱۸۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی (جس سے خون رک گیا)

(۲۳۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَابَةِ يَعْنِي مِنْبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: (۲۳۲۰۹)].

(۲۳۱۸۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا منبر غابہ نامی جگہ کے جہاؤ کے درخت سے بنایا گیا تھا۔
(۲۳۱۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ [انظر: (۲۳۱۹۳)، (۲۳۲۰۰)، (۲۳۲۰۴)] - [۲۳۲۰۱، ۲۳۲۰۴، ۲۳۲۳۶، ۲۳۲۳۳].

(۲۳۱۸۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۱۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَطْلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُعْفَرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرَى يَحْكُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُكَ تَنْتَظِرُ لَطَعْتُ بِهِ عَيْنَكَ إِنَّمَا جُعِلَ لِالْإِسْتِئْذَانِ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ [صححه البخاری (۵۹۲۴)، ومسلم (۲۱۵۶)، وابن حبان (۵۸۰۹ و ۶۰۰۱)] - [انظر: (۲۳۲۲۱)].

(۲۳۱۸۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے مارتا اجازت کا حکم نظری کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۲۳۱۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعَتَيْنِ فَتَلَاعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَجَاءَتْهُ بِهِ لِلْدَى كَأَنَّهَا بِكَرُهُ [انظر: (۲۳۲۱۵)، (۲۳۲۱۸)، (۲۳۲۱۹)، (۲۳۲۲۱)].

The Real Muslims Portal

فَصَفَحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ فَلَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَنَحَّى فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ مَكَانَكَ
فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ
أَنْ تَقُبْتَ قَالَ مَا كَانَ لِأَبِي أَبِي فُحَاةً أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَنْتُمْ لِمَ حَفَحْتُمْ
قَالُوا لِنُعَلِّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ [صححه البخارى (۱۲۰۱)، ومسلم (۴۲۱)،
وابن خزيمة (۸۵۳ و ۸۵۴ و ۱۵۱۷ و ۱۵۷۴ و ۱۶۲۳)، وابن حبان (۲۲۶۰ و ۲۲۶۱)، والحاكم (۷۷/۳)].

[راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۱۹۳) حضرت سہل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رحمہ اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رحمہ اللہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رحمہ اللہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رحمہ اللہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکر رحمہ اللہ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکر رحمہ اللہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۱۹۴) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ كَقَوْمٍ نَزَلُوا فِي بَطْنٍ وَإِذْ فُجَاءَ ذَا بَعُودٍ وَجَاءَ ذَا بَعُودٍ حَتَّى أَنْصَبُوا خُبْزَتَهُمْ وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ مَتَى يُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهَا تَهْلِكُ

(۲۳۱۹۳) حضرت سہل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا معمولی اور حقیر گناہوں سے بھی بچا کرو اس لئے کہ ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو کسی وادی میں اتریں ایک آدمی ایک لکڑی لائے اور دوسرا دوسری لکڑی لائے اور اس طرح وہ اپنی روٹیاں پکالیں اور حقیر گناہوں پر جب انسان کا مواءہ ہوگا تو وہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔

(۲۳۱۹۵) وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو صَمْرَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَنَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَا تَصَدَّقُ بِنَا أَصْبَعُهُ الْوُسْطَى وَالْيَمَى تَلِي الْإِبْهَامَ [راجع: ۲۳۱۸۲].

(۲۳۱۹۵) اور نبی ﷺ نے فرمایا میری اور قیامت کی مثال ان دو انگلیوں کی طرح ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

(۲۳۱۹۶) ثُمَّ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ قَوْسِي رَهَانٍ

(۲۳۱۹۶) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال دو ایک جیسے گھوڑوں کی سی ہے۔

(۲۳۱۹۷) ثُمَّ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ طَلِيعَةً فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُسْبَقَ الْآخَ بِثَوْبِهِ أُتِيَئْتُمْ

ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ذَلِكَ

(۲۳۱۹۷) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہر اول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے

اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ پہنچا پھر نبی ﷺ نے

فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كَانَ

رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أَرْزِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيانِ لِقَالِ لِلنِّسَاءِ لَا

تَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ حَتَّى يَسْعَى الرَّجَالُ جُلُوسًا [راجع: ۱۵۶۴۷]

(۲۳۱۹۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے تہبند کی ٹنگی کی وجہ سے بچوں کی

طرح اپنے تہبند کی گرہیں اپنی گردن میں لگایا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے اسی حال میں نماز پڑھا کرتے تھے، ایک دن کسی

فحش نے کہہ دیا کہ اے کروہ خواتین! جدے سے اس وقت تک سر نہ اٹھایا کرو جب تک مرد اپنا سر نہ اٹھالیں۔

(۲۳۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَرْتَجَ أَحَدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُفْمَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُتُّ أَحَدُ مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ

وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ [صححه ابن حبان (۶۴۹۲)۔ قال شعيب: [إسناده صحيح]

(۲۳۱۹۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ احد پہاڑ لرزنے لگا جس پر اس وقت نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر و

عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا اے احد! تم جا، تمہارا ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ وَأَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ

الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَقَفَ عَلَيْنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ

فَقَالَ سَهْلٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي

صَلَاةٍ [صححه ابن حبان (۱۷۵۱) قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۵۵/۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده قوي]

(۲۳۲۰۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو مسجد میں بیٹھتا ہوا دیکھا کہ وہ نماز کا انتظار کرتے ہوئے مسجد

میں بیمار ہے وہ نمازی میں شمار ہوتا ہے۔

(۳۳۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ قَاتِلِي بَلَاءٍ حَسَنًا فَعَجِبَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ بَلَايِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قُلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْجِرَاحُ وَضَعَ ذَهَابَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهِ فَأَيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَدْ رَأَيْتَهُ يَنْتَضِرُ وَالسَّيْفُ بَيْنَ أَضْعَافِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْذُوهَ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلِي النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فَيَمَّا يَبْذُوهَ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلِي الْجَنَّةِ [صحيحه البخاری (۲۸۹۰)]

ومسلم (۱۱۲)۔ [انظر: ۲۳۲۲۳]

(۲۳۲۰۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے خوب جو انہر دی کے ساتھ میدان جنگ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، مسلمان اس سے بہت خوش تھے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی جہنمی ہے ہم نے عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں اور اللہ کے پیغمبر کے ساتھ ہونے کے باوجود؟ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں دوران جنگ اس آدمی کو ایک زخم لگا، جب زخم کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو اس نے اپنی تلوار اپنی چھاتی پر رکھی اور اسے آ رہا کر دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے وہ بات فرمائی تھی، اسے میں نے اپنے جسم میں تلوار پیوست کرتے ہوئے دیکھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے۔

(۳۳۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ هَلْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْقَى قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَيْنِهِ يَعْنِي الْحَوَازِي قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْقَى بِعَيْنِهِ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَ لَكُمْ مَنَاحِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاحِلُ قِيلَ لَهُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعْبِ قَالَ نَنْفَعُهُ قَيْطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ [صحيحه البخاری (۵۴۱۰)]، وابن حبان (۶۳۴۷، ۶۳۶۰)۔

(۲۳۲۰۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے وصال سے قبل اپنی آنکھوں سے میدان سے کود دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے کبھی میدان سے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے، سائل نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کے پاس عہد نبوت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں، سائل نے پوچھا پھر آپ

لوگ کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اسے پھونکیں مارتے تھے جتنا اڑتا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا۔

(۲۳۲۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفَرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ [صححه البخاری (۳۷۹۷) ومسلم (۱۸۰۴)].

(۲۳۲۰۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوہ خندق میں نبی ﷺ کے ہمراہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر اٹھا اٹھا کر مٹی نکال کر بیجا رہے تھے نبی ﷺ یہ دیکھ کر فرمانے لگے اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اے اللہ! مہاجرین و انصار کی بخشش فرما۔

(۲۳۲۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالُ بَيْنِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَانَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ يَا بِلَالُ إِنْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ بِهِمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَوْهُ صَفَعُوا وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيعَ لَا يُمَسِّكُ عَنْهُ فَالْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوَامًا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ امْضِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ مُنِيَّةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ مَشَى فَتَهَفَّرَ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مُضِيَّتَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلنَّاسِ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبَحِ الرَّجُلُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ [راجع: (۲۳۱۸۷)].

(۲۳۲۰۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو! لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجاائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۳۳۰۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَلَمْ أَتَكَبَّرْ مِمَّا حَدَّثَنِي شَيْئًا قَالَ كَانَ إِذَا قَالَ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرُو بْنِ عَوْفٍ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ قَاتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ لِبَلَالٍ إِنْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَقَدَّمَ فَلَمَّا تَقَدَّمَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ صَفَّحَ النَّاسُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ قَالَ فَلَمَّا رَأَوْهُ لَا يُنْسِكُونَ التَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ امْصُهُ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ الْفَقَهَرَى قَالَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تَمْصِيَ لِي صَلَاتِكَ قَالَ فَقَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قَحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَابَكُمُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَلْيَسْتَسْخِ الرِّجَالُ وَلْيُصَلِّقُ النِّسَاءُ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۳۳۰۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو! لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجاائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم

مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۳۰۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ قَالَ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ هَلُمُّوا إِلَى الرِّيَّانِ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ ذَلِكَ الْبَابُ [صححه البخاری (۱۸۹۶)، ومسلم (۱۱۵۲)، وابن خزيمة (۱۹۰۲)]، وابن حبان (۳۴۲۰ و ۳۴۲۱)۔ [انظر: ۲۳۲۰۷، ۲۳۲۳۰]۔

(۲۳۳۰۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُدْعَى الرِّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَإِذَا دَخَلُوهُ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ غَيْرُهُمْ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ غَيْرَ أَنِّي لِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْفَظُ [راجع: ۲۳۲۰۶]۔

(۲۳۳۰۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَلِيلًا [صححه البخاری (۵۳۰۴)، وابن حبان (۴۶۰)]۔

(۲۳۳۰۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے اشارہ فرمایا۔

(۲۳۳۰۹) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْرٍ لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ لَبَّاتِ النَّاسُ يَدُوكُنَّ لِيَلْتَهُمْ أَتُهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيِنَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى

كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْتَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ [صححه البخارى (۳۰۰۹) ومسلم (۲۴۰۶)]

(۲۳۲۰۹) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر پر فتح عطا فرما دے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے، لوگوں کی رات اسی اشتیاق میں گزر گئی کہ دیکھیں، جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ صبح ہوئی تو لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ جھنڈا اسے ملے، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو بیمار ہیں، چنانچہ انہیں قاصد بھیج کر بلایا گیا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعاء کی تو وہ ٹھیک ہو گئے، اور یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوئے تھے، پھر نبی ﷺ نے وہ جھنڈا انہیں دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ہم جیسے نہ ہو جائیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ، جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اور انہیں اللہ کے حقوق سے آگاہ کرو، بخدا تمہارے ذریعے کسی ایک آدمی کو ہدایت مل جانا تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَنْعُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا قَرِطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا وَلِكِرْدَنَّ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرِفُوْنِي ثُمَّ يُحَالُو بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَارِثٍ فَسَمِعْتَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أَحَدُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَلَقُولُ سَحَقًا لِمَنْ يَذَلَّ بَعْدِي [صححه البخارى (۶۵۸۳)، ومسلم (۲۲۹۰)]. [انظر: (۲۳۲۶۱)].

(۲۳۲۱۰) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حارث کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت اہل بن سعد کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی ﷺ فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں

نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْحَبَّةِ [صححه البخاری (۶۷۷۴)، وابن حبان (۵۷۰۱) والحاكم (۳۵۸/۴)].

(۲۳۲۱۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دونوں چیزوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۲۳۲۱۲) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُرِثُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ [صححه البخاری (۲۴۵۱)، ومسلم (۲۰۳۰)، وابن حبان (۵۳۳۵)]. [انظر: ۲۳۲۵۵].

(۲۳۲۱۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی مشروب لایا گیا، نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا، آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۱۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنَسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتَاهَا قَالَ سَهْلٌ وَهَلْ تَذَرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هِيَ الشُّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي فَجِئْتُ بِهَا لِأَكْسُو كَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارَةٌ فَجَسَّهَا فَلَانَ بَنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَاءُ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ أَكْسِي بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَتْ كُمِيسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي مَا سَأَلْتُهَ إِلَّا لِنَفْسِي وَلَكِنْ سَأَلْتُهَ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفِيِّي يَوْمَ أُمِّتٌ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ [صححه البخاری (۱۲۷۷)].

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی چادر ”جس پر دونوں طرف کنارہ لگی ہوئی تھی“ لے کر آئی (حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چادر کی وضاحت بھی بتائی) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میں اپنے ہاتھ سے بن کر آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ آپ اسے پہن لیں، نبی ﷺ کو چونکہ ضرورت تھی اس لئے وہ چادر اس سے

لے لی تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ جب باہر آئے تو وہ چادر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر تھی ایک آدمی نے ”جس کا نام حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا“ اسے چھو کر دیکھا اور کہنے لگا کہ کیسی عمدہ چادر ہے یا رسول اللہ! یہ مجھے پہننے کے لئے دے دیجئے“ نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، گھر جا کر اسے لپیٹا اور اس آدمی کے پاس اسے بھجوا دیا۔

لوگوں نے اس سے کہا بخدا! تم نے اچھا نہیں کیا یہ چادر نبی ﷺ کو کسی نے دی تھی اور نبی ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر تم نے ان سے مانگ لی جبکہ تم جانتے بھی ہو کہ وہ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اس نے جواب دیا بخدا! میں نے یہ چادر پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ اس لئے مانگی ہے کہ دم داہیں یہ میرا کفن بن جائے چنانچہ جس دن وہ فوت ہوا اس کفن وہی چادر تھی۔

(۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [صححه مسلم (۲۸۲۵)].

والحاكم (۴۱۳/۲)۔

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی ایک مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ جنت کے احوال بیان فرما رہے تھے جب گفتگو کا اختتام ہونے لگا تو آخر میں فرمایا ہاں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹]۔

(۲۳۲۱۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھیے)

(۲۳۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفُطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۱۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۳۳۱۷) حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَحْرَقَتْ قِطْعَةً مِنْ خَصِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ تَجْعَلُهُ عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَوَّجَهُ قَالَ وَأَتَى بِتُرْسٍ فِيهِ مَاءٌ فَمَسَّكَتُ عَنْهُ الدَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۵] (۲۳۲۱۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی (جس سے خون رک گیا)

(۳۳۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ قَالَ فَقَالَ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِهِ فَقَتَلَهُ أَيْقَلْتُ بِهِ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ قَالَ فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا صَنَعْتُ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَأَتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَاتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَلَاغَنَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَالَ عُوَيْمِرُ لَبِئْسَ انْطَلَقْتُ بِهِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَارَتْ سَنَةً فِي الْمُتَلَاعِنِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْبَتَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَّقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ سَمَاءَهُ وَحَرَّةً فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ [صححه البخاری (۴۲۳)، ومسلم (۱۴۹۲)، وابن حبان (۴۲۸۳) و ۴۲۸۴ و ۴۲۸۵] . [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۱۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمیر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بنا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو بھی اچھا نہیں سمجھا عویمیر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں میاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کر دیا پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے

کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کا خیال رکھنا! اگر اس کے یہاں سیاہ رنگ سیاہ آنکھوں اور بڑی سرینوں والا بچہ پیدا ہوا تو میں عویر کو سچا ہی سمجھوں گا، اور اگر اس کے یہاں سرخ رنگ والا اور چھپکلی کی مانند بچہ پیدا ہوا تو میں اسے جھوٹا سمجھوں گا۔ چنانچہ اس کے یہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ ناپسندیدہ صفات کے ساتھ تھا۔ (جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ان صفات پر بچہ پیدا ہوا تو میں عویر کو سچا سمجھوں گا)

(۲۳۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا لَاعَنَ عُوَيْرٌ أَخُو بَنِي الْعَجْلَانِ امْرَأَتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَلَمْتُهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا هِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب عویر نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا لہذا میں اسے طلاق دیتا ہوں، طلاق، طلاق۔

(۲۳۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَاذَا قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ كَذَا فَكَذَا قَالَ فَقَدْ أَمْلَكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ قَرَأْتُهُ بِمَضْيِ وَهِيَ تَبْعُهُ [راجع: ۲۳۱۸۴]

(۲۳۲۲۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔ (۲۳۲۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سِتْرِ حُجْرَتِهِ وَلَهُ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْرُوءٍ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ هَذَا يَنْظُرُنِي حَتَّى آتِيَهُ لَطَعَنْتُ بِالْمِذْرُوءِ فِي عَيْنَيْهِ وَهَلْ جُعِلَ لِالْإِسْتِئْذَانِ إِلَّا مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ [راجع: ۲۳۱۸۸]

(۲۳۲۲۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا، نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے رہا تھا، احازت کا حکم نظر ہی کی وجہ سے تو دبا گیا ہے۔

مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ ۳۰

(۲۳۲۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ [راجع: ۲۳۱۸۲].

(۲۳۲۲۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلَ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّحْوِ أَيْمٍ [راجع: ۲۳۲۲۰].

(۲۳۲۲۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار انجام سے ہوتا ہے۔

(۲۳۲۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالََا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَفِی الْمُسْكِنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ [صحیحہ البیہاری (۲۸۵۹)، ومسلم (۲۲۲۶)]. [انظر: ۲۳۲۵۴].

(۲۳۲۲۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔
(۲۳۲۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَقْبِضْهَا إِلَيْكَ حَتَّى تَلِدَ عِنْدَكَ فَإِنْ تَلَدَتْ أَحْمَرَ فَهُوَ لِأَبِيهِ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ لَعُوبِيمٌ وَإِنْ وَلَدَتْهُ لَقَطَطِ الشَّعْرِ أَسْوَدَ اللِّسَانِ فَهُوَ لِابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ عَاصِمٌ فَلَمَّا وَقَعَ أَخَذْتُهُ إِلَى إِذَا رَأْسُهُ مِثْلُ قُرْوَةِ الْحَمَلِ الصَّغِيرِ ثُمَّ أَخَذْتُ قَالَ يَعْقُوبُ بِفَقْمِهِ إِذَا هُوَ أَحْمَرٌ مِثْلُ التَّبَقَّةِ وَاسْتَقْبَلَنِي لِسَانُهُ أَسْوَدُ مِثْلُ التَّمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۲۲۴۶)].

(۲۳۲۲۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس عورت کو اپنے ساتھ لے جاؤ تاکہ تمہارے یہاں یہ اپنے بچے کو جنم دے، اگر اس کا بچہ سرخ رنگت کا ہوا تو اس کا باپ وہی ہوگا جس نے اپنے نسب کی اس سے نفی کر دی ہے یعنی عوبیر کا اور اگر اس کے یہاں گھٹھریا لے بالوں اور کالی زبان والا بچہ پیدا ہوا تو وہ ابن سحماء کا ہوگا۔

عاصم کہتے ہیں کہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے اٹھایا، اس کا سر بکری کے چھوٹے بچے کی پوتین جیسا تھا، پھر میں نے اسے لے کر اپنے گھر میں لے گیا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

(۲۳۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سِيلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ هُوَ مَسْجِدِي [راجع: ۲۳۱۹۱]۔

(۲۳۲۳۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سے اس مسجد کے متعلق ”جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی“ پوچھا گیا تو فرمایا وہ میری مسجد ہے۔

(۲۳۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ قَالَ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ [صححه البخاری (۳۲۴۷) ومسلم (۲۱۹)]۔

(۲۳۲۳۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہوں گے۔

(۲۳۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مَالِقَةٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۵۷۴۴) قال شعيب: متن الحديث حسن]۔

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن محبت کا مرکز ہوتا ہے اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو لوگوں سے محبت کرے اور نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۲۳۲۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّبٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِيْرِي عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعَةِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ مَا التَّرْعَةُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ الْبَابُ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۵۸۰۹) قال شعيب: إسناده صحيح]، [انظر: ۲۳۲۶۲]۔

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۲۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِينَ بَابًا فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرِّبَّانُ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ إِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أَغْلِقَ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا [راجع: ۲۳۲۰۶]۔

(۲۳۲۳۰) حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے، قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ، جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا جو وہاں داخل ہو جائے گا وہ یہے گا اور جو وہاں کا پانی پی لے گا وہ پھر کبھی پیا سا نہ ہوگا۔

(۲۳۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹]۔

(۲۳۲۳۱) حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھئے)

(۲۳۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۲۳۲۳۲) حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۳۴) حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے، کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفُطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۳۶) حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۳۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَعَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۶۴۶]۔

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے بعد قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔

(۲۳۳۱) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَنْبُغِي ابْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي لَحَاءِ أَى خِصَامٍ كَانَ بَيْنَهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ بِلَالُ لِأَبِي بَكْرٍ أَقِيمُ وَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَصَفَّحَ الْقَوْمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَمِثُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا احْتَرَوْا التَّفَتَّ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَكَانَكَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا بَالُكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ لَمْ تَقُمْ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَدْعُمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ إِذَا تَابَكُمُ أَمْرٌ صَفَّحْتُمْ سَبَّحُوا فَإِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۳۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھادیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہو لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يُنْمَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُنْمَى يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۷۴۰)].

(۲۳۳۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دوران نماز لوگوں کو دایا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

(۲۳۳۵) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوِّحِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا بِآيَةٍ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَتهَا إِزَارَكَ جَلَسَتْ لَا إِزَارَ لَكَ فَالتَمِسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ التَّمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالتَّمِسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِلسُّورِ يُسَمِّيهِمَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَّجْتُكِهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [صححه

البخاری (۲۳۲۰)، ومسلم وصححه ابن حبان (۴۰۹۳)۔ [راجع: ۲۳۱۸۴]۔

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے بہہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کرو دیجئے نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اگرچہ لوہے کی انگلی ہی ملے تو وہی لے آؤ وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگلی بھی نہیں ملی نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۲۳۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَلَّ فَنَقَلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلِّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مِمَّا يَسْمَعُ قَالَ إِسْحَاقُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ النَّاسُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَلَّ فَنَقَلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَاكَ اللَّهُ فِكَ فَصَاحَتِكَ فَأَذْهَبْ فَأَتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ

بُنْ سَعْدٍ قَتَلَنَا وَآتَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَا قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبَتْ عَلَيْهَا يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا لَطَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمیر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بننا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا، عویمیر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں میاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کر دیا، پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۴۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْكُتْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۴۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیچے آ گئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۲۴۱) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلَهُ قَالَ فَانْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعِنِ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي أَمْرَانِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَّا وَآتَا شَاهِدًا ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]۔

(۲۳۲۴۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر

ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اس پر اللہ نے لعان کا حکم نازل کر دیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق اپنا حکم نازل کر دیا ہے، چنانچہ میرے سامنے ان دونوں نے لعان کیا اور نبی ﷺ نے انہیں جدا کر دیا۔

(۲۳۲۴۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْْنِي ابْنَ عَمْرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَنْدُ إِلَى جِذْعٍ فَقَالَ قَدْ كَثُرَ النَّاسُ وَلَوْ كَانَ لِي شَيْءٌ يَعْْنِي أَفْعُدُ عَلَيْهِ قَالَ عَبَّاسٌ فَلَمَّحَ أَبِي لِقَطْعِ عِمْدَانِ الْمُنْبَرِ مِنَ الْعَابَةِ قَالَ فَمَا أَذْرِي عَمَلَهَا أَبِي أَوْ اسْتَعْمَلَهَا [اخرجه الطبرانی (۵۷۳۲) قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۲۴۲) حضرت سہل بن خالدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کی تعداد اب زیادہ ہو گئی ہے اگر کوئی چیز ہوتی تو میں اس پر بیٹھ جایا کرتا، حضرت سہلؓ کے بیٹے عباس کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب گئے اور ”غابہ“ نامی جگہ سے منبر کے لئے لکڑیاں کاٹیں اب مجھے یاد نہیں کہ اسے والد صاحب نے خود بنایا تھا یا کسی سے مزدوری پر بنوایا تھا۔

(۲۳۲۴۳) حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدِيهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مَنْبَرٍ وَلَا غَيْرِهِ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَّا يَضَعُ يَدِيهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ وَيُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ إِشَارَةً [صححه ابن خزيمة (۱۴۵۰)، وابن حبان (۸۸۳)، والحاكم (۵۳۵/۱)].

(۲۳۲۴۳) حضرت سہل بن خالدؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر کسی اور جگہ ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے سامنے برابر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۲۳۲۴۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عِدِيٍّ قَالَ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلُّهُ فَيَقْتُلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلُّ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَثُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَا لَكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَلَقَّحَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِرَاقَهُ إِثَّاهَا مَنَةً لِي الْمُتَلَاعِنِينَ [قال الألبانی صحيح (السنائی ۱۷۰/۶)].

(۲۳۲۴۴) حضرت سہل بن خالدؓ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیرؓ ایک مرتبہ عاصمؓ کو عدو کے بارے میں پوچھنے لگے اور کہنے لگے کہ

نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۰۶۴۸]۔

(۲۳۲۳۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صحیح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۴۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۰۶۴۸]۔

(۲۳۲۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۳۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۴۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَضَاعَةٍ مِنْ بَضَاعَةِ

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کو بیز بضاعہ کا پانی پلایا ہے۔

(۲۳۲۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ فَأَخَذَ الْكَرْزِينَ فَحَقَّرَ بِهِ

فَصَادَفَ حَجَرًا فَضَحِكَ قَبْلَ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَحِكْتُ مِنْ نَاسٍ يُؤْتَى بِهِمْ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فِي النَّكُولِ يُسَاقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ [أخرجه الطبرانی (۵۷۳۳)۔ إسناده ضعيف]۔

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خندق کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھا نبی ﷺ نے ایک بڑی کدال پکڑی اور خندق کھودنے لگے اچانک ایک پتھر سامنے آیا تو نبی ﷺ ہنسنے لگے کسی نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں ان لوگوں پر

ہنس رہا ہوں جنہیں مشرق کی جانب سے بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا اور جنت کی طرف ہانک دیا گیا۔

(۲۳۲۵۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرُوفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّائِيَةِ وَالْوُسْطَى [راجع: ۲۳۱۸۲]

(۲۳۲۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۵۱) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْقَاصِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ قَدْ أَفْتَلُوا وَتَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَاضَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَتُصَلِّي فَأَقِيمَ الصَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ ذَهَبَ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتَّى بَلَغَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ وَقَفَ وَجَعَلَ النَّاسُ يُصَفِّقُونَ لِيُؤْذِنُوا أَبَا بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ التُّفَّتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ مَعَ النَّاسِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اثْبُتْ فَرَفَعَ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ يَدْعُو ثُمَّ اسْتَأْخَرَ الْقَهْقَرَى حَتَّى جَاءَ الصَّفَّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِالْكُمُ وَنَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَجَعَلْتُمْ تُصَفِّقُونَ إِذَا نَابَ أَحَدُكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسِّحِ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ لِمَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُثْبِتَ حِينَ أَسْرُتَ إِلَيْكَ قَالَ رَفَعْتُ يَدَيَّ لِأَنِّي حَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۷]

(۲۳۲۵۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے آ گئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجا کیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ حَدِّهِ

(۲۳۲۵۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے اپنا چہرہ اس قدر پھیرتے کہ رخسار مبارک کی سفید نظر آتی تھی۔

(۲۳۲۵۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدْفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ يَتَعَلَّمُهُ الْأَسْوَدُ وَالْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ تَعَلَّمُوهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُهُ نَاسٌ وَلَا يَجَاوِزُ تَرَافِيَهُمْ وَيَقْوُمُونَهُ كَمَا يَقْوُمُ السَّهْمُ فَيَتَعَجَّلُونَ أَجْرَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ

(۲۳۲۵۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں اللہ کی کتاب موجود ہے جو سیاہ، سرخ اور سفید سب ہی سیکھیں گے تم وہ زمانہ آنے سے پہلے اسے سیکھ لو جبکہ کچھ لوگ اسے سیکھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور اسے تیری طرح سیدھا کریں گے اور اس کا ثواب آخرت پر رکھنے کی بجائے دنیا میں ہی طلب کریں گے۔

(۲۳۲۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكِينِ [راجع: ۲۳۲۲۴]

(۲۳۲۵۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔ (۲۳۲۵۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ذَاوُدَ قَالَ قَرِئَ عَلَى مَالِكِ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ شِمَالِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذُنُ فِي أَنْ أُعْطِيَهُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَنِي سَيْبٍ مِنْكَ أَحَدًا [راجع: ۲۳۲۱۲]

(۲۳۲۵۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی مشروب لایا گیا نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو

ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۵۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۲۳۲۵۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صحیح یا ایک شام کے لئے ٹکٹا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَا مَرَّبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابًا لَهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا وَدَخَلَ هُوَ وَأَبْنَى بِالْجَوْدِيَّةِ فَعَزَلْتُ فِي بَيْتٍ فِي النَّخْلِ أُمَيْمَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا ذَابَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي لِي نَفْسِكَ قَالَتْ وَهَلْ تَهْبُ الْمَلَائِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوءَةِ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ لَقَدْ عَذَّبْتُ بِمَعَادِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا فَارِسَتَيْنِ وَالْحَقُّهَا بِأَهْلِهَا [راجع: ۱۶۱۵۸]۔

(۲۳۲۵۷) حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ اور سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمارے پاس سے گذرے، میں بھی ہمراہ ہو گیا، حتیٰ کہ چلتے چلتے ہم ”سوط“ نامی ایک باغ میں پہنچے، وہاں ہم بیٹھ گئے، نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک طرف بٹھا کر ایک گھر میں داخل ہو گئے، جہاں نبی ﷺ کے پاس قبیلہ جون کی ایک خاتون کولایا گیا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ساتھ امیمہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا کے گھر میں خلوت کی، اس خاتون کے ساتھ سواری کا جانور بھی تھا، نبی ﷺ جب اس خاتون کے پاس پہنچے تو اس سے فرمایا کہ اپنی ذات کو میرے لیے ہبہ کر دو، اس پر (العیاذ باللہ) وہ کہنے لگی کہ کیا ایک ملکہ اپنے آپ کو کسی بازاری آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں نبی ﷺ نے فرمایا تم نے ایسی ذات سے پناہ چاہی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے، یہ کہہ کر آپ ﷺ باہر آ گئے اور فرمایا اے ابواسید! اسے دو جوڑے دے کر اس کے اہل خانہ کے پاس چھوڑ آؤ، بعض راویوں نے اس عورت کا نام ”امیمہ“ بتایا ہے۔

(۲۳۲۵۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۵۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ

اظہاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۵۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ
الْمِنْبَرِ مِنْ أَتَى عُودَهُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَتَى عُودِهِ هُوَ وَأَعْرِفُ مَنْ عَمِلَهُ وَأَيُّ يَوْمٍ صُنِعَ وَأَيُّ يَوْمٍ
وُضِعَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
امْرَأَةٍ لَهَا غُلَامٌ نَجَارٌ فَقَالَ لَهَا مَرِي غُلَامُكَ النَّجَارُ أَنْ يَمْعَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهَا إِذَا تَكَلَّمْتُ النَّاسَ
فَأَمَرْتُهُ فَذَهَبَ إِلَى الْغَابَةِ فَقَطَعَ طَرَفَاءَ فَعَمِلَ الْمِنْبَرُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَأَرْسَلْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ فَكَثُرَ هُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ
الْفَهْقَرَى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا
لِيَأْتِيَنِي وَيَتَعَلَّمُوا صَلَاتِي فَقِيلَ لِسَهْلٍ هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِدْعِ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِي
كَانَ [صحيحه البخارى (۴۴۸)، ومسلم (۵۴۴)، وابن خزيمة (۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۷۷۹)، و ابن حبان

(۲۱۴۲)۔ [راجع: ۲۳۱۸۶]۔

(۲۳۲۵۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا منبر کس لکڑی سے بنایا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! یہ بات سب
سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی سے بنایا ہوا تھا؟ کس نے اسے بنایا تھا؟ کس دن بنایا گیا تھا؟ کس دن مسجد نبوی میں لا کر
رکھا گیا اور جس دن نبی ﷺ پہلی مرتبہ اس پر رونق افروز ہوئے وہ بھی میں نے دیکھا ہے۔

ان تمام باتوں کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خاتون کے پاس ”جس کا ایک غلام بڑھی تھا“ پیغام بھیجا
کہ اپنے بڑھی غلام سے کہو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں ٹھوک دے تاکہ میں دوران تقریر ان پر بیٹھ سکوں اس عورت نے اپنے
غلام کو اس کا حکم دیا تو وہ ”غابہ“ چلا گیا اور ایک درخت کی لکڑیاں کاٹیں اور تین میڑھیوں پر مشتمل منبر بنا دیا اس عورت نے وہ
منبر نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا نبی ﷺ نے اسے اسی جگہ رکھ دیا جہاں آج تم اسے دیکھ رہے ہو اور اسی دن پہلی مرتبہ اس پر
تشریف فرما ہوئے اور اس پر تکبیر کہی پھر جھک کر اٹھے پاؤں نیچے اترے اور سجدہ ریز ہو گئے لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ
سجدہ کیا حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور فرمایا لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کر سکو اور میرا طریقہ نماز سیکھ لو
کسی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ”تنے“ کے متعلق لوگوں میں جو بات مشہور ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا جو
واقعہ رونما ہوا تھا وہ تو پیش آیا تھا۔

(۲۳۲۶۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا
وَالرُّوحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۲۶۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرہ داری دنیا و ما علیہا سے بہتر ہے، اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے ٹکنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۶۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأْ أَبَدًا أَبْصَرْتُ أَنْ لَا يَرِدَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ أَحَدْتُ بِهِ فَقَالَ وَأَشْهَدُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَزِيدُ فِيهِ فَيَقُولُ وَأَقُولُ إِنَّهُمْ أَُمِّي أَوْ مَنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بَعْدَكَ أَوْ مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ قَالُوا فَبَدَّلُوا بَعْدَكَ لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي [راجع: ۲۳۲۶۱].

(۲۳۲۶۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد میرے ذین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بَصْرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنِيرِي هَذَا عَلَى تَرْعِيٍّ مِنْ تَرْعِ الْحَيَّةِ [راجع: ۲۳۲۶۲].

(۲۳۲۶۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۲۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ عَبَادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ لَدَعَاَهَا فَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَ فَانْكُرَتْ فَحَدَّثَهُ وَتَرَكَهَا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود):

(۴۴۳۷، ۴۴۶۶). قال شعيب حسن و هذا إسناده ضعيف].

(۲۳۲۶۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبلہ اسلم کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے

ایک عورت سے بدکاری کی ہے جس کا نام بھی اس نے بتایا نبی ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس سے اس شخص کی بات کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا نبی ﷺ نے اس آدمی پر حد جاری فرمادی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

(۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرُفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَأَوْنَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ لَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَأَوْنَ الْكُوكَبَ الْكُرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغُرْبِيِّ [صححه البخاری (۶۵۵۵) ومسلم (۲۸۳۰) وابن حبان (۷۳۹۲ و ۲۰۹)]

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل جنت بالا خانوں کو جنت میں اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جیسے تم مشرقی یا مغربی افق میں ایک چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو۔

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ يَأْتُمُ الْمُؤْمِنُ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْتُمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ [أخرجه الطبرانی (۵۷۴۳)]

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۲۱۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مومن کا اہل ایمان میں وہی درجہ ہوتا ہے جو سر کا جسم میں ہوتا ہے اور ایک مومن تمام اہل ایمان کے لئے اسی طرح تڑپتا ہے جیسے جسم سر کی تکلیف کے لئے تڑپتا ہے۔

(۲۳۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرَكِبَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِثْلًا بِمِثْلِ [أخرجه الطبرانی (۶۰۱۷)]

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۲۱۶) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ پہلے لوگوں کے طریقوں پر پورا پورا چل کر رہو گے۔

(۲۳۲۱۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا جَمِيلُ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا يُدْرِكُنِي زَمَانٌ أَوْ لَا تُدْرِكُوا زَمَانًا لَا يُتَّبَعُ فِيهِ الْعَلِيمُ وَلَا يُسْتَحَى فِيهِ مِنَ الْحَلِيمِ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْأَغَاجِمِ وَالْأَسْتَهْمِ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ

(۲۳۲۱۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میں ایسا دور کبھی نہ پاؤں اور تم بھی نہ پاؤ جس میں اہل علم کی پیروی نہ کی جائے، ہر دو بار لوگوں سے شرم نہ کی جائے، جن کے دل عجیوں کی طرح اور زبانیں

اہل عرب کی طرح ہوں۔

(۲۳۳۱۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عُمَرُو بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَسْبُوا تَبَعًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ أَسْلَمَ [اخرجه الطبرانی (۶۰۱۳) قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۳۱۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تبع کو برا بھلا مت کہا کرو کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔

حَدِيثُ أَبِي زَيْدٍ عُمَرُو بْنُ أَخْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو نَهْيَكٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عُمَرُو بْنُ أَخْطَبٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَأَتَيْتُهُ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَانَتْ فِيهِ شَعْرَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ فَرَأَيْتَهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ لَيْسَ فِي رَأْسِهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [انظر: ۲۳۳۲۷۱].

(۲۳۳۱۹) حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ اسے جمال عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کو ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۲۳۳۲۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَهْيَكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ عُمَرُو بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ الْأَيْدِيَّ بَيْنَ كَيْفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَجُلٍ قَالَ يَأْصِغُهُ الثَّلَاثَةُ هَكَذَا فَمَسَحَتْهُ بِيَدِي

(۲۳۳۲۰) حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے اور اسے اپنے ہاتھ سے چھو کر بھی دیکھا ہے۔

(۲۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَمِينُ ابْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَهْيَكٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَخْطَبٍ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَفِيهِ شَعْرَةٌ فَرَفَعْتُهَا ثُمَّ نَازَلْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ فَرَأَيْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [راجع: ۲۳۳۲۶۹].

(۲۳۳۲۱) حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ اسے جمال عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

ابوزید رضی اللہ عنہ کو ۹۳ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۳۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ حُويَصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ يَقُولُ قَاتَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ جَدُّ عَزْرَةَ هَذَا

(۲۳۷۲) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ تیرہ مرتبہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(۳۳۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصْرِ النَّسَائِيُّ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ غَيْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَسُ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا حَسَنَ السَّمْتِ

(۲۳۷۳) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تمہیں جمال عطاء کرے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ حسین و جمیل اور عمدہ بالوں والے آدمی تھے۔

(۳۳۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي فَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ عَمْرُو بْنُ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ النَّصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ قَتَارًا فَقَالَ مَنْ صَنَعَ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ شَكَ إِسْمَاعِيلُ فَعَرَّجَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمَ اللَّحْمِ فِيهِ كَرِيهَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَسِيغِي قَالَ قَاعِدٌ قَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَادْبَعُهُ وَلَا يُجْزِيءُ جَذَعٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ [راجع: ۲۱۰، ۱۱۴]

(۲۳۷۴) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (عید الاضحیٰ کے دن) نبی ﷺ ہمارے گھروں کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو گوشت بھونے جانے کی خوشبو محسوس ہوئی، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس نے جانور کو ذبح کیا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نکلا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس جانور کا ایک مجبوری ہوتا ہے سو میں نے اپنا جانور ذبح کر لیا تاکہ خود بھی کھاؤں اور اپنے ہمسایوں کو بھی کھاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا قربانی دوبارہ کرو، اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی مجبور نہیں، میرے پاس تو بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے یا حاصل ہے، اس نے یہ جملہ تین مرتبہ کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کر لو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی کی طرف سے کفایت نہیں کر سکے گا۔

(۳۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو فَلَابَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ النَّصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَطْهَرِ دِيَارِنَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيَاءُ بْنُ أَحْمَرَ الشُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ النَّصَارِيُّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَعَطَّبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهُرُ ثُمَّ

نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْهُ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنْ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا [صححه مسلم (۲۸۹۲)، وابن حبان (۶۶۳۸)، والحاكم (۴/۴۸۷)].

(۲۳۲۷۶) حضرت ابو زید انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہو کر خطبہ شروع فرمایا، حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا، تو نیچے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی اور دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا پھر نیچے اتر کر نماز عصر پڑھی اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور غروب شمس تک خطبہ دیا اور اس دوران ماضی کے واقعات اور مستقبل کی تمام پیشین گوئیاں بیان فرمادیں، ہم میں سب سے بڑا عالم وہ تھا جسے وہ خطبہ سب سے زیادہ ہوتا تھا۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ اذْنُ مِثْنَى وَامْسَحْ ظَهْرِي وَكَشَفَ ظَهْرَهُ فَمَسَحَتْ ظَهْرَهُ وَجَعَلَتْ الْخَاتَمَ بَيْنَ أَصَابِعِي قَالَ لَفَعَمْرُهَا قَالَ لِقِيلٍ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفَيْهِ [راجع: ۲۱۰۱۲].

(۲۳۲۷۷) حضرت ابو زید انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے قریب آؤ، میں قریب ہوا تو فرمایا اپنے ہاتھ کو ڈال کر میری کمر کو چھو کر دیکھو، چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو مہر نبوت میری دو انگلیوں کے درمیان آگئی، جو بالوں کا ایک گچھا تھی۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّهُ بَلَغَ بَضْعًا وَمِائَةً سَنَةً أَسْوَدَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةَ إِلَّا بُدُ شَعْرٍ بِيضٍ فِي رَأْسِهِ [راجع: ۲۱۰۱۳].

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو زید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر بضعا دست مبارک پھیرا اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما اور اس کے حسن کو دوام عطا فرما، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو زید رحمۃ اللہ علیہ کی عمر سو سال سے بھی اوپر ہوئی، لیکن ان کے سر اور ڈاڑھی میں چند بال ہی سفید تھے۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا اعْتَقَ سِتَّةَ أَغْبَدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارَقَ أَرْبَعَةً

(۲۳۲۷۹) حضرت ابو زید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ کے چھ غلام آزاد کر دیئے، جن کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال بھی نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، پھر جن دو کا نام نکل آیا انہیں آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

(۲۳۲۸۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا اعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ وَقَالَ فِيهِ قَافِرٌ عَنْ بَيْنَهُمْ

(۲۳۲۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۲۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ جَمَعَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلُمُّ أَصْلَى صَلَاةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ الْأَشْعَرِيِّينَ قَالَ لَدَعَا بِخَفْنِيَةٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَأَعِيَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۵]

(۲۳۲۸۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ، میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں، حضرت ابو مالک اشعریؓ میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ منگوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر کھلی کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۲ مرتبہ تکبیر کہی۔

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلْتُ عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ قَالَ فَتَحْنُ نَسْأَلُهُ أَوْ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ لِمَقْعَدِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۱، ۲۳۳۰۵]

(۲۳۲۸۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(۳۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْظَمُ الْفُلُوقِ عِنْدَ اللَّهِ عَزًّا وَجَلًّا ذِرَاعٌ مِنَ الْأَرْضِ تَجِدُونَ الرَّجُلَيْنِ جَارَيْنِ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي الدَّارِ لَيَقْطِيعَ أَحَدُهُمَا مِنْ حَظِّ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا إِذَا اقْطَعَهُ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۷۹۵۲].

(۳۳۲۸۳) حضرت ابومالک اشعریؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے ایک اپنے ساتھ کیے حصے میں سے ایک گز ظلمالے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

(۳۳۲۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ لِقَوْمِهِ أَلَا أُصَلِّيْ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ الرِّجَالُ ثُمَّ صَفَّ الْوُلْدَانِ خَلْفَ الرِّجَالِ ثُمَّ صَفَّ النِّسَاءُ خَلْفَ الْوُلْدَانِ [راجع: ۲۳۲۸۲].

(۳۳۲۸۴) حضرت ابومالک اشعریؓ نے ایک مرتبہ اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے پہلے مردوں کی صف بنائی، مردوں کے پیچھے بچوں کی صف بنائی اور بچوں کے پیچھے عورتوں کی صف بنائی۔

(۳۳۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ كَانَ مِنَّا مَعْشَرُ الْأَشْعَرِيِّينَ رَجُلٌ قَدْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ مَعَهُ الْمَشَاهِدَ الْحَسَنَةَ الْجَمِيلَةَ قَالَ عَوْفٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ يُقَالُ لَهُ مَالِكٌ أَوْ أَبُو مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَقْوَامًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَبْطِلُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَزًّا وَجَلًّا

(۳۳۲۸۵) حضرت ابومالک اشعریؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(۳۳۲۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ اجْتَمِعُوا أَصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا قَالَ ابْنُ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَدَعَا بِحَفْنَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَوَضَّا وَمَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهَرَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ صَلَّى

بِهِمْ فَكَثُرَ بِهِمْ نِسْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً يَكْبُرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ [راجع: ۲۳۲۸۱].

(۲۳۲۸۶) حضرت ابوماک اشعری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں حضرت ابوماک اشعری میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ منگوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر کھلی کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۲ مرتبہ تکبیر کہی۔

(۲۳۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَيْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ الْحَضَرَمِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا سَامِعَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُلُوةُ الدُّنْيَا مَرْءَةُ الْآخِرَةِ وَمَرْءَةُ الدُّنْيَا حُلُوةُ الْآخِرَةِ

(۲۳۲۸۷) حضرت ابوماک رحمہ اللہ کی دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا اے سننے والے اشعریو! تم میں سے جو لوگ حاضر ہیں وہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا کی محاسن آخرت کی تلخی ہے اور دنیا کی تلخی آخرت کی محاسن ہے۔

(۲۳۲۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رِبْعَةَ الْجَرَشِيِّ فَقَدْ أَكْرَمَنَا الطَّلَاءُ فِي خِلَافَةِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَذْكَرُوا الطَّلَاءَ فَقَدْ أَكْرَمَنَا الطَّلَاءَ كَذَا قَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُشْرَبْنِ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرُ يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَالَّذِي حَدَّثَنِي أَصْدَقُ مِنِّي وَمَنْكَ وَالَّذِي حَدَّثَنِي بِهِ أَصْدَقُ مِنْهُ وَمَنِي فَقَالَ وَاللَّهِ الْبَدَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَقَالَ الضَّحَّاكُ أَفْ لَهٌ مِنْ شَرَابٍ آخِرِ الدَّهْرِ

(۲۳۲۸۸) مالک بن ابی مریم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ربیعہ جرش کے ساتھ بیٹھے ضحاک بن قیس کی نیابت میں انور کی شراب کا تذکرہ کر رہے تھے اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ ہمارے یہاں تشریف لے آئے ہم نے ان سے اپنی گفتگو میں شامل ہونے کو کہا چنانچہ ہم اس پر گفتگو کرتے رہے تو حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابوماک اشعری رحمہ اللہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر ضرور پیئیں گے۔

جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے وہ مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اور جس نے ان سے یہ بات بیان کی تھی وہ ان سے مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابوما لک اشعریؒ سے سنی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے سنی ہے اور تین مرتبہ یہ بات دہرائی حتیٰ کہ ضحاک کہنے لگے آخردور میں میں شراب پرتف ہے۔

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لِقَوْمِهِ لَذَكْرٌ مِثْلَ حَدِيثِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ وَقُرْأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ [راجع: ۲۳۲۸۶، ۲۳۲۸۱]

(۲۳۲۸۹) حضرت ابوما لک اشعریؒ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور پیچھے والوں کو اس کی آواز سنائی۔ (۳۳۲۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ عَفَّانُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ عَلَيْكَ أَوْ لَكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمَوْبِقُهَا أَوْ مُعْتِقُهَا [صححه مسلم (۲۲۳) و صححه ابن حبان (۸۴۴)]. قال النووي: هذا الإسناد مما تكلم فيه الدارقطني وغيره.

(۲۳۲۹۰) حضرت ابوما لک اشعریؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہنا میزانِ عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو سچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۳۳۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكَنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطُّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنَّجُومِ وَالنَّيَاحَةُ وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتَبَّ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ فِطْرَانٍ أَوْ دِرْعٌ مِنْ جَوْبٍ [صححه مسلم (۹۳۴) وابن حبان (۳۱۴۳)].

(۲۳۲۹۱) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلوار یا غارخ والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي أَرْبَعًا مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَبُسُوا بَتَارِكِيهِنَّ الْفَخْرَ بِالْأَحْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءَ بِالنُّجُومِ وَالنَّيَاحَةَ عَلَى الْمَيِّتِ فَإِنَّ النَّاسَةَ إِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ قِطْرَانٍ ثُمَّ يُعَلَى عَلَيْهَا دُرْعٌ مِنْ لَهَبِ النَّارِ [راجع: ۲۳۲۹۱]

(۲۳۲۹۲) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلوار یا غارخ والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ مَعَانٍ أَوْ أَبِي مُعَانٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفَةً يَرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعْدَهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَالْآنَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى وَالنَّاسَ نِيَامَ

(۲۳۲۹۳) حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک بالا خانہ ایسا بھی ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے یہ اللہ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے نرمی سے بات کرے تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۳۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ قَوْمَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ اجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَانَكُمْ وَأَبْنَانَكُمْ أَعَلِّمُكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَانَهُمْ وَأَبْنَانَهُمْ فَتَرَضَّأُوا وَآزَاهُمْ كَيْفَ يَتَرَضَّأُ فَأَحْصَى الرُّضُوءَ إِلَى أَمَّاكِيهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظَّلُّ قَامَ فَأَذَّنَ قَصَفَ الرَّجَالِ فِي أَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ وَصَفَ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ كَبَّرَ لِقَرَأَةِ بَيِّنَاتِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يُسْرُهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْتَوَى فَإِنَّمَا تُمُ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا تُمُ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ تُمُ كَبَّرَ فَسَجَدَ تُمُ كَبَّرَ

فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ سِتِّ تَكْبِيرَاتٍ وَكَثُرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ احْفَظُوا تَكْبِيرِي وَتَعَلَّمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي لِإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذَا السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ عِزًّا وَجَلًّا عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ فَحَاجَّاءَ رَجُلٍ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَيَّ بِيدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ انْتَعَمْتُمْ لَنَا يَعْنِي صِفَتُهُمْ لَنَا فَبَسَّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مَبْتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا بِضَعِّ اللَّهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُورًا وَيَأْبَاهُمْ نُورًا يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود):

٦٧٧] . [راجع: ٢٣٢٨٢]

(۲۳۲۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ اشعریین! خود بھی ایک جگہ جمع ہو جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لو تاکہ میں تمہیں نبی ﷺ جیسی نماز سکھا دوں جو نبی ﷺ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی چنانچہ وہ سب جمع ہو گئے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لیا پھر انہوں نے لوگوں کو وضو کر کے دکھایا اور ہر عضو پر خوب احتیاط سے وضو کر کے تمام اعضاء کا احاطہ کیا اور جب سایہ لوٹا شروع ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر اذان دی پھر سب سے پہلے مردوں کی صفیں بنائیں ان کے پیچھے بچوں کی اور ان کے پیچھے عورتوں کی پھر اقامت کہلائی اور آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

سب سے پہلے دونوں ہاتھ بلند کئے اور تکبیر کہی پھر سری طور پر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہا پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہی تھی۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میری تکبیرات کو یاد رکھو اور میرا رکوع وجود دیکھ لو کیونکہ یہ نبی ﷺ کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں نبی ﷺ ہمیں پڑھاتے تھے ایک دن اسی طرح نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر اپنا رخ زیب لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا لوگو! سنو! سمجھو اور یقین رکھو کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہ ہوں گے لیکن ان کے قرب الہی اور نشست کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے اس پر سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ایک

دیہاتی نے گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں کے اوصاف ہم سے بیان فرمادیجئے نبی ﷺ اس دیہاتی کا یہ سوال سن کر خوش ہوئے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نسب نامہ لوگوں میں معروف ہوگا اور نہ ہی قبیلہ بلکہ اجنبی قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہوگی وہ اللہ کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے اور صف بندی کرتے ہوں گے قیامت کے دن اللہ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا ان کے چہرے نورانی کر دے گا اور ان کے کپڑے نور کے ہوں گے قیامت کے دن تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے یہ وہی اولیاء اللہ ہوں گے جن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۳۳۲۹۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَهُ دَعَاةَ اللَّهِ صَلَّى عَلَى عُبَيْدِ أَبِي مَالِكٍ وَاجْعَلَهُ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ (۳۳۲۹۵) حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے اے اللہ! عبید ابومالک پر اپنی رحمت نازل فرما اور اسے بہت سے لوگوں کے اوپر فوقیت عطا فرما۔

(۳۳۲۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَهَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو قَبْلَكَ نَفْسَهُ فَمَنْعَقُهَا أَوْ مَوْبِقُهَا [راجع: ۲۳۲۹۰]۔

(۳۳۲۹۶) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہتا میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) آسمان و زمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو کوچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۳۳۲۹۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ يَعْنِي الْعَطَّارَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّدَقَةُ نُورٌ [راجع: ۲۳۲۹۱]۔ (۳۳۲۹۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۲۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطْوَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَاهُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِخُمْسِ أَمْوَالِكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْهَجْرَةِ

وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ فَيَدُ شِرِّ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ وَمَنْ دَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ جُنَاءُ جَهَنَّمَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَلَكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللَّهِ الْمُسْلِمِينَ الْمُسْلِمِينَ

(۲۳۲۹۸) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں بات سننے اور اطاعت کرنے، جماعت مسلمین سے وابستہ رہنے، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا پھر جو شخص جماعت مسلمین سے ایک باشت کے برابر بھی لگتا ہے تو وہ اپنے سر میں سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی پکار لگائے وہ جہنم کا خس و خاشاک ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو البتہ اسے بدنگان خدا! تم لوگوں کو ان ناموں سے پکارا کرو جو اللہ نے رکھا ہے یعنی مسلمان اور مومن۔

(۲۳۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْْنِي شَيْكَانَ وَلَيْتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الرَّابِعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِثْلَ أَطْوَلِهِنَّ لِكَيْ يُنَوِّبَ النَّاسَ وَيَجْعَلَ الرَّجَالَ قُدَّامَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُلَمَاءُ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الْعُلَمَاءِ وَيَكْبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَيَكْبِّرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا

(۲۳۲۹۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاروں رکعتوں میں قراءت اور قیام برابر کرتے تھے، اور پہلی رکعت کو نسبتاً لمبا کر دیتے تھے تاکہ لوگ اس میں شریک ہو جائیں، اور صف بندی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو لڑکوں سے آگے رکھتے، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے رکھتے تھے، اور جب بھی سجدے میں جاتے یا اس سے سرائٹھاتے تو تکبیر کہتے، اور جب دو رکعتوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تھے۔

(۲۳۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَعْْنِي بَنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أَمْنِي مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا الْقُحُورُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعُلَمَاءُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَّابِيلٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدَرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [راجع: ۲۳۲۹۱]

(۲۳۳۰۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي

مَالِكُ الشَّعْرِيُّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ قُومُوا صَلُّوا حَتَّى أَصَلِّيَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَقَعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا [راجع: ۲۳۲۸۲]
(۲۳۳۰۱) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرح نماز پڑھاؤں، چنانچہ لوگوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی، انہوں نے تکبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر
(سجدے میں گئے) اور ساری نماز میں اس طرح کیا۔

(۲۳۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الشَّعْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْعُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعٌ مِنْ أَرْضٍ يَكُونُ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ أَوْ بَيْنَ الشَّرِيكَيْنِ لِلدَّارِ لِفَيْتَسِمَانٍ فَيَسْرِقُ أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا مِنْ أَرْضٍ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ
أَرْضِينَ [راجع: ۱۷۳۸۷]۔

(۲۳۳۰۳) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دوا دی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی
ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے حصے میں سے ایک گز ظلماً لے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں
سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

(۲۳۳۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شَرِيكَ قَالَ الشَّعْرِيُّ وَقَالَ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ
(۲۳۳۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنُ النُّضْرِ قَالَا الشَّجْعِيُّ أَوْ قَالَ الشَّعْرِيُّ
(۲۳۳۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثْتُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ الْوَاقِفِيِّ يَعْنِي
الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي وَاقِفٍ عَنْ قُرَّةَ بِنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بِدَائِلٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَنْمٍ
قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الشَّعْرِيُّ أَلَا أَحَدُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۲۸۲]۔

(۲۳۳۰۷) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرح نماز پڑھاؤں، اور انہوں نے دائیں بائیں سلام پھیرا اور فرمایا کہ یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز..... پھر راوی نے پوری
حدیث ذکر کی۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الشَّجْعِيُّ (۳۴۵/۵)۔

(۲۳۳۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ خَتَمَ بِالتَّسْلِيمِ [صححه البخارى (۸۲۹)، ومسلم (۵۷۰)، وابن خزيمة (۱۰۲۹) و (۱۰۳۱)، والحاكم (۳۲۲/۱)]. [انظر: ۲۳۳۰۸، ۲۳۳۱۷، ۲۳۳۱۸، ۲۳۳۲۰، ۲۳۳۲۱].

(۲۳۳۰۷) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ لَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۰۸) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيمَتْ

الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ لَأَتِ النَّاسُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ أَرَبَعًا [صححه البخارى (۶۶۳)، ومسلم (۷۱۱)]. [انظر: ۲۳۳۱۴، ۲۳۳۱۶].

(۲۳۳۰۹) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِيَ آيَةً قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ فَأَنْتَهُي النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَهُ حِينَ قَالَ ذَلِكَ

(۲۳۳۱۰) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں سے یوحنا کیا ابھی نماز میں تم میں سے کسی

نے میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا جب ہی تو میں کہوں کہ مجھ سے جھگڑا کیوں ہو رہا ہے؟ جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تو لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز میں قراءت کرنے سے باز آ گئے۔

(۲۳۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِلَّانٍ حَدَّثَنَا رَشِيدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ هُرْمَزٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَجْنَحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يَرَى وَضْعَ إِبْطِهِ [صححه البخاری (۳۹۰)، ومسلم (۴۹۵)، وابن خزيمة (۶۴۸)]. [انظر: ۲۳۳۱۳]

(۲۳۳۱۱) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بظلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِي جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحَرِّمٌ [صححه البخاری (۱۸۳۶)، ومسلم (۱۲۰۳)، وابن حبان (۳۹۵۳)].

(۲۳۳۱۲) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ حالت احرام میں مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں ایک اونٹ کی ہڈی سے اپنے سر کے درمیان میں سیکنگی لگوائی تھی۔

(۲۳۳۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَّرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى قَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِهِ [راجع: ۲۳۳۱۱] (۲۳۳۱۳) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بظلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أَقِيمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ شَيْئًا لَا تَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَنَّا بِهِ فَقَوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹]

(۲۳۳۱۴) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي يُطَوِّلُ صَلَاتَهُ أَوْ نَحْوَ هَذَا بَيْنَ يَدَيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا هَذِهِ مِثْلَ صَلَاةِ الظُّهْرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

اجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا

(۲۳۳۱۵) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اس نماز کو ظہر کی نماز جیسا نہ بناؤ کہ پہلے اور بعد کی رکعتوں کو ملا دو بلکہ ان دونوں کے درمیان فصل کیا کرو۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَغَيْرِهِ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ أَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تِ يَدِ النَّاسِ فَقَالَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹]

(۲۳۳۱۷) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟
(۲۳۳۱۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَهُمْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَهُمْ يَقْعُدُ فِيهِمَا فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ انْظُرْنَا النَّاسَ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۲۱) حضرت ابن بعینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَيْضًا عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْأَزْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ يَكْبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَبِيُّ مِنَ الْجُلُوسِ

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اَبُو اُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْاَعْرَجَ مَوْلَى رُبَيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ اِبْنَ بُحَيْنَةَ الْاَزْدِيَّ اَزَدَ شَنْوَةَ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدَ الرَّكَعَتَيْنِ لِقَامِ النَّاسِ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]۔

(۲۳۳۲۰) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اِبْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ اَوْ الْعَصْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ لَمَّا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]۔

(۲۳۳۲۱) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي يَعْطَى يَدُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَنْبَرَنَا اِبْنُ جُرَيْجٍ اَنْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ اِبْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَاِبْنُ الْقُسْبِ يُصَلِّي فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَهُ وَقَالَ يَا اِبْنَ الْقُسْبِ تَصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا اَوْ مَرَّتَيْنِ اِبْنُ جُرَيْجٍ يَشْكُو [راجع: ۲۳۳۰۷]۔

(۲۳۳۲۲) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

آخر عشر و اول حادی عشر الانصار

حَدِيثُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۳۲۳) حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ وَالْاَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاتَةَ فَذَكَرُوا الْجُدُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِنَّ سَكْتَكُمْ أَخْبَرْتُكُمْ جَدِّي عَامِرٌ جَمَلٌ أَحْمَرٌ أَوْ آدَمٌ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي رُوضَةٍ وَعُظْفَانُ أَكْمَةٌ خَشَاءُ تَنْفِي النَّاسَ عَنْهَا قَالَ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ قَالَيْنِ جَدِّي نَبِيٌّ نَمِيمٌ قَالَ لَوْ سَكْتُ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں عیینہ بن بدر اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاش جمع تھے یہ لوگ دادوں کا تذکرہ کرنے لگے نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگ خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں ان کی حقیقت بتاتا ہوں بنو عامر کا جد امجد تو اس سرخ یا گندی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو بنو عطفان کا جد امجد اس کھر درے نیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دور رکھتا ہے اس پر اقرع بن حابس نے کہا کہ بنو نمیم کا جد امجد کہاں گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کاش! تم خاموش رہ سکتے۔

(۲۳۳۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا عَلَى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَتَحَرَكَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُتُّ حِرَاءٌ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حراء پہاڑ لرزنے لگا جس پر اس وقت نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا اے حراء! تمہ جا! تمہ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۳۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [صححه ابن حبان (۱۴۵۴)، والحاكم (۶/۱)، قال الترمذی: حسن صحيح غريب، قال الألبانی: صحيح (ابن

ماجة: ۱۰۷۹، الترمذی: ۲۶۲۱، النسائی: ۲۳/۱)، قال شعيب: إسناده قوي]، [انظر: ۲۳۳۹۵]۔

(۲۳۳۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۲۶) حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَّانَ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ الْكُفَاةُ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَإِنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يَعْنِي الشُّونِيزَ الَّذِي يَكُونُ فِي الْمِلْحِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ [انظر: ۲۳۳۶۰، ۲۳۳۸۷] (۲۳۳۲۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی آنکھوں کے لئے علاج ہے عجوہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کلونی جو نمک میں ہو موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدُكُمْ فَقَدْ اسْتَخَطَمْتُ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [صححه

الحاکم (۳۱۱/۴)، قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۹۷۷)، قال شعیب: رجاله ثقات [.

(۲۳۳۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کو اپنا آقا اور سردار مت کہا کرو کیونکہ اگر وہی تمہارا آقا ہو تو تم اپنے رب کو ناراض کرتے ہو۔

(۲۳۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَسَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا [صححه ابن حبان (۷۴۵۹)، والحاكم (۸۱/۱)، قد حسنه الترمذی.

قال الألبانی: صحیح (ابن ماجہ غ ۴۲۸۹، الترمذی: ۲۵۴۶)، [انظر: ۲۳۳۹۰، ۲۳۴۴۹].

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَآبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجَلَسَنَا عَلَى الْفُرْشِ ثُمَّ أَتَيْنَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَاولَ أَبِي ثُمَّ قَالَ مَا شَرِبْتُهُ مِنْذُ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاوِيَةُ كُنْتُ أَجْمَلُ شَبَابٍ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدُهُ نَفَرًا وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجْدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجْدُهُ وَأَنَا شَابٌ غَيْرُ اللَّيْنِ أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

(۲۳۳۲۹) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا، پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا، پھر پینے کے لئے (نیزد) لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا، پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے میں نے اسے نہیں پیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا، مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

(۲۳۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ آتَاهُ أَيْضًا فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزُّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيِّ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تَنْكُرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نَنْكُرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزُّنَا أَيْضًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ أَيْضًا فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا

لَهُ كَمَا قَالُوا لَهُ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نَنكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزُّنَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ وَقَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِي رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مِرَاقٍ لَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنَّمَا رَجَعَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ [صححه مسلم (۱۶۹۵)، والحاكم (۳۶۲/۴)].

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ماعز بن مالک نامی ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں نبی ﷺ نے فرمایا واپس چلے جاؤ اگلے دن وہ دوبارہ حاضر ہوا اور دوبارہ بدکاری کا اعتراف کیا نبی ﷺ نے اسے دوبارہ واپس بھیج دیا پھر ایک آدمی کو اس کی قوم میں بھیج کر ان سے پوچھا کہ تم لوگ ماعز بن مالک اسلمی کے متعلق کیا جانتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی نامناسب چیز دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ نقص محسوس ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس میں کوئی نامناسب بات نہیں دیکھتے اور اس کی عقل میں کوئی نقص بھی محسوس نہیں کرتے۔

پھر وہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر بدکاری کا اعتراف کیا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیجیے نبی ﷺ نے دوبارہ اس کی قوم کی طرف ایک آدمی کو وہی سوال دے کر بھیجا تو انہوں نے حسب سابق جواب دہرایا پھر جب اس نے چوتھی مرتبہ اعتراف کیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا اور اس کے لئے ایک گڑھا کھود دیا گیا اور اسے سینے تک اس گڑھے میں اتار دیا گیا پھر لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اگر ماعز تین مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد بھی اپنے گھر میں بیٹھ جاتے تو نبی ﷺ انہیں تلاش نہ کرواتے نبی ﷺ نے چوتھی مرتبہ اعتراف کے بعد ہی انہیں رجم فرمایا۔

(۲۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ حَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ يَا مُعَاوِيَةَ فَأَلَدْنِي فِي الْكَلَامِ فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيَتَكَلَّمُ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْآخَرُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدْرَةٍ قَالَ أَتَرَجُوهَا أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ وَلَا يَرَجُوهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں ایک آدمی بات کر رہا تھا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاویہ! اگر آپ مجھ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا ہے تو مجھے بھیج دیجئے تاکہ وہ بھی مجھے پاک کر دے۔

طرح کوئی بات کریں گے، لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اتنے لوگوں کی سفارش کروں گا جتنے زمین پر درخت اور مٹی ہے، اے معاویہ! تم اس شفاعت کی امید رکھ سکتے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی امید نہیں رکھ سکتے؟

(۲۳۳۳۳) حَدَّثَنَا الْخَزَاعِيُّ وَهُوَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَحْمَرَ اسْمُهُ جَبْرِيلُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَقَّيْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ فَلَمْ يَدْعُ وَإِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمِسُوا لَهُ وَإِنَّا التَّمِسُوا لَهُ ذَارِجِمَ قَالَ فَلَمْ يُوَجِّدْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْفَعُوهُ إِلَى أَكْبَرِ خَزَاعَةَ

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ازد کا ایک آدمی فوت ہو گیا اور پیچھے کوئی وارث چھوڑ کر نہیں گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا کوئی وارث تلاش کرو اس کا کوئی قریبی رشتہ دار تلاش کرو، لیکن تلاش کے باوجود کوئی نہ مل سکا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا مال خزاعہ کے سب سے بڑے آدمی کو دے دو۔

(۲۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي النُّعْمَانِ قَرَأْتُ مِنْهُ جُفُوءَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلَيْهِ فَتَقَضَّيْتُهُ قَرَأْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ [صححه الحاكم (۱۱۰/۳)] قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا، مجھے ان کی طرف سے سختی کا سامنا ہوا، لہذا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی، میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِنْ كَانَ حَسَنًا رَأَى الْبَشْرُفِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رَأَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ رَجُلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِنْ كَانَ حَسَنًا إِلَّا سَمِ رَأَى الْبَشْرُفِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رَأَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۹۲۰)].

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کسی چیز سے شگون بد نہیں لیتے تھے، البتہ جب کسی علاقے میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے اس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو نبی ﷺ کے روئے مبارک پر بشارت کے اثرات دیکھے جاسکتے

تھے اور اگر اس کا نام اچھا نہ ہوتا تو اس کے اثرات بھی چہرہ مبارک پر نظر آ جاتے تھے اسی طرح جب کسی آدمی کو کہیں بھیجتے تھے تو پہلے اس کا نام پوچھتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو بشارت کے اثرات روئے مبارک پر دیکھے جاسکتے تھے اور اگر نام برا ہوتا تو اس کے اثرات بھی نظر آ جاتے تھے۔

(۲۳۳۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ جَمِيعًا إِنْ كَادَتْ لَتَسْفِيَنِي

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے اور قیامت کو ایک ساتھ بھیجا گیا ہے قریب تھا کہ وہ مجھ سے پہلے آ جاتی۔

(۲۳۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَنَادَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَذَرُونَ مَا مَنَلَنِي وَمَنَلَكُمُ قَالَوَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّمَا مَنَلَنِي وَمَنَلَكُم مَقُلٌ قَوْمٌ خَالِفُوا عَدُوًّا بِأَيْبِهِمْ فَبَعَثُوا رَجُلًا يَتَرَايَا لَهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ أَبْصَرَ الْعَدُوُّ قَاقِلًا لِيُنْذِرَهُمْ وَخَشِيَ أَنْ يُنْذِرَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ أَنْ يُنْذِرَ قَوْمَهُ فَأَهْوَى بِرُؤْيِهِ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّتُمُ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّتُمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور تین مرتبہ پکار کر فرمایا لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہرا دل کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ رہا ہے پھر نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعِدِّ اتَّهَتْ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعِدِّ اتَّهَتْ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَهُ اللَّهُ إِنِّي لَجُلِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ وَلَدْتُ قَالَ فَادْفِنِي فَأَرْضِعِهِ حَتَّى تَطْغِيَهُ فَلَمَّا لَطَمَتْهُ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبِرَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ لَطَمَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَدَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةٌ فَجُعِلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَرْجُمُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ لَا تَسْبِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغَفِرَ لَهُ فَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَذَفِنَتْ [صححه مسلم (۱۶۹۵)، والحاكم (۳۶۳/۴)].

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ”عامہ“ سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، نبی ﷺ نے اسے واپس بھیج دیا، اگلے دن وہ پھر آگئی اور دوبارہ اعتراف کرتے ہوئے کہنے لگی کہ شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں، بخدا میں تو ”امید“ سے ہوں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ، یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے، چنانچہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا چکا تو وہ بچے کو اٹھائے ہوئے پھر آگئی، اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! یہ بچہ پیدا ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ، چنانچہ جب اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو وہ بچے کو لے کر آئی، اس وقت بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ بھی چھڑا دیا ہے، نبی ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر دیا، اور اس عورت کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دے دیا، پھر اسے سینے تک اس میں اتارا گیا، اور نبی ﷺ نے لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا، اس سے خون نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے رخسار پر گرا، انہوں نے اسے سخت ست کہا، نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ خالد! اسے برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر تکیس وصلی میں ظلم کرنے والا کرے تو اس کی بھی بخشش ہو جائے، پھر نبی ﷺ کے حکم پر اسے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا گیا۔

(۳۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ قَالَ ثُمَّ مَكَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزُّهْرَاوَانِ يُظَلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَّابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتِكَ فِي الْهُوَاجِرِ وَأَشْهَرْتَ لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكُ بِمِيزَانِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ بِمِ كَسِبْنَا هَذِهِ فَيُقَالُ بِأَخِيذْ وَلَيْدُكُمْمَا الْقُرْآنُ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَأَصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغَرِفَهَا فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا

[صححه الحاكم (۵۶۰/۱) قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات. قال الألباني: ضعيف يحتمل التحسين (ابن

ماجة: ۳۷۸۱) قال شعيب: [إسناده حسن في المتابعات والشواهد] [انظر: ۲۳۳۶۳، ۲۳۳۶۴، ۲۳۳۶۵، ۲۳۳۶۶، ۲۳۳۶۷، ۲۳۳۶۸، ۲۳۳۶۹، ۲۳۳۷۰، ۲۳۳۷۱، ۲۳۳۷۲، ۲۳۳۷۳، ۲۳۳۷۴، ۲۳۳۷۵، ۲۳۳۷۶، ۲۳۳۷۷، ۲۳۳۷۸، ۲۳۳۷۹، ۲۳۳۸۰، ۲۳۳۸۱، ۲۳۳۸۲، ۲۳۳۸۳، ۲۳۳۸۴، ۲۳۳۸۵، ۲۳۳۸۶، ۲۳۳۸۷، ۲۳۳۸۸، ۲۳۳۸۹، ۲۳۳۹۰، ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۲، ۲۳۳۹۳، ۲۳۳۹۴، ۲۳۳۹۵، ۲۳۳۹۶، ۲۳۳۹۷، ۲۳۳۹۸، ۲۳۳۹۹، ۲۳۴۰۰، ۲۳۴۰۱، ۲۳۴۰۲، ۲۳۴۰۳، ۲۳۴۰۴، ۲۳۴۰۵، ۲۳۴۰۶، ۲۳۴۰۷، ۲۳۴۰۸، ۲۳۴۰۹، ۲۳۴۱۰، ۲۳۴۱۱، ۲۳۴۱۲، ۲۳۴۱۳، ۲۳۴۱۴، ۲۳۴۱۵، ۲۳۴۱۶، ۲۳۴۱۷، ۲۳۴۱۸، ۲۳۴۱۹، ۲۳۴۲۰، ۲۳۴۲۱، ۲۳۴۲۲، ۲۳۴۲۳، ۲۳۴۲۴، ۲۳۴۲۵، ۲۳۴۲۶، ۲۳۴۲۷، ۲۳۴۲۸، ۲۳۴۲۹، ۲۳۴۳۰، ۲۳۴۳۱، ۲۳۴۳۲، ۲۳۴۳۳، ۲۳۴۳۴، ۲۳۴۳۵، ۲۳۴۳۶، ۲۳۴۳۷، ۲۳۴۳۸، ۲۳۴۳۹، ۲۳۴۴۰، ۲۳۴۴۱، ۲۳۴۴۲، ۲۳۴۴۳، ۲۳۴۴۴، ۲۳۴۴۵، ۲۳۴۴۶، ۲۳۴۴۷، ۲۳۴۴۸، ۲۳۴۴۹، ۲۳۴۵۰، ۲۳۴۵۱، ۲۳۴۵۲، ۲۳۴۵۳، ۲۳۴۵۴، ۲۳۴۵۵، ۲۳۴۵۶، ۲۳۴۵۷، ۲۳۴۵۸، ۲۳۴۵۹، ۲۳۴۶۰، ۲۳۴۶۱، ۲۳۴۶۲، ۲۳۴۶۳، ۲۳۴۶۴، ۲۳۴۶۵، ۲۳۴۶۶، ۲۳۴۶۷، ۲۳۴۶۸، ۲۳۴۶۹، ۲۳۴۷۰، ۲۳۴۷۱، ۲۳۴۷۲، ۲۳۴۷۳، ۲۳۴۷۴، ۲۳۴۷۵، ۲۳۴۷۶، ۲۳۴۷۷، ۲۳۴۷۸، ۲۳۴۷۹، ۲۳۴۸۰، ۲۳۴۸۱، ۲۳۴۸۲، ۲۳۴۸۳، ۲۳۴۸۴، ۲۳۴۸۵، ۲۳۴۸۶، ۲۳۴۸۷، ۲۳۴۸۸، ۲۳۴۸۹، ۲۳۴۹۰، ۲۳۴۹۱، ۲۳۴۹۲، ۲۳۴۹۳، ۲۳۴۹۴، ۲۳۴۹۵، ۲۳۴۹۶، ۲۳۴۹۷، ۲۳۴۹۸، ۲۳۴۹۹، ۲۳۵۰۰، ۲۳۵۰۱، ۲۳۵۰۲، ۲۳۵۰۳، ۲۳۵۰۴، ۲۳۵۰۵، ۲۳۵۰۶، ۲۳۵۰۷، ۲۳۵۰۸، ۲۳۵۰۹، ۲۳۵۱۰، ۲۳۵۱۱، ۲۳۵۱۲، ۲۳۵۱۳، ۲۳۵۱۴، ۲۳۵۱۵، ۲۳۵۱۶، ۲۳۵۱۷، ۲۳۵۱۸، ۲۳۵۱۹، ۲۳۵۲۰، ۲۳۵۲۱، ۲۳۵۲۲، ۲۳۵۲۳، ۲۳۵۲۴، ۲۳۵۲۵، ۲۳۵۲۶، ۲۳۵۲۷، ۲۳۵۲۸، ۲۳۵۲۹، ۲۳۵۳۰، ۲۳۵۳۱، ۲۳۵۳۲، ۲۳۵۳۳، ۲۳۵۳۴، ۲۳۵۳۵، ۲۳۵۳۶، ۲۳۵۳۷، ۲۳۵۳۸، ۲۳۵۳۹، ۲۳۵۴۰، ۲۳۵۴۱، ۲۳۵۴۲، ۲۳۵۴۳، ۲۳۵۴۴، ۲۳۵۴۵، ۲۳۵۴۶، ۲۳۵۴۷، ۲۳۵۴۸، ۲۳۵۴۹، ۲۳۵۵۰، ۲۳۵۵۱، ۲۳۵۵۲، ۲۳۵۵۳، ۲۳۵۵۴، ۲۳۵۵۵، ۲۳۵۵۶، ۲۳۵۵۷، ۲۳۵۵۸، ۲۳۵۵۹، ۲۳۵۶۰، ۲۳۵۶۱، ۲۳۵۶۲، ۲۳۵۶۳، ۲۳۵۶۴، ۲۳۵۶۵، ۲۳۵۶۶، ۲۳۵۶۷، ۲۳۵۶۸، ۲۳۵۶۹، ۲۳۵۷۰، ۲۳۵۷۱، ۲۳۵۷۲، ۲۳۵۷۳، ۲۳۵۷۴، ۲۳۵۷۵، ۲۳۵۷۶، ۲۳۵۷۷، ۲۳۵۷۸، ۲۳۵۷۹، ۲۳۵۸۰، ۲۳۵۸۱، ۲۳۵۸۲، ۲۳۵۸۳، ۲۳۵۸۴، ۲۳۵۸۵، ۲۳۵۸۶، ۲۳۵۸۷، ۲۳۵۸۸، ۲۳۵۸۹، ۲۳۵۹۰، ۲۳۵۹۱، ۲۳۵۹۲، ۲۳۵۹۳، ۲۳۵۹۴، ۲۳۵۹۵، ۲۳۵۹۶، ۲۳۵۹۷، ۲۳۵۹۸، ۲۳۵۹۹، ۲۳۶۰۰، ۲۳۶۰۱، ۲۳۶۰۲، ۲۳۶۰۳، ۲۳۶۰۴، ۲۳۶۰۵، ۲۳۶۰۶، ۲۳۶۰۷، ۲۳۶۰۸، ۲۳۶۰۹، ۲۳۶۱۰، ۲۳۶۱۱، ۲۳۶۱۲، ۲۳۶۱۳، ۲۳۶۱۴، ۲۳۶۱۵، ۲۳۶۱۶، ۲۳۶۱۷، ۲۳۶۱۸، ۲۳۶۱۹، ۲۳۶۲۰، ۲۳۶۲۱، ۲۳۶۲۲، ۲۳۶۲۳، ۲۳۶۲۴، ۲۳۶۲۵، ۲۳۶۲۶، ۲۳۶۲۷، ۲۳۶۲۸، ۲۳۶۲۹، ۲۳۶۳۰، ۲۳۶۳۱، ۲۳۶۳۲، ۲۳۶۳۳، ۲۳۶۳۴، ۲۳۶۳۵، ۲۳۶۳۶، ۲۳۶۳۷، ۲۳۶۳۸، ۲۳۶۳۹، ۲۳۶۴۰، ۲۳۶۴۱، ۲۳۶۴۲، ۲۳۶۴۳، ۲۳۶۴۴، ۲۳۶۴۵، ۲۳۶۴۶، ۲۳۶۴۷، ۲۳۶۴۸، ۲۳۶۴۹، ۲۳۶۵۰، ۲۳۶۵۱، ۲۳۶۵۲، ۲۳۶۵۳، ۲۳۶۵۴، ۲۳۶۵۵، ۲۳۶۵۶، ۲۳۶۵۷، ۲۳۶۵۸، ۲۳۶۵۹، ۲۳۶۶۰، ۲۳۶۶۱، ۲۳۶۶۲، ۲۳۶۶۳، ۲۳۶۶۴، ۲۳۶۶۵، ۲۳۶۶۶، ۲۳۶۶۷، ۲۳۶۶۸، ۲۳۶۶۹، ۲۳۶۷۰، ۲۳۶۷۱، ۲۳۶۷۲، ۲۳۶۷۳، ۲۳۶۷۴، ۲۳۶۷۵، ۲۳۶۷۶، ۲۳۶۷۷، ۲۳۶۷۸، ۲۳۶۷۹، ۲۳۶۸۰، ۲۳۶۸۱، ۲۳۶۸۲، ۲۳۶۸۳، ۲۳۶۸۴، ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷، ۲۳۶۸۸، ۲۳۶۸۹، ۲۳۶۹۰، ۲۳۶۹۱، ۲۳۶۹۲، ۲۳۶۹۳، ۲۳۶۹۴، ۲۳۶۹۵، ۲۳۶۹۶، ۲۳۶۹۷، ۲۳۶۹۸، ۲۳۶۹۹، ۲۳۷۰۰، ۲۳۷۰۱، ۲۳۷۰۲، ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۰۴، ۲۳۷۰۵، ۲۳۷۰۶، ۲۳۷۰۷، ۲۳۷۰۸، ۲۳۷۰۹، ۲۳۷۱۰، ۲۳۷۱۱، ۲۳۷۱۲، ۲۳۷۱۳، ۲۳۷۱۴، ۲۳۷۱۵، ۲۳۷۱۶، ۲۳۷۱۷، ۲۳۷۱۸، ۲۳۷۱۹، ۲۳۷۲۰، ۲۳۷۲۱، ۲۳۷۲۲، ۲۳۷۲۳، ۲۳۷۲۴، ۲۳۷۲۵، ۲۳۷۲۶، ۲۳۷۲۷، ۲۳۷۲۸، ۲۳۷۲۹، ۲۳۷۳۰، ۲۳۷۳۱، ۲۳۷۳۲، ۲۳۷۳۳، ۲۳۷۳۴، ۲۳۷۳۵، ۲۳۷۳۶، ۲۳۷۳۷، ۲۳۷۳۸، ۲۳۷۳۹، ۲۳۷۴۰، ۲۳۷۴۱، ۲۳۷۴۲، ۲۳۷۴۳، ۲۳۷۴۴، ۲۳۷۴۵، ۲۳۷۴۶، ۲۳۷۴۷، ۲۳۷۴۸، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۵۰، ۲۳۷۵۱، ۲۳۷۵۲، ۲۳۷۵۳، ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۵۵، ۲۳۷۵۶، ۲۳۷۵۷، ۲۳۷۵۸، ۲۳۷۵۹، ۲۳۷۶۰، ۲۳۷۶۱، ۲۳۷۶۲، ۲۳۷۶۳، ۲۳۷۶۴، ۲۳۷۶۵، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۶۷، ۲۳۷۶۸، ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۷۱، ۲۳۷۷۲، ۲۳۷۷۳، ۲۳۷۷۴، ۲۳۷۷۵، ۲۳۷۷۶، ۲۳۷۷۷، ۲۳۷۷۸، ۲۳۷۷۹، ۲۳۷۸۰، ۲۳۷۸۱، ۲۳۷۸۲، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۸۴، ۲۳۷۸۵، ۲۳۷۸۶، ۲۳۷۸۷، ۲۳۷۸۸، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۰، ۲۳۷۹۱، ۲۳۷۹۲، ۲۳۷۹۳، ۲۳۷۹۴، ۲۳۷۹۵، ۲۳۷۹۶، ۲۳۷۹۷، ۲۳۷۹۸، ۲۳۷۹۹، ۲۳۸۰۰، ۲۳۸۰۱، ۲۳۸۰۲، ۲۳۸۰۳، ۲۳۸۰۴، ۲۳۸۰۵، ۲۳۸۰۶، ۲۳۸۰۷، ۲۳۸۰۸، ۲۳۸۰۹، ۲۳۸۱۰، ۲۳۸۱۱، ۲۳۸۱۲، ۲۳۸۱۳، ۲۳۸۱۴، ۲۳۸۱۵، ۲۳۸۱۶، ۲۳۸۱۷، ۲۳۸۱۸، ۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۳، ۲۳۸۲۴، ۲۳۸۲۵، ۲۳۸۲۶، ۲۳۸۲۷، ۲۳۸۲۸، ۲۳۸۲۹، ۲۳۸۳۰، ۲۳۸۳۱، ۲۳۸۳۲، ۲۳۸۳۳، ۲۳۸۳۴، ۲۳۸۳۵، ۲۳۸۳۶، ۲۳۸۳۷، ۲۳۸۳۸، ۲۳۸۳۹، ۲۳۸۴۰، ۲۳۸۴۱، ۲۳۸۴۲، ۲۳۸۴۳، ۲۳۸۴۴، ۲۳۸۴۵، ۲۳۸۴۶، ۲۳۸۴۷، ۲۳۸۴۸، ۲۳۸۴۹، ۲۳۸۵۰، ۲۳۸۵۱، ۲۳۸۵۲، ۲۳۸۵۳، ۲۳۸۵۴، ۲۳۸۵۵، ۲۳۸۵۶، ۲۳۸۵۷، ۲۳۸۵۸، ۲۳۸۵۹، ۲۳۸۶۰، ۲۳۸۶۱، ۲۳۸۶۲، ۲۳۸۶۳، ۲۳۸۶۴، ۲۳۸۶۵، ۲۳۸۶۶، ۲۳۸۶۷، ۲۳۸۶۸، ۲۳۸۶۹، ۲۳۸۷۰، ۲۳۸۷۱، ۲۳۸۷۲، ۲۳۸۷۳، ۲۳۸۷۴، ۲۳۸۷۵، ۲۳۸۷۶، ۲۳۸۷۷، ۲۳۸۷۸، ۲۳۸۷۹، ۲۳۸۸۰، ۲۳۸۸۱، ۲۳۸۸۲، ۲۳۸۸۳، ۲۳۸۸۴، ۲۳۸۸۵، ۲۳۸۸۶، ۲۳۸۸۷، ۲۳۸۸۸، ۲۳۸۸۹، ۲۳۸۹۰، ۲۳۸۹۱، ۲۳۸۹۲، ۲۳۸۹۳، ۲۳۸۹۴، ۲۳۸۹۵، ۲۳۸۹۶، ۲۳۸۹۷، ۲۳۸۹۸، ۲۳۸۹۹، ۲۳۹۰۰، ۲۳۹۰۱، ۲۳۹۰۲، ۲۳۹۰۳، ۲۳۹۰۴، ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۰۶، ۲۳۹۰۷، ۲۳۹۰۸، ۲۳۹۰۹، ۲۳۹۱۰، ۲۳۹۱۱، ۲۳۹۱۲، ۲۳۹۱۳، ۲۳۹۱۴، ۲۳۹۱۵، ۲۳۹۱۶، ۲۳۹۱۷، ۲۳۹۱۸، ۲۳۹۱۹، ۲۳۹۲۰، ۲۳۹۲۱، ۲۳۹۲۲، ۲۳۹۲۳، ۲۳۹۲۴، ۲۳۹۲۵، ۲۳۹۲۶، ۲۳۹۲۷، ۲۳۹۲۸، ۲۳۹۲۹، ۲۳۹۳۰، ۲۳۹۳۱، ۲۳۹۳۲، ۲۳۹۳۳، ۲۳۹۳۴، ۲۳۹۳۵، ۲۳۹۳۶، ۲۳۹۳۷، ۲۳۹۳۸، ۲۳۹۳۹، ۲۳۹۴۰، ۲۳۹۴۱، ۲۳۹۴۲، ۲۳۹۴۳، ۲۳۹۴۴، ۲۳۹۴۵، ۲۳۹۴۶، ۲۳۹۴۷، ۲۳۹۴۸، ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۰، ۲۳۹۵۱، ۲۳۹۵۲، ۲۳۹۵۳، ۲۳۹۵۴، ۲۳۹۵۵، ۲۳۹۵۶، ۲۳۹۵۷، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۵۹، ۲۳۹۶۰، ۲۳۹۶۱، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۳، ۲۳۹۶۴، ۲۳۹۶۵، ۲۳۹۶۶، ۲۳۹۶۷، ۲۳۹۶۸، ۲۳۹۶۹، ۲۳۹۷۰، ۲۳۹۷۱، ۲۳۹۷۲، ۲۳۹۷۳، ۲۳۹۷۴، ۲۳۹۷۵، ۲۳۹۷۶، ۲۳۹۷۷، ۲۳۹۷۸، ۲۳۹۷۹، ۲۳۹۸۰، ۲۳۹۸۱، ۲۳۹۸۲، ۲۳۹۸۳، ۲۳۹۸۴، ۲۳۹۸۵، ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۷، ۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹، ۲۳۹۹۰، ۲۳۹۹۱، ۲۳۹۹۲، ۲۳۹۹۳، ۲۳۹۹۴، ۲۳۹۹۵، ۲۳۹۹۶، ۲۳۹۹۷، ۲۳۹۹۸، ۲۳۹۹۹، ۲۴۰۰۰، ۲۴۰۰۱، ۲۴۰۰۲، ۲۴۰۰۳، ۲۴۰۰۴، ۲۴۰۰۵، ۲۴۰۰۶، ۲۴۰۰۷، ۲۴۰۰۸، ۲۴۰۰۹، ۲۴۰۱۰، ۲۴۰۱۱، ۲۴۰۱۲، ۲۴۰۱۳، ۲۴۰۱۴، ۲۴۰۱۵، ۲۴۰۱۶، ۲۴۰۱۷، ۲۴۰۱۸، ۲۴۰۱۹، ۲۴۰۲۰، ۲۴۰۲۱، ۲۴۰۲۲، ۲۴۰۲۳، ۲۴۰۲۴، ۲۴۰۲۵، ۲۴۰۲۶، ۲۴۰۲۷، ۲۴۰۲۸، ۲۴۰۲۹، ۲۴۰۳۰، ۲۴۰۳۱، ۲۴۰۳۲، ۲۴۰۳۳، ۲۴۰۳۴، ۲۴۰۳۵، ۲۴۰۳۶، ۲۴۰۳۷، ۲۴۰۳۸، ۲۴۰۳۹، ۲۴۰۴۰، ۲۴۰۴۱، ۲۴۰۴۲، ۲۴۰۴۳، ۲۴۰۴۴، ۲۴۰۴۵، ۲۴۰۴۶، ۲۴۰۴۷، ۲۴۰۴۸، ۲۴۰۴۹، ۲۴۰۵۰، ۲۴۰۵۱، ۲۴۰۵۲، ۲۴۰۵۳، ۲۴۰۵۴، ۲۴۰۵۵، ۲۴۰۵۶، ۲۴۰۵۷، ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۵۹، ۲۴۰۶۰، ۲۴۰۶۱، ۲۴۰۶۲، ۲۴۰۶۳، ۲۴۰۶۴، ۲۴۰۶۵، ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷، ۲۴۰۶۸، ۲۴۰۶۹، ۲۴۰۷۰، ۲۴۰۷۱، ۲۴۰۷۲، ۲۴۰۷۳، ۲۴۰۷۴، ۲۴۰۷۵، ۲۴۰۷۶، ۲۴۰۷۷، ۲۴۰۷۸، ۲۴۰۷۹، ۲۴۰۸۰، ۲۴۰۸۱، ۲۴۰۸۲، ۲۴۰۸۳، ۲۴۰۸۴، ۲۴۰۸۵، ۲۴۰۸۶، ۲۴۰۸۷، ۲۴۰۸۸، ۲۴۰۸۹، ۲۴۰۹۰، ۲۴۰۹۱، ۲۴۰۹۲، ۲۴۰۹۳، ۲۴۰۹۴، ۲۴۰۹۵، ۲۴۰۹۶، ۲۴۰۹۷، ۲۴۰۹۸، ۲۴۰۹۹، ۲۴۱۰۰، ۲۴۱۰۱، ۲۴۱۰۲، ۲۴۱۰۳، ۲۴۱۰۴، ۲۴۱۰۵، ۲۴۱۰۶، ۲۴۱۰۷، ۲۴۱۰۸، ۲۴۱۰۹، ۲۴۱۱۰، ۲۴۱۱۱، ۲۴۱۱۲، ۲۴۱۱۳، ۲۴۱۱۴، ۲۴۱۱۵، ۲۴۱۱۶، ۲۴۱۱۷، ۲۴۱۱۸، ۲۴۱۱۹، ۲۴۱۲۰، ۲۴۱۲۱، ۲۴۱۲۲، ۲۴۱۲۳، ۲۴۱۲۴، ۲۴۱۲۵، ۲۴۱۲۶، ۲۴۱۲۷، ۲۴۱۲۸، ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۰، ۲۴۱۳۱، ۲۴۱۳۲، ۲۴۱۳۳، ۲۴۱۳۴، ۲۴۱۳۵، ۲۴۱۳۶، ۲۴۱۳۷، ۲۴۱۳۸، ۲۴۱۳۹، ۲۴۱۴۰، ۲۴۱۴۱، ۲۴۱۴۲، ۲۴۱۴۳، ۲۴۱۴۴، ۲۴۱۴۵، ۲۴۱۴۶، ۲۴۱۴۷، ۲۴۱۴۸، ۲۴۱۴۹، ۲۴۱۵۰، ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۲، ۲۴۱۵۳، ۲۴۱۵۴، ۲۴۱۵۵، ۲۴۱۵۶، ۲۴۱۵۷، ۲۴۱۵۸، ۲۴۱۵۹، ۲۴۱۶۰، ۲۴۱۶۱، ۲۴۱۶۲، ۲۴۱۶۳، ۲۴۱۶۴، ۲۴۱۶۵، ۲۴۱۶۶، ۲۴۱۶۷، ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۶۹، ۲۴۱۷۰، ۲۴۱۷۱، ۲۴۱۷۲، ۲۴۱۷۳، ۲۴۱۷۴، ۲۴۱۷۵، ۲۴۱۷۶، ۲۴۱۷۷، ۲۴۱۷۸، ۲۴۱۷۹، ۲۴۱۸۰، ۲۴۱۸۱، ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴، ۲۴۱۸۵، ۲۴۱۸۶، ۲۴۱۸۷، ۲۴۱۸۸، ۲۴۱۸۹، ۲۴۱۹۰، ۲۴۱۹۱، ۲۴۱۹۲، ۲۴۱۹۳، ۲۴۱۹۴، ۲۴۱۹۵، ۲۴۱۹۶، ۲۴۱۹۷، ۲۴۱۹۸، ۲۴۱۹۹، ۲۴۲۰۰، ۲۴۲۰۱، ۲۴۲۰۲، ۲۴۲۰۳، ۲۴۲۰۴، ۲۴۲۰۵، ۲۴۲۰۶، ۲۴۲۰۷، ۲۴۲۰۸، ۲۴۲۰۹، ۲۴۲۱۰، ۲۴۲۱۱، ۲۴۲۱۲، ۲۴۲۱۳، ۲۴۲۱۴، ۲۴۲۱۵، ۲۴۲۱۶، ۲۴۲۱۷، ۲۴۲۱۸، ۲۴۲۱۹، ۲۴۲۲۰، ۲۴۲۲۱، ۲۴۲۲۲، ۲۴۲۲۳، ۲۴۲۲۴، ۲۴۲۲۵، ۲۴۲۲۶، ۲۴۲۲۷، ۲۴۲۲۸، ۲۴۲۲۹، ۲۴۲۳۰، ۲۴۲۳۱، ۲۴۲۳۲، ۲۴۲۳۳، ۲۴۲۳۴، ۲۴۲۳۵، ۲۴۲۳۶، ۲۴۲۳۷، ۲۴۲۳۸، ۲۴۲۳۹، ۲۴۲۴۰، ۲۴۲۴۱، ۲۴۲۴۲، ۲۴۲۴۳، ۲۴۲۴۴، ۲۴۲۴۵، ۲۴۲۴۶، ۲۴۲۴۷، ۲۴۲۴۸، ۲۴۲۴۹، ۲۴۲۵۰، ۲۴۲۵۱، ۲۴۲۵۲، ۲۴۲۵۳، ۲۴۲۵۴،

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورۃ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورۃ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونیلیوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے ”جو لاغرا دی کی طرح ہوگا“ ملے گا اور اس سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا، قرآن کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا، ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے آج تم بھی اپنی تجارت کے پیچھے ہو گئے، چنانچہ اس کے دائیں ہاتھ میں حکومت اور بائیں ہاتھ میں دوام دے دیا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی ادا نہ کر سکیں گے، اس کے والدین پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کس بنا پر پہنایا جا رہا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی برکت سے، پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر چڑھنا شروع کر دو چنانچہ جب تک وہ پڑھتا رہے گا، چڑھتا رہے گا خواہ تیزی کے ساتھ پڑھے یا ٹھہر ٹھہر کر۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَسُوقُهَا قَوْمٌ عَرَاضُ الْأَوْجِهَةِ صَعَارُ الْأَعْيُنِ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْحَجَفُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى يُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ أَمَّا السَّابِقَةُ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَيَنْجُو بَعْضٌ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَيُصْطَلُونَ كُلُّهُمْ مِنْ بَقِيٍّ مِنْهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ التُّرُكُ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَرِبَطُنَّ خِيُولُهُمْ إِلَى سَوَادِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ بُرَيْدَةُ لَا يَفَارِقُهُ بَعِيرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَمَتَاعُ السَّفَرِ وَالْأَسْقِيَّةُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْعَرَبِ مِمَّا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مِنْ أُمَرَاءِ التُّرُكِ [صححه الحاكم (۴/ ۷۷۴)]. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵/ ۴۳).

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کو جوڑے چروں اور چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم ہانک دے گی جس کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے (تین مرتبہ فرمایا) حتیٰ کہ وہ انہیں جزیرہ عرب میں پہنچا دیں گے۔

سابقہ اولیٰ کے وقت تو جو لوگ بھاگ جائیں گے وہ بچ جائیں گے، ساتھ ثانیہ کے وقت کچھ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ بچ جائیں گے اور ساتھ ثالث کے وقت بچ جانے والے تمام افراد کھیت ہو رہیں گے، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! وہ

کون لوگ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ترکی کے لوگ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ اپنے گھوڑوں کو مسلمانوں کی مسجدوں کے ستونوں سے ضرور باندھیں گے ترکوں کے اس آزمائشی فتنے کے متعلق نبی ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے ساتھ دو تین اونٹ سامان سفر اور مشکیزے تیار رکھتے تھے تاکہ فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو سکیں۔

(۳۳۳۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ بَرِيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ رَجُلٍ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاهُ مُرَائِيًا فَأَسْكَتَ بَرِيْدَةُ فَإِذَا رَجُلٌ يَدْعُو فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِأَسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ خَرَجَ بَرِيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوهُ مُرَائِيًا فَقَالَ بَرِيْدَةُ اتَّقُوهُ مُرَائِيًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ فَإِذَا الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ بِصَوْتٍ لَهُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أُعْطِيَ مِنْ مَرَامِيرِ دَاوُدَ فَقُلْتُ أَلَا أُخْبِرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبِرُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ لِي صَدِيقٌ أَخْبَرْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدِيْثٍ [صححه ابن حبان (۸۹۲)، والحاكم (۵۰۴/۱)]. قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴، ابن ماجه: ۳۸۵۷، الترمذی: ۳۴۷۵). [انظر:

۲۳۳۵۳، ۲۳۳۵۷، ۲۳۳۶۱، ۲۳۴۲۹، ۲۳۴۲۹]

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی تلاوت قرآن کی آواز آئی، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ بریدہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے وہ آدمی یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

اگلی رات حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ پھر عشاء کے بعد نکلے اور پھر نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی اور نبی ﷺ پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر مسجد

میں داخل ہو گئے اور اسی طرح ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز آئی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اسے ریا کار سمجھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے دوسرے فرمایا نہیں، بلکہ یہ رجوع کرنے والا اور مومن ہے یہ آواز حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تھی جو مسجد کے ایک کونے میں قرآن پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اشعری کو حضرت داؤد علیہ السلام کے خوبصورت لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتانہ دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، بتاؤ چنانچہ میں نے انہیں یہ بات بتادی وہ کہنے لگے کہ آپ میرے دوست ہیں کہ آپ نے مجھے نبی ﷺ کی ایک حدیث بتائی۔

(۲۳۳۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ عَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً

(۲۳۳۳۱) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی ہے۔
(۲۳۳۴۲) حَدَّثَنَا مُقْتِمِرٌ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً [صححه البخاری (۴۴۷۳)، ومسلم (۱۸۱۴)].

(۲۳۳۳۲) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی ہے۔
(۲۳۳۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ قَامَرٍ بِلَا جِنِّ طَلَعِ الْفَجْرُ قَاذَنٌ ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِمٌ ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِنٌ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ الظُّهْرُ ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِمٌ ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِمٌ الْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِمٌ الْمَغْرِبُ حِينَ غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمْرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَاظِمٌ الْعِشَاءُ فَصَلَّى ثُمَّ أَمْرَهُ مِنَ الْعِدِّ قَاظِمٌ الْفَجْرُ فَاسْفَرَّ بِهَا ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِمٌ بِالظُّهْرِ فَانْقَمَ أَنْ يَبْرُدَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضَاءُ أُخْرَاهَا فَوْقَ ذَلِكَ الَّذِي كَانَ أَمْرَهُ قَاظِمٌ الْمَغْرِبُ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمْرَهُ قَاظِمٌ الْعِشَاءُ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ آتَيْنِ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ الرَّجُلُ آتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ [صححه مسلم (۶۱۳) وصححه ابن خزيمة (۳۲۳ و ۳۲۴) وصححه ابن حبان (۱۴۹۲)]

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے حوالے سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب طلوع فجر ہو گئی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے ظہر کی اقامت اس وقت کہی جب زوال شمس ہو گیا اور کوئی کہتا تھا کہ آدھا دن ہو گیا، کوئی کہتا تھا نہیں ہوا، لیکن وہ زیادہ جانتے تھے، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی کہ جب سورج غروب ہو

گیا، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غروب ہوگئی، پھر اگلے دن فجر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ کہنے لگے کہ سورج طلوع ہونے ہی والا ہے، ظہر کو اتنا مؤخر کیا کہ وہ گذشتہ دن کی عصر کے قریب ہو گئی، عصر کو اتنا مؤخر کیا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ کہنے لگے کہ سورج سرخ ہو گیا ہے، مغرب کو ستویں شفق تک مؤخر کر دیا اور عشاء کو رات کی پہلی تہائی تک مؤخر کر دیا، پھر سائل کو بلا کر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ وَإِنِّي رَجَعْتُ إِلَيَّ فِي الْمِيرَاثِ قَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحْجَ فَيَجْزِئُهَا أَنْ أَحْجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَيَجْزِئُهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [صححه مسلم (۱۱۴۹)، والحاكم (۳۴۷/۴)]۔ [انظر: ۲۳۴۲۰]۔

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کہ میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے بھی فرض تھے کیا میرا ان کی طرف سے روزے رکھنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں۔

(۲۳۳۴۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزَاةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَيْطًى عَمَلُهُ [صححه البخاری (۵۵۳)، وابن خزيمة (۳۳۶)]۔ [انظر: ۲۳۴۱۴، ۲۳۴۳۳، ۲۳۴۳۶]۔

(۲۳۳۳۵) ابولح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَرْثَةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُعُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تُمَسِّكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيلِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا

فِي الْاُسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [صححه مسلم (۹۷۷)]. [انظر: ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۳، ۲۳۴۰۳].

(۲۳۳۴۶) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نیذ پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پیا۔

(۲۳۳۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي فَلَاةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ بِالْأَهْوَازِ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَغْلٍ أَوْ بَغْلَةٍ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ذَهَبْ قُرْنِي مِنْ هَذِهِ الْأَمَةِ فَالْحَقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ وَأَنَا فَادْخُلْ فِي دَعْوَتِكَ قَالَ وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قُرْنِي مِنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ قَالَ وَلَا أَذْرِي أَذْكَرَ الْقَالَتِ أَمْ لَا ثُمَّ تَخَلَّفُ أَقْوَامٌ يَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ يَهْرِيقُونَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُونَهَا قَالَ وَإِذَا هُوَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ [انظر: ۲۳۴۱۲].

(۲۳۳۴۸) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں "اہواز" میں چلا جا رہا تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جو مجھ سے آگے ایک فخر پر سوار چلا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اس امت میں سے میرا دور گزر گیا ہے تو مجھے ان ہی میں شامل فرما میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنی دعا میں شامل کر لیجئے انہوں نے کہا میرے اس ساتھی کو بھی اگر یہ چاہتا ہے پھر کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا پا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے وہ صحابی حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا قَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَحَابَةَ صَاحِبِكُمْ قَالَ لَوْنًا شَدِيدًا أَوْ شَكَاةَ غَيْرِي قَالَ فَرَأَيْتَ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْنَبًا قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْمَرَ وَجْهَهُ قَالَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ وَلِيَهُ فَعَلَيْهِ وَلِيَهُ [صححه ابن حبان (۱۹۳۰)]. قال شعب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۳۴۱۶، ۲۳۴۴۵].

(۲۳۳۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا مجھے ان کی

طرف سے سختی کا سامنا ہوا، لہذا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۳۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا أَرَاهُ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَقْلِكَ عَنْهَا لَحْيُ سَبْعِينَ شَيْطَانًا [صححه ابن خزيمة (۲۴۵۷)، والحاكم (۴۱۷/۱)، قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۳۳۵۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جو بھی صدقہ نکالتا ہے وہ اسے ستر شیطانوں کے جبروں سے چھڑا دیتا ہے۔

(۳۳۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عُمَيْيَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيَّ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِيعًا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ أَيْدِينَا بَرَجُلٍ يُصَلِّيُ يُكَبِّرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ يُرَانِي فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَتَرَكَ يَدِي مِنْ يَدِهِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُصَوِّبُهُمَا وَيَرْفَعُهُمَا وَيَقُولُ عَلَيْكُمْ هَذِي قَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَذِي قَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَذِي قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ يَشَاءَ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ [راجع: ۲۴، ۲۰۰].

(۲۳۳۵۱) حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں ٹہلتا ہوا نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ نے ایک جانب چہرے کا رخ کیا ہوا ہے، میں سمجھا کہ شاید آپ قضاء حاجت کے لئے جا رہے ہیں، اس لئے میں ایک طرف کو ہو کر نکلنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میری طرف اشارہ کیا، میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور ہم دونوں ایک طرف چلنے لگے، اچانک ہم ایک آدمی کے قریب پہنچے جو نماز پڑھ رہا تھا اور کثرت سے رکوع و سجود کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے میرا ہاتھ چھوڑ کر دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کیا اور کندھوں کے برابر اٹھانے اور نیچے کرنے لگے، اور تین مرتبہ فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرلو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۳۳۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ [صححه ابن حبان (۳۰۱۱)، والحاكم (۳۰۱۱)] وقد حسنه

الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۴۵۲، الترمذی: ۹۸۲، النسائی: ۶۵/۴) [انظر: ۲۳۴۳۵، ۲۳۴۱۰]

(۲۳۳۵۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی

آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۳۳۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ قَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [راجع: ۲۳۳۴۰].

(۲۳۳۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی آواز آئی وہ آدمی یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اکیلا ہے بے نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۳۳۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عُلْفَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ [صححه مسلم (۲۷۷)، وابن خزيمة (۱۲ و ۱۳ و ۱۴)]. [انظر: ۲۳۳۶۱، ۲۳۴۱۷].

(۲۳۳۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۳۳۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْفَةٍ فِيهَا أَبُو مِجَلٍّ وَابْنُ بُرَيْدَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَبْغَضْتُ قَالَ أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بَغْضًا لَمْ يَبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ قَالَ وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أَحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَبِعْتُ ذَلِكَ الرَّجُلَ عَلَى خَيْلٍ فَصَحَبْتُهُ مَا أَصْحَبَهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا قَالَ فَكُتِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْعَثْ إِلَيْنَا مَنْ يُخَمِّسُهُ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا وَهُوَ السَّبِيُّ وَصِيفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبِيِّ فَخَمَسَ وَقَسَمَ فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطًى فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبِيِّ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ وَوَقَعَتْ بِهَا قَالَ فَكُتِبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْعَثْنِي فَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ صَدَقَ قَالَ فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ أَتَبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَبْغِضْهُ وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَارْزُدْ لَهُ حَبًّا قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَنْصِيبُ آلَ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ قَالَ فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ

بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِلِّيٍّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا بَنِي
وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ أَبِي بَرْزَةَ [صححه البخاری (۴۳۰۰)]۔ [انظر:

[۲۳۴۴۲، ۲۳۴۰۰]

(۲۳۳۵۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی
تھی اور صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا، ایک مرتبہ اس شخص کو چند
شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا، ہم
لوگوں نے کچھ قیدی پکڑے اور نبی علیہ السلام کے پاس یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا فحش وصول کر
لے چنانچہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

ان قیدیوں میں ”وصیہ“ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فحش وصول کیا اور اسے
تقسیم کر دیا، پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا، ہم نے ان سے پوچھا اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ
”وصیہ“ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی، میں نے فحش وصول کیا تو وہ فحش میں شامل تھی، پھر وہ الہ بیت نبوت میں آ گئی اور
وہاں سے آل علی میں آ گئی اور میں نے اس سے مجامعت کی ہے، اس شخص نے نبی علیہ السلام کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا،
میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو، چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لئے بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر
ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا، نبی علیہ السلام نے اس خط پر سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت
کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو
کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، فحش میں آل علی کا حصہ ”وصیہ“ سے بھی افضل ہے
چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

(۲۳۳۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَةَ عَنِ ابْنِ بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ الْفَارِسِيُّ وَاسْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ [صححه
الحاكم (۱۳۰/۳)]۔ قال الترمذی: حسن غریب۔ قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجہ: ۱۴۹، الترمذی: ۳۷۱۸)۔

[انظر: ۲۳۴۰۲]

(۲۳۳۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میرے صحابہ کرام میں سے چار لوگوں سے
محبت کرتا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، لوگوں نے پوچھا
یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ان میں سے ایک تو علی ہیں، دوسرے ابو ذر غفاری، تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے

مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رحمہ اللہ

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ [صححه مسلم (۷۹۳)]. [راجع: ۲۳۳۴۰].
(۲۳۳۵۷) حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عبد اللہ بن قیس اشعری کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔

(۲۳۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ بَرْيَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ جَلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ [قال البوصيري: هذا إسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۴۱۸). قال شعيب صحیح وهذا إسناده ضعيف].

(۲۳۳۵۸) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دیدے تو اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص وقت مقررہ گزرنے کے بعد اسے مہلت دیدے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار (جو اس نے قرض میں دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّهَا مَاتَتْ قَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ الْغِيرَاتِ [صححه مسلم (۱۱۴۹)، والحاكم (۳۴۷/۴)]. [انظر: ۲۳۴۴۲].

(۲۳۳۵۹) حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّبِيِّ وَأَرَبَعِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَقَامِ وَهُمْ خَلْفَهُ جُلُوسٌ يَنْتَظِرُونَهُ فَلَمَّا صَلَّى أَهْوَى فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَتَارُوا وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِبِيَدِهِ أَنْ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَقَالَ رَأَيْتُمُونِي حِينَ لَرَعْتُ مِنْ صَلَاتِي أَهْوَيْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ فَلَمْ أَرِ مِثْلَ مَا لِي بِهَا وَإِنِّهَا مَرَّتْ بِي خُصْلَةً مِنْ عَسَبٍ فَأَعْجَبَنِي فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا لِأَخْذِهَا فَسَبَقَنِي وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَفَرَسْتُهَا بَيْنَ ظَهْرَيْنِيكُمْ حَتَّى تَأْكُلُوا مِنْ لَأِكِهِ الْجَنَّةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْكُمَاةَ ذَوَاءُ الْعَيْنِ وَأَنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ لَأِكِهِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ هَذِهِ الْجَنَّةَ السَّدَاءُ الَّذِي تَكُونُ فِيهِ الْمَلُوحَةُ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَا مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا النَّارُ [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۶۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۳۲ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے بیٹھے انتظار کر رہے تھے نماز سے فارغ ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی جانب اس طرح بڑھے جیسے کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں پھر واپس آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دست مبارک سے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ لوگ بیٹھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے مجھے نماز سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کی طرف اس طرح بڑھتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا جس کی نعمتوں جیسی کوئی چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی میرے سامنے سے انگوروں کا ایک خوشہ گذرا جو مجھے اچھا لگا میں اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو وہ مجھ سے آگے نکل گیا اگر میں اسے پکڑ لیتا تو اسے تمہارے سامنے گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کے میوے کھاتے اور جان رکھو کہ کھٹی آنکھوں کا علاج ہے اور عجبوہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کلونجی جو نمک میں ہوتی ہے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ تَوْضًا وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴]۔

(۲۳۳۶۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [انظر: ۲۳۳۷۹، ۲۳۴۰۹]۔

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ أَحَدَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَّهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا هُمَا الزَّهْرَاوَانِ يَجِئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ عَيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ تَجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸]۔

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر

قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گے۔

(۳۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ لِصَاحِبِهِ أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْلَمَاتُ هَوَاجِرُكَ [راجع: ۲۳۳۳۸].

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے ”جو لاغرا آدمی کی طرح ہوگا“ ملے گا اور اس سے کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں پیا سا رکھا اور راتوں کو جگایا۔

(۳۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِيدِينَ كَحُرْمَةِ امْتِهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِيدِينَ يَخْلَفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهَا إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ [صححه مسلم (۱۸۹۷)، وابن حبان (۴۶۶۴)]. [انظر: ۲۳۳۹۲].

(۲۳۳۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے اگر ان بیٹھے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۳۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَاتَّبِعْهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُجَاهِرِينَ وَأَعْلِمُهُمْ إِنَّهُمْ لَفَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُجَاهِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُجَاهِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْقِيَامَةِ وَالْقِيَمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ أَبَوْا فَأَدْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَمِنَ اللَّهُ ثُمَّ فَاتْلُهُمْ [انظر: ۲۳۴۱۸].

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالہجریں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کئے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَّيْ بِاللَّهِ دُشِيرَ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ وَلَمْ يُسْنِدْهُ وَكِيعٌ مَرَّةً [صححه مسلم (۲۲۶۰)، وابن حبان (۵۸۷۳)]. [انظر: ۲۳۴۱۳، ۲۳۴۴۴].

(۲۳۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ثانی کے ساتھ کہتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَلَفَ بِالْأَمَانَةِ وَمَنْ خَبَّ عَلَى أَمْرٍ زَوْجَهُ أَوْ مَمْلُوكُهُ فَلَيْسَ مِنَّا [صححه ابن حبان (۴۳۶۳)، والحاكم (۲۹۸/۴)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۳)].

(۲۳۳۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو امانت پر قسم اٹھالے، اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا غلام کو اس کا قے کے خلاف تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ذَهْلَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ حَبْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۵۵)، ابن ماجه: ۵۴۹ و ۳۶۲۰].

والترمذی: (۲۸۲۰). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۳۶۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی شاہ حبشہ نے سیاہ رنگ کے دوسادہ موزے ہدیہ پیش کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح فرمایا۔

(۳۳۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُحِبُّ النَّخِيْلَ فَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ اِنْ يَدْخِلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَرْكَبَ فَرَسًا مِنْ يَاقُوْتٍ حُمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِى اَتَى الْجَنَّةِ شِفَتْ اِلَّا رَكِبْتَ وَاتَاهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِى الْجَنَّةِ اِبِلٌ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ يَدْخِلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ كَانَ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَكَ ثَ غَيْثُكَ [قال الألبانى: ضعيف (الترمذی: ۲۵۴۳)].

(۲۳۳۷۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں سے بہت محبت ہے تو کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور تمہاری یہ خواہش ہوئی کہ تم سرخ یا قوت کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں چاہو گھومو تو وہ بھی تمہیں سواری کے لئے ملے گا۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ خدا! اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا تو وہاں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش تمہارے دل میں پیدا ہوگی اور تمہاری آنکھوں کو اس سے لذت حاصل ہوگی۔

(۳۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يَطْعَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ لَا يَطْعَمُ حَتَّى يَرْجِعَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۲۶)].

وابن حبان (۲۸۱۲)، والحاكم (۲۹۴/۱). قال الترمذی: غریب. قال الألبانى: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۵۶).

الترمذی: (۵۴۲). قال شعيب: إسناده حسن. [انظر: ۲۳۳۷۲، ۲۳۴۳۰].

(۲۳۳۷۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے بے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۳۳۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَلَا يَأْكُلُ يَوْمَ الْاَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ اَضْحِيَّتِهِ [راجع: ۲۳۳۷۱].

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے بے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۳۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّبَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ قَرُوتُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ بَعٌّ وَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَاقِبَةَ [صححه مسلم (۹۷۵) وابن حبان (۳۱۷۳)] [انظر: ۲۳۴۲۷]

(۲۳۳۷۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آکر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۳۷۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۳۷۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے؟ (خوش نصیب یا بد نصیب) کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف اور باخبر ہے۔

(۲۳۳۷۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَحْبَبَسَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبَسَكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ

(۲۳۳۷۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کر دی، حاضر ہونے پر نبی ﷺ نے ان سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

(۲۳۳۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَى عَنْ بُرَيْدَةَ الْخَزَاعِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(۲۳۳۷۶) حضرت بریدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کیسے کریں، یہ بتائیے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر اپنی عنایات، رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جیسا کہ آل ابراہیم علیہم السلام پر نازل فرمائیں، بیشک تو قائل

تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّةً سَوْدَاءَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ عَنْكَ بِالْذِّقِّ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَعَلْتُ لَأَفْعَلِي وَإِنْ كُنْتُ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ قَالَ لَجَعَلْتُ ذُقُّهَا خَلْفَهَا وَهِيَ مُقْنَعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُفَرِّقُ بَيْنَكَ يَا عُمَرُ أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هَوْلَاءُ فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتُ لَعَلْتُ مَا لَعَلْتُ [صححه ابن حبان (۶۸۹۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۹۰). قال شعيب: [إسناده قوي]. [انظر: ۲۳۳۹۹].

(۲۳۳۷۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام عورت بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی اسی دوران حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر کچھ اور لوگ آئے لیکن وہ بجاتی رہی تو بڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے اپنا دف اپنے پیچھے چھپا لیا اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے میں بھی یہاں بیٹھا تھا اور یہ لوگ بھی آئے تھے لیکن جب تم آئے تو اس نے وہ کیا جو اس نے کیا۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَنْهَبُونَ إِلَيْهِ هَذَا الْعَمَلُ [صححه ابن حبان (۶۹۹)].
والبحاکم (۱۶۳/۲). قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۶۴/۶). قال شعيب: [إسناده قوي]. [انظر: ۲۳۴۴۷].

(۲۳۳۷۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا جسب نسب ”جس کی طرف وہ مائل ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا هَارِثُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِّي بَا عَلِيٍّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ لِأَنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۷۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! تا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالنا کرو کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصُدْرِي ذَاتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ [صححه ابن حبان (۴۷۳۵)، والحاكم (۶۴/۲)، قال الترمذی: حسن غریب. قال

الألبانی: صحیح (أبو داود: ۲۵۷۲، الترمذی: ۲۷۷۳). قال شعب: صحیح لغيره وهذا [إسناد قوی].

(۲۳۳۸۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ پیدل چلے جا رہے تھے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی سواری کے اگلے حصے پر بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو! الایہ کہ تم مجھے اس کی اجازت دے دو اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اجازت دے دی چنانچہ نبی ﷺ سوار ہو گئے۔

(۳۳۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بَرِيْدَةَ قَالَ حَاصِرُنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللّٰوَاءُ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَعَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي دَافِعُ اللّٰوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ فَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسَنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَلَدَعَا بِاللّٰوَاءِ وَالنَّاسِ عَلَى مَصَافِهِمْ فَلَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَفَ لِي عَيْنِي وَدَفَعَ إِلَيَّ اللّٰوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ قَالَ بَرِيْدَةُ وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلُ لَهَا [أخرجه النسائي في

الكبرى (۸۴۰۲). قال شعب: صحیح وهذا [إسناد قوی]. [انظر: ۲۳۳۹۷، ۲۳۴۱۹].

(۲۳۳۸۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور ہم قلعہ فتح کے بغیر واپس آ گئے اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے، لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا، جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوا دیا، لوگ اپنی مغوں میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جنہیں آشوب چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لحاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔

(۳۳۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّورِ [قد حسنه

الترمذی. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۰۹، النسائي: ۱۷۳/۲). قال شعب: [إسناد قوی].

(۲۳۳۸۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز عشاء میں سورۃ الشمس اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔
 (۲۳۳۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ لِنَفْسٍ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

(۲۳۳۸۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرخ رنگ کی قمیص پہنے ہوئے لڑکھڑاتے چلتے نظر آئے نبی ﷺ منبر سے نیچے اترے اور انہیں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا سبب ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہانہ گیا اور میں نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ کر انہیں اٹھالیا۔

(۲۳۳۸۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَعًا بَلَالًا فَقَالَ يَا بَلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ فَآتَيْتُ عَلَى كَضْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُرْتَفِعٍ مُشْرِفٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَضْرُ قَالُوا لِوَجَلٍّ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَضْرُ قَالُوا لِوَجَلٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَضْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا غَيْرُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَضْرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ قَالَ وَقَالَ لِبَلَالٍ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ مَا أَخَذْتُ إِلَّا تَوَضَّاتٍ وَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [صححه ابن خزيمة (۱۲۰۹)، وابن حبان (۷۰۸۶)]. قال الترمذی:

حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۸۹). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي.

[انظر: ۲۳۴۲۸.]

(۲۳۳۸۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند و بالا محل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (ﷺ) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں

نے بتایا کہ یہ عرب بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس گل میں ضرور داخل ہوتا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں نبی ﷺ نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(۳۳۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطْبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْكَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَكَعَهَا فَجَاءَ مِنَ الْعَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِحِمْلِهِ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ انْبَسُطُوا فَنَظَرُوا إِلَى الْخَاتِمِ الَّذِي عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا وَعَلَى أَنْ يَغْرُسَ نَخْلًا فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ فِيهَا حَتَّى يَطْعَمَ قَالَ فَغْرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ فَحَمَلَتْ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ النَّخْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَانَ هَذِهِ قَالَ عُمَرُ أَنَا غَرَسْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَزَعَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

(۲۳۳۸۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو نبی ﷺ کی خدمت میں تر کجوروں کی ایک طشتی لے کر حاضر ہوئے اور اسے نبی ﷺ کے سامنے رکھ دیا نبی ﷺ نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ، ہم صدقہ نہیں کھاتے وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور اگلے دن اسی طرح کججوریں لا کر نبی ﷺ کے سامنے رکھیں (وہی سوال جواب ہوئے اور وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوئے) نبی ﷺ نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس میں شامل کر لیا۔

پھر انہوں نے نبی ﷺ کی مہر نبوت ”جو پشت مبارک پر تھی“ دیکھی اور ایمان لے آئے چونکہ وہ ایک یہودی کے غلام تھے اس لئے نبی ﷺ نے اتنے درابم اور اس شرط پر انہیں خرید لیا کہ مسلمان ایک باغ لگا کر اس میں محنت کریں گے یہاں تک کہ اس میں پھل آجائے اور نبی ﷺ نے اس باغ میں پودے اپنے دست مبارک سے لگائے سوائے ایک پودے کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا اور اسی سال درخت پر پھل آ گیا سوائے اسی ایک درخت کے نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے لگا دیا تھا نبی ﷺ نے اسے اکھڑ کر خدایا تو وہ ہم، ایک سال میں پھل دینے لگا۔

فائدہ: اس کی مکمل تفصیل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایات میں دیکھئے۔

(۳۳۸۶) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ سِتُونَ وَثَلَاثَ مِائَةِ مَقْصِلٍ لَعَلَّهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَقْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةٌ قَالُوا لَقَدْ أَقْبَلْنَا بِكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْبَلْهُ فَرَكْعَتَا الصُّحَى تُجْزِي عَنْكَ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۶)، وابن حبان (۲۵۴۰)].

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۲۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي. [انظر: ۲۳۴۲۵].

(۲۳۳۸۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۳۳۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَهِيَ الشُّونِيزُ فَإِنْ فِيهَا شِفَاءٌ [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۸۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کلونچی کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ اس میں شفاء ہے۔

(۲۳۳۸۸) حَدَّثَنَا بَكْرٌ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ (۲۳۳۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفر حج میں کچھ خرچ کرنا ایسے ہے جیسے میدان میں جہاد میں سات سو گنا خرچ کرنا۔

(۳۳۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدٌ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۱۶۴/۷)].

کسابقہ۔ [انظر: ۲۳۴۴۶].

(۲۳۳۸۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔

(۳۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارٌ يَغْنِي ابْنُ مَرْثَةَ أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دَلَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ هَذِهِ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۶)، وابن حبان (۲۵۴۰)].

بُنْ خَارِجَةً فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ [راجع: ۲۳۳۲۸].

(۲۳۳۹۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ الْيَامِيُّ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَهُ قَرِيبٌ مِنَ الْفَيْ رَاكِبٌ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَعَيْنَاهُ تَذَرِيحَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَدَاهُ بِالْأَلْبِ وَالْأَمُّ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَسْفَقَارِ لِلْأَمِيِّ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي فَدَمَعَتْ عَيْنَايَ رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوا وَلَعَدَّكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أُتَى وَعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [۲۳۳۶].

(۲۳۳۹۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِيدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَفَضْلِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَخْلُفُ مُجَاهِدًا فِي أَهْلِهِ فَيُخَبِّبُ فِي أَهْلِهِ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلٌ لَهُ إِنَّ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ عَمَلِهِ مَا شِئْتَ قَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ [راجع: ۲۳۳۶۵].

(۲۳۳۹۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے اگر ان بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا۔

اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَّاسِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزِرُوا بِهَا فَلْيَنْتَبِهُوا لِأَخِيْرَةِ النَّاسِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَانْتَبِذُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَأَذْجِرُوا [راجع: ۲۳۳۹۶].

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مکینز کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ أَنَّهُ بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا [صححه الحاكم (۲۹۸/۴)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۸، ابن ماجه: ۲۱۰۰،

النسائی: ۶/۷) قال شعيب: إسناده قوى]. [انظر: ۲۳۳۹۸].

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۲۳۳۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرَكُ الصَّلَاةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [راجع: ۲۳۳۲۵].

(۲۳۳۹۵) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهَا اقْرَأَتِ السَّاعَةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْرَأَ فَصَلَّى وَذَهَبَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ قَوْلًا شَدِيدًا فَآتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَعْمَلُ فِي نَخْلٍ فَخَفْتُ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَتَحَوُّهَا مِنَ السُّورِ

(۲۳۳۹۶) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عشاء پڑھائی تو اس میں سورہ قمر پوری تلاوت کی ایک آدمی ان کی نماز ختم ہونے سے پہلے اٹھا اور اپنی نماز تنہا پڑھ کر واپس چلا گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے

اس کے متعلق سخت باتیں کہیں وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں باغات میں کام کرتا ہوں اور مجھے پانی ختم ہو جانے کا اندیشہ تھا نبی ﷺ نے فرمایا (اے محاذ!) سورۃ الفس اور اس جیسی سورتیں نماز میں پڑھا کرو۔

(۲۳۳۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ خَيْبَرَ [راجع: ۲۳۳۸۱]۔

(۲۳۳۹۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔

(۲۳۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَبُو تَمِيْلَةَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ بَرِيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ [راجع: ۲۳۳۹۴]۔

(۲۳۳۹۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ مجبوری قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۲۳۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَعَارِيزِهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ تَعَالَى سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالذُّفِّ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَلَفَعَلِي وَإِلَّا فَلَا - قَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ قَالَ لَفَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَضَرَبْتُ بِالذُّفِّ [راجع: ۲۳۳۷۷]۔

(۲۳۳۹۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی۔

(۲۳۴۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بَرِيْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ إِذَا تَقَيَّمْتُمْ فَعَلَيْكُمْ عَلَى النَّاسِ وَإِنْ اتَّفَقْتُمْ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِهِ قَالَ فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَاقْتَتَلْنَا فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَيْنَا النُّزَيَّةَ فَاصْطَفَى عَلِيُّ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ لِنَفْسِهِ قَالَ بَرِيْدَةُ فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ الْكِتَابَ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مَكَانُ الْعَانِدِ تَعْتَسِدُ مَعَهُ أَحْجَاهُ أَمْ كُنْتَ أَنْ أُطِيعَهُ فَفَعَلْتُ مَا

أُرْسِلْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعُ لِي عَلَى لِقَائِهِ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي وَإِنَّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي [راجع: ۲۲۳۰۰].

(۲۳۳۰۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف دودستے روانہ فرمائے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا جب تم لوگ اکٹھے ہو تو علی سب کے امیر ہوں گے اور جب جدا ہو تو ہر ایک اپنے دستے کا امیر ہوگا، چنانچہ ہماری ملاقات اہل یمن میں سے غزیدہ سے ہوئی، ہم نے ان سے قتال کیا تو مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے، ہم نے لڑنے والوں کو قتل اور بچوں کو قید کر لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیدی عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں انہیں اس سے مطلع کیا گیا تھا اور وہ خط مجھے دے کر بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا، نبی ﷺ کو وہ خط پڑھ کر سنایا گیا، میں نے نبی ﷺ کے روئے انور پر غصے کے آثار دیکھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ نے مجھے ایک آدمی کے ساتھ بھیجا تھا اور مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا تھا، میں نے اس پیغام پر عمل کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم علی کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ پڑنا، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد تمہارا محبوب ہے (یہ جملہ دوسرے فرمایا)

(۳۴۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ مَا اسْتَعْلَمْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوءُ بِبِعَمَلِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صححه ابن حبان (۱۰۳۵)].

والحاكم (۵۱۴/۱). قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۷۰، ابن ماجه: ۳۸۷۲).

(۲۳۳۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح شام کے وقت یوں کہہ لیا کرے کہ ”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا“ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو تجھ سے کئے گئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے گناہوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے اوپر تیرے احسانات کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اور اس دن یا رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۳۴۱۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَيْبَعَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي أَرَى شَرِيكًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ عَلَيٌّ مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ

(۲۳۳۰۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرنے کا مجھے حکم دیا ہے ان میں سے ایک تو علی ہیں دوسرے ابوذر غفاری تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

(۲۳۳۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ النَّسَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا عِظَةٌ وَعِبرَةٌ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ فِي هَذِهِ الْأَسْقِيَةِ فَاشْرَبُوا وَلَا تَشْرَبُوا حَرَامًا [راجع: ۲۳۳۰۴] (۲۳۳۰۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۰۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ أَنْ تُحْبَسَ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ الْأَوْعِيَةِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ لِيُوسِعَ ذُو السَّعَةِ عَلَى مَنْ لَا سَعَةَ لَهُ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ أَدْنَى لَهُ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا وَلَا تُجِلُّهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ [صححه مسلم (۹۷۷) وابن حبان (۳۱۶۸)] [انظر: ۲۳۴۰۵، ۲۳۴۰۶، ۲۳۴۰۷، ۲۳۴۰۸، ۲۳۴۰۹] (۲۳۳۰۴) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو کیونکہ مجھے بھی اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے، البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲۳۳۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَدَّانَ قَالَ مَكَانَكُمْ حَتَّى آتِيَكُمْ فَأَنْطَلِقَ ثُمَّ جِئْنَا وَهُوَ سَقِيمٌ فَقَالَ إِنِّي آتَيْتُ قَبْرَ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَسَأَلْتُ رَبِّي الشَّفَاعَةَ فَمَنْعَنِيهَا وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الْأَشْرِبَةِ فِي هَذِهِ الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ [راجع: ۲۳۴۰۴]۔

(۲۳۳۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم

لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے جھلکی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی وعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشأ و در چیز مت پینا۔

(۲۳۴۰۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَىٰ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ حَدَّثَنَا أَبُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ بَعْدِي بُعُوثٌ كَثِيرَةٌ فَكُونُوا فِي بَعْثٍ خُرَاسَانَ ثُمَّ انْزِلُوا مَدِينَةَ مَرَوْ فَإِنَّهُ بَنَاهَا ذُو الْقُرَيْنِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ وَلَا يَضُرُّ أَهْلَهَا سُوءٌ

(۲۳۴۰۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد بہت سے لشکر روانہ ہوں گے تم خراسان کی طرف جانے والے لشکر میں شامل ہو جانا اور ”مرؤ“ نامی شہر میں پڑاؤ ڈالنا کیونکہ اسے ذوالقرنین نے بنایا تھا اور اس میں برکت کی دعا کی تھی اس لئے وہاں رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(۲۳۴۰۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَتَرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۳۴۰۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وتر کی نماز برحق ہے اور جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۴۰۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَرْضِيهِمْ وَرَقِيقِهِمْ وَمَا شِيئِهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِلَّا الصَّدَقَةُ

(۲۳۴۰۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جن زمینوں، جانوروں اور غلاموں کی ملکیت پر وہ اسلام قبول کریں ان پر ان کی ملکیت برقرار رہے گی اور اس میں ان پر زکوٰۃ کے علاوہ کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

(۲۳۴۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَابْنِ رِبْعَةَ الْبَايَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلُّ نَا عِلْدٌ لَا تُسَمُّ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى

وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۰۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! انا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالو ورنہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۴۱۰) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا مُنْبِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ بِخُرَاسَانَ فَعَادَ أَخَاهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَجَدَهُ بِالْمَوْتِ وَإِذَا هُوَ يَعْرِقُ جَبِينَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ [راجع: ۲۳۳۵۲].

(۲۳۳۱۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۴۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ بِالْمُتَشَاةِ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَصَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبًا مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الذَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فُتِرَ لِي شَيْءٌ

(۲۳۳۱۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مجھے مکہ مکرمہ کے قریب دیہات کے ایک مقام پر لے گئے جو ایک خشک زمین تھی اور اس کے گرد ریت تھی نبی ﷺ نے فرمایا دیابۃ الارض کا خروج یہاں سے ہوگا وہ ایک باشت چوڑی اور ایک انچ لمبی جگہ تھی۔

(۲۳۴۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ أَنَا فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَكُونُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتَهُمْ آيَمَانُهُمْ وَآيَمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ [راجع: ۲۳۳۴۸].

(۲۳۳۱۲) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا یا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

(۲۳۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شَبِيرَ فُكَاثِمَا يُعْمِسُ يَدَيْهِ فِي لَحْمِ الْخَنْزِيرِ وَدَمِهِ [راجع: ۲۳۳۶۷].
(۲۳۳۱۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ مانی کے ساتھ کھیتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ أَنَّ أَبَا مَلِيحٍ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۱۳) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو فَلَانَةَ كَذَا قَالَ أَبِي لَمْ يُسَمِّهِ عَلَى عَمْدٍ وَحَدَّثَنَا غَيْرُهُ فَسَمَّاهُ بِغُنْيَى أَبَا حَنِيفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ آتَاهُ أَذْهَبَ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

(۲۳۳۱۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ کہ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاولُونَ مِنْ عُلْيَى فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى شَيْءٍ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَصْبَنًا سَبِيًّا قَالَ فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنْ النُّحُمِسِ لِنَفْسِهِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ دُونَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ النُّحُمِسِ قَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَابًا قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةَ فَعَلِيٍّ وَلِيَّةٌ [راجع: ۲۳۳۴۹].

(۲۳۳۱۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی ایسی مجلس سے گزرے جہاں پر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں، وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بوجھ تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بھی یہی صورت حال تھی، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے ایک دستے کے ساتھ روانہ کر دیا جس کے امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں وہاں قیدی ہاتھ لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غصے میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو، پھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں پیش آمدہ واقعہ بیان کرنے لگا، اور کہا کہ علی نے

فُس میں سے باندی لی ہے، میں نے اس وقت سر جھکا رکھا تھا، اچانک سر اٹھا کر دیکھا تو نبی ﷺ کا رخ انور متغیر ہو رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں محبوب ہوں، علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى الصَّلَاةَ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي عَمَدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴].

(۲۳۳۱۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۴۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاطَبَتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَآخِرُهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْقَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَلَسَلْهُمْ الْجَزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنْ كُنْتُمْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَنْ تُصِيبَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۳۳۶۶]. [صححه مسلم (۱۷۳۱)].

(۲۳۳۱۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے، پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے

تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالہجرتین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۳۴۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَوَّحُ الْكُرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْنِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللِّوَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَفُّوا أَهْلَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ أَطْعَمُ أَحْيَانًا وَجِئْنَا مُضْرِبُ إِذَا اللَّيُوثُ أَتَيْتْ تَلَهَّبُ قَالَ فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ مُضْرِبَيْنِ فَضْرَبَهُ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَصَّ السِّيفُ مِنْهَا بِأَضْرَائِهِ وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ قَالَ وَمَا تَقَامُ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى يُفْحَ لَهُ وَلَهُمْ [اخرجه النسائي في الكبرى (۸۴۰۳) صحيح، إسناده ضعيف].

[راجع: ۲۳۳۸۱].

(۲۳۳۱۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کے بغیر واپس آ گئے اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہوسکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا اٹھا لیا اور اٹھ اٹھ کر روانہ ہوئے لیکن وہ قلعہ فتح نہ ہوسکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب اہل خیبر سے آمنا سامنا ہوا تو مرحب ان کے سامنے رجز یہ اشعار پڑھتا ہوا آیا کہ سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلمہ پہنے ہوئے، بہادر اور تجربہ کار ہوں، کبھی نیزے سے لڑتا ہوں اور کبھی تلوار سے، جب شیر دھاڑتے ہوئے سامنے آ جائیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کا مقابلہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر ایسی ضرب لگائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کی ڈاڑھ کاٹتی ہوئی نکل گئی، اور لشکر والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز سنی، بالآخر انہیں فتح نصیب ہوئی۔

(۲۳۴۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى امْرَأَةٍ بِعَارِيَةٍ لَمَاتَتْ أُمِّي وَبَقِيَتْ الْجَارِيَةُ فَقَالَ قَدْ وَجِبَ أَجْرُكَ وَرَجَعْتُ إِلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ لِأَنَّهُ كَانَ عَلَى امْرَأَتِي صَوْمُ شَهْرٍ أَقْصَمْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي لَمْ تَحْجِ أَقْصَمْتُ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْ أُمِّكِ [راجع: ۲۳۳۴۴]

(۲۳۳۲۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی، والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی، اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں، کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کر لو۔

(۳۳۴۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَلْتُ مَعَهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيُصَلِّي قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبِرْهُ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَمْ تَزَلْ لِي صَدِيقًا [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۲۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں بھی ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں ایک آدمی قرآن پڑھ رہا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کو آل داؤد علیہ السلام کے خوبصورت لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، دیکھا تو وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا بتا دو، چنانچہ میں نے انہیں بتا دیا اور وہ کہنے لگے کہ آپ ہمیشہ میرے دوست ہی رہے ہیں۔

(۳۳۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَهُوَ أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِحُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَجَاءَ

وَقَدْ لَبَسَ خَاتَمًا مِنْ صُفْرِ فَقَالَ أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ أَهْلِ الْأَنْصَامِ قَالَ فَمِمَّ اتَّخَذَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ فِطْئَةٍ

[صححه ابن حبان (۵۴۸۸). قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (أبو داود: ۴۲۲۳، الترمذی: ۱۷۸۵،

النسائی: ۱۷۲/۸) قال شعيب: صحيح لغيره دون ((نفعاء... الأصنام)) وهذا رسلان حسن في المتابعات والشواهد]

(۲۳۳۲۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی تو اس سے فرمایا کہ تم اہل جنت کا زیور دنیا میں کیوں پہنے ہو؟ اگلی مرتبہ وہ آیا تو اس نے بتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تم سے بتوں کے پجاریوں جیسی بو آتی ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی۔

(۲۳۴۳۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سُلَيْطٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا خَطَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا بَدْءَ لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيمَةٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدُ عَلَى كَبْشٍ وَقَالَ فَلَانٌ عَلَى كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرَّةٍ [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۲۵۸). قال شعيب: إسناده محتمل للتحسين].

(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنا پیغام نکاح بھیجا تو نبی ﷺ نے فرمایا شادی کا ولیمہ ہونا ضروری ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ذمے ایک مینڈھا ہے دوسرے نے کہا کہ میرے ذمے اتنا جو ہے۔

(۲۳۴۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ مَنُجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمْسَ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ قَالَ قَاصِّصَ عَلِيٍّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ قَالَ فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا لِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ قَالَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَبْغِضْ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تُبْغِضْهُ قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً فَاجِبَةٌ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۲۳۳۵۵].

(۲۳۳۲۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیا..... صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہو کہ علی نے کیا کیا ہے؟ مجھے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کرو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، خمس میں آل علی کا حصہ ”وصیہ“ سے بھی افضل ہے۔

(۲۳۴۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْإِنْسَانُ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصَلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ

فِي كُلِّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتَذْنُفُهَا أَوْ الشَّيْءُ
تَنْحِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرُكْعَتَا الصُّحَى فُجِّرْ نَفْسَكَ [راجع: ۲۳۳۸۶]۔

(۲۳۳۲۵) حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ
ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے
فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو
چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَخَرَجَ يَمْشِي إِلَى الْقُبُورِ حَتَّى إِذَا أَتَى إِلَى أَدْنَاهَا
جَلَسَ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ يَكَلِّمُ إِنْسَانًا جَالِسًا يَبْكِي قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِدَاكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَأَذِنَ لِي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَأْذَنَ لِي فَلَا تُسْغِرُ
لَهَا قَالَنِي إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ أَنْ تُمْسِكُوا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا مَا بَدَا
لَكُمْ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لَمَنْ شَاءَ فَلْيُزِرْ فَقَدْ أُوذِنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْدَعْ وَعَنْ الظُّرُوفِ
تَشْرَبُونَ فِيهَا اللَّذَائِءَ وَالْحَجَمَ وَالْمَرْكَتَ وَأَمَرْتُكُمْ بِظُرُوفٍ وَإِنَّ الْوِعَاءَ لَا يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ فَاجْتَنِبُوا
كُلَّ مُسْكِرٍ [راجع: ۲۳۴۰۴]۔

(۲۳۳۲۶) حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم
لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں
آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رحمہ اللہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات
ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت
نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے،
لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب
اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے
ہو، کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے البتہ نشا آور چیز مت پیتا۔

(۲۳۴۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو مُسْفِيَّانَ عَنْ مُسْفِيَّانَ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمُقَابِرِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقِيقَةِ أَنْتُمْ لَنَا قَرُطٌ وَلَنْ نَبْعَ فَسَأَلَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ

(۲۳۳۷۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آکر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۴۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مَرْتَبِعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ فَأَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا (۲۳۳۸۴)

(۲۳۳۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی پھر میں سونے سے بے ہوئے ایک بلند و بالا محل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے، میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے، میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (ﷺ) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں نبی ﷺ نے فرمایا ابھی اس کا سبب ہے۔

(۲۳۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ

أَجَابَ [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۲۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ آدمی یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے بے

نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسرہ نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۳۳۱۲۰) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي ثَوَابُ بْنُ عُبَيْةَ الْمُهَرِّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى يَأْكُلَ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يَذْبَحَ [راجع: ۲۳۳۷۱]۔

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۳۳۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَكْفِ أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ (۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے دنیا کی چیزوں میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہونی چاہیے۔

(۳۳۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَمُؤَمِّلٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِي الْمَسْجِدُ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ بَعْدَ الْفَجْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ لَا وَجَدْتُهُ إِنَّمَا بُنِيتْ هَذِهِ الْبُيُوتُ قَالَ مُؤَمِّلٌ هَذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيتْ لَهُ [صححه مسلم (۵۶۹)، وابن عزيمة (۱۳۰۱)، وابن حبان (۱۶۵۲)]۔ [انظر: ۲۳۴۳۹]۔

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی ﷺ نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مساجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۳۳۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَالِيحٍ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]۔

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۳۳۱۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ

اَنْظُرْ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَقُولُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ قَالَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الدِّينُ فَاِذَا حُلَّ الدِّينُ فَاَنْظَرُهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض اتنا ہی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، پھر ایک اور مرتبہ سنا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میں نے آپ کو ایک گنا اور پھر دو گنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا قرض کی ادائیگی سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی کے بعد مہلت دینے پر دو گنا ثواب ملے گا۔

(۲۳۳۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ وَأَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ بِعَنْهُ الضُّبَعِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ عَادَ أَخَاهُ لَفَرَأَى جَبِيْنَهُ يَعْرِقُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَفِ الْجَبِينِ [راجع: ۲۳۳۵۲]

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۳۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ وَإِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ دِي غَيْمٍ قَالَ يَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبَطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]

(۲۳۳۳۶) ابولح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ [راجع: ۲۳۳۳۸]

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سورہ بقرہ کو دیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۳۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ وَالْإِزْمَرَ وَالزُّهْرَ وَأَنْ يَجِئَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ وَقَالَ وَكَيْفَ مَرَّةٌ يُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸]

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی صورت میں سایہ کریں گی، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ غُلَقْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُ إِنَّمَا بُنِيتُ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيتُ لَهُ [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی ﷺ نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مساجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۲۳۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا [راجع: ۲۳۳۴۱]

(۲۳۳۴۰) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو البتہ کوئی بیہودہ بات نہ کہنا۔

(۲۳۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُسَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ بَشَّادَ هَذَا الدِّينِ يَغْلِبُهُ [تقدم فی مسند ابی ہریرۃ الأسلمی: ۲۰۰۲۵]

(۲۳۳۴۱) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرلو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۲۳۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ الْيَمِيرَاتِ [راجع: ۲۳۳۵۹]

(۲۳۳۴۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۴۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي غَزَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُكْرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْقِيَمِ فَإِنَّهُ مَنْ لَاتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [صححه ابن حبان (۱۴۷۰)، قال الألبانی: صحيح آخره (ابن ماجه: ۶۹۴)، قال شعيب: صحيح على وهم في إسناده، ومثله].

(۲۳۴۴۳) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالْتُرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَذَوِيهِ [راجع: ۲۳۳۶۷].

(۲۳۴۴۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ٹائی کے ساتھ کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو رہا ہے۔

(۲۳۴۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةَ فَعَلَيْ وَلِيَّةٍ [راجع: ۲۳۳۴۹].

(۲۳۴۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۴۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۳۸۹].

(۲۳۴۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔

(۲۳۴۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا هَذَا الْمَالُ [راجع: ۲۳۳۷۸].

(۲۳۴۵۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسب نسب ”جس کی طرف وہ مال ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي رَجُلٌ رَفِيقٌ فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُمْ صَوَّاحِبَاتُ يَوْسُفَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ

میں کسی مالدار شخص کا کوئی حصہ ہے اور نہ ہی کسی ایسے طاقتور کا جو کمائی کر سکے۔

(۲۳۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى نَبَلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَعَ فَضَحَكَ الْقَوْمُ فَقَالَ مَا يَضْحَكُكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنَا أَخَذْنَا نَبْلَ هَذَا فَفَرَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرُوَّعَ مُسْلِمًا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۰۴)].

(۲۳۴۵۲) ابن ابی لیلیؒ سے مروی ہے کہ ہمیں کئی صحابہؓ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبیؐ کے ساتھ کسی سفر پر جا رہے تھے ان میں سے ایک آدمی سو گیا، ایک آدمی چپکے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا تیرا ٹھالیا، جب وہ آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوا تو وہ خوفزدہ ہو گیا، لوگ اس کی اس کیفیت پر ہنسنے لگے، نبیؐ نے لوگوں سے ان کے ہنسنے کی وجہ پوچھی، لوگوں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، بس ہم نے اس کا تیر لے لیا تھا جس پر یہ خوفزدہ ہو گیا، نبیؐ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(۲۳۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي تَمِيمٌ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي زَمْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّنَّانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُغَيِّرُنَا مَا هُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّنَّانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الثَّالِثَةُ أَجْلَسَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ يَسْتُرُنَا لَتَمْنَعَهُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَكَلَّ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّنَّانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

(۲۳۴۵۳) ایک صحابیؓ سے مروی ہے کہ ایک دن نبیؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اس پر ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ دونوں چیزیں ہمیں نہ بتائیے، (کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان پر عمل نہ کر سکیں) نبیؐ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی اور اس انصاری نے پھر وہی بات کہی، تیسری مرتبہ اس کے ساتھیوں نے اسے روک دیا اور کہنے لگے کہ نبیؐ ہمیں ایک خوشخبری دینا چاہتے ہو تم دیکھ بھی رہے ہو اور پھر بھی انہیں روک رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ صرف اس پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، نبیؐ نے فرمایا دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک تو وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان ہے اور ایک وہ چیز جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔

(۲۳۴۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي تَمِيمٌ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي زَمْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَابِلِ وَالْأَمْرِ قَالَ
فُسِّمَتِ النَّارُ سَبْعِينَ جُزْأً فَلِلْأَمْرِ بَسْعٌ وَسُتُونٌ وَلِلْقَابِلِ جُزْءٌ وَحَسْبُهُ

(۲۳۳۵۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا جہنم کی آگ کو ستر حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے ۶۹ حصے قتل کا حکم دینے والے کے لئے ہیں اور ایک حصہ قتل کرنے والے کے لئے ہے اور اس کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي جَارٌ لِحَدِيدَةَ بِنْتِ جُوَيْلِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِحَدِيدَةَ أُمِّي حَدِيدَةُ وَاللَّهُ لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَاللَّهُ لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ قَالَ فَتَقُولُ حَدِيدَةُ حَلَّ الْعُزَّى قَالَ كَانَتْ صَنَمُهُمُ الَّتِي يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَصْطَحِجُونَ

(۲۳۳۵۵) حضرت حدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک پرہیزگار کا کہنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو حضرت حدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے حدیجہ! بخدا، میں لات کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، خدا کی قسم! میں عزی کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، حضرت حدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ عزی وغیرہ کے حوالے سے اپنی قسم پوری کیجئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ ان کے بتوں کے نام تھے جن کی مشرکین عبادت کرتے تھے، پھر اپنے بستروں پر لیٹتے تھے۔

(۲۳۱۵۶) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَوْمَ قِيلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَهُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَآشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَصْطَفِ يَوْمَ قِيلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِيهَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَآشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَصْطَفِ يَوْمَ قِيلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَهُ رَجُلًا آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَآشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَصْطَفِ يَوْمَ قِيلَ اللَّهُ مِنْهُ [راجع: (۱۵۵۸۱، ۱۵۵۸۲، ۱۵۵۸۳، ۱۵۵۸۴)]

(۲۳۳۵۶) عبدالرحمن بن بیلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کہیں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر بندہ مرنے سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

دوسرے نے کہا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پہلے نے جواب دیا جی ہاں! دوسرے نے کہا

کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مرنے سے صرف آدھا دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

تیسرے نے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے نے اثبات میں جواب دیا، اس پر تیسرے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مرنے سے چوتھائی دن پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرما لیتا ہے۔

چوتھے نے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تیسرے نے اثبات میں جواب دیا، اس پر چوتھے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک بندے پر نزع کی کیفیت طاری نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا لِتَمَامِ ثَلَاثِينَ قَالَ فَجَاءَ أَغْرَابِيَانِ فَشَهِدَا أَنَّهُمَا أَهْلَا الْهَلَالِ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا [راجع: ۱۹۰، ۲۹]

(۲۳۳۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے ماہ رمضان کے ۳۰ ویں دن کا بھی روزہ رکھا ہوا تھا کہ دو دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شہادت دی کہ کل رات انہوں نے عید کا چاند دیکھا تھا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُنْفَعُ وَحَرُّ الصَّلَةِ [راجع: ۲۱۰، ۱۷]

(۲۳۳۵۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے اور ہر مہینے تین روزے رکھنا سینے کے کپنے کو دور کر دیتا ہے۔

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوَصَالِ فِي الصَّيَامِ وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ إِنْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا [راجع: ۱۹۰، ۲۷]

(۲۳۳۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیٹی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے۔

(۲۳۶۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ أَبِي رُوحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرْنَا بِالرُّومِ فَالتَّبَسَّ عَلَيْهِ

فِي الْفِرَاقَةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَخْضَرُونَ مَعَنَا الصَّلَاةَ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَلْبِسُونَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا مِنْ شَهْدَةِ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَلْيُحْسِنِ الطَّهْوَرُ [راجع: ۱۵۹۶۸]

(۲۳۳۶۰) حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں کوئی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دوران تلاوت آپ ﷺ پر کچھ اشتہاء ہو گیا، نماز کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتہاء میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آ جاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۳۴۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ النَّهْدِيَّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْبِزْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلُؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۱۸۴۷۶]

(۲۳۳۶۱) یونسیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۴۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي الدَّهْمَانِ قَالَا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ لَنْ تَدْعَ شَيْئًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا يَذَلِّكَ اللَّهُ بِهِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ [راجع: ۲۱۰۱۹]

(۲۳۳۶۲) ابو قتادہ اور ابو دھام کہتے ہیں کہ ہم ایک دیہاتی آدمی کے پاس پہنچے، اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہ باتیں سکھانا شروع کر دیں جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، اور فرمایا تم جس چیز کو بھی اللہ کے خوف سے چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

(۲۳۴۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا آئِمُنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ [راجع: ۲۳۳۶۳]

(۲۳۳۶۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(۲۳۴۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لُؤْبَانَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ الْفُسْلُ وَالطَّبِيبُ وَالسَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [راجع: ۲۱۶۵۱۲]

(۲۳۳۶۳) ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر تین چیزیں حق ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا، سواک کرنا، خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس موجود بھی ہو۔

(۲۳۳۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كُنَّا بِهَذَا الْمَرْبِدِ بِالْبَصْرَةِ قَالَ فَجَاءَ أَغْرَابِي مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ فَقَالَ هَذَا كِتَابُ كَتَبَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الْعَلَاءِ فَأَخَذْتُهُ فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ فَإِذَا فِيهِ بِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أَلَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنَّمَنْتُمْ الصَّلَاةَ وَأَدَيْتُمْ الزَّكَاةَ وَأُعْطِيتُمْ مِنَ الْمَغَالِيمِ الْخُمْسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۵) یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں اونٹوں کی منڈی میں طرف کے ساتھ تھا کہ ایک دیہاتی آیا، اس کے پاس چڑے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ کہنے لگا تم میں سے کوئی شخص پڑھنا جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اور اس سے وہ چڑے کا ٹکڑا لے لیا، اس پر لکھا تھا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن ایشش کے نام جو مکمل کا ایک قبیلہ ہے، وہ اگر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مشرکین سے جدا ہو جاتے ہیں، اور مال غنیمت میں شمس کا، نبی ﷺ کے حصے اور انتخاب کا اقرار کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہیں۔“

(۲۳۳۶۶) قَالَ قُلْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُلْهِمُنِ وَحَرَ الصَّدْرِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۷) ہم نے ان سے کہا کہ آپ نے نبی ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے سینے کا کینہ ختم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ماہِ صبر (رمضان) اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرے۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا تَنْقِطِعُ مَا جُوهَدَ الْعَدُوُّ

(۲۳۳۶۹) ایک قاصد نے نبی ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

(۲۳۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ [راجع: ۲۰۵۵۳]

(۲۳۳۷۱) ایک صحابی صحابی رحمہ اللہ کے حوالے سے مروی ہے کہ جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبول اسلام کے لئے حاضر ہوئے تو یہ

(۲۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ نَعْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَحْصُوفَةً

(۲۳۶۹) طرف بن ظہیر کہتے ہیں کہ میں ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ کے جوتے چڑے کے پیوند زدہ تھے۔

(۲۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي [راجع: ۱۵۸۲۶]

(۲۳۷۰) عبدالرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو (کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور کنیت بھی)

(۲۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرُ الشَّامِيِّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثِ الْمَاءِ وَالْكَلْبِ وَالنَّارِ (۲۳۷۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں مشترک ہیں پانی میں گھاس میں اور آگ میں۔

(۲۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ لَوْ قُلْتُ حِينَ أَمْسَيْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرْكْ عَقْرَبٌ حَتَّى تَصْبِحَ [راجع: ۱۵۸۰۰] [سقط من اليمين، عن الأطراف]

(۲۳۷۱) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہیں کسی جانور نے ڈس لیا، نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو صبح تک تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

(۲۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَالْوَصَالِ فِي الصَّيَامِ إِنْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ لَمْ يَحَرِّمُهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِإِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ بِطُعْمَتِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي [راجع: ۱۹۰۲۷]

(۲۳۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سبکی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو مجھے میرا رب کھانا اور پلاتا ہے۔

(۲۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي فَمُرْهُ فَلْيُعْنِيهَا أَوْ لِيُعْنِيهَا لِي قَالَ فَابْيَأِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَابْيَأِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبْخَلَ النَّاسِ

(۲۳۴۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ افلاں آدمی کا ایک درخت میرے باغ میں ہے اسے کہہ دیجئے کہ یا تو وہ درخت مجھے بیچ دے یا بہہ کر دے لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا نبی ﷺ نے اس سے یہاں تک فرمایا کہ تم ایسا کر لو اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک درخت ملے گا لیکن وہ پھر بھی نہ مانا نبی ﷺ نے فرمایا یہ سب سے زیادہ بخل انسان ہے۔

(۲۳۴۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَمِّيهِ عَنْ عَمِّهَا قَالَ إِنِّي لَبِسُوقٍ ذِي الْمَجَازِ عَلَى بُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ اسْتَحْبَهَا قَالَ لَطَعْنِي رَجُلٌ بِمُخَصَّرَةٍ فَقَالَ ارْفَعْ إِذَا رَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى وَأَنْقَى فَتَنَطَّرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَطَّرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ [انظر: ۲۳۴۷۵]

(۲۳۴۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالجواز“ کے بازار میں تھا میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی اچانک ایک آدمی نے اپنی چھڑی مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے اور میں نے غور کیا تو نبی ﷺ کا تہبند نصف پٹلی تک تھا۔

(۲۳۴۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ عَمِّيهِ رُحِمَ عَنْ عَمِّهَا عُبَيْدَةَ بْنِ خَلْفٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا شَابٌ مَتَّارٌ بِبُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ أَجْرُهَا قَاطِرٌ كَبِيٌّ رَجُلٌ لَفَعَمَزَنِي بِمُخَصَّرَةٍ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَوْ رَفَعْتَ ثَوْبَكَ كَانَ أَبْقَى وَأَنْقَى فَانْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بُرْدَةً مَلْحَاءَ أَمَا لَكَ لِي أُسْوَتِي فَتَنَطَّرْتُ إِلَى إِزَارِهِ فَإِذَا فَوْقَ الْكُعْمَيْنِ وَتَحْتَ الْعَصَلَةِ [راجع: ۲۳۴۷۴]

(۲۳۴۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالجواز“ کے بازار میں تھا میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی اچانک ایک آدمی نے اپنی چھڑی مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خوبصورت چادر ہے نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ خوبصورت ہو، کیا تمہارے لیے میری ذات میں نمونہ نہیں ہے؟ اور میں نے غور کیا تو نبی ﷺ کا تہبند نصف پٹلی تک تھا۔

(۲۳۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ ارْحَنَّا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۵). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۳۴۷۶) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے بلال! نماز کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔

(۲۳۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ لَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۴۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں وضو کیا ہے۔

(۲۳۴۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا بَيْنَ عَيْنَيْنِ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَامَ فَخَطَبَنَا

فَقَالَ آتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَا

سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أَنْذَرْتُكُمْ الْمَسِيحَ وَهُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ

الْمَسْرِيُّ يَسِيرُ مَعَهُ جِبَالُ الْخُبَرِ وَأَنْهَارُ الْمَاءِ عِلَامَتُهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَلْبِغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ

مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ الْكُفَّةِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَمَهْمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَحْسِبُهُ قَدْ قَالَ يُسَلِّطُ عَلَى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ

وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهِ [انظر: ۲۴۰۸۳، ۲۴۰۸۴، ۲۴۰۸۵].

(۲۳۴۷۸) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے

کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں

مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں

نے تمہیں مسیح و جال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں

چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے

گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طوز بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں

ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا

جائے گا۔

(۲۳۴۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَةِ قَالَ وَالْعَرِيَةُ النَّخْلَةُ

وَالنَّخْلَتَانِ يَشْتَرِيهِمَا الرَّجُلُ بِخَرَصِهِمَا مِنَ التَّمْرِ فَيَضْمَنْهُمَا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ [صححه مسلم (۱۵۴۰)].

(۲۳۳۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کٹے ہوئے پھل کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے البتہ ”عرایا“ میں رخصت دی ہے اور ”عرایا“ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کسی باغ میں ایک دو درخت خرید لے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کئی ہوئی کھجور دے دے اور وہ درخت اپنے درختوں میں شامل کر لے صرف اتنی مقدار میں نبی ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي تَيْمَةَ الْهَجَمِيِّ عَنْ رَدِّفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ حَدِّثِهِ عَنْ رَدِّفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ رَذِفُهُ لَعَنَتْ بِهِ ذَاتَهُ فَقَالَ تَبَعَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ يَتَعَاظِمُ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَيَقُولُ بِقَوْلِي صَرَغَتْهُ وَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ تَصَاغَرَتْ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الدُّبَابِ

(۲۳۳۸۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، اچانک گدھا بدک گیا، میرے منہ سے نکل گیا کہ شیطان برباد ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیونکہ جب تم یہ جملہ کہتے ہو تو شیطان اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے، اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی طاقت سے بچھاڑا ہے اور جب تم ”بسم اللہ“ کہو گے تو وہ اپنی نظروں میں اتنا حقیر ہو جائے گا کہ کہیں سے بھی چھوٹا ہو جائے گا۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَهْلِي أُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا أَنَا بِهِ قَائِمٌ وَإِذَا رَجُلٌ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُمَا حَاجَةً فَبَجَلَسْتُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْبَى لَهُ مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْبَى لَكَ مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ قَالَ أَتَنْبِرِي مَنْ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ يُؤَمِّنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَوَّرَنِي أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ لَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [راجع: ۲۰۶۱۸]

(۲۳۳۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا، وہاں پہنچا تو دیکھا کہ نبی ﷺ کھڑے ہیں اور نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی بھی ہے جس کا چہرہ نبی ﷺ کی طرف ہے، میں سمجھا کہ شاید یہ دونوں کوئی ضروری بات کر رہے ہیں، بخدا! نبی ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ مجھے نبی ﷺ پر ترس آنے لگا، جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کو اتنی دیر لے کر کھڑا رہا کہ مجھے آپ پر ترس آنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل رضی اللہ عنہ تھے، جو مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق وصیت کر رہے تھے، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار قرار دے دے گا، پھر فرمایا اگر تم انہیں سلام کرتے تو وہ تمہیں جواب ضرور دیتے۔

(۳۳۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مَرَّ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ [راجع: ۲۰: ۸۷۳].
(۲۳۳۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوا جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳۳۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْقَزَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى أَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ قَالَ إِذَا مَلَكَ اللَّيْلُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ
(۲۳۳۸۳) ایک جہنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ نماز عشاء کب پڑھا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب رات ہر وادی پر چھا جائے۔

(۳۳۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَعْضَ بَنِي مُدَلِجٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْكَبُونَ الْآرُمَاتِ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ فَيَحْمِلُونَ مَعَهُمْ مَاءً لِلشَّفْرِ فَتَذَرُ كُهُمُ الصَّلَاةَ وَهُمْ فِي الْبَحْرِ وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ تَوَضَّأَ بِمَائِنَا عَطِشْنَا وَإِنْ تَوَضَّأَ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَقَالَ لَهُمْ هُوَ الظُّهُورُ مَاءُهُ الْيَحْلُ مَبْتَنٌ

(۲۳۳۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سمندر میں شکار کرنے والے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سمندری سفر کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ پینے کے لئے تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، اگر اس سے وضو کرنے لگیں تو ہم پیاسے رہ جائیں، اور اگر اسے پی لیں تو وضو کے لئے پانی نہیں ملے گا، کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کر سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! سمندر کا پانی پاکیزگی بخش ہے اور اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔

(۳۳۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَا مَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ فَلَا يَفِيسُ بِمَا يَجْهَرُ بِهِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ الثَّانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِقَدْرِ النِّصْفِ مِنْ قُرْآنِهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِقَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

(۲۳۳۸۵) ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ جن نمازوں میں جہری قراءت فرماتے تھے وہ تو ہمیں معلوم ہیں اور جن میں جہری قراءت نہیں فرماتے تھے انہیں جہری نمازوں پر قیاس نہیں کر سکتے

لہذا کسی ایک رائے پر متفق ہو جاؤ تو ان میں سے دو آدمی بھی ایسے نہیں تھے جنہوں نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کے برابر جبکہ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قراءت سے نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے بھی نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۳۴۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَنُّهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى إِذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى إِذَاهُمْ

(۲۳۳۸۶) غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی طرف سے آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلمان سے اجر و ثواب میں کہیں زیادہ ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا کہ ان کی تکالیف پر صبر کرنے کی نوبت آئے۔

(۲۳۴۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ التَّقِيُّ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۴۶۱]

(۲۳۳۸۷) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا کو بھر دیتا ہے، صفاً نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۴۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَخٍ بَخٍ لَخْمِسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَجُلٌ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَكَّى فَيُحْسِنُهُ وَاللَّهُ غَنَسٌ مَنْ اتَّقَى اللَّهَ بِهِنَّ مُسْتَقِيمًا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآيَقَنَ بِالْمَوْتِ وَالْبُعْثِ وَالْحِسَابِ [راجع: ۱۵۷، ۴۸]

(۲۳۳۸۸) نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ اور میزانِ عمل میں کتنی بھاری ہیں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور وہ نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور اس کا باپ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ جو شخص ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے ملے

گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کے دن پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَا لِللَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَحَدَّثَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ تَبَا لِللَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَاذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَزَوْجَةً تَعِينُ عَلَى الْآخِرَةِ

(۲۳۳۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے تو پھر انسان کے پاس کیا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور آخرت کے کاموں میں تعاون کرنے والی بیوی۔

(۳۳۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ [راجع: ۱۵۸۹۴]

(۲۳۳۹۰) نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ اس کے دونوں کنارے مخالف سمت سے نکال کر کندھے پر ڈال رکھے تھے۔

(۳۳۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْحَوَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِينَ عَامًا فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ حَتَّى يَقُولَ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ غَنِيًّا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَهُمْ لَنَا بِأَسْمَانِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا كَانَ مَكْرُوهٌ بَعَثُوا لَهُ وَإِذَا كَانَ مَغْنَمٌ بَعَثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَ عَنْ الْأَبْوَابِ

(۲۳۳۹۱) متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا فقراء مؤمنین جنت میں مالداروں سے چار سو سال پہلے داخل ہوں گے، حتیٰ کہ مالدار مسلمان کہیں گے کاش! میں دنیا میں تنگدست رہتا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کا نام بتاد دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب پریشان کن حالات آئیں تو انہیں بھیج دیا جائے، اگر مال غنیمت آئے تو دوسروں کو بھیجا جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے دروازوں سے دور رکھا جاتا ہے۔

(۳۳۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَالِبَ الْقَطَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامَ

(۲۳۳۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں نبی ﷺ نے جواب فرمایا عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامَ

(۳۳۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ [راجع: ۱۰۹۵۱]

(۲۳۳۹۳) حضرت ابن ابی الجداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش کی وجہ سے بیستمی کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۳۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَفْهَرِ قَالَ بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ بَعْدَمَا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رِضَى اللَّهُ عَنْهُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ طَوَالَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِفَهُ فِي حَبْرَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيُحِبِّهِ فَلْيَبْلُغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْ لَا عَزْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ

(۲۳۳۹۴) زہیر بن افر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچادیں اور اگر نبی ﷺ نے جنگی کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔

(۳۳۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ لِقَامِ خُمُسَةِ أَوْ سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَهَادَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَلْيَلِ مَوْلَاهُ

(۲۳۳۹۵) سعید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۳۳۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ كَانَ يَقْصُصُ فَقَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِیْلَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَجْلِسَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ

إِلَى مَنْ أَنْ أَعْيَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ يُعْنَى الْقَصَصَ [راجع: ۱۵۹۹۴]۔

(۲۳۳۹۶) ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس طرح کی مجلس وعظ میں بیٹھنا چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۳۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ حَيَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ قَبِيصَةَ أَوْ قَبِيصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ صَلَّى هَذَا الْحَيُّ مِنْ مُحَارِبِ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّوْا قَالَ شَابَ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَفْتَحُ لَكُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ عَمَلَهَا فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَآذَى الْأَمَانَةَ

(۲۳۳۹۷) قبیصہ بن مسعود سے مروی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروہ نے فجر کی نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک نوجوان کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غنم پر تمہارے لئے زمین کے مشرق و مغرب فتح ہو جائیں گے لیکن اس کے اعمال و گورنر جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کریں۔

(۲۳۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبِ بْنِ أَبِي قُدَّ بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ يُعْنَى ابْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُمْ يُزِيدُونَ أَنْ أَخْرَجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ قَالَ أَلْتَدِ بِمَالِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ إِلَّا أَنْ أَقَاتِلَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأُخْبِسُهُ قَالَ فَيَقُولُ عَلَامَ قَتَلْتَهُ فَيَقُولُ قَتَلْتَهُ عَلَى مَلِكَ فَلَانٍ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا [راجع: ۱۶۷۱۷]۔

(۲۳۵۹۸) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۴۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَقِيلٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدِ حِمَاصٍ إِذْ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَهَضْتُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَقَاوُلْهُ الرَّجَالُ فِيمَا

بَيْنَكُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمِيسِي أَوْ يُصْبِحُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۹۱۷۶].

(۲۳۵۹۹) ابوسلام کہتے ہیں کہ حمص کی مسجد میں سے ایک آدمی گذر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت کی ہے، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث ایسی سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو اور درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سَابِقَ بْنَ نَاجِيَةَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْهَرَاءِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدٍ حِمَصَ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَى إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۵۰۰) ابوسلام کہتے ہیں کہ ہم حمص کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے ”رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا“ (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَمِيدِ صَاحِبَ الزُّبَايْدِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهُ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدْعُوهُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی):

[۱۵۴/۴] - [انظر: ۲۳۵۰۳]

(۲۳۵۰۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ يُرْصِدُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ثُمَّ رَصَدَهُ الثَّانِيَةَ فَكَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۰۲) ایک صحابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

تھے اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما ذاتی طور پر مجھے کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما دوبارہ تاک لگا کر تحقیق کی تو نبی ﷺ پھر بھی یہی دعا کرتے ہوئے سنائی دیئے۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجُعْفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ حَصْبَةَ أَوْ أَبِي حَصْبَةَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ تَذَرُونَ مَا الرُّقُوبُ قَالُوا أَلَيْدِي لَا وَلَدَ لَهُ فَقَالَ الرُّقُوبُ كُلُّ الرُّقُوبِ الرُّقُوبُ كُلُّ الرُّقُوبِ أَلَيْدِي لَهُ وَلَدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْدَمْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ تَذَرُونَ مَا الصُّعْلُوكُ قَالُوا أَلَيْدِي لَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّعْلُوكُ كُلُّ الصُّعْلُوكِ أَلَيْدِي لَهُ مَالٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْدَمْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصَّرَعَةُ قَالُوا الصَّرِيعُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرَعَةُ كُلُّ الصَّرَعَةِ الصَّرَعَةُ كُلُّ الصَّرَعَةِ الرَّجُلُ يَغْضِبُ فَيَسْتَدُ غَضَبَهُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَيَقْشَعِرُ شَعْرُهُ فَيَصْرَعُ غَضَبُهُ

(۲۳۵۰۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے وہ بھی حاضر تھے نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ”رقوب“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی کوئی اولاد نہ ہو نبی ﷺ نے تین مرتبہ ”کامل رقب“ کا لفظ دہرا کر فرمایا کہ یہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد ہو لیکن وہ اس حال میں فوت ہو جائے کہ ان میں سے کسی کو آگے نہ بھیجے پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ”صعلوک“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس کچھ بھی مال و دولت نہ ہو نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صعلوک“ وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو لیکن وہ اس حال میں مر جائے کہ اس نے اس میں سے آگے کچھ نہ بھیجا ہو پھر پوچھا کہ ”صرعہ“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ پہلوان جو کسی کو بچھاڑ دے نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صرعہ“ یہ ہے کہ انسان کو غصہ آئے اور اس کا غصہ شدید ہو کر چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنے غصے کو بچھاڑ دے۔

(۲۳۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ أَسْرَبِي نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ مَعَهُمْ فَأَصَابُوا غَنَمًا فَأَنْتَهُبُوهُمْ فَطَبَخُوهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّهْيَ أَوْ النَّهْيَةَ لَا تَصْلُحُ فَانْكَبُوا الْقُدُورَ

(۲۳۵۰۵) بولیت کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قید کر لیا میں ان کے ساتھ ہی تھا کہ انہیں بکریوں کا ایک ریوڑ ملا انہوں نے اس میں لوٹ ماری اور اس کو پکانے لگے تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ مار تو صحیح نہیں ہے اس لئے اپنی ہانڈیاں الٹ دو۔

(۲۳۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ أَوْ ابْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ مَسْلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَسْلَمَ صُومُوا الْيَوْمَ قَالُوا إِنَّا قَدْ أَكَلْنَا قَالَ صُومُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ [راجع: ۲۰۵۹۵]

(۲۳۵۰۵) ابوالمہال خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دس محرم کے دن قبیلہ اسلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کاروزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھاپی چکے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيفٍ حَدَّثَنِ الْقَيْسِيَّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدٍ لَهَا فَمَاءٌ فَهَالَ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً وَعَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّةً بِيَدَيْهِ وَكَلَّتِيهِمَا وَقَالَ فِي حَيْثُ بِهِ الثَّفَاءُ إِضْبَعُهُ الْإِبْهَامُ

(۲۳۵۰۷) قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے نبی ﷺ نے پیشاب کیا پھر پانی پیش کیا گیا جسے برتن سے نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک پر بہایا اور اسے ایک مرتبہ دھویا ایک مرتبہ چہرہ دھویا ایک مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور ایک مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں دھوئے۔

(۲۳۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّاجَ بْنَ حَبَّاجٍ الْأَسْلَمِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ يَحُجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَبَّاجُ أَرَاهُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ لِإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ

(۲۳۵۰۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی پیش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو مختصر کر کے پڑھا کرو۔

(۲۳۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ الْمُكْتَبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَى الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ

(۲۳۵۰۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل عمل اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھنا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور جہاد کرنا ہے۔

(۲۳۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْرَ لِقَامِ رَجُلٍ يُصَلِّي قَرَأَهُ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ لِإِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِصَلَاتِهِمْ فَضْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ ابْنُ الْعَطَّابِ

(۲۳۵۰۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھائی تو اس کے بعد ایک آدمی کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اس سے پہلے اہل کتاب اسی لئے ہلاک ہو گئے کہ ان کی نمازوں میں فصل نہیں ہوتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا ابن خطاب نے عمدہ بات کہی۔

(۲۳۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّيْعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ الضَّيْعِ عِنْدِي أَخَوْفَ عَلَيْكُمْ مِنَ الضَّيْعِ إِنَّ الدُّنْيَا سَتَصَبُّ عَلَيْكُمْ صَبًّا كَيْفَا لَيْتَ أُمِّي لَا تَلْبَسُ الدَّهَبَ

(۲۳۵۱۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھالیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے متعلق قحط سالی سے زیادہ ایک اور چیز خطرناک ہے عنقریب تم پر دنیا اٹیل دی جائے گی، کاش! میرے امتی سونا نہ پہنیں۔

(۲۳۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمٍ أَوْ بِيَوْمَيْنِ أَغْطَوْا جَدْعَيْنِ وَأَخَذُوا نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَدْعَةَ تُعْزِيءُ مِمَّا تُعْزِيءُ مِنْهُ النَّثِيَّةُ [صححه الحاكم (۲/۲۲۶)۔ قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۷/۲۱۹)۔ قال شعيب: إسناده قوي]۔

(۲۳۵۱۱) مزینہ یا جھینہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ بقرعید سے ایک دو دن قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چھ ماہ کے دو بھیڑ دے کر پورے سال کا ایک جانور لے لیتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا جس کی طرف سے ایک سال کا جانور کفایت کرتا ہے چھ ماہ کا بھی اس کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ مَرْثَدٍ أَوْ مَرْثَدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ هَلْ مِنْكَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى قَالَ لَهُ مَرَّاتٍ قَالَ لَا قَالَ فَاسْئَلِ الْمَاءَ قَالَ كَيْفَ اسْقِيَهُ قَالَ اكْفِهِمُ اللَّهَ إِذَا حَضَرُوهُ وَأَحْمِلْهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [انظر: ۲۳۵۱۴]۔

(۲۳۵۱۲) ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی حیات ہے؟ اس نے کہا نہیں نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم لوگوں کو پانی پلایا کرو اس نے پوچھا وہ کس طرح؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُوْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الضَّيْعُ فَقَرَأَ فِيهَا بِالرُّومِ

فَلَا وَهْمَ فِيهَا فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي قَالَ شُعْبَةُ لَذَكَرَ الرَّقْعَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ بِمُنْتَظِفِينَ [راجع: ۱۰۹۶۸]۔
 (۲۳۵۱۳) حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دورانِ تلاوت آپ ﷺ پر کچھ اشتباہ ہو گیا، نماز کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آ جاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۳۵۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عِيَّاضَ بْنَ مَرْثَدٍ أَوْ مَرْثَدَ بْنَ عِيَّاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلٍ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ لَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ تَكْفِيهِمْ آلَتَهُمْ إِذَا حَضَرُوهُ وَتَحْمِيلُهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [راجع: ۲۳۵۱۲]۔
 (۲۳۵۱۳) ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِرٍ أَخْرُجْ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الْاسْتِئْذَانَ فَقَوْلِي لَهُ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَذْخَلَ قَالَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَذْخَلَ قَالَ فَإِذَنْ أَوْ قَالَ لَدْخَلْتُ فَقُلْتُ بِمِائَتَيْنَا بِهِ قَالَ لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ آتَيْتُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ تَدْعُوا اللَّهَ الْوَاحِدَ وَالْعَزَّيَّ وَأَنْ تُصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَأَنْ تَصُومُوا مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا وَأَنْ تَحِبُّوا الْيُسْرَ وَأَنْ تَأْعُدُوا مِنْ مَالٍ أَغْنَىٰ عَنْكُمْ قَرَدُوهَا عَلَىٰ فَقَرَانِكُمْ قَالَ فَقَالَ هَلْ بَقِيَ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَنْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۵۱۵) بنو عامر کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے اجازت لیتے ہوئے عرض کیا کہ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اپنی خادمہ سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ کہ یہ اچھے انداز میں اجازت نہیں مانگ رہا، اور اس سے کہو کہ تمہیں یوں کہنا چاہیے ”السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں“ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن لیا چنانچہ میں نے عرض کیا السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اجازت دے دی اور میں اندر چلا گیا، میں نے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا پیغام لے کر آئی ہوں اور وہ یہ کہ تم اللہ کی

عبادت کرو جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور تم لات وعزئی کو چھوڑ دو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھو سال میں ایک مہینے کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو اپنے مالداروں کا مال لے کر اپنے ہی فقراء پر واپس تقسیم کر دو میں نے پوچھا کیا کوئی چیز ایسی بھی ہے جسے آپ نہیں جانتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہی خیر کا علم عطا فرمایا ہے اور بعض چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا وہ پانچ چیزیں ہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے؟ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا؟ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ بڑا جاننے والا باخبر ہے۔

(۳۳۵۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ أَوْ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ مَنْصُورُ الشَّكِّ إِنَّ رِيحَهَا تَوَجَّدُ مِنْ قَدْرِ سَبْعِينَ عَامًا [راجع: ۱۸۲۴۰]۔

(۳۳۵۱۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذی قوت کو قتل کرے، وہ جنت کی مہک بھی نہیں پاسکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(۳۳۵۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَذِيفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى الْقَمَرِ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ فُلُقُ جَفْنَةٍ وَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِنَّمَا يَكُونُ الْقَمَرُ كَذَلِكَ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ فُلُقُ جَفْنَةٍ وَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِنَّمَا يَكُونُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

(۳۳۵۱۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے شب قدر کی صبح کو چاند کی طرف دیکھا تو وہ آدھے پیا لے کی طرح تھا۔ ابو اسحق کہتے ہیں کہ چاند کی یہ صورت ۲۳ ویں شب کو ہوتی ہے۔

(۳۳۵۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي كَبْشَةَ يَخْطُبُ بِالشَّامِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أَنَّهُ قَالَ لِي الْخَمْرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْخَمْرُ إِنَّ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

(۳۳۵۱۸) حضرت شرمیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے، اسے کوڑے مارو، دوسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو۔

(۳۳۵۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا آذَلُكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ
الضُّعْفَاءُ الْمُتَطَلِّمُونَ ثُمَّ قَالَ لَا آذَلُكُمْ عَلَى أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ شَيْدٍ جَعْفَرِيٌّ

(۲۳۵۱۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ آدمی جو کمزور ہو اور اسے دبایا جاتا ہو، کیا میں تمہیں اہل جہنم کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ بد خلق آدمی جو کینہ پرور اور متکبر ہو۔

(۲۳۵۲۰) حَدَّثَنَا مُرَيْجٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَشَّطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسِلِهِ أَوْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا [راجع: ۱۷۱۳۶]

(۲۳۵۲۰) حمید حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ کے ایک صحابی سے ہوئی جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی ﷺ کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی، نبی ﷺ نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے، غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، اور روزانہ نکاحی (بناؤ سنگھار) نہ کرے۔

(۲۳۵۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِلَيَّ أَحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا

(۲۳۵۲۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اپنے جسم کے ساتھ حضراتِ حسین رضی اللہ عنہ کو چماتے ہوئے دیکھا، اس وقت نبی ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔
(۲۳۵۲۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كِبْرَةٌ إِلَّا سَمَ وَقَالَ مَنْ وَلَدَ لَهُ فَاحْبَبْ أَنْ يَسُكَّ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۵۲۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۳۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْغَزَاوِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بَلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ

وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

(۲۳۵۲۳) ایک چینی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے اور مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔

(۲۳۵۲۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَاهَ الْعُدُوَّ فَصَلَّى بِأَيْمِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَاهَ الْعُدُوَّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيََتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَى فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ [صححه البخاری (۴۱۲۹) و صححه مسلم (۸۴۲)].

(۲۳۵۲۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ”جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نماز خوف پڑھی تھی“ مروی ہے کہ ایک گروہ نے نبی ﷺ کے ساتھ صف بندی کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا“ نبی ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی، پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ پیچھے والوں نے اپنی نماز کھل کی اور واپس جا کر دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا جسے نبی ﷺ نے اپنی نماز میں سے باقی رہ جانے والی رکعت پڑھائی، پھر بیٹھے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر نبی ﷺ نے انہیں ساتھ لے کر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۵۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقْلِيلَ لَعَلِّي أَعْقِلُهُ قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ لَعُدْتُ لَهُ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَعُودُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبُ [انظر: ۲۳۵۰۰]

(۲۳۵۲۵) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آ جائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۲۶) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَطَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ أَبَاكَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْإِدْيِ يَلْقَبُ بِالنَّرْدِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي مَثَلُ الْإِدْيِ يَتَوَضَّأُ بِالْقَبِيحِ وَدَمُ الْخَيْزِيرِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي

(۲۳۵۲۶) محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عبدالرحمن سے کہا کہ آپ نے اپنے والد صاحب سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنی ہو تو مجھے بھی سنائیے، انہوں نے اپنے والد صاحب کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مختصر بارہ

ثانی کے ساتھ کھلتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قنٹی اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔

(۲۳۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِ السَّلَامِيِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَصْفُ الْمِيزَانَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالطُّهُورُ يَصْفُ الْمِيزَانَ وَالصَّوْمُ يَصْفُ الصَّبْرَ [راجع: ۲۳۴۶۱]۔

(۲۳۵۲۷) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سبحان اللہ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الحمد لله“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللہ اکبر“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۲۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ صَلُّوا لِي الرَّحَالِ [راجع: ۱۷۶۶۸]۔

(۲۳۵۲۸) ایک شخص کو نبی ﷺ کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی ﷺ کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(۲۳۵۲۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَحْسَى بْنُ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ حَدَّثَنِي مَرْيَمُ ابْنَةُ إِيَّاسَ بْنِ الْبَكْرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعِنْدِكَ ذَرِيرَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَوَضَعَهَا عَلَى بَثْرَةٍ بَيْنَ أَصَابِعِ رَجُلِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُطْفِئِ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرِ الصَّغِيرِ أَطْفِئْهَا عَنِّي فَطُفِنَتْ [صححه الحاكم (۲۰۷/۴)]۔ قال شعيب: إسناده إلى مريم صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين]۔

(۲۳۵۲۹) حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس ”ذریرہ“ نامی خوشبو ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے اسے منگوایا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پھنسیوں پر لگانے لگے پھر یہ دعا کی کہ اے بڑے کو بجھانے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے اللہ! اس پھنسی کو دور فرما، چنانچہ وہ پھنسیاں دور ہو گئیں۔

(۲۳۵۳۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَمِيدِ صَاحِبُ الزُّبَايْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْخَرُ فَقَالَ

إِنَّ السَّحُورَ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدَعُوهَا [راجع: ۲۳۵۰۱].

(۲۳۵۳۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۳۱) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيَّ النَّاسَ فَقَالَ أَنشُدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا

(۲۳۵۳۱) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۲۳۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَمْنَى ابْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ قَالَ خُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَمْنَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَنَحْنُ عِنْدَ يَدَيْهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

(۲۳۵۳۲) بنو بکر کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان منی میں اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو جمرات کے قریب تھا اور ہم بھی نبی ﷺ کے آس پاس تھے۔

(۲۳۵۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ سَلَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَهَا إِسْحَاقُ

(۲۳۵۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو نبی ﷺ فرما رہے تھے اے لوگو! تم اپنے اوپر ”جماعت“ کو لازم پکڑو، تفرقہ اور اختلاف سے بچو، تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

(۲۳۵۳۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ عُرْوَةَ عَنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ الْمَسَاجِدَ فِي دُورِنَا وَأَنْ نُصْلِحَ صُنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا

(۲۳۵۳۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں اپنے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۳۵۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ عُمَرُو الشُّكْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ قَاصِلِعُوا إِلَيْهِمْ

وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْهِمْ [راجع: ۲۰۸۵۷].

(۲۳۵۳۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(۲۳۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِخْوَانُكُمْ أَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ أَوْ فَاضِلِحُوا إِلَيْهِمْ، وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْهِمْ [راجع: ۲۰۸۵۷]. [سقط من الميمية].

(۲۳۵۳۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(۲۳۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَانَ بْنَ بَلَالٍ يَحْدُثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْتَمُونَ يَبْصِرُونَ وَقَعَ سِهَامِهِمْ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائي: ۲۵۹/۱). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۲۳۵۳۶) قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر جب مدینہ منورہ کے کونے میں اپنے گھر کی طرف واپس ہوتے تو راستے میں اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(۲۳۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) وَتَبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِثْلَ مَرَّةٍ [أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۳) قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۳۵۳۷) ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز میں سو مرتبہ یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ کو قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہے انتہاء مغفرت کرنے والا ہے۔

(۲۳۵۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ. قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِي إِمْرَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِي سُوقِ عُكَاظٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا، وَرَجُلٌ يَتَّبِعُهُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَصْطَلِحَكُمْ عَنْ الْهَيْكَلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو جَهْلٍ. [انظر: ۱۶۷۲۰].

(۲۳۵۳۸) اصف بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دولہ خلافت میں میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عکاظ کے میلے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کو الہ الا اللہ کہہ لو، کامیاب ہو جاؤ گے، اور اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی یہ کہتا جا رہا ہے کہ یہ شخص تمہیں تمہارے معبودوں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے، بعد میں پتہ چلا کہ وہ نبی ﷺ اور ابو جہل تھے۔

(۲۳۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُفْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَعُوذُ بِقَالَ لَهُ مَعْرُوفٌ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَالْيَوْمُ الثَّانِي مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ سُمْعَةٌ وَرِبَاءٌ [راجع: ۲۰۵۹۰]۔

(۲۳۵۳۹) قنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف میں ”معروف“ نام کے ایک صاحب تھے جن کی ایک آنکھ کام نہیں کرتی تھی، ان کا اصل نام زبیر بن عثمان تھا، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ولیمہ برحق ہے، دوسرے دن کھانا تنگی ہے اور تیسرے دن بھی کھانا شہرت اور دکھاوے کے لئے ہے۔

(۲۳۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ تُعْرَفُ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ بِتَحْرِيكِ لِحْيَتِهِ

(۲۳۵۴۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر میں نبی ﷺ کی قراءت کا پتہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک ہلنے سے ہوتا تھا۔

(۲۳۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُفْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى صِبْهِ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ يَا جَارِيَّةُ انْتِخِي بَوْضُوكَ لَعَلِّي أَصَلِّي فَأَسْتَرْيَحَ فَرَأَا أَنَا أَنْكُرْنَا ذَاكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَارْحُضْنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۶)۔ قال شعيب رحمه الله ثقات]۔

(۲۳۵۴۱) عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ہمراہ اپنے سرالی رشتہ داروں میں ”جو انصاری“ تھے ”گیا“ نماز کا وقت ہوا تو میزبان نے کہا اے باندی! وضو کا پانی میرے پاس لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں جب انہوں نے دیکھا کہ ہمیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے تو وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے بلال! اکھڑے ہو اور ہمیں نماز کے ذریعے راحت مہیا کرو۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْفِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتْرُكُوا الْعَبَسَةَ مَا تَرُكُواكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكُفَّةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْعَبَسَةِ

(۲۳۵۴۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تک جشی تمہیں چھوڑے رہیں تم

انہیں چھوڑے رہو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ چشمیوں میں سے ایک چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی نکالے گا۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِهِ جُرْحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لَهُ طَبِيبَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ فَدَعَوْهُ فَبَجَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَغْنِي الدَّوَاءُ شَيْئًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهَلْ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاوٍ لِي الْأَرْضِ إِلَّا جَعَلَ لَهُ شِفَاءً

(۲۳۵۴۳) ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو زخمی ہو گیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنو فلان کے طبیب کو بلا کر اسے دکھاؤ لوگوں نے اسے بلایا تو وہ آیا اور لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا علاج اسے کچھ فائدہ دے سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ نے زمین میں کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفاء نہ رکھی ہو۔

(۲۳۵۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مَخَمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ وَهُمْ عَدُوًّا فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلُمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدْفَعُهُ فَيَعْنَدُ ذَلِكَ تَغْيِيرُ الرُّومِ وَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ [راجع: ۱۶۹۵۰]

(۲۳۵۴۵) حضرت ذوقر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن و امان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۲۳۵۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مَدِينِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَاكَ طَبِيبُ النَّفْسِ قَالَ أَجَلُ قَالَ ثُمَّ خَاصَ الْقَوْمَ فِي ذِكْرِ الْغَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنَى لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ خَيْرٌ مِنَ الْغَنَى وَطَبِيبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ

(۲۳۵۴۷) عبد اللہ بن حبیب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، سر مبارک پر پانی کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو بہت خوش دیکھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر لوگ

مالداری کا تذکرہ کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالداری میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالداری سے زیادہ بہتر چیز صحت ہے، اور دل کا خوش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۲۳۵۶۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا إِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ تَعْدِكُمْ الْكُذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأْسُهُ مِنْ تَعْدِيدِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ لَمَنْ قَالَ لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنْ رَبَّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ [انظر: ۲۳۸۸۳]

(۲۳۵۴۶) ابوقلابہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ جُرَيْجٍ التَّهْدِي أَنَّهُ قَالَ لَقِيتُ شَيْخًا مِنْ بَنِي مُسْلِمٍ بِالْكُنَاسَةِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّ خَمْسًا فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِي فَقَالَ التَّسْبِيعُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُوهُ وَالْكَبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۴۶۱]

(۲۳۵۴۷) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا تلفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفاتی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ قَالَ بَيْنَمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُسْلِمٍ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَتَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِكَ بَنِي سَعْدٍ أَذْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا وَلَا أَسْمَعُ إِلَّا حَسَنًا لَأَنِّي رَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِكَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَخْنَفِ قَالَ لَمَّا أَنَا لِشَيْءٍ أَرْجُو مِنِّي لَهَا

(۲۳۵۴۸) اخنف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ بنو سلیم کا ایک آدمی مجھے ملا اور کہنے لگا کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے مجھے آپ کی قوم بنو سعد کے

پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ بخدا! انہوں نے اچھی بات کہی اور اچھی بات ہی سنائی جب میں واپس بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو آپ کے اس قول کے متعلق بتایا تھا اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا اے اللہ! احنف کی مغفرت فرما یہ سن کر انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس سے زیادہ پر امید کوئی چیز نہیں ہے۔

(۳۳۵۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْطُبِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عَرَضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ قُرَيْظَةَ لَمَنْ كَانَ نَبَتْ عَانَتُهُ قِيلَ وَمَنْ لَا تَرْكَ [راجع: ۱۹۲۱۱]۔

(۲۳۵۴۹) قریظہ کے دو بیٹوں سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیناف بال آگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

(۳۳۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمِّ لَهْ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِي وَأَقِيلَ لَعَلِّي آعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبُ لَعَادَ لَهْ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَغْضَبُ [راجع: ۲۳۵۲۵]۔

(۲۳۵۵۰) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۳۳۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَالِدِي قَالَ غَدَوْتُ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِجَمَاعَةٍ فِي السُّوقِ فَمِلْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَفَ صِفَتَهُ قَالَ فَعَرَضْتُ لَهُ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَمِنَى فَرَفَعَ لِي فِي رُكْبٍ لَعَرَفْتُهُ بِالْصَّفَةِ قَالَ فَهَتَفَ بِي رَجُلٌ يَا أَيُّهَا الرَّائِبُ خَلْ عَنْ وَجْهِهِ الرَّكَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوا الرَّائِبَ قَارِبٌ مَا لَهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِرِمَامِ النَّاقَةِ أَوْ خِطَامِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي أَوْ خَبِّرْنِي بِعَمَلٍ يَقَرِّبُنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ أَوْ ذَلِكَ أَعْمَلُكَ أَوْ أَنْصَبَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاعْقِلْ إِذَا أَوْ أَفْهَمُ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا نَحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ وَتُكْرَهُ لِلنَّاسِ مَا تُكْرَهُ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ خَلْ رِمَامَ النَّاقَةِ أَوْ خِطَامَهَا قَالَ أَبُو قَطَنِ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَوْ سَمِعْتُ مِنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۵۹۷۸]۔

(۲۳۵۵۱) عبد اللہ شکر بنی ہاشم کہتے ہیں کہ جب کوفہ کی جامع مسجد پہلی مرتبہ تعمیر ہوئی تو میں وہاں گیا، اس وقت وہاں کھجوروں کے درخت بھی تھے اور اس کی دیواریں ریت جیسی مٹی کی تھیں، وہاں ایک صاحب یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ مجھے نبی ﷺ کے

اسی دوران ایک آدمی جو ان سے آگے تھا، کہنے لگا کہ سوار یوں کے راستے سے ہٹ جاؤ، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی کام ہو، چنانچہ میں نبی ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ دونوں سوار یوں کے سر ایک دوسرے کے قریب آ گئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات کا سبب بن جائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا واہ واہ! میں نے خطبہ میں اختصار سے کام لیا تھا اور تم نے بہت عمدہ سوال کیا، اگر تم سمجھ دار ہوئے تو تم صرف اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، اب سوار یوں کے لئے راستہ چھوڑ دو۔

(۲۳۵۵۲) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر کتوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جنتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(٢٢٥٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْجُمُوا عَلَيْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِهَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ١٥٥١٤].

(۲۳۵۵۳) عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیل پڑے اور تمہارا حملہ سے موحہ ہو تو ابوالہاء سے نکلنا اور اگر تمہاری غمہ موجودگی میں یہ وبا پھیلے تو تم

اس علاقے میں مت جاؤ۔

(۲۳۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَيْصِ بْنِ خَبْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رَحَالِكُمْ [راجع: ۱۷۶۶۸].

(۲۳۵۵۳) ایک شخص کو نبی ﷺ کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی ﷺ کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(۲۳۵۵۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَضْجَعُ أَضْجِعَتَهُ لِيَذْبَحَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَعْنَى عَلَى ضِجِّتِي فَأَعَانَهُ

(۲۳۵۵۵) ایک انصاری صحابی ﷺ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹایا تو ایک آدمی سے فرمایا کہ قربانی میں میرا ہاتھ بناؤ چنانچہ اس نے نبی ﷺ کا ہاتھ بنایا۔

(۲۳۵۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُمَرُو بْنُ حَنَّةٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَالنَّبِيُّ فِي مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَقَامِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ فَتْحَ اللَّهِ لِلنَّبِيِّ وَالْمُؤْمِنِينَ مَكَّةَ لِأَصْلَحِينَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَإِنِّي وَجَدْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ هَاهُنَا فِي قُرْبَى مُقْبِلًا مَعِيَ وَمُدْبِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَصَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ قَوْلَهُ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَصَلَّ ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَةَ مَقَاتِلَهُ هَذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَلَّ فِيهِ قَوْلًا لَدَى بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَقَضَى عَنْكَ ذَلِكَ كُلَّ صَلَاةٍ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ [قال الألباني: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۳۰۶). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۵۵۶) ایک صحابی ﷺ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! میں نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر اللہ نے آپ کو اور مسلمانوں کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمادی تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گا، مجھے شام کا ایک آدمی بھی مل گیا ہے جو یہاں قریش کے سردار کے ساتھ جا رہا ہے، اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے لئے یہاں نماز پڑھ لو، اس

نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی، ہر مرتبہ نبی ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم وہ نماز یہیں پڑھ لو، جب چوتھی مرتبہ ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور وہاں جا کر نماز پڑھ آؤ، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اگر تم یہیں نماز پڑھ لیتے تو بیت المقدس کی تمام نمازیں یہاں ادا ہو جاتیں۔

(۳۳۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرُو بْنُ حَنَّةٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَقَالَ هَاهُنَا فِي قُرَيْشٍ خَفِيرٌ لِي مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا فَقَالَ هَاهُنَا فَصَلِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۳۳۵۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ تم وہ نماز یہیں پڑھ لو۔

(۳۳۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ لَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ لِإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ [انظر: ۲۳۸۶۲]

(۳۳۵۵۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آ جائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۳۳۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا آتَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَى وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَنْلُغُ الْفَدَى وَفِيهَا مَا يَنْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَعَرَضَ عَلَى عُمَرُو وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ بِجُرْءٍ قَالُوا لَمَّا أَوَّلْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْدِّينُ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۸۵)]

(۳۳۵۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور انہوں نے قمیص پہن رکھی ہیں، لیکن کسی کی قمیص چھاتی تک اور کسی کی اس سے نیچے تک ہے، جب عربین خطاب ﷺ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے جو قمیص پہن رکھی تھی وہ زمین پر گھس رہی تھی، نبی ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا تمہارا پھر آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ نبی ﷺ نے فرمایا دین۔

(۳۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

مُحَمَّدٌ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ ابْنُ
طَاوُسٍ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! محمد ﷺ ان کے ال بیت یعنی ازواج
مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور
محمد ﷺ ان کے ال بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں
بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي
مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْعِجَارَةُ قَرَأَ قَبْلَهُ
ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَا تَرْتَكُمُوهُ

(۲۳۵۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا
جائے، جب اسے پھر لے کر وہ بھاگنے لگا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟
(۲۳۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الصَّنَعَاءِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي فَتْحٌ
قَالَ كُنْتُ أَعْمَلُ فِي الدَّيْنِيَاذِ وَأَعَالِجُ فِيهِ لَقَدِيمٌ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَى الْيَمَنِ وَجَاءَ مَعَهُ رِجَالٌ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَانَنِي رَجُلٌ مِنْ قَدِيمٍ مَعَهُ وَأَنَا فِي الزَّرْعِ أَصْرِفُ الْمَاءَ فِي الزَّرْعِ
وَمَعَهُ فِي كُتَيْبٍ جَوْزٌ فَجَلَسَ عَلَى سَافِيَةٍ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَكْسِرُ مِنْ ذَلِكَ الْجَوْزِ وَيَأْكُلُهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَيَّ فَتَجَّ
فَقَالَ يَا فَارِسِيُّ هَلَمْ لَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَفَتَّحْ أَتَضَمَّنْ لِي وَأَغْرِسْ مِنْ هَذَا الْجَوْزِ عَلَى هَذَا الْمَاءِ فَقَالَ
لَهُ فَتَحٌ مَا يَنْفَعُنِي ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَذْنِي هَاتَيْنِ مَنْ
نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَّرَ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تَفْسِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ فَتَحٌ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَتَحٌ
فَأَنَا أَضْمَنُهَا لِمِنْهَا جَوْزُ الدَّيْنِيَاذِ [راجع: ۱۶۷۰۲]

(۲۳۵۶۲) فَتَحُ کہتے ہیں کہ میں ”دینیاذ“ (علاقے کا نام) میں کام کاج کرتا تھا، اس دوران یعلیٰ بن امیہ یمن کے گورنر بن کر آ
گئے، ان کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی آئے تھے، ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا، میں اس وقت اپنے کھیت میں پانی لگا
رہا تھا، اس آدمی کی جیب میں اخروٹ تھے، وہ پانی کی نالی پر بیٹھ گیا اور اخروٹ توڑ توڑ کر کھانے لگا، پھر اس شخص نے اشارے
سے مجھے اپنے پاس بلایا، اس نے کہا کہ اس اخروٹ کو توڑ کر کھاؤ، میں نے کہا کہ میں اس کو کھانا دے سکتا ہوں کہ

اس پانی کے قریب اخروٹ کے درخت لگائے جاسکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے اس ضمانت سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی درخت لگائے اور اس کی نگہداشت اور ضروریات کا خیال رکھتا رہے تا آنکہ اس پر پھل آجائے تو جس چیز کو بھی اس کا پھل ملے گا، وہ اللہ کے نزدیک اس کے لئے صدقہ بن جائے گا۔

فنج نے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا جی ہاں! اس پر فنج نے انہیں ضمانت دے دی اور اب تک وہاں کے اخروٹ مشہور ہیں۔

(۲۳۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عُلْفَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا مِنْ دَارٍ يَغْلَى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَلَذَعَا قَالَ رُوِّحَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ عَنْ أُمِّهِ [انظر: ۲۸۰۰۲]. [راجع: ۱۶۷۰۳].

(۲۳۵۶۳) عبد الرحمن بن طارق رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی دار یعلیٰ سے کسی جگہ تشریف لے جاتے تو قبلہ رخ ہو کر دعاء ضرور فرماتے۔

(۲۳۵۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنَى وَتَزَلَّهُمْ مَنَازِلُهُمْ وَقَالَ لِيُنْزِلَ الْمُهَاجِرُونَ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيُنْزِلَ النَّاسُ حَوْلَهُمْ قَالَ وَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَفَتَحَتْ أَسْمَاعُ أَهْلِ مِنَى حَتَّى سَمِعُوهُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا الْجُمُرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ [راجع: ۱۶۷۰۴].

(۲۳۵۶۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ منیٰ میں لوگوں کو ان کی جگہوں پر بٹھا کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مہاجرین یہاں اتریں، ”اور قبلہ کی دائیں جانب اشارہ فرمایا“ اور انصار یہاں اتریں، اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا، پھر لوگ ان کے آس پاس اتریں، پھر نبی ﷺ نے انہیں مناسک حج کی تعلیم دی، جس نے اہل منیٰ کے کان کھول دیئے اور سب کو اپنے اپنے پڑاؤ پر نبی ﷺ کی آواز سنائی دیتی رہی، میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حکمرانی کی ٹکری جیسی ٹکریوں سے جمرات کی رمی کرو۔

(۲۳۵۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَّرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۶۷۰۶].

(۲۳۵۶۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ قَوْمٌ لَهُمْ عَهْدٌ فَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْهُمْ لَمْ يَرَوْحَ رَاحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا [راجع: ۱۶۷۰۷]

(۲۳۵۶۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ذبیوں کی ایک قوم ہوگی، جو شخص ان میں سے کسی کو قتل کرے گا وہ جنت کی مہک بھی نہ سونگھ سکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(۲۳۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ صُهَيْبًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ وَخَبِزٌ قَالَ اذْنُ فَكُلْ فَآخَذَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعِيْتَكَ رَمَدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَكُلُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْأُخْرَى قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۰۸]

(۲۳۵۶۷) عبد الحمید بن صلی رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں اور روٹی رکھی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے صہیب سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ، چنانچہ وہ کھجوریں کھانے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں تو آشوب چشم ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں، اس پر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطُونَ مِثْلَ أَجُورِ آلِهِمْ يُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ [راجع: ۱۶۷۰۹]

(۲۳۵۶۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت (کے آخر) میں ایک قوم ایسی بھی آئے گی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو گناہ کی برائی کو بیان کریں گے۔

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا لَا أُعْطِيهِمْ شَيْئًا أَكَلَهُمْ إِلَى إِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فَرَأَتْ بَنُ حَيَّانَ قَالَ مِنْ بَنِي عَجَلٍ [راجع: ۱۶۷۱۰]

(۲۳۵۶۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں میں کچھ بھی نہیں دیتا، بلکہ انہیں ان کے ایمان کے حوالے کر دیتا ہوں، انہی میں فرات بن حیان ہے، ان کا تعلق بنو عجل سے تھا۔

(۲۳۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ سَمَاعُكَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

هَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِعَيْنِي وَلَا لِيَدِي مِرَّةً سِوَى [راجع: ۱۶۷۱۱].

(۲۳۵۷۰) بنو ہلال کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مالدار یا تندرست و توانا آدمی کے لئے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

(۲۳۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُيُوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ بَيْنَيْنِ أَوْ تِسْعَ بَيْنَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَّبَ لَهُ طَعَامٌ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أَطْعَمْتُ وَأَسْقَيْتُ وَأَغْنَيْتُ وَأَقْنَيْتُ وَهَدَيْتُ وَاجْتَبَيْتُ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أُعْطَيْتُ [راجع: ۱۶۷۱۲].

(۲۳۵۷۱) نبی ﷺ کے ایک خادم ”جنہوں نے آٹھ سال تک نبی ﷺ کی خدمت کی“ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے جب کھانے کو پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ کہہ کر شروع فرماتے تھے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے کہ اے اللہ! تو نے کھلایا پلایا، غناء اور روزی عطا فرمائی، تو نے ہدایت اور زندگی عطا فرمائی، تیری بخششوں پر تیری تعریف ہے۔

(۲۳۵۷۲) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ مُبِيبٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَحَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِمَصْرَ فَسَأَلَهُ عَنْ الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۱۳].

(۲۳۵۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث معلوم ہوئی تو انہوں نے پہلے صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف رخت سفر باندھا جو کہ مصر میں رہتے تھے، وہاں پہنچ کر ان سے پوچھا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو سفر کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۵۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَاخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْهَجْرَةَ لَا تَنْقُطُ مَا كَانَ الْجِهَادُ [راجع: ۱۶۷۱۴].

(۲۳۵۷۳) حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ ہجرت کا حکم ختم ہو گیا ہے، دوسرے حضرات کی رائے اس سے مختلف تھی، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک جہاد باقی ہے، ہجرت ختم نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ إِنْسَانٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَسَامَةُ الدِّمِّ فَأَقْرَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ فِي دَمٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵]

(۲۳۵۷۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے ”قسامت“ کا رواج تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں ”جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۳۵۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الْقَعْقَاعِ يُحَدِّثُ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ رَمَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَبَعَثَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَسِّعْ لِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي [راجع: ۱۶۷۱۶]

(۲۳۵۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما، مجھے ذاتی کشادگی عطا فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۳۵۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبٍ إِنِّي قَدْ بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ فَقَالَ اقْبِدْ بِمَا لَكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبَوْنَ إِلَّا أَنْ أَضْرِبَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ فَتَكُنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبْهُ قَالَ فَيَقُولُ عَلَامَ قَتَلْتَهُ قَالَ فَيَقُولُ عَلَى مُلْكٍ فَلَانَ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقَهَا [راجع: ۱۶۷۱۷]

(۲۳۵۷۹) ابوعمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حنذب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، حنذب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر حنذب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۲۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُبُ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ بِالْأَفْطَرِ إِمَّا مِنَ الْحَرِّ وَإِمَّا مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ صَائِمًا حَتَّى أَتَى كَدِيدًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَفْطَرَ وَأَفْطَرَ النَّاسُ وَهُوَ عَامُ الْفَتْحِ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۷) ایک صحابی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اور مسلسل روزہ رکھتے رہے، پھر نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا یہ فتح مکہ کا سال تھا۔

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْأَفْطَارِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ فَتَقْوُوا قَلِيلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَامُوا لِصِيَامِكَ فَلَمَّا أَتَى الْكَدِيدَ أَفْطَرَ قَالَ أَلَدَى حَدَّثَنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۸) ایک صحابی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ نے لوگوں کو ترک میام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے دشمن کے لئے قوت حاصل کرو، لیکن خود نبی ﷺ نے روزہ رکھ لیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اسی دوران کسی شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ! جب لوگوں نے آپ کو روزہ رکھے ہوئے دیکھا تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا، چنانچہ نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا۔

(۲۲۵۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ يَتَخَلَّلُهَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلَحُوا قَالَ وَأَبُو جَهْلٍ يَحْنِي عَلَيْهِ التُّرَابُ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَغُرُّكُمْ هَذَا عَنْ دِينِكُمْ فَإِنَّمَا يُرِيدُ لِيَتْرَكُوا آلِهَتَكُمْ وَلِيَتَّسِرْ كُفْرُ الْكَلْبِ وَالْعَزْزَى قَالَ وَمَا يَنْتَفِثُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا انْعَثْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بَرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ مَرْبُوعٌ كَثِيرُ اللَّحْمِ حَسَنُ الْوَجْهِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ أَيْضُ شَدِيدُ الْبَيَاضِ سَابِغُ الشَّعْرِ [راجع: ۱۶۷۲۰].

(۲۳۷۷) بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ذوالحجۃ میں بازار میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ فرما رہے تھے لوگو! **إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ** کا اقرار کر لو تم کامیاب ہو جاؤ گے، اور ابو جہل مٹی اچھالتے ہوئے کہتا جاتا تھا لوگو! یہ تمہیں تمہارے دین سے بہکاندے، یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو اور لات و عزنی کو چھوڑ دو، لیکن نبی ﷺ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے، ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے سامنے نبی ﷺ کا حلیہ بیان کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسرخ چادریں زیب تن فرما رکھی تھیں، درمیانہ قد تھا، جسم گوشت سے بھرپور تھا، چہرہ نہایت حسین و جمیل تھا، بال انتہائی کالے سیاہ تھے، انتہائی اجلی سفید رنگت تھی، اور گھنے بال تھے۔

(٢٣٥٨.) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِي خِلَافَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يَمُوتُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى يُسْتَخْلَفَ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ ثَلَاثَةَ مِنْ أَصْحَابِي وَزُنُوا قُورَظَ أَبُو بَكْرٍ قُورَظَ ثُمَّ وَرَنَ عُمَرُ قُورَظَ ثُمَّ وَرَنَ عُثْمَانُ فَنَقَصَ وَهُوَ صَالِحٌ [راجع: ١٦٧٢١].

(۲۳۵۸۰) اسود بن ہلال اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کہا کرتا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک خلیفہ نہیں بن جاتے، ہم اس سے پوچھتے کہ تمہیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو وہ جواب دیتا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا جھک گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا ابھی جھک گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ہارے ساتھی کا وزن کم رہا اور وہ نیک آدمی ہے۔

(٣٥٨١) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَيْخٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ بَرَى مِنَ الشُّرْكِ قَالَ وَإِذَا آخَرُ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ١٦٧٢٢].

(۲۳۵۸۱) ایک شیخ سے ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے“ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا گدرا ایک آدمی پر ہوا جو سورہ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(٢٣٥٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ فُلَانِ ابْنِ جَارِيَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا: قَالَ: اللَّهُ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاكِمَهُ النَّجَاشَةُ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

(۲۳۵۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آج تمہارے بھائی (شاہ حبشہ نجاشی) کا انتقال ہو گیا ہے، آؤ، مصفیں باندھو، اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۲۳۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنَةِ كُرْدَمَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْعَزَ ثَلَاثَةً مِنْ إِبِلِي قَالَ إِنْ كَانَ عَلَى جَمْعٍ مِنْ جَمْعِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَى عِيدٍ مِنْ عِيدِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَى وَثْنٍ فَلَا وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَاقْضِ نَذْرَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَى أُمَّ هَذِهِ الْجَارِيَةِ مَشْيًا أَتَمَمْتَنِي عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۰۵۳۵]

(۲۳۵۸۳) حضرت کرم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس منت کا حکم پوچھا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی؟ نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم نے وہ منت کسی بت یا پتھر کے لئے مانی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ اللہ کے لئے مانی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اللہ کے لئے جو منت مانی تھی اسے پورا کرو، بوانہ نامی جگہ پر جانور ذبح کر دو اور اپنی منت پوری کر لو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچی کی والدہ نے پیدل چلنے کی منت مانی تھی، کیا یہ بچی اس کی طرف سے چل سکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

(۲۳۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ حَدَّثَنَا مَوْلَى لَبِيدِ بْنِ نُمَيْرَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُمَيْرَانَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مُقْعَدًا يَتَوَكَّلُ لِسَانَهُ فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَانِ أَوْ حِمَارٍ فَقَالَ قَطَعَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَنُفِخَ اللَّهُ أَثَرَهُ فَاقْعَدَ [راجع: ۱۶۷۲۵]

(۲۳۵۸۳) یزید بن نمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک اپانچ آدمی سے ہوئی، میں نے اس کی وجہ اس سے پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے سامنے سے گزر گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے ہماری نماز توڑ دی، اللہ اس کے پاؤں توڑ دے، اس وقت سے میں اپانچ ہو گیا۔

(۲۳۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْزِي شَيْبَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ بَدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي بِمَا عَطَبَ مِنْهَا قَالَ أَنْعَزَهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهَا فِي دِمِهَا ثُمَّ ضَعَهَا عَلَى صَفْحَتِهَا أَوْ عَلَى جَنْبِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ [راجع: ۱۶۷۲۹]

(۲۳۵۸۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ”جو نبی ﷺ کی اونٹنی کی دیکھ بھال پر مامور تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کہیں بھیجا، میں کچھ دو جا کر واپس آ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی اونٹ مرنے والا ہو جائے تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر لینا، پھر اس کے نعلوں کو خون میں تر بہتر کر کے اس کی پیشانی یا پہلو پر رکھ دینا، اور اس میں سے تم کھانا اور نہ ہی تمہارا کوئی رفیق کھائے۔

حَدِيثُ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا کی حدیث

(۲۳۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ عَنْ أُمِّهِ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْخُلُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبْعَدُ مِنْ صَنْعَاءَ [راجع: ۱۶۷۲۷].

(۲۳۵۸۶) بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض اوقات انسان جنت کے اتنا قریب پہنچ جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت سے اتنا دور چلا جاتا ہے کہ مثلاً مکہ مکرمہ کا منہلہ سے بھی زیادہ دور کا فاصلہ ہو۔

حَدِيثُ امْرَأَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۵۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرْنَ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كَرَأَعُ شَاؤُ مُعَرُوفٍ [راجع: ۱۶۷۲۸].

(۲۳۵۸۷) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوس کی بھیجی ہوئی کسی چیز کو ”خراہہ بکری کا جلا ہوا کھری ہو“ حقیر نہ سمجھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَذْنَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلَاةٌ فَإِذَا طَفَعُمْ قَالُوا الْكَلَامَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ ابْنُ بَكْرٍ [راجع: ۱۵۰۰۱].

(۲۳۵۸۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طواف بھی نماز ہی کی طرح ہوتا ہے، اس لئے جب تم طواف کیا کرو تو گفتگو نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَكْلِمُ النَّاسَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا أَمْلَكَ وَأَهَاكَ وَأَخُتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ أَذْنَاكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا قُلَانًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسُ عَلَى أُخْرَى [راجع: ۱۶۷۳۰].

(۲۳۵۸۹) بنو یربوع کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو لوگوں سے گفتگو کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے، اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی اور درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں پر خرچ کیا کرو، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ بن یربوع ہیں، انہوں نے فلاں آدمی کو قتل کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۹۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُعَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَتَمَّهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ لَمْ كُتِّمُوا بِهَا فَرِيضَتُهُ ثُمَّ الزَّكَاةَ كَذَلِكَ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ [راجع: ۱۶۷۳۱].

(۲۳۵۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی، اگر اس نے اسے مکمل اداء کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائیں گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو، اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَرَاهُمْ إِلَّا سَيِّئُونَ لَكُمْ فَإِنْ لَعَلُّوا فَشَعَارُكُمْ حَمٍ لَا يُنْصَرُونَ [راجع: ۱۶۷۳۲].

(۲۳۵۹۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے لگتا ہے کہ آج رات دشمن شب خون مارے گا، اگر ایسا ہو تو تمہارا شعار حم لا ینصرون کے الفاظ ہوں گے۔

(۲۳۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي تَيْمَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا يَلَامُ تَدْعُو قَالَ أَذْعُو إِلَى اللَّهِ وَحَدِّهِ مَنْ إِذَا كَانَ بِكَ ضَرٌّ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَمَنْ إِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعْوَتُهُ أَنْبَتَ لَكَ وَمَنْ إِذَا كُنْتَ فِي أَرْضٍ فَفَرَّ فَأَصْلَحْتَ

فَدَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَيْكَ قَالَ فَاسْلَمَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ لَا تَسْبَنَّ شَيْئًا أَوْ قَالَ أَحَدًا شَكَّ الْحَكْمُ قَالَ فَمَا سَبَبْتُ شَيْئًا بَعِيرًا وَلَا شَاةً مُنْذُ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزْهَدْ فِي الْمَعْرُوفِ وَلَوْ بَسِطَ وَجْهَكَ إِلَى أَخِيكَ وَأَنْتَ تَكْلِمُهُ وَأَفْرِغْ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِيَاءِ الْمُسْتَسْقَى وَاتَّزِرْ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلِأَيِّ الْكُفَّيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ قَالَ فَإِنِّي مِنَ الْمَخِيلَةِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ [راجع: ۱۶۷۳۳]

(۲۳۵۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگا کیا آپ ہی اللہ کے پیغمبر ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے پوچھا کہ آپ کن چیزوں کی دعوت دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اس اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو یکتا ہے، یہ بتاؤ کہ وہ کون سی ہستی ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے اور تم اسے پکارتے ہو تو وہ تمہاری مصیبت دور کر دیتی ہے؟ وہ کون ہے کہ جب تم قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہو اور اس سے دعاء کرتے ہو تو وہ پیداوار ظاہر کر دیتا ہے؟ وہ کون ہے کہ جب تم کسی بیابان اور جنگل میں راستہ بھول جاؤ اور اس سے دعاء کرو تو وہ تمہیں واپس پہنچا دیتا ہے؟

یہ سن کر وہ شخص مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا کسی چیز کو گالی نہ دینا، وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی اونٹ یا بکری تک کو گالی نہیں دی جب سے نبی ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی، اور نیکی سے بے رغبتی ظاہر نہ کرنا، اگرچہ وہ بات کرتے ہوئے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہی ہو، پانی مانگنے والے کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈال دینا، اور تہبند نصف پنڈلی تک باندھنا، اگر یہ نہیں کر سکتے تو ٹخنوں تک باندھ لینا، لیکن تہبند کو لٹکے سے بچانا کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ کو تکبر پسند نہیں ہے۔

(۲۳۵۹۳) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُهَاجِرِ الصَّائِغِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الشُّرْكِ وَسَمِعَ آخَرَ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ غُفِرَ لَهُ [راجع: ۱۶۷۳۲]

(۲۳۵۹۳) ایک شخص سے ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے“ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا گدرا ایک آدمی پر ہوا جو سورہ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کی بخشش ہوگی۔

(۲۳۵۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ فِي حَلْقِهِ مِنَ اللَّبْحَةِ وَقَالَ لَا أَدْعُ نَفْسًا حَامًا سَعْدًا أَوْ أَسْعَدًا [راجع: ۱۶۷۳۵]

(۲۳۵۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد یا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کسی زخم کی وجہ سے داغا اور فرمایا میں ان کے لئے جس چیز میں صحت اور تندرستی محسوس کروں گا، اس تدبیر کو ضرور اختیار کروں گا۔

(۲۳۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَتَحَدَّثُونَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُثِقَتِ الْأَمَةُ فَهِيَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَطَّأَهَا إِنْ شَاءَتْ فَارْقَنَتْهُ وَإِنْ وَطِنَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَلَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۶]۔

(۲۳۵۹۵) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۹۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُعْثِقَتِ الْأَمَةُ وَهِيَ تَحْتَ الْعَبْدِ فَأَمْرُهَا بَيْنَهَا فَإِنْ هِيَ أَقْرَتْ حَتَّى يَطَّأَهَا فَهِيَ أَمْرَانَتْ لَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۷]۔

(۲۳۵۹۶) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَعْلَاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَالِشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ غَدَاةٍ وَهُوَ طَيِّبُ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوُجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوُجْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوُجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوُجْهِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي وَأَتَانِي رَبِّي اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْتَكَ رَبِّي وَسَعْدُكَ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي أَيُّ رَبِّ قَالَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَفَيْهِ لَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ لَدُنَيَّ حَتَّى تَجَلَّى لِي مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَكَذَلِكَ نَرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْآيَةَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ

يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْعَلَى قَالَ قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خِلَافَ الصَّلَوَاتِ وَإِبْلَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ قَالَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بَخِيرٌ وَمَاتَ بَخِيرٌ وَكَانَ مِنْ حُطْيَتَيْهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمِنْ الذَّرَجَاتِ طَيِّبُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتُ فَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبُّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ وَإِذَا أَرَدْتُ فَتَنَةً فِي النَّاسِ فَتَوَلَّيْنِي غَيْرَ مُقْتُونٍ [راجع: ۱۶۷۳۸]۔

(۲۳۵۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے تو بڑا خوشگوار موڈ تھا اور چہرے پر بشارت کھیل رہی تھی، ہم نے نبی ﷺ سے اس کیفیت کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ آج رات میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد ﷺ، میں نے عرض کیا اَللّٰهُمَّ رَبِّیْ وَسَعْدِیْكَ فرمایا ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی پھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان وزمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں، پھر آپ ﷺ نے وَكَذَلِكَ نُبْرِیْ اِبْرٰهیمَ والی آیت تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، ارشاد ہوا کہ جو شخص یہ کام کر لے وہ خیر کی زندگی گزارے گا اور خیر کی موت مرگا اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

اور جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھانا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد ﷺ، جب نماز پڑھا کرو تو یہ دعا کر لیا کرو کہ اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں کسی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرمادے۔

(۲۳۵۹۸) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَ بَرَجَمَ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحَبَاوَةِ خَرَجَ فَهَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ [راجع: ۱۶۷۰۱]۔

(۲۳۶۹۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا جائے، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(۲۳۵۹۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ مَتَى جُعِلَتْ نَبِيًّا قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [راجع: ۱۶۷۴۰].

(۲۳۶۹۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم ہی کے درمیان تھے۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنی سلیط کے ایک شیخ کی حدیثیں

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ شَيْخًا مِنْ بَنِي سَلَيْطٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلِمُهُ فِي شَيْءٍ أُصِيبَ لَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَعَلَيْهِ خَلْقَةٌ قَدْ أَطَافَتْ بِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ عَلَيْهِ إِذَا رُقِطُنْ لَهُ غَلِيظٌ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ يُبَشِّرُ بِأَصْبَعِهِ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا يَقُولُ أَيْ فِي الْقَلْبِ [راجع: ۱۶۷۴۱].

(۲۳۶۹۹) بنی سلیط کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ان قیدیوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا جو زمانہ جاہلیت میں پکڑ لیے گئے تھے، اس وقت نبی ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگوں نے حلقہ بنا کر آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، نبی ﷺ نے ایک موٹی تہبند باندھ رکھی تھی، نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اشارہ فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے تقویٰ یہاں ہوتا ہے یعنی دل میں۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَغْرَابِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَخَافُ عَلَى قُرَيْشٍ إِلَّا أَنْفُسَهَا قُلْتُ مَا لَهُمْ قَالَ أَيْحَةُ نَجْرَةٍ وَإِنْ طَالَ بِكَ عُمْرُ تَنْتَظِرَنَّ إِلَيْهِمْ يَفْتِنُونَ النَّاسَ حَتَّى تَرَى النَّاسَ بَيْنَهُمْ كَالْغَنَمِ بَيْنَ الْحَوْضَيْنِ إِلَى هَذَا مَرَّةٍ وَإِلَى هَذَا مَرَّةٍ [راجع: ۱۶۷۴۲].

(۲۳۶۹۹) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے قریش کے متعلق خود انہی سے خطرہ ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم انہیں یہاں دیکھو گے اور عام لوگوں کو ان کے درمیان ایسے پاؤں کے جیسے دو حوضوں کے درمیان بکریاں ہوں جو کبھی ادھر جاتی ہیں اور کبھی ادھر۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ أَوْ عُمَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَوْجُ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي لَهَبٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ لَهَوٍ [راجع: ۱۶۷۴۳].

(۲۳۶۰۲) بنت ابولہب کے شوہر کہتے ہیں کہ جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے نکاح کیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تفریح کا کوئی سامان ہے؟

(۲۳۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حَيْثُ التَّمِيمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ وَأَصْدَقُ الطَّيْرِ الْقَالُ [راجع: ۱۶۷۴۴]

(۲۳۶۰۳) جیہ تہمی ﷺ کے والد کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مردے کی کھوپڑی میں کسی چیز کے ہونے کی کوئی حقیقت نہیں، نظر لگ جانا برحق ہے اور سب سے سچا شگون فال ہے۔

(۲۳۶۰۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ فِتْرَضًا قَالَ فَذَهَبَ فِتْرَضًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ فِتْرَضًا قَالَ فَذَهَبَ فِتْرَضًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يَصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ [راجع: ۱۶۷۴۵]

(۲۳۶۰۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر دوبارہ وضو کرو، دوسرے یہ حکم دیا اور وہ ہر مرتبہ وضو کر کے آگیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ پہلے آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر خاموش ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

سليمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں

(۲۳۶۰۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمُ بَعْضًا إِذَا رَمَيْتُمُ الْجُمُرَةَ فَأَرْمُوَهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقُرِئَ عَلَيْهِ إِسْنَادُهُ يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۱۸۵]

(۲۳۶۰۵) حضرت ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طین وادی سے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا)، اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی کنکریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ الْأَزْدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَيْثُ أَقَاضَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَعَلَيْكُمْ بِمَنْزِلِ حَصَى الْخُذْفِ [راجع: ۲۷۶۵۲]

(۲۳۶۰۶) حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرفات سے واپسی پر نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم کرلو، اور جب حمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی ٹنگریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ وَهِيَ أُمُّ بَنِي شَيْبَةَ الْأَكَابِرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا شَيْبَةَ فَفَتَحَ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ وَرَجَعَ وَفَرَّغَ وَرَجَعَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَجِبَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ قُرْنًا لَفَئِيهِ

(۲۳۶۱۰۷) حضرت ام عثمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شیبہ کو بلایا اور خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا، بیت اللہ میں داخل ہوئے، جب آپ ﷺ فارغ ہو کر چلے گئے تو شیبہ بھی واپس چلے گئے، اس اثناء میں نبی ﷺ کا ایک قاصد شیبہ کو بلانے کے لئے دوبارہ آگیا، وہ دوبارہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا میں نے بیت اللہ میں ایک سیٹنگ دیکھا ہے، تم اسے وہاں سے غائب کر دو، اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

(۲۳۶۱۰۸) قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُلْهِى الْمُصَلِّينَ [راجع: ۱۶۷۵۳]۔

(۲۳۶۱۰۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بنو سلیم کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ خَالِهِ مُسَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أُمِّ مَنْصُورٍ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَكْتُ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِنَا أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَقَالَ مَرَّةً إِنَّهَا سَأَلَتْ عُثْمَانَ لِمَ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قُرْنِي الْكُفَشِ حَيْثُ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيتُ أَنْ أَمُرَّكَ أَنْ تَحْمَرَّ هُمَا فَحَمَرَهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغُلُ الْمُصَلِّيَّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَزَلْ قُرْنَا الْكُفَشِ فِي الْبَيْتِ حَتَّى احْتَرَقَ الْبَيْتُ فَاحْتَرَقَا [راجع: ۱۶۷۵۴]۔

(۲۳۶۱۰۹) بنو سلیم کی ایک خاتون "جس نے بنو شیبہ کے اکثر بچوں کی پیدائش کے وقت دالی کا کام کیا تھا" سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو قاصد کے ذریعے بلایا، یا یہ کہ خود انہوں نے عثمان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمہیں کیوں بلایا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بیت اللہ میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ وہاں دیکھے تھے، میں تمہیں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ انہیں ڈھانپ دو، لہذا اب جا کر انہیں ڈھانپ دینا کیونکہ بیت اللہ میں کسی ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں ہے جو نمازی کو غافل کر دے، راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں سینگ خانہ کعبہ ہی میں رہے، اور جب بیت اللہ کو آگ لگی تو وہ بھی جل گئے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۳۳۱۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۶۷۵۵]

(۲۳۶۱۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کا بن (نجوی) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔

(۳۳۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ الْعَطَشِ [راجع: ۱۵۹۹۸]

(۲۳۶۱۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو ”عرج“ نامی جگہ پر روزے کی حالت میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۳۳۱۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَكُلُ بِشِمَالِي وَكُنْتُ امْرَأَةً عَسْرَاءَ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَسَقَطَتِ اللَّقْمَةُ فَقَالَ لَا تَأْكُلِي بِشِمَالِكَ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكَ يَمِينًا أَوْ قَالَ وَقَدْ أَطْلَقَ اللَّهُ يَمِينَكَ قَالَتْ فَتَحَوَّلْتُ شِمَالِي يَمِينِي لَمَّا أَكَلْتُ بِهَا بَعْدُ [راجع: ۱۶۷۵۶]

(۲۳۶۱۲) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی میرے یہاں تشریف لائے تو میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھا

رہی تھی، میں ایک تنگدست عورت تھی، نبی ﷺ نے میرے ہاتھ پر مارا جس سے لقمہ گر گیا اور فرمایا جب اللہ نے تمہارا دانا ہاتھ بنایا ہے تو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، چنانچہ میں نے دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا، اور اس کے بعد کبھی بھی بائیں ہاتھ سے نہیں کھایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خِزَاعَةَ

ایک خزاعی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۳۳۱۱۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ أَبِي مُزَاهِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَبِي سَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خِزَاعَةَ يُقَالُ لَهُ مِعْرُوشٌ أَوْ مُعْرُوشٌ لَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَقِفُ عَلَى اسْمِهِ وَرَبَّمَا قَالَ مِعْرُوشٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا فَأَعْتَمَرْتُمْ رَجَعَ فَأَصْبَحَ بِهَا كَنَابِتٌ فَتَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهَا سَبِيحَةٌ فَضَبُّ [راجع: ۱۰۵۹۷]

(۳۳۱۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہرانہ سے رات کے وقت (عمرہ کی نیت سے) نکلے (رات ہی کو مکہ کرمہ پہنچے) عمرہ کیا (اور رات ہی کو وہاں سے نکلے) اور ہرانہ لوٹ آئے، صبح ہوئی تو ایسا لگتا تھا کہ نبی ﷺ نے رات یہیں گزاری ہے، میں نے اس وقت نبی ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا، وہ چاندی میں ڈھلی ہوئی محوس ہوئی تھی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ

ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت

(۳۳۱۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَضَعُ قَرْجُهُ [راجع: ۱۶۷۵۸]

(۳۳۱۱۳) بنو ثقیف کے ایک آدمی کی اپنے والد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینے مار لیے۔

حَدِيثُ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ

ابو جبیرہ بن صحاح کی اپنے چچاؤں سے روایت

(۳۳۱۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مَنَا إِلَّا لَهُ لَقَبٌ أَوْ لَقَبَانِ قَالَ لَكَانَ إِذَا دَعَا رَجُلًا بِلَقَبِهِ لَقْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَكْرَهُ هَذَا قَالَ فَتَزَلَّتْ وَلَا تَتَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ [راجع: ۱۶۷۵۹]

جنہیں انسان راہِ خدا میں جہاد کے لئے تیار کرے، اس کی قیمت بھی باعثِ اجر، اس کی سواری بھی باعثِ اجر، اسے عاریت پر دینا بھی باعثِ اجر اور اس کا چارہ بھی باعثِ اجر ہے، ⑤ وہ گھوڑے جو انسان کو تکبر کے خول میں جکڑ دیں اور وہ شرط پر انہیں دوڑ میں شریک کرے، اس کی قیمت بھی باعثِ وبال اور اس کا چارہ بھی باعثِ وبال ہے ⑥ وہ گھوڑے جو انسان کے پیٹ کے کام آئیں، غریب یہ گھوڑے اس کے فقر و فاقہ کو دور کرنے کا سبب بن جائیں گے۔ انشاء اللہ

حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ جَدِّهِ

يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ كِي ابْنِي دَادِي سَے رَوَايَتِي

(۳۳۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَصِينٍ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا [راجع: ۱۶۷۶۳]

(۲۳۶۱۹) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلتا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔
(۳۳۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا النَّالِقَةَ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ [راجع: ۱۶۷۶۴]

(۲۳۶۲۰) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلق کرانے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، تیسری مرتبہ لوگوں نے قہر کرنے والوں کو بھی دعا میں شامل کرنے کی درخواست کی تو نبی ﷺ نے انہیں بھی شامل فرمایا۔

(۳۳۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَيَّانَ الْأَسَدِيِّ عَنِ ابْنِ بَجَادٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ شَاةٍ مُخْتَرِقٍ أَوْ مُخَرَّقٍ [راجع: ۱۶۷۶۵]
(۲۳۶۲۱) ابنِ بجاد اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سائل کو کچھ دے کر ہی واپس بھیجا کرو، خواہ وہ بکری کا جلا ہوا کھری ہو۔

حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ عَنْ أُمِّهِ

يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ كِي ابْنِي والدہ سے رَوَايَتِي

(۳۳۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ مَا أَلَامَ فِيكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۶۷۶۶].

(۲۳۶۲۲) یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو! اللہ سے ڈرو، اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلتا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ضَمْرَةَ بِنْتِ سَعِيدٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ صَلَّتُ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اخْتَصِمِي تَتْرُكِي إِحْدَاكُمَا الْخِصَابَ حَتَّى تَكُونِي يَدُهَا كَيْدُ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَا تَرَكْتُ الْخِصَابَ حَتَّى لَقِيتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ لَتَخْتَصِمُ وَإِنَّهَا لَابْنَةُ ثَمَانِينَ [راجع: ۱۶۷۶۷].

(۲۳۶۲۳) ایک خاتون (جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے) کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا مہندی لگایا کرو، تم لوگ مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہو اور تمہارے ہاتھ مردوں کے ہاتھ کی طرح ہو جاتے ہیں، میں نے اس کے بعد سے مہندی لگانا کبھی نہیں چھوڑی، اور میں ایسا ہی کروں گی تا آنکہ اللہ سے جا ملوں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی سال کی عمر میں بھی مہندی لگایا کرتی تھیں۔

(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ أَبِي خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنْ ابْنِ حَزْمَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْمَزْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُوَيْطٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِهِ مَنْ لَا يُحِبُّ الْإِنْسَانَ [راجع: ۱۶۷۶۸].

(۲۳۶۲۴) رباح بن عبد الرحمن اپنی دادی کے خوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو، اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اس میں اللہ کا نام نہ لے، اور وہ شخص اللہ پر ایمان رکھے والا نہیں ہو سکتا جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور وہ شخص مجھ پر ایمان رکھے والا نہیں ہو سکتا جو انصار سے محبت نہ کرے۔

(۲۳۶۲۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنِي جَدَّتِي رُبَيْعَةُ ابْنَةُ عِيَاضِ الْكِلَابِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا

يَقُولُ كُلُّو الرُّمَانَ بِشَحِيمِهِ فَإِنَّهُ دَبَاغُ الْمَعْدَةِ

(۲۳۶۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انار کو چھلکے سمیت کھایا کرو کیونکہ یہ معدے کے لئے دباغت کا کام دیتا ہے۔

(۲۳۶۲۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَبَّاحٍ عَنْ أَشْرَسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ فَقَالَ إِنَّ مَلَكًا

مُوَكَّلٌ بِقَامُوسِ الْبَحْرِ فَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ قَاصَتْ وَإِذَا رَفَعَهَا غَاصَتْ

(۲۳۶۲۶) اشرس کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے مد و جزر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ

ایک فرشتہ سطح سمندر پر مامور ہے جب وہ سمندر میں اپنا پاؤں رکھتا ہے تو سمندر بہہ پڑتا ہے اور جب وہ اپنا پاؤں باہر نکالتا ہے

ہے تو سمندر نیچے چلا جاتا ہے۔

(۲۳۶۲۷) وَقَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَبَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَشْرَسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

(۲۳۶۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّ مَرْثَمَ لَقَدَتْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَارَتْ

بَطْنِهِ فَلَقِيتُ حَائِكًا فَلَمْ يَرُودْهَا فَدَعَتْ عَلَيْهِ فَلَا تَزَالُ تَرَاهُ تَائِبًا فَلَقِيتُ خِيَّاطًا فَارْشَدَهَا فَدَعَتْ لَهُ لَهُمْ

يُونُسُ إِلَيْهِمْ أَيْ يُجْلِسُ إِلَيْهِمْ

(۲۳۶۲۸) موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گم ہو گئے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا ان کی تلاش میں نکلیں تو راستے

میں ایک جولا ہا ملا لیکن وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ نہ بتا سکا، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اس کے لئے سخت الفاظ کہہ دیئے،

یہی وجہ ہے کہ تم جولا ہے کو ہمیشہ حیران پریشان دیکھو گے، پھر ایک درزی ملا جس نے ان کی رہنمائی کر دی، تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا

نے اس کے حق میں دعا فرمائی اسی وجہ سے لوگ ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

ثانی عشر الانصار

حَدِيثُ حَدِيْقَةِ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْدِعِ عَنْ

صَلَةَ عَنْ حَدِيْقَةِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ وَلِي سَجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَمَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَلَفَّ عَنْدَهَا لَسَّالًا وَلَا آيَةَ عَذَابٍ إِلَّا

تَعَوَّذَ مِنْهَا [انظر: ۲۳۶۶۰، ۲۳۶۷۰، ۲۳۶۷۲، ۲۳۶۷۳، ۲۳۶۷۴، ۲۳۶۷۵، ۲۳۶۷۶، ۲۳۶۷۷، ۲۳۶۷۸، ۲۳۶۷۹، ۲۳۶۸۰، ۲۳۶۸۱، ۲۳۶۸۲، ۲۳۶۸۳، ۲۳۶۸۴، ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷، ۲۳۶۸۸، ۲۳۶۸۹، ۲۳۶۹۰، ۲۳۶۹۱، ۲۳۶۹۲، ۲۳۶۹۳، ۲۳۶۹۴، ۲۳۶۹۵، ۲۳۶۹۶، ۲۳۶۹۷، ۲۳۶۹۸، ۲۳۶۹۹، ۲۳۷۰۰، ۲۳۷۰۱، ۲۳۷۰۲، ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۰۴، ۲۳۷۰۵، ۲۳۷۰۶، ۲۳۷۰۷، ۲۳۷۰۸، ۲۳۷۰۹، ۲۳۷۱۰، ۲۳۷۱۱، ۲۳۷۱۲، ۲۳۷۱۳، ۲۳۷۱۴، ۲۳۷۱۵، ۲۳۷۱۶، ۲۳۷۱۷، ۲۳۷۱۸، ۲۳۷۱۹، ۲۳۷۲۰، ۲۳۷۲۱، ۲۳۷۲۲، ۲۳۷۲۳، ۲۳۷۲۴، ۲۳۷۲۵، ۲۳۷۲۶، ۲۳۷۲۷، ۲۳۷۲۸، ۲۳۷۲۹، ۲۳۷۳۰، ۲۳۷۳۱، ۲۳۷۳۲، ۲۳۷۳۳، ۲۳۷۳۴، ۲۳۷۳۵، ۲۳۷۳۶، ۲۳۷۳۷، ۲۳۷۳۸، ۲۳۷۳۹، ۲۳۷۴۰، ۲۳۷۴۱، ۲۳۷۴۲، ۲۳۷۴۳، ۲۳۷۴۴، ۲۳۷۴۵، ۲۳۷۴۶، ۲۳۷۴۷، ۲۳۷۴۸، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۵۰، ۲۳۷۵۱، ۲۳۷۵۲، ۲۳۷۵۳، ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۵۵، ۲۳۷۵۶، ۲۳۷۵۷، ۲۳۷۵۸، ۲۳۷۵۹، ۲۳۷۶۰، ۲۳۷۶۱، ۲۳۷۶۲، ۲۳۷۶۳، ۲۳۷۶۴، ۲۳۷۶۵، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۶۷، ۲۳۷۶۸، ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۷۱، ۲۳۷۷۲، ۲۳۷۷۳، ۲۳۷۷۴، ۲۳۷۷۵، ۲۳۷۷۶، ۲۳۷۷۷، ۲۳۷۷۸، ۲۳۷۷۹، ۲۳۷۸۰، ۲۳۷۸۱، ۲۳۷۸۲، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۸۴، ۲۳۷۸۵، ۲۳۷۸۶، ۲۳۷۸۷، ۲۳۷۸۸، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۰، ۲۳۷۹۱، ۲۳۷۹۲، ۲۳۷۹۳، ۲۳۷۹۴، ۲۳۷۹۵، ۲۳۷۹۶، ۲۳۷۹۷، ۲۳۷۹۸، ۲۳۷۹۹، ۲۳۸۰۰، ۲۳۸۰۱، ۲۳۸۰۲، ۲۳۸۰۳، ۲۳۸۰۴، ۲۳۸۰۵، ۲۳۸۰۶، ۲۳۸۰۷، ۲۳۸۰۸، ۲۳۸۰۹، ۲۳۸۱۰، ۲۳۸۱۱، ۲۳۸۱۲، ۲۳۸۱۳، ۲۳۸۱۴، ۲۳۸۱۵، ۲۳۸۱۶، ۲۳۸۱۷، ۲۳۸۱۸، ۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۳، ۲۳۸۲۴، ۲۳۸۲۵، ۲۳۸۲۶، ۲۳۸۲۷، ۲۳۸۲۸، ۲۳۸۲۹، ۲۳۸۳۰، ۲۳۸۳۱، ۲۳۸۳۲، ۲۳۸۳۳، ۲۳۸۳۴، ۲۳۸۳۵، ۲۳۸۳۶، ۲۳۸۳۷، ۲۳۸۳۸، ۲۳۸۳۹، ۲۳۸۴۰، ۲۳۸۴۱، ۲۳۸۴۲، ۲۳۸۴۳، ۲۳۸۴۴، ۲۳۸۴۵، ۲۳۸۴۶، ۲۳۸۴۷، ۲۳۸۴۸، ۲۳۸۴۹، ۲۳۸۵۰، ۲۳۸۵۱، ۲۳۸۵۲، ۲۳۸۵۳، ۲۳۸۵۴، ۲۳۸۵۵، ۲۳۸۵۶، ۲۳۸۵۷، ۲۳۸۵۸، ۲۳۸۵۹، ۲۳۸۶۰، ۲۳۸۶۱، ۲۳۸۶۲، ۲۳۸۶۳، ۲۳۸۶۴، ۲۳۸۶۵، ۲۳۸۶۶، ۲۳۸۶۷، ۲۳۸۶۸، ۲۳۸۶۹، ۲۳۸۷۰، ۲۳۸۷۱، ۲۳۸۷۲، ۲۳۸۷۳، ۲۳۸۷۴، ۲۳۸۷۵، ۲۳۸۷۶، ۲۳۸۷۷، ۲۳۸۷۸، ۲۳۸۷۹، ۲۳۸۸۰، ۲۳۸۸۱، ۲۳۸۸۲، ۲۳۸۸۳، ۲۳۸۸۴، ۲۳۸۸۵، ۲۳۸۸۶، ۲۳۸۸۷، ۲۳۸۸۸، ۲۳۸۸۹، ۲۳۸۹۰، ۲۳۸۹۱، ۲۳۸۹۲، ۲۳۸۹۳، ۲۳۸۹۴، ۲۳۸۹۵، ۲۳۸۹۶، ۲۳۸۹۷، ۲۳۸۹۸، ۲۳۸۹۹، ۲۳۹۰۰، ۲۳۹۰۱، ۲۳۹۰۲، ۲۳۹۰۳، ۲۳۹۰۴، ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۰۶، ۲۳۹۰۷، ۲۳۹۰۸، ۲۳۹۰۹، ۲۳۹۱۰، ۲۳۹۱۱، ۲۳۹۱۲، ۲۳۹۱۳، ۲۳۹۱۴، ۲۳۹۱۵، ۲۳۹۱۶، ۲۳۹۱۷، ۲۳۹۱۸، ۲۳۹۱۹، ۲۳۹۲۰، ۲۳۹۲۱، ۲۳۹۲۲، ۲۳۹۲۳، ۲۳۹۲۴، ۲۳۹۲۵، ۲۳۹۲۶، ۲۳۹۲۷، ۲۳۹۲۸، ۲۳۹۲۹، ۲۳۹۳۰، ۲۳۹۳۱، ۲۳۹۳۲، ۲۳۹۳۳، ۲۳۹۳۴، ۲۳۹۳۵، ۲۳۹۳۶، ۲۳۹۳۷، ۲۳۹۳۸، ۲۳۹۳۹، ۲۳۹۴۰، ۲۳۹۴۱، ۲۳۹۴۲، ۲۳۹۴۳، ۲۳۹۴۴، ۲۳۹۴۵، ۲۳۹۴۶، ۲۳۹۴۷، ۲۳۹۴۸، ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۰، ۲۳۹۵۱، ۲۳۹۵۲، ۲۳۹۵۳، ۲۳۹۵۴، ۲۳۹۵۵، ۲۳۹۵۶، ۲۳۹۵۷، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۵۹، ۲۳۹۶۰، ۲۳۹۶۱، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۳، ۲۳۹۶۴، ۲۳۹۶۵، ۲۳۹۶۶، ۲۳۹۶۷، ۲۳۹۶۸، ۲۳۹۶۹، ۲۳۹۷۰، ۲۳۹۷۱، ۲۳۹۷۲، ۲۳۹۷۳، ۲۳۹۷۴، ۲۳۹۷۵، ۲۳۹۷۶، ۲۳۹۷۷، ۲۳۹۷۸، ۲۳۹۷۹، ۲۳۹۸۰، ۲۳۹۸۱، ۲۳۹۸۲، ۲۳۹۸۳، ۲۳۹۸۴، ۲۳۹۸۵، ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۷، ۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹، ۲۳۹۹۰، ۲۳۹۹۱، ۲۳۹۹۲، ۲۳۹۹۳، ۲۳۹۹۴، ۲۳۹۹۵، ۲۳۹۹۶، ۲۳۹۹۷، ۲۳۹۹۸، ۲۳۹۹۹، ۲۴۰۰۰، ۲۴۰۰۱، ۲۴۰۰۲، ۲۴۰۰۳، ۲۴۰۰۴، ۲۴۰۰۵، ۲۴۰۰۶، ۲۴۰۰۷، ۲۴۰۰۸، ۲۴۰۰۹، ۲۴۰۱۰، ۲۴۰۱۱، ۲۴۰۱۲، ۲۴۰۱۳، ۲۴۰۱۴، ۲۴۰۱۵، ۲۴۰۱۶، ۲۴۰۱۷، ۲۴۰۱۸، ۲۴۰۱۹، ۲۴۰۲۰، ۲۴۰۲۱، ۲۴۰۲۲، ۲۴۰۲۳، ۲۴۰۲۴، ۲۴۰۲۵، ۲۴۰۲۶، ۲۴۰۲۷، ۲۴۰۲۸، ۲۴۰۲۹، ۲۴۰۳۰، ۲۴۰۳۱، ۲۴۰۳۲، ۲۴۰۳۳، ۲۴۰۳۴، ۲۴۰۳۵، ۲۴۰۳۶، ۲۴۰۳۷، ۲۴۰۳۸، ۲۴۰۳۹، ۲۴۰۴۰، ۲۴۰۴۱، ۲۴۰۴۲، ۲۴۰۴۳، ۲۴۰۴۴، ۲۴۰۴۵، ۲۴۰۴۶، ۲۴۰۴۷، ۲۴۰۴۸، ۲۴۰۴۹، ۲۴۰۵۰، ۲۴۰۵۱، ۲۴۰۵۲، ۲۴۰۵۳، ۲۴۰۵۴، ۲۴۰۵۵، ۲۴۰۵۶، ۲۴۰۵۷، ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۵۹، ۲۴۰۶۰، ۲۴۰۶۱، ۲۴۰۶۲، ۲۴۰۶۳، ۲۴۰۶۴، ۲۴۰۶۵، ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷، ۲۴۰۶۸، ۲۴۰۶۹، ۲۴۰۷۰، ۲۴۰۷۱، ۲۴۰۷۲، ۲۴۰۷۳، ۲۴۰۷۴، ۲۴۰۷۵، ۲۴۰۷۶، ۲۴۰۷۷، ۲۴۰۷۸، ۲۴۰۷۹، ۲۴۰۸۰، ۲۴۰۸۱، ۲۴۰۸۲، ۲۴۰۸۳، ۲۴۰۸۴، ۲۴۰۸۵، ۲۴۰۸۶، ۲۴۰۸۷، ۲۴۰۸۸، ۲۴۰۸۹، ۲۴۰۹۰، ۲۴۰۹۱، ۲۴۰۹۲، ۲۴۰۹۳، ۲۴۰۹۴، ۲۴۰۹۵، ۲۴۰۹۶، ۲۴۰۹۷، ۲۴۰۹۸، ۲۴۰۹۹، ۲۴۱۰۰، ۲۴۱۰۱، ۲۴۱۰۲، ۲۴۱۰۳، ۲۴۱۰۴، ۲۴۱۰۵، ۲۴۱۰۶، ۲۴۱۰۷، ۲۴۱۰۸، ۲۴۱۰۹، ۲۴۱۱۰، ۲۴۱۱۱، ۲۴۱۱۲، ۲۴۱۱۳، ۲۴۱۱۴، ۲۴۱۱۵، ۲۴۱۱۶، ۲۴۱۱۷، ۲۴۱۱۸، ۲۴۱۱۹، ۲۴۱۲۰، ۲۴۱۲۱، ۲۴۱۲۲، ۲۴۱۲۳، ۲۴۱۲۴، ۲۴۱۲۵، ۲۴۱۲۶، ۲۴۱۲۷، ۲۴۱۲۸، ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۰، ۲۴۱۳۱، ۲۴۱۳۲، ۲۴۱۳۳، ۲۴۱۳۴، ۲۴۱۳۵، ۲۴۱۳۶، ۲۴۱۳۷، ۲۴۱۳۸، ۲۴۱۳۹، ۲۴۱۴۰، ۲۴۱۴۱، ۲۴۱۴۲، ۲۴۱۴۳، ۲۴۱۴۴، ۲۴۱۴۵، ۲۴۱۴۶، ۲۴۱۴۷، ۲۴۱۴۸، ۲۴۱۴۹، ۲۴۱۵۰، ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۲، ۲۴۱۵۳، ۲۴۱۵۴، ۲۴۱۵۵، ۲۴۱۵۶، ۲۴۱۵۷، ۲۴۱۵۸، ۲۴۱۵۹، ۲۴۱۶۰، ۲۴۱۶۱، ۲۴۱۶۲، ۲۴۱۶۳، ۲۴۱۶۴، ۲۴۱۶۵، ۲۴۱۶۶، ۲۴۱۶۷، ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۶۹، ۲۴۱۷۰، ۲۴۱۷۱، ۲۴۱۷۲، ۲۴۱۷۳، ۲۴۱۷۴، ۲۴۱۷۵، ۲۴۱۷۶، ۲۴۱۷۷، ۲۴۱۷۸، ۲۴۱۷۹، ۲۴۱۸۰، ۲۴۱۸۱، ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴، ۲۴۱۸۵، ۲۴۱۸۶، ۲۴۱۸۷، ۲۴۱۸۸، ۲۴۱۸۹، ۲۴۱۹۰، ۲۴۱۹۱، ۲۴۱۹۲، ۲۴۱۹۳، ۲۴۱۹۴، ۲۴۱۹۵، ۲۴۱۹۶، ۲۴۱۹۷، ۲۴۱۹۸، ۲۴۱۹۹، ۲۴۲۰۰، ۲۴۲۰۱، ۲۴۲۰۲، ۲۴۲۰۳، ۲۴۲۰۴، ۲۴۲۰۵، ۲۴۲۰۶، ۲۴۲۰۷، ۲۴۲۰۸، ۲۴۲۰۹، ۲۴۲۱۰، ۲۴۲۱۱، ۲۴۲۱۲، ۲۴۲۱۳، ۲۴۲۱۴، ۲۴۲۱۵، ۲۴۲۱۶، ۲۴۲۱۷، ۲۴۲۱۸، ۲۴۲۱۹، ۲۴۲۲۰، ۲۴۲۲۱، ۲۴۲۲۲، ۲۴۲۲۳، ۲۴۲۲۴، ۲۴۲۲۵، ۲۴۲۲۶، ۲۴۲۲۷، ۲۴۲۲۸، ۲۴۲۲۹، ۲۴۲۳۰، ۲۴۲۳۱، ۲۴۲۳۲، ۲۴۲۳۳، ۲۴۲۳۴، ۲۴۲۳۵، ۲۴۲۳۶، ۲۴۲۳۷، ۲۴۲۳۸، ۲۴۲۳۹، ۲۴۲۴۰، ۲۴۲۴۱، ۲۴۲۴۲، ۲۴۲۴۳، ۲۴۲۴۴، ۲۴۲۴۵، ۲۴۲۴۶، ۲۴۲۴۷، ۲۴۲۴۸، ۲۴۲۴۹، ۲۴۲۵۰، ۲۴۲۵۱، ۲۴۲۵۲، ۲۴۲۵۳، ۲۴۲۵۴، ۲۴۲۵۵، ۲۴۲۵۶، ۲۴۲۵۷، ۲۴۲۵۸، ۲۴۲۵۹، ۲۴۲۶۰، ۲۴۲۶۱، ۲۴۲۶۲، ۲۴۲۶۳، ۲۴۲۶۴، ۲۴۲۶۵، ۲۴۲۶۶، ۲۴۲۶۷، ۲۴۲۶۸، ۲۴۲۶۹، ۲۴۲۷۰، ۲۴۲۷۱، ۲۴۲۷۲، ۲۴۲۷۳، ۲۴۲۷۴، ۲۴۲۷۵، ۲۴۲۷۶، ۲۴۲۷۷، ۲۴۲۷۸، ۲۴۲۷۹، ۲۴۲۸۰، ۲۴۲۸۱، ۲۴۲۸۲، ۲۴۲۸۳، ۲۴۲۸۴، ۲۴۲۸۵، ۲۴۲۸۶، ۲۴۲۸۷، ۲۴۲۸۸، ۲۴۲۸۹، ۲۴۲۹۰، ۲۴۲۹۱، ۲۴۲۹۲، ۲۴۲۹۳، ۲۴۲۹۴، ۲۴۲۹۵، ۲۴۲۹۶، ۲۴۲۹۷، ۲۴۲۹۸، ۲۴۲۹۹، ۲۴۳۰۰، ۲۴۳۰۱، ۲۴۳۰۲، ۲۴۳۰۳، ۲۴۳۰۴، ۲۴۳۰۵، ۲۴۳۰۶، ۲۴۳۰۷، ۲۴۳۰۸، ۲۴۳۰۹، ۲۴۳۱۰، ۲۴۳۱۱، ۲۴۳۱۲، ۲۴۳۱۳، ۲۴۳۱۴، ۲۴۳۱۵، ۲۴۳۱۶، ۲۴۳۱۷، ۲۴۳۱۸، ۲۴۳۱۹، ۲۴۳۲۰، ۲۴۳۲۱، ۲۴۳۲۲، ۲۴۳۲۳، ۲۴۳۲۴، ۲۴۳۲۵، ۲۴۳۲۶، ۲۴۳۲۷، ۲۴۳۲۸، ۲۴۳۲۹، ۲۴۳۳۰، ۲۴۳۳۱، ۲۴۳۳۲، ۲۴۳۳۳، ۲۴۳۳۴، ۲۴۳۳۵، ۲۴۳۳۶، ۲۴۳۳۷، ۲۴۳۳۸، ۲۴۳۳۹، ۲۴۳۴۰، ۲۴۳۴۱، ۲۴۳۴۲، ۲۴۳۴۳، ۲۴۳۴۴، ۲۴۳۴۵، ۲۴۳۴۶، ۲۴۳۴۷، ۲۴۳۴۸، ۲۴۳۴۹، ۲۴۳۵۰، ۲۴۳۵۱، ۲۴۳۵۲، ۲۴۳۵۳، ۲۴۳۵۴، ۲۴۳۵۵، ۲۴۳۵۶، ۲۴۳۵۷، ۲۴۳۵۸، ۲۴۳۵۹، ۲۴۳۶۰، ۲۴۳۶۱، ۲۴۳۶۲، ۲۴۳۶۳، ۲۴۳۶۴، ۲۴۳۶۵، ۲۴۳۶۶، ۲۴۳۶۷، ۲۴۳۶۸، ۲۴۳۶۹، ۲۴۳۷۰، ۲۴۳۷۱، ۲۴۳۷۲، ۲۴۳۷۳، ۲۴۳۷۴، ۲۴۳۷۵، ۲۴۳۷۶، ۲۴۳۷۷، ۲۴۳۷۸، ۲۴۳۷۹، ۲۴۳۸۰، ۲۴۳۸۱، ۲۴۳۸۲، ۲۴۳۸۳، ۲۴۳۸۴، ۲۴۳۸۵، ۲۴۳۸۶، ۲۴۳۸۷، ۲۴۳۸۸، ۲۴۳۸۹، ۲۴۳۹۰، ۲۴۳۹۱، ۲۴۳۹۲، ۲۴۳۹۳، ۲۴۳۹۴، ۲۴۳۹۵، ۲۴۳۹۶، ۲۴۳۹۷، ۲۴۳۹۸، ۲۴۳۹۹، ۲۴۴۰۰، ۲۴۴۰۱، ۲۴۴۰۲، ۲۴۴۰۳، ۲۴۴۰۴، ۲۴۴۰۵، ۲۴۴۰۶، ۲۴۴۰۷، ۲۴۴۰۸، ۲۴۴۰۹، ۲۴۴۱۰، ۲۴۴۱۱، ۲۴۴۱۲، ۲۴۴۱۳، ۲۴۴۱۴، ۲۴۴۱۵، ۲۴۴۱۶، ۲۴۴۱۷، ۲۴۴۱۸، ۲۴۴۱۹، ۲۴۴۲۰، ۲۴۴۲۱، ۲۴۴۲۲، ۲۴۴۲۳، ۲۴۴۲۴، ۲۴۴۲۵، ۲۴۴۲۶، ۲۴۴۲۷، ۲۴۴۲۸، ۲۴۴۲۹، ۲۴۴۳۰، ۲۴۴۳۱، ۲۴۴۳۲، ۲۴۴۳۳، ۲۴۴۳۴، ۲۴۴۳۵، ۲۴۴۳۶، ۲۴۴۳۷، ۲۴۴۳۸، ۲۴۴۳۹، ۲۴۴۴۰، ۲۴۴۴۱، ۲۴۴۴۲، ۲۴۴۴۳، ۲۴۴۴۴، ۲۴۴۴۵، ۲۴۴۴۶، ۲۴۴۴۷، ۲۴۴۴۸، ۲۴۴۴۹، ۲۴۴۵۰، ۲۴۴۵۱، ۲۴۴۵۲، ۲۴۴۵۳، ۲۴۴۵۴، ۲۴۴۵۵، ۲۴۴۵۶، ۲۴۴۵۷، ۲۴۴۵۸، ۲۴۴۵۹، ۲۴۴۶۰، ۲۴۴۶۱، ۲۴۴۶۲، ۲۴۴۶۳، ۲۴۴۶۴، ۲۴۴۶۵، ۲۴۴۶۶، ۲۴۴۶۷، ۲۴۴۶۸، ۲۴۴۶۹، ۲۴۴۷۰، ۲۴۴۷۱، ۲۴۴۷۲، ۲۴۴۷۳، ۲۴۴۷۴، ۲۴۴۷۵، ۲۴۴۷۶، ۲۴۴۷۷، ۲۴۴۷۸، ۲۴۴۷۹، ۲۴۴۸۰، ۲۴۴۸۱، ۲۴۴۸۲، ۲۴۴۸۳، ۲۴۴۸۴، ۲۴۴۸۵، ۲۴۴۸۶، ۲۴۴۸۷، ۲۴۴۸۸، ۲۴۴۸۹، ۲۴۴۹۰، ۲۴۴۹۱، ۲۴۴۹۲، ۲۴۴۹۳، ۲۴۴۹۴، ۲۴۴۹۵، ۲۴۴۹۶، ۲۴۴۹۷، ۲۴۴۹۸، ۲۴۴۹۹، ۲۴۵۰۰، ۲۴۵۰۱، ۲۴۵۰۲، ۲۴۵۰۳، ۲۴۵۰۴، ۲۴۵۰۵، ۲۴۵۰۶، ۲۴۵۰۷، ۲۴۵۰۸، ۲۴۵۰۹، ۲۴۵۱۰، ۲۴۵۱۱، ۲۴۵۱۲، ۲۴۵۱۳، ۲۴۵۱۴، ۲۴۵۱۵، ۲۴۵۱۶، ۲۴۵۱۷، ۲۴۵۱۸، ۲۴۵۱۹، ۲۴۵۲۰، ۲۴۵۲۱، ۲۴۵۲۲، ۲۴۵۲۳، ۲۴۵۲۴، ۲۴۵۲۵، ۲۴۵۲۶، ۲۴۵۲۷، ۲۴۵۲۸، ۲۴۵۲۹، ۲۴۵۳۰، ۲۴۵۳۱، ۲۴۵۳۲، ۲۴۵۳۳، ۲۴۵۳۴، ۲۴۵۳۵،

ربی العظیم اور جہد میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۳۳۶۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ لَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ [صححه البخاری (۶۲۴)، ومسلم (۲۷۳)، وابن خزيمة (۶۱)، وابن حبان (۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۷)]. [انظر: ۲۳۶۳۵، ۲۳۸۱۶، ۲۳۸۰۸، ۲۳۶۳۷]

(۲۳۶۳۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوزا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا جو میں لے کر حاضر ہوا نبی ﷺ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔
(۲۳۶۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ [صححه البخاری (۲۴۵)، ومسلم (۲۵۰)، وابن خزيمة (۱۳۶ و ۱۴۹)، وابن حبان (۱۰۷۲ و ۱۰۷۵ و ۲۵۹۱)]. [انظر: ۲۳۸۵۴، ۲۳۸۵۱، ۲۳۸۰۹، ۲۳۷۵۸، ۲۳۷۰۲]

(۲۳۶۳۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اترات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔
(۲۳۶۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نُدَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ لِسَانِي أَوْ سَاقِيهِ قَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ آيَيْتَ فَاسْقِلْ فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا دُونَ الْكُعُيْنِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۵۷۲، الترمذی: ۱۷۸۳، النسائی: ۲۰۶/۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد قوي]. [انظر: ۲۳۷۹۴، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۴۸]

(۲۳۶۳۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔
(۲۳۶۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَعْينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاسِهِ وَضَعَ يَدَهُ اليمنى تحت خَدِّهِ وَقَالَ رَبِّ يَعْينِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۳۹۸)].

(۲۳۶۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دھانا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھا کر جمع کرے گا۔
(۲۳۶۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدِهِ الْحَارِيَّةَ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا وَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَيْهِمَا يَعْنِي الشَّيْطَانُ [صححه مسلم (۲۰۱۷)]. [انظر: ۲۳۷۶۵].

(۲۳۶۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کھانے میں شریک ہوتے تو اس وقت تک
اپنے ہاتھ کھانے میں نہ ڈالتے جب تک ابتداء نبی ﷺ نہ فرماتے ایک مرتبہ اسی طرح ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں
شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی ﷺ
نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی ﷺ
نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے چنانچہ پہلے وہ اس
باندی کے ساتھ آیا تاکہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تاکہ اس
کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری
جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

(۲۳۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَتَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ [صححه مسلم (۲۹۳۴)].
[انظر: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۶۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کالی ہوگی اس کے بال اون کی مانند
ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۶۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ فَضَلْتُ هَذِهِ الْأُمَّةَ
عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ لَهَا الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَجُعِلَتْ صُفُوفُهَا عَلَى صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَا وَأَعْطِيتُ هَذِهِ الْأَيَّامَ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ مِنْ كُنْزِ نَعْتِ الْعَرَضِ لَمْ
يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۵۲۲)]، وابن عزيمة
(۲۶۳ و ۲۶۴)، وابن حبان (۱۶۹۷)].

(۲۳۶۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) مروی ہے کہ اس امت کو دیگر امتوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے اس
امت کے لئے روئے زمین کو سجدہ کا اور باعث طہارت بنایا گیا ہے اس کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ہیں یہ بات
نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اور اس امت کو سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عرش الہی کے نیچے ایک خزانے سے دی گئی ہیں اور مجھ سے
پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۳۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَهُ [صححه مسلم (۱۰۰۵) وابن حبان (۳۳۷۸)]. [انظر: ۲۳۷۶۲]

[۲۳۸۳۴، ۲۳۷۷۱]

(۲۳۶۳۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۳۳۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي فَلَمَّا خَضِرَ الْمَوْتُ قَالَ لِأَهْلِيهِ إِذَا آمَتُ فَأَخْرِقُونِي ثُمَّ أَطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رِيحٌ عَاصِفٌ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا قَالَ فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَدِهِ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَوْفُكَ قَالَ لِأَنِّي

لَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ [صححه البخاری (۶۴۸۰)، وابن حبان (۶۵۱)]. [راجع: ۲۳۶۳۸]

(۲۳۶۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہوں کے کام کرتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گمراہوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو پس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۳۳۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [انظر: ۲۳۸۳۴]

(۲۳۶۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پہلے امر نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیاء نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۳۳۶۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِينَ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَلَدِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ بَنَامُ الرَّجُلِ التَّوَمَةُ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَتْرَاهَا مِثْلَ أَتْرِ الْوَكَيْتِ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ أَتْرَاهَا مِثْلَ أَتْرِ الْمَجْلِيِّ كَجَمْرِ دَخَرَجْتَهُ عَلَى رَجُلِكَ تَرَاهُ مُتَبَرِّاً وَلَيْسَ بِهِ شَيْءٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ حَصَى لَدَخَرَجَهُ عَلَى رَجُلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَكَايَبُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يَقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجَلْتَهُ وَأَخْرَقَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ عَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَالِي أَبْكُمْ بَابِعْتُ لَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِهَرْدَتِهِ عَلَى دِينِهِ وَلَنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لِهَرْدَتِهِ عَلَى سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ

لَا تَبَايَعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا [صححه البخاری (۶۴۹۷) ومسلم (۱۴۳) وابن حبان (۶۷۶۲)] [انظر: ۲۳۶۴۵،

[۲۳۸۲۳، ۲۳۶۴۶]

(۲۳۶۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ امانت انسان کے دلوں کے وسط میں اتری، پھر قرآن اترتا تو لوگوں نے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا، پھر نبی ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کو نکال لیا جائے گا اور وہ صرف ایک نقطے کے برابر اس کے دل میں باقی رہ جائے گی، پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے باقی ماندہ امانت بھی نکال لی جائے گی اور وہ ایسے مدہ جائے گی جیسے کسی شخص کے پاؤں پر کوئی چھالا پڑ گیا ہو اور تم اس پر کوئی انگارہ ڈال دو تو وہ تمہیں پھولا ہوا نظر آئے گا لیکن اس میں کچھ نہیں ہوتا، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کنکریاں لے کر اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا۔

اس کے بعد لوگ ایک دوسرے سے خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، حتیٰ کہ یوں کہا جایا کرے گا کہ بخوفاں میں ایک امانت دار آدمی رہتا ہے اسی طرح یوں کہا جائے گا کہ وہ کتنا مضبوط، ظرف والا اور عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا، اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ جب میں کسی سے بھی خرید و فروخت کرنے میں کوئی پرواہ نہ کرتا تھا، کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی بنیاد پر اسے واپس لوٹا دیتا تھا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو وہ اپنے گورنر کی بنیاد پر واپس کر دیتا تھا، لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں آدمی سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

(۳۶۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۶۴۴]۔

(۲۳۶۴۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۶۴۴]۔

(۲۳۶۴۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلَ حُذَيْفَةُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي مِمَّا بَلَى أَبْوَابَ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَلَا السُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ هَذِهِ صَلَاتُكَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ لَكَ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَهَذِهِ صَلَاتُكَ لَمُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي لَفَعْنَا عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ ثُمَّ أَتَانَا عَلَيْهِ يَعْلَمُهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْفَفُ فِي

صَلَّاهُ وَإِنَّهُ لَشَيْءٌ الرَّكُوعُ وَالسُّجُودُ [صححه البخاری (۷۹۱)، وابن حبان (۱۸۹۴)].

(۲۳۶۲۷) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کامل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرنے جو نبی ﷺ کو عطا فرمائی گئی تھی پھر وہ اسے نماز سکھانے لگے اور فرمایا انسان نماز ہلکی پڑھے لیکن رکوع و سجود مکمل کرے۔

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضُوا إِلَيَّ كُمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ فَلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ الثَّانِيَةِ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ لَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْتَلُوا قَالَ فَاثْبِتْنَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا [صححه البخاری (۳۰۶۰)، ومسلم (۱۴۹)، وابن حبان (۶۲۷۳)].

(۲۳۶۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلام کے نام لیا افراد کو شمار کر کے ان کی تعداد مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی خطرہ ہے جبکہ ہم تو چھ سے سات سو کے درمیان ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے کہ تمہاری آزمائش کی جائے چنانچہ ہمارا امتحان ہوا تو ہم میں سے ہر آدمی چھپ کر ہی نماز پڑھ سکتا تھا۔

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ يَكْذِبُونَ وَيُظْلِمُونَ فَمَنْ صَلَّاهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّاهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يَعْصِهِمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَإِنَّا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ

(۲۳۶۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد کچھ ایسے امراء بھی آئیں گے جو دروغ بیانی سے کام لیں گے اور ظلم کریں گے، سو جو آدمی ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کو سچ قرار دے گا اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ اور ظلم پر ان کی مدد نہ کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی آئے گا۔

(۲۳۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوِدِّ بْنِ أَحْنَفَ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ فَانْفَتَحَ الْبَقَرَةُ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ رَأْسَ الْإِمَامَةِ فَقُلْتُ يَرْجِعُ ثُمَّ مَضَى

آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ قَالَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ قَالَ وَكَانَ رُكُوعُهُ بِمَنْزِلَةِ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ وَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ [صححه مسلم (۷۷۲) وابن خزيمة (۵۴۲) وابن حبان (۱۸۹۷)] [راجع: ۲۳۶۲۹]

(۲۳۶۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بِلَالٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ وَعَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ وَعَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلٍ الْفَقَارِيُّ قَالُوا خَرَجَ عَلَيْنَا حَدِيثُهُ وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَكَلِمُونَ كَلَامًا إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاقَ

(۲۳۶۵۱) مشہد تابعین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم باتیں کر رہے تھے وہ فرمانے لگے کہ تم لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ شمار کرتے تھے۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ حَدِيثِهِ فِي الَّذِي يَقْعُدُ فِي وَسْطِ الْحُلُقَةِ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ أَوْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم (۴/۲۸۱)].

وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۸۲۶، الترمذی: ۲۷۵۳). [راجع: ۲۳۷۹۸].

(۲۳۶۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔

(۲۳۶۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ قَاهْوَى إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي جُئْتُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ [صححه

مسلم (۳۷۲)، وابن حبان (۱۳۶۹)]. [انظر: ۲۳۸۱۱].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی

نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں نبی ﷺ نے فرمایا

مومن ناپاک نہیں۔

(۲۳۶۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانْ [قال الألبانی: صحیح]

(أبو داود: ۴۹۸۰). قال شعيب: صحيح وإسناده ثقات غير أنه منقطع. [انظر: ۲۳۷۲۷، ۲۳۷۷۳].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي صُهَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ بِلَالِ الْعَمَّاسِيِّ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أُخْبِيَةُ بَعْدَ أُخْبِيَةٍ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ مَا يُدْفَعُ عَنْهُمْ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَهْلِ هَذِهِ الْأُخْبِيَةِ وَلَا يُرِيدُ بِهِمْ قَوْمٌ سِوَانَا إِلَّا أَنَا هُمْ مَا يَشْفَلُهُمْ عَنْهُمْ

(۲۳۶۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی ﷺ کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی۔

(۲۳۶۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِبَدْرٍ قَرَدَ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا يُوَارِي الْعُدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ تَكَصَّ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى [راجع: ۲۰۶۳].

(۲۳۶۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”ذی قرد“ تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ اٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۳۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِ سَتَانَ فَقَالَ أَهْلُكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَقَالَ سُفْيَانُ قَوْصَفَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [صححه ابن خزيمة (۱۳۴۳)، وابن حبان (۱۴۵۲) و (۲۴۲۵) والحاكم (۳۳۵/۱). قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۲۴۶).

النسائی: ۱۶۷/۳ و (۱۶۸)]. [انظر: ۲۳۷۸۱].

(۲۳۶۵۷) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، پھر انہوں نے بعینہ وہی طریقہ بیان کیا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(۲۳۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاخِ وَآيَةِ الذَّمِّ وَالْفِضْيَةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَتَا فِيهِ الْآخِرَةِ [انظر: ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۹۳، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۵۸].

(۲۳۶۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ الْقُبَيْسِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْقُبَيْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّعْيِ [قال الترمذی: حسن صحيح، قال الألبانی حسن (ابن ماجہ ۱۴۷۶، الترمذی: ۹۸۶)، إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۳۸۴۸].

(۲۳۶۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے مرنے کا چیخ و پکار کے ساتھ اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(۲۳۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخاری (۶۳۱۲)، وابن حبان (۵۵۳۲ و ۵۵۳۹)].
[انظر: ۲۳۶۷۵، ۲۳۷۶۱، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً أَمِينًا قَالَ سَأَبَعْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ [صححه البخاری (۳۷۴۵)، ومسلم (۲۴۲۰)، وابن حبان (۶۹۹۹)]. [انظر: ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی

کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرائٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكُذِبْنِي يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عِنْدَ أَجْعَارِ الْيَمَاءِ فَقَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ لَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلَى حَرْفٍ فَلْيُقْرَأْ كَمَا عَلِمَ وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفَ لَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [انظر: ۲۳۸۰، ۲۳۸۱]

(۲۳۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین نبی ﷺ سے ملاقات کے لئے آئے اس وقت نبی ﷺ "اجار الماء" نامی جگہ میں تھے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کے لوگ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں ان میں سے جو شخص کسی خاص قراءت کے مطابق اسے پڑھنا چاہے تو اسی طرح پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہو اور اس سے رجوع نہ کرے۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا لَمَّا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ حِفْظُهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَالَ حُذَيْفَةُ لَأَرَى أَشْيَاءَ قَدْ كُنْتُ نُسِيْتُهَا فَأَعْرِفُهَا كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ قَدْ كَانَ غَائِبًا عَنْهُ يَرَاهُ فَيَعْرِفُهُ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً قَرَأَهُ فَعَرَفَهُ [صححه البخاری (۶۶۰۴)، ومسلم (۲۸۹۱)، وابن حبان (۶۶۳۶)، والحاكم (۴/۸۸۷)] [انظر: ۲۳۶۹۸، ۲۳۷۸۷]

(۲۳۶۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۳۳۶۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ هَلَالٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْحَصَا فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ [انظر: ۲۳۸۱۲]

(۲۳۶۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ ننگر یوں (کو دوران نماز برابر کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(۳۳۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فَيَكُنْ فَاثْعَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عُمَارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَلُّوهُ [قال الألبانی: (ابن

ماحة: ۹۷، الترمذی: ۳۶۶۲ و ۳۶۶۳۔ قال شعيب: حسن بطرقه وشواهدہ دون (تمسکوا عمار) وهذا إسناد

ضعیف۔ [راجع: ۲۳۶۳۴]۔

(۲۳۶۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دواؤں کی بیرونی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور امین مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۳۳۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْبَةَ عَنِ ابْنِ لُحْدَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْهُ وَلَدَهُ وَلَدَهُ وَلَدَهُ [انظر: ۲۳۷۸۶]۔

(۲۳۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۳۳۶۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رَزِينُ بْنُ حَبِيبٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِي الرَّقَادِ الْقُبَيْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْتَكُمْ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ بِهَا مُنَافِقًا وَإِلَى لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فِي الْمَجْلِسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ [راجع: ۲۳۷۰۱]۔

(۲۳۶۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دسیوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔

(۳۳۶۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أَيْضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجِجُ فَإِنْ أَذْرَكْنِ وَاحِدًا مِنْكُمُ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأْطِءْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غُلِظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كِتَابٌ وَغَيْرُ كِتَابٍ [صححه مسلم (۲۹۳۴)]

[انظر: ۲۳۸۳۲، ۲۳۷۲۷]۔

(۲۳۶۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھرتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ شمشاد پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر

ایک موٹا ناخنہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب وغیرہ کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۶۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ أَمْسَ سَأَلَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ فَقَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ بَلْكَ أَسْأَلُ بَلْكَ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ أَلَيْ تَمُوجُ مَوْجُ الْبَحْرِ قَالَ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ وَطَنَنْتُ أَنَّهُ يَأْتِي بِرُبْدٍ قُلْتُ أَنَا قَالَ لِي أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ قُلْتُ تَعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرَضُ الْحَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نُكْتَةُ بَيْضَاءٍ وَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نُكْتَةُ سَوْدَاءٍ حَتَّى يَصِيرَ الْقَلْبُ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّفَا لَا يَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدَ مُرْبَدٍّ كَالْكُوزِ مُجْبِجًا وَأَمَّا كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ [صححه البخارى (۵۲۵)، ومسلم (۱۴۴)]. [انظر: ۲۳۶۶۴، ۲۳۸۳۳].

(۲۳۶۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گذشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں، ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جو دل ان سے نامانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہو اسے کوئی فتنہ ”جب تک آسمان وزمین رہیں گے“ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کنوڑے کو اوندھا دے اور پھیلادے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اس کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتَهُ إِلَّا

اَتَى لَمْ اَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ [صححه مسلم (۲۸۹۱)].

(۲۳۶۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کے متعلق بتا دیا ہے اور اس کے متعلق کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے نبی ﷺ سے پوچھ نہ لی ہو البتہ یہ بات نہیں پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکال دے گی۔

(۲۳۶۷۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ وَابُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالَ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلْنَا ثُمَّ قُلْنَا أَتَيْتُكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثٍ حَذِيفَةُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى فَلَايِلَيْنِ وَغَلَّتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَبَا مُوسَى فَأَذِنَ لَنَا فَقَدْخَلْنَا الْكُوفَةَ بَاكِراً مِنَ النَّهَارِ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي إِنِّي دَاخِلُ الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيهِ حَلَقَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُؤُوسُهُمْ يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبْصَرِي أَنْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ لَوْ كُنْتُ كُوفِيًّا لَمْ تَسْأَلْ عَنْ هَذَا هَذَا حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ لَفَدَنُوتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْقِيَنِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ يَا حَذِيفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هَذَانِ عَلَى دَخْنٍ وَجَمَاعَةٍ عَلَى أَقْدَاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدْنَةُ عَلَى دَخْنٍ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الْإِدَى كَأَنَّهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةُ عَمِيَاءَ صَمَاءَ عَلَيْهَا دُعَاءُ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَنْ تَمُوتَ يَا حَذِيفَةُ وَأَنْتَ عَاصُ عَلَى جِدْلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ [انظر: ۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۴].

(۲۳۶۷۱) نصر بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بنو لیت کے ایک گروہ کے ساتھ یسکری کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا بنو لیت ہیں ہم نے ان کی خیریت دریافت کی اور انہوں نے ہماری خیریت معلوم کی پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کوفہ میں جانور بہت مہنگے ہو گئے تھے میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی انہوں نے ہمیں اجازت دے دی چنانچہ ہم صبح سویرے کوفہ پہنچ گئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں مسجد کے اندر ہوں جب بازار کھل جائے گا تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔

میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں وہ ایک آدمی کی

حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو دیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو دیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ لِيَاكِلِيَ سَارَ النَّاسُ إِلَى عُمَانَ فَقَالَ يَا رَبِيعُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أُمِّ بَالِغٍ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَمِعْتُ رَجُلًا فِيمَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [انظر: ۲۳۶۷۲، ۲۳۸۴۵، ۲۳۶۷۷]

(۲۳۶۷۲) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بیانا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟ میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ بْنُ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ أَتَاهُ بِالْمَدَائِنِ

لَفْظُ كَرِهَ [راجع: ۲۳۶۷۲]۔

(۲۳۶۷۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى حَدِيقَةِ بْنِ الْيَمَانِ وَهُوَ يُعَدُّ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ فَأَنْطَلَقْتُ أَوْ انْطَلَقْنَا فَلَقِينَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى بَيْتِ الْمُقَدِّسِ فَلَمْ يَدْخُلَاهُ قَالَ قُلْتُ بَلْ دَخَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتِيذٍ وَصَلَّى فِيهِ قَالَ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَذْرِي مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ فَمَا عَلِمُكَ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ لَيْلَتِيذٍ قَالَ قُلْتُ الْقُرْآنُ يُخْبِرُنِي بِذَلِكَ قَالَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فَلَحَ أَقْرَأَ قَالَ فَقَرَأْتُ سُبْحَانَ الَّذِي أُسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَلَمْ أَجِدْهُ صَلَّى فِيهِ قَالَ يَا أَصْلَحُ هَلْ تَجِدُ صَلَّى فِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَاللَّهِ مَا صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتِيذٍ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً فِيهِ كَمَا كُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً فِي الْبَيْتِ الْعَتِيبِ وَاللَّهُ مَا زَايَلَا الْبَرَّاقَ حَتَّى لُفَّتَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْآخِرَةَ أَجْمَعَ ثُمَّ عَادَا عَوْدَهُمَا عَلَى بَذْنِهِمَا قَالَ ثُمَّ صَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ قَالَ وَيُحَدِّثُونَ أَنَّهُ لَرَبَطَهُ لِيَفْرَ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ قَالَ قُلْتُ أَيْ عَبْدِ اللَّهِ أَيْ ذَاتِ الْبَرَّاقِ قَالَ ذَاتُ الْبَرَّاقِ طَوِيلٌ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ الْبَصَرِ [صححه ابن حبان (۴۵)، والحاكم (۳۵۹/۲)، قال الألبانی: حسن الإسناد (الترمذی: ۳۱۴۷)]۔ [انظر: ۲۳۷۰۹، ۲۳۷۲۱]۔

[۲۳۷۲۲، ۲۳۷۲۳]۔

(۲۳۶۷۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی ﷺ بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سنبھلے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی اسری بعبدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سنبھلے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان

کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا میں نے پوچھا اے ابو عبد اللہ! براق کس قسم کا جانور تھا؟ فرمایا سفید رنگ کا ایک لمبا جانور تھا جس کا قدم تا حدنگاہ پڑتا تھا۔

(۲۳۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِمْنَا أَنْ يَقُولَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]۔

(۲۳۶۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۶۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفْضُ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الشَّاسِعَةِ كَفَضْلِ الْغَارِ عَلَى الْقَاعِدِ [انظر: ۲۳۶۷۷]۔

(۲۳۶۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ رَبِيعٍ أَنَّهُ أَتَى حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَزُورُهُ وَيَزُورُ أُخْتَهُ قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ يَا رَبِيعُ أَخْرَجَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ نَعَمْ فَسَمِيَ نَفَرًا وَذَلِكَ فِي زَمَنِ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لِقَى اللَّهَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲]۔

(۲۳۶۷۷) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا بوجھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟

میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتادیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۳۳۶۷۸) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا أَعْطَاهُ فَأَعْطَى الْقَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ خَيْرًا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِنْ أَجُورٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرُ مُنْتَقِصٍ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ شَرًّا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهُ وَمِنْ أَوْزَارٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرُ مُنْتَقِصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا (۲۳۶۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں کسی شخص نے لوگوں سے ”سوال“ کیا، لوگ رکے رہے، پھر ایک آدمی نے اسے کچھ دے دیا اور پھر سب لوگ اسے دینے لگے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کوئی عمدہ طریقہ رائج کرتا ہے، اسے اس کا اجر بھی ملتا ہے اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی، اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کرتا ہے، اس میں اس کو بھی گناہ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

(۳۳۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكِرْدَنٍّ عَلَى الْحَوْضِ أَقْوَامٌ فَيُخْتَلَجُونَ دُونِي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي رَبِّ أَصْحَابِي لِيَقَالَ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُمْ بَعْدَكَ [صححه مسلم (۲۲۹۷)]. [انظر: ۲۳۷۸۵، ۲۳۷۲۶].

(۲۳۶۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کر دوں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۳۳۶۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا أَسْرَهُ إِلَيَّ لَمْ يَكُنْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرِي وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ سُنِلَ عَنْ الْفِتَنِ وَهُوَ بَعْدَ الْفِتَنِ فِيهِنَّ ثَلَاثٌ لَا يَذَرُنَّ شَيْئًا مِنْهُنَّ كَرِيحِ الصَّبْفِ مِنْهَا صِفَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حَذِيفَةُ فَلَقَّبَ أَوْلِيكَ الرَّهْطُ كُلَّهُمْ غَيْرِي [صححه مسلم (۲۸۹۱) وابن حبان (۶۶۳۷)]. [انظر: ۲۳۸۵۳، ۲۳۶۸۱].

(۲۳۶۸۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے

متعلق تمام لوگوں کو

کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں میں اس میں موجود تھا نبی ﷺ سے فتوں کے متعلق سوالات پوچھے جارہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شمار کروارہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۶۸۱) حَدَّثَنَا قُزَّارَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ فَلَمْ يَكُنْ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۶۸۰]۔

(۲۳۶۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَوْلَى شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ

الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵]۔

(۲۳۶۸۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے

تمہارے پاس لے آئے، اسے کھاؤ۔

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ مَوْلَى

شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵]۔

(۲۳۶۸۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے

تمہارے پاس لے آئے، اسے کھاؤ۔

(۲۳۶۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷]۔

(۲۳۶۸۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴]۔

(۲۳۶۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ

وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴]۔

(۲۳۶۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ ۷۷۶ مُسْنَدُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۲۳۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَلَدَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۶۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَرَ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ زَائِدَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدُّوَلِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخُو حُدَيْفَةَ قَالَ حُدَيْفَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۳۱۹). إسناده ضعيف].

(۲۳۶۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو نماز پڑھتے تھے۔

(۲۳۶۸۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ لِحُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّعْيَ الطَّوَالَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لَمَنُ حَمْدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ فَانْصَرَفَ وَقَدْ كَادَتْ تَنْكَبِرُ رِجْلَايَ [انظر: ۲۳۶۸۰، ۲۳۶۷۰۰].

(۲۳۶۸۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سراٹھا کر ”سمع الله لمن حمده“ کہتے، پھر فرماتے ”الحمد لله ذی الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(۲۳۶۹۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُؤْخَذَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ [انظر: ۲۳۶۷۱].

(۲۳۶۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۶۹۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي عَمْرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُؤْخَذَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ [انظر: ۲۳۶۷۱].

وَيُوتُ دُنْيَاكُمْ شِرَارَكُمْ

(۲۳۶۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کرو، تم لوگوں سے لڑنے نہ لگو اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ ہوں گے۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا سَلَمَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكْعُ بْنُ لُكْعٍ

[قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۰۹). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۶۹۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دنیا میں سب سے زیادہ سعادت مند آدمی کمینہ بن کمینہ نہ ہو جائے۔

(۲۳۶۹۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي وَإِلِهِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَالُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَنَا لِفِتْنَةٍ بَعْضُكُمْ أَخَوْفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَلَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَالِ

(۲۳۶۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے دجال کا تذکرہ ہو رہا تھا نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے حق میں دجال کے فتنے سے زیادہ آپس کے فتنے سے خطرہ ہے جو شخص دجال کے فتنے سے قبل اس فتنے سے بچ گیا تو وہ فتنہ دجال سے بھی بچ جائے گا اور جب سے دنیا بنی ہے ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

(۲۳۶۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ مُنْذُ نَحْوِ سِتِينَ سَنَةً عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأُمَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [مجمع: ۲۳۶۳۶]

(۲۳۶۹۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۶۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادٍ بْنُ لَقِيطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ عَلِمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُحْلِيهَا لَوْفُهَا إِلَّا هُوَ وَلَكِنْ أَخْبِرُكُمْ بِمَشَارِيعِهَا وَمَا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهَا إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةٌ وَهَرَجًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَأَلْهَرْجُ مَا هُوَ قَالَ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ وَيُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا

(۲۳۶۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا البتہ میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتائے دیتا ہوں اور یہ کہ

اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَرْفَعُ إِلَى عُثْمَانَ الْأَحَادِيثَ مِنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ يَعْنِي نَمَامًا [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۶۹۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ سَأَلَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَزِينُ الْمُحَنَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو الرُّقَادِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ وَآنَا غُلَامٌ فَلَدِفْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ كَانَ الرَّجُلُ لَيَنْكَلِمَ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعِدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَحَاضُنَّ عَلَى الْخَيْرِ أَوْ لَيُسْحِتَنَّكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا بِعَذَابٍ أَوْ لَيُؤْمِرَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ ثُمَّ يَدْعُو خِيَارَكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۶۷]۔

(۲۳۷۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دسیوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔
تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ يَشْوُصُ فَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۷۰۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷.۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي الدَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالذِّيَّاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [صححه البخاری (۵۴۲۶) ومسلم (۲۰۶۷)] قال الترمذی: حسن صحيح. [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷.۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم و دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۷.۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي قُرَازَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَابٍ قَدْ احْتَرَشَهَا قَالَ فَجَعَلَ يَقْلِبُ ضَبًّا مِنْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسَخَّتٌ قَالَ وَاكْبَرُ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَذْرِي مَا فَعَلْتُ قَالَ وَمَا أَذْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا وَقَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَذَكَرَ شَيْئًا نَحْنُوا مِنْ هَذَا قَالَ قَلَمَ بِأَمْرِهِ وَلَمْ يَنْهَ أَحَدًا [راجع: ۱۸۰۹۲].

(۲۳۷.۵) حضرت ثابت بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گدوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گدوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۲۳۷.۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْحٍ حَتَّى أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرٍّ لَا تَدْعُ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ عَبْدًا صَالِحًا إِلَّا قَتَلْتَهُ وَأَهْلَكَتَهُ حَتَّى يَذَرِكَهَا اللَّهُ بِحُجُودٍ مِنْ عِبَادِهِ فَيَذَلُّهَا حَتَّى لَا تَمْنَعَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ

(۲۳۷.۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے، حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا۔

(۲۳۷.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَمُضَرٍّ آيَتُهُ أَكْثَرُ أَوْ قَالَ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ

(۲۳۷.۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلا اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھڑک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲۳۷.۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْ حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَابِلَةٌ وَمُضَرٌّ فَلَذَكَرَهُ وَكَذَلِكَ قَالَ يُونُسُ. كَمَا قَالَ عَفَّانُ [انظر: ۲۳۷۳۶، ۲۳۸۴۴].

(۲۳۷.۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷.۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَبَّحَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ لِيَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ رَأْيَا رَأَيْتُمُوهُ أَمْ شَيْئًا عَهْدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَأَنَّهُ وَلَكِنَّ حُذَيْفَةَ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا مِنْهُمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجَأَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ [راجع: ۱۹۰۹۱].

(۲۳۷.۸) قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو یقظان! یہ بتائیے کہ جس مسئلے میں آپ لوگ پڑ چکے ہیں، وہ آپ کی اپنی رائے ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص وصیت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصوصیت کے ساتھ ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی جو عام لوگوں کو نہ کی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میری امت میں بارہ منافق ہوں گے، ان میں سے آٹھ لوگ وہ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے اور نہ اس کی مہک پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔

(۲۳۷.۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَمْ يَصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُتِبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۷.۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہ نماز فرض ہو جاتی۔

(۲۳۷.۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ مِثْلَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدْكَ اللَّهُ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعُقَبَةِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ إِنْ كُنَّا نُخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ فَقَالَ الرَّجُلُ كُنَّا نُخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ قَالَ فَإِنْ كُنْتُ مِنْهُمْ وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حُرِبَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْأَشْهَادُ وَعَدْنَا ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ كَانَ فِي حَرِّهِ قَمَشَى فَقَالَ لِلنَّاسِ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ [صححه مسلم (۲۷۷۹)] [انظر: ۲۳۷۸۷، ۲۳۸۰۱].

(۲۳۷۱۰) ابوالطفیل کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ معمولی سی تکرار ہو گئی تھی جیسا کہ لوگوں میں ہو جاتی ہے انہوں نے پوچھا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے لوگ کتنے تھے؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب یہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو آپ انہیں بتا دیجئے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ چودہ آدمی تھے اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو ان کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں بارہ آدمی دنیا کی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن اللہ اور اس کے رسول کے لئے جنگ ہیں۔

اور تین لوگوں کی طرف سے عذر بیان کیا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم نے نبی ﷺ کے منادی کا اعلان نہیں سنا تھا اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ لوگ کیا چاہتے ہیں اس کی وضاحت ابواحمد کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملا مت کی۔

(۲۳۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَا أَحْبَبْتُ بَعْدَ أَحَبِّيهِ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ يُدْفَعُ عَنْهَا مِنَ الْمَكْرُوهِ أَكْثَرَ مِنْ أَحَبِّيهِ وَضَعْتُ فِي هَذِهِ الْبُقْعَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ الْيَوْمَ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَتَأْتُونَ أُمُورًا إِنَّهَا لَفِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاقُ عَلَى وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۶۵۵]۔

(۲۳۷۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی ﷺ کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی اور فرمایا اے گردو عرب! آج کل لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ شمار کرتے تھے۔

(۲۳۷۱۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَحَشَتْهُمْ النَّارُ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ [النظر: ۲۳۸۱۷ و ۲۳۸۱۸]۔

(۲۳۷۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۷۱۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ نُعَيْمٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَسَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَقَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ

حَسَنُ ابْتِغَاءٍ وَجِهَ اللَّهُ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجِهَ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجِهَ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(۲۳۷۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی ﷺ کے لئے مکہ بنا رکھا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص (رضاء الہی کے لئے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرے اور اس کی زندگی اسی اقرار پر ختم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۳۷۱۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَتِمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَقَامٌ [صححه مسلم (۱۰۵)]. [انظر: ۲۳۷۷۹، ۲۳۷۵۱، ۲۳۸۴۲]

(۲۳۷۱۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ [انظر: ۲۳۷۹۰، ۲۳۸۴۰]

(۲۳۷۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ قَوْمًا تَدْعُوهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۹۰]

(۲۳۷۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا السَّفَرِيُّ بْنُ نُسَيْرٍ الْأَزْدِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي شَرٍّ فَلَمَّحَ اللَّهُ بِذَلِكَ الشَّرِّ وَجَاءَ بِالْخَيْرِ عَلَى يَدَيْكَ فَهَلْ بَعْدَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا هُوَ قَالَ فَتَنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا تَأْتِيكُمْ مُشْتَبِهَةٌ كَوُجُوهِ الْبَقَرِ لَا تَدْرُونَ أَيُّهَا مِنْ أَى (۲۳۷۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شر میں تھے اللہ نے آپ

کے ذریعے اسے دور فرمادیا اور آپ کے ہاتھوں خیر کا دور دورہ فرمادیا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاریک رات کے حصوں کی طرح فتنے رونما ہوں گے جو پے درپے آئیں گے اور تم پر اس طرح اشتباہ ہو جائے گا جیسے گائے کے چہرے ہوتے ہیں اور تم ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ معلوم نہیں کر سکو گے۔

(۲۳۷۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمِّي مِنْدُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مِنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَنَالَتْ مِنِّي وَسَبَّتَنِي قَالَ فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي فَإِنِّي أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَلَّى مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ حُذَيْفَةُ قَالَ مَا لَكَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأَمِّكَ ثُمَّ قَالَ أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قَبْلُ قَالَ بَلَى قَالَ فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْطِ الْأَرْضَ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُسَرِّبَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [صححه ابن خزيمة (۱۱۹۴)، وابن حبان (۶۹۶۰ و ۷۱۲۶)، والحاكم (۱۵۱/۳)، قال الترمذی: حسن غریب، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۷۸۱)، [النظر: ۲۳۸۲۹].

(۲۳۷۱۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں، میں نے ان سے کہا کہ پیچھے ہٹیں، میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں، مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے میں بھی پیچھے ہولیا، راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے، جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا، نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ ہوں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اتر ا تھا، اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ خواتین جنت کی سردار ہیں۔

(۲۳۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو سُوْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ تَبِعْتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ يَدْخُلُ بَعْضُ حُجْرِهِ فَقَامَ وَأَنَا خَلْفَهُ كَأَنَّهُ يَكَلِّمُ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ قَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ حَدِيثُهُ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ كَانَ مَعِيَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ يَسْأَلُنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ فَاسْتَغْفِرْ لِي وَلِأُمَّيْ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حَدِيثُهُ وَلِأُمَّيْ

(۲۳۷۱۹) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ہمراہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر ان کے پیچھے ہولیا راسے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حدیفہ ہوں نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا تھا اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں۔

(۲۳۷۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ قَالُوا هَذَا مُبَلِّغُ الْأُمَرَاءِ قَالَ حَدِيثُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ قَنَاتُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۳۶۳۶]

(۲۳۷۲۰) حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيثِهِ بَنِي الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبَرَّاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أبيض طَوِيلُ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ فَلَمْ نَزَالِ ظَهَرُهُ أَنَا وَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَفُتِحَتْ لَنَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَالَ حَدِيثُهُ بَنِي الْيَمَانِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ زُرُّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتُ قَالَ حَدِيثُهُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَعْرِفُ اسْمَكَ فَقُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّيْتُ قَالَ فَقُلْتُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ قَالَ فَبَهِلَ تَجَدُّهُ صَلَّيْتُ لَوْ صَلَّيْتُ لَصَلَّيْتُ فِيهِ كَمَا تَصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ زُرُّ وَرَبَّطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرَبِّطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ مِنْهُ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴]

(۲۳۷۲۱) زُر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ

بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی ﷺ بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سنبھ! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے، میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے، تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ، اب جو میں نے ”سبحان الذی اسری بعبده“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سنبھ! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا انہی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا، بخدا وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے، پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے، پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دہان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۲۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنِيتُ بِالْبَرَاقِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَقَالَ عَفَّانُ وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ [راجع: ۲۳۶۷۴]

(۲۳۷۲۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۲۳) حَدَّثَنَا يَنْفَعُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ قَالَ فَقَى مِنَّا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لِحَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَتُهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَجْهَدُ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَدْرَكْنَاهُ مَا تَرَكْنَاهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَلَجَعَلْنَاهُ عَلَى أَعْنَاقِنَا قَالَ فَقَالَ حَذِيفَةُ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ هَوْبًا ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرُ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ يَشْرُطُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَرْجِعُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَمَا قَامَ رَجُلٌ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوْبًا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرُ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ ثُمَّ يَرْجِعُ يَشْرُطُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّجْعَةَ أَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَعَ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَشِدَّةِ الْجُوعِ وَشِدَّةِ الْبُرْدِ فَلَمَّا لَمْ يَهْمُ أَحَدٌ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لِي بَدٌّ مِنَ الْقِيَامِ حِينَ دَعَانِي فَقَالَ يَا حَذِيفَةَ فَادْخُلْ فِي الْقَوْمِ فَانْظُرْ مَا يَفْعَلُونَ وَلَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنَا قَالَ فَذَهَبْتُ فَدَخَلْتُ فِي الْقَوْمِ وَالرَّيْحُ وَجُودُ اللَّهِ تَفَعَّلَ مَا تَفَعَّلَ لَا تَقْرُ لَهُمْ قَدْرٌ وَلَا نَارٌ وَلَا بِنَاءٌ فَقَامَ أَبُو سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لِيَنْظُرْ أَمْرٌ مِنْ جَلِيلِهِ فَقَالَ حَذِيفَةُ فَأَخَذْتُ بِيَدِ الرَّجُلِ الَّذِي إِلَى جَنْبِي فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ مَا أَصْبَحْتُمْ بِدَارٍ مُقَامٍ لَقَدْ هَلَكَ الْكُرَاعُ وَأَخْلَقْتَنَا بَنُو قُرَيْظَةَ بَلَعْنَا مِنْهُمْ الَّذِي نَكْرَهُ وَلَقِينَا مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ مَا تَرَوْنَ وَاللَّهِ مَا تَطْمَئِنُّ لَنَا قَدْرٌ وَلَا تَقُومُ لَنَا نَارٌ وَلَا يَسْمَسُكَ لَنَا بِنَاءٌ فَارْتَحِلُوا فَإِنِّي مَرْتَحِلٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى جَمِيلِهِ وَهُوَ مَعْقُولٌ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ ثُمَّ ضَرْبُهُ فَوَثَبَ عَلَى ثَلَاثٍ فَمَا أَطْلَقَ عِقَالَهُ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ وَلَوْ لَا عَهْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي وَلَوْ شِئْتُ لَقَتَلْتُهُ بِسَهْمٍ قَالَ حَذِيفَةُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَصْلِي فِي مِرْطٍ لِبَعْضِ نِسَائِهِ مَرَحِلٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ أَذْخَلَنِي إِلَى رَحْلِهِ وَطَرَحَ عَلَيَّ طَرَفَ الْمِرْطِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ وَإِنَّ لَفِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ وَسَمِعْتُ غَطْفَانَ بِمَا فَعَلْتُ قُرَيْشٌ وَانْشَمَرُوا إِلَى بِلَادِهِمْ

(۲۳۷۲۳) محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم اہل کوفہ میں سے ایک نوجوان نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرف صحبت حاصل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں بھتیجے! اسائل نے پوچھا کہ آپ لوگ کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیتے تھے اسائل نے کہا بخدا! اگر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیتے تو انہیں زمین پر نہ چلنے دیتے بلکہ اپنی گردنوں پر بٹھا لیتے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! بخدا ہم نے غزوہ خندق کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی تاریکی میں عشاء کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون آدمی جا کر دشمنوں کے حالات کا جائزہ لے کر آئے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وعدہ کیا کہ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا، رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر وہی اعلان کیا اور اس مرتبہ فرمایا کہ وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر بھی شدت خوف، بھوک اور سردی کی شدت سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔

جب کوئی بھی کھڑا نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس وقت میرے لئے کھڑے ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کے کیا حالات ہیں اور واپس ہمارے پاس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا، چنانچہ میں چلا گیا اور دشمن کے لشکر میں گھس گیا، جہاں ہوائیں اور اللہ کے لشکر اپنا کام کر رہے تھے اور ان کی کوئی ہنڈیا، آگ اور خیمہ ٹھہر نہیں پا رہا تھا، یہ دیکھ کر ابوسفیان بن حرب کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے گروہ قریش! ہر آدمی دیکھ لے کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہے؟ (کہیں کوئی جاسوس نہ ہو) اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا

کہ میں فلاں بن فلاں ہوں، پھر یوسفیان کہنے لگا اے گروہ قریش! بخدا اس جگہ تمہارے لئے مزید ٹھہرنا ناممکن نہیں رہا، موسیٰ ہلاک ہو رہے ہیں، بنو قریظہ نے بھی ہم سے وعدہ خلائی کی ہے اور ہمیں ان کی طرف سے ناپسندیدہ حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس ہوا سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تم دیکھ ہی رہے ہو کہ کوئی ہانڈی ٹھہر نہیں پاری، آگ جل نہیں رہی اور خیمے اپنے جگہ کھڑے نہیں رہ پارہے اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ تم لوگ واپس روانہ ہو جاؤ اور میں تو واپس جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اپنے گھوڑے کی طرف چل پڑا جو رسی سے باندھا گیا تھا اور اس پر سوار ہو کر ایڑ لگا دی، وہ تین مرتبہ اچھلا لیکن جب اس نے رسی چھوڑی تو وہ کھڑا ہو گیا، اگر نبی ﷺ نے مجھے نصیحت نہ کی ہوتی کہ کوئی نیا کام نہ کرنا جب تک میرے پاس واپس نہ آ جاؤ اور پھر میں چاہتا تو اپنا تیر مار کر اسے قتل کر سکتا تھا، پھر میں نبی ﷺ کی طرف واپس روانہ ہو گیا، نبی ﷺ اس وقت اپنی کسی زوجہ محترمہ کی بالوں سے بنی ہوئی چادر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے اپنے خیمے میں ہی بلالیا اور چادر کا ایک کوننا مجھ پر ڈال دیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا جبکہ میں خیمے ہی میں رہا، جب سلام پھیر چکے تو میں نے نبی ﷺ کو ساری بات بتادی اور بنو غطفان کو جب پہنچا کہ قریش نے کیا کیا ہے تو وہ اپنے علاقے میں ہی واپس رک گئے۔

(۲۳۷۲۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ كُنْتُ فِي جَنَازَةِ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ سَمِعْتُ هَذَا يَقُولُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ يَقُولُ مَا يَبِي بَأْسٌ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَئِنْ افْتَلَنُمُ لَأَنْظُرَنَّ أَفْصَى بَيْتٍ فِي دَارِي فَلَا دُخْلَ لَهَا فَلَمَّا دُخِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ هَا بُوَ بَائِمِي وَإِنَّمَا أَوْ ذُنْبِي وَذَنْبِكَ [راجع: ۲۳۶۹۶]۔

(۲۳۷۲۳) ربیع بن جریاش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیٹے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سے سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا، اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۷۲۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ غَابَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيهَا فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمِّي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ فَقُلْتُ مَا شِئْتُ أَحَى رَبِّ هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا أَحْزِنُكَ فِي أُمِّكَ يَا مُحَمَّدُ وَبَشِّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمِّي سَبْعُونَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ ادْعُ نَجَبَ وَاسْلُ تَعَطَّ فَقُلْتُ لِرَسُولِهِ أَوْ مُعْطَى رَبِّي سُوْرِي فَقَالَ مَا أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ إِلَّا لِيُعْطِيَكَ وَلَقَدْ أَعْطَانِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فَخْرَ وَغَفَرَ لِي مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنَا أُمْسِي حَيًّا صَحِيحًا وَأَعْطَانِي أَنْ لَا تَجُوعَ أُمِّي وَلَا تَغْلَبَ وَأَعْطَانِي الْكَوْثَرَ فَهُوَ نَهْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ يَسِيلُ فِي حَوْضِي وَأَعْطَانِي الْعِزَّ وَالنَّصْرَ وَالرُّعْبَ يَسْمَى بَيْنَ يَدَيَّ أُمِّي شَهْرًا وَأَعْطَانِي أَوَّلَ الْأَنْبِيَاءِ أَذْخَلَ الْجَنَّةَ وَطَيَّبَ لِي وَلَأُمِّي الْغَنِيمَةَ وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَيَّ مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ يَحْمِلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ

(۲۳۷۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے گھر میں ہی رہے، باہر تشریف نہیں لائے اور ہم یہ سمجھنے لگے کہ اب نبی ﷺ باہر نہیں آئیں گے جب نبی ﷺ باہر آئے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں نبی ﷺ کی روح ہی پرواز نہ کر گئی ہو جب سراٹھایا تو فرمانے لگے کہ میرے رب نے میری امت کے متعلق مجھ سے مشورہ کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا کہ پروردگار! آپ جو چاہیں وہ آپ کی مخلوق اور آپ کے بندے ہیں پھر دوبارہ مشورہ کیا اور میں نے یہی جواب دیا تو اس نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! میں آپ کو آپ کی امت کے حوالے سے غمگین نہیں کروں گا اور اس نے مجھے بشارت دی کہ میرے ساتھ میری امت میں سے سب سے پہلے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔

پھر میرے پروردگار نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا میں نے قاصد سے پوچھا کہ کیا میرا پروردگار میری درخواست پر مجھے عطا کرے گا؟ قاصد نے جواب دیا کہ اس نے مجھے آپ کے پاس دینے کے ارادے ہی سے تو بھیجا ہے پھر میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمایا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا اس نے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے جبکہ میں زندہ سلامت چل پھر رہا ہوں اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہوگی اور ان پر کوئی غالب نہ آئے گا نیز اس نے مجھے حوض کوثر عطا فرمایا جو کہ جنت کی ایک نہر ہے اور میرے حوض میں آ کر گرتی ہے نیز اس نے مجھے عزت و مدد اور رعب عطا فرمایا جو میری امت نے آگے ایک ماہ کی مسافت پر دوڑتا ہے نیز اس نے مجھے یہ سعادت عطا فرمائی کہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا نبی میں ہوں گا میرے اور میری امت کے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا اور بہت سے وہ سخت احکام جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھے انہیں ہم پر حلال کر دیا اور ہم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(۲۳۷۲۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْمُعْبِرَةِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَصِينٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَا قَرَطُكُمُ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظَرَكُمْ لِيَرْفَعَ لِي رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ أَخْلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَلَدِكَ [راجع: ۲۳۷۲۹]

(۲۳۷۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے

کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تَحْوِرُ قَالَ حُسَيْنٌ مَرَّةً تَحْوِرُ وَنَهْرٌ مَاءٍ بَارِدٍ فَمَنْ أَذْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَهْلِكَنَّ بِهِ لِيُعْمِضَنَّ عَيْنَيْهِ وَلْيَقْعَ فِي الْيَمِّ يَرَاهَا نَارًا فَإِنَّهَا نَهْرٌ مَاءٍ بَارِدٍ [راجع: ۲۳۶۶۸].

(۲۳۷۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ ہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۲۳۷۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي لَقِيتُ بَعْضَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعَمَ الْقَوْمِ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْتُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَكْرَهَهَا مِنْكُمْ فَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۱۱۸)]. قال شعيب: هذا إسناد رجاله ثقات. لكنه منقطع.]

(۲۳۷۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بعض اہل کتاب سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ تم ایک بہترین قوم ہوتے اگر تم یوں نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو محمد (ﷺ) نے چاہا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ جملہ پہلے کہتے تھے جس سے تمہیں روکتے ہوئے مجھے حیا مانع ہو جاتی تھی، اب یہ کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا پھر جو محمد (ﷺ) نے چاہا۔

(۲۳۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُهَافِرَةِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي لَمْ أَعُدْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حُدَيْفَةُ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۱۷)]. قال شعيب:

صحيح لغيره دون ذراية اللسان. [انظر: ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۶۳، ۲۳۸۱۵].

(۲۳۷۲۹) حضرت لغیرہ دون ذراية اللسان. [انظر: ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۶۳، ۲۳۸۱۵]. حضرت (ﷺ) نے فرمایا میں نے اللہ سے روزانہ سو بار استغفار کیا کرتا تھا اور توبہ کرتا تھا۔

دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سورتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۲۰) قَالَ لَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۱۹۹۰۸]۔

(۲۳۷۳۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزانہ سورتبہ توبہ کرتا ہوں۔
(۲۳۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ حَذِيفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَذِيًا وَذَلًّا وَسَمَنًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ لَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ [صححه البخاری (۶۰۹۷)]۔

(۲۳۷۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، مگر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک، میں نہیں جانتا کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ حَذِيفَةَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ حَذِيفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَذِيًا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَبَسِيلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۷۳۲) شقیق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۳۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالرَّاقِ وَهُوَ ذَابَةٌ أَيْضُ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ قَالَ فَلَمْ يَزَالِ ظَهْرُهُ هُوَ وَجَبْرِيلُ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قُلًّا وَقَالَ حَذِيفَةُ وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ بَلَى قُلْتُ صَلَّي قَالَ حَذِيفَةُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ إِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ الْآيَةِ قَالَ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى فَلَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَاتِنَا فِيهِ كَمَا نُصَلِّي فِيهِ

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقِيلَ لِحَدِيثَةِ رَبَطَ الذَّابَّةَ بِالْحَلَقَةِ الَّتِي رَبَطَ بِهَا الْأَنْبِيَاءَ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴]

(۲۳۷۳۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے کعبے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی امری بعیدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے کعبے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا بِأَيَّةٍ عَذَابٍ إِلَّا نَعَوَّذَ [راجع: ۲۳۶۲۹]

(۲۳۷۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَهْلِكِ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا حَدِيثُهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَقَالَ قَانِمًا

(۲۳۷۳۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ

تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۷۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ مَا بَيْنَ طَرْفِي حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَمُضَرٍّ آيَتُهُ أَكْثَرُ أَوْ مِثْلُ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۷۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ [راجع: ۲۳۶۵۴].

(۲۳۷۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ بَعَثَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجَرَّاعَةِ بِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْهِ فَرَدُّوهُ قَالَ فَكُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ يَرْجِعَ لَمْ يَهْرِقْ فِيهِ دَمًا قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ وَلَكِنْ قَدْ عَلِمْتُ لَتَرْجِعَنَّ عَلَى عَقِبَيْهَا لَمْ يَهْرِقْ فِيهَا مَحْجَمَةً دَمٍ وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ لِيُصْبِحَ مُؤْمِنًا ثُمَّ يُمْسِي مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ يَقَاتِلُ لِنَتَةِ الْيَوْمِ وَيَقْتُلُهُ اللَّهُ غَدًا يَنْكُسُ قَلْبُهُ تَعْلُوهُ اسْتُهُ قَالَ فَقُلْتُ أَسْفَلُهُ قَالَ اسْتُهُ

(۲۳۷۲۸) ابو ثور کہتے ہیں کہ ایک ہمارے ریتلے علاقے کی طرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس علاقے کے لوگ باہر نکلے اور انہوں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا خیال نہیں ہے کہ یہ آدمی اس طرح واپس آئے گا کہ اس میں خون ریزی نہ کر لے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں کہ جب آپ واپس پہنچیں گے تو وہاں ایک سیگی کے برابر بھی خون نہیں بہا ہوگا مجھے یہ بات اسی وقت معلوم ہوگئی تھی جب کہ نبی ﷺ ابھی حیات تھے البتہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام تک اس کے پاس کچھ بھی ایمان نہ ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح تک اس کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا آج اس کی جماعت قتال کرے گی اور کل اللہ تعالیٰ اسے قتل کر دے گا اس کا دل الٹا ہو جائے گا اور اس کے سرین اوپر ہو جائیں گے راوی نے پوچھا کہ یہ لفظ نچلا حصہ ہے تو انہوں نے فرمایا یہ لفظ ”سرین“ ہی ہے۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ حَدِيثُهُ وَاللَّهِ لَا تَدْعُ مُضَرَّ عَبْدًا لِلَّهِ مُؤْمِنًا إِلَّا قَتَلُوهُ أَوْ يَضْرِبُهُمُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لَا يَمْنَعُوا ذَنْبَ تَلْعَةٍ لَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَقُولُ هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ لَا أَقُولُ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۷۸۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر زمین پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَذَلَّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُؤَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ وَلَمْ نَسْمَعْ هَذَا مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَيْلَةً [راجع: ۲۳۶۹۷]

(۲۳۷۸۰) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَدِيثِهِ بِهِذَا كَلِمَةٍ [راجع: ۲۳۶۹۷]

(۲۳۷۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُخَيْلُ بْنُ دِمَاطٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً وَطَائِفَةٌ مُوَاكِفَةٌ الْعُدُوِّ ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ لِقَامُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ مُوَاكِفُو الْعُدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ لَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ

The Real Muslims Portal

فَأَذْرَوْهَا فِي النَّيْمِ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ بَشَاشًا [راجع: ۲۳۶۴۳].

(۲۳۷۴۵) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ ایک آدمی کی جب موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلادینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۲۳۷۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الزُّبَيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بِذُرِّ إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْبٍ فَأَخَذْنَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا قُلْنَا مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصُورَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَابِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۸۷)، والحاكم (۲۰۱/۳)، (۳۹۶/۵)].

(۲۳۷۴۶) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں شرکت سے مجھے کوئی چیز مانع نہیں تھی بلکہ میں اپنے والد حسیل کے ساتھ نکلا تھا لیکن راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا، اور کہنے لگے کہ تم محمد ﷺ کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ منورہ جانے کا ہے، انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر کڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی، نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ، ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ فَرَاصَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَصَلِّي إِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتِهِ وَسِرُّهُ فَأَهْلُ أَنْ تُحَمِّدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِي وَأَعْصِمْنِي لِمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَارْزُقْنِي عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ مَلِكٌ أَتَاكَ يُعَلِّمُكَ تَحْمِيدَ رَبِّكَ

(۲۳۷۴۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اچانک میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تمام کلماتیں تیرے لئے ہیں، ہر طرح کی خیر تیرے لئے ہے۔

تیری تعریف کی جائے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! مجھ سے جتنے گناہ بھی سرزد ہوئے ہیں سب کو معاف فرمادے اور زندگی کا جتنا حصہ باقی بچا ہے اس میں گناہوں سے بچالے اور ایسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمادے جس سے تو راضی ہو جائے نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے رب کی حمد سکھانے کے لئے آیا تھا۔

(۲۳۷۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نَذِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةٍ سَاقِي أَوْ بِعَضَلَةٍ سَاقِيهِ قَالَ فَقَالَ الْإِزَارُ هَاهُنَا فَإِنْ آيَيْتَ فَهَاهُنَا فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُفَّيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكُفَّيْنِ فِي الْإِزَارِ [راجع: ۲۳۶۳۲]۔

(۲۳۷۴۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ بِالْمَدَائِنِ فَجَاءَهُ دِغْقَانُ بِفَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ هَذَا إِلَّا أَتَى قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي نَهَانِي عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِطْصَةِ وَالْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمُ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸]۔

(۲۳۷۴۹) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَذُجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۳۷۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں ستائیس کذاب اور دجال آئیں گے جن میں چار عورتیں بھی شامل ہوں گی حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۳۷۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَجُلٍ يَنْتُمُ

الْحَدِيثُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ٢٣٧١٤].
(۲۳۷۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يَتِمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَاهُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ لَهُ مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُهَا مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ أَوْ قَالَ مَا صَلَّيْتَ لِلَّهِ صَلَاةً شَكَ مَهْدِيُّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ مَثْمُ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۳۸۹)].

(۲۳۷۵۲) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع وسجود کامل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرتے جو نبی ﷺ کو عطاء فرمائی گئی تھی۔

(۲۳۷۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مِهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ تَسَعَّرَتْ نَمُ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرُ بِلَفْحَةٍ فَحَلَبْتُ وَبِقَدْرِ فَسَخَّعْتُ ثُمَّ قَالَ اذْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأَقْبَمْتُ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا فَعَلَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبْعَدُ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ هُوَ الصُّبْحُ غَيْرُ أَنْ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ قَالَ وَبَيْنَ بَيْتِ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ كَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ ثَابِتٍ وَبَيْنَ حَوْطٍ وَقَدْ قَالَ حَمَّادُ أَيْضًا وَقَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا صَنَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۶۹۵، النسائی: ۱۴۲/۴)]. قال شعيب: رجاله ثقات.

[انظر: ۲۳۷۸۴، ۲۳۷۹۲، ۲۳۸۳۵].

(۲۳۷۵۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محری کھا کر مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا گھر آیا تو وہاں چلا گیا انہوں نے حکم دیا تو ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اور ہانڈی کو جوش دیا گیا پھر وہ فرمانے لگے کہ قریب ہو کر کھانا شروع کرو میں نے کہا کہ میں تو روزے کی نیت کر چکا ہوں انہوں نے فرمایا میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں چنانچہ ہم نے کھایا پیا اور مسجد پہنچے تو نماز کھڑی ہو گئی پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(۲۳۷۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا، البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(٢٣٧٥٥) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قُمْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّعَ الطُّوْلَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ تَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَقَدْ تَكَادَتْ رِجْلَايَ تَنْجَمِرَانِ [راجع: ٢٣٦٨٩].

(۲۳۷۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سراٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لَعْنَ حَمِيدَهُ کہتے، پھر فرماتے الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(٢٣٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْتُ مَعَ حَذِيفَةَ إِلَى بَعْضِ هَذَا السَّوَادِ فَاسْتَسْقَى فَاتَّاهُ دِهْقَانٌ بِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ قَوْمَاهُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا اسْكُتُوا اسْكُتُوا وَإِنَّا إِنْ سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا قَالَ فَسَكُنَّا قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ اتَّذَرُونَ لِمَ رَمَيْتُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَالَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ قَالَ مُعَاذُ لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَابَجَ فَإِنَّهُمَا لَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ٢٣٧٠٣].

(۲۳۷۵۶) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر ڈے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے

عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ [راجع: ۲۳۶۳۹]۔

(۲۳۷۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی، اس کے بال اون کی مانند ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَأَهْ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قُلْتُ لِلْأَعْمَشِ بِالسَّوَالِكِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۷۵۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يَصَلِّي بِهَا فِي رَكَعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُسْتَرْسِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُورَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی، جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی، اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا يَرْفَعُ إِلَى عُثْمَانَ الْأَحَادِيثَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۷۶۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَبِاسْمِكَ أَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]

(۲۳۷۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۶۱]

(۲۳۷۶۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا ذَرَبَ اللِّسَانَ عَلَى أَهْلِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ إِنْ لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي الْيَوْمَ مِائَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ ذَكَرْتُ لِلْأَبِيِّ بُرْدَةَ فَقَالَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۲۳۷۲۹]

(۲۳۷۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَخَذُوهُ وَأَبَاهُ فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقَاتِلُوهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَاهُمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۷۶۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی، نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ

لِرَبِّی الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ لَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ لَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ حَتَّى
قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ وَالْأَنْعَامَ شُعْبَةَ الْبَدَى يَشْكُ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ [راجع: ۲۳۶۵۸]

(۲۳۶۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر
دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ
گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر
لی، اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور
رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَنٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ
وَقَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَنٍ قَالَ قَعَدَ رَجُلٌ فِي وَسْطِ حَلْفَةٍ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَدَ فِي وَسْطِ
الْحَلْفَةِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي
وَسْطِ الْحَلْفَةِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَدْرِكْ أَبُو مِجْلَنٍ حَدِيثَهُ [راجع: ۲۳۶۶۸]

(۲۳۶۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔
(۲۳۶۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ
قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ
رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
[راجع: ۲۳۶۶۹]

(۲۳۶۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی
امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار
ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسراٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے ان کے ساتھ حضرات ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ لِسَانِي أَوْ بَعْضَ لِسَانِهِ فَقَالَ حَقَّ الْإِزَارِ هَهُنَا فَإِنْ آيَتْ فَهَهُنَا فَإِنْ آيَتْ فَلَا
حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكُعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ [راجع: ۲۳۶۷۰]

(۲۳۶۷۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہنبد
باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہنبد کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۳۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ يَغْنَى الْأَشْجَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

(۲۳۷۷۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(٢٣٧٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أُمِّ أَبِيهِ عَنْ أُخْتِ حَدِيثِهَا قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَةِ مَا تَحْلِينَ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أُمْرَأَةٍ تَلْبَسُ ذَهَبًا تَظْهِرُهُ إِلَّا عَذَّبَتْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ٤٢٣٧، النسائي: ١٥٦/٨ و ١٥٧)]. [انظر: ٢٧٥٥١، ٢٧٥٥٢، ٢٧٥٥٣، ٢٧٦١٨].

(۲۳۷۷۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مردی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے گروہ خواتین! کیا تمہارے لئے چاندی کے زیورات کافی نہیں ہو سکتے؟ یاد رکھو! تم میں سے جو عورت نمائش کے لئے سونا پہنے گی، اسے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(٢٣٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَاجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ [راجع: ٢٣٦٥٤].

(۲۳۷۷۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ الطَّفِيلِ ابْنِ عَائِشَةَ لَأَمَّا أَنْ يَهُودِيًّا رَأَى فِي مَنَامِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۰۹۷۰].

(۲۳۷۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ الطَّفِيلِ ابْنِ عَائِشَةَ لَأَمَّا أَنْ يَهُودِيًّا رَأَى فِي مَنَامِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۰۹۷۰].

(٢٣٧٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (٢٩٣٤)]. [راجع: ٢٣٧٤٤].

(۲۳۷۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال جس وقت خروج کرے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ غنڈ پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلا دینے والی آگ ہوگی، لہذا تم ہلاک نہ ہو جانا یہ حدیث سن کر حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(٣٣٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُفْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي التَّقْدِ فَفُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۷۴۴].

(۲۳۷۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روس قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا غور کر لو، اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں، البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا، اس میں شکست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگزر کر لیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ عَلِيَّ بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فَضْلَ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ يَعْنِي مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الْبُعِيدَةِ كَفَضْلِ الْغَارِ عَلَى الْقَاعِ [راجع: ۲۳۶۷۶].

(۲۳۷۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْمُرَادِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَرَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَذْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي لَكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يُشِيرُ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَاهْدُوا هَذِي عَمَّارٍ وَعَهْدَ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمَّادٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ إِنَّ رَجُلًا يَنْتَمُ الْحَدِيثُ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۷۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ وَتَمَّ رَجُلٌ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ لِيَهْرَافَنَ الْيَوْمَ دِمَاءٌ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قَالَ هَلَّا قُلْتَ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ

لَعْدِيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكَ جَلِيسَ سَوْءٍ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أُخْلِفُ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَانِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ مَا لِي وَلِلْفُصْبِ قَالَ فَتَرَكْتُ الْفُصْبَ وَأَقْبَلْتُ أَسْأَلُهُ قَالَ وَإِذَا الرَّجُلُ حَدَّثَنِي [صححه مسلم (۲۸۹۳)].

(۲۳۷۸۰) جندب کہتے ہیں کہ ”یوم الجرعة“ کے موقع پر ایک آدمی موجود تھا، وہ کہنے لگا کہ بخدا آج خون ریزی ہوگی، دوسرے آدمی نے قسم کھا کر کہا ہرگز نہیں، پہلے نے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا ”ضرور؟“ اس نے کا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ایک حدیث ہے جو نبی ﷺ نے مجھ سے بیان فرمائی ہے، پہلے آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے اس سے کہا بخدا میں تمہیں براہم نشین سمجھتا ہوں، تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سن رہے ہو اور پھر بھی مجھے منع نہیں کر رہے حالانکہ تم نے نبی ﷺ کو اس حوالے سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پھر میں نے سوچا کہ غصہ کرنے کا کیا فائدہ؟ سو میں نے غصہ تھوک دیا اور اس کے پاس آ کر سوالات پوچھنے لگا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِ سَنَانٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَا فَقُمْنَا صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا إِلَى مَصَافِّ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ [راجع: (۲۳۶۵۷)].

(۲۳۷۸۱) ثعلبہ بن زہم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہوگئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لائے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔

(۲۳۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَيَلِمَ فَعَلْتُ ذَلِكَ قَالَ مَنْ اتَّقَى الشَّرَّ وَكَفَّ لِي الْخَيْرِ

(۲۳۷۸۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں ان سے شر کے متعلق پوچھتا تھا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا جو شخص شر سے بچ جاتا ہے، وہ خیر ہی کے کام کرتا ہے۔

(۲۳۷۸۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَدَّثَنِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَامَ اللَّهُ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتَ وَإِذَا قَامَ قَالَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۷۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَعَّرُ وَإِنِّي لَأُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبِيلِي قُلْتُ أَبْعَدُ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ [راجع: ۲۳۷۵۳]

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے ہوتے تھے، اور میں اس وقت اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا، میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوتا تھا۔

(۲۳۷۸۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكِرْدَنَ عَلَى الْخَوْضِ أَقْوَامٌ لَإِذَا رَأَيْتُهُمْ اخْتُلِعُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۶۷۹]

(۲۳۷۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ مِسْعَرٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ مَرَّةً عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذُرُكَ الرَّجُلُ وَوَلَدَهُ وَوَلَدَةَ وَلَدِهِ [راجع: ۲۳۶۶۶]

(۲۳۷۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۲۳۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفِيلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ قَبْلَهُ أَنْ فِي الْمَاءِ قَلَّةٌ الَّتِي يَرُدُّهَا قَامَرٌ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَسْقَيْنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ فَاتَى الْمَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ قَوْمٌ فَلَعَنَهُمْ [راجع: ۲۳۷۱۰]

(۲۳۷۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ روانہ ہوئے، انہیں پانی کی قلت کا پتہ چلا تو منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ مانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو

دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۳۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ يَسَارٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ لِقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَ الدَّخَانِ وَعَلَى عَائِشَةَ طَرَفَهُ وَهِيَ حَائِضٌ لَا تُصَلِّي

(۲۳۷۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے نبی ﷺ کے گھر میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لحاف کا ایک کوننا نبی ﷺ پر تھا اور دوسرا کوننا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا وہ اس وقت ”ایام“ سے تھیں یعنی نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں۔

(۲۳۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ صَلَةَ بْنَ زَكْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَالَهَا أَكْثَرُ مِنْ مَرَّتَيْنِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱]۔

(۲۳۷۸۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے دو سے زائد مرتبہ فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۷۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَبْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْعُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالشَّيْخُ الْفَانِي الَّذِي لَا يَقْرَأُ كِتَابًا قَطُّ قَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۳۷۱۰، ۲۱۰۲۴]۔

(۲۳۷۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ مِنْ رَمَضَانَ لِقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ دُرِّ الْمَمْلُوكِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعُظْمَى ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ النِّسَاءَ ثُمَّ آلَ عِمْرَانَ لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ تَخَوِّفُ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا ثُمَّ دَكَّ بِقُلُوبِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظْمَى ثُمَّ قَالُوا نُمِّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلُ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلُ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلُ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلُ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ لَمَّا صَلَّى إِلَّا رُكْعَتَيْنِ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ قَاذِنُهُ بِالصَّلَاةِ [صححه ابن خزيمة (٦٨٤)]
والحاكم (٣٢١/١). قال الألبانی: قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ٨٩٧، النسائی: ١٧٧/٢). قال شعيب:
صحيح [سناده ضعيف].

(۲۳۷۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے یہ سلسلہ چلتا رہا، حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر انہیں نماز فجر کی اطلاع دی۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحَدِيثَةٍ أُمِّي سَاعَةً تَسْحَرُتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ [راجع: ۲۳۷۵۳].

(۲۳۷۹۲) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کس وقت سحری کھائی ہے؟ انہوں نے فرمایا صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(۳۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثَهُ مِنْ دِهْقَانَ أَوْ عَلِجَ لَأَنَّهُ يَبْنَاءُ فَيَضِيءُ فَحَدَّثَهُ بِهِ ثُمَّ أَهْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ اعْتَذَرَ اعْتِذَارًا وَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا قَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِ عَمْدًا لِأَنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَبْلَ هَذِهِ الْمَرَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الدِّيَابِجِ وَالْحَرِيرِ وَآيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَنَا فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷۹۳) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، ریشم و دیامت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں

تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نُدْبَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ سَاقِي فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ آيَيْتَ فَاسْقُلْ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُفَّيْنِ [راجع: ۲۳۶۳۲]۔

(۲۳۷۹۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تبہند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تبہند کا کوئی حق نہیں ہے۔
(۲۳۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَأَبِي مَسْعُودٍ أَوْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَغْنِي حُذَيْفَةَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعْمُوا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَنَسَ مَطِيَّةَ الرَّجُلِ [إسناده ضعيف. طعن الذهبي وابن حجر والمنذرى فيه يابها رواية مرسله. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۹۷۲)]۔

(۲۳۷۹۵) ابوالقلاہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ آپ نے ”لوگ کہتے ہیں“ اس جملے کے متعلق نبی ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ انسان کی بدترین سواری ہے۔

(۲۳۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ بَثَّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ طَرَفُهُ عَلَيْهِ وَطَرَفُهُ عَلَى أَهْلِهِ [راجع: ۲۳۷۸۸]۔

(۲۳۷۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے نبی ﷺ کے گھر میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو خائف کا ایک کونا نبی ﷺ پر تھا اور دوسرا کونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا۔

(۲۳۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حِفْظُهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ [راجع: ۲۳۶۶۳]۔

(۲۳۸۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔

(۲۳۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ وَسَطَ حَلْفَةِ قَوْمٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَجْلِسُ وَسَطَ الْحَلْفَةِ [راجع: ۲۳۶۵۲]۔

(۲۳۷۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک گروہ کے درمیان بیٹھ کر فرمایا کہ جو شخص کسی گروہ کے وسط میں بیٹھ جائے گا وہ ملعون ہے۔

(۳۳۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا أَرْسِلْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا قَالَ فَجَعَلْنَا لَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّكْبِ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا هُبَيْرَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱].

(۲۳۷۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سراسر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۳۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَذَلًا وَهَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عُبَيْدٍ [راجع: ۲۳۶۹۷].

(۲۳۸۰۰) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقے حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ سیرت اور طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۳۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ وَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَلَبَّغَهُ عَنِ الْمَاءِ فَلَمْ يَقَالَ لَا يَسْقِيَنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ [راجع: ۲۳۷۱۰].

(۲۳۸۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پیئے۔

(۳۳۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي قَالَ وَكَانَ إِذَا قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي رَأَيْتُنَا أَنَّهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ بِأَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقَالَ إِنَّ مِنْ أَمَلِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [راجع: ۲۳۲۶۲].

(۲۳۸۰۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک ای امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۸.۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِأَصَلِّي بِصَلَاتِهِ فَافْتَحَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً لَيْسَتْ بِالْخَفِيَّةِ وَلَا بِالرَّقِيعَةِ قِرَاءَةً حَسَنَةً يَرْتُلُّ فِيهَا يُسْمِعُنَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ حَتَّى فَرَغَ إِلَى الطَّوْلِ وَعَلَيْهِ سَوَادٌ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ تَطَوُّعُ اللَّيْلِ [راجع: ۲۳۶۸۹]۔

(۲۳۸.۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ کی نماز میں شریک ہو جاؤں نبی ﷺ نے قراءت شروع کی تو آواز پست تھی اور نہ بہت اونچی بہترین قراءت جس میں نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کر ہمیں آیات الہیہ سناتے رہے پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر سر اٹھا کر رکوع کے بقدر کھڑے رہے اور سبح اللہ لسن حمد کہہ کر فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو طاقت اور سلطنت والا ہے کبریائی اور عظمت والا ہے یہاں تک کہ اس طویل نماز سے فارغ ہوئے تو رات کی تاریکی کچھ ہی باقی بچی تھی۔

(۲۳۸.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ

(۲۳۸.۵) وَوَكَّعَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَدِيثِهِ

(۲۳۸.۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَقَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ عَلَيْهَا أَوْ عَلَيْهِ قُلْتُ فَتَنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنْ الْفِتْنَةُ أَيْ تَمَوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مَغْلَقٌ قَالَ أَيُّكُمْ أَوْ يَفْتَحُ قُلْتُ بَلْ يَكْسِرُ قَالَ إِذَا لَا يَغْلِقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَدِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَيْعٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَالَ مَسْرُوفٌ لِحَدِيثِهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَا حَدَّثَهُ بِهِ قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَدِ لَيْلَةٍ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ فَهَبْنَا حَدِيثَهُ أَنْ نَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ فَأَمَرَنَا مَسْرُوفٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ [صحیح البخاری (۵۲۵)، ومسلم (۱۴۴)، وابن حبان (۵۹۶۶)]۔

(۲۳۸.۷-۲۳۸.۵-۲۳۸.۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ فتنوں سے متعلق نبی ﷺ کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے جس طرح ارشاد فرمایا تھا مجھے اسی طرح یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم تو بڑے بہادر ہو میں نے عرض کیا کہ اہل خانہ مال و دولت اور اولاد و پڑوسی کے متعلق انسان پر جو آزمائش آتی ہے اس کا کفارہ نماز و زکوٰۃ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے

ہو جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، میں تو اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائے گا، میں نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! آپ کو اس سے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر وہ کبھی بند نہ ہوگا۔

ہم نے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! اسی طرح جیسے وہ جانتے تھے کہ دن کے بعد رات آتی ہے، میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی، پہلی نہیں بوجھی تھی، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا رعب ہمارے درمیان یہ پوچھنے میں حائل ہو گیا کہ وہ ”دروازہ“ کون تھا؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا، انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۸۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَخْبِرْنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ الْهُدَى وَالسَّمْتِ وَالذَّلِّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدًى وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُؤَادِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۲۳۶۹۷] (۲۳۸۰۷) عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقے حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۲۳۸۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ فَتَنَحَّى فَاتَى سِبَاكَةَ قَوْمٍ فَتَبَاعَدْتُ مِنْهُ فَأَذَنَانِي حَتَّى صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ عَقَبِهِ قَالِ قَاتِمًا وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ [راجع: ۲۳۶۳۰]۔

(۲۳۸۰۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی راستے میں تھا، چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر اسی طرح پیشاب کیا جیسے تم میں سے کوئی کرتا ہے، میں پیچھے جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہی رہو چنانچہ میں آپ ﷺ کی پشت کی جانب قریب ہو گیا پھر نبی ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۳۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ وَكِيعٌ لِلتَّهَجُّدِ يَشْوَصُ فَأَهْ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۸۰۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

(۲۳۸۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَادَّ عَنْهُ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ [راجع: ۲۳۶۵۳]

(۲۳۸۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، وہ کھسک گئے اور غسل کر کے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يَقَالُ لَهُ هَلَالٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دُعُ [راجع: ۲۳۶۶۴]

(۲۳۸۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ ننگریوں کو دوران نماز برابر کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(۲۳۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَوْلَى لِرَبِيعٍ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَذْرِي مَا قَدَرْتُ بَقَائِي فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَلَّوْهُ [راجع: ۲۳۶۳۴]

(۲۳۸۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۸۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]

(۲۳۸۱۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِ كَذَا ذَلِكَ لَا بَعْدَهُ هُمْ إِلَّا عَنَّا هُمْ فَشَكَرْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَالَيْنِ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حَذِيفَةَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۸۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۸۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يُشَدُّ فِي الْبُولِ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبُولُ يَبْعُهُ بِالْمِقْرَاضِينَ قَالَ حَذِيفَةُ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَا يُشَدُّ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَوْ قَالَ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ [راجع: ۲۳۶۶۳۰].

(۲۳۸۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قنچی سے کاٹ دیا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے یہ ساتھی اتنی سختی نہ کریں مجھے یاد ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۸۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مُنْتَبِهِينَ قَدْ مَحَسَتْهُمْ النَّارُ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ لِيَدْخُلَهُمُ الْجَنَّةَ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيُونَ قَالَ حَجَّاجٌ الْجَهَنَّمِيِّينَ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ صَخْرًا يُحَدِّثُ عَنْ سُبَيْعٍ قَالَ أَرْسَلُونِي مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُوفَةِ أَشْتَرِيَ الدَّوَابَّ فَآتَيْنَا الْكُنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَنْعٌ قَالَ لَأَمَّا صَاحِبِي فَأَنْطَلِقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَآتَيْتُهُ إِذَا هُوَ حَذِيفَةُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْبَعْضُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ أَحْسَبُ أَبُو التَّيَّاحِ يَقُولُ السَّيْفُ أَحْسَبُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ

تَكُونُ هَذِهِ عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةُ الصَّلَاةِ قَالَ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَلَا رُفْءَ وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاثُ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ قَالَ قُلْتُ لِمَ يَجِيءُ بِهِ مَعَهُ قَالَ يَنْهَى أَوْ قَالَ مَاءٍ وَتَارٍ فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وَزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ لَوْ أَتَيْتُ فَرَسًا لَمْ تَرْكَبْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَشِيرٍ فِي إِسْنَادِهِ لَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلْتُ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ [راجع: ۲۳۶۷۱].

(۲۳۸۱۹) سب سے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے جانور خریدنے کے لئے بھیج دیا، ہم ایک حلقے میں پہنچے جہاں بہت سے لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے، میرا ساتھی تو جانوروں کی طرف چلا گیا جبکہ میں اس آدمی کی طرف، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا! اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے! اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرد کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہریا پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبُو الْيَاقِظِ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ بَدْرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ

الطَّبِيعِيُّ لَدَّكَ كَرَمٌ مِثْلُ مَعْنَاهُ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ قَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَآخَذَ مَالَكَ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ عَنْ صَخْرٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ الطَّبِيعِيُّ لَدَّكَ كَرَمٌ مِثْلُ مَعْنَاهُ وَقَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَآكَلَ مَالَكَ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الشُّكْرِيُّ قَالَ خَرَجْتُ زَمَانَ فَبَحْتُ تُسْتَرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِحَلْفَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدَعَ مِنْ الرِّجَالِ حَسَنُ الثَّغْرِ يُعْرِفُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا فَقَالُوا هَذَا حَدِيثُهُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَدْتُ وَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَانْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَأَخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ جَاءَ الْإِسْلَامُ حِينَ جَاءَ لَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ لَهُمَا لَكَانَ رِجَالٌ يَجِئُونَ لِيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَبِمَا الْعِصْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّيْفُ قَالَ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِيمَارَةٌ عَلَى الْأَذْدَاءِ وَهَذَنَةٌ عَلَى ذَخْنٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَآخَذَ مَالَكَ فَالْزَمَهُ وَإِلَّا قُمْتُ وَأَنْتَ غَاصٌّ عَلَى جَذَلٍ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَ نَهْرٍ وَنَارٍ مِنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وَزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَجِعُ الْمُهْرُ فَلَا يَرْكَبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ الضَّرْبُ وَقَوْلُهُ لَمَّا الْعِصْمَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ كَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَوْلُهُ إِيمَارَةٌ عَلَى الْأَذْدَاءِ وَهَذَنَةٌ يَقُولُ صَلَحَ وَقَوْلُهُ عَلَى ذَخْنٍ يَقُولُ عَلَى ضَمَانٍ قِيلَ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مِمَّنِ التَّفْسِيرُ قَالَ عَنْ قَتَادَةَ زَعَمَ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۲) خالد بن خالد یشری کہتے ہیں کہ ستر جس زمانے میں فتح ہوا، میں وہاں سے نکل کر کوفہ پہنچا، میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں، وہ ایک آدمی کی حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں، میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی

سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔
میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہریا پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائے گا، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۶۴۴]

(۲۳۸۲۳) حدیث نمبر (۲۳۶۴۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۴) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنٌ فَبَحِثْتُ تُسْتَرُّ لَذَكْرٍ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ حُطَّ وَزُرُّهُ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۴) حدیث نمبر (۲۳۸۲۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطَّفِيلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَسْأَلُونِي فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبَرِ، كُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي اللَّهُ تَعَالَى نَسِيَ عَنْهُ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ فَذَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى

الْإِيمَانِ وَمِنْ الصَّلَاةِ إِلَى الْهُدَى فَاسْتَجَابَ مَنْ اسْتَجَابَ فَحَقَّ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَبْنًى وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا ثُمَّ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَكَانَتْ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

(۲۳۸۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا انہوں نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی دعوت دی، گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، جس نے ان کی بات مانتی تھی، سو اس نے یہ دعوت قبول کر لی، اور حق کی برکت سے مردہ چیزیں زندہ ہو گئیں اور باطل کی نحوست سے زندہ چیزیں بھی مردہ ہو گئیں، پھر نبوت کا دور ختم ہوا تو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوئی۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ يُقَالُ لَهَا غَزْوَةُ الْخَشْبِ وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَبُكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ فَأَمَرَهُمْ حُذَيْفَةُ فَلْيَسُوا السَّلَاحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَاجَكُمْ مَبِجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الْقِتَالُ قَالَ فَصَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوْاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۸۲۷) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، پھر انہوں نے لوگوں کو حکم دیا، چنانچہ انہوں نے اسلحہ پہن لیا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دشمن اچانک تم پر حملہ کر دے تو تمہارے لیے لڑنا جائز ہے، پھر انہوں نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔

ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لائے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۸۲۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا يُبَلِّغُ الْأَمْرَاءَ الْأَحَادِيثَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ثَلَاثٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۸۲۷) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ أَرَاهُ عَنْ هُزَيْلٍ

قَالَ قَامَ حَدِيقَةُ عَطِيًّا فِي دَارِ عَامِرِ بْنِ حَنْظَلَةَ فِيهَا التَّمِيمِيُّ وَالْمُضَرِّيُّ فَأَنَالَ لِبَانِينَ عَلَى مُضَرٍّ يَوْمَ لَا يَدْعُونَ لِلَّهِ عَبْدًا بَعْدَهُ إِلَّا قَتَلُوهُ أَوْ لِيُضْرَبَنَّ ضَرْبًا لَا يَمْنَعُونَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ أَوْ اسْفَلَ تَلْعَةٍ فَقِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا لِقَوْمِكَ أَوْ لِقَوْمِكَ أَنْتَ بَعْضِي مِنْهُمْ قَالَ لَا أَقُولُ بَعْضِي إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

(۲۳۸۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی نیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(۲۳۸۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَتْ لِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَمَّتْ بِي قُلْتُ يَا أُمَّهُ دَعِينِي حَتَّى أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَفِيرَ لِي وَيَسْتَفِيرَ لِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ يُصَلِّي فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۳۷۱۸]۔

(۲۳۸۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں میں نے ان سے کہا کہ پیچھے نہیں میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے۔

(۲۳۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُشْرَبَ فِي آيَةِ الدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ تُكَلَّ فِيهَا وَأَنْ تُلَبَسَ الْحَرِيرَ وَالذِّيَابُجَ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸]۔

(۲۳۸۳۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ریٹھ ودیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرَطَ لِأَخِيهِ شَرْطًا لَا يُرِيدُ أَنْ يَبْقَى لَهُ بِهِ فَهُوَ كَالْمُدْلَى جَارَهُ إِلَى غَيْرِ مَنَعَةٍ (۲۳۸۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کرے جسے پورا کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ ہو تو یہ ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو ایک ایسے شخص کے حوالے کر دے جس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

(۲۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعِيدُ بْنُ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جِرَاحٍ عَنْ حَدِيثِهِ بَنِي الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجَجُ فَإِذَا أَذْرَكَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ فَلْيَاثِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأْطِءْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالِ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ وَفِيهِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ [راجع: ۲۳۶۶۸]۔

(۲۳۸۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر ایک موتا ناخن ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب و غیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاحٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ قَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ لِنِسَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ بَلِّكَ أَسْأَلُ بَلِّكَ تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ أَلَيْسَ تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ فَاسْكُتِ الْقَوْمُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَاكَ قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَثَرُكَ قَالَ قُلْتُ تَعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرَضُ الْحَصِيرِ قَالُوا قَلْبُ أَنْتُمْ هَا نَكُنْتُ فِيهِ نَكْنَةُ بَيْضَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَبْشَرَ بِهَا نَكْنَةُ فِيهِ نَكْنَةُ سَوْدَاءُ حَتَّى تَصِيرَ الْقُلُوبُ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّفَا لَا يَضُرُّهُ لِنِسَةُ مَا دَامَتْ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مِثْلُ الْكُوزِ مَجْجِيًا وَأَمَّا كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ وَحَدَّثَنِي أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يَكْسَرَ كَسْرًا قَالَ عُمَرُ كَسْرًا لَا أَبَا لَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ أَنَّ اللَّهَ فَصَحَ كَانَ لَعَلَّهُ أَنْ يَمَادَ فَيُفْلَقَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ كَسْرًا قَالَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يَقْتُلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْغَالِطِ [راجع: ۲۳۶۶۹]۔

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گذشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں، ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جو دل ان سے نامانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہوا ہے کوئی فتنہ، جب تک آسمان و زمین رہیں گے، نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کٹورے کو اوندھا دے اور تھیلی پھیلا دے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اسی کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۸۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَالِكٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ وَإِنْ آخِرُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْمَعْهُ لَفَاعَلْ مَا شِئْتَ [راجع: ۲۳۶۶۱، ۲۳۶۶۳]

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور لوگوں کو پہلے امر نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیات نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۲۳۸۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ بَعْثَنِي لِحُذَيْفَةَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَسْعَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَانَ الرَّجُلُ يَبْصُرُ مَوَاقِعَ نَبَلِهِ قَالَ نَعَمْ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ [راجع: ۲۳۷۵۳]

(۲۳۸۳۵) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجری کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے ان سے پوچھا کیا اس وقت آدمی اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس وقت تو دن ہوتا تھا البتہ سورج نہیں نکلا ہوتا تھا۔

(۲۳۸۳۶) حَدَّثَنَا زُرَّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سِجِّةٍ مِنْ سِجِّاتِ الْمَدِينَةِ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ [صححه ابن حبان (۶۳۱۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۳۸۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں احمد ہوں حاشر مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔ ﷺ

(۲۳۸۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يَذُلَّ نَفْسَهُ قِيلَ وَكَيْفَ يَذُلُّ نَفْسُهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ [إسناده ضعيف. قال الترمذی: حسن غريب. وقال العراقي: إسناده جيد. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۴۰۱۶، الترمذی: ۲۲۵۴)].

(۲۳۸۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں ہے کسی نے پوچھا کہ اپنے آپ کو ذلیل سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو ایسی آزمائشوں کے لئے پیش کرے جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۳۸۳۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ [أخرجه الترمذی فی الشمائل (۳۶۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده مختلف فيه.

(۲۳۸۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں احمد ہوں حاشر مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔ ﷺ

(۲۳۸۳۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيَّةَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَذَفٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَكَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ [أخرجه الطيالسی (۱۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۲۳۸۴۶].

(۲۳۸۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حِجَابَةِ الْمِرَاءِ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ إِلَى الشَّيْخِ وَالْعَجُوزِ وَالْعُلَامِ وَالْجَارِيَةِ وَالشَّيْخِ الَّذِي لَمْ يَفْرَأْ كِتَابًا قَطُّ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۳۷۱۵].

(۲۳۸۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے

ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَابِرُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عِمْسَى مَوْلَى لِحَدِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى جَنَازَةِ فَكَبَّرَ خُمُسًا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَرَأَيْتُ نِعْمَتِي حَدِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَكَبَّرَ خُمُسًا ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا وَهَمْتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ فَكَبَّرَ خُمُسًا (۲۳۸۴۱) یحییٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے شہر مدائن میں حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، انہوں نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں بھولا ہوں اور نہ ہی مجھے وہم تھا ہے، میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے آقا اور ولی نعمت حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھیں، انہوں نے بھی ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے وہم ہوا ہے اور نہ میں بھولا ہوں، بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے نبی ﷺ نے کہی تھیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

(۲۳۸۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الشُّكْرِيِّ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا النُّخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ يَا حَدِيفَةُ اقْرَأْ كِتَابَ اللَّهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَأَعْرِضْ عَنِّي فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ خَيْرًا أَتَبَعْتُهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا اجْتَنَبْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا النُّخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ فَنُفَّةٌ عَمِيَاءُ عَمَاءُ صَمَاءُ وَدُعَاةٌ ضَلَالَةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ فَلَذَوْهُ فَبِهَا (راجع: ۲۳۶۷۱)۔

(۲۳۸۴۲) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حدیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حدیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا، اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، جو شخص ان کی دعوت کو قبول کر لے گا وہ اسے جہنم میں گرا دیں گے۔

(۲۳۸۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الشُّكْرِيِّ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا النُّخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ يَا حَدِيفَةُ اقْرَأْ كِتَابَ اللَّهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَأَعْرِضْ عَنِّي فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ خَيْرًا أَتَبَعْتُهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا اجْتَنَبْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا النُّخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ فَنُفَّةٌ عَمِيَاءُ عَمَاءُ صَمَاءُ وَدُعَاةٌ ضَلَالَةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ فَلَذَوْهُ فَبِهَا (راجع: ۲۳۶۷۱)۔

لَقَالَ حَدَّثَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَعَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۸۴۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۴۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا عَنْ زُرَّ عَنْ حَدَّثَنِي قَالَ إِنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَآبَرُدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ وَإِنَّ آيَتَهُ عَذْدُ نَجُومِ السَّمَاءِ [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۸۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا۔

(۲۳۸۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا كَيْسَرُ بْنُ أَبِي كَيْسَرٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حَدَّثَنِي أَنَّهُ آتَاهُ بِالْمَدَائِنِ فَقَالَ لَهُ حَدَّثَنِي مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أَبِي بَالِهِمْ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ يَعْنِي عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲].

(۲۳۸۴۵) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟ میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۸۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُسَيْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَذَفٍ عَنْ حَدَّثَنِي قَالَ شَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْبُقْعَةِ عَنْ سَبْعَةٍ [راجع: ۲۳۸۳۹].

(۲۳۸۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُولِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِ سَنَانَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ أَتَيْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْعَرُوفِ لَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَا قَائِمُ أَصْحَابِكَ يَقُومُونَ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةُ خَلْفِكَ وَطَائِفَةُ يَأْزَاءِ الْعُدُوِّ فَكُتِبُوا وَيَكْتَبُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرَكُوعُ فَيُرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَيُرْفَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي يَلِيكَ وَالطَّائِفَةُ الَّتِي يَأْزَاءِ الْعُدُوِّ قِيَامُ يَأْزَاءِ الْعُدُوِّ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ يَسْجُدُونَ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ الْآخَرُونَ فَقَامُوا فِي مَصَافِهِمْ فَتَرْكَعُ فَيُرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ

تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ إِلَيْكَ وَالتَّائِبَةُ الْآخَرَى قَائِمَةٌ يَأْزِإُ الْعُدُو فِإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمْتَ وَسَلَّمَتْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَتَأَمَّرَ أَصْحَابُكَ إِنْ هَاجَهُمْ هَيْجٌ مِنَ الْعُدُو فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ

(۲۳۸۳۷) سلیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں تھے، ان کے ساتھ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کرام بھی تھے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھنے کا طریقہ آپ لوگوں میں سے کسے یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے، تم اپنے ساتھیوں کو دو گرہوں میں کھڑے ہونے کا حکم دو، جن میں سے ایک تمہارے پیچھے کھڑا ہو اور ایک دشمن کے سامنے، پھر تم تکبیر کو دو اور وہ سب بھی تکبیر کہیں، پھر تم رکوع کرو اور وہ سب بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ اور وہ سب بھی سر اٹھائیں، پھر تم سجدہ کرو اور تمہارے قریب والی صف بھی سجدہ کرے، اور دشمن کے سامنے والی صف کے لوگ کھڑے رہیں، جب تم سجدے سے سر اٹھاؤ تو وہ بھی سجدہ کر لیں، پھر پہلی صف والے پیچھے اور پیچھے والے آگے آ جائیں، اور ان کی جگہ ہڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھ کر سب سلام پھیر دیں، اور اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اگر دشمن نماز کے دوران حملہ کر دے تو ان کے لئے قتال اور بات چیت حلال ہو جاتی ہے۔

(۲۳۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْقُبَيْسِيُّ عَنْ بِلَالِ الْقُبَيْسِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ اللَّهِ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مِيتٌ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ النَّعْيِ [راجع: ۲۳۶۵۹]

(۲۳۸۴۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مرگ ہو جاتی تو وہ کہتے کہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ ”نہی“ میں شمار نہ ہو جس سے میں نے نبی ﷺ کو منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَعْمَدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ فَمَنْ مَرَضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوذُوهُ وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوهُ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۶۹۲)]

(۲۳۸۴۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو یہ کہتے ہوں گے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے سو ایسے لوگوں میں اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو تم اس کی بیمار پرسی نہ کرو کوئی مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہو اور یہ دجال کا گروہ ہے اللہ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

(۲۳۸۵۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْقَسَا إِلَهُ الْقَبْرِ قَعَدَ عَلَيَّ شَفَتَهُ فَحَبَّأَ يَرُدُّ بَصَرَهُ لِيهِ ثُمَّ

قَالَ يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةٌ تَزُولُ مِنْهَا حَمَالِيلُهُ وَيُمْلَأُ عَلَى الْكَافِرِ نَارًا ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ الْفَقْرُ الْمُسْتَكْبِرُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ الضَّعِيفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُو الطَّمَرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَكْبَرُ اللَّهُ قَسَمَهُ

(۲۳۸۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی جنازے میں تھے جب ہم قبر کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ اس کے کنارے بیٹھ کر بار بار اس میں دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ مسلمان کو قبر میں ایک مرتبہ بھیجا جاتا ہے جس سے اس کے سارے بوجھ دور ہو جاتے ہیں اور کافر پر آگ کو بھردیا جاتا ہے پھر فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اللہ کا بدترین بندہ کون ہے؟ ہر تند خوار و متکبر کیا میں تمہیں اللہ کے بہترین بندوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور آدمی جسے دبایا جاتا ہو پرانی چادروں والا ہو لیکن ہو ایسا کہ اگر اللہ کے نام پر کسی کام کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کر دے۔

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشْوُصُ فَاذًا بِالسُّوَاكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]

(۲۳۸۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔ (۲۳۸۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاهٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]

(۲۳۸۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ وَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ أَبُو إِفْرِيسَ عَالِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَوَّلَانِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِكُلِّ فِتْنَةٍ وَهِيَ كَانَتْ لِيَمَانٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَمَا بِي أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْ غَيْرِي بِهِ وَلَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِمْ عَنِ الْفَقَنِ قَالَ وَهُوَ يُعَلِّمُهُمْ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكُنُّنَ يَلْكُنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ لَفَنٌ كَرِيحٍ الصَّيْفِ مِنْهَا صِفَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَلَذَبَ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [راجع: ۲۳۶۸۰]

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں ایسا تو نہیں تھا کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ کوئی بات مجھے بتائی ہو جو میرے علاوہ کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں میں اس میں موجود تھا نبی ﷺ سے فتنوں کے متعلق

سوالات پوچھے جا رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شار کروا رہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۵۵) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالًا وَاحِدًا وَثَلَاثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ قَالَ فَضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَثَلًا وَتَرَكَ سَائِرَهَا قَالَ إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمُسْكِنَةٍ قَاتَلَهُمْ أَهْلٌ تَجَبَّرَ وَعَدَدٌ فَأَظْهَرَ اللَّهُ أَهْلَ الضَّعْفِ عَلَيْهِمْ فَعَمَدُوا إِلَى غَدُوهِمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَطُوهُمْ فَاسْخَطُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَوْنَهُ

(۲۳۸۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے ایک تین پانچ سات نو اور گیارہ ضرب الامثال بیان فرمائی ہیں جن میں سے کچھ نبی ﷺ نے اس وقت بیان فرمادیں اور باقی چھوڑ دیں اور فرمایا کہ ایک قوم تھی جس کے لوگ کمزور اور مسکین تھے ان سے ایک طاقتور اور کثیر تعداد والی قوم نے قتال کیا تو اللہ نے ان کمزوروں کو غلبہ عطا فرمادیا اور وہ لوگ اپنے دشمن کی طرف بڑھے ان پر اپنے حکمران مقرر کئے اور ان پر تسلط جمایا اور ان پر اللہ کی ناراضگی کا سبب بن گئے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۲۳۸۵۶) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَإِلَى أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ حَدَّثْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ حَدَّثْتُ أَنْتَ فَحَدَّثْتُ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ وَصَدَّقَهُ الْآخَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللَّهُ انظُرُوا لِي عَمَلِيهَ فَيَقُولُ رَبِّ مَا كُنْتُ أَعْمَلُ خَيْرًا غَيْرَ اللَّهِ كَانَ لِي مَالٌ وَكُنْتُ أَخَالِطُ النَّاسَ لَمَنْ كَانَ مُوسِرًا يَسْرُتُ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ مُعْسِرًا أَنْظَرْتُهُ إِلَى مَيْسَرَةٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ مَنْ يَسْرُتُ لِفَقْرِهِ فَقَالَ صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا ثُمَّ [راجع: ۱۷۱۹۰]

(۲۳۸۵۶) ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے یہ دعا پڑھی کہ یا اللہ میں نے تم سے کچھ نہیں سنا، چنانچہ ان میں سے

ایک نے یہ حدیث سنائی اور دوسرے نے ان کی تصدیق کی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا، اللہ فرمائے گا اس کے اعمال دیکھو، وہ کہے گا کہ پروردگار! میں کوئی نیک کام نہیں کرتا تھا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے پاس مال تھا اور میں لوگوں سے مل کر تجارت کرتا تھا، جس کے پاس کشادگی ہوتی میں اس پر آسانی کر دیتا اور جو تنگ دست ہوتا میں اسے سہولت تک مہلت دے دیتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا سہولت دینے کا میں زیادہ حق دار ہوں، چنانچہ اسکی بخشش ہوگئی، دوسرے صحابی نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۵۷) ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَجُلٍ قَدْ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا آتَا مَثًا فَأَخْرِجُونِي ثُمَّ اطَّعْنُونِي ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا ابْنِي رِبْعًا عَاصِفًا فَأَذْرُونِي لِيَجْمَعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقَبُولٍ لَهُ لِمَ فَعَلْتُ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ كَيْفَ فَرُّ لَهْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ [راجع: ۲۳۶۴۲]

(۲۳۸۵۷) پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے مرتے وقت اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا، دوسرے صحابی نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۸۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ حُلَيْفَةِ بِنِ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَاتَاهُ دُهْقَانٌ يَأْنَاءُ فَرَمَاهُ بِهِ مَا يَأْلُو أَنْ يُصِيبَ بِهِ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي تَقَلَّضْتُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ لَمْ أَفْعَلْ بِهِ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَلْبَسَ الْخَبِرَ وَالذَّبْيَاجَ قَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكِنَّا فِي الْآخِرَةِ هَذَا آخِرُ حَدِيثِ حُلَيْفَةِ بِنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۵۸]

(۲۳۸۵۸) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کہیں اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ورنہ تم دہشتناک ہو کر دیکھو کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا غُلَامٌ مَعَ أَبِي فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُفْرَةِ الْقَبْرِ فَبَعَلَ يَوْصِي الْخَافِرَ وَيَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّأْسِ وَأَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّجُلَيْنِ لِرُبِّ عَذَقٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۸۷۶].

(۲۳۸۵۹) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک انصاری کے جنازے میں نکلے میں اس وقت نعرہ تھا اور اپنے والد کے ساتھ تھا نبی ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور قبر کھودنے والے کو تلقین کرنے لگے کہ سر کی جانب سے اسے کشادہ کرو اور پاؤں کی جانب سے اسے کشادہ کرو اس کے لئے جنت میں بہت سے خوشے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّالَانِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا أَبَا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا أَبَا أَقْرَبَهُمَا جَوَارًا فَإِذَا سَقَى أَحَدُهُمَا فَأَجِبْ الَّذِي سَقَى [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۳۷۵۶). قال شعيب: إسناده حسن].

(۲۳۸۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ایک ہی وقت میں دو آدمی تمہیں دعوت دیں تو جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اس کی دعوت کو قبول کرلو کیونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوگا اس کا پڑوس زیادہ قریب ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک پہلے دعوت دے دے تو پھر پہلے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرلو۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى

رَأْسِهِ مَاءٌ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ [راجع: ۱۰۹۹۸]۔

(۲۳۸۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ وَلَا تُكْثِرَ عَلَيَّ فَأَنْسَى قَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ [راجع: ۲۳۰۵۸]۔

(۲۳۸۶۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، زیادہ نہ کیجئے گا تاکہ میں بھول نہ جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَزَيْدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرُجَهُ بِالْمَاءِ وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرُجَهُ [راجع: ۱۰۴۰۵]۔

(۲۳۸۶۳) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ تَقِيفٍ وَهُوَ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرُجَهُ [راجع: ۱۰۴۰۹]۔

(۲۳۸۶۴) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ فَلَدَّكُرُوا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۸۶۵) شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا تھا۔

(۲۳۸۶۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَوَهَبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (سنن أبوداود: ۱۶۸، سنن النسائی: ۸۶/۱). قال شعيب: ضعيف لاضطراره].

(۲۳۸۶۶) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۷) وَقَالَ غَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۷) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۸) وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۸) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینے مار لئے۔

(۲۳۸۶۹) حَدَّثَنَا

(۲۳۸۶۹) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ جَعْفَةَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاةً لِنَبِيِّ عِنْدِ

الْمَطْلَبُ فَقَالَ إِنَّهَا تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْتَى أَنَا أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأُصُومُ وَأُفْطِرُ فَمَنْ أَقْتَدَى بِي فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فِتْرَةً فَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى بَدْعَةٍ فَقَدْ ضَلَّ وَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى سُنَّةٍ فَقَدْ اهْتَدَى

(۲۳۸۷۰) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے سامنے بنو عبدالمطلب کی ایک باندی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ قائم اللیل اور صائم النہار رہتی ہے نبی ﷺ نے فرمایا لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور نافرمان بھی کرتا ہوں، سو جو شخص میری اقتداء کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے، سو جس کی تیزی کا اختتام اور انقطاع بدعت کی طرف ہو وہ گمراہ ہو گیا اور جس کی تیزی کا اختتام سنت پر ہوا تو وہ ہدایت پا گیا۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَاشُورَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ أَصُمْتُمْ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ قُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا قَالَ فَكَلِمُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ [راجع: ۲۰۵۹۰]۔

(۲۳۸۷۱) عبد الرحمن بن سلمہ خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دس محرم کے دن قبیلہ اسلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کا روزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھاپی چکے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۸۷۲) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا عَوْفُ عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ مِنْ بَنِي صُرَيْمٍ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ وَالْوَلِيدَةُ [راجع: ۲۰۶۰۹]۔

(۲۳۸۷۲) حسناء بنو صریم کی ایک خاتون تھیں، اپنے چچا سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نومولود بچے جنت میں ہوں گے اور زندہ درگور کیے ہوئے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔

حَدِيثُ ذِي مَخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ذی مخرم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۳) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مَخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا أَمِنًا ثُمَّ تَغْزُوهُمْ غَزْوًا فَتَنْصَرُّونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُونَ بِمَرْجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيحًا لِيَقُولَ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَقْضُبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومَ إِلَيْهِ فَيَدْفَعُهُ

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَغْدُرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً وَتَسْلُمُونَ وَتَقْتُمُونَ وَتَقِيمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ

[راجع: ۱۶۹۵۰]

(۲۳۸۷۳) حضرت ذوالحجہ ۱۱۰۰ھ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن و امان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال، غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی کول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۳۳۸۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ الْجَزُورُ وَالْبَقْرَةُ تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ قَالَ يَا شُعْبِيُّ وَلَهَا سَبْعَةُ أَنْفُسٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ الْجَزُورَ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِرَجُلٍ أَكْذَابُكَ يَا فَلَانُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا شَعَرْتَ بِهَذَا

(۲۳۸۷۳) امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ پوچھا کہ کیا ایک اونٹ اور ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا شعبی! کیا اس کی سات جانیں ہوتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو یہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے اور ایک اونٹ مقرر فرمایا ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے ایک آدمی سے پوچھا اے فلاں! کیا بات اسی طرح ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا مجھے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔

حَدِيثُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعُجْمَاءِ عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ کی حدیث

(۳۳۸۷۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا كَيْسٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعُجْمَاءِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَخْزُومَةِ الَّتِي سَرَكْتَ لَطِيفَةً يُقْدِيهَا يَعْنِي بَارِبَعِينَ أَوْ قِيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَطْهَرَ خَيْرٌ لَهَا فَاثْمَرَهَا بِهَا فَقَطَعَتْ يَدَهَا وَهِيَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَسَدِ.

(۲۳۸۷۵) مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ کہتی ہیں کہ ان کے والد نے اس مخزومی عورت کے متعلق ”جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا“ نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اس کے فدیے میں چالیس اوقیہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے

حق میں بہتر یہی ہے کہ یہ پاک ہو جائے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اس عورت کا تعلق بنو عبد الاشہل یا بنو اسد سے تھا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُعَاوِرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ عَائَتَهُ وَيَقْلَمْ أَظْفَارَهُ وَيَجْزُرَ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا (۲۳۸۷۰) ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے زیر ناف بال نہ کاٹے ناخن نہ تراشے اور مونچھیں نہ کاٹے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي فُلَايَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرُؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ قَالُوا ثَلَاثًا قَالُوا إِنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۱۸۲۳۸] (۲۳۸۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا شاید تم لوگ امام کی قراءت کے دوران قراءت کرتے ہو؟ دو تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! واقعی ہم ایسا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، اللہ یہ کہ تم میں سے کوئی سورہ فاتحہ پڑھنا چاہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْتَرِءُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ فَلَا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الْآخَرِ حَتَّى يَتَعَلَّمُوا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ قَالُوا فَعَلِمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ (۲۳۸۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے دس دس آیات پڑھتے تھے اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ پہلی دس آیات میں علم و عمل سے متعلق چیزیں اچھی طرح سیکھ نہ لیتے، یوں ہم نے علم و عمل کو

حاصل کیا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ

ایک تغلبی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ هِلَالٍ التَّقْفِيُّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشُورٌ إِنَّمَا الْعَشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى [راجع: ۱۵۹۹۲]۔

(۲۳۸۷۹) ابو امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ٹیکس تو یہود و نصاریٰ پر ہوتا ہے، مسلمانوں پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ هُمْ مِنْهُمْ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ هُوَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ وَبِمَا كَانُوا عَامِلِينَ [راجع: ۲۰۹۷۳]۔

(۲۳۸۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک وقت تک میں اس بات کا قائل تھا کہ مسلمانوں کی اولاد مسلمانوں کے ساتھ ہوگی اور مشرکین کی اولاد مشرکین کے ساتھ ہوگی، حتیٰ کہ فلاں آدمی نے مجھ سے فلاں کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے، پھر میں ایک اور آدمی سے ملا اور اس نے بھی مجھے یہی بات بتائی تب میں اپنی رائے سے پیچھے ہٹ گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْقُمَّلَةَ فِي ثَوْبِهِ فَلْيَصْرِهَا وَلَا يُلْقِهَا فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۸۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے کپڑوں میں کوئی جوں دکھائی دے تو اسے چاہیے کہ اسے باہر لے جائے مسجد میں نہ ڈالے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

(۲۳۸۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ سواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲۳۸۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ بَعْدِكُمْ أَوْ إِنْ مِنْ وَرَائِكُمُ الْكُذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأْسُهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتُ لَسْتُ رَبَّنَا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَبَّنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ [راجع: ۲۳۵۴۶]

(۲۳۸۸۳) ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو وہ جال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا فَإِنِّي أَنُوبُ إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُهُ كَأَنَّهُ مِائَةُ مَرَّةٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ اسْتَغْفَرُكَ الثَّنَانُ قَالَ هُوَ مَا أَقْبَلَ لَكَ [راجع: ۱۸۴۸۲]

(۲۳۸۸۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرتے رہا کرو اور میں بھی ایک دن میں سو سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ“ اور ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ“ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں یا ایک ہی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ہی ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ آبَاءَكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لَأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَتَلَفْتُ قَالُوا بَلَّغْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَذْرِي قَالَ أَوْ اغْرَضَكُمْ أَمْ لَا كَعُزْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَتَلَفْتُ قَالُوا بَلَّغْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(۲۳۸۸۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایام تشریق کے درمیان دن نبی ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، یاد رکھو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر ”سوائے تقویٰ“ کے اور کسی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہے، کیا میں نے پیغام الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، پھر فرمایا آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا دن، فرمایا یہ مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا مہینہ، فرمایا یہ شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ نے تمہارے درمیان تمہارے خون اور مال کو اسی طرح حرمت والا بنا دیا ہے جیسے اس مہینے اور اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے، کیا میں نے پیغام الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین کو چاہئے کہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَانَ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَجِيءُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ بَصْلٌ فَقُلْتُ لَهُ أَمَا

الْخَيْرُ مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا يَنْتَعِنُ عَلَيْكَ ثَوْبُكَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مَنَزِلِي شَيْءٌ أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرُهُ
إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظُلُّ الْمُؤْمِنِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقْتُهُ [راجع: ۱۸۲۰۷]

(۲۳۸۸۶) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مرثد بن عبد اللہ جب بھی مسجد آتے تو اپنے ساتھ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور لاتے تھے، ایک دن وہ مسجد آئے تو اپنے ساتھ پیاز لے کر آئے، میں نے ان سے کہا اے ابوالخیر! یہ کیوں لے آئے؟ اس سے تو آپ کے کپڑوں سے بدبو آنے لگے گی، انہوں نے کہا جیجے! آج میرے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا، اور مجھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمان کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عُرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُصَفَّدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيَنَادِي فِيهِ مُنَادٍ كُلُّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلَمْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ حَتَّى يَنْقَضِيَ رَمَضَانُ [راجع: ۱۹۰۰۱]

(۲۳۸۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں ہر سرکش شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور ہر رات ایک منادی ندا لگاتا ہے کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! رک جا، یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جائے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي صَخْرٍ الْمُقْلِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ قَالَ جَلَبْتُ جَلُوبَةً إِلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ بَيْعِي قُلْتُ لَأَلْقِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ فَلَمَّا سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ لَتَلْقَانِي بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ تَبِيعْتُهُمْ فِي أَفْقَانِهِمْ حَتَّى اتُّوا عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ نَاشِرًا التَّوْرَةَ يَقْرَأُهَا بِعَرَبِيٍّ بِهَا نَفْسُهُ عَلَى ابْنِ لَهٍ فِي الْمَوْتِ كَأَحْسَنِ الْفَتَيَانَ وَأَجْمَلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ أَنْزَلَ التَّوْرَةَ هَلْ تَجِدُ فِي كِتَابِكَ ذَا صِفَتِي وَمَخْرَجِي فَقَالَ بَرَأْسِهِ مَكْدًا أَيْ لَا فَقَالَ ابْنُهُ إِنِّي وَاللَّهِ أَنْزَلَ التَّوْرَةَ إِنَّا لَتَجِدُ فِي كِتَابِنَا صِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَقِيمُوا الْيَهُودَ عَنْ أَحْمَكُمْ ثُمَّ وَلَّى كَهْفَهُ وَحَنَطَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ

(۲۳۸۸۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں میں ایک اونٹ مدینہ منورہ لے کر آیا جب میں اسے قرقارغ ہو گیا تو میں نے سوچا کہ اس آدمی سے ملتا ہوں اور اس کی باتیں سنتا ہوں چنانچہ نبی ﷺ مجھے

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے ملے میں بھی ان کے پیچھے چلنے لگا، حتیٰ کہ وہ تینوں ایک یہودی کے پاس پہنچے جو تورات کھولے اسے پڑھ رہا تھا اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو تسلیم دے رہا تھا کہ اس کا انتہائی حسین و جمیل جوان بیٹا قریب المرگ تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تورات کو نازل کیا ہے کہ کیا تم تورات میں میری یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پڑھتے ہو؟ اس نے اپنے سر سے نفی میں اشارہ کر دیا، اس کے قریب المرگ بیٹے نے کہا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے تورات کو نازل کیا ہے، ہم اپنی کتاب میں آپ کی یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے ان یہودیوں کو اٹھا دو، پھر نبی ﷺ نے خود اس کے کفن و دفن اور نماز جنازہ کا انتظام فرمایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً يَعْقُوبُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ وَقَالَ مَرَّةً يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَّا أَنْ كُلَّ مَأْتَرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ إِلَّا وَإِنْ قَبِيلٌ خَطَا الْعَمِدَ قَالَ خَالِدٌ أَوْ قَالَ قَبِيلُ الْخَطَا شِبْهُ الْعَمِدِ قَبِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنْ الْبَابِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا [راجع: ۱۵۴۶۳]

(۲۳۸۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا، یاد رکھو! زمانہ جاہلیت میں جو چیز بھی قابلِ فخر سمجھتی تھی، اور ہر خون کا یا عام دعویٰ آج میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے، البتہ بیت اللہ کی کھنچی اور حجاج کرام کو پانی پلانے کا منصب برقرار رہے گا، یاد رکھو! ہر وہ شخص جو شبہِ عدم کے طور پر (کسی کوڑے، لاٹھی یا پتھر سے) مارا جائے، اس میں دیت مغفلہ واجب ہوگی یعنی سوائے اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَرَكَهُ لِلَّهِ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ

(۲۳۸۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اللہ کے لئے اسے چھوڑ دے تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَاهُ فَحَدَّثَهُ أَوْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

(۲۳۸۹۱) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعاء فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَفَارٍ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْقَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَ [راجع: ۲۰۵۰۱]

(۲۳۸۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اچھی بات کہنی چاہئے یا بھڑخاموش رہنا چاہئے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ خُمْرَاءَ مُخَضَّرَةٍ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ كُمْ هَذَا قَالَ قُلْنَا يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ كُمْ هَذَا قُلْنَا ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللَّهِ الْأَصَمِّ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ كُمْ هَذَا قَالَ قُلْنَا الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا لِي شَهْرِكُمْ هَذَا لِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَوْ قَالَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا وَشَهْرِكُمْ هَذَا وَبَلَدِكُمْ هَذَا الْآ وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوَاصِ أَنْظَرُكُمْ وَإِنِّي مُكَاتِرٌ بِكُمْ الْإِثْمَ فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي الْآ وَقَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمُونِي وَتَسْتَأْذِنُونَ عَنِّي لَعَنَ كَذِبَ عَلَى فُلَيْتَوُا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ الْآ وَإِنِّي مُسْتَفِذٌّ رِجَالًا أَوْ إِنَائًا وَمُسْتَفِذٌّ مِنِّي آخَرُونَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي لَقَالُوا إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذَلُوا بِعَذِّكَ [راجع: ۱۰۹۸۱].

(۲۳۸۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا یوم النحر، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ حج اکبر کا دن ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا ذی الحجہ، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ شہر اصم ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، مشعر حرام، فرمایا تم نے سچ کہا، تمہاری جان اور تمہارے مال تمہارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے آج کے دن کی حرمت ہے، یاد رکھو! حوض کوثر پر میں تمہارا انتظار کروں گا، اور تمہیں دیکھوں گا اور تمہارے ذریعے دوسری امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا، لہذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں، اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کرے گا، اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے، یاد رکھو! میں کچھ لوگوں کو چھڑاؤں گا اور بہت سے لوگ مجھ سے چھڑا لیے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

ثالث عشر الأنصار

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۸۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَدِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعْ الْإِيَّاسَ مِمَّا فِي يَدَيْ النَّاسِ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۴۱۷۱). قال شعيب: إسناده ضعيف].

(۲۳۸۹۳) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر نصیحت فرما دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس طرح پڑھو جیسے رخصتی کی نماز پڑھ رہے ہو، کوئی ایسی بات منہ سے مت نکالو جس پر کل کو تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو چیزیں ہیں ان سے آس پھٹا کر ایک طرف رکھ دو۔

(۲۳۸۹۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْطِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْبَحْرِ وَعَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَمَرَّ بِصَاحِبِ الْمَقَاسِمِ وَقَدْ أَقَامَ السَّيِّئَةَ إِذَا امْرَأَةٌ تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا فَرَّقُوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ وَلَدِهَا قَالَ فَأَخَذَ يَبِيدَ وَلَدِهَا حَتَّى وَضَعَهُ فِي يَدِهَا فَأَنْطَلَقَ صَاحِبُ الْمَقَاسِمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَخْبَرَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأُخْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۵۵/۲). قال الترمذی: حسن غريب. قال الألباني حسن (الترمذی: ۱۲۸۳ و ۱۵۶۶). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه و شواهد و هذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۳۹۱۰].

(۲۳۸۹۵) ابو عبد الرحمن حلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ سمندری سفر پر جا رہے تھے ہمارے امیر عبداللہ بن قیس خزازی تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ تقسیم کنندہ کے پاس سے گزرے تو اس نے قیدیوں کو ایک جانب کھڑا کر رکھا تھا جن میں ایک عورت رورہی تھی حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس عورت کا کیا مسئلہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اسے اس کے بیٹے سے انہوں نے ہدا کر دیا ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور اس عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ دیکھ کر تقسیم کنندہ شخص عبداللہ بن قیس خزازی کے پاس چلا گیا اور انہیں یہ بات بتائی عبداللہ

نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۸۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْأَنْصَارُ وَسَيَضْرِبُونَ عَلَيْكُمْ بَعُوثًا يَنْكُرُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الْبُعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ وَيَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى الْقَبَائِلِ يَقُولُ مَنْ أَكْفَيْهِ بُعْثَ كَذَا وَكَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دِمِهِ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۲۵۲۵)].

(۲۳۸۹۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، عنقریب تمہارے لئے شہر مفتوح ہو جائیں گے اور تمہارے لشکر جمع کئے جائیں گے لیکن تم میں سے بعض لوگ بغیر اجرت کے لشکر کے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوں گے چنانچہ ایسا بھی ہوگا کہ ایک آدمی اپنی قوم سے نکل بھاگے گا اور دوسرے قبیلوں کے سامنے جا کر اپنے آپ کو پیش کر کے کہے گا ”ہے کوئی شخص کہ میں اتنے پیسوں کے عوض اس کی طرف سے میدان جہاد میں شامل ہو کر کفایت کروں؟“ یاد رکھو! ایسا شخص خون کے آخری قطرے تک مردور رہے گا۔

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ بَرْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ (۲۳۸۹۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا الْمُفَرِّقِيُّ حَدَّثَنَا حَمُوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رُفَيْمٍ السَّعْمِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكِبَائِرَ فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ [صححه ابن حبان (۳۲۴۷)، والحاكم (۲۳/۱)].

قال الألباني: صحيح (النسائي: ۸۸/۷). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه. [انظر: ۲۳۹۰۲].

(۲۳۸۹۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ”کبیرہ گناہوں“ سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَمُصَمٍ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّامِيِّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيئَةٍ

(۲۳۸۹۹) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نماز ان گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصْعَةٍ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ كُلُوا وَابْيَأْنُوا يَا كُلُّ وَابْيَأْنُوا لِي لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ (۲۳۹۰۰) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں پیاز تھی نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے تم کھا لو اور خود کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنٌ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ مِنْ بَنِي سَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُحْمَةَ قَاصًّا أَهْلَ الشَّامِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ خَمَرَنِي بَيْنَ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيئَةِ عِنْدَهُ لَأَتَمِّيَ لَكُمْ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْخِيءُ ذَلِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يَكْبِرُ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا وَالْخَبِيئَةَ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو رُحْمَةَ يَا أَبَا أَيُّوبَ وَمَا تَنْظُرُ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَكْفِلَهُ النَّاسُ بِأَفْوَاهِهِمْ فَقَالُوا وَمَا أَنْتَ وَخَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ دَعَا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أَخْبَرَكُمْ عَنْ خَبِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَطُنُّ بَلْ كَالْمُسْتَقْبَلِ إِنَّ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُصَدِّقًا لِسَانَهُ قَلْبُهُ أَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۸۹۸]

(۲۳۹۰۱) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو فرمایا تمہارے رب نے مجھے دو باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے یا تو ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب مکمل معافی کے ساتھ داخل ہو جائیں یا میں اپنی امت کے متعلق اپنا حق محفوظ کر لوں، کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اللہ کے یہاں کسی بات کو محفوظ کیا جاسکتا ہے اس پر نبی ﷺ اندر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے باہر آئے اور فرمایا میرے پروردگار نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کے یہاں میرا حق بھی محفوظ ہے۔

راوی حدیث البورہم نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابویوب! آپ کے خیال میں نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق کیا ہے؟ یہ سن کر لوگوں نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کہنے لگے کہ تمہیں نبی ﷺ کے اس محفوظ حق سے کیا غرض ہے؟ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو میں تمہیں اپنے اندازے بلکہ یقین کے مطابق بتاتا ہوں کہ نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق یہ ہے کہ پروردگار! جو شخص بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو اسے جنت میں داخلہ عطا فرما۔

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّمْعِيِّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبْدَ اللَّهِ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَاجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَسَأَلَهُ مَا الْكِبَائِرُ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ وَالْفِرَارُ يَوْمَ الزَّحْفِ [راجع: ۲۳۸۹۸].

(۲۳۹۰۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ”کبیرہ گناہوں“ سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۹۰۳) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ افْتَرَعَتْ الْأَنْصَارُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَعَهُمْ أَبُو أَيُّوبَ فَأَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامَ أَهْدَى لِأَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو أَيُّوبَ يَوْمًا فَإِذَا قُصْعَةٌ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَرْسَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطْلَعَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ مِنْ هَذِهِ الْقُصْعَةِ قَالَ رَأَيْتُ فِيهَا بَصَلًا قَالَ وَلَا يَجْعَلُ لَنَا الْبَصَلُ قَالَ بَلَى فَكُلُوهُ وَلَكِنْ يَغْشَانِي مَا لَا يَغْشَاكُمْ وَقَالَ حَيَوَةٌ إِنَّهُ يَغْشَانِي مَا لَا يَغْشَاكُمْ [اخرجه النسائي في الكبرى (۶۶۲۹)].

قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف.

(۲۳۹۰۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے اس بات پر قرعہ اندازی کی کہ ان میں سے کس کے یہاں نبی ﷺ فروکش ہوں گے وہ قرعہ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے نام نکل آیا اور وہ نبی ﷺ کو اپنے گھر لے گئے نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے، خانجہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے گھر آئے تو ایک سالہ نظر آما جس میں بیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

اصل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے مجھوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے ﷺ)

(٢٣٩.٤) حَدَّثَنَا حَيُّو بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ [قال البوصيري: هذا إسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ٢٢٣٢). قال شعيب: صحيح وهذا سند حسن في المتابعات والشواهد]. [انظر: ٢٣٩٠٦، ٢٣٩٠٥].

(۲۳۹۰۴) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا ظلم مٹا کر دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(٢٣٩.٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ فَلَهُ كَرَمُ اللَّهِ [راجع: ٢٣٩.٤].

(۲۳۹۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٩.٦) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ أَبِي خَارِجَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْقَدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ [راجع: ٢٣٩.٤].

(۲۳۹۰۶) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لین دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(٢٣٩.٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
(٢٣٩.٨) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاضِي حِينَ يَقْضِي
وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاسِمِ حِينَ يَقْسِمُ

(۲۳۹۰۷-۲۳۹۰۸) حضرت ابوالیوب انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے اور قاسم جب کوئی چیز تقسیم کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۳۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ مُعْتَمِرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْلَى تَيْبِ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا يَوْمًا مَا يُتَّبَدُّ فِيهِ فَنَازَعُوا فِي الْقَرْعِ فَمَرَّ بِهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ

إِنْسَانًا فَقَالَ يَا أَبَا أَيُّوبَ الْقُرْعُ يُنْتَبَذُ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مَرْكَبٍ يُنْتَبَذُ فِيهِ قَرْدٌ عَلَيْهِ الْقُرْعُ قَرْدٌ أَبَا أَيُّوبَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ

(۲۳۹۰۹) ابواسحق کہتے ہیں کہ ایک دن لوگ اس بات کا مذاکرہ کرنے لگے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنائی جاسکتی ہے دوران گفتگو کدو کے برتن میں نبیذ سے متعلق اختلاف رائے ہو گیا اتفاقاً وہاں سے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو انہوں نے ایک آدمی بھیج کر اس کے متعلق دریافت کیا کہ اے ابویوب! کدو کے برتن میں نبیذ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ہر اس برتن میں نبیذ پینے یا پانے سے منع فرمایا ہے جسے لک لگی ہوئی ہو سائل نے کدو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔

(۲۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ يَحْصَبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدَةِ فِي الْبَيْعِ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۳۸۹۵]

(۲۳۹۱۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص والد اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۹۱۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِدِهِ الْكَرَابِيسَ يَعْنِي الْكُنْفَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوْ الْبُولِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَنْبِرُهَا [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۱/۱)]. [انظر: ۲۳۹۱۶، ۲۳۹۵۵]

(۲۳۹۱۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا بھانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَاصٌّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ قَدْ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَتَاكُمْ تَذَنُّبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَوْمًا يَذَنُّبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ [صححه مسلم (۲۷۴۸)]

(۲۳۹۱۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جواب میں نے تم سے چھپا رکھی تھی اور وہ یہ کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے اور

اللہ انہیں بخشے گا۔

(۲۳۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ النَّضَرَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى فَقَالَ لِي يَا أَيُّهَا أَيُّوبُ أَلَا أَعْلَمُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَعَ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَإِلَّا كُنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَذَلٌ عَشْرٌ رِقَابٍ مُعَوَّرِينَ وَإِلَّا كَانَ فِي جُنَّةٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسِيَ وَلَا قَالَهَا حِينَ يُمِيسِيَ إِلَّا كَذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ اللَّهُ لَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۹۱۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے یہاں جلوہ افروز ہوئے اور مجھ سے فرمایا اے ابو ایوب! کیا میں تمہیں کچھ تعلیم نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۹۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ بَعْنَى أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَلْفَحِ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَتَزَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ وَابْتَدَأَ أَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَمْ يَسِ فِي فَوْقِ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَوَّلَ فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْلُ أَرْفَعُ بِي فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ أَبُو أَيُّوبَ فِي الشُّفْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ فَكَانَ يَضَعُ طَعَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ طَعَامًا فِيهِ نَوْمٌ فَارْسَلَهُ بِهِ إِلَيْهِ فَسَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَثَرِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقِيلُ لَمْ يَأْكُلْ فَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا تَكْرَهُهُ أَوْ مَا كَرِهْتَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِي

(۲۳۹۱۴) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی ﷺ ان کے یہاں فروکش ہوئے، نبی ﷺ نیچے کی منزل میں رہتے اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں، ایک مرتبہ رات کے وقت انہیں خیال

آیا کہ ہم تو نبی ﷺ سے اوپر ہو کر چلتے ہیں چنانچہ وہ ساری رات انہوں نے ایک کونے میں گزاری، صبح ہونے پر نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھے کبھی منزل زیادہ موافق ہے، وہ کہنے لگے کہ میں تو اس صحت پر نہیں چڑھوں گا جس کے نیچے آپ ہوں، اس طرح حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی، انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے رحمہم)

(۲۳۹۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْصُومَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَمِيشَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسَ وَإِذَا قَالَهَا بَعْدَ الْمَغْرَبِ فَمِثْلُ ذَلِكَ (۲۳۹۱۵) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں" تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۹۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَا نَذَرِي كَيْفَ نَصْنَعُ بِكُرْبَائِي مِصْرَ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ وَنَسْتَذْبِرَهُمَا وَقَالَ هَمَّامٌ يَعْنِي الْفَاعِلَ وَالْبَوْلَ [راجع: ۲۳۹۱۱]

(۲۳۹۱۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچاں کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي الْخُرَّاسَانِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرُسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ

(۲۳۹۱۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک پودا لگاتا ہے تو اس سے جتنا پھل نکلتا ہے اللہ اس شخص کے لئے اتنا ہی اجر لکھ دیتا ہے۔

(۲۳۹۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ طُلُوعِ النُّجُومِ (۲۳۹۱۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نماز مغرب ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۱۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ الْيَافِعِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبَ طَعَامًا فَلَمْ أَرِ طَعَامًا كَانَ أَكْثَرَ بَرَكََةً مِنْهُ أَوَّلُ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَكَلْنَا فِي آخِرِهِ فَلْنَا كَيْفَ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَأَنَا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ لَعَدْنَا بَعْدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ فَكَانَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ

(۲۳۹۱۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے نبی ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا میں نے آغاز میں اس سے زیادہ بابرکت کھانا کبھی نہیں دیکھا اور اختتام کے اعتبار سے اتنی کم برکت والا کھانا بھی کوئی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب نے ہم کھانا شروع کیا تھا تو ہم نے بسم اللہ پڑھی تھی بعد میں ایک آدمی آ کر کھانے میں شریک ہوا تو اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور شیطان بھی اس کے ساتھ کھانے لگا۔

(۲۳۹۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْجَيْشِ الَّذِي غَزَا فِيهِ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ إِذَا مِتُّ فَأَقْرَأُوا عَلَى النَّاسِ مِنِّي السَّلَامَ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا جَعَلَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَلْيَنْطَلِقُوا إِلَيَّ فَلْيُعِدُّوا إِلَيَّ فِي أَرْضِ الرُّومِ مَا اسْتَطَاعُوا فَحَدَّثَتِ النَّاسَ لَمَّا مَاتَ أَبُو أَيُّوبَ فَأَسْتَطَامَ النَّاسُ وَانْطَلَقُوا بِجَنَائِزِهِ

(۲۳۹۲۰) اہل مکہ میں سے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یزید بن معاویہ اس لشکر کا امیر تھا جس میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی جہاد کے لئے شریک تھے یزید مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلے رہا ہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر

ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ جب حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو یزید نے لوگوں کو یہ باتیں بتائیں لوگوں نے اسلمہ زیب تن کیا اور ان کا جنازہ لے کر چل پڑے۔

(۲۳۹۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَمَلَنِي عَلَى مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ يَشْرِقُ أَوْ يَغْرِبُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَسَعَّرُفُ وَنَسْتَفِرُّ اللَّهُ [صححه البخاری (۱۴۴)، ومسلم (۲۶۴)، وابن خزيمة (۵۷)، وابن حبان (۱۴۱۷)]. [انظر: ۲۳۹۳۳، ۲۳۹۷۶، ۲۳۹۷۷].

(۲۳۹۲۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِقِضْبِهِ إِلَى وَإِنَّهُ بَعَثَ يَوْمًا بِقِضْبَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فِيهَا نَوْمٌ فَسَأَلَتْهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِبْحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ [صححه مسلم (۲۰۵۳)]. [انظر: ۲۳۹۳۴].

(۲۳۹۲۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجاتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا لیکن نبی ﷺ نے اسے کھایا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۲۳۹۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الرِّقَاشِيُّ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ نَالَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَنَالَ ثُمَّ يَبْعَثُ بِسَائِرِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ. وَفِيهِ أَثَرُ يَدِهِ فَإِنِّي بِطَعَامٍ فِيهِ النَّوْمُ فَلَمْ يَطْعَمْ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَبَعَثَ بِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهُ فَقَالَ أَذْنُوهُ مِنِّي فَإِنِّي أَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ أَثَرُ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ كَفَّ يَدَهُ مِنْهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَابِي وَأُمِّي هَذَا الطَّعَامُ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهُ أَكُلْ مِنْهُ قَالَ فِيهِ بِلَكَ الثُّومَةِ فَيَسْتَأْذِنُ عَلَى جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَاتَّكَلْ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَكُلْ

(۲۳۹۲۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس

میں سے حضرت ابوالیوب رحمہ اللہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوالیوب رحمہ اللہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں؟ تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے رحمہم)

(۲۳۹۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ وَاصِلِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْمُتَخَلِّلُونَ قِيلَ وَمَا الْمُتَخَلِّلُونَ قَالَ فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ

(۲۳۹۲۳) حضرت ابوالیوب رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلال کرنے والے لوگ کیا خوب ہیں؟ کسی نے پوچھا کہ خلال کرنے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وضو اور کھانے کے دوران خلال کرنے والے۔

(۲۳۹۲۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَذْكُرُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ لِقَاصُ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

[صححه البخاری (۶۲۳۷)، ومسلم (۲۵۶۰). قال الترمذی: حسن صحيح]. [انظر: ۲۳۹۷۳، ۲۳۹۸۲].

(۲۳۹۲۵) حضرت ابوالیوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْعِسُورُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ مَرَّةً امْتَرَى فِي الْمُسْجِدِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ فَارْسَلُوا إِلَى أَبِي أَيُّوبَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا وَصَفَهُ سُفْيَانُ [انظر: ۲۳۹۴۴، ۲۳۹۷۵].

(۲۳۹۲۶) حضرت مسور اور ابن عباس رحمہم کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے پھر انہوں نے حضرت ابوالیوب انصاری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

(۲۳۹۲۷) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو اپنے اس رشتہ دار پر کیا جائے جو اس سے پہلو جی کرتا ہو۔

(۲۳۹۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِيَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [انظر: ۲۳۹۷۲].

(۲۳۹۲۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وجوب غسل خروج منی پر ہوتا ہے۔

(۲۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقُرَيْعِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَدْمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الرَكَعَاتُ الَّتِي أَرَاكَ قَدْ أَدْمَنْتَهَا قَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يُصْعَدَ لِي فِيهَا خَيْرٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْرَأُ فِيهِنَّ كُلَّهُنَّ قَالَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَبِهَا سَلَامٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۴)]. قال الألباني حسن (أبو داود: ۱۲۷۰، ابن ماجة: ۱۱۵۷). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۹۲۹) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان چاروں رکعتوں میں قراءت فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا کہ کیا ان میں دو رکعتوں پر سلام بھی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں۔

(۲۳۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَلَيْلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [صححه مسلم (۱۱۶۴)، وابن خزيمة (۲۱۶۴)، وابن حبان (۳۶۳۴)]. [انظر: ۲۳۹۵۷، ۲۳۹۵۲].

(۲۳۹۳۰) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَارِبًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شِعْلُنَا قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَطْنُ النَّاسُ أَنْتَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا

لَمْ يُؤْخَرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ يَشْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۶۶۲]۔

(۲۳۹۳۱) مرید بن عبد اللہ یزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی ﷺ کے صحابی حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رحمہ اللہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر جعفی رحمہ اللہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رحمہ اللہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابویوب رحمہ اللہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی ﷺ کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرے گی؟

(۲۳۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ لَذَكَرَ مِثْلَهُ (۲۳۹۳۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلْيَشْرِقْ وَلْيَغْرُبْ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَقَاعِدَ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَجَعَلْنَا نَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۳۹۲۱]۔ (۲۳۹۳۳) حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمیع قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَأَتَانِي يَوْمًا بِقِصْعَةٍ فِيهَا نَوْمٌ فَبَعَثَ بِهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُ رِيحَهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ [راجع: ۲۳۹۲۲]۔

(۲۳۹۳۴) حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابویوب رحمہ اللہ کو بھی بھجاتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رحمہ اللہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، لیکن نبی ﷺ نے اسے کھایا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۲۳۹۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ فَأَخَذَ بِخَطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يَقْرَأُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ

وَلَوْلَى الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ [صححه البخاری (۱۳۹۶)، ومسلم (۱۳)، وابن حبان (۲۳۷)]. [انظر: ۲۳۹۴۶]

(۲۳۹۳۵) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۲۳۹۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تَعْلُبُ لِي قُبُورَهَا [صححه البخاری (۱۳۷۵)، ومسلم (۲۸۶۹)]. [انظر: ۲۳۹۵۱]

(۲۳۹۳۷) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُكَ مِنَ اللَّيْلِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ [اخرجه عبد بن حميد (۲۱۹)، إسناده ضعيف جداً].

(۲۳۹۳۷) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو دو تین مرتبہ مسواک فرماتے تھے جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو چار رکعتیں پڑھتے تھے کسی سے بات کرتے اور نہ کسی چیز کا حکم دیتے اور ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے۔

(۲۳۹۳۷) وَبِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ تَمَضُّضٌ وَمَسَحَ لِحْيَتَهُ مِنْ تَحْتِهَا بِالْمَاءِ [إسناده ضعيف جداً. قال البخاري: هذا لا شيء. قال الألباني: صحيح بما تقدم (ابن ماجة: ۴۳۳)].

(۲۳۹۳۷) اور نبی ﷺ جب وضو فرماتے تو کھلی کرتے اور اپنی ڈاڑھی مبارک کو نیچے سے پانی کے ساتھ دھوتے تھے۔

(۲۳۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ أَبِي وَاصِلٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَالِحِي لَوَايَ لِي أَظْفَارِي طُولًا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَهُوَ يَدْعُ أَظْفَارَهُ كَمَا ظَفِيرُ الطَّيْرِ يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبَثُ وَالنَّفَثُ وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ مَرَّةً الْأَنْصَارِيَّ قَالَ غَيْرُهُ أَبُو أَيُّوبَ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي سَبَقَهُ لِسَانُهُ يَعْنِي وَكِيعٌ فَقَالَ لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ الْعَتَكِيُّ [اخرجه الطيالسي (۵۹۶)، إسناده ضعيف].

(۲۳۹۳۸) ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا تو میرے ناخن بڑھے ہوئے نظر آئے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص آسانی خبریں پوچھتا۔

اور میل وکیل جمع ہوتا رہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ ابوالیوب عسکری رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۳۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشَجَعِيَّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَسْلَمَ وَغَفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَأَشْجَعٌ وَجُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوْلَى دُونَ النَّاسِ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ [صححه مسلم (۲۵۱۹)، والحاكم: (۸۲/۴)] . [راجع: (۲۱۹۴۵)]

(۳۳۹۳۹) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور بنی کعب کے لوگ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف میرے موالی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ان کے مولی ہیں۔

(۳۳۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَوْ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ [۲۱۹۴۵] .

(۳۳۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی ہے۔

(۳۳۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرَ بِخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِيءَ لِإِمَاءٍ [صححه الحاكم (۳۰۳/۱)، وابن حبان (۲۴۰۷)] . قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۲، ابن ماجه: ۱۱۹۰، النسائی: ۲۳۸/۳) .

(۳۳۹۴۱) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعتوں پر وتر بنایا کرو اگر یہ نہ کر سکو تو تین رکعتوں پر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ایک رکعت پر وتر بنالیا کرو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اشارہ ہی کر لیا کرو۔

(۳۳۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعْدَلٍ عِثِّي عَشْرٍ وَقَابِ أَوْ رَقَبَةٍ [صححه البخاری (۶۴۰۴)] . [انظر: (۲۳۹۸۱)]

(۳۳۹۴۲) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ ایک یا دس غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۳۳۹۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ امْرَأَةٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ

[انظر: (۲۳۹۵۰)]

(۲۳۹۳۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۳۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمُسَوِّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحَرَّمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ وَقَالَ الْمُسَوِّرُ لَا يَغْسِلُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَسَأَلْتُهُ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ [راجع: ۲۳۹۲۶]۔

(۲۳۹۳۴) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا، انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے پھر انہوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵)] وابن حبان (۳۹۴۸)۔ [انظر: ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۹]۔

(۲۳۹۳۵) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۴۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبْتَ مَا لَهُ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرَهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ [راجع: ۲۳۹۳۵]۔

(۲۳۹۳۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۲۳۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ذَرِيكُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُدِيمُ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَرْتَفَعَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ [أخرجه ابن خزيمة (۱۲۱۵)]۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [سناد ضعيف]۔

(۲۳۹۳۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ ہمیشہ حارر کعبہ کی طرف سے تھے ایک دن میں نے پوچھ

لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسان پر چڑھے۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَنْ مَعَكَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَرُّ أَمْتِكَ فَلْيُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ ثَرْتَهَا طَيِّبَةٌ وَأَرْضُهَا وَاسِعَةٌ قَالَ وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۳۹۴۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج نبی ﷺ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ محمد ﷺ ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کو تلقین کیجئے کہ وہ کثرت سے جنت کے پودے لگائیں کیونکہ جنت کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ جنت کے پودوں سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۴۵]

(۲۳۹۴۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ حردلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قَدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْبَعِجُبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ قَرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۸۹۶،

النسائی: ۱۷۱/۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [راجع: ۲۳۹۴۳]

(۲۳۹۵۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکے، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس لئے جو شخص رات کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لے، گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْهَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجِبَتْ الشَّمْسُ قَالَ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ

تَعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا [راجع: ۲۳۹۳۶].

(۲۳۹۵۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ وَرْقَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ اللَّهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ اللَّهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحْمَدَ عِمْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَللّٰهُ يَرُدُّ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْفِكَ قَالَ حَجَّاجٌ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْفِكُمْ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۴۱). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۵].

(۲۳۹۵۵) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہیے جو اب دینے والے کو یہ رحمک اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو یہدیکم اللہ ویصلح بألفک کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بِعْنِ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ فِي ثَوْبِهِ قُمَّلَةً فَأَخَذَهَا لِيَطْرَحَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ ارْذُدْهَا فِي ثَوْبِكَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

(۲۳۹۵۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے کپڑے میں ایک جوں دیکھی اس نے اسے پڑ کر مسجد میں ہی پھینکنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا مت کرو اسے اپنے کپڑوں میں ہی رہنے دوتا آنکہ مسجد سے نکل جاؤ۔

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بِعْنِ ابْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بِعْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِكُمْ وَلَا تَسْتَذْبِرُوهَا [راجع: ۲۳۹۱۱].

(۲۳۹۵۹) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچانے

(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَانَ وَتَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الرُّومَ فَمَرِضٌ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ أَنَا إِذَا مِتُّ فَأَحْمِلُونِي فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعُدُوَّ فَأَذِلُّونِي تَحْتَ أَفْئِدَائِكُمْ وَسَأَحَدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَالِي هَذَا مَا حَدَّثْتُكُمْوه سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [انظر: ۲۳۹۹۲].

(۲۳۹۵۶) ابو ظبیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۷) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطِيمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالْمَزْدَلِيَّةِ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۵۸) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَشُّ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ لَقِيطِ النَّخَعِيِّ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ قَالُوا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ قَالَ رِيَّاحٌ فَلَمَّا مَضُوا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ

(۲۳۹۵۹) ریح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک گروہ ”رحبہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ”السلام علیک یا مولانا“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارا آقا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کو غدیر خم کے مقام پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں جس کا مولی ہوں علی بھی اس کے مولی ہیں جب وہ لوگ چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اور میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کچھ انصاری لوگ ہیں جن میں حضرت ابوالایوب

انصاری رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْشٌ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمُوا عَلَى عَلِيٍّ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا مَوَالِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ

(۲۳۹۶۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُصَلِّي صَلَاةَ تَدِيمِهَا فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ فَلَا تُرْتَجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَأَجِبْتُ أَنْ يَضَعَهُ لِي إِلَى السَّمَاءِ خَيْرٌ

(۲۳۹۶۱) حضرت ابویوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے۔

(۲۳۹۶۲) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ قَابَتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطِيمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ [راجع: ۲۳۹۴۵]

(۲۳۹۶۲) حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کی ہے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عِمْرَانَ التَّجِيبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَتَدَرَّتْ مِنَّا نَادِرَةٌ أَمَامَ الصَّفِّ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ وَكَذَا قَالَ أَبِي قَالَ مَعُمُ فَبَدَرَتْ مِنَّا بَادِرَةٌ وَقَالَ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ [انظر: ۲۳۹۶۵]

(۲۳۹۶۳) حضرت ابویوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمْعِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ

اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ فَالَهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ وَكَانَ لَهُ مُسْلَحَةٌ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ فَإِنْ قَالَ حِينَ يَمْسِي لِمِثْلِ ذَلِكَ

(۲۳۹۶۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات کہہ لے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا، دس گناہ معاف فرما دے گا، دس درجات بلند کر دے گا اور یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے کی طرح ہوگا اور وہ دن کے آغاز سے اختتام تک اس کا ہتھیار ہو جائیں گے اور اس دن کوئی شخص ایسا عمل نہیں کر سکے جو اس پر غالب آ جائے، اور اگر شام کے وقت کہہ لے تب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۹۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عِمْرَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَبَدَرْتُ مِنْهَا بِأَدْرَةِ أَمَامِ الصَّفِّ فَنَظَرُ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ [راجع: ۲۳۹۶۳]

(۲۳۹۶۵) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي رُحْمٍ السَّمْعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي بَيْتِنَا الْأَسْفَلِ وَكُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ فَأَهْرَيْقُ مَاءً فِي الْغُرْفَةِ فَقُمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوبَ بِقَطِيفَةٍ لَنَا تَتَّبِعُ الْمَاءَ شَفَقَةً يَخْلُصُ الْمَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَزَّلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُشْفِقٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ نَكُونَ لِقَوْلِكَ انْقِبِلْ إِلَى الْغُرْفَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَتَاعِهِ فَنَقِلَ وَمَتَاعُهُ قَلِيلٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ تُرْسِلُ إِلَيَّ بِالطَّعَامِ فَأَنْظُرُ فَإِذَا أَتَرَ أَصَابِعَكَ وَضَعْتُ يَدِي فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ هَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أُرْسَلْتُ بِهِ إِلَيَّ فَتَنَظَرْتُ فِيهِ فَلَمْ أَرِ فِيهِ أَتَرَ أَصَابِعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ إِنَّ فِيهِ بَصَلًا فَكِرِهْتُ أَنْ أَكَلَهُ مِنْ أَجْلِ الْمَلِكِ الَّذِي يَأْتِينِي وَأَنَا أَنْتُمْ فَكَلَوْهُ

(۲۳۹۶۶) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمارے گھر کی چلی منزل میں فروکش ہوئے اور میں بالا خانے میں رہتا تھا ایک دن میرے کمرے میں پانی گر گیا، تو میں اور ام ایوب ایک چادر لے کر پانی خشک کرنے لگے تاکہ وہ چھت سے ٹپک کر نبی ﷺ پر نہ گرنے لگے، پھر میں ڈرتا ڈرتا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں آپ اوپر منتقل ہو جائیے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر آپ کا سامان ”جو یوں بھی بہت تھوڑا تھا“ اوپر

نقل کر دیا گیا۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے پہلے جو کھانا بھجواتے تھے میں اسے دیکھتا تھا اور جہاں آپ کی انگلیوں کے نشانات محسوس ہوتے میں اپنا ہاتھ دیکھتا تھا لیکن آج جو کھانا آپ نے مجھے بھجوا دیا ہے اس میں دیکھنے کے بعد بھی مجھے آپ کی انگلیوں کے نشانات نظر نہیں آئے نبی ﷺ نے فرمایا یہ بات صحیح ہے دراصل اس میں پیاز تھا جسے کھانا مجھے پسند نہیں ہے جس کی وجہ وہ فرشتہ ہے جو میرے پاس آتا ہے البتہ تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۳۹۶۷) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يُعْزِرْهُ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْيَتِيمِ قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا نَقَلَ [سبائی: ۲۴۰۲۸]۔

(۲۳۹۶۷) ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۲۳۹۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِبِّهِ إِنْ كَانَ عَنْدهُ وَلَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ نِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَبَرَّكَ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَلَمْ يُوِّدْ أَحَدًا ثُمَّ انْصَحَتْ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَصَلِّيَ كَمَا كَانَتْ كُفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ السُّلَمِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ [صحيحه ابن عزيمة (۱۷۷۵)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده حسن]۔

(۲۳۹۶۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، مسجد پہنچ کر وقت ہو تو نماز پڑھے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے، جب امام نکل آئے تو خاموش رہے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۲۳۹۶۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۷۵]۔

(۲۳۹۶۹) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَارَكٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

بِالْقَامَةِ [اخرجه الطبرانی (۳۸۷). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۳۹۷۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ایک اقامت سے ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ فَنَزَعَ حَقِيئَهُ فَنَطَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا وَلَكِنْ حُبَّ إِلَيَّ الْوُضُوءُ

(۲۳۹۷۱) علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران ہوزے اتارتے ہوئے دیکھا، لوگ بھی انہیں تعجب سے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات تو یقینی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، البتہ مجھے پاؤں دھونا زیادہ اچھا لگتا ہے۔

(۲۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ وَكَانَ مَرَضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۳۹۲۸].

(۲۳۹۷۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وجوبِ غسل خروجِ منی پر ہوتا ہے۔

(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَرْوِيهِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ بِلَتَفَيَّانٍ قَبْضُ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵].

(۲۳۹۷۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطعِ کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَكِنْ يُشْرِقُ أَوْ يُغْرِبُ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاجِيضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتُسَحَّرُ

وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۷۴) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَكُنَّا حَاجًّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ مَوْلَى آلِ عَيَّاشٍ وَقَالَ رَوْحٌ مَوْلَى عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورِ بِالْبَوَاءِ فَتَحَدَّثْنَا حَتَّى ذَكَرْنَا غَسْلَ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَقَالَ الْمِسُورُ لَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَفْرَأُ عَلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ مُحْرِمًا قَالَ فَوَجَدَهُ يَغْسِلُ بَيْنَ قَرْنَيْ بَنِي قَدْ سَتَرَ عَلَيْهِ بَعُوبٌ فَلَمَّا اسْتَبَسْتُ لَهُ ضَمَّ الثُّوبَ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى بَدَأَ لِي وَجْهَهُ وَرَأَيْتُهُ وَإِنْسَانَ قَائِمٌ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ فَأَشَارَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ الْمِسُورُ لَابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَمَارِكَ أَبَدًا قَالَ الْحَجَّاجُ وَرَوْحٌ فَلَمَّا انْتَبَسْتُ لَهُ وَسَأَلْتُهُ ضَمَّ الثُّوبَ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَإِنْسَانَ قَائِمٌ [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵)].

وابن خزيمة (۲۶۵۰). [راجع: ۲۳۹۲۶].

(۲۳۹۷۵) عبد اللہ بن حنین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقام ابواء میں حضرت ابن عباس اور مسور رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ محرم کے سر دھونے کا ذکر آ گیا، حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت کی نفی کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا بھتیجا عبد اللہ بن عباس آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے پوچھ رہا ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟

عبد اللہ بن حنین وہاں پہنچے تو حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو ایک کنوئیں کے دو کناروں کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ لٹا کر غسل کرتے ہوئے پایا، جب میں نے ان سے اس کی وضاحت پوچھی تو انہوں نے اپنے سینے پر کپڑا لپیٹا اور اپنا چہرہ باہر نکالا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ان کے سر پر پانی بہا رہا ہے، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پورے سر کی طرف اشارہ کیا اور آگے پیچھے ہاتھوں کو پھیرا یہ معلوم ہونے پر حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آئندہ میں کبھی آپ سے اختلاف نہیں کروں گا۔

(۲۳۹۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّحْيِيِّ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَالِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا

مَرَّاحِيضٌ جُعِلَتْ نَحْوُ الْمَقْبَلَةِ فَتَنْحَرِفُ وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۷۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَغْرِبَ لِفِطْرِ الصَّائِمِ وَبَادِرُوا طُلُوعَ النُّجُومِ (۲۳۹۷۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز مغرب افطاری کے وقت اور ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ مَكْحُولٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ التَّعْطُرُ وَالنَّكَاحُ وَالسَّوَاكُ وَالْحَيَاءُ

(۲۳۹۷۸) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں، خوشبو لگانا، نکاح کرنا، مسواک کرنا اور مہندی لگانا۔

(۲۳۹۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعَقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عَقَبَةُ قَالَ شِغْلُنَا قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَطُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۴۶۲].

(۲۳۹۷۹) مرہ بن عبد اللہ یزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی ﷺ کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرے گی؟

(۲۳۹۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اعْتَقَ أَرْبَعَ

رَقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

(۲۳۹۸۰) عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس مرتبہ یہ کلمات کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۲۳۹۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُنَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ لِعُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۶۴۰۴)، ومسلم (۲۹۹۳)]۔ [راجع: ۲۳۹۴۲]۔

(۲۳۹۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَصَالِحٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵]۔

(۲۳۹۸۲) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَقْبَلَ مَرْوَانَ يَوْمَ مَا لَوْجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ نَعَمْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْكُوا عَلَى الَّذِينَ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ

(۲۳۹۸۳) داؤد بن ابی صالح کہتے ہیں کہ ایک دن مروان چلا آ رہا تھا اس نے ایک قبر پر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر) ایک آدمی کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ وہ آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا ہاں! میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دین پر اس وقت آنسو نہ بہانا جب اس کے اہل اس کے ذمے دار ہوں البتہ جب اس پر نا اہل لوگ ذمہ دار ہوں تو اس پر آنسو بہانا۔

(۲۳۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكَ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوْحَةً خَيْرٍ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَعَرَبَتْ [صححه مسلم (۱۸۸۳)].

(۲۳۹۸۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا هَانِئٌ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يُسَمِّئُهُ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بَالَكُمْ [راجع: (۲۳۹۵۳)].

(۲۳۹۸۵) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے النحمد لله على كل حال کہنا چاہیے جواب دینے والے کو یَرْحَمُكُمُ اللَّهُ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحِيهِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ أَخَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكَ أَوْ قَالَ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ [راجع: (۲۳۹۵۳)].

(۲۳۹۸۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الذَّائِبَةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ لِي دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا [صححه ابن حبان (۵۶۰۹)]. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۶۸۷). قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف. [انظر: (۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹)].

(۲۳۹۸۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اس لئے اگر میرے پاس مرغی بھی ہو تو میں اسے باندھ کر نشانہ نہیں بناؤں گا۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَتَى بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَتَلُوا صَبْرًا بِالنَّبْلِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ [راجع: (۲۳۹۸۷)].

(۲۳۹۸۸) ابنِ تہلی کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبدالرحمن بن خالد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تو دشمن کے چار جنگلی گدھے پکڑ کر لائے گئے انہوں نے حکم دیا اور ان چاروں کو باندھ کر تیروں سے قتل کر دیا گیا، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو باندھ کر جانور قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

يتكرر ما بعده.

(۲۳۹۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

The Real Muslims Portal

قَالَ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَدْخِلُونِي أَرْضَ الْعَدُوِّ فَأَدْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ حَيْثُ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۹۵۶].

(۲۳۹۹۲) ابوظہلیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۹۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَجَّيْنُ قَالََا حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ لِقَاتِهِمُ الْغُرُورَ فَبَاطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ قَاتَنَا الْغُرُورَ الْعَامَ وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ حُجَّيْنِ الْمَسَاجِدِ الْارْبَعَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ ابْنُ أَخِي أَذَلِكَ عَلَى آيسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكْذَاكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ [صححه ابن حبان (۱۰۴۲)]. قال الألبانی حسن (ابن ماجة: ۱۳۹۶، النسائی: ۹۰/۱). قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا إسناد حسن في المتابعات، والشواهد].

(۲۳۹۹۳) عاصم بن سفیان ثقفی کہتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں وہ بھی شریک تھے اس موقع پر جنگ تو نہیں ہو سکی البتہ مورچہ بندی ضروری ہوئی پھر جب وہ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہاں حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے عاصم نے کہا اے ابوالیوب! اس سال ہم سے جہاد رہ گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہوں نے فرمایا سچے! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان چیز نہ بتاؤں؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور حکم کے مطابق نماز پڑھے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(۲۳۹۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَكْتُمِ الْخُطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسِنَ وَضُوءَكَ وَصَلَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ أَحْمَدُ رَبَّكَ وَتَجَدَّهُ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فِي فَلَانَةٍ تَسْمِيَهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَأَقْضِ لِي بِهَا أَوْ قَالَ فَأَقْضِهَا لِي. [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۰)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد

ضعیف]۔ [انظر بعده]۔

(۲۳۹۹۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی ضرورت کو اپنے ذہن میں رکھ کر خوب اچھی طرح وضو کرؤ اور جتنا مقدر ہو نماز پڑھو پھر اپنے رب کی تعریف و بزرگی بیان کرؤ پھر یہ دعا کرو کہ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے، میں قدرت نہیں رکھتا، تو علم رکھتا ہے میں علم نہیں رکھتا، اور تو علام الغیوب ہے، اگر تو سمجھتا ہے کہ اس کام میں میرے لئے دینی دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو وہی فیصلہ میرے حق میں فرما دے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور کام میں میرے حق میں دینی دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو میرے حق میں اس کا فیصلہ فرما۔

(۳۳۹۹۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ قَدْ كَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ [راجع

ما قبلہ]۔

(۲۳۹۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۳۹۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ أَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّثْبَةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ فَيَجِيءُ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ يَبْعُرًا لَهُ رَعَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَعِيرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُقْرَةَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا وَزَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ سَمِعَ أُذُنِي وَأَبْصَرَ عَيْنِي وَسَلَوَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ [صححه البخاری (۹۲۵)، ومسلم (۱۸۳۲)، وابن خزيمة (۲۳۳۹) و ۲۳۴۰ و ۲۳۸۲]، وابن حبان (۴۵۱۵)۔

(۲۳۹۹۶) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ صدقات وصول کرنے کے لئے قبیلہ ازد کے ایک آدمی ”جس کا نام ابن لثبہ تھا“ کو مقرر کیا، وہ صدقات وصول کر کے لایا تو کہنے لگا کہ یہ تو آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے، نبی ﷺ یہ سن کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان اعمال کا کیا معاملہ ہے؟ ہم انہیں بھیجتے ہیں تو وہ آ کر کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے، وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے اب اسے کوئی ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے کر آتا ہے تو قیامت کے دن وہ

اس حال میں آئے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی اگر اونٹ ہو تو اس کی آواز نکل رہی ہوگی، گائے ہوئی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی، بکری ہوئی تو وہ منٹار رہی ہوگی، پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ ہم نے نبی ﷺ کی مبارک بظلوں کی سفیدی دیکھی پھر تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا؟

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رُبَيْعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ مَا كُنْتَ أَفْذَمْنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَاعَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَى بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمَّ يَصُبُّ رَأْسَهُ وَكَمْ يَقْنَعُهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَفَأَ وَفَتَحَ عَضْدِيهِ عَنْ بَطْنِهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ تَنَّى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ تَنَّى رِجْلَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَثَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الرَّكْعَةُ الْآخِرَى تَنْقُضِي فِيهَا الصَّلَاةَ آخِرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ [صححه البخاری (۸۲۸)، وابن خزيمة (۵۸۷ و ۶۵۱ و ۶۸۵ و ۷۰۰)، وابن حبان (۱۸۶۵ و ۱۸۶۷)]

۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۶]۔

(۲۳۹۹۷) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ”جن میں حضرت ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ شامل تھے“ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ میں نبی ﷺ کی نماز آپ سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے فرمایا کہ آپ ہم سے زیادہ قدیم صحبت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم سے زیادہ ان کے ساتھ رہے، انہوں نے کہا کیوں نہیں بات تو ایسی ہی ہے، دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس طریقے کو آپ ہمارے سامنے پیش کریں، انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے، جب رکوع کرنا چاہتے تو کندھوں تک ہاتھ بلند کر کے رفع الیدین کرتے تھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے، اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے، نہ سر زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اونچا رکھتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر سبح اللہ لمن حمد کہتے، اور سر اٹھا کر اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گر جاتے، اپنے بازوؤں کو جدا اور کھلا رکھتے تھے، پیٹ سے لگنے نہیں دیتے تھے، اپنے

پاؤں کی انگلیاں کشادہ رکھتے، پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرتے، پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ جب آخری رکعت آتی جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے رکھ کر اپنے ایک پہلو پر سرین کے بل بیٹھ جاتے اور پھر اختتام پر سلام پھیر دیتے۔

(۲۳۹۹۸) قُرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [صححه البخاری (۳۳۶۹)، ومسلم (۴۰۷)].

(۲۳۹۹۸) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمِيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا يَا عُمَّالِ غُلُولٌ (۲۳۹۹۹) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کے ہدایا اور تحائف خیانت ہیں۔

(۲۴۰۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ حُمَيْدَةَ الشُّكِّ مِنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطِيئَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ (۲۴۰۰۰) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيْسٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي حُمَيْدَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطِيئَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ (۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيْسٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي حُمَيْدَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطِيئَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ (۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہوا اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ حَتَّى جِئْنَا وَادِي الْقُرَى لِإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ الْقَوْمُ وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَبِيتَ عَلَيْكُمْ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومُ مِنْكُمْ فِيهَا رَجُلٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوتِرْ عِقَالَهُ قَالَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ لَمَعَقَلْنَا هَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ عَلَيْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ فِي جَبَلٍ طَيِّءٍ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَّكَ آيَلَةٍ فَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقْلَةً بَيْضَاءَ فَكَسَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْرِهِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِي الْقُرَى فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ حَدِيقَتِكَ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هِيَ هَذِهِ طَابَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا أَحَدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالَ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ دَارَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارَ بَنِي سَاعِدَةَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخارى (۱۴۸۱)، ومسلم (۱۳۹۲)، وابن خزيمة (۲۳۱۴)، وابن حبان (۶۵۰۱ و ۴۵۰۳)].

(۲۳۰۰۲) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب ہم وادی قری میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس باغ کا پھل کاٹو لوگ پھل کاٹنے لگے اور نبی ﷺ نے بھی پھل کاٹے جو دس وقت بنے پھر نبی ﷺ نے اس عورت سے فرمایا اس سے نکلنے والے پھل کو شمار کرو تا آنکہ میں تمہارے پاس واپس آ جاؤں۔

پھر نبی ﷺ روانہ ہو گئے یہاں تک کہ تبوک پہنچ گئے نبی ﷺ نے فرمایا آج رات تیز آنڈھی آئے گی لہذا تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کی رسی کو باندھ دے چنانچہ ہم نے اپنے اونٹوں کو رسی باندھ لی رات ہوئی تو واقعی تیز آنڈھی آئی اور ایک آدمی اس میں کھڑا رہا تو اسے ہوانے اٹھا کر جبل طلی میں لے جا پھینکا۔

پھر نبی ﷺ کے پاس ایلہ کا بادشاہ آیا اور ایک سفید فخری نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا اور نبی ﷺ نے اسے

ایک قیمتی چادر پہنائی اور نبی ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل لکھا؟ اس نے بتایا کہ دس وسق جو نبی ﷺ نے کائے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اب میں جلد روانہ ہو رہا ہوں تم میں سے جو شخص جلدی جانا چاہتا ہے وہ ایسا کر لے یہ کہہ کر نبی ﷺ روانہ ہو گئے ہم بھی چل پڑے جب نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یہ طابہ ہے جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندانوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے بہترین خاندان بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل کا خاندان ہے پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے پھر انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔

(۲۴۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَذَلِكَ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَالَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ [صححه ابن خباب (۵۹۷۸)]. وقد حسنه البزار. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۴۰۰۳) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کا مال ناحق لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۴) وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ وَذَلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

(۲۴۰۰۴) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کی لاشی بھی اس کی دلی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّْي تَعْرِفُهُ قُلُوبُكُمْ وَتَلِينَ لَهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيبٌ فَأَنَا أَوْلَاكُمْ بِهِ وَإِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّْي تَنْكَرُهُ قُلُوبُكُمْ وَتَنْفِرُ مِنْهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ بَعِيدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُمْ مِنْهُ وَشَكَّ فِيهِمَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ وَقَالَ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ مِنْ قَرِيبٍ وَشَكَّ أَبُو سَعِيدٍ فَيَا أَحَدَهُمَا فَيَا إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّْي [راجع: ۱۶۱۵۵].

(۲۴۰۰۵) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث سنو جس سے تمہارے دل شناسا ہوں، تمہارے مال اور تمہاری کھال نرم ہو جائے اور تم اس سے قرب محسوس کرو، تو میں

اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں، اور اگر کوئی ایسی بات سنو جس سے تمہارے دل نا مانوس ہوں، تمہارے بال اور تمہاری کھال نرم نہ ہو اور تم اس سے بعد محسوس کرو تو میں تمہاری نسبت اس سے بہت زیادہ دور ہوں۔

(۲۴۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَابِعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [راجع: ۱۶۱۵۴]

(۲۴۰۰۶) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابواسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اور جب نکلے تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“ (۲۴۰۰۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ بِمُخَمَّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا خَمْرُهُ وَلَوْ بَعُودُ تَعَرُّضُهُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تَوْكَأَ وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ [صححه مسلم (۲۰۱۰)، وابن عزيمة (۱۲۹)، وابن حبان (۱۲۷۰)]

(۲۴۰۰۷) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مقام نقیع سے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جو ڈھکا ہوا نہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہ لیا، اگرچہ لکڑی سے ہی ڈھانپتے، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مشکیزوں کا منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔

حَدِيثُ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتُوَالِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴]

(۲۴۰۰۸) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں نکلنے کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُعْقِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَيْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴]

(۲۳۰۰۹) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں ٹکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۱۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۰۵۹۵]۔

(۲۳۰۱۰) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔
(۲۴۰۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعْقِبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ قَاعِلًا قَوَّاحِدَةً [راجع: ۱۰۵۹۴]۔

(۲۳۰۱۱) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں ٹکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

حَدِيثُ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت

(۲۴۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ قَالُوا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَشَقَّ قُورْبَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاعَدْتُ هَدْيًا يَشْعُرُ الْيَوْمَ (۲۳۰۱۲) بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے سارے ہوئے کپڑے اتار دیئے اور فرمایا کہ میں نے ہدی کا جانور بھیجا تھا جسے آج شمار کیا جائے گا۔

حَدِيثُ طُحْفَةِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طحفہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طُحْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ صَافَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ نَفَرٍ قَالَ قَبِئْنَا عِنْدَهُ فَنُخْرِجَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَطْلُعُ قَرَاهُ مُنْبَطِحًا عَلَى وَجْهِهِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَأَيَقَطَهُ وَقَالَ هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ [راجع: ۱۰۶۳۰]۔

(۲۳۰۱۳) حضرت طحفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ

ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سوہی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۴۰۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ضَفَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ تَضَيَّقُهُ مِنَ الْمَسَاكِينِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ يَتَعَاهَدُ ضَيْفَهُ قَرَأَنِي مُنْبَطِحًا عَلَى بَطْنِي قَرَضَنِي بِرَجُلِهِ وَقَالَ لَا تَضْطَجِعْ هَذِهِ الضُّجْعَةُ فَإِنَّهَا ضِجْعَةٌ يَبْغُضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۰۱۴) حضرت طحہ بن عیشؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سوہی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۴۰۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ابْنُ لَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ طَخْفَةَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَلَا تُخْبِرُنَا عَنْ خَبَرِ أَبِيكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَخْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَثُرَ الضَّيْفُ عِنْدَهُ قَالَ لِيَنْقَلِبَ كُلُّ رَجُلٍ بِضَيْفِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ ضَيْفَانِ كَثِيرٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْقَلِبَ كُلُّ رَجُلٍ مَعَ جَلِيسِهِ قَالَ فَكُنْتُ مِمَّنْ انْقَلَبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ حَوِيسَةٌ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لِإِفْطَارِكَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهَا فِي قُعْبَةٍ لَهَا فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَلِيلًا فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَالَ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتَّى مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَرَابٍ قَالَتْ نَعَمْ لَبِيبَةٌ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لَكَ قَالَ هَلُمَّيْهَا فَجَاءَتْ بِهَا فَتَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَفَقَهَا إِلَى فِيهِ فَشَرِبَ قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ اشْرَبُوا بِسْمِ اللَّهِ فَشَرَبْنَا حَتَّى وَاللَّهِ مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ خَرَجْنَا فَاتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى وَجْهِی فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُوقِظُ النَّاسَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ يُوقِظُ النَّاسَ لِلصَّلَاةِ فَمَرَّ بِي وَأَنَا عَلَى وَجْهِی فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَخْفَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۰۱۵) یحییٰ بن طحہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دودو کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا

حلوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزارو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں سحری کے وقت اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۶۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعْشَرَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ فَحَجَلَ يَنْقَلِبُ الرَّجُلُ بِالرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ حَتَّى بَقِيَتْ خَامِسَ خُمُسَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعَمِينَا فَبَجَّاتِ بِحَشِيشَةٍ فَآكَلْنَا ثُمَّ جَاءَتْ بِحِيسَةٍ مِنْ مِلْحٍ الْقَطَاةِ فَآكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَبَجَّاتِ بِعُسٍّ فَشَرَبْنَا ثُمَّ جَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرَبْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ بَشْمُ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلِقُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ كَيْفَا آتَا فِي الْمَسْجِدِ مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضَبْعَةٌ يَنْفُضُهَا اللَّهُ فَتَنْظَرُتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۶۲۸]

(۲۶۰۱۶) یعیش بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دودھ کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا حلوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزارو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں سحری کے وقت اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۶۰۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَحْيَى بْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْشَرَ بْنُ طَخْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَلَانُ انْطَلِقْ بِهَذَا مَعَكَ وَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِیدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت محمود بن لبید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات

(۲۶۰۸۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو الْحَيْسَرِ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ فِئَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فِيهِمْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُونَ الْحِلْفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزَرَجِ سَمِعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّاهُمْ فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالُوا وَمَا ذَلِكَ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ يَخْتَلِي إِلَى الْعِبَادِ أَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْزَلَ عَلَى كِتَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَّثَنَا أَيْ قَوْمٌ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالَ فَأَخَذَ أَبُو جُلَيْسٍ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ حَفَنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ فَضَرَبَ بِهَا لِي وَجْهَ إِيَّاسِ بْنِ مُعَاذٍ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ وَانْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَتْ وَفْقَةً بَعَاثِ بْنِ الْأَوْسِ وَالْخَزَرَجِ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ أَنْ هَلَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَسْمَعُونَهُ يَهْلُلُ اللَّهَ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتَّى مَاتَ فَمَا كَانُوا يَشْكُونَ أَنْ قَدْ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْعَرَ الْإِسْلَامَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حِينَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ

(۲۳۰۱۸) حضرت محمود بن لبید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ جب ابو العیسر انس بن رافع مکہ مکرمہ آیا تو اس کے ساتھ بنو عبد الاشہل کے کچھ نوجوان بھی تھے جن میں ایاس بن معاذ بھی شامل تھے ان کی آمد کا مقصد اپنی قوم خزرج کے خلاف قریش سے قسم اور حلف لینا تھا نبی ﷺ نے ان کی آمد کی خبر سنی تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس بیٹھ کر فرمایا کہ کیا جس مقصد کے لئے تم آئے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اس نے مجھے اپنے بندوں کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اس بات کی دعوت دوں کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس نے مجھ پر اپنی کتاب بھی نازل کی ہے پھر نبی ﷺ نے ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جسے سن کر ایاس بن معاذ ”جو نوجوان کے تھے“ کہنے لگے کہ اے قوم! بخدا یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو، تو ابو العیسر انس بن رافع نے مٹھی بھر کر کنکریاں اٹھائیں اور ایاس کے منہ پر دے ماریں نبی ﷺ ان کے پاس سے اٹھ گئے اور وہ لوگ بھی واپس مدینہ چلے گئے اور اوس و خزرج کے درمیان جنگ بعاث ہو کر رہی۔

کچھ عرصے بعد ہی ایسا بن معاذ فوت ہو گئے، حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری قوم کے جو لوگ ان کی موت کے وقت ان کے پاس موجود تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے انہیں مستقل طور پر تھلیل و تکبیر اور تسبیح و تحمید کہتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور لوگوں کو اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ وہ مسلمان ہو کر فوت ہوئے ہیں اور اسلام تو ان کے دل میں اسی وقت گھر کر گیا تھا جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تھی۔

(۲۶۰۱۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ وَقَدْ كَانَ عَقْلَ مَجَّةَ مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ ذَلْوٍ مِنْ بَنِي لَهْمٍ [صححه البخاری (۷۷) وابن خزيمة (۱۷۰۹)]
(۲۳۰۱۹) حضرت محمود بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کلی یاد ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کنوئیں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۶۰۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَدْعُو هَكَذَا وَأَشَارَ بِأُطْرُنِ كَفَّيْهِ نَحْوًا وَجْهَهُ [راجع: (۱۶۰۲۷)]
(۲۳۰۲۰) محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والے ایک صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت "جو مدینہ منورہ کا ایک دیہات ہے" میں ہاتھ پھیلا کر دعاء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۶۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُحْيِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يَحْيِيهِ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ تَخَافُونَهُ عَلَيْهِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۰۳۶)]. [انظر: (۲۶۰۲۷)].

(۲۳۰۲۱) حضرت محمود بن لبید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۶۰۲۲) وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزَعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [انظر: (۲۶۰۳۳)، (۲۶۰۴۱)].

(۲۳۰۲۲) نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

(۲۶۰۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَخْبَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا

فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ لِلسُّبْحَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن خزيمة (۱۲۰۰). قال شعيب: اسنده حسن]. [انظر: ۲۴۰۲۸].

(۲۳۰۲۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ (۲۴۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ فَلَئَالِ الْمَالِ وَقَلَئَالِ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ [انظر ما بعده].

(۲۳۰۲۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ① موت، حالانکہ وہ ایک مومن کے لئے فتنوں سے بہتر ہے۔ ② اور مال کی قلت کو اچھا نہیں سمجھتا، حالانکہ مال کا کم ہونا حساب کتاب میں کمی کی دلیل ہوتا ہے۔

(۲۴۰۲۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَذَكْرٌ مِثْلُهُ [راجع ما قبله]. (۲۳۰۲۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۲۶) حَدَّثَنَا

(۲۳۰۲۶) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۴۰۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ [راجع: ۲۴۰۲۱].

(۲۳۰۲۷) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِأَبِي إِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ تَجْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْبُيُوتِ

قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ مَا أَحْسَنَ مَا انْتَزَعَ [راجع: ۲۴۰۲۳].

[۲۳۹۶۷].

(۲۳۰۲۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۲۴۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْفَيْسَلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذَلِكَ فَانْزِعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامُوا فَقَرَأَ فِيمَا نَرَى بَعْضُ الرِّكَاتِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى

(۲۳۰۲۹) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گہن لگ گیا، لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گہن لگ گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شمس و قمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم انہیں گہن لگتے ہوئے دیکھا کرو تو مساجد کی طرف دوڑا کرو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمارے اندازے کے مطابق سورہ ابراہیم جتنی تلاوت کی، رکوع کیا، سیدھے کھڑے رہے، دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔

(۲۴۰۳۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ عَنْ عُمَرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالُوا وَمَا الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرِّيَاءُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ أَذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَآؤُونَ فِي الدُّنْيَا فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً

(۲۳۰۳۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شرک اصغر“ کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریا کاری اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریاکاروں سے فرمائے گا ”جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے

پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

(۲۴:۳۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الظَّفَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ لَكَرَّ مَعْنَاهُ [انظر: ۲۴:۳۶].

(۲۴:۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴:۳۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُمَرُو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُحْيِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا وَهُوَ يُعِيبُهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَعَوُّفًا لَهُ عَلَيْهِ

(۲۴:۳۲) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴:۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُمَرُو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [راجع: ۲۴:۲۲].

(۲۴:۳۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع جزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

(۲۴:۳۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرُو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَقُولُ حَدَّثُونِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يَصِلْ قَطُّ فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ سَأَلُوهُ مَنْ هُوَ فَيَقُولُ أَصِيرُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عُمَرُو بْنُ ثَابِتٍ بِنِ وَفِيهِ قَالَ الْحُصَيْنُ فَقُلْتُ لِمَ مُحَمَّدٍ بْنُ لَبِيدٍ كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأَصِيرِ قَالَ كَانَ يَأْتِي الْإِسْلَامَ عَلَى قَوْمِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أَحُدٍ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحُدٍ بَدَأَ لَهُ الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمَ فَأَخَذَ سَيْفَهُ فَقَدَا حَتَّى أَتَى الْقَوْمَ فَقَدَخَلَ فِي عَرْضِ النَّاسِ فَقَاتَلَ حَتَّى أَثْبَتَهُ الْجِرَاحَةُ قَالَ فَبَيْنَمَا رَجُلٌ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُونَ قَتْلَهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ إِذَا هُمْ بِهِ فَقَالُوا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لِلْأَصِيرِ وَمَا جَاءَ لَقَدْ تَرَكْنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُنْكَرٌ هَذَا الْحَدِيثُ فَسَأَلُوهُ مَا جَاءَ بِهِ قَالُوا مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُو أَحْرَبًا عَلَى قَوْمِكَ أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَسْلَمْتُ ثُمَّ أَخَذْتُ سَيْفِي فَقَدَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فِي آيَدِيهِمْ فَلَذَكْرُوهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لِمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۴۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسے آدمی کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوگا حالانکہ اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی لوگ جب اسے شناخت نہ کر سکے تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اصیرم جس کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھا، اور اس کا نام عمرو بن ثابت بن قش تھا، حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اصیرم کا کیا واقعہ ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کے سامنے اسلام لانے سے انکار کرتا تھا غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ جب جبل احد کی طرف ہوئے تو اسے اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا، پھر تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا۔

وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور لوگوں کی صفوں میں گھس گیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ بالآخر زخمی ہو کر گر پڑا، بنو عبدالاشہل کے لوگ جب اپنے مقتولوں کو تلاش کر رہے تھے تو انہیں میدان جنگ میں وہ بھی پڑا نظر آیا، وہ کہنے لگے کہ بخدا یہ تو اصیرم ہے، لیکن یہ یہاں کیسے آ گیا؟ جب ہم اسے چھوڑ کر آئے تھے تو اس وقت تک یہ اس دین کا منکر تھا، پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ عمرو! تم یہاں کیسے آ گئے؟ اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لئے یا اسلام کی کشش کی وجہ سے؟ اس نے کہا کہ اسلام کی کشش کی وجہ سے، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور میں مسلمان ہو گیا، پھر اپنی تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا اور نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کی، اب جو مجھے زخم لگنے تھے وہ لگ گئے، تھوڑی ہی دیر میں وہ ان کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا، لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۲۴۰۳۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ النَّاسِ

(۲۴۰۳۵) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز فجر روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۲۴۰۳۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرُو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا

الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالَ الرِّبَاءُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ تَجَازَى الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ

تُرَاوُونَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَانظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عَنْدهُمْ جَزَاءً [راجع: ۲۴۰۳۱]

(۲۴۰۳۶) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شرک اصفر“ کا خوف

ہے، لوگوں نے پوچھا رسول اللہ! شرک اصفر سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا مارا کاری اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریاکاروں

سے فرمائے گا ”جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۶.۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْتَقِصُ أَحَدُكُمْ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا إِلَّا أَتَمَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُبْحَتِهِ

(۲۳۰۳۷) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جس شخص کی فرض نمازوں میں کمی ہوگی اللہ تعالیٰ نوافل سے اس کی تکمیل فرمادے گا۔

حَدِيثُ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ وَمَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہما کی حدیثیں

(۲۶.۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذُلٍّ كَانَ فِي دَارِهِمْ [اخرجه عبد الرزاق: ۱۹۶۰۰]

(۲۳۰۳۸) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کلی یاد ہے جو نبی ﷺ نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کنوئیں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۶.۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ اخْتَلَفَتْ سُيُوفُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْيَمَانِ أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَا يَعْرِفُونَهُ فَقَتَلُوهُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدِيَهُ فَتَصَدَّقَ حُدَيْفَةُ بِدِيَتِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

(۲۳۰۳۹) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ اُحد کے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ پر مسلمانوں کی تلواریں پڑنے لگیں، مسلمان انہیں پہچان نہ سکے اور انہیں قتل کر دیا، نبی ﷺ نے ان کی دیت ادا کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دیت مسلمانوں پر ہی صدقہ کر دی۔

(۲۶.۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

أَلَهَاكُمْ التَّكَاثُرُ فَقَرَّأَهَا حَتَّى بَلَغَ لَتُسَالَنْ يَوْمَئِذٍ عَنْ النَّعِيمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسَالُ وَإِنَّمَا هُمَا
الْأَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالْعَمْرُ وَسُوفُنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعُدُو حَاضِرٌ فَعَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسَالُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ
(۲۴۰۴۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ تکوین نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھ کر سنایا تو جب تم
لَتُسَالَنْ يَوْمَئِذٍ عَنْ النَّعِيمِ پر پہنچے تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو
صرف پانی اور کھجوریں ہیں ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن سامنے موجود ہے تو کون سی نعمتوں کے متعلق ہم سے
پوچھا جائے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہو کر رہے گا۔

(۲۴۰۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزَعَ فَلَهُ الْجَزَعُ
[راجع: ۲۴۰۲۲]

(۲۴۰۴۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں
آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فرع کرتا ہے اس کے لئے جزع فرع ہے۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ
أَهْلَهُ وَمَالَهُ [انظر: ۲۴۲۶۴]

(۲۴۰۴۲) حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نماز رہ جائے گویا اس کے اہل خانہ اور
مال و دولت تباہ و برباد ہو گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ رضی اللہ عنہ

بنو ضمہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْعُقُوقِ وَلَكِنْ مِنْ وَلَدٍ لَهُ وَلَكِنْ قَا حَبَّ لَا أَحَبُّ الْعُقُوقِ فَقَالَ لَا أَحَبُّ الْعُقُوقِ وَلَكِنْ مِنْ وَلَدٍ لَهُ وَلَكِنْ قَا حَبَّ لَا أَحَبُّ
يُنْسَكُ عَلَيْهِ أَوْ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

(۲۴۰۴۳) ایک شخص نے فرمایا میں نے عقوق (جس

سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۶۰۴۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسُئِلَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ وَلَكِنْ مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَآحَبَ أَنْ يُنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۰۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضَّةٍ فَقَالَ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ مَعَادِنُ يَحْضُرُهَا شِرَارُ النَّاسِ

(۲۳۰۳۵) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرتبہ چاندی لے کر آئے اور کہا کہ یہ ہماری کان سے نکلی ہے نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت سی کانیں ظاہر ہوں گی جہاں بدترین لوگ موجود ہوں گے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۶۰۴۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَسْقُبَلَ الْقِبْلَتَيْنِ بَيُولٍ أَوْ غَائِطٍ

(۲۳۰۳۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پیشاب پانچخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی طرف بھی رخ کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو حارثہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۰۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَجُلًا

وَجَاءَ نَافِلَةٌ فِي لَيْثِهَا بِوَيْدٍ وَخَيْشَى أَنْ تَفُوتَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَوْ أَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا (۲۳۰۴۷) بنو حارثہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں اس کی اونٹنی مرنے جائے تو اس نے ایک کیل لے کر اس کے سینے میں گھونپ دی پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ

بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۶۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا إِلَّا سَأَلَ الْإِحْقَاقَ [راجع: ۱۶۰۲۵] (۲۳۰۴۸) بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کچھ موجود ہو اور وہ پھر بھی کسی سے سوال کرے تو اس نے الحاف کے ساتھ (لگ پٹ کر) سوال کیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۶۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸] (۲۳۰۴۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۶۰۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّهُ لَدِعَ فَقَدْ كَرَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكَ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَبِي إِنْ لَدِعَ أَحَدٌ مِنَّا يَقُولُ قَالَهَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۱۵۸۰۰]

(۲۳۰۵۰) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کی کلمات سے محفوظ رکھا ہے اور میں نے کہا کہ اگر میں نے کسی کو لایع (لایع) کہا تو وہ میری طرف سے محفوظ رہے گا۔

نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

راوی حدیث سہیل کہتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی کو کوئی جانور ڈس لیتا تو میرے والد صاحب پوچھتے کہ یہ کلمات کہہ لئے؟ اگر وہ جواب میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ان کی رائے یہی ہوتی تھی کہ اب اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۲۴:۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعٍ وَالْفَضْلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَتَيْنِ لَمْ يَرْفَعُهُ

(۲۳:۵۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب دنیا پر کینہ بن کینہ غالب آ جائے گا اور سب سے افضل انسان وہ مسلمان ہے جو دو معزز چیزوں کے درمیان ہو۔

حَدِيثُ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴:۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِيلَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصَلَاةٍ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ أَوْ سَوَى الْمَكْتُوبَةِ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [انظر: ۲۴:۵۴]

(۲۳:۵۲) حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۴:۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُعْنَى عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَنَاهُ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شَيْخٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ صَامَتَا وَأَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَاهُنَا امْرَأَتَيْنِ قَدْ صَامَتَا وَإِنَّهُمَا قَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا مِنَ الْعَطَشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَوْ سَكَتَ ثُمَّ عَادَ وَأَرَاهُ قَالَ بِالنَّهْجَةِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُمَا وَاللَّهِ قَدْ مَاتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا قَالَ ادْعُهُمَا قَالَ فَبَجَّاتَا قَالَ فَبَجَّى بَقْدَحٍ أَوْ عَسَ فَقَالَ لِأَحَدَاهُمَا قِيْنِي فَقَاءَتْ قِيْحًا أَوْ دَمًا وَصَدِيدًا وَلَحْمًا حَتَّى قَالَتْ نِصْفَ الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرَى قِيْنِي فَقَاءَتْ مِنْ قِيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ وَلَحْمٍ غَبِيْطٍ وَغَوْرِهِ حَتَّى مَلَأَتْ الْقَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ وَأَطَرَتَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا جَلَسْتُ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْآخَرَى فَبَجَّعْتَا بِأَكْلَانِ لُحُومِ النَّاسِ [انظر: ۲۴:۵۵، ۲۴:۵۶]

(۲۳۰۵۳) حضرت عبید اللہؓ سے مروی ہے کہ دو رہوت میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا وہ دوبارہ دوپہر کے وقت آیا اور کہنے لگا اے اللہ کی نبی! بخدا وہ مرجائیں گی نبی ﷺ نے فرمایا انہیں بلا کر لاؤ وہ دونوں آئیں تو ایک پیالہ منگوا یا گیا نبی ﷺ نے ان میں سے ایک سے فرمایا کہ اس میں قہی کرؤ اس نے قہی کی تو اس میں سے خون پیپ اور گوشت نکلا حتیٰ کہ آدھا پیالہ بھر گیا پھر دوسری سے بھی یہی فرمایا اس نے بھی یہی چیزیں قہی کیں حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا نبی ﷺ نے فرمایا انہوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے رک کر روزہ تو رکھ لیا لیکن اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو اختیار کر کے روزہ تو زدیایہ دونوں ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھا رہی تھیں (غیبت کر رہی تھیں)

(۲۴۰۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ التَّيْمِيِّ قَالَ طَرَأَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيُّ فَحَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۴۰۵۲]

(۲۳۰۵۳) حضرت عبید اللہؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۴۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُمَانَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ حَدَّثَنَا سَعْدُ أَوْ عُبَيْدُ عُمَانَ بْنُ غِيَاثٍ الَّذِي يَشْكُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا وَفُلَانَةً قَدْ بَلَغَهُمَا الْجَهْدُ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ وَابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ [راجع: ۲۴۰۵۳]

(۲۳۰۵۵) حدیث نمبر (۲۳۰۵۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ زَمَلُوهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ قَالَ وَجَعَلَ يَذْفِنُ فِي الْقَبْرِ الرَّطْطُ قَالَ وَقَالَ قَدَّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا [الخرجه النسائي: ۷۸/۴. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن] [انظر: ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۶۱، ۲۴۰۵۷]

(۲۳۰۵۶) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کو ان ہی کے کپڑوں میں لپیٹ دو پھر نبی ﷺ ایک ایک قبر میں کئی کئی لوگوں کو دفن کرنے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ ان میں سے جس شخص کو قرآن

سب سے زیادہ یاد رہا ہوا سے پہلے قبر میں اتار دو۔

(۲۴۰۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ قَالَ لَمَّا أَسْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِي أُحَدِّثُ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ مَا مِنْ مَجْرُوحٍ جُرِحَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمِي اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِّ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمِسْكِ انْظُرُوا أَكْثَرَهُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدَّمُوهُ أَمَامَهُمْ فِي الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۳۰۵۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص راہ خدا میں زخمی ہوا تو قیامت کے دن اللہ اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا لیکن مہک اس کی مٹک جیسی ہوگی دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا اسے پہلے قبر میں رکھو۔

(۲۴۰۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْبٍ وَكُتَيْبَةَ مَعْمَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَفَ عَلَى قَتْلِي أُحَدِّثُ فَقَالَ إِنِّي أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ زَمَلُوهُمْ بِكُلُوبِهِمْ وَدِمَائِهِمْ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۳۰۵۸) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں انہیں ان کے زخموں اور خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو۔

(۲۴۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَسْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّهْدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ زَمَلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَلَاثَةُ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ وَيُسَالِ أَيْهَمُ كَانَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَيَقْدُمُونَهُ قَالَ جَابِرٌ قَدْفَنَ أَبِي وَعُمَى يَوْمَئِذٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۳۰۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو، میں ان کے متعلق گواہی دوں گا، پھر ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو دفنایا گیا اور نبی ﷺ فرمانے لگے، دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا اسے ان سے پہلے قبر میں رکھو، چنانچہ میرے والد اور چچا ایک ہی قبر میں دفنائے گئے تھے۔

(۲۴۰۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ حِينَ التَّقَى الْقَوْمُ اللَّهُمَّ أَقْطَعْنَا الرَّحِمَ وَأَتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُهُ فَأَخْنِيهِ الْغَدَاةَ فَكَانَ الْمُسْتَفْتِي [صححه

الحاكم (۳۲۸/۲)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]۔

(۲۳۰۶۰) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے جنگ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس نے قطع رحمی کی

اور ہمارے پاس وہ چیز لایا جسے ہم نہیں پہچانتے، تو کل ہم پر مہربانی فرما، گویا وہ فتح حاصل کرنے کی دعا کر رہا تھا۔

(۲۴۰۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَى يَعْقُوبَ الْعُدْرِيِّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ قَالَ أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِ أُحُدٍ فَلَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثٍ يَزِيدُ [راجع: ۲۴۰۵۶].

(۲۴۰۶۱) حدیث نمبر (۲۴۰۵۷) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ فِي حَلْفَةِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامِ يَوْمٍ فَبَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ وَفُلَانَةَ لَفَلَّهُمَا الْجَهْدُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۴۰۵۳].

(۲۴۰۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو رتبہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۴۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حَرٍّْ وَعَبْدٌ وَصَغِيرٌ وَكَبِيرٌ

(۲۴۰۶۳) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے۔

(۲۴۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ سَأَلْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَحَدَّثَنِي عَنْ نَعْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَشَكَّ حَمَّادٌ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرَ أَوْ أَنْتَى حَرٍّْ أَوْ مَمْلُوكٍ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيَزِيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَزِيدُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا يُعْطَى

(۲۴۰۶۴) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارے مالداروں کا مال پاکیزہ کر دے گا اور تنگدست کو اس سے زیادہ عطا فرما دے گا۔

(۲۴۰۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأَهُ عَلَيَّ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ [صححه البخارى (۶۳۵۶) والحاكم (۲۸۰/۳)] [انظر: ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷، ۲۴۰۶۸].

(۲۴۰۶۵) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ [راجع: ۲۴۰۶۵].

(۲۴۰۶۶) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(۲۴۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ كَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ [راجع: ۲۴۰۶۵].

(۲۴۰۶۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْقَسَمَةِ فِي الدِّمِّ قَالَ كَانَتْ الْقَسَمَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَلِّمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقُضِيَ بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَبِيلِ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵].

(۲۴۰۶۸) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے ”قسامت“ کا رواج تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں ”جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۴۰۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَأَذْرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوا يَنْهَوْنِي عَنِ الْقَبْلَةِ تَخَوُّفًا أَنْ اتَّقَرَّبَ لَأَكْثَرِ مِنْهَا ثُمَّ الْمُسْلِمُونَ الْيَوْمَ يَنْهَوْنَ

عَنْهَا وَيَقُولُ قَاتِلُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ مِنْ حِفْظِ اللَّهِ مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ (۲۳۰۶۹) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ ”جن کے چہرے پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا اور انہوں نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کو پایا تھا“ سے مروی ہے ہے کہ لوگ مجھے اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے روکتے تھے کہ کہیں میں اس سے زیادہ آگے نہ بڑھ جاؤں پھر آج دیگر مسلمانوں کو بھی اس سے روکا جا رہا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو اللہ کی طرف سے وہ خصوصی حفاظت میسر تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی۔

حَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخَيْبِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَسَارَهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُتَنَافِقِينَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ أَلَيْسَ يُصَلِّي قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر ما بعده]

(۲۳۰۷۰) عبید اللہ بن عدی ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سرگوشی میں نبی ﷺ سے ایک منافق آدمی کو قتل کرنے کی اجازت مانگی نبی ﷺ نے اونچی آواز سے پوچھا کیا وہ ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی نہیں دیتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا نبی ﷺ نے پوچھا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا نبی ﷺ نے پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے نماز نہیں پڑھتا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَيْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُعْنَى يَسْتَأْذِنُهُ أَيْ يَسَارُهُ فَلَمْ تَكْرَمَعْنَاهُ [صححه ابن حبان (۵۹۷۱)]. قال شعيب: استاده صحيح.

(۲۳۰۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

(۲۶.۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُخَذِّرُهُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ بِقُرْؤِهِ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ [صححه مسلم ۸/۱۹۲، وعبد الرزاق (۲۰۸۲۰) والترمذی (۲۲۳۵)].

(۲۳۰۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو فتنہ دجال سے باخبر کر رہے تھے تو اسی دوران فرمایا کہ اس بات کا یقین رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور اس کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو ناپسند کرتا ہو اسے پڑھ لے گا۔

حَدِيثُ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶.۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَجْدِهِ جَدَّ سَعِيدٍ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ فَقَالَ لَا أَخِيرُ اسْمًا سَمَّيْتَنِي بِهِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا رَأَيْتُ فِينَا حُزُونَ بَعْدُ [صححه (۶۱۹۰)، وابن حبان (۵۸۲۲)].

(۲۳۰۷۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے دادا سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا ”حزن“ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تمہارا نام اہل ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے میں اسے بدلنا نہیں چاہتا سعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں ہمیشہ غمگینی رہی۔

(۲۶.۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيْ عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ اتَّعَزَّبَ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَكُمُ يَزَالَا يُكَلِّمَانِي حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَتَّعِزَّكَ عَنْكَ فَتَرَكْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ قَالَ

فَنَزَلَتْ فِيهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ [صححه البخاری (۱۳۶۰)، ومسلم (۲۴) والنسائی ۹۰/۴].

(۲۳۰۷۳) حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجہ ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس اس وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا چچا جان! لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیجئے یہ ایک ایسا کلمہ ہوگا جس کے ذریعے میں اللہ کے یہاں آپ کے لئے حجت پکڑ سکوں گا ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ دونوں مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ ابوطالب کے منہ سے آخری کلمہ جو نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبد المطلب کے دین پر قائم ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تک مجھے منع نہیں کیا جاتا میں آپ کے حق میں بخشش کی دعا کرتا رہوں گا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”پیغمبر اور اہل ایمان کے لئے مشرکین کے حق میں بخشش کی دعا کرنا مناسب نہیں ہے اگرچہ وہ قرہبی رشتہ دار ہوں“ نیز یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جسے آپ چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔“

(۲۴۰۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مَعْنً بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بَيْعَةَ الرُّضْوَانِ فَقَالَ انْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَعُمِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا لِإِنْ كَانَتْ بَيْتٌ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ [صححه البخاری (۴۱۶۴)، ومسلم (۲۸۵۹)]. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۷۵) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی اگر وہ ظاہر رہتی تو تم بہتر جانتے ہو (کہ کیا ہوتا؟)

(۲۴۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ ذَلِكَ الْعَامَ مَعَهُمْ فَنَسُواهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۷۶) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی۔

حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ قُلْتُ

نَعَمْ قَالَ لِإِنَّهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [اخرجه عبد بن حميد (۴۴۶). قال شعيب: اسنادہ صحيح].

(۲۳۰۷۷) حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی تھے جو اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں سلام کیا اور آگے بڑھ گیا جب میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس جا رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

(۲۶.۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ أَحَدُكُمْ السَّائِمَةَ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ فَتَعْدُرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ وَلَا يَشْهَدُ إِلَّا الْجُمُعَةَ فَتَعْدُرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا الْجَمَاعَةَ فَيُطْبَعُ عَلَى قَلْبِهِ

(۲۳۰۷۸) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی جانور حاصل کرتا ہے اور کچھ عرصے تک جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا رہتا ہے پھر اس کے جانور بڑھنے کی وجہ سے اسے مشکلات پیش آتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جانوروں کے لئے کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو اس سے زیادہ گھاس والی ہو چنانچہ وہ وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے اور صرف جمعہ میں شریک ہونے لگتا ہے کچھ عرصے بعد پھر مشکل پیش آتی ہے اور وہ سابقہ سوچ کے مطابق وہاں سے بھی منتقل ہو جاتا ہے اور جماعت میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جمعہ میں یوں اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶.۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ السَّقِيفَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ أَمِيرٍ مُصَيَّامٍ فِي أُمَّ سَقَرٍ [صححه ابن خزيمة (۲۰۱۶) قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۶۶۴، النسائی: ۴/۱۷۴)]

(۲۳۰۷۹) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”جو کہ اصحاب سقیفہ میں سے تھے“ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۶.۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ ابْنُ عَاصِمٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ [راجع: ۲۴۰۷۹].

(۲۳۰۸۰) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۴۰۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ

الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ [راجع: ۲۴۰۷۹].

(۲۳۰۸۱) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَ عَطَاءً أَنَّهُ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَمَرَ امْرَأَتَهُ

فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ

فَأَخْبَرَتْهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغِصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقُولِي لَهُ لَوْ جَعَلْتُ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغِصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَقَالَ أَنَا

أَنْفَاكُمُ لِلَّهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِمَعْدُودِ اللَّهِ

(۲۳۰۸۲) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے عہد نبوت میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو

بوسہ دیا، پھر خیال آنے پر اپنی بیوی سے کہا چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی بھی

ایسا کر لیتے ہیں اس عورت نے اپنے شوہر کو بتایا، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل ہے، تم واپس

جا کر ان سے یہ بات کہو چنانچہ اس نے واپس جا کر عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی حدود کو جاننے والا ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزُونٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَيْنَا فِي الْبَحْرِ سِتًّا

سِينِينَ فَمَضَعْنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْنَا لَهُ حَدَّثْنَا

بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا قَالَ فَشَدَدُوا

عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْذِرْكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَنْذِرْكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ وَهُوَ وَجَلٌ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَظُنُّهُ قَالَ الْيَسْرَى يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا مَعَهُ جِبَالُ خُبَرٍ وَأَنْهَارُ مَاءٍ يَنْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ لَذَكَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَالْمَدِينَةَ غَيْرَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأُظُنُّ فِي حَدِيثِهِ يُسَلِّطُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَشَرِ لِيَقْتُلَهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهِ

[راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر ہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے جہیں مسج دجال سے ڈر دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ وَلَا تَحْدِثْنِي عَنْ غَيْرِكَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدِّقًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذِرْكُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ فَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ أَوْ أُمَّتَهُ وَإِنَّ آدَمَ جَعَدَ أَعْوَرَ غَيْرِهِ الْيَسْرَى وَإِنَّهُ يَمْطُرُ وَلَا يُنْبِتُ الشَّجَرَةَ وَإِنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ لِيَقْتُلَهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلٌ خُبَرٌ وَإِنْ جَنَّتْ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ وَإِنَّهُ يَلْبَسُ لَكُمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَرِيهِ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ إِلَّا أَرْبَعَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَالطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَإِنْ شَكَلَ عَلَيْكُمْ أَوْ شُبَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ [راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر ہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو، لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الدَّجَالِ وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَ مُصَدِّقًا قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْذَرْتُكُمْ الدَّجَالَ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتُهُ وَإِنَّهُ لِيَكُفُّمُ آيَاتُهَا وَإِنَّهُ جَعَلَ آدَمَ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ الْيُسْرَى مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ وَمَعَهُ جَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ وَإِنَّهُ يُمَطِّرُ الْمَطَرُ وَلَا يُنْبِتُ الشَّجَرُ وَإِنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ لِيَقْتُلَهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ يَمُكُّكُمْ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يُبْلَغُ فِيهَا كُلُّ مَنَهْلٍ وَلَا يَقْرُبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدَ الطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَمَا يُشَبِّهُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرُ [راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۴۰۸۵) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو، لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ

بنو غفار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا اَبِي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلَى جَنْبِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ شَيْخٌ جَمِيْلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ وَفِي اُذُنَيْهِ صَمَمٌ اَوْ قَالَ وَقَرَّ اَرْسَلْ اِلَيْهِ حُمَيْدٌ فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ يَا اِبْنَ اُحْمَى اَوْسِعْ لَهٗ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَاَنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لَهٗ حُمَيْدٌ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّيْخُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ فَيَنْطِقُ اَحْسَنَ الْمُنْطِقِ وَيُضْحِكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ

(۲۳۰۸۶) ابراہیم بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں حمید بن عبد الرحمن کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ بنو غفار کے ایک خوبصورت بزرگ گزرے ان کے کان کچھ اونچا سنتے تھے حمید نے ایک آدمی کو ان کے پاس بھیج کر انہیں بلایا جب وہ آئے تو حمید نے مجھ سے کہا کہ بیٹھے اذرا تھوڑی سی جگہ دے دو کیونکہ یہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں چنانچہ وہ آ کر میرے اور حمید کے درمیان بیٹھ گئے حمید نے ان سے عرض کیا کہ وہ حدیث سنائے جو آپ نے نبی ﷺ کے حوالے سے مجھ سے بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے بہترین طریقے سے بولتا ہے اور بہترین طریقے سے تبسم فرماتا ہے۔

(۲۴۰۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْغُلُوطَاتِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ الْغُلُوطَاتُ شِدَادُ الْمَسَائِلِ وَصَعَابُهَا

(۲۳۰۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”غلو طات“ سے منع فرمایا ہے امام اوزاعی رضی اللہ عنہ اس کا معنی وہ مسائل بتاتے ہیں جن میں سختی اور مشکل ہو۔

(۲۴۰۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ الْغُلُوطَاتِ

(۲۳۰۸۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”غلو طات“ سے منع فرمایا ہے۔

رابع عشر الأنصار

حَدِيثُ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُحضرت محيصہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۸۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَفْصِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعُ أَبُو طَيِّبَةَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنْ خَرَجِهِ فَقَالَ لَا تَقْرَبُهُ فَرَدَّدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْلِفْ بِهِ النَّاصِخَ وَاجْعَلْهُ فِي كِرْشِهِ

(۲۴۸۹) حضرت محيصہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصل کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لاد کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَتَهَاؤُهَا عَنْهَا فَلَمْ يَسْأَلْهُ فِيهَا حَتَّى قَالَ لَهُ اغْلِفْهُ نَاصِخَكَ وَأَطِيعْهُ رَقِيقَكَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۴۲۲، ابن ماجہ: ۲۱۶۶، الترمذی: ۲۴۷۷)]. [انظر: ۲۴۰۹۸، ۲۴۰۹۶].

(۲۴۹۰) حضرت محيصہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصل کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لاد کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَافَةَ لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَانِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَانِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا

(۲۴۹۱) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچادی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ روز کے وقت مارغ کا حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کوئی

نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو طَيْبَةَ يَكْسِبُ كَسْبًا كَثِيرًا فَلَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ اسْتَرْخَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَكْلُمُهُ فِيهِ وَيَذْكُرُ لَهُ الْحَاجَةَ حَتَّى قَالَ لَهُ لِنَلْقِ كَسْبَهُ فِي بَطْنِ نَاضِحِكَ [انظر: ۲۴۰۹۰]۔

(۲۴۰۹۲) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سبکی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محمول کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ أَنَّ مُحَيْصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ حَجَّامٍ لَهُ فَتَنَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَدْبِرُ كَلِمَةً حَتَّى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ (۲۴۰۹۳) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سبکی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محمول کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَسَمِعَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ أَنَّ نَافَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ لَقْضَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ بِاللَّيْلِ

(۲۴۰۹۴) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچا دی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَلَمْ تَكْرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۴۰۹۲]۔

(۲۴۰۹۵) حدیث نمبر (۲۴۰۸۹) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيْصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَنَهَاهُ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَالَ اُعْلِفْ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمَهُ زَيْقَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۴۰۹۲) حضرت حمصہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحِیْصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَافَةَ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَلْسَدَتْهُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

(۲۴۱۹۷) حرام بن حمصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براءؓ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچا دی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کوئی نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحِیْصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَّةَ فَقَالَ اُعْلِفْ نَاضِحَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۴۱۹۸) حضرت حمصہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ يَقَالُ لَهُ مُحِیْصَةُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَرَجَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِهِ فَقَالَ أَفَلَا أُطْعِمُهُ بِنَامِي لِي قَالَ لَا قَالَ أَفَلَا أَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ لَا فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يُعْلِفَهُ نَاضِحَهُ

(۲۴۱۹۹) حضرت حمصہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا کہ میں اس کی کمائی اپنے یتیم بھتیجیوں کو نہ کھلا دیا کروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ فَتَطَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فِي الشَّهْرِ قَالَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبُثْ أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ حَرِّزْ رَقَبَةَ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةَ غَيْرَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَقُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطَعُمُ سِتِينَ مِسْكِيًّا [راجع: ۱۶۵۳۵]

(۲۳۱۰۰) حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی محبت کرتا ہو، جیسے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، اخیر رمضان تک تاکہ رات کے وقت اس کے قریب نہ چلا جاؤں، دن ہونے تک میں اسی طرح کرتا تھا، اور اپنے اندر اتنی طاقت نہ پاتا تھا کہ اس سے مکمل جدا ہو جاؤں، ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کی ران سے کپڑا اوپر ہو گیا۔ میں اس سے محبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر، میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا، میں تو بس اپنے ہی نفس کا مالک ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا! دو ماہ لگا تا روزے رکھ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو بلا مجھ پر آئی یہ روزہ رکھنے ہی سے تو آئی، آپ ﷺ نے فرمایا تو صدقہ دے اور ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔

حَدِيثُ عَمْرٍو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۰۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ لِي كَذَابَتُهُ هَمَمْتُ أَيْمُ اللَّهِ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى تَذْكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرٍو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لِرِوَاءِ الْعَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۲۹۲]

(۲۳۱۰۱) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں

نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحسن رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۴۱۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى الْقَارِءُ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنِي السَّيْدِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقَتَبَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ قَالَ فَالْقَى لِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَخِي جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَنْقَهُ فَلَذَكَّرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِي بِهِ أَخِي عَمْرُو بْنُ الْحَيَمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَمِنَ مُؤْمِنًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِينَ بَرِيءٌ [راجع: ۲۲۲۹۲]۔

(۲۳۱۰۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحسن رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

حَدِيثُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۴۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِؤُونَ بِهِ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ حَتَّى الْخِرَائَةِ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةَ وَلَا نَسْتَجِيءَ بِإِيمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ [صححه مسلم (۲۶۲)، وابن خزيمة (۷۴ و ۸۱)]۔ [انظر: ۲۴۱۰۹]۔

(۲۳۱۰۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضاے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا گزلیں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكَتَبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ [انظر ما بعده]۔

(۲۳۱۰۴) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے لیکن صدقہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

(۲۴۱.۵) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمُكْتَبِ بِإِسْنَادِهِ نَعْوَهُ [راجع ما قبله]

(۲۴۱.۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ الْغَائِطُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَجَلٌ وَلَوْ سَخِرْتُ إِنَّهُ لَيُعَلِّمُنَا كَيْفَ يَأْتِي أَحَدُنَا الْغَائِطُ وَإِنَّهُ يَهْدِيَانَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ أَحَدُنَا الْقِبْلَةَ وَأَنْ يَسْتَنْبِرَ بِهَا وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِمِمْبِهِ وَأَنْ يَتَمَسَّحَ أَحَدُنَا بِوَجْهِهِ وَلَا عَظْمٌ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ۲۴۱.۳]

(۲۴۱.۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضاے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱.۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي قُرَّةٍ قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَدِيثُهُ إِلَى سَلْمَانَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ يَا حَدِيثُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضِبُ فَيَقُولُ وَيَرْضَى وَيَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَّيْتُهُ سَبًّا فِي غَضَبِي أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعْتَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا صَلَاةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [انظر: ۲۴۱.۲۲]

(۲۴۱.۷) عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ مدائن شہر میں رہتے تھے اور کچھ باتیں ذکر کرتے تھے جو نبی ﷺ نے فرمائی تھیں، ایک دن حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ حدیفہ! نبی ﷺ بعض اوقات غصے میں کچھ باتیں کہتے تھے اور کچھ باتیں خوشی کی حالت میں کہتے تھے میں جانتا ہوں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے جس امتی کو غصے کی حالت میں سخت کہا ہو یا اسے لعنت ملامت کی ہو تو میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں اور جس طرح عام لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی آتا ہے اور اللہ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے اے اللہ! میرے ان کلمات کو قیامت کے دن اس شخص کے لئے باعثِ رحمت بنا دیجئے گا۔

(۲۴۱.۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَآخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاثَّ وَرَقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عَثْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ فَقَالَ هَكَذَا فَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَآخَذَ مِنْهَا غُصْنًا

يَابَسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاثَّ وَرَفَهُ فَقَالَ يَا سَلْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا فَقُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَاةَ الْخُمْسَ تَحَاثَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاثُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّاكِرِينَ [اخرجه الطيالسي (٦٥٢) والدارمي (٧٢٥). قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ٣٤١١٧].

(۲۳۱۰۸) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی ﷺ نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّاكِرِينَ“

(۲۴۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ حَتَّى يَعْلَمَكُمْ الْغُرَابَةُ قَالَ أَجَلُ إِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِسِمْنِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنْ الرُّوثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۰۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں فضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتُكُمْ هَذَا كُلَّ شَيْءٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْغَيْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَذْهَبُ مِنْ دُھِيهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَرْوِحُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ النَّبِيِّ ثُمَّ

يُصَلِّي مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ يَنْصِتُ لِلْإِمَامِ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَّا غَفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى [صححه البخاری (۸۸۲)، وابن حبان (۲۷۷۶)]. [انظر: ۲۴۱۲۶].

(۲۳۱۱۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دواؤں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرنے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا اخْتُصِرَ سَلْمَانُ بَغْيً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْنَا عَهْدًا فَرَكْنَا مَا عَهْدَ إِلَيْنَا أَنْ يَكُونَ بُلْعَةً أَحَدِنَا مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّابِحِ قَالَ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا تَرَكَ لِإِذَا قِيمَةً مَا تَرَكَ بَضْعَةً وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا أَوْ بَضْعَةً وَثَلَاثُونَ دِرْهَمًا [صححه ابن حبان (۷۰۶)]. قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ.

(۲۳۱۱۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا جب وقت آخر قریب آیا تو وہ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ نبی ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا اور اسی عہد پر ہمیں چھوڑا تھا کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ سامان ہمارے پاس ایک مسافر کے تو شے جتنا ہونا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب ہم نے ان کے ترکے کا جائزہ لیا تو اس تمام ترکے کی قیمت صرف بیس یا تیس سے کچھ اوپر درہم تھے۔

(۲۴۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَبْنَاءِ آسَافَةِ فَارِسَ فَلَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ فَانْطَلَقْتُ تَرَفُّعِي أَرْضَ وَتَخْفِضِي أُخْرَى حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَاسْتَعْبَدُونِي فَبَاعُونِي حَتَّى اشْتَرَيْتَنِي امْرَأَةً فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْعَيْشُ غَزِيرًا فَقُلْتُ لَهَا هَبِي لِي يَوْمًا فَقَالَتْ نَعَمْ فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطْبًا فَبِعْتُهُ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَآتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْتُ صَدَقَةٌ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ قُلْتُ هَذِهِ مِنْ عَلَامَتِهِ ثُمَّ مَكْنُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمُكَّ فَقُلْتُ لِمَوْلَايَ هَبِي لِي يَوْمًا فَقَالَتْ نَعَمْ فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطْبًا بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَآتَيْتُ بِهِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ هَدِيَّةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ وَقُمْتُ خَلْفَهُ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فَإِذَا خَاتَمُ النَّبِيِّ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَحَدَّثْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ وَقُلْتُ أَيْدُخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ فَقَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ أَيْدُخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ [صححه ابن حبان (۷۱۲۴)]. قَالَ شُعَيْبٌ:

اسنادہ محتمل للتحسين]. [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں فارس کے سرداروں کی اولاد میں سے تھا..... پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کرتے ہوئے (جو عنقریب ۲۳۱۳۸ پر آیا چاہتی ہے) فرمایا کہ میں زمین کے نشیب و فراز طے کرتا ہوا چلتا رہا یہاں تک کہ دیہاتیوں کی ایک قوم پر میرا گذر ہوا تو انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ ڈالا اور مجھے ایک عورت نے خرید لیا، میں نے ان لوگوں کو نبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا لیکن اس وقت تک زندگی تلخ ہو چکی تھی میں نے اپنی مالکہ سے کہا کہ مجھے ایک دن کی چھٹی دے دے اس نے مجھے چھٹی دے دی۔

میں وہاں سے روانہ ہوا، کچھ لکڑیاں کاٹیں اور انہیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا، نبی ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اسے تم لوگ ہی کھا لو، نبی ﷺ نے اسے تناول نہ فرمایا، میں نے سوچا کہ یہ ایک علامت ہے (جو پوری ہو گئی)، پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ میں نے اپنی مالکہ سے ایک دن کی چھٹی مانگی جو اس نے مجھے دے دی، میں نے حسب سابق لکڑیاں کاٹ کر بیچ کر کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، میں نے وہ کھانا نبی ﷺ کے سامنے لے جا کر رکھ دیا، نبی ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی فرمایا کہ کھاؤ، بسم اللہ۔

پھر میں نبی ﷺ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے اپنی چادر ہٹا دی، تو وہاں مہربوت نظر آ گئی، میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے نبی ﷺ کو اس آدمی کے متعلق بتایا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ آدمی جنت میں جائے گا کیونکہ اس نے ہی مجھے بتایا تھا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں صرف وہی آدمی جائے گا جو مسلمان ہوگا، میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔

(۲۴۱۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُسْرِكُونَ إِنَّ هَذَا لَيَعْلَمُكُمْ حَتَّى إِنَّهُ لَيَعْلَمُكُمْ الْخِرَاءَةُ قَالَ قُلْتُ لَئِنْ قُلْتُمْ ذَلِكَ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةَ أَوْ نَسْتَدْبِرَهَا أَوْ نَسْتَجِىَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ يَكْتَفِي أَحَدُنَا بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ يَسْتَجِىَ أَحَدُنَا بِوَجْهِهِ أَوْ عَظْمٍ [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں تقضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، اوہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں، اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہوا اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يَسُطَّ الْعَبْدُ إِلَيْهِ يَدِيهِ يَسْأَلُهُ خَيْرًا فَيُرَدُّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

(۲۳۱۱۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کوئی سوال کرے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

(۲۴۱۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَزِيدُ سَمِعَهُ لِي قَالُوا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي يَعْنِي جَعْفَرُ صَاحِبُ الْأَنْصَافِ [صححه ابن حبان (۸۷۶ و ۸۸۰)، والحاكم (۴۹۷/۱)] قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۸۸، ابن ماجه: ۳۸۶۵، الترمذی: ۳۵۵۶). قال شعيب: صحيح، وهذا اسناد حسن فی المتابعات والشواهد.

(۲۳۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سُلَيْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَنَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ آلا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَنَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ آلا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ [راجع: ۲۴۱۰۸].

(۲۳۱۱۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے، پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا، اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۴۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعُبَيْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يَزِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَأَمَرَهُ سُلَيْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِهِ [صححه ابن حبان (۱۳۴۴ و ۱۳۴۵)]. قال

ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے مؤخر کر دی ہیں۔

(۲۴۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي مُسْعَرٌ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أَخْتَهُ فَأَبَى وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بَقِيرَةٌ قَالَ فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَحَدِيفَةَ شَيْءٌ فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَ زَيْلٍ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ أَذْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّيْلِ وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حَدِيفَةَ قَالَ يَقُولُ سَلْمَانُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ فَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ إِذْنٌ فَإِذَا نَمَطٌ مُوضِعٌ عَلَى بَابٍ وَعِنْدَ رَأْسِهِ لَبَنَاتٌ وَإِذَا قُرْطَانٌ فَقَالَ اجْلِسْ عَلَى فِرَاشِ مَوْلَايَكَ الَّذِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا قَالَ ثُمَّ أَنَا يُحَدِّثُهُ قَالَ إِنَّ حَدِيفَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءَ يَقُولُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَضَبِهِ لَأَقْوَامٍ فَأَسْأَلُ عَنْهَا فَأَقُولُ حَدِيفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ وَأَكْثَرُهُ أَنْ يَكُونَ صَغَائِرُ بَيْنَ أَقْوَامٍ فَأَتَنِي حَدِيفَةُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يَكْذِبُكَ بِمَا تَقُولُ فَجِئْتَنِي حَدِيفَةُ فَقَالَ يَا سَلْمَانَ ابْنُ أُمِّ سَلْمَانَ قُلْتُ يَا حَدِيفَةُ ابْنُ أُمِّ حَدِيفَةَ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَا تُكْسِبَنَّ إِلَيَّ عَمْرٌ فَلَمَّا خَوَّفْتُهُ بِعَمْرٍ تَرَكَنِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ لَعْنَتُهُ لَعْنَةُ أَوْ سَبَّتُهُ سَبَّةٌ فِي غَيْرِ كُنْهٍ فَاَجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلَاةً [قال الألباني: صحيح (ابو داود):

[۱۶۵۹]. [راجع: ۲۴۱۰۷].

(۲۴۱۳۲) عمرو بن ابی قرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بہن سے نکاح کی پیشکش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ان کی آزاد کردہ باندی ”جس کا نام بقیرہ تھا“ سے نکاح کر لیا۔ پھر ابو قرہ کو معلوم ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ رنجش ہے تو وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے آئے، معلوم ہوا کہ وہ اپنی سبزیوں کے پاس ہیں، ابو قرہ ادھر روانہ ہو گئے راستے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی جن کے ساتھ ایک ٹوکری بھی سبزی سے بھری ہوئی تھی، انہوں نے اپنی لاشی اس ٹوکری کی رسی میں داخل کر کے اسے اپنے کندھے پر رکھا ہوا تھا، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ کے اور حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی رنجش ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”انسان بڑا جلد باز ہے“ اور وہ دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چلے گئے اور سلام کیا، پھر ابو قرہ کو اندر آنے کی اجازت دی، وہاں دروازے کے پاس ایک چادر پڑی ہوئی تھی، سر ہانے کچھ اینٹیں رکھی ہوئی تھیں اور دو بالیاں پڑی ہوئی تھیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی باندی کے بستر پر بیٹھ جاؤ، جس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا، پھر انہوں نے بات کا آغاز کیا اور فرمایا کہ حدیفہ بہت ساری ایسی چیزیں بیان کرتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں کچھ لوگوں سے کہہ دیتے تھے، لوگ مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے تو میں ان سے کہہ دیتا کہ حدیفہ ہی زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں، میں لوگوں کے درمیان نفرت بڑھانے کو اچھا نہیں سمجھتا، لوگ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے کہتے کہ سلمان آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تکذیب، تو ایک مرتبہ حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ام سلمان کے بیٹے سلمان! میں نے بھی کہہ دیا کہ اے ام حذیفہ کے بیٹے حذیفہ! تم باز آ جاؤ، ورنہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھوں گا، جب میں نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف دلایا تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا، حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں، سو جس بندہ مومن پر میں نے لعنت ملامت کی ہو یا ناحق اسے سخت ست کہا ہو تو اے اللہ! اسے اس کے حق میں باعثِ رحمت بنادے۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ هِدِيهِ صَدَقَةٌ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَأَمَّ يَأْكُلُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ هِدِيهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُهَا لَكَ أَكْرَمَكَ بِهَا فَإِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَأَكَلَ مَعَهُمْ [انظر: ۲۴۱۳۸]

(۲۳۱۳۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے دور غلامی میں ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے اسے کھالیا، نبی ﷺ نے خود نہ کھایا، دوبارہ میں کھانا لے کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے جو میں آپ کے احترام میں آپ کے لئے لایا ہوں، کیونکہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے، چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے بھی اسے کھایا اور ان کے ساتھ نبی ﷺ نے بھی اسے کھایا۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ آلِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ مُوَلَّائِي فِي ذَلِكَ فَطَلَيْتُ لِي فَأَحْطَبْتُ حَطْبًا فَبِعْتُهُ فَاشْتَرَيْتُ ذَلِكَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۱۱۳]

(۲۳۱۳۴) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سلسلے میں میں اپنی مالکین سے اجازت لیتا تھا، وہ دلی خوشی کے ساتھ مجھے اجازت دے دیتی، میں لکڑیاں کاٹتا، انہیں بیچتا اور وہ کھانا خرید کر لاتا تھا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي وَغَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سَلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ [راجع: ۲۴۱۱۸]

(۲۳۱۳۵) ابومسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۴۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ يَذْهَبُ مِنْ دُفْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ يَرُوحُ فَلَمْ يَقْرَأْ بَيْنَ النَّسْنِ ثُمَّ صَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصُتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غَفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى [راجع: ۲۴۱۱۱].

(۲۳۱۲۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخَرِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَهَذَا ابْنِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَبَيْتُمْ فَأَذُوا الْجَزِيَّةَ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الرَّابِعَ غَدَا النَّاسُ إِلَيْهَا لَفْتَحُوهَا [حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف الترمذی: ۱۰۴۸]. [انظر: ۲۴۱۳۵، ۲۴۱۴۰].

(۲۳۱۲۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے ”بیٹھک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“ تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْهَزْرَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ شُرَحْبِيلَ بْنَ السَّمُطِ وَهُوَ مُرَابِطٌ عَلَى السَّاحِلِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً كَانَ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ لِلْقَاعِدِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا لِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرَى اللَّهُ لَهُ أَجْرَهُ وَالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ أَجْرَ صَلَاحِهِ وَصِيَامِهِ وَنَفَقَتِهِ وَوَقَى مِنْ فِتْنَانِ

الْقَبْرِ وَأَمِنَ مِنَ الْفَرْعِ الْكَبِيرِ [النظر: ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۶]۔

(۲۳۱۲۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ”شرعیل بن سبط جو کہ ساحل سمندر پر محافظ مقرر تھے کے سامنے بیان کرتے ہوئے“ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ أَبِي مُمُونَةَ عَنْ أَبِي ذَكْرِيَّا الْخَزَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَزَكَاةٍ إِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ أَجْرُ الْمُرَاطِ حَتَّى يَبْعَثَ وَيُؤْمَنَ الْفَتَانِ [راجع: ۲۳۱۲۸]

(۲۳۱۲۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُبِيرَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قُرَيْعِ الصَّبِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا أَذْهَبُ زَعَمَ سَأَلَهُ الرَّابِعَةَ أَمْ لَا قَالَ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جُمِعَ فِيهِ آبَاؤُهُ أَوْ أَبُوكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَنْطَهَرُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَنْصُتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي بَعْدَهَا مَا اجْتَنِبْتَ الْمَقْتَلَةَ [راجع: ۲۴۱۱۹]۔

(۲۳۱۳۰) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دوا دمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(۲۴۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ الْهَدَيْ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَتَبْتُ أَهْلِي عَلَى أَنْ أَغْرِسَ لَهُمْ خُمْسَ مِائَةٍ فَسَبِيلَةٍ لِإِذَا عَلِقْتُ فَإِنَّا حُرٌّ قَالَ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كُنْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ أَغْرِسْ وَاشْتَرِطْ لَهُمْ فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ تَغْرُسَ فَأَدْنِي قَالَ فَأَذْنَتْهُ قَالَ فَجَاءَ فَجَعَلَ يَغْرُسُ

بِیْدِہٖ اِلَّا وَاحِدَةً غَرَسْتُہَا بِیَدَیْ فَعَلَقْنِ اِلَّا الْوَاحِدَةَ

(۲۳۱۳۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے اس شرط پر مکتبہ منظور کر لی کہ میں ان کے لئے کھجور کے پانچ سو پودے لگاؤں گا جب ان پر کھجور آ جائے گی تو میں آزاد ہو جاؤں گا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شرط ذکر کی نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ شرط قبول کر لو اور جب پودے لگانے کا ارادہ ہو تو مجھے مطلع کرنا چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو بتا دیا نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے پودے لگانے لگے سوائے ایک پودے کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور اس ایک پودے کے علاوہ سب پودے پھل لے آئے۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَهُ قَابُوسُ بْنُ أَبِي طَلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تَبْغِضْنِي فَتَفَارِقَ دِينَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللَّهُ قَالَ تَبْغِضُ الْعَرَبَ فَتَبْغِضْنِي

(۲۳۱۳۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھنا ورنہ تم اپنے دین سے جدا ہو جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے بغض کیسے رکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم عرب سے نفرت کرو گے تو مجھ سے نفرت کرنے والے ہو گے۔

(۲۴۱۳۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءِ بَعْدَهُ قَالَ قَدْ كَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

(۲۳۱۳۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا ہے میں نے نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی اور تورات میں پڑھی ہوئی بات کا حوالہ دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا بھی ہے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا بھی ہے۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ شَابُورَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ شَقِيقِ أَوْ نَحْوِهِ شَكَكَ قَيْسٌ أَنَّ سَلْمَانَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَدَا لَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ لَوْلَا أَنَا نَهَيْنَا أَنْ يَتَكَلَّفَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ لَتَكَلَّفْنَا لَكَ

(۲۳۱۳۴) تحقیق کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھا وہی اس کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ اگر نبی ﷺ نے ہمیں تکلف برتنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ سَلْمَانَ حَاصَرَ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي حَتَّى أَفْعَلَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَمْرُؤُ مِنْكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ وَقَدْ تَرَوْنَ طَاعَةَ الْقَرَبِ فَإِنَّ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَهَاجَرْتُمْ إِلَيْنَا فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَتِنَا يَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَأَقَمْتُمْ فِي دِيَارِكُمْ فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَةِ الْأَعْرَابِ يَجْرِي لَكُمْ مَا يَجْرِي لَهُمْ وَيَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَبَيْتُمْ وَأَقَرَرْتُمْ بِالْحِزْبَةِ فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْحِزْبَةِ وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْحِزْبَةِ عَرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ لَفَتْحَهَا [راجع: ۲۳۱۲۷].

(۲۳۱۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیرہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے ”بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“ تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(۲۴۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤَمِّرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَكْوَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ صَائِمًا لَا يَفْطُرُ وَقِيَامًا لَا يَفْتَرُ وَإِنْ مَاتَ مُرَابِّطًا جَرَى عَلَيْهِ كَصَالِحٍ عَلَيْهِ حَتَّى يَمُوتَ وَوَفَّى عَذَابَ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۱۲۸]

(۲۳۱۳۶) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایک مہینے کے مسلسل صیام و قیام سے افضل ہے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ جی اٹھے اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤَمِّرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمِطِ عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۱۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَدِيثَهُ مِنْ فِيهِ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا فَارِسِيًّا مِنْ أَهْلِ أَصْبَهَانَ مِنْ أَهْلِ قُرْبَةٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهَا جَبِّي وَكَانَ أَبِي دِهْقَانَ قُرْبِيِّهِ وَكُنْتُ أَحَبَّ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ

حُبُّ إِيَّايَ حَتَّى حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ أَيْ مَلَأَ لِي النَّارَ كَمَا تُحْبَسُ الْجَارِيَةُ وَأَجْهَدْتُ فِي الْمَجُوسِيَّةِ حَتَّى كُنْتُ
فَقَطَنَ النَّارَ الَّذِي يَوْقِدُهَا لَا يَتْرُكُهَا تَخْبُو سَاعَةً قَالَ وَكَانَتْ لِأَبِي ضَيْعَةٌ عَظِيمَةٌ قَالَ فَشُغِلَ فِي بُيَانٍ لَهُ يَوْمًا
فَقَالَ لِي يَا بَنِيَّ إِنِّي قَدْ شِغِلْتُ فِي بُيَانٍ هَذَا الْيَوْمَ عَنْ ضَيْعَتِي فَأَذْهَبْ فَاطْلُعْهَا وَأَمْرِي فِيهَا بِبَعْضٍ مَا يُرِيدُ
فَخَرَجْتُ أُرِيدُ ضَيْعَتَهُ فَمَرَرْتُ بِكَنِيسَةٍ مِنْ كَنَائِسِ النَّصَارَى فَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ فِيهَا وَهُمْ يُصَلُّونَ
وَكُنْتُ لَا أَدْرِي مَا أَمْرُ النَّاسِ لِحَبْسِ أَبِي إِيَّايَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا مَرَرْتُ بِهِمْ وَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ
أَنْظَرُوا مَا يَصْنَعُونَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ أَعْجَبَنِي صَلَاتُهُمْ وَرَغِبْتُ فِي أَمْرِهِمْ وَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدِّينِ
الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَرَكْتُ ضَيْعَةَ أَبِي وَلَمْ أَتِهَا فَقُلْتُ لَهُمْ أَتَيْنَ أَصْلُ
هَذَا الدِّينِ قَالُوا بِالشَّامِ قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي وَقَدْ بَعَثَ فِي طَلَبِي وَشَغَلْتُهُ عَنْ عَمَلِهِ كُلِّهِ قَالَ فَلَمَّا جِئْتُهُ
قَالَ أَيْ بَنِيَّ أَتَيْنَ كُنْتُ أَلَمْ أَكُنْ عَاهِدْتُ إِلَيْكَ مَا عَاهَدْتُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتِ مَرَرْتُ بِنَاسٍ يُصَلُّونَ فِي كَنِيسَةٍ
لَهُمْ فَأَعْجَبَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ دِينِهِمْ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ عَنْدهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَيْ بَنِيَّ لَيْسَ فِي ذَلِكَ
الدِّينِ خَيْرٌ مِنْ دِينِكَ وَدِينُ آبَائِكَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ دِينِنَا قَالَ فَخَافَنِي فَجَعَلَ فِي
رِجْلِي قِيدًا ثُمَّ حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ قَالَ وَبَعَثْتُ إِلَى النَّصَارَى فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْكُمْ رُكْبٌ مِنَ الشَّامِ تَجَارَ
مِنَ النَّصَارَى فَأَخْبِرُونِي بِهِمْ قَالَ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ رُكْبٌ مِنَ الشَّامِ تَجَارَ مِنَ النَّصَارَى قَالَ فَأَخْبَرُونِي بِهِمْ قَالَ
فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَارَادُوا الرُّجْعَةَ إِلَى بِلَادِهِمْ فَأَذِنُونِي بِهِمْ قَالَ فَلَمَّا آرَادُوا الرُّجْعَةَ إِلَى
بِلَادِهِمْ أَخْبَرُونِي بِهِمْ فَأَلْقَيْتُ الْحَدِيدَ مِنْ رِجْلِي ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَمَّا قَدِمْتُهَا قُلْتُ
مَنْ أَفْضَلُ أَهْلِ هَذَا الدِّينِ قَالُوا الْأَسْقَفُ فِي الْكَنِيسَةِ قَالَ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ رَغِبْتُ فِي هَذَا الدِّينِ
وَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ أَخْدُمُكَ فِي كَنِيسَتِكَ وَأَتَعَلَّمُ مِنْكَ وَأُصَلِّيَ مَعَكَ قَالَ فَأَدْخَلَ قَدْ خَلَّتْ مَعَهُ قَالَ
فَكَانَ رَجُلٌ سَوِيٌّ يَأْمُرُهُم بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعِيهِمْ فِيهَا فَإِذَا جَمَعُوا إِلَيْهِ مِنْهَا أَشْيَاءَ اكْتَنَزَهُ لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ
الْمَسَاكِينَ حَتَّى جَمَعَ سَبْعَ قِلَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَوَرَقٍ قَالَ وَأَبْغَضْتُهُ بَغْضًا شَدِيدًا لِمَا رَأَيْتُهُ يَصْنَعُ ثُمَّ مَاتَ
فَاَجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ النَّصَارَى لِيَدْفِنُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّ هَذَا كَانَ رَجُلٌ سَوِيٌّ يَأْمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعِيكُمْ فِيهَا فَإِذَا
جِئْتُمُوهُ بِهَا اكْتَنَزَهَا لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْمَسَاكِينَ مِنْهَا شَيْئًا قَالُوا وَمَا عَلِمُكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ آتَا أَدْلُكُمْ عَلَى
كَتَبِهِ قَالُوا قَدْ لَنَا عَلَيْهِ قَالَ فَأَرَيْتُهُمْ مَوْضِعَهُ قَالَ فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهُ سَبْعَ قِلَالٍ مَمْلُوءَةٍ ذَهَبًا وَوَرَقًا قَالَ فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَذْفِنُهُ أَبَدًا فَصَلُّوهُ ثُمَّ رَجَمُوهُ بِالْحِجَارَةِ ثُمَّ جَاوُوا بِرَجُلٍ آخَرَ فَجَعَلُوهُ بِمَكَانِهِ قَالَ
يَقُولُ سَلَمَانٌ قَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا لَا يُصَلِّي الْخُمْسَ أَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْهُ أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا وَلَا أَرْغَبُ فِي الْآخِرَةِ
وَلَا أَذَابَ لَيْلًا وَنَهَارًا مِنْهُ قَالَ فَأَحْبَبْتُهُ حُبًّا لَمْ أُحِبَّ مِنْ قَبْلِهِ وَأَلَمْتُ مَعَهُ زَمَانًا ثُمَّ حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ فَقُلْتُ لَهُ يَا

فَلَا أُنَاقِلُكَ عَنْكَ وَأَحْبَبْتُكَ حُبًّا لَمْ أَحِبَّهُ مِنْ قَبْلِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مَا تَرَى مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنِّي مِنْ تَوْصِي بِي
وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا الْيَوْمَ عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ لَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَبَدَلُوا وَتَرَكُوا أَكْثَرَ
مَا كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلًا بِالْمَوْصِلِ وَهُوَ فَلَانُ فَهُوَ عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ بِهِ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ
لِحَقِّقْتُ بِصَاحِبِ الْمَوْصِلِ فَقُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا أَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ أَلْحَقَ بِكَ وَأَخْبِرَنِي أَنَّكَ عَلَى
أَمْرِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ خَيْرَ رَجُلٍ عَلَى أَمْرِ صَاحِبِهِ فَلَمَّ يَلْبِثُ أَنْ مَاتَ فَلَمَّا
حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا أَوْصَى بِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي بِاللُّحُوقِ بِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَا تَرَى فَإِنِّي مِنْ تَوْصِي بِي وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا عَلَى مِثْلِي مَا كُنَّا عَلَيْهِ إِلَّا
بَنَصِيصِينَ وَهُوَ فَلَانُ فَالْحَقُّ بِهِ وَقَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقِّقْتُ بِصَاحِبِ نَصِيصِينَ فَجِئْتُهُ فَأَخْبِرْتُهُ بِخَبْرِي وَمَا
أَمَرَنِي بِهِ صَاحِبِي قَالَ فَأَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ عَلَى أَمْرِ صَاحِبِهِ فَأَقِمْتُ مَعَ خَيْرِ رَجُلٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا
لَيْتَ أَنْ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا كَانَ أَوْصَى بِي إِلَى فَلَانٍ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانُ
إِلَيْكَ فَإِنِّي مِنْ تَوْصِي بِي وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا بَقِيَ عَلَى أَمْرِنَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ إِلَّا
رَجُلًا بِعَمُورِيَّةٍ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَإِنْ أَحْبَبْتَ فَلَاتِهِ قَالَ فَإِنَّهُ عَلَى أَمْرِنَا قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقِّقْتُ
بِصَاحِبِ عَمُورِيَّةٍ وَأَخْبِرْتُهُ خَبْرِي فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ مَعَ رَجُلٍ عَلَى هَدْيِ أَصْحَابِهِ وَأَمْرِهِمْ قَالَ
وَإِكْتَسَبْتُ حَتَّى كَانُوا لِي بِقَرَاتٍ وَغَنِيمَةً قَالَ ثُمَّ نَزَلَ بِهِ أَمْرُ اللَّهِ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنِّي كُنْتُ مَعَ
فَلَانٍ فَأَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَى فَلَانٍ وَأَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَى فَلَانٍ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَيْكَ فَإِنِّي مِنْ تَوْصِي بِي
وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ أَصْبَحَ عَلَى مَا كُنَّا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَمْرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَكِنَّهُ قَدْ
أَطْلَكَ زَمَانَ نَبِيٌّ هُوَ مَبْعُوثٌ بِدِينِ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ بَيْنَ حَرْتَيْنِ بَيْنَهُمَا
نَخْلٌ بِهِ عَلَامَاتٌ لَا تَخْفَى يَأْكُلُ الْهَدْيَةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ كَيْفِيَّتِهِ خَاتَمَ الشُّبُورَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلْحَقَ
بِئِلَكَ الْبِلَادِ فَافْعَلْ قَالَ ثُمَّ مَاتَ وَغَيَّبَ فَمَكَّنْتُ بِعَمُورِيَّةٍ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمُكَّتْ ثُمَّ مَرَّ بِي نَفَرٌ مِنْ كُلِّ
تُجَّارٍ فَقُلْتُ لَهُمْ تَحْمِلُونِي إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَعْطِيكُمْ بِقَرَاتِي هَذِهِ وَغَنِيمَتِي هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ
فَأَعْطَيْتَهُمُوهَا وَحَمَلُونِي حَتَّى إِذَا قَدِمُوا بِي وَإِذَا الْقُرَى ظَلَمُونِي فَبَاعُونِي مِنْ رَجُلٍ مِنْ يَهُودَ عَبْدًا
فَكُنْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ النَّخْلَ وَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ الْبَلَدُ الَّتِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي وَلَمْ يَحِقْ لِي فِي نَفْسِي
فَبَيْعِنَا أَنَا عِنْدَهُ قَدِيمٌ عَلَيْهِ ابْنُ عَمٍّ لَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَابْتَاعَنِي مِنْهُ فَاحْتَمَلَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَوْلَ اللَّهِ
مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَهَا لَعَرَفْتُهَا بِصِفَةِ صَاحِبِي فَأَقِمْتُ بِهَا وَبَعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ مَا أَقَامَ لَا أَسْمَعُ لَهُ
يَذْكُرُ مَعَ مَا أَنَا فِيهِ مِنْ شُغْلِ الرُّقِّ ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَفِي رَأْسِ عَذْقٍ لِسَيِّدِي أَعْمَلُ فِيهِ

بَعْضُ الْعَمَلِ وَسَيِّدِي جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ عَمٍّ لَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَلَانُ قَاتَلَ اللَّهَ بَنِي قَبِيلَةٍ وَاللَّهِ إِنَّهُمْ
الآنَ لَمُجْتَمِعُونَ بِقَبَاءٍ عَلَى رَجُلٍ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْ مَكَّةَ الْيَوْمَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُهَا أَخَذْتَنِي
الْعُرْوَاءُ حَتَّى ظَنَنْتُ سَأَسْقُطُ عَلَى سَيِّدِي قَالَ وَتَزَلْتُ عَنْ النَّخْلَةِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِابْنِ عَمٍّ ذَلِكَ مَاذَا
تَقُولُ مَاذَا تَقُولُ قَالَ فَغَضِبَ سَيِّدِي فَلَكَمَنِي لَكَمَةً شَدِيدَةً ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا أَقْبَلَ عَلَى عَمَلِكَ قَالَ
قُلْتُ لَا شَيْءَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُسْتَبَيَّ عَمَّا قَالَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ قَدْ جَمَعْتُهُ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ
ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقَبَاءٍ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجُلٌ
صَالِحٌ وَمَعَكَ أَصْحَابٌ لَكَ غُرَبَاءُ ذُووُ حَاجَةٍ وَهَذَا شَيْءٌ كَانَ عِنْدِي لِلصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ مِنْ غَيْرِكُمْ
قَالَ فَقَرَّبْتُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوْا وَأَمْسِكْ يَدَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ قَالَ فَقُلْتُ
فِي نَفْسِي هَذِهِ وَاحِدَةٌ ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْهُ فَجَمَعْتُ شَيْئًا وَتَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمَدِينَةِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَكْرَمْتُكَ بِهَا قَالَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا مَعَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَاتَانِ الْبَتَانِ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِبَيْعِ الْغُرَفِ قَالَ وَقَدْ تَبِعَ جَنَازَةً مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ سَمَلَتَانِ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَدْرْتُ أَنْظُرَ إِلَى ظَهْرِهِ هَلْ أَرَى النِّعَاتِمَ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدْرْتُهُ عَرَفْتُ أَنِّي اسْتَبَيْتُ فِي شَيْءٍ وَصِفَ لِي قَالَ فَالْقَى رِذَائَهُ
عَنْ ظَهْرِهِ فَظَنَرْتُ إِلَى النِّعَاتِمِ فَعَرَفْتُهُ فَانْكَبْتُ عَلَيْهِ أَقْبَلُهُ وَأَبْكِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَحَوَّلْ فَتَحَوَّلْتُ فَقَضَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيدِي كَمَا حَدَّثْتَنِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَاعْجَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْمَعَ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ شَغَلَ سَلْمَانَ الرَّقِيُّ حَتَّى لَاتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدْرًا وَأَخَذَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبُ يَا سَلْمَانُ فَكَاتَبْتُ صَاحِبِي عَلَى
ثَلَاثِ مِائَةِ نَخْلَةٍ أَحْيَاهَا لَهُ بِالْفَقِيرِ وَبَارِئِ بْنِ أَوْفَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَعِينُوا
أَخَاكُمْ فَأَعَانُونِي بِالنَّخْلِ الرَّجُلُ بِفَلَاحِينَ وَدِيَّةَ الرَّجُلِ بِعِشْرِينَ وَالرَّجُلُ بِخُمْسِ عَشْرَةٍ وَالرَّجُلُ بِعِشْرِ
يَعْنِي الرَّجُلُ بِقَدْرِ مَا عِنْدَهُ حَتَّى اجْتَمَعَتْ لِي ثَلَاثُ مِائَةِ وَدِيَّةٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اذْهَبْ يَا سَلْمَانُ فَفَقَّرْ لَهَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَلْيَبْنِ أَكُونَ أَنَا أَضْعُهَا بِيَدَيَّ فَفَقَّرْتُ لَهَا وَأَعَانَنِي أَصْحَابِي حَتَّى إِذَا
فَرَعْتُ مِنْهَا جِئْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ إِلَيْهَا فَجَعَلْنَا نَقْرُبُ لَهُ الْوَدِيَّ
وَيَضَعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ سَلْمَانَ بِيَدِهِ مَا مَاتَتْ مِنْهَا وَدِيَّةٌ وَاحِدَةٌ
فَأَدْبَيْتُ النَّخْلَ وَبَقِيَ عَلَى الْمَالِ فَلْيَبْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ بَيْضَةِ الدَّجَاجَةِ مِنْ ذَهَبٍ مِنْ

بَعْضُ الْمَغَازِی فَقَالَ مَا فَعَلَ الْفَارِسِيُّ الْمَكْتَابُ قَالَ لَدُعِیْتُ لَهُ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَادَّ بِهَا مَا عَلَیْكَ يَا سَلْمَانُ فَقُلْتُ وَآئِنَ تَقَعُ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا عَلَیَّ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَیُؤَدِّی بِهَا عَنْكَ قَالَ فَأَخَذْتُهَا فَوَزَنْتُ لَهُمْ مِنْهَا وَالَّذِی نَفْسُ سَلْمَانَ بَیْدِهِ أَرْبَعِیْنَ أَوْفِیَّةً فَأَوْفَتْهُمْ حَقَّهُمْ وَعِثْتُ فَشَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخُذْنَقَ ثُمَّ لَمْ یَقْتَنِی مَعَهُ مَشْهَدًا [راجع: ۲۴۱۲۳]

(۲۳۱۳۸) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فارس صوبہ اصبہان میں ایک جگہ کار بنے والا ہوں جس کا نام ہے تھا میرا باپ اس جگہ کا چوہدری اور سردار تھا اور مجھ سے بہت ہی زیادہ اسے محبت تھی اور میرے حوالے سے ان کی یہ محبت اتنی بڑھی کہ انہوں نے مجھے بچیوں کی طرح گھر میں بٹھا دیا، میں نے اپنے قدیم مذہب مجوسیت میں اتنی زیادہ محنت کی کہ میں آٹھ لاکھ کا محافظ بن گیا، جس کی آگ کبھی بجھنے نہیں دی جاتی تھی، میرے والد کی ایک بہت بڑی جائیداد تھی، ایک دن وہ اپنے کسی کام میں مصروف ہو گئے تو مجھ سے کہنے لگے بیٹا! آج میں اس تعمیراتی کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے زمینوں پر نہیں جا سکا اس لئے تم وہاں جا کر ان کی دیکھ بھال کرو، اور مجھے چند ضروری باتیں بتا دیں، میں زمینوں پر جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا، راستہ میں میرا گدڑ نصاریٰ کے گرجے پر ہوا، میں نے اس گرجے میں سے ان کی آوازیں سنیں، وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، چونکہ والد صاحب نے مجھے گھر میں بٹھائے رکھا تھا اس لئے مجھے لوگوں کے معاملات کا کچھ علم نہ تھا، لہذا جب میں ان کے پاس سے گذرا اور ان کی آوازیں سنیں تو میں سیر کے لئے اس میں چلا گیا میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے وہ پسند آ گئی اور میں اس دین کو پسند کرنے لگا اور میں نے سوچا کہ بخدا یہ دین ہمارے دین سے زیادہ بہتر ہے، شام تک میں وہیں رہا اور والد صاحب کی زمینوں پر نہیں گیا، ان سے میں نے دریافت کیا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ملک شام میں ہے، رات کو میں گھر واپس آیا، گھر والوں نے پوچھا کہ تو تمام دن کہاں رہا؟ میں نے تمام قصہ سنایا باپ نے کہا کہ بیٹا وہ دین اچھا نہیں ہے تیرا اور تیرے بڑوں کا جو دین ہی وہی بہتر ہے۔

میں نے کہا ہرگز نہیں وہی دین بہتر ہے۔ باپ کو میری طرف سے خدشہ ہو گیا کہ کہیں چلا نہ جائے اس لئے میرے پاؤں میں ایک بیڑی ڈال دی اور گھر میں قید کر دیا، میں نے ان عیسائیوں کے پاس کہلا بھیجا کہ جب شام سے سوداگر لوگ جو اکثر آتے رہتے تھے آئیں تو مجھے اطلاع کرادیں چنانچہ کچھ سوداگر آئے اور ان عیسائیوں نے مجھے اطلاع کرادی جب وہ سوداگر واپس جانے لگے تو میں نے اپنی پاؤں کی بیڑی کاٹ دی اور بھاگ کر ان کے ساتھ شام چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے تحقیق کی کہ اس مذہب کا سب سے زیادہ ماہر کون ہے لوگوں نے بتایا کہ گرجا میں فلاں پادری ہے، میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے منظور کر لیا میں اس کے پاس رہنے لگا لیکن وہ کچھ اچھا آدمی نہ نکلا لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا اور جو کچھ جمع ہوتا اس کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتا غریبوں کو کچھ نہ دیتا، یہاں تک کہ اس نے سونے چاندی کے سات منگے جمع کر لئے تھے، مجھے اس کی ان حرکتوں پر اس سے

شدید نفرت ہو گئی، جب وہ مر گیا اور عیسائی اسے دفن کرنے کے لئے جمع ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ بہت برا آدمی تھا، تمہیں صدقہ کرنے کا حکم اور اس کی ترغیب دیتا تھا، اور جب تم اس کے پاس صدقات لے کر آتے تو وہ انہیں اپنے پاس ذخیرہ کر لیتا تھا، اور مسکینوں کو اس میں سے کچھ نہیں دیتا تھا، لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں اس کے خزانے کا پتہ بتائے دیتا ہوں، انہوں نے کہا ضرور بتاؤ، چنانچہ میں نے انہیں وہ جگہ دکھادی، اور لوگوں نے وہاں سے سونے چاندی سے بھرے ہوئے سات منکے برآمد کر لئے، اور یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ بخدا! ہم اسے کبھی دفن نہیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے اس پادری کو سولی پر لٹکا دیا، اور پھر اسے پتھروں سے سنگسار کرنے لگے، اس کی جگہ دوسرے شخص کو بٹھایا گیا وہ اس سے بہتر تھا اور دنیا سے بے رغبت تھا، میں نے کسی بچگانہ نماز پڑھنے والے کو اس سے زیادہ افضل، اس کی نسبت دنیا سے زیادہ بے رغبت، اور رات دن عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، میں اس کی خدمت میں رہنے لگا اور اس سے مجھے ایسی محبت ہو گئی کہ اس سے پہلے کسی سے نہ ہوئی تھی، بالآخر وہ بھی مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کسی کے پاس رہنے کی وصیت کر دو؟ اس نے کہا کہ میرے طریقہ پر صرف ایک ہی شخص دنیا میں ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہے وہ موصول میں رہتا ہے، تم اس کے پاس چلے جانا، میں اس کے مرنے کے بعد موصول چلا گیا اور اس سے جا کر اپنا قصہ سنایا اس نے اپنی خدمت میں رکھ لیا وہ بھی بہترین آدمی تھا آخر اس کی بھی وفات ہونے لگی تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہاں فلاں شخص کے پاس نصیبین میں چلے جانا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنا قصہ سنایا اس نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بھی اچھا آدمی تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا غمور یا میں فلاں شخص کے پاس چلے جانا میں وہاں چلا گیا اور اس کے پاس اسی طرح رہنے لگا وہاں میں نے کچھ کمائی کا دھندا بھی کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور کچھ بکریاں جمع ہو گئیں جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ اب خدا کی قسم کوئی شخص اس طریقہ کا ”جس پر ہم لوگ ہیں“ عالم نہیں رہا البتہ نبی آخر الزمان کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آ گیا جو دین ابراہیمی پر ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے اور ان کی ہجرت کی جگہ ایسی زمین ہے جہاں کھجوروں کی پیداوار بکثرت ہے اور اس کے دونوں جانب کنکر بلی زمین ہے وہ ہدیہ نوش فرمائیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، پس اگر تم سے ہو سکے تو اس سرزمین پر پہنچ جانا۔

اس کے انتقال کے کچھ عرصے بعد قبیلہ بنو کلب کے چند تاجروں کا وہاں سے گذر ہوا میں نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں تمہاری نذر ہیں انہوں نے قبول کر لیا اور مجھے وادی القرئی (یعنی مکہ مکرمہ) لے آئے اور وہ گائے اور بکریاں میں نے ان کو دے دیں لیکن انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں اپنا غلام ظاہر کر کے آگے بچ دیا، بنو قریظہ کے ایک یہودی نے مجھے خرید لیا اور اپنے ساتھ اپنے وطن مدینہ طیبہ لے آیا، مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہی میں نے ان علامات سے جو مجھے عموماً کے ساتھی (پادری) نے بتائی تھیں، پہچان لیا کہ یہی وہ جگہ ہے، میں وہاں رہتا

رہا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے آئے ایک دن میں اپنے آقا کے باغ میں کام کر رہا تھا کہ میرے آقا کے بیٹھے بیٹھے اس کا چچا زاد بھائی آگیا اور کہنے لگا بنو قیلہ پر خدا کی مار ہو، اب وہ قباء میں ایک ایسے آدمی کے پاس جمع ہو رہے ہیں جو ان کے پاس آج ہی مکہ سے آیا ہے اور اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، یہ سنتے ہی مجھ پر ایسی بے خودی طاری ہوئی کہ مجھے لگتا تھا میں اپنے آقا کے اوپر گر پڑوں گا، پھر میں درخت سے نیچے اترا، اور اس کے چچا زاد بھائی سے کہنے لگا کہ آپ کیا کہہ رہے تھے، آپ کیا کہہ رہے تھے؟ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور اس نے مجھے زور سے مکار کر کہا کہ تمہیں اس سے کیا مقصد؟ جاؤ جا کر اپنا کام کرو، میں نے سوچا کوئی بات نہیں، اور میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے رہوں گا، میرے پاس کچھ پونجی جمع تھی، شام ہوئی تو وہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، حضور ﷺ اس وقت تک قبا ہی میں تشریف فرما تھے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نیک آدمی ہیں، اور آپ کے ساتھ غریب اور حاجت مند لوگ ہیں، یہ صدقہ کا مال ہے، میں دوسرے سے زیادہ آپ لوگوں کو اس کا حق دار سمجھتا ہوں، حضور ﷺ نے خود تناول نہیں فرمایا صحابہ (فقراء) سے فرمایا کہ تم کھالو میں نے اپنے دل میں کہا ایک علامت تو پوری نکلی پھر میں مدینہ واپس آگیا اور کچھ جمع کیا کہ اس دوران میں حضور ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے میں نے کچھ (کھجوریں اور کھانا وغیرہ) پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ بدیہ ہے حضور ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت بھی پوری ہوگئی اس کے بعد میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا اس وقت حضور اقدس ﷺ (ایک صحابی کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے) بیچ میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور پشت کی طرف گھومنے لگا آپ ﷺ مجھ گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے ہٹادی میں نے مہربانیت کو دیکھا میں جوش میں اس پر جھک گیا اس کو چوم رہا تھا اور رو رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا سامنے آؤ، میں سامنے حاضر ہوا اور حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا اس کے بعد میں اپنی غلامی کے مشاغل میں پھنسا رہا اور اسی بناء پر بدرواح میں بھی شریک نہ ہو سکا۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کا معاملہ کرلو۔ میں نے اس سے معاملہ کر لیا اس نے دو چیزیں بدل کتابت قرار دیں ایک چالیس اوقیہ نقد سونا (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ۳-۴ ماشہ کا) اور دوسری یہ کہ تین سو درخت کھجور کے لگاؤں اور ان کو پرورش کر دو یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، چنانچہ انہوں نے درختوں کے حوالے سے میری اس طرح مدد کی کہ کسی نے مجھے تیس پودے دیئے، کسی نے بیس، کسی نے پندرہ اور کسی نے دس، ہر آدمی اپنی منجائش کے مطابق میری مدد کر رہا تھا، یہاں تک کہ میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا سلمان! جا کر ان کے لئے کھدائی کرو اور فارغ ہو کر مجھے بتاؤ، میں خود اپنے ہاتھ سے یہ پودے لگاؤں گا، چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے زمین کی کھدائی اور فارغ ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں مطلع کر دیا، نبی ﷺ میرے ساتھ باغ کی جانب روانہ ہو گئے، ہم ایک ایک

پودا نبی ﷺ کو دیتے جاتے تھے اور نبی ﷺ اسے اپنے دست مبارک سے لگاتے جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک پودا بھی نہیں مرجھایا، اور یوں میں نے باغ کی شرط پوری کر دی۔
اب مجھ پر مال باقی رہ گیا تھا، اتفاق سے کسی غزوے سے مرئی کے اٹھنے کے برابر سونا حضور اقدس ﷺ کے پاس آ گیا حضور نے حضرت سلمان کو مرحمت فرمادیا کہ اس کو جا کر اپنے بدل کتابت میں دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا کافی ہو گا وہ بہت زیادہ مقدار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ اسی سے عجب نہیں پورا فرمادیں چنانچہ میں لے گیا اور اس میں سے وزن کر کے چالیس اوقیہ سونا اس کو تول دیا اور میں آزاد ہو گیا، پھر میں غزوہ خندق میں شریک ہوا اور اس کے بعد کسی غزوے کو نہیں چھوڑا۔

(۲۴۱۳۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَمِيرِ قَالَ لَمَّا قُلْتُ وَاتَيْنَ تَقَعُ هَذِهِ مِنَ الْإِدْيِ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلَّبَهَا عَلَى لِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ خُذْهَا فَأَوْفِيهِمْ مِنْهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَوْفَيْتُهُمْ مِنْهَا حَقَّهُمْ كُلَّهُ أَرْبَعِينَ أَوْقِيَةً (۲۴۱۳۹)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے اوپر واجب الاداء مقدار تک کہاں پہنچ سکے گا؟ تو نبی ﷺ نے اسے پکڑ کر اپنی زبان مبارک پر پھیرا اور فرمایا اسے لے جاؤ اور اس میں سے ان کا حق ادا کر دو چنانچہ میں نے اسے لے لیا اور ان کو پورا حق یعنی چالیس اوقیہ ادا کر دیا۔

(۲۴۱۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ حَاصِرَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا حَتَّى أَدْعُوهُمْ كَمَا تَكُنْ يَدْعُوهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَاهُمْ فَكَلَّمَهُمْ قَالَ أَنَا رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَأَنَا مِنْكُمْ وَالْعَرَبُ يَطِيعُونِي فَأَخْتَارُوا أَحَدِي ثَلَاثَ إِمَاءَ أَنْ تُسَلِّمُوا وَإِمَاءَ أَنْ تُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ غَيْرَ مُحْمُودِينَ وَإِمَاءَ أَنْ نُنَابِذَكُمْ فَنَقَاتِلَكُمْ قَالُوا لَا نُسَلِّمُ وَلَا نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُنَابِذُكُمْ فَرَجَعَ سَلْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالُوا أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمْ يَقْبَلُوا فَنَقَاتِلَهُمْ فَفَتَحَهَا [راجع: ۲۴۱۲۷]

(۲۴۱۴۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرنا اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے ”بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“ تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

حَدِيثُ سُؤْدِ بْنِ مَقْرِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ كَهْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤْدِ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتَصْرْ ثُمَّ قَالَ كُنَّا مَعَشَرَ بَنِي مَقْرِنَ سَبْعَةَ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَقُوهَا فَقِيلَ لَهُ لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ لَتُخَدُّهُمْ فَإِذَا اسْتَعْنَوْا عَنْهَا فَلْيُعْتَقُوهَا [راجع: ۱۵۷۹۶].

(۲۴۱۴۱) حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سويد کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سويد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُؤْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْكَلْبَ فِي دَارِ سُؤْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ لِسُؤْدِ فَلَكَمْتُ رَجُلًا مِنَّا فَسَبَّهْتُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَقَالَ سُؤْدِ لَطَمْتُهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ إِخْوَتِي مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا [صححه مسلم (۱۶۵۸)].

(۲۴۱۴۲) حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سويد کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سويد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَازِلًا فِي دَارِ سُؤْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ فَلَطَمَ خَادِمًا قَالَ فَغَضِبَ سُؤْدِ فَقَالَ أَمَا وَجَدْتُ إِلَّا حُرًّا وَجْهَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ سَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مَقْرِنٍ وَمَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدٌ عَمَدَ إِلَيْهِ وَاحِدٌ فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعْنَا أَنْ نُعْتِقَهُ فَأَعْتَقْنَاهُ

(۲۴۱۴۳) حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سويد کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا،

حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۶۱۶۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ هَلَالًا رَجُلًا مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ فِي جُرَّةٍ فَسَأَلْتُهُ فَتَهَانِي عَنْهَا فَكَسَرْتُهَا [راجع: ۱۰۷۹۵]

(۲۳۱۳۳) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس ایک مکے میں نبیذ لے کر آیا اور اس کے متعلق حکم دریافت کیا، نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمادیا، چنانچہ میں نے وہ مکا پکڑا اور توڑ ڈالا۔

حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ بَهْزٌ قَالَ أَتَانَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ النُّعْمَانَ بْنَ مَقْرِنٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ يَعْنِي النُّعْمَانَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يَمُتْ إِلَّا أَوَّلَ النَّهَارِ آخِرَ الْيَقَاتِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبِ الرِّيحُ وَتَنْزِلَ النَّصْرُ

(۲۳۱۳۵) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے نبی ﷺ اگر دن کے اول حصے میں قتال نہ کرتے تو اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ زوال آفتاب ہو جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت الہیہ نازل ہو جاتی۔

(۲۶۱۶۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِئِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَتَّ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَهُ قَالَ فَيَجْعَلُ الرَّجُلُ الْمَسْئُوبُ يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ مَلَكَكَ يَنْكَمَا يَدُبُّ عَنْكَ كُلَّمَا بَشْتُمَكَ هَذَا قَالَ لَهُ بَلْ أَنْتَ وَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ وَإِذَا قَالَ لَهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ لَا بَلْ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهِ

(۲۳۱۳۶) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے کے ساتھ تلخ کلامی کی وہ دوسرا آدمی ”علیک السلام“ ہی کہتا رہا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ موجود ہے یہ شخص جب بھی

تمہیں برا بھلا کہتا ہے تو وہ تمہارا دفاع کرتا ہے اور اسے جواب دیتا ہے کہ تم ہی ایسے ہو اور تم ہی اس کے زیادہ حقدار ہو۔
 (۲۶۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ مَزِينَةٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا طَعَامٌ تَزَوَّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَرَ زَوْدَهُمْ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا فَاصِلَةٌ مِنْ تَمْرٍ وَمَا أَرَاهَا تُغْنِي عَنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ انْطَلِقُوا فَرَوْدَهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَنَّا إِلَى عُلْبَةِ لَهُ فَإِذَا فِيهَا تَمْرٌ مِثْلُ الْبُكْرِ الْأَوْرَقِ فَقَالَ خُذُوا فَأَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ قَالَ وَكُنْتُ أَنَا فِي آخِرِ الْقَوْمِ قَالَ فَالْتَفَتُ وَمَا أَفْقَدُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ وَقَدْ احْتَمَلْتُ مِنْهُ أَرْبَعُ مِائَةٍ رَجُلٍ

(۲۳۱۳۷) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبیلہ مزینہ کے ہم چار سو افراد حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے ہمیں جو احکام دینے تھے سودے دینے، پھر کچھ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے جو ہم زادراہ کے طور پر استعمال کر سکیں، نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں زادراہ دے دو، انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو پانی کچی تھوڑی سی کھجوریں ہیں اور میرا خیال نہیں ہے کہ وہ انہیں کچھ بھی کفایت کر سکیں گی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں وہی دے دو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں لے کر اپنے ایک بالا خانے کی طرف چل پڑے، جہاں خاکستری اونٹ کی طرح کچھ کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اٹھا لو، چنانچہ سب لوگ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں اٹھانے لگے، میں سب سے آخر میں تھا، میں نے دیکھا کہ اس میں سے ایک کھجور کی جگہ بھی خالی نہیں ہوئی تھی حالانکہ وہاں سے چار سو آدمیوں نے کھجوریں اٹھائی تھیں۔

حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْفَقِيرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَمِنَ الْخِيَلِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْفَقِيرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْفَقِيرَةُ فِي رِيَّةٍ وَأَمَّا الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ فَالْفَقِيرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيَّةِ وَأَمَّا الْخِيَلُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَأَنْ يَتَخَيَّلَ بِالْصَّدَقَةِ

(۲۳۱۳۸) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں، اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض

ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے (اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو)

(۲۴۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بْنُ عَتِيكٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْرَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْبُغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفَخْرِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲)]. قال الألباني: حسن (ابو داود: ۲۶۵۹، النسائي: ۷۸/۵). قال شعيب: حسن لغيره]. [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳].

(۲۴۱۴۹) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَتِيكٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْرَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْبُغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفَخْرِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲)]. قال الألباني: حسن (ابو داود: ۲۶۵۹، النسائي: ۷۸/۵). قال شعيب: حسن لغيره]. [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳].

(۲۴۱۵۰) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس بنو معاویہ میں ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے جو انصار کی ایک بستی ہے اور مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے تمہاری اس مسجد میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں! اور مسجد کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا پھر انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے جن تین چیزوں کی دعا یہاں مانگی تھی وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا بتاؤ وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نبی ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے یہ دونوں دعائیں قبول ہو گئیں

اور تیسری دعایہ فرمائی کہ ان کی جنگ آپس میں نہ ہونے لگے، لیکن اللہ نے یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم نے صحیح بیان کیا، قیامت تک اسی طرح قتل و غارت گری ہوتی رہے گی۔

(۲۴۱۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ جَابِرٍ بْنَ عَتِيبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْفُجْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْ الْخِيَلِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ فَالْفُجْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ الْفُجْرَةُ فِي الرِّيَّةِ وَالْفُجْرَةُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْفُجْرَةُ فِي غَيْرِ رِيَّةٍ وَالْخِيَلُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الْعَبْدِ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ بِالصَّدَقَةِ وَالْخِيَلُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلُ فِي الْفَخْرِ وَالْكَبْرِ أَوْ كَالَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۴۹]

(۲۳۱۵۱) حضرت جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَبْرِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ فَقُلْتُ أَتَبْكُونَ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهُمْ يَبْكِينَ مَا دَامَ عِنْدَهُمْ لِأَذَا وَجَبَتْ فَلَا يَبْكِينَ فَقَالَ جَبْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيِّ فَقَالَ لِي مَاذَا وَجَبَتْ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ قَبْرُهُ

(۲۳۱۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ انصار کی ایک میت پر پہنچا اس کے اہل خانہ اس پر رورہے تھے میں نے اس سے کہا کہ تم لوگ نبی ﷺ کی موجودگی میں رورہے ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو جب تک یہ ان کے پاس ہے یہ اس پر رو لیں گے اور جب اسے قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو پھر نہیں روئیں گے۔

(۲۴۱۵۳) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْفُجْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَأَمَّا الْفُجْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْفُجْرَةُ الَّتِي فِي الرِّيَّةِ وَأَمَّا الْفُجْرَةُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ فَالْفُجْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيَّةِ وَالْخِيَلُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلُ الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلُ فِي الْفَخْرِ وَالْكَبْرِ أَوْ كَالَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۴۹]

(۲۳۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَتِيبَةَ بْنِ عَتِيبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيبَةَ فَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا مَاتَ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا أَمَا إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَارَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ قَدْ أَوْفَقَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نَبِيَّتِهِ وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا قُلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ سَوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْفَرْقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرْقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدَةٌ [صححه ابن حبان (۳۱۸۹)، و (۳۱۹۰)، والحاكم (۳۵۱/۱)]. قال الألبانی:

صحيح (ابو داود: ۳۱۱۱، النسائي: ۱۳/۴).

(۲۳۱۵۴) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی بیٹی کہنے لگی بخدا! مجھے امید ہے کہ آپ شہداء میں شامل ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کر رکھی تھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ان کی نیت کے مطابق ان کا اجر طے کر دیا ہے تم لوگ ”شہادت“ کس چیز کو سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ راہ خدا میں مارے جانے کو نبی ﷺ نے فرمایا کہ راہ خدا میں مارے جانے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں چنانچہ طاعون میں مرنے والا شہید ہے، سمندر میں غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے، عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے، اور حالت نفاس میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

(۲۴۱۵۵) حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَرْثَةَ الْحَنَفِيُّ أَبُو مَرْثَةَ حَدَّثَنَا نَيْفَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ الْعُبَيْدِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي الْوُفْدِ الَّذِي أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا كُنْتُ مَعَ أَبِي قَالَ فَتَهَاظَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ الَّتِي سَمِعْتُمُ الدُّبَاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ وَالْمَرْقَاتِ

(۲۳۱۵۵) حضرت عبد اللہ بن جابر عبدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفد عبد القیس میں بھی شامل تھا، میرا تعلق اس قبیلے سے نہیں تھا بلکہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ آیا تھا، نبی ﷺ نے انہیں ان برتنوں میں کچھ بھی پینے سے منع فرمایا تھا جن کے متعلق تم سن چکے ہو یعنی دب، حنتم، نقیر اور مرقت۔

حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ كَافِرٌ فَخَيَّرَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ مِنْهُمَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۳۵۲، النسائي: ۶/۸۵۰)]. [انظر: ۲۴۱۶۰].

(۲۳۱۵۶) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والدین ان کے متعلق اپنا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والدین میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا کافر نبی ﷺ نے کافر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما اور مسلمان کی طرف متوجہ ہو کر میرے متعلق فیصلہ اس حق میں کر دیا۔

(۲۴۱۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ أَبُو عَمْرٍو النَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُسَلِّمْ جَدَّتُهُ وَلَمْ يَنْهَاهُنَّ عَنْ ذَلِكَ فَخَيَّرَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا خَيْرٌ لَكُمَا الْفُلَامُ قَالَ وَاجْلَسِ الْآبَ إِلَى نَاحِيَةِ وَالْأُمِّ نَاحِيَةٍ فَخَيَّرَهُ فَانْطَلَقَ نَحْوَ أُمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِيهِ (۲۳۱۵۷) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا وہ بچہ ماں کی طرف چلنے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

(۲۴۱۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ بَسَانَ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أُمُّهُ أَنْ تُسَلِّمَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ قَاطِمٌ أَوْ شَبَّهُ وَقَالَ رَافِعُ ابْنَتِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا افْعَدِي نَاحِيَةً فَافْعَدِ الصَّيِّئَةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَأَلَتْ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَأَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَافْعَدَهَا [صححه الحاكم (۲/۲۰۶)].

(۲۳۱۵۸) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں

کیا تھا' دادا کی دادی سے ایک بیٹی تھی وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنی بیٹی کو اختیار دے دو' (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچی کو اختیار دے دیا' وہ بچی ماں کی طرف چلنے لگی تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچی کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آئی۔

(۲۴۱۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنبَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَفَرَةِ الْغُرَابِ وَعَنْ فُرْشَةِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ مَقَامَهُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُوطِنُ الْبُعِيرُ (۲۳۱۵۹) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز میں کونے کی طرح ٹھوکنیں مارنے سے اور ندوں کی طرح اپنے بازو بچھانے سے اور نماز کے لئے ایک ہی جگہ متعین کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

(۲۴۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَدَّهُ أَنَّهُ جَدُّهُ أَسْلَمَ وَابْنُ امْرَأَتِهِ أَنْ تُسَلِّمَ فَبَجَاءَ بِابْنِ لَهْ صَغِيرٍ لَمْ يَبْلُغْ قَالَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّابَ هَاهُنَا وَالْأُمَّ هَاهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَلَدَّهَبَ إِلَى أَبِيهِ [راجع: ۲۴۱۵۶]۔

(۲۳۱۶۰) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا' دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو' (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا' وہ بچہ ماں کی طرف چلنے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرُّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة: (۱۱۱۶)، وابن حبان (۱۵۶۳)، والحاكم (۲۷۵/۱)۔

قال الترمذی: واسناد هذا الحديث ليس بمتصل. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۲۶۷، ابن ماجه: ۱۱۵۴، الترمذی: ۴۲۲). قال شعيب: اسنادہ حسن لو لا انقطاعه].

(۲۳۱۶۱) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا وہ میں نے اب پڑھی ہیں اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔

(۲۴۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَخَا يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ فَأَخْبَرَهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

(۲۳۱۶۲) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا وہ میں نے اب پڑھی ہیں اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔

حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي الْحَبَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَوَامَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكَرَ أُمَيَّاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَنْفِئِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَضْمَتُونِي لِكُنِّي سَكْتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا شَتَمَنِي وَلَا ضَرَبَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۴۱۷۰، ۲۴۱۷۱، ۲۴۱۷۲]

(۲۳۱۶۳) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے

دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پٹا، بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۶۴) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّا قَوْمًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتَوْهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَنْتَكِرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ [صححه مسلم (۵۳۷)، وابن خزيمة (۸۵۹)، وابن حبان (۲۲۴۷)]. [انظر: ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۷۳].

(۲۳۱۶۳) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۶۵) قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَانِبِ فَأَطْلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ لِإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفٌ كَمَا يَأْسَفُونَ لِكُنْى صَكَّتُهَا صَكَّةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّمْتُ ذَلِكَ عَلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْطِفَهَا قَالَ انْتَبِي بِهَا فَاتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لَهَا آتِي اللَّهَ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أُعْطِفَهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ وَقَالَ مَرَّةً هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَأُعْطِفَهَا [انظر: ۲۴۱۶۹، ۲۴۱۷۴].

(۲۳۱۶۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیب کے قرب میری بکریاں چرا یا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑ یا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجہ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءُ كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتُوا

الْكُهَّانَ قَالَ وَكُنَّا نَنْظُرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدُقُكُمْ [راجع: ۱۰۷۴۸]

(۲۳۱۶۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَاتَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ وَكَانَ صَحَابِيًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَنْظُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدُقُكُمْ فَقُلْتُ وَكُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ وَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ [راجع: ۲۴۱۶۷]

(۲۳۱۶۷) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ بِثَلَاثَةِ أَحَادِيثَ حَفِظَهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَاءَ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَخْطُونَ قَالَ قَدْ كَانَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ لَمَنْ رَافَقَ خَطَهُ فَذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَنْظُرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصْدُقُكُمْ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتَوْهُمْ قَالَ فَهَذَا حَدِيثٌ [راجع: ۲۴۱۶۷]

(۲۳۱۶۸) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی اس طرح لکیریں کھینچتے تھے، سو جس کا خط اس کے موافق آجائے وہ صحیح ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۹) قَالَ وَكَانَتْ لِي غَنَمٌ فِيهَا جَارِيَةٌ لِي تَرْعَاهَا فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَارِيَةُ لَمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَوَجَدَتْ

الذُّنْبُ لَقَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بَشَاءٌ فَاسْتَفْتِ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ مِثْلَ مَا يَأْسِفُونَ وَإِنِّي صَكَّكْتُهَا صَكَّةً
قَالَ فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْطِفُهَا قَالَ ادْعُهَا
فَدَعَوْتُهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ لِي السَّمَاءُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعْفِفُهَا قَالَ

هَذَا حَدِيثَانِ حَدِيثَانِ [راجع: ۲۴۱۶۵]

(۲۴۱۶۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جواہیہ کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۰) قَالَ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَطَّسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ لِمَ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِإِبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَلكُلِّ أُمِّيَاءَ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَصَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَضْمَعُونِي سَكْتُ حَتَّى صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِي قَالَ قِيَابِي وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مَعْلَمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَمَا صَرَبْتَنِي وَلَا كَتَهَرْتَنِي وَلَا سَتَيْتَنِي وَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحَادِيثَ حَدَّثَنِيهَا [راجع: ۲۴۱۶۳]

(۲۴۱۷۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نماز یوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پٹا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَعْنَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ بِخَوَرِهِ فَرَادَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۴۱۷۱) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے..... البتہ اس میں یوں ہے کہ نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي هَلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَايَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكِلْ أُمَيَّاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَبَعَلُوا بَعْضُهُمْ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى الْفَخَّادِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يَصْهَرُونَ لِكُنْيِ سَكَّتْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ بِأَبِي هُوَ وَأَمَى مَا شَتَمَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۴۱۷۲) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا چپا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۳) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَمَنَا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَكُونُوا قَوْمٌ قُلْتُ وَمَنَا رِجَالٌ يَتَكَبَّرُونَ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصْلُدْنَاهُمْ قُلْتُ وَمَنَا رِجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ لَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ [راجع: ۲۳۱۶۴].

(۲۴۱۷۳) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شکون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۷۴) قَالَ وَبَيْنَمَا جَارِيَةٌ لِي تَرْعَى غَنِيَمَاتٍ لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَارِيَّةُ فَاطَلَعَتْ عَلَيْهَا اِطْلَاعَةً فَإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَافٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لِكُنْى صَكَّكْتُهَا صَكَّةً قَالَ فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْتُ أَلَا أُعْطِفُهَا قَالَ ابْعَثْ إِلَيْهَا قَالَ فَارْسَلْ إِلَيْهَا فَبَجَاءَ بِهَا فَقَالَ آيَنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْطِفُهَا لِأَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ [راجع: ۲۴۱۶۵]

(۲۳۱۷۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احداور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرا یا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسہ کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَهْبَاءَ كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَنْطَقِرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُهُ فِي نَفْسِكَ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِ [الْكُفَّانَ] - [راجع: ۱۵۷۴۸]

(۲۳۱۷۵) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَّا رَجُلٌ يَنْطَقِرُ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنْفُسِكُمْ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالُوا وَمِنَّا رَجُلٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا كُفَّانًا

(۲۳۱۷۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

حَدِيثُ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَالسُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ لِي بَيْنِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ إِن شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَمَرٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَبَعَهُ فَاَنْطَلَقَ مَعَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ عَلَى فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ أَتَيْنَ تُرِيدُ أَنْ أَصَلِّيَ فَأَشْرَفْتَ لَهَ حَيْثُ أُرِيدُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خُزَيْرٍ صَنَعَنَاهُ لَهُ قَالَ فَسَمِعَ أَهْلُ الْوَادِي يُعْنِي أَهْلُ الدَّارِ فَتَأَبَّأُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخُسَنِ وَرَبُّمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الدَّخُسَنِ فَقَالَ رَجُلٌ ذَاكَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا نَحْنُ قَتَرَى وَجْهَهُ وَحَدِيثُهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ قَالَيْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عُبَّانَ أَنْ أَسْأَلَهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ مَعْمَرٌ فَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهِذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَزَلْتُ فَرَانِصُ وَأُمُورٌ نَزَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَقْتَرُ فَلَا يَقْتَرُ [راجع: ۱۶۵۹۶]. [راجع: ۱۶۵۹۶].

(۲۳۱۷۷) حضرت عبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آنے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دھم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی

رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے، محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث جب میں نے ایک جماعت کے سامنے بیان کی جن میں ایوب بھی تھے، تو وہ کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہوگا، میں نے کہا کہ جس وقت میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں ان سے یہ سوال ضرور کروں گا، چنانچہ میں وہاں پہنچا تو وہ ناہینا ہو چکے تھے، اور اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے، میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اس طرح سادی جیسے پہلے سنا لی تھی، اور یہ بدری صحابی تھے۔

(۲۴۱۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَّانِ بْنِ مَالِكٍ فَلَقِيتُ عُثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ مَا حَدِيثُكَ بَلَّغْنِي عَنْكَ قَالَ فَحَدَّثَنِي قَالَ كَانَ فِي بَصْرَى بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ إِلَيَّ مِنْزِلِي تُصَلِّيَ فِيهِ فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ وَيَذْكُرُونَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا يَلْقَوْنَ مِنْهُمْ وَيُسَبِّحُونَ عِظَمَ ذَلِكَ إِلَى مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْنِ وَوَدُّوا أَنْ لَوْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَ شَرًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَتَطَعَمَهُ النَّارُ أَوْ تَمَسَّهُ النَّارُ [راجع: ۱۶۵۹۶]۔

(۲۴۱۷۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آنے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دُخَم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے

لا اله الا الله کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

(۲۴۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَدَغَرِ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خِزِيرٍ لَنَا صَنَعْنَاهُ لَهُ فَسَمِعَ بِهِ أَهْلُ الْوَادِي يَبْعِي أَهْلَ الدَّارِ فَقَالُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشَنِ قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ الدُّخَشَنِيُّ (۲۳۱۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۸۰) حَدَّثَنَا عُفْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَعْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ مَبْعَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ (۲۳۱۸۰) حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہو گئے۔

حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا [انظر: ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴]۔

(۲۳۱۸۱) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان منی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)۔

(۲۴۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتِ عَنْ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمَ الْفَدَا أَوْ مِنْ بَعْدِ الْفَدَا يَوْمَ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ [صححه ابن خزيمة (۲۹۶)، و ۲۹۷۸، و ۲۹۷۹]۔

والحاكم (۲۷۳/۵)۔ قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶، ابن ماجه: ۳۰۳۶ و ۳۰۳۷، الترمذی: ۹۵۴، و ۹۵۵)۔ [راجع: ۲۴۱۸۱]۔

(۲۳۱۸۲) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان منی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)۔

(۲۴۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتِ عَنْ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ

يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيُرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَجْرِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ [راج: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن ری کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دودن اکٹھے ری کر لیں)

(۲۴۱۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوا فَيُرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَدْعُوا يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُوا الْفَدَى [راجع: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن ری کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دودن اکٹھے ری کر لیں)

حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوداؤد مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۱۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاةً مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْمَازِنِيُّ (۲۴۱۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاةً مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَازِنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا قَالَ قَالَ إِنِّي لَأَتَّبِعُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِأَضْرِبَهُ إِذْ وَقَعَ رَأْسُهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ سَيْفِي فَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَهُ غَيْرِي

(۲۳۱۸۵-۲۳۱۸۶) حضرت ابوداؤد مازنی رضی اللہ عنہ ”جو غزوہ بدر کے شرکاء میں سے ہیں“ کہتے ہیں کہ میں قریش کے ایک آدمی کے پیچھے چلا تا کہ اس پر حملہ کروں، لیکن قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچتی اس کا سر خود ہی گر گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے کسی اور نے مجھ سے پہلے قتل کر دیا ہے۔

خامس عشر الانصار

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسَرِيحُ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ

بھی کرے گا اللہ اسے وہ ضرور عطا فرمائے گا، نبی ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دن کی آخری ساعت میں نے عرض کیا کہ کیا وہ نماز کی ساعت نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں؟ بندہ مسلم جب نماز پڑھ کر اسی جگہ پر بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو مُحَيَّةَ التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [قال الألبانی: ضعيف الاسناد (ابن ماجه: ۳۷۳۴). الترمذی: ۳۲۵۶].

(۲۴۱۹۰) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا میرا نام عبداللہ بن سلام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے۔

(۲۴۱۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُولُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ

(۲۴۱۹۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے دوران سفر کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا راہ خدا میں جہاد کرنا اور حج مبرور پھر نبی ﷺ نے وادی میں سے کسی کو یہ نداء کرتے ہوئے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اس کی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔

(۲۴۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيمَنْ انْجَفَلَ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ

بَوَّجَهُ كَذَّابٌ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا النَّاسُ
نِيَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ [صححه الحاكم (۱۵۹/۴)۔ وقد صححه الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه):

[۱۳۳۴ و ۳۲۵۱، الترمذی: ۲۴۸۵]۔

(۲۳۱۹۳-۲۳۱۹۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے میں بھی ان میں شامل ہو گیا میں نے جب نبی ﷺ کے روئے انور کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور وہ سب سے پہلا کلام جو میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ یہ تھا کہ سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جس وقت لوگ سو رہے ہوں تم نماز پڑھو اس طرح سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۴۱۹۴) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيُ وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّيُ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ [راجع: ۱۰۳۰۸]۔

(۲۳۱۹۳) ابوالسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے..... پھر رادی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي حَدِيثِي وَحَدِيثُ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ كَذَّبَ كَعْبٌ هُوَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَأَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ قَالَ لَا يُؤَافِقُ مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ انْتَظَرَ صَلَاةً فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَذَلِكَ [راجع: ۱۰۳۰۸]۔

(۲۳۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا،..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں عبداللہ بن سلام کی جان ہے، میں وہ گھڑی جانتا ہوں، میں نے ان سے کہا کہ اے عبداللہ! مجھے بھی اس کے متعلق بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہوتی ہے، میں نے کہا کہ دوران نماز تو وہ کسی شخص کو نہیں مل سکتی (کیونکہ اس وقت نوافل ممنوع ہوتے ہیں) انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز پڑھنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر وہ یہی ہے۔

(۲۴۱۹۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ آثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَدَخَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَوْحَزَ فِيهَا فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَمَّا خَرَجَ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ الْقَوْمَ لَمَّا دَخَلْتُ قَبْلُ الْمَسْجِدِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَحْذَرُكَ لِمَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ لَدَكْرَمِنْ خَضِرَتِهَا وَسَعَتِهَا وَسَطُهَا عَمُودٌ حَدِيدٌ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي اصْعَدْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَجَانَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ هُوَ الْوَصِيفُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِنْ خَلْفِي فَقَالَ اصْعَدْ عَلَيْهِ فَصَعِدْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ بِالْعُرْوَةِ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنِّي لَفِي يَدَيْ قَالَ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الرُّوضَةُ فَالرُّوضَةُ الْإِسْلَامُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَعَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى أَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صححه البخاری (۳۸۱۳)، ومسلم (۲۴۸۴)]۔

(۲۳۱۹۶) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر درود کہیں پڑھیں لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا حتیٰ کہ وہ آدمی اسے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا جب وہ

مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس اس طرح کہا تھا 'اس نے کہا سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو' اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سرازیرین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا ستون اسلام کا تھا اور وہ رسی مضبوط رسی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے قیس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۴۱۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَذَاكُرْنَا أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ مِنَّا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَجَمَعَنَا فَقَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ السُّورَةَ يَعْنِي سُورَةَ الصَّفِّ كُلُّهَا [صححه ابن حبان (۴۵۹۴)، والحاكم (۶۹/۲)، قال الألباني: صحيح الاسناد (الترمذی: ۳۳۰۹): [انظر بعده].

(۲۴۱۹۷) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون آدی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور ہمارے سامنے سورہ صف مکمل تلاوت فرمائی۔

(۲۴۱۹۸) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ ابْنَ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ حَدَّثَهُ [راجع ما قبله].

(۲۴۱۹۹) أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَذَاكُرْنَا فَبَيْنَا قُلْنَا أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ وَهِيَ أَنْ يَقُومَ مِنَّا أَحَدٌ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا حَتَّى جَمَعَنَا فَجَعَلَ بَعْضُنَا يُشِيرُ إِلَى بَعْضٍ فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ السُّورَةَ يَعْنِي سُورَةَ الصَّفِّ كُلُّهَا [صححه ابن حبان (۴۵۹۴)، والحاكم (۶۹/۲)، قال الألباني: صحيح الاسناد (الترمذی: ۳۳۰۹): [انظر بعده].

مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَّهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَّهَا عَلَيْنَا عَطَاءُ بْنُ یَسَّارٍ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ یَحْیٰ فَتَلَّهَا عَلَيْنَا هَلَالٌ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ فَتَلَّهَا عَلَيْنَا یَحْیٰ مِنْ أَوْلَیْهَا إِلَى آخِرِهَا

(۲۳۱۹۸-۲۳۱۹۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور ہمارے سامنے سورہ صف مکمل تلاوت فرمائی، تلاوت کا یہ سلسلہ تمام راویوں نے اپنے شاگروں تک جاری رکھا۔

(۲۴۲۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّمًا عَلَى عَصَا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ الْجَنَّةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا رَأَيْتُ كَانَ رَجُلًا آتَانِي فَقَالَ انْطَلِقْ فَلَذَبْتُ مَعَهُ فَسَلَّكَ بِي مِنْهَا عَظِيمًا فَعَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْلُكَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي فَسَلَّكَ حَتَّى اتَّهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَيْهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَا أَتَمَاسِكُ فَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَيْهِ حَلَقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُودُ بِرِجْلِهِ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا أَمَّا الْمُنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمُحْشَرُ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَلَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَمِينِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الرَّائِقُ لَمَنْزِلِ الشَّهَدَاءِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ قَالَ فَإِنَّا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صححه

مسلم (۲۴۸۸۴)، وابن حبان (۷۱۶۶۶)، والحاكم (۴۱۴/۳)۔

(۲۳۲۰۰) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر دو رکعتیں پڑھیں لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص الہی جنت میں سے ہے جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو گیا میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا جب وہ مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس طرح

کہا تھا اس نے کہا سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سرا زمین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا ستون اسلام کا تھا اور وہ رسی مضبوط رسی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے قیاس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۴۴۲:۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَكَانَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ وَأَحَدُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَنْظُرُ كَعْبٌ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَنْظُرُ سَاعَةً فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَعْبٌ أَتَدْرِي أَيُّ يَوْمٍ هُوَ قُلْتُ وَآيُ يَوْمٍ هُوَ قَالَ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ تَقْوَمُ السَّاعَةُ وَالْخَلَائِقُ فِيهِ مُصِيبَةٌ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنَّةَ وَالْإِنْسَ خَشِيَةَ الْقِيَامَةِ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بِقَوْلِ كَعْبٍ فَقَالَ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ إِلَى قَوْلِي فَقَالَ أَتَدْرِي أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قُلْتُ لَا وَتَهَالِكْتُ عَلَيْهِ أَخْبَرَنِي أَخْبَرَنِي فَقَالَ هِيَ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ قُلْتُ كَيْفَ وَلَا صَلَاةَ قَالَ أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ [راجع: ۱۰۳۰۸]

(۲۳۲۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا راستے میں میری ملاقات کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، انہوں نے مجھے تورات کی باتیں اور میں نے انہیں نبی ﷺ کی باتیں سنا کر شروع کر دیں، اسی دوران میں نے ان سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، جس میں حضرت آدم رضی اللہ عنہ کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت سے اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور زمین پر رخصتے والا ہر جانور جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت

خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ کہیں آج ہی قیامت قائم نہ ہو جائے، سوائے جن وائس کے، اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جو اگر کسی نماز پڑھتے ہوئے بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ اس میں اللہ سے کچھ بھی مانگ لے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ ہر سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے، میں نے کہا کہ نہیں، ہر جمعہ میں ہوتا ہے، اس پر کعب نے تورات کو کھول کر پڑھا پھر کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، میں نے کہا کہ پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا کہ نہیں، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ گھڑی کون سی ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں تو ہلاک ہو گیا، آپ مجھے بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ عصر اور مغرب کے درمیان ہوتی ہے، میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس وقت کوئی نماز نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ انسان اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَالِثَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲،۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْعَقَبَةَ فَلَا يَأْخُذُهَا أَحَدٌ قَبْلِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُودُهُ حُدَيْفَةُ وَيَسُوقُ بِهِ عَمَّارٌ إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَفِّمُونَ عَلَى الرَّوَاحِلِ غَشَوْا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَمَّارٌ يَضْرِبُ وَجْهَ الرَّوَاحِلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُدَيْفَةَ قَدْ قَدْ حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَرَجَعَ عَمَّارٌ فَقَالَ يَا عَمَّارُ هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ عَائِمَةَ الرَّوَاحِلِ وَالْقَوْمَ مُتَلَفِّمُونَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا آرَادُوا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ آرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْرَحُوهُ قَالَ فَسَأَلَ عَمَّارٌ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ كَمْ تَعْلَمُ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ فَقَالَ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةً عَشَرَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً قَالُوا وَاللَّهِ مَا سَمِعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا آرَادَ الْقَوْمُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَشْهَدُ أَنَّ الْإِنْسِي عَشَرَ الْبَاقِينَ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ الْوَلِيدُ وَذَكَرَ أَبُو الطُّفَيْلِ فِي بَلَدِكَ

الْفُرُوزَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّ فِي الْمَاءِ قَلَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَادِيًا فَقَادَى أَنْ لَا يَرِدَ الْمَاءُ أَحَدًا قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رَهْطًا قَدْ وَرَدُوهُ قَبْلَهُ فَلَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ

(۲۳۲۰۲) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں منادی کو حکم دیا: اس نے یہ اعلان کر دیا کہ نبی ﷺ نے گھائی کا راستہ اختیار کیا ہے، اس راستے پر کوئی نہ جائے، نبی ﷺ کے آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور پیچھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے کہ اچانک کچھ سوار یوں پر ڈھانٹا باندھے ہوئے لوگوں کا ایک گروہ سامنے آ گیا جنہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ پیچھے تھے وہ ان سوار یوں کے چہروں پر مارنے لگے، نبی ﷺ نے خطرے کا احساس ہوتے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سواری روکنے کے لئے کہا اور نیچے اتر آئے، پھر نبی ﷺ اس گھائی سے اترنے لگے، اسی دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ بھی واپس آ گئے۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا عمار! کیا تم ان لوگوں کو پہچان سکے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اکثر سوار یوں کو تو میں نے پہچان لیا ہے، لیکن لوگوں نے اپنے چہروں پر ڈھانٹا باندھا ہوا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں ان کا ارادہ معلوم ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ نبی ﷺ کو لے جائیں اور اوپر سے نیچے دھکیل دیں۔

پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ایک صحابی کو سخت ست کہا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس گھائی میں کتنے آدمی تھے؟ اس نے کہا جودہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو وہ پندرہ ہوتے ہیں، جن میں سے تین کو نبی ﷺ نے معذور قرار دیا تھا جن کا کہنا یہ تھا کہ بخدا! ہم نے نبی ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی تھی، اور ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ان لوگوں کا کیا ارادہ تھا؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ بارہ آدمی جو باقی بچے وہ دُغوی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن دونوں موقعوں پر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہیں۔

دلید کہتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے اسی غزوے کے متعلق بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے ”جب پانی کی قلت کا علم ہوا تو“ لوگوں سے فرما دیا تھا اور منادی نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ نبی ﷺ سے پہلے کوئی شخص پانی پر نہ جائے، لیکن نبی ﷺ جب وہاں پہنچے تو کچھ لوگوں کو وہاں موجود پایا، جو ان سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے، اس دن نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۴۲۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَالٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الطُّفَيْلِ فَوَجَدْتُهُ طَيَّبَ النَّفْسِ فَقُلْتُ لَأَعْتَمِنَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ النَّفَرُ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِهِمْ مَنْ هُمْ فَهَمَّ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مَهْ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا مَرَّتَيْنِ

(۲۳۲۰۶) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! سائل نے پوچھا کہ کیا بات بھی کی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ میں نے فلاں جگہ جاتے ہوئے دیکھا تھا اس وقت ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہ تھے نبی ﷺ ایک کشادہ مکان پر پہنچے اور دروازہ کھلوا یا جب دروازہ کھلا تو نبی ﷺ اندر داخل ہو گئے میں بھی ان کے ساتھ ہی اندر چلا گیا وہاں گھر کے درمیان میں ایک چادر تھی نبی ﷺ نے فرمایا یہ چادر اٹھاؤ صحابہ رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھائی تو اس کے نیچے سے ایک کانٹا نکلا نبی ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! کھڑا ہو جا وہ لڑکا کھڑا ہو گیا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا اے لڑکے! کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس لڑکے نے کہا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ دو مرتبہ یہی سوال جواب ہوئے پھر نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۴۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا الْجُعْفِيُّ قَالَ كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي الطُّفَيْلِ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي قَالَ قُلْتُ وَرَأَيْتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ صِفَتُهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصِدًا [صححه مسلم (۲۳۴۰)]

(۲۳۲۰۷) جریری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ وہ کہنے لگے اب نبی ﷺ کی زیارت کرنے والا میرے علاوہ کوئی شخص باقی نہیں بچا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا حلیہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا رنگ گورا خوبصورت اور جسم معتدل تھا۔

(۲۴۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ النُّمَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْبَرِهِ [صححه مسلم (۱۲۷۵)]

وابن خزيمة (۲۷۸۳) [E]

(۲۳۲۰۸) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے اس وقت میں بالکل نوجوان تھا نبی ﷺ اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

(۲۴۲۰۹) حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ لِي أَبُو الطُّفَيْلِ أَذْرَكْتُ ثَمَانَ سِنِينَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدْتُ عَامَ أُحُدٍ

(۲۳۲۰۹) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ کے آٹھ سال پائے ہیں اور میں غزوہ احد کے سال پیدا ہوا تھا

(۲۴۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ وَذَكَرَ بَنَاءَ الْكُعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَهَدَمْتُهَا قُرَيْشٌ وَجَعَلُوا يَبْنُونَهَا بِحِجَارَةِ الْوَادِي تَحْمِلُهَا قُرَيْشٌ عَلَى رِقَابِهَا فَرَفَعُوهَا فِي السَّمَاءِ عَشْرِينَ ذِرَاعًا فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حِجَارَةَ مِنْ أَجْيَادٍ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ فَصَاقَتْ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ فَذَهَبَ يَضَعُ النَّمِرَةَ عَلَى عَاتِقِهِ فَبَرَى عَوْرَتَهُ مِنْ صِغَرِ النَّمِرَةِ فَنَوْدَى يَا مُحَمَّدُ خَمْرُ عَوْرَتِكَ فَلَمْ يَرَى عُرْبَانًا بَعْدَ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۲۰۴].

(۲۴۲۱۰) حضرت ابوالطفیلؓ سے (زمانہ جاہلیت میں بناء کعبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) مروی ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی تو قریش نے پہلے اسے مکمل منہدم کیا اور وادی کے پتھروں سے اس کی تعمیر شروع کر دی (لوگ وہ پتھر اٹھا اٹھا کر لارہے تھے جن میں نبی ﷺ بھی شامل تھے) (قریش نے اسے بیس گز لمبا رکھا تھا) نبی ﷺ نے ایک اونچی چادر پہن رکھی تھی لیکن پتھر اٹھانے کے دوران اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس چادر کو اپنے کندھے پر ڈال لیا اسی وقت کسی نے پکار کر کہا کہ اپنا ستر چھپائیے چنانچہ نبی ﷺ نے پتھر پھینکا اور اپنی چادر اوڑھ لی۔ (ﷺ)

(۲۴۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا وَرَدَّتْ عَلَيَّ وَغَنَمٌ سُودٌ وَغَنَمٌ عُقْرٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَتَزَعَّ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَأَرَوَى الْوَادِيَةَ فَلَمْ أَرْ عُقْرًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّودَ الْعَرَبُ وَأَنَّ الْعُقْرَ الْعَجَمُ

(۲۴۲۱۱) حضرت ابوالطفیلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں ایک علاقے میں ہوں اور میرے پاس کچھ سیاہ اور کچھ سفید بکریاں آئی ہیں تھوڑی دیر بعد ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے جن میں کچھ کمزوری تھی اللہ انہیں معاف کر دے پھر عمرؓ آئے اور وہ ان کے ہاتھ میں ڈول بن گیا اور انہوں نے حوض بھر دیا اور آنے والوں کو سیراب کر دیا میں نے عمر سے زیادہ اچھا ڈول کھینچنے والا کوئی عبقری آدمی نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب ہیں اور سفید بکریوں سے مراد اہل عجم ہیں۔

(۲۴۲۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ [انظر: ۲۴۲۱۶].

(۲۴۲۱۲) حضرت ابوالطفیلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

(۲۴۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَرُّوا عَلَيْهِ السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزَهُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبْعِضُ هَذَا فِي اللَّهِ فَقَالَ أَهْلُ الْمَجْلِسِ بَنَسَ وَاللَّهِ مَا قُلْتَ أَمَا وَاللَّهِ لَنُسَبِّتَنَّ قُمْ يَا فَلَانُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَخْبِرَهُ

قَالَ قَادَرَكُمُ رَسُولُهُمْ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ فَلَانٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَرَدُوا السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزْتَهُمْ أَذْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فَلَانًا قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبَيْضُ هَذَا الرَّجُلَ فِي اللَّهِ قَادَعُهُ فَسَلُّهُ عَلَيَّ مَا يَبْغِضُنِي فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَأَعْتَرَفَ بِذَلِكَ وَقَالَ قَدْ قُلْتُ لَكَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ تَبْغِضُهُ قَالَ أَنَا جَارُهُ وَأَنَا بِهِ خَائِرٌ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُصَلِّي صَلَاةً قَطُّ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ الَّتِي يُصَلِّيهَا الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ الرَّجُلُ سَلُّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُ أَخْرَئَهَا عَنْ وَفَئِهَا أَوْ آسَأْتُ الْوُضُوءَ لَهَا أَوْ آسَأْتُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فِيهَا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا نُمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يَصُومُ قَطُّ إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ الَّذِي يَصُومُهُ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُ أَفْطَرْتُ فِيهِ أَوْ انْتَقَصْتُ مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نُمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُعْطَى سَائِلًا قَطُّ وَلَا رَأَيْتُهُ يَنْفِقُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا فِي شَيْءٍ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ إِلَّا هَذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِي يُؤَدِّيها الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ فَسَلُّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كَتَمْتُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئًا قَطُّ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهَا طَالِبًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ أَفْرَى لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۳۲۱۳) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا اس نے انہیں سلام کیا لوگوں نے اس کے سلام کا جواب دیا جب وہ آدمی آگے بڑھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ بخدا! میں اللہ کی راہ میں اس سے بغض رکھتا ہوں اہل مجلس نے اس سے کہا کہ تم نے بہت بری بات کی ہے بخدا! ہم اسے یہ بات ضرور بتائیں گے پھر ایک آدمی سے کہا کہ اے فلاں! کھڑا ہو اور جا کر اسے یہ بات بتادے چنانچہ قاصد نے اسے جالیا اور یہ بات بتادی وہ آدمی وہاں سے پلٹ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں کی ایک مجلس پر میرا گذر ہوا میں نے انہیں سلام کیا ان میں فلاں آدمی بھی تھا ان سب نے میرے سلام کا جواب دیا جب میں آگے بڑھ گیا تو ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فلاں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ میں اس سے بغض فی اللہ رکھتا ہوں آپ اسے بلا کر پوچھئے کہ وہ مجھ سے کس بنا پر بغض رکھتا ہے؟

نبی ﷺ نے اسے بلایا اور اس بات کے متعلق دریافت فرمایا اس نے اپنی بات کا اعتراف کر لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اس سے بغض کیوں رکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس کا پڑوسی ہوں اور اس کے حالات سے باخبر ہوں بخدا! میں نے اسے اس فرض نماز جو نیک اور بد سب ہی پڑھتے ہیں کے علاوہ کبھی کوئی نماز نہیں پڑھتے ہوئے دیکھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا اس نے مجھے کبھی بھی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے

ہوئے دیکھا ہے؟ وضو غلط کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا رکوع و سجود میں کبھی غلطی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں، پھر کہنے لگا میں نے اسے کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس مہینے کے جس کا روزہ نیک اور بد سب ہی رکھتے ہیں اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا کبھی اس نے مجھے اس مہینے میں کسی دن روزے کا ناغہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے اس کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں۔

پھر اس نے کہا کہ بخدا میں نے اسے کبھی کسی سائل کو کچھ دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے اسے اپنے مال میں سے راہ خدا میں کچھ خرچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس زکوٰۃ کے جو نیک اور بد سب ہی ادا کرتے ہیں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا میں نے زکوٰۃ کا مال چھپایا ہے؟ یا اسے طلب کرنے والے کو کم دیا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے اس معترض سے فرمایا کہ اٹھ جاؤ میں نہیں جانتا شاید یہی تم سے بہتر ہو۔

(۲۶۳۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَهُمْ يَذْكُرُونَ أَبَا الطُّفَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَلَّغْنِي أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ حِفْظِهِ وَقَالَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ حَدَّثَ بِهِ ابْنُهُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ فَأَحْسِبُهُ وَهُمْ وَالصَّحِيحُ رَوَايَةُ يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

(۲۳۲۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی ہے۔

(۲۶۳۱۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَجُلًا وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بَشِيرَةً وَجْهَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرَكَّةِ قَالَ فَتَبَتُ شَعْرَةً فِي جَبْهَتِهِ كَهَيْئَةِ الْقُرْسِ وَشَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحْبَبَهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ عَنْ جَبْهَتِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ وَحَبَسَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ قَالَ فَلَدَخْنَا عَلَيْهِ فَوَعظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهَتِكَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدَ فِي جَبْهَتِهِ وَكَتَبَ

(۲۳۲۱۵) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوت میں ایک آدمی کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا وہ شخص اپنے بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی پتا پتا اس بچے کی پیشانی پر کمان کی طرح ایک بال آگ آیا وہ لڑکا جوان ہو گیا جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج سے محبت رکھنے لگا جس کی نحوست یہ ہوئی کہ اس کی پیشانی کا وہ بال جھڑ گیا اس کے باپ نے اسے پکڑ کر اسے پاؤں میں بیڑی ڈال کر بند کر دیا تاکہ وہ خوارج کے ساتھ ہی جانہ ملے ایک دن ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے سمجھایا اور بہت ساری باتوں کے علاوہ اس سے یہ بھی کہا کہ تم یہ نہیں دیکھ رہے کہ نبی ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جھڑ گئی ہے ہم اسے مسلسل سمجھاتے رہے حتیٰ کہ وہ ان کی

رائے سے باز آ گیا اور کچھ عرصے بعد اللہ نے اس کی پیشانی پر دوبارہ وہ بال اگادیا اور اس نے توبہ کر لی۔

(۲۴۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الطُّفَيْلِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فَلَانًا مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ [راجع: ۲۴۲۱۲]۔

(۲۳۲۱۲) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعَ

إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً أُمَّ سَلَمَةَ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ ظَنُرِي قَالَ فَمَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ

مَا فَعَلْتَ الْعَجَابَةَ أَوْ الْجَوْبِرِيَّةَ قَالَ قُلْتُ عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِئْتُ مَا جِئْتُ قَالَ قُلْتُ تَعْلَمُنِي مَا أَقُولُ عِنْدَ

مَنَامِي فَقَالَ اقْرَأْ عِنْدَ مَنَامِكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَلِنْهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [انظر:

[۲۴۲۶۶، ۲۴۲۶۷]۔

(۲۳۲۱۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا

کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے

مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آتا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ

آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری

آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۱۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ

الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ آيُنْ تُرِيدُ قَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

هَاهُنَا وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى حَيْثُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ قَالَ مَا يُخْرِجُكَ إِلَيْهِ أَيْتِجَارَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَرَدْتُ الصَّلَاةَ

فِيهِ قَالَ فَالصَّلَاةَ هَاهُنَا وَأَوْ مَا إِلَى مَكَّةَ بِيَدِهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ [سقط من الميمينية

والحديث أخرجه الحاكم ۳/ ۵۰۴، والطبرانی في الكبير (۹۰۷)۔

(۲۳۲۱۸) حضرت ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی ﷺ کو سلام کیا، نبی ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ادھر کا ارادہ ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کس مقصد کے لئے جا رہے ہو تجارت کے لئے؟ میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ وہاں نماز پڑھنے کے ارادے سے، نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں ایک نماز پڑھنا وہاں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۴۲۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [سقط من الميمنية].
(۲۳۲۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حدیث بدیل بن ورقاء الخزاعی رضی اللہ عنہ

حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنُ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنِي مَوْلَى لَالٍ عُمَرُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ عَنْ جَدِّتِهِ حَبِيبَةَ بِنْتِ شُرَيْقٍ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ أَبِيهَا إِذَا بُدِّلَ بَنُ وَرْقَاءَ عَلَى الْعَصْبَاءِ رَاحِلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَحِّلُهَا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُفِطِرْ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۲۰) حبیبہ بنت شریق کہتی ہیں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ اچانک حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کی عشاء نامی اونٹنی پر سوار آتے نظر آئے، وہ منادی کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے آج (دس ذی الحجہ کو) روزہ رکھا ہو اُسے اسے اپنا روزہ ختم کر لینا چاہیے کیونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

حدیث جبلة بن حارثة الكلبي رضی اللہ عنہ

حضرت جبلة بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَبَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُوا أُعْطِيَ سِلَاحُهُ عَلَيْهِ أَوْ أَسَامَةٌ [سقط من الميمنية والحديث أخرجه الطبراني (۲۱۹۴)].

(۲۳۲۲۱) حضرت جبلة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی جہاد میں شرکت نہ فرماتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَزْدِ أَنَا لِثَمِيهِمْ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْعَدَاءِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا صِيَامٌ قَالَ أَصُمْتُمْ أَمْسَ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَتَصُومُونَ غَدًا قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَافْطِرُوا قَالَ فَافْكُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ يُرِيدُونَ أَنَّهُ لَا يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [سقط من الميمية].

(۲۴۳۳۳) حضرت جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ ازد کے سات آدمیوں کے ساتھ ”جن میں آٹھواں میں تھا“ جمعہ کے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آؤ ناشتہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم روزے سے ہیں نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا نہیں نبی ﷺ نے پوچھا کیا آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا نہیں نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم اپنا روزہ ختم کر دو چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے پھر جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے پانی کا برتن مٹکوا دیا اور برسر منبر لوگوں کے سامنے اسے نوش فرمایا۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ أَوْ جَبَلَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن جبلہ یا جبلہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۳۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْأَمِي قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [سقط من الميمية والحديث أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۰)].

(۲۴۳۳۵) حضرت حارث بن جبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۳۶) وَحَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ جَبَلَةُ وَلَمْ يَشْكُ [سقط من الميمية].

(٢٤٢٢٥) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْمَدِينِ جَبَلَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْكَلْبِيُّ قَالَ عَلِيُّ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ أَبِي الْوَزِيرِ وَحَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَلِيٍّ قَبْلَ أَنْ يُنْتَحَنَ بِالْقُرْآنِ [سقط من الميمينية].

(٢٣٢٢٣-٢٣٢٢٥) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ میرے والد صاحب نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ حدیث مسئلہ غلط قرآن میں آزمائش سے پہلے بیان کی تھی۔

مُسْنَدُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(٢٤٢٢٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قُلْنَا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوُتْرُ لِيَمَانٍ بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [صححه الحاكم ١ (٣٠٦/٣)]. قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: صحيح دون (هي خير..... النعم (ابو داود: ١٤١٨، الترمذی: ٤٥٢). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ٢٤٢٢٧، ٢٤٢٢٨]. [سقط من الميمينية].

(٢٣٢٢٦) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(٢٤٢٢٧) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهَا اللَّهُ لَكُمْ لِيَمَانٍ بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ٢٤٢٢٦]. [سقط من الميمينية].

(٢٣٢٢٤) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(٢٤٢٢٨) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْقُرَشِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ اللَّيْلَةَ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوُتْرُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ۲۴۲۲۶]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۲۸) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ بَكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ أَخْبَرَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَاءَهُ مِنْ أَخِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ إِشْرَافٍ وَلَا مَسْأَلَةٍ فَلْيُقْبَلْهُ وَلَا يَزِدْهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَأَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ [صححه ابن حبان (۳۴۰۴ و ۵۱۰۸)، والحاكم (۶۲/۲)، قال شعيب: صحيح]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۹) حضرت خالد بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو بن مالکے اور بن متوجہ ہوئے اپنے بھائی سے کوئی اچھائی پہنچے تو اسے قبول کر لینا چاہئے، اسے رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا رزق ہے جو اللہ نے اس کے پاس بھیجا ہے۔

مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه

حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۴۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثٍ قَالَ نَعَمْ وَكَانَ يَقْرَأُهُ حَتَّى تَوَلَّى [سقط من الميمنية والحديث أخرجه الطبرانی (۵۴۸۱)].

(۲۳۲۳۰) حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں تین دن میں قرآن پڑھ لیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! چنانچہ وفات تک ان کا یہی معمول رہا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۳۳۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَجَدْتُ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي رَجُلًا أَضْرِبُهُ بِسَيْفِي قَالَ أَى بَيْتِنِ ابْنِ مَنْ السَّيْفِ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشَّهَدَاءُ قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَى بَيْتِنِ ابْنِ مَنْ السَّيْفِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشَّهَدَاءُ أَيَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَذَا سَيِّدُكُمْ اسْتَغْفِرُكَ الْغَيْبَةُ حَتَّى خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا غَيُورٌ وَمَا طَلَّقَ امْرَأَةً قَطُّ قَدِيرًا أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِغَيْرِهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ غَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي قَالَ رَجُلِي وَعَلَى أَى شَيْءٍ يَغَارُ اللَّهُ قَالَ عَلَى رَجُلٍ مُجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُخَالِفُ إِلَى أَهْلِهِ [سقط من الميمينية].

(۲۴۳۳۱) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پیٹ پر کسی اجنبی کو سوار دیکھوں تو کیا اس پر اپنی تلوار سے حملہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے پہلے تو فرمایا کہ تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے لیکن پھر اپنی اس بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ اور گواہ اے گروہ انصار! تمہارے سردار پر غیرت کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے خلاف کرتے ہیں۔

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سعد بہت غیور آدمی ہیں حتیٰ کہ اگر انہوں نے کسی عورت کو طلاق دی ہو تو ان کی غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص اس عورت سے نکاح نہیں کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا سعد تو غیور ہیں لیکن میں ان سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے، ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ کس چیز پر غیرت کھاتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی پر جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور پیٹھ پھیر کر اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آ جائے۔

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا وَرُوَيْجِلٍ ضَعِيفٍ سَقِيمٍ مُخَدَّجٍ فَلَمْ يَرَعْ الْحَيُّ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أُمَةٍ مِّنْ إِمَائِهِمْ يُعْجَبُ بِهَا قَالَ فَلَدَّكَ ذَلِكَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الرُّوَيْجِلُ مُسْلِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرِبُوهُ حَدَّهٖ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَضْعَفُ

مِنْ ذَلِكَ وَلَوْ ضَرَبْنَاهُ مِثْلَ قَتْلَانِهِ فَقَالَ خُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِثْلُ شِمْرَاخٍ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ
فَفَعَلُوا [سقط من الميمية والحديث أخرجه ابن ماجه (٢٥٧٤) والنسائي في الكبرى (٧٣٠٩) والطبراني (٥٥٢١)]
(٢٣٢٣٢) حضرت سعيد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق تھا اور انتہائی کمزور
تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباثت“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان،
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر سوٹھنیوں کا ایک
کچھا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(٢٤٣٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَتُرَانِ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ١٦٣٩٨]، [سقط من الميمية].
(٢٣٢٣٣) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔
(٢٤٣٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَمْنَعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً حَاجَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ١٦٣٩٧]، [سقط من الميمية].
(٢٣٢٣٣) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو
وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تور پر ہی ہو۔

(٢٤٣٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ فَطَارِقَ بَيْنَهُمَا فَتَوَشَّحَ
بِهِ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ١٦٣٩٤]، [سقط من الميمية].

(٢٣٢٣٥) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے
اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو
دو کپڑے میسر ہیں؟

(٢٤٣٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا وَتُرَانِ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ١٦٤٠٥]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا وَلَوْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ۱۶۳۹۷]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَتْرَانٍ لِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۴۰۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۸) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا خَضَعَتِ الْعَصْرُ حَلَّ إِزَارَهُ فَطَارِقَ بَنٍ مِلْحَفَتِهِ وَإِزَارَهُ ثُمَّ تَوَشَّحَ بِهِمَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَانْصَرَفَ قَالَ آيْنُ يَعْنِي آيْنُ هَذَا السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ أَوْ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۳۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا إِذَا مَسَّ ذِكْرُهُ قَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْكَ أَوْ مِنْ جَسَدِكَ [راجع: ۱۶۳۹۵]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۴۰) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وضو کرے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرمگاہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

(۲۴۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْفَجْرُ بِالْأَبْيَضِ وَالْمَغْرِبُ وَالْأَحْمَرُ [راجع: ۱۶۴۰۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۴۱) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح صادق وہ نہیں ہوتی جو افق میں لہائی کی صورت پھیلتی ہے، بلکہ وہ سرخی ہوتی ہے جو چوڑائی کی صورت میں پھیلتی ہے۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَاذِمٌ حَدَّثَنِي هُوْدَةُ بْنُ قَيْسٍ ابْنِ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ [انظر: ۲۴۲۴۵].

(۲۳۲۳۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَاذِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ وَسِرَاجُ بْنُ عَقْبَةَ أَنَّ عَمَّةَ قَيْسِ بْنِ طَلْحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ طَلْحُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَّوَّهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ بَارِئَهُمْ بَيْعَةً وَاسْتَوْهَبُوهُ مِنْ طَهْوَرِهِ فَضَلَّهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّضَ ثُمَّ صَبَّ فِي إِذَاوَةٍ وَقَالَ اذْهَبُوا بِهَذَا الْمَاءِ فَإِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ فَامْكُثُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا مِنْ هَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا نَخْرُجُ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ السَّمُومِ وَالْحَرِّ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ قَالَ فَمَكُثُوا مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيرٌ رَطْبٌ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى بَلَّغْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بَيْعَتَنَا وَنَضَحْنَا مَكَانَهَا بِذَلِكَ الْمَاءِ وَاتَّخِذْنَا هَا مَسْجِدًا [راجع: ۱۶۴۰۲]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۳) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ وفد کی صورت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، واپسی کے وقت نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک برتن لے کر آیا، نبی ﷺ نے اس میں سے پانی لیا اور تین مرتبہ اسی پانی میں کلی کر دی، پھر اس برتن کا منہ باندھ دیا، اور فرمایا اس برتن کو لے جاؤ اور اس کا پانی اپنی قوم کی مسجد میں چھڑک دینا، اور انہیں حکم دینا کہ اپنا سر بلند رکھیں کہ اللہ نے انہیں رفعت عطاء فرمائی ہے، میں نے عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافی طویل فاصلہ ہے، اس برتن کا پانی ہمارے علاقے تک پہنچنے تک ہو جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا جب خشک ہونے لگے تو اس میں حزیہ پانی ملا لینا پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور اپنے شہر پہنچ کر اپنا گرجا توڑا، اس جگہ پر وہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنائی۔

(۲۴۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَاذِمٌ حَدَّثَنَا سِرَاجُ بْنُ عَقْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَقْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ طَلْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَاهُ طَلْحُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ بَيَّتُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ قَرَّبُوا لِي مَائِي مِنَ الطَّيْنِ فَإِنَّهُ أَحْسَنُكُمْ لَهْ مَسًّا وَأَشَدُّكُمْ مَنَكِبًا [سقط من الميمينية والحديث أخرجه الطبرانی (۸۲۴۲)].

(۲۳۲۳۴) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے تھے کہ گارا اس یما کی قریب کر دو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے

زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يُمْتَحَنَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنِي هُوَذَةُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَيْسٍ بْنُ طَلْحٍ عَنْ جَدِّهِ طَلْحٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ [راجع: ۲۴۲۴۲]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۵) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطُ يَدِهِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ حَدَّثَنِي مُلَازِمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرِ عَنْ قَيْسٍ بْنِ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْحٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَدَغْتَنِي عَقْرَبٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَانِي وَمَسَحَهَا [راجع: ۱۶۴۰۷]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا، نبی ﷺ نے مجھ پر دم کیا اور ہاتھ پھیرا۔

(۲۴۲۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِمْسَى بْنُ خُنَيْمٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ طَلْحٍ الْحَنَفِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّصَلِّي أَحَدُنَا فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ نَوْدَى بِالصَّلَاةِ قَالَ طَارِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَوْبَيْنِ فَصَلَّى فِيهِمَا [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۲۴۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَتَنَوَّنُونَ الْمَسْجِدَ قَالَ لَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْجِبْهُ عَمَلُهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْمِسْحَةَ فَخَلَطْتُ بِهَا الطِّينَ فَكَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ أَخَذَنِي الْمِسْحَةَ وَعَمَلِي فَقَالَ دَعُوا الْحَنَفِيَّ وَالطِّينَ فَإِنَّهُ أَضْيَطُّكُمْ لِلطِّينِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے تھے کہ گارا اس یمامی کے قریب کرو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگاتا ہے اور تم سے زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرِو السَّحْمِيُّ حَدَّثَنَا سِرَاجُ بْنُ عَقْبَةَ عَنْ عَمِّيهِ خَلْدَةَ بِنْتِ طَلْحٍ

قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْحٌ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَبَجَاءَ صُحَّارُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا مِنْ إِمَارِنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ لَا تَشْرَبُهُ وَلَا تَمْنِيهِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ فَوَالَّذِي يُحْلِفُ بِهِ لَا يَشْرَبُهُ رَجُلٌ ابْتِغَاءً لِدَةِ سُكْرِهِ فَمُسْقِيهِ اللَّهِ الْحُمْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران قبیلہ عبد القیس کے ”صحار“ نامی آدمی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے علاقے میں پھلوں سے جو شراب بناتے ہیں اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا حتیٰ کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ نشر آور چیزوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ تم خود بھی اسے نہ پینا اور اپنے کسی مسلمان بھائی کو بھی نہ پلانا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ جو آدمی بھی اس کے نشے سے لذت حاصل کرنے کے لئے اسے پیتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن اپنی پاکیزہ شراب نہ پلائے گا۔

حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ الْيَمَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن طلحہ یامامی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عِيسَى بْنِ حَقَّانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَمَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَسْتَاهِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [صححه ابن حبان (۲۲۳۷)]. وقد حسنه الترمذی، قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۲۰۰ و ۱۰۰۵، الترمذی: ۱۱۶۴ و ۱۱۶۶). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۴۲۵۱، ۲۴۲۵۲، ۲۴۲۵۳]. [راجع مسند علی بن ابی طالب: ۶۵۵]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۰) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِيسَى بْنِ حَقَّانٍ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَنَكُونُ مِنْ أَحَدِنَا الرُّوْبَعَةُ

وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ فَلَمَّا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۳۲۵۰]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۵۱) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ حِطَّانَ يَحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ لَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [سقط من الميمينية]۔
(۲۳۲۵۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَوْتِيَ النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۴۲۵۰]، [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۵۳) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

مُسْنَدُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ كَتَابَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ حَزْمٍ شَهِدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۵۴) شُرَحْبِيل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے کہ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ شہادت دیتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں مدی سے قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زَيْدُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِذَا عَمَرُوا وَإِنَّمَا عُمَارَةُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَكِيٌّ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ انْزِلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا

تُوذِي صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيكَ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۵۵) حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ (یا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اتر دو صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

مُسْنَدُ عَمْرِو بْنِ حَزْمِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجَدَامِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ الْخَضْرَمِيِّ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ [انظر: ۲۴۲۵۷]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۵۶) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اتر دو صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ انْزِلْ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زَيْدُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِمَامًا عَمَرُوهُ وَإِمَامًا عَمَارَةُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ [راجع: ۲۴۲۵۶]، [سقط من الميمية]، [راجع: ۲۴۲۵۶].

(۲۳۲۵۷) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اتر دو صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ عَرَضْتُ أَوْ قَالَ عَرَضْتُ رُقِيَّةَ النَّهْشَةِ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۳۵۱۹)]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۵۸) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور شخص نے سانپ کے ڈسے کا منتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی۔

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْقَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنِيَّةُ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۷۹۳۱]

(۲۳۲۵۹) محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ النَّضَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ [قال الألبانی: صحيح بما قبله (الترمذی: ۹۵/۴) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۶۰) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھا کرو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَهَا اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۵۸۶۸]

(۲۳۲۶۱) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے، تا آنکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں گے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرَةَ وَيُقَالُ عُمَيْرُ الْأَسَدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن عُمیرہ (عُمیر) اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ مَالِكَ بْنَ عُمَيْرِ الْأَسَدِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ عُمَيْرَةَ يَقُولُ قَدِمْتُ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَرَى مِنِّي رَجُلٌ سَرَاوِيلَ فَأَرْجِعَ لِي [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۹۲۰۹]

(۲۳۲۶۲) حضرت ابو صفوان بن عُمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ہجرت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت چمکتی ہوئی تول کر دی۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدَّلِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْفِقَارِيِّ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الدَّلِيلِيَّ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ مِنْ فَاتِنَةٍ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْرُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۳۷/۱ و ۲۳۸)]. قال شعيب: صحيح مرفوعاً. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۶۳) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۳۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَهَاشِمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتِنَةُ الصَّلَاةِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ مَا هَذِهِ قَالَ الْعَصْرُ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ لَا أَدرى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَمَّا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتِنَةُ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ [راجع: ۲۴۰۴۲]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۶۳) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۳۶۵) حَدَّثَنَا قَزَازَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدَّلِيلِيَّ مِثْلَ حَدِيثِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ فَاتِنَةٍ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ هَلْ لَكَ لِي رَبِيبَةً لَنَا فَكَفَلَهَا قَالَ أَرَاهَا زَيْنَبُ ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا فَعَلْتَ الْجَارِيَةَ قَالَ تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِئِي مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لَتُعَلِّمَنِي شَيْئاً أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْامِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتَمِهَا فَإِنَّا بِرَأَةِ مِنَ الشُّرْكِ [صححه ابن حبان (۷۹۰، ۵۵۲۶)، قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۰۵۵، الترمذی: ۳۴۰۳). قال شعيب: حسن على اختلاف في اسناده]. [راجع: ۲۴۲۱۷]، [سقط من الميمنية].

(۲۴۳۶۶) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آتا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ ظَنُوراً لَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَجِئِي مَا جِئْتُ قَالَ جِئْتُ لَتُعَلِّمَنِي شَيْئاً أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْامِي قَالَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عِنْدَ مَنْامِكَ فَإِنَّا بِرَأَةِ مِنَ الشُّرْكِ [راجع: ۲۴۲۱۷]، [سقط من الميمنية].

(۲۴۳۶۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آتا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اقْرَأْ عِنْدَ مَنْامِكَ فَإِنَّا بِرَأَةِ مِنَ الشُّرْكِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر ما بعده]، [سقط من الميمنية].

(۲۴۳۶۸) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو

اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرَّةِ الْأَشْجَعِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اقْرَأْ عِنْدَ مَنَامِكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [راجع ما قبله] [سقط من الميمية].

(۲۴۳۹) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

مُسْنَدُ الْوَارِعِ وَقِيلَ الزَّارِعِ بْنِ عَامِرٍ الْعَبْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت وازع یا زارع بن عامر عبدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ هِنْدَ بِنْتَ الْوَارِعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ الْوَارِعَ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَشْجُ الْمُنْدِرُ بْنُ عَائِدٍ أَوْ عَائِدُ بْنُ الْمُنْدِرِ وَمَعَهُمْ رَجُلٌ مُصَابٌ فَانْتَهَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبُّوا مِنْ رَوَاجِلِهِمْ قَامُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلُوا يَدَهُ ثُمَّ نَزَلَ الْأَشْجُ فَقَعَلَ رَاحِلَتَهُ وَأَخْرَجَ عَيْتَهُ فَفَتَحَهَا فَأَخْرَجَ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ مِنْ بَاطِنِهِمَا ثُمَّ أَتَى رَوَاجِلَهُمْ فَقَعَلَهَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَشْجُ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَاءَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا تَخَلَّفْتُهِمَا أَوْ جَبَلْنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ الْوَارِعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مَعِيَ خَالًا لِي مُصَابًا فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ أَتَيْنَ هُوَ آتَيْنِي بِهِ قَالَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْأَشْجُ الْبُسْتَةُ ثَوْبَيْنِ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَ مِنْ وَرَائِهِ يَرْفَعُهُمَا حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ إِبْطِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بَطْنَهُ فَقَالَ أَخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ قَوْلِي وَجْهَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ بِنَظَرِ رَجُلٍ صَحِيحٍ [إسناده ضعيف].

قال الألباني: حسن (ابو داود: ۵۲۲۵). [سقط من الميمية].

(۲۴۳۷) حضرت وازع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور اشج (منذر بن عائد یا عائد بن منذر) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ دوسرے لوگوں میں ایک بیمار آدمی بھی تھا وہ لوگ جب نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو انہیں دیکھتے ہی اپنی سواریوں سے چھٹائیں لگائیں اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے لگے جبکہ اشج نے اتر کر پہلے اپنی سواری کو رسی سے باندھا اپنا سامان نکال کر اسے کھولا اس میں سے دو سفید کپڑے نکال کر انہیں زیب بدن کیا اور لوگوں کی سواریوں کو بھی رسی سے باندھا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے اشج! تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں بردباری اور دقار انہوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! میری یہ دونوں عادتیں مصنوعی ہیں یا اللہ نے فطری طور پر مجھ میں رکھ دی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے فطری طور پر تمہارے اندر انہیں رکھ دیا ہے انہوں نے یہ سن کر کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے فطری طور پر ایسی خوبیاں عطا فرمائیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔

پھر وازع نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے ماموں بھی آئے ہیں لیکن وہ بیمار رہتے ہیں آپ ان کے لئے اللہ سے دعاء کر دیجئے نبی ﷺ نے فرمایا وہ کہاں ہیں؟ انہیں میرے پاس لاؤ چنانچہ میں نے اسی طرح کیا جیسے اشج نے کیا تھا کہ انہیں صاف ستھرے کپڑے پہنائے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا نبی ﷺ نے انہیں پیچھے سے پکڑ کر ان کے ہاتھ اتنے بلند کئے کہ ہم ان کی بغل کی سفیدی دیکھنے لگے پھر نبی ﷺ نے ان کی پشت پر ایک ضرب لگا کر فرمایا اے دشمن خدا! نکل جا اس نے جب چہرہ پھیر کر دیکھا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست آدمی کی طرح دیکھ رہا تھا۔

مُسْنَدُ أَبِي أُمَامَةَ الْخَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ خارثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ أَحَدِ ابْنَيْ خَارِثَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْتَطَعُ رَجُلٌ حَقَّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ كَانَ سِوَاكَ مِنْ أَرَاكِ [راجع: ۲۲۰۹۴]، [سقط من الميمية].

(۲۴۲۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک سواک ہی ہو۔

(۲۴۲۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ [راجع: ۲۲۰۹۴]، [سقط من الميمية].

(۲۴۲۷۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۷۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

الْجَنَّةَ وَأَوْجِبَ لَهُ النَّارَ قَالُوا وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ قُضِيَ مِنْ أَرَاكِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۹۴].

[سقط من الميمينية].

(۲۳۲۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۴۲۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِدَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ [قال الألباني: صحيح (ابن ملحة: ۴۱۱۸، ابو داود: ۴۱۶۱)]. قال شعيب: اسنادہ حسن.

(۲۳۲۷۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا فطری سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعَثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَى أَبِي جُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَأَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي عَامًا أَوْ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا خَيْرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۱۷۶۸۱]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۷۵) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۴۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أُرْسِلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَى أَبِي جُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَأَنْ يَقُومَ فِي مَقَامِهِ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَلَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۷۶۸۱]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۷۶) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۴۳۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَعِصِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بَنِي جَمَلٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَحْصَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ [راجع: ۱۷۶۸۲]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۷۷) عمیرؓ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسارؓ جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، حضرت ابو جہم بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ، ہجر جمل کی طرف سے آرہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی سے ملاقات ہو گئی، اس نے سلام کیا لیکن نبی ﷺ نے جواب نہیں دیا، بلکہ ایک دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور چہرے اور ہاتھوں پر اس سے حتم کیا اور پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۷۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ ثُمَّ أَتَى بِكُرْسِيِّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَرَاهُ رَأَى خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا [راجع: ۲۱۰۳۳]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر آپ کے پاس اپنے دین کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہے جو اپنے دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا، نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہو گئے، ایک کرسی لائی گئی اور نبی ﷺ اس پر بیٹھ گئے، اور مجھے وہ باتیں سکھانے

لگے جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، پھر اپنے خطبے کی طرف آئے اور اسے مکمل کیا۔

(۲۴۲۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخُطُّبُ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۱۰۳۳] [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو زہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۲۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِالنَّبَاةِ أَوْ بِالْبَنَاةِ مِنَ الطَّائِفِ يَوْشِكُ أَنْ

تَعْلَمُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَوْ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ

قَاتِلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالنَّاءِ الْحَسَنِ وَالنَّاءِ الشَّيْءِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ

[سقط من الميمينية].

(۲۴۲۸۰) ابوبکر بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو زمانہ نبوت میں طائف میں یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے لوگو! عنقریب تم اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھوں اور بروں میں امتیاز کر سکو گے، ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ!

وہ کیسے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی اچھی اور بری تعریف کے ذریعے کیونکہ تم لوگ ایک دوسرے کے متعلق زمین میں اللہ کے

گواہ ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ

عبد اللہ بن کعب بن مالک کی اپنے چچا سے روایت

(۲۴۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ كَعْبَ بْنَ

الْأَشْرَفِ كَانَ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ

إِلَى خَمْسَةِ نَفَرٍ فَأَتَوْهُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَوَيْهِ فِي الْعَوَالِي فَلَمَّا رَأَاهُمْ دَعَا مِنْهُمْ قَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا

إِلَيْكَ لِحَاجَةٍ فَقَالَ فَلْيَدْنُ إِلَيَّ بَعْضُكُمْ فَلْيَحْدِثْنِي بِحَاجَتِهِ قَدْ نَا مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا جِئْنَاكَ لِنَبِّعَكَ أَذْرَعَانَا

قَالَ وَاللَّهِ إِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ جَهِدْتُمْ مِنْذُ نَزَلَ هَذَا الرَّجُلُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ أَوْ قَالَ بِكُمْ فَوَاعِدُوهُ أَنْ يَأْتُوهُ بَعْدَ

هَذِهِ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَبَاوُوهُ فَنَقَامَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا جَاءَكَ هَؤُلَاءِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَشَيْءٍ مِمَّا تُحِبُّ

قَالَ إِنَّهُمْ قَدْ حَدَّثُونِي بِحَاجَتِهِمْ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُمْ اعْتَنَقَهُ أَبُو عُبَيْسٍ وَعَلَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ بِالسَّيْفِ وَطَعَنَهُ

فِي خَاصَرَتِهِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا أَصْبَحَتِ الْيَهُودُ غَدَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قُتِلَ سَيِّدُنَا غِيلَةَ
فَدَكَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَنْجُوهُ فِي أَشْعَارِهِ وَمَا كَانَ يُؤْذِيهِ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَكُتَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابًا قَالَ لَكَآنَ ذَلِكَ الْكِتَابُ مَعَ عَلِيٍّ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۱) عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت ہے کہ کعب بن اشرفؓ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کے اشعار کہا کرتا تھا
نبی ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم دیا کہ اس کی طرف پانچ آدمیوں کی ایک جماعت بھیجیں وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے
وہ مقام ”عوالی“ میں اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا انہیں دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور ان سے کہنے لگا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے
بتایا کہ ہم تمہارے پاس ایک ضرورت سے آئے ہیں کعب نے کہا کہ پھر تم میں سے ایک آدمی میرے قریب آ جائے اور اپنی
ضرورت بیان کرے چنانچہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی زرہیں بیچنے کے لئے آئے ہیں اس نے کہا
واقعی تم یہ تک کرنے پر مجبور ہو گئے جب سے یہ آدمی تمہارے پاس آیا ہے تم اس وقت سے مشقت میں پڑ گئے ہو بہر کیف
انہوں نے اس سے یہ طے کر لیا کہ وہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد اس کے پاس آئیں گے۔

چنانچہ رات ہونے پر جب وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے تو کعب ان سے ملنے کے لئے نکلا اس کی بیوی نے اس سے کہا
کہ یہ لوگ اس وقت کوئی اچھا ارادہ لے کر نہیں آئے کعب نے کہا کہ انہوں نے میرے سامنے اپنی ضرورت بیان کر دی تھی
جب وہ ان کے قریب پہنچا تو ابوعبسؓ نے اس کو گردن سے پکڑا اور محمد بن مسلمہؓ اس پر تلوار لے کر چڑھ گئے اور اس کی
کوکھ میں نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا صبح ہوئی تو یہودی لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو
دھوکے سے کسی نے قتل کر دیا ہے نبی ﷺ نے انہیں وہ تمام اشعار یاد دلوائے جن سے وہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور
نبی ﷺ کو ایذا دیتا تھا پھر نبی ﷺ نے انہیں دعوت دی کہ اپنے اور ان کے درمیان ایک معاہدہ لکھ لیں راوی کہتے ہیں کہ وہ
دستاویز حضرت علیؓ کے پاس تھی۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحَقِيقِ بِخَيْبَرَ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۲) ابن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب خیبر کی طرف ابن ابی الحقیق کے پاس ایک دستہ روانہ فرمایا
تو اسے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

(۲۴۲۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ فَدَكَرَ نَحْوَهُ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

سادس عشر الانصار

مُسْنَدُ الثَّلَبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْعَنْبَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثلب بن ثعلبہ انبروی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَدَّاءَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ ابْنِ الثَّلَبِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يَضْمَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي كَذَّابٌ غُنْدَرُ ابْنِ الثَّلَبِ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ الثَّلَبِ وَكَانَ شُعْبَةُ فِي لِسَانِهِ شَيْءٌ يَعْنِي لَفْعَةً وَلَعَلَّ غُنْدَرًا لَمْ يَفْهَمْ عَنْهُ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۳) حضرت ثلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام میں اپنی ملکیت کا حصہ آزاد کر دیا تو نبی ﷺ نے اسے دوسرا حصہ آزاد کرانے کا ضامن نہیں بنایا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۶۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِيخَةٌ وَاللَّهِ أَعْلَمُ [راجع: ۱۸۰۹۷]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۵) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گاوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

مُسْنَدُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ الْمُطَّلِبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ أَمْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ هُوَ مَا أَرَدْتُ [صححه الحاكم ((المستدرک)) (۱۹۹/۲) قال الترمذی: لا

نعرفه إلا من هذا الوجه وقال البخاری: فيه اضطراب قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۲۲۰۸، الترمذی: ۱۱۷۷، ابن

[ماحة: ۲۰۵۱]۔ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۶) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ”طلاق البتہ“ دے دی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ انہوں نے عرض کیا ایک طلاق دینے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھا کر کہو انہوں نے قسم کھا کر کہا (کہ میرا یہی ارادہ تھا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نیت کے مطابق طلاق ہوئی۔

(۲۴۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ جَرِيرٍ بِهِ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت جارود رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَدْمِيِّ عَنْ الْجَارُودِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّفْقَةُ نَجَدُهَا قَالَ أَنْشَدَهَا وَلَا تَكْتُمُ وَلَا تَغِيبُ فَإِنْ وَجَدْتَ رَبَّهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ [راجع: ۲۱۰۳۴، ۲۱۰۳۵، ۲۱۰۳۷، ۲۱۰۳۸، ۲۱۰۳۹، ۲۱۰۴۰، ۲۱۰۴۱] [سقط من الميمينية]۔

[من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۸) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور آدمی نے بارگاہ نبوت میں اور گشہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائے تو اس کا اعلان کرو، اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو، اگر کوئی اس کی شناخت کر لے تو اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ [سقط من الميمينية]۔

(۲۳۲۸۹) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کی گشہ چیز آگ کی لپٹ ہوتی ہے اس کے قریب بھی نہ جانا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الصَّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت صحاح بن قیس فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۰) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ الصَّحَّاحَ بْنَ قَيْسٍ كَتَبَ إِلَى قَيْسِ بْنِ الْهَيْثَمِ حِينَ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَفِتْنًا كَقِطْعِ الدُّخَانِ يَمُوتُ فِيهَا قَلْبٌ

الرَّجُلِ كَمَا يَمُوتُ بَدَنُهُ يَصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ فِيمَا أَقْوَامُ خَلَقَهُمْ وَدِينَهُمْ بَعْضُ مِنْ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَإِنْ يَزِيدَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ قَدْ مَاتَ وَأَنْتُمْ إِخْوَتُنَا وَأَشِقَاؤُنَا فَلَا تَسْبِقُونَا بِشَيْءٍ حَتَّى نَخْتَارَ لَأَنْفُسِنَا [راجع: ۱۵۸۴۵]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۹۰) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب یزید کا انتقال ہوا تو حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ نے قیس بن ہشام کے نام خط میں لکھا سلام علیک، اما بعد! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے فتنے اس طرح آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ککڑے ہوتے ہیں، کچھ فتنے ایسے ہوں گے جو دھوکے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، ان فتنوں میں انسان کے جسم کی طرح اس کا دل بھی مر جائے گا، انسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اسی طرح شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، لوگ اپنے اخلاق اور دین کو دنیا کے تھوڑے سے ساز و سامان کے بدلے بیچ دیا کریں گے۔

اور یزید بن معاویہ فوت ہو گیا ہے، تم لوگ ہمارے بھائی اور ہمارے سگے ہو، اس لئے تم ہم پر سبقت لے جا کر کسی حکمران کو منتخب نہ کر لینا، یہاں تک کہ ہم خود اپنے لیے کسی کو منتخب کر لیں۔

مُسْنَدُ عَلْقَمَةَ بْنِ رِمَّةَ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علقمہ بن رمثہ بلوی رحمہ اللہ کی حدیث

(۲۴۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ رِمَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا قَالَ فَتَدَا كَرْنَا كُلٌّ مَنِ اسْمُهُ عُمَرُو قَالَ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا قَالَ ثُمَّ نَعَسَ الثَّالِثَةُ فَاسْتَيْقِظَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ عُمَرُو هَذَا قَالَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْنَا وَمَا شَأْنُهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا نَدَبْتُ النَّاسَ إِلَى الصَّدَقَةِ جَاءَ فَأَجْزَلَ مِنْهَا فَأَقُولُ يَا عُمَرُو أَنْتَ لَكَ هَذَا قَالَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَصَدَقَ عُمَرُو إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ زُهَيْرُ بْنُ قَيْسٍ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا لَزَمَنَ هَذَا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا حَتَّى أَمُوتَ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۹۱) حضرت علقمہ بن رمثہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رحمہ اللہ کو بحرین کی طرف بھیجا پھر خود ایک دستہ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے دوران سفر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی، پھر ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو یہ سن کر ہم لوگ عمرو نام کے تمام افراد کو ذہن میں لانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ اونگھ آئی۔ پھر

ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر ہم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ عمرو کون ہے؟ فرمایا عمرو بن عاص، ہم نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بھی لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا تھا وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ عمرو! یہ کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتے کہ اللہ کی طرف سے اور عمرو نے سچ کہا، کیونکہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

زہیر بن قیس کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے سوچ لیا کہ مرتے دم تک اس شخص کے ساتھ رہوں گا جس کے حوالے سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن شیبان حنفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ شَيْبَانَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

(۲۴۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عِمْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَرَدًّا خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَّفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْصَرَفَ الرَّجُلُ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ لَهُ اسْتَغْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلَاةَ لِمَنْ رَدَّ خَلْفَ الصَّفِّ [راجع: ۱۶۴۰۶]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۳) حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے، تو نبی ﷺ ٹھہر گئے، جب وہ آدمی بھی نماز سے فارغ ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی نماز از سر نو پڑھو، کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہوئے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۴۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّقَرِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَاهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي رُكُوعِهِ وَفِي سُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۳) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے

درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبِ النَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن تغلب نمری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۳۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى نَاسًا وَمَنَعَ نَاسًا قَبْلَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ نَاسًا وَتَرَكْتُ نَاسًا فَعَتَبُوا عَلَيَّ وَإِنِّي لَأُعْطِي الْعَطَاءَ الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا أُعْطِيهِمْ لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْهَلَعِ وَالْجَزَعِ وَأَمْنَعُ قَوْمًا لِمَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ عَمْرُو قَمَا يَسُرُّنِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرُ النَّعَمِ [راجع: ۲۰۹۴۸]، [سقط من الميمية].

(۲۴۳۹۵) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس کوئی چیز آئی، نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وہ دے دی اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیا، بعد میں نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو نبی ﷺ نے چھوڑ دیا ہے، وہ کچھ خفا ہیں اور باتیں کر رہے ہیں، تو نبی منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ جسے چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، میں کچھ لوگوں کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دل بے صبری اور بخل سے لبریز ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور خیر کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہوئی ہے، ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے، میں اس وقت نبی ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا، مجھے پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں۔

(۲۴۳۹۶) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْضُضَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَيَظْهَرَ الْقَلَمُ وَتَفْشُوَ التَّجَارَةُ قَالَ قَالَ عَمْرُو فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسَّعُ الْبَيْعَ لَيَقُولُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ وَيُلْتَمَسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ وَلَا يَوْجَدُ [سقط من الميمية]. [صححه الحاكم (۷/۲۷۷). قال الألباني: صحيح (النسائي: ۷/۲۴۴)].

(۲۴۳۹۶) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا علامات قیامت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مال و دولت خوب پھیل اور بڑھ جائے گا، قلم کا ظہور ہوگا، اور تجارت خوب وسیع ہو جائے گی، عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی خرید و فروخت کرے گا تو کہے گا کہ پہلے میں بنو فلال کے تاجروں سے مشورہ کر لوں، اور ایک بڑے محلے میں کاتب کو تلاش کیا جائے گا لیکن وہ نہیں ملے گا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۹۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ الْأَعْدَنُّ قَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ الْأَعْدَنُّ فَقَالَ النَّالِئَةُ فَقُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ حِمَيْرٍ [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۹۷) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سیٹھے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا: تمہیں مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حمیر سے۔

(۲۴۲۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مُرَّةَ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ فَقُلْتُ فَقَالَ الْأَعْدَنُّ فَقَالَ النَّالِئَةُ فَقُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ مَعَشَرَ قُضَاعَةَ مِنْ حِمَيْرٍ قَالَ عَمْرُو فَكُنْتُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ عَشْرِينَ سَنَةً [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۹۸) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سیٹھے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا: تمہیں مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حمیر سے۔

(۲۴۲۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ وَأَذَيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَنَصَبَ إِبْصَعِيهِ مَا لَمْ يَعْقُ وَالِدَايِهِ [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۹۹) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بات

کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پانچویں نمازیں پڑھتا ہوں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان اعمال پر ثابت قدم رہے ہوئے فوت ہوگا وہ قیامت کے دن انبیاء کرام ﷺ صدیقین رضی اللہ عنہم اور شہداء رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس طرح ہوگا یہ کہہ کر نبی ﷺ نے اپنی انگلی کو کھڑا کر کے اشارہ کیا تا وقتیکہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

(۲۴۳۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ عَنْ ذِي الْخَلَّةِ وَالْحَاجَةِ وَالْمُسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَّتِهِ وَمُسْكِنَتِهِ [راجع: ۱۸۱۹۶] [سقط من الميمية].

(۲۴۳۰۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاویہ! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو حکمران یا والی ضرورت مندوں، فقیروں اور مسکینوں کے سامنے اپنے دروازے بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات، اور فقر و مسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، (چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا)۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں

(۲۴۳۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي رَأْفَعًا بَطْنُ كَفَّيْهِ [سقط من الميمية].

(۲۴۳۰۱) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے تھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۴۳۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ أَرْعَى بِذَاتِ الْجَنَشِ فَأَصَابَتْنِي خَصَاصَةٌ فَلَمْ أَكْرُثْ ذَلِكَ لِبَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكُنِي عَلَى حَائِطِ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَطَعْتُ مِنْهُ أَقْنَاءَ فَاخَذُونِي فَلَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَّتِي فَأَعْطَانِي قِنْوًا وَاحِدًا وَرَدَّ سَائِرَهُ إِلَيَّ أَهْلِي [سقط من الميمية].

(۲۴۳۰۲) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے

قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی بھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گذرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے ایک خوشہ دے کر باقی اس کے مالک کو لوٹا دیا۔

(۲۶۲.۲) حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَهُ لَحْمًا قَالَ فَجَاءَ مُسْكِينٌ فَأُطْعِمْتُهُ مِنْهُ قَالَ فَقَلِمَ بِي فَضَرَبَنِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ أَطْعَمَ طَعَامِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمْ سَقَطَ مِنَ الْمِمْبَةِ].

(۲۳۳۰۳) حضرت عیمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے میرے آقا نے گوشت کے ٹکڑے بنانے کا حکم دیا، اسی دوران ایک مسکین آیا، تو میں نے اس میں سے کچھ کھانے کے لئے اسے بھی دے دیا، آقا کو معلوم ہوا تو اس نے مجھے مارا، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ اس نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانے کسی کو اٹھا کر دے دیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا اجر تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ قُرُوَّةَ بْنِ مُسَيْبٍ الْغَطَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۲.۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ قُرُوَّةَ بْنِ مُسَيْبٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهْتُ يَوْمَكُمْ وَيَوْمِي هُمَذَانٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَاءَ الْأَهْلِ وَالْعَشِيرَةِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ خَيْرٌ لِمَنْ اتَّقَى مِنْكُمْ سَقَطَ مِنَ الْمِمْبَةِ].

(۲۳۳۰۴) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اپنے دونوں دن اور ہمدان کے دن ناپسند سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ! گھر اور خاندان والے ہی برباد ہوتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے تقی ہو۔

(۲۶۲.۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ قُرُوَّةَ بْنِ مُسَيْبٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ سَبَا أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَهُ عَشْرَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَشَاءُ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَكَيْفَ سَبَا فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مَوَ

فَقُلْتُ وَلَكُمْ وَعَسَانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَيْمَنُوا فَلَا أَرُودُ وَكَئِذْ مَدَحَجَ وَحَمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خُثْعَمٌ وَبَجِيلَةٌ [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۰۵) حضرت فروہ بن سیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو ایک آدمی کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ! سب اسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، عسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے اذد کندہ مدح، حمیر، اشعرین اور انمار ہیں، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کہ خثعم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۲۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ مُسَبِّكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُ بِمُقْبِلِ قَوْمِي مُدْبِرَهُمْ قَالَ نَعَمْ لَقَاتِلِ بِمُقْبِلِ قَوْمِكَ مُدْبِرَهُمْ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لَا تَقَاتِلَهُمْ حَتَّى تَذْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ سَبَا أَوْادٍ هُوَ أَجْبَلُ هُوَ قَالَ لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ وَلَدَهُ عَشْرَةٌ لَتِيَامَنَ سِتَّةً وَتَشَاءُ مَ أَرْبَعَةٌ تِيَامَنَ الْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحَمِيرٌ وَكَئِذْ مَدَحَجَ وَأَنْمَارٌ الَّذِينَ يَقَالُ مِنْهُمْ بَجِيلَةٌ وَخُثْعَمٌ وَتَشَاءُ مَ لَكُمْ وَجَذَامٌ وَعَامِلَةٌ وَعَسَانُ [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۰۶) حضرت فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں جب میں پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتانہ دینا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب اسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، عسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے اذد کندہ مدح، حمیر، اشعرین اور انمار ہیں، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کہ خثعم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۲۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ قُرُوءَةَ بِنِ مُسَبِّكٍ الْعُطَيْفِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَذْبَرَ مِنْ قَوْمِي بَيْنَ أَقْبَلِ مِنْهُمْ قَالَ بَلَى ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذِنَ لِي فِي قَاتِلِهِمْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي سَبَا مَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُطَفِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ مَنْزِلِي فَوَجَدَنِي قَدْ سِرْتُ فَرُدِدْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ قَاعِدًا وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ قَالَ فَقَالَ بَلْ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَجَابَ فَأَقْبِلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِ حَتَّى تَحْدِثَ إِلَيَّ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبِّ أَرْضِ هِي أَوْ امْرَأَةٍ قَالَ لَيْسَتْ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَكْمَنَ مِنْهُمْ سِتَّةً وَتَشْتَأَمُ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً فَأَمَّا الَّذِينَ تَشْتَأَمُ مَوْلَاهُمْ وَجَدَامُ وَعَسَّانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تِيَامَنُوا فَلَا زُدَّ وَكِنْدَةُ وَجَحْمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ وَمَذْحَجٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارُ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشَعُمْ وَبَجِيلَةٌ [سقط من الميمية].

(۲۳۳۰۷) حضرت فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں پھر میرے ذہن میں ایک اور بات آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل سبا ان سے زیادہ طاقتور اور سخت لوگ ہیں نبی ﷺ نے مجھے ان سے قتال کرنے کی اجازت دے دی جب میں نبی ﷺ کے پاس سے نکلوا تو اللہ تعالیٰ نے اہل سبا کے متعلق جو نازل فرمانا تھا وہ نازل فرمایا نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس غطفی کا کیا بنا؟ اور میرے گھر ایک قاصد کو بھیج دیا اسے پتہ چلا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں تو وہ مجھے راستے سے واپس بلا کر لے آیا۔

جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتاندینا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، نخم، عسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد کندہ، مذج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ مُسَبِّكٍ الْغُطَفِيُّ ثُمَّ الْمَرَادِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَّكَرَ مَعْنَاهُ [سقط من الميمية]

(۲۳۳۰۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حدیث المقدار بن الاسود رضی اللہ عنہ

حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يَلْعَبُ أَهْلَهُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْمُدَى مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ فَلَوْلَا أَنَّ ابْنَتَهُ تَحْيَى لَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَلْعَبُ أَهْلَهُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْمُدَى مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ قَالَ يَفْسِلُ فَرَجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [انظر، ۱۶۸۴۵].

(۲۳۳۰۹) حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھیلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ إِلَى عَلِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدٌ فَانْطَلَقَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ لِي يَا مِقْدَادُ جَرِّئِ الْبَنَاتِ بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَكُنْتُ أَجِزْتُهُ بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَاحْتَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَحَدَّثْتُ نَفْسِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى بَعْضَ الْأَنْصَارِ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ وَشَرِبَ حَتَّى رَوَى فَلَوْ شَرِبْتُ نَصِيهَهُ فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُمْتُ إِلَى نَصِيهِهِ فَشَرِبْتُهُ ثُمَّ غَطَيْتُ الْقَدَحَ فَلَمَّا قَرَعْتُ أَخَذَنِي مَا قَدَّمَ وَمَا حَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِعًا وَلَا يَجِدُ شَيْئًا فَتَسَجَّيْتُ وَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُ الْيَقْظَانَ وَلَا يُوْقِظُ النَّائِمَ ثُمَّ أَتَى الْقَدَحَ فَكَشَفَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْنِي مِنْ طَعْمِي وَاسْقِنِي مِنْ سَقَائِي وَاعْتَمِمْ الدَّعْوَةَ فَقُمْتُ إِلَى الشَّفْرَةِ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ الْأَعْنُرَ فَجَعَلْتُ أَحْنَسُهَا أَيُّهَا أَسْمَنُ فَلَا تَمُرْ يَدَيَّ عَلَى ضَرْعٍ وَاحِدَةٍ إِلَّا وَجَدْتُهَا حَافِلًا فَحَلَبْتُ حَتَّى مَلَأْتُ الْقَدَحَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ بَعْضُ سَوَائِكَ يَا مِقْدَادُ مَا الْخَبَرُ قُلْتُ اشْرَبْتُ ثُمَّ الْخَبَرُ فَشَرِبَ حَتَّى رَوَى ثُمَّ نَازَلَنِي فَشَرِبْتُ فَقَالَ مَا الْخَبَرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فَهَلَا أَعْلَمْتَنِي حَتَّى نَسْقِيَ صَاحِبِينَ فَقُلْتُ إِذَا أَصَابَنِي وَإِيَّاكَ الْبَرَكَةُ فَمَا أَبَالِي مَنْ أَخْطَأْتُ [صححه مسلم]

(۲۳۳۱۰) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دو ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ ﷺ کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا مقدار! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کرلو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی ﷺ کے رات واپسی میں تاخیر ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی ﷺ نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھاپی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی ﷺ بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگنے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعا کو غنیمت سمجھا اور چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پییں، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ میرے ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہو گئی ہے تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۶۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّ ابْنَ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَّ رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتَغْضَبَ فَبَعَثْتُ أَعْجَبُ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مَحْضَرًا غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ فِيهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامَ أَكْبَهُمُ اللَّهُ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يَجِئُوهُ وَلَمْ يَصُدُّوهُ أَوْ لَا تَحْمَدُونَ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ

مُصَلِّينَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ لَئِنْ كَفَيْتُمْ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ بُعِثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي فِتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْتَانِ لَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ وَوَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ تَحَارُفًا وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ لِلْإِيمَانِ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ وَأَنَّهَا لِلَّيْلِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

(۲۳۳۱۱) جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی وہاں سے گذرا اور کہنے لگا یہ آنکھیں کیسی خوش نصیب ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے بخدا ہماری تو یہ تمنا ہی رہی کہ جو آپ نے دیکھا ہم نے بھی وہی دیکھا ہوتا اور جن چیزوں کا مشاہدہ آپ نے کیا ہم نے بھی ان کا مشاہدہ کیا ہوتا اس پر وہ غضبناک ہو گئے مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اس نے تو ایک اچھی بات کہی ہے پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انسان کو اس خواہش پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے کہ وہ ان مواقع پر حاضر ہونے کی تمنا کرتا ہے جن سے اللہ نے اسے غائب رکھا اسے معلوم نہیں کہ اگر وہ اس موقع پر موجود ہوتا تو اس کا رویہ کیا ہوتا بخدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں اللہ ان کے سینوں کے بل جہنم میں اوندھا دھکیل دے گا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا اور نہ ہی ان کی تصدیق کی۔ کیا تم اس بات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہیں اس وقت پیدا کیا جبکہ تم صرف اپنے رب ہی کو پہچانتے ہو اور اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرتے ہو دوسروں کے ذریعے آزمائشوں سے تمہیں بچالیا گیا ہے بخدا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ فترت وحی اور جاہلیت میں بھیجا جو کسی بھی نبی کی بعثت کے زمانے سے سب سے زیادہ سخت زمانہ تھا لوگ اس زمانے میں بتوں کی پوجا سے زیادہ افضل دین کوئی دین نہیں سمجھتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرقان لے کر تشریف لائے جس کے ذریعے انہوں نے حق اور باطل میں فرق واضح کر دیا اور والد اور اس کی اولاد کے درمیان فرق نمایاں کر دیا حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے باپ بیٹے یا بھائی کو کافر سمجھتا تھا اور اللہ نے اس کے دل کا تالا ایمان کے لئے کھول دیا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کفر کی حالت میں ہی مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اس لئے جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ اس کا محبوب جہنم میں رہے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتیں اور یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

(۲۴۳۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ الْخِيَارِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا ضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَ يَدِي ثُمَّ لَازَمَنِي بِشَجَرَةٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفَعَلَهُ قَالَ لَا فَعَدْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ وَيَكُونَ مِثْلَكَ قَبْلَ أَنْ تَفْعَلَ مَا فَعَلْتُ [صححه البخاری (۶۸۶۵)، ومسلم (۹۵)، وابن

حبان (۱۶۴)۔ [انظر: ۲۴۳۱۸، ۲۴۳۲۲، ۲۴۳۳۳]۔

(۲۳۳۱۳) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ قَالَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ قَالَ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلَنَا قَالَ فَاذْهَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثُ أَغْنُرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِلُوا هَذَا اللَّيْنُ بَيْنَنَا قَالَ لَكُنَّا نَحْبِلُ فَيَشْرِبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيْبَهُ وَتَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبُهُ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرِبُهُ قَالَ فَاتَّيَى الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُخَفِّفُونَهُ وَيُصِيبُ عَنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَاشْرِبْنَهَا قَالَ مَا زَالَ يَزِينُ لِي حَتَّى شَرِبْتُهَا فَلَمَّا وَغَلْتُ فِي بَطْنِي وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَذَمْنِي فَقَالَ وَيَحْكَ مَا صَنَعْتَ شَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ وَلَا يَرَاهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ قَالَ وَعَلَى شَمْلَةٍ مِنْ صُوفٍ كُلَّمَا رَفَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجْتُ فَلَمَّامِي وَإِذَا أُرْسِلْتُ عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي وَجَعَلَ لَا يَجِيءُ لِي نَوْمٌ قَالَ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَلَمَّا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَاتَّى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ قُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَى قَاتِلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا لِي فَاخَذْتُ الشُّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَغْنُرِ أَجْسُهُنَّ أَيُّهُنَّ أَسَمَنُ فَأَذْبَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مِنْ حَقْلٍ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِأَلِ مُحَمَّدٍ مَا كَانُوا يَطْعَمُونَ أَنْ يَحْلِبُوا فِيهِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ يَحْلِبُوا فِيهِ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ الرِّغْوَةُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا شَرِبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ يَا مُقَدَّادُ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاولِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاولِي فَاخَذْتُ مَا بَقِيَ فَشَرِبْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى فَأَصَابَتْنِي دَعْوَتُهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أَقْبَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى سَوَآئِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا صَنَعْتُ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ إِلَا كُنْتُ أَذْنَبِي نَوْفُظًا صَاحِبِيكَ هَذَيْنِ لَبِصِيَانٍ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَاللَّيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ

[راجع: ۲۴۳۱۰]

(۲۴۳۱۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ لکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد ﷺ انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی (شیطان کے اس ورغلانے کے نتیجے میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد ﷺ کے حصے کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بد دعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالاخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل) میں کہا کہ اب آپ میرے لئے بد دعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آگئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا

دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پئیں۔ آپ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مقداد! یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ) (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)

(۲۶۳۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذِنَتْ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قِيدَ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ قَالَ فَصَهَّرَهُمُ الشَّمْسُ لِيَكُونُوا فِي الْعَرَقِ تَقْدِيرِ أَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامُ [صححه مسلم (۲۸۶۷)، وابن حبان (۷۳۳۰)].

(۲۳۳۱۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سورج بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا، گرمی کی شدت سے وہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کسی کا پسینہ اس کی ایڑیوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کی پسلیوں تک ہوگا اور کسی کا پسینہ اس کے منہ میں لگام کی طرح ہوگا۔

(۲۶۳۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَلَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَعِزُّ عَزِيزٍ أَوْ ذَلَّ ذَلِيلٌ إِمَّا يُعْزِّهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْعَلَهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلَّهُمْ لِيَكُونُوا لَهَا

(۲۳۳۱۵) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روئے زمین پر کوئی کچا کچا گھرا یا نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ کر دے خواہ لوگ اسے عزت کے ساتھ قبول کر کے معزز ہو جائیں یا ذلت اختیار کر لیں، جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا، انہیں تو کلمہ والوں میں شامل کر دے گا اور جنہیں ذلت دے گا وہ اس کے ساہنے جھک جائیں گے (اور اس کے تابع فرمان ہوں گے، ٹیکس ادا کریں گے)

(۲۴۳۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَعَمْرٍو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيَّةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ [قال الألباني: صحيح بما قبله (سنن ابو داود: ۴۸۸۹). قال شعيب: حسن].

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب حکمران، لوگوں میں شک تلاش کرے گا تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا۔

(۲۴۳۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْقُرْجُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَا أَقُولُ فِي رَجُلٍ خَيْرًا وَلَا شَرًّا حَتَّى أَنْظُرَ مَا يُخْتَمُ لَهُ يَعْنِي بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَمَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَشَدُّ انْقِلَابًا مِنَ الْقَلْبِ إِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے میں کسی آدمی کے متعلق اچھائی یا برائی کا فیصلہ نہیں کرتا کسی نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابن آدم کا دل اس ہڈیا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بدلتا ہے جو خوب کھول رہی ہو۔

(۲۴۳۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْكِنْدِيُّ وَكَانَ حَلِيفًا لِنِسِيِّ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتُلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلِمْتُ لِلَّهِ أَفْتَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ أَلَيْتَ قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۷].

(۲۴۳۱۸) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا، تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَمَّا نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ عَشَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَوْمًا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ فَكُنْتُ فِي الْعَشْرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا شَاةٌ تَنْحَرِي لَبَنَهَا قَالَ فَكُنَّا إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبْنَا وَبَقَيْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ أَتَانَا عَلَيْنَا قَالَ وَنَمْنَا فَقَالَ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَقَدْ أَطَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاهُ يَجِيءُ اللَّيْلَةَ لَعَلَّ إِنْسَانًا دَعَاهُ قَالَ فَشَرِبْنَاهُ فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ جَاءَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ فَلَمَّا شَرِبْنَاهُ لَمْ يَأْتِ أَنَا قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَلَمْ يَشُدَّ ثُمَّ مَالَ إِلَى الْقَدَحِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا اسْتَكْتَمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ وَتَبْتُ وَأَخَذْتُ السَّحْنِ وَقُمْتُ إِلَى الشَّاةِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ أَذْبَحُ قَالَ لَا أَتَيْتَنِي بِالشَّاةِ فَاتَيْتُهُ بِهَا فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَخَرَجَ شَيْئًا ثُمَّ شَرِبَ وَنَامَ

(۲۴۳۱۹) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ میں آئے تو نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایک گھر میں دس دس آدمیوں میں تقسیم کر دیا، میں ان دس لوگوں میں شامل تھا جن میں نبی ﷺ بھی تھے ہمارے پاس صرف ایک ہی بکری تھی جس سے ہم دودھ حاصل کرتے تھے اگر کسی دن نبی ﷺ کو واپس پر تاخیر ہو جاتی تو ہم اس کا دودھ پی لیتے اور نبی ﷺ کے لئے بچا کر رکھ لیتے۔

ایک مرتبہ رات کو نبی ﷺ تاخیر سے واپس تشریف لائے، ہم اس وقت تک سوچے تھے چونکہ نبی ﷺ کو تاخیر زیادہ ہوگئی تھی اور میرا خیال نہیں تھا کہ نبی ﷺ واپس آئیں گے ہو سکتا ہے کسی نے نبی ﷺ کو دعوت پر بلا لیا ہو یہ سوچ کر میں نے نبی ﷺ کے لئے رکھا ہوا دودھ بھی پی لیا، لیکن رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی ﷺ تشریف لے آئے، ادھر مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی، نبی ﷺ نے اندر آ کر آہستہ سے سلام کیا اور پیالے کی طرف بڑھے، لیکن جب اس میں کچھ نظر نہ آیا تو خاموش ہو گئے، پھر فرمایا اے اللہ! جو شخص آج رات ہمیں کھلائے تو اسے کھلائے یہ سن کر میں اٹھا، چھری پکڑی اور بکری کی طرف بڑھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے ذبح کرنے جا رہا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح نہ کرو بلکہ اسے میرے پاس لاؤ، میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، تھوڑا سا دودھ نکلا جسے نبی ﷺ نوش فرما کر لیٹ گئے اور سو گئے۔

(۲۴۳۲۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ اللَّهَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يَذْنُو مِنْ أَمْرَاتِهِ فِيمَدَى قَالَ إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدًا فَلْيُضْحِكْ فَرَجَهُ قَالَ يَعْنِي يَفْسِلُهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ [صححه ابن خزيمة (۲۲)، وابن حبان (۱۱۰۱)].

قال ابن عبد البر: هذا اسناد ليس بم متصل. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۰۷، ابن ماجه: ۵۰۵). قال شعيب:

(۲۳۳۲۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصِ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنِي الْمُهَلَّبُ بْنُ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيُّ عَنْ ضَبَاعَةَ بِنْتِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى عَمُودٍ وَلَا عُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ وَلَا يَضُمُّدُهُ صَدًّا (۲۳۳۲۱) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، عین سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بِقِيعَةُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْحُجْرِ أَوْ عَنْ أَبِي الْحُجْرِ بْنِ الْمُهَلَّبِ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ضَبِيعَةُ بِنْتُ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى إِلَى عَمُودٍ أَوْ خَشَبَةٍ أَوْ شَيْءٍ ذَلِكَ لَا يَجْعَلُهُ نَصَبَ عَيْنِيهِ وَلَكِنَّهُ يَجْعَلُهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْسَرِ (۲۳۳۲۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، عین سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَنَا وَصَاحِبِي لِي فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدٌ فَلَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَّرَنَا لَهُ فَلَذَهَبَ بَنَا إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ احْتَلِبْهُنَّ يَا مُقَدَّادُ وَجَزْنُهُنَّ أَرْبَعَةُ أَجْزَاءٍ وَأَعْطِ كُلَّ إِنْسَانٍ جُزْأَهُ لَكُنْتُ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَرَفَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزْأَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاحْتَسَسَ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي فَقَالَتْ لِي نَفْسِي إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَوْ قُمْتُ فَشَرِبْتُ مِنْهُ الشَّرْبَةَ فَلَمْ تَزَلْ بِي حَتَّى قُمْتُ فَشَرِبْتُ جُزْأَهُ فَلَمَّا دَخَلَ فِي بَطْنِي وَتَقَارَّ أَحَدَيْي مَا لَمْ يَمْ وَمَا حَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِعًا ظِمَانًا وَلَا يَرَى فِي الْقَدَحِ شَيْئًا فَتَسَجَّعْتُ قَوْلًا عَلَى وَجْهِهِ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمًا يُسْمِعُ الْبُقْعَانَ وَلَا يَرْفُطُ النَّائِمَ لَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَزِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ مِنْ سَقَائِي وَأَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي فَأَغْتَمَمْتُ دَعْوَتَهُ وَقُمْتُ فَأَخَذْتُ الشُّفْرَةَ فَلَذَنُوتُ مِنَ الْأَعْنُرِ فَجَعَلْتُ أَجْسَهُنَّ أَهْنُ أَهْنُ لَأَذْبَحَها فَوَقَعَتْ بِيَدِي عَلَى صَرْعِ إِحْدَاهُنَّ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَتَنَظَرْتُ إِلَى الْأُخْرَى فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَتَنَظَرْتُ كُلَّهُنَّ فَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ فَحَلَبْتُ فِي الْإِنَاءِ فَاتَيْنَهُ بِهِ فَقُلْتُ اشْرَبْ فَقَالَ الْخَبَرُ يَا مُقَدَّادُ فَقُلْتُ اشْرَبْ ثُمَّ الْخَبَرُ فَقَالَ بَعْضُ سَوَائِكَ يَا مُقَدَّادُ

فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى تَصَلَّعَ ثُمَّ أَخَذَتْهُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فَقُلْتُ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ أَفَلَا أَخْبَرْتَنِي حَتَّى أَتَقِي صَاحِبِيكَ فَقُلْتُ إِذَا شَرِبْتُ الْبَرَكَةَ أَنَا وَأَنْتَ فَلَا أَبَالِي مَنْ أَخْطَأْتَ [راجع: ۲۴۳۱۰].

(۲۴۳۲۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دوست سہمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ ﷺ کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا مقدار! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کرلو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی ﷺ کے رات واپسی میں تاخیر ہوگئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی ﷺ نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھاپی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی ﷺ بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگنے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعاء کو غنیمت سمجھا اور چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے قہن دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ نہیں، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہوگئی ہے تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۴۳۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ جَعَلَ يَمْدَحُ عَامِلًا لِعَفْمَانَ لَعَمَدَ الْيَفْعَادِ فَجَعَلَ يَحْنُو التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ عَفْمَانُ مَا هَذَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْتُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۳) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ بَعَثَ وَفْدًا مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى عُثْمَانَ فَعَجَّارُوا يَتُونُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْمُقْدَادُ يَحْتُو فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْتُو فِي وُجُوهِ الْمَدَاحِينَ تُّرَابَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَامَ الْمُقْدَادُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ احْتُوا فِي وُجُوهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَمَّا الْمُقْدَادُ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ (۲۳۳۲۵) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَالِشِ بْنِ أَنَسٍ الْبَكْرِيُّ قَالَ تَذَكَّرَ عَلِيُّ وَعَمَّارُ وَالْمُقْدَادُ الْمَذْيُ فَقَالَ عَلِيُّ إِنِّي رَجُلٌ مَذَاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ تَحْيَى فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا لِعَمَّارٍ أَوْ لِلْمُقْدَادِ قَالَ عَطَاءٌ سَمَّاهُ لِي عَائِشُ فَنَسِيتُهُ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَانَهُ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ لِيَغْسِلَ ذَاكَ مِنْهُ قُلْتُ مَا ذَاكَ مِنْهُ قَالَ ذِكْرُهُ وَتَوَضُّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ وَضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ وَيَنْضَحُ فِي قُرْجِهِ أَوْ قُرْجِهِ

(۲۳۳۲۶) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آپ حیات“ نہیں ہوتی؟ مجھے خود ان سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ الْبُهَمِيَّ أَنَّ رَجُلًا وَقَفُوا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَمَدَحُوهُ وَأَثَرُوا عَلَيْهِ وَتَمَّ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنَ الْأَرْضِ فَحَقَّاهَا فِي وَجُوهِ الرُّكَّابِ فَقَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْتُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۷) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے

بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالََا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَأَتَى عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَبَجَلُ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَحْفُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِينَا الْمَدَّاحِينَ أَنْ نَحْفُو فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)]. [انظر: ۲۴۳۳۱].

(۲۳۳۲۸) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُشَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَبَجَلُ الْمِقْدَادِ بْنِ يَحْيَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْفُو فِي وَجْهِهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)].

(۲۳۳۲۹) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۳۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَمَخْرَجَ مِنْهُ الْمَدَى مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْصَحْ لِرَجْهِ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۴۳۲۰].

(۲۳۳۳۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کیلا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مدی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ مجھے خود سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ

الْحَارِثُ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَلَمْ تَكْرِ مِفْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ [راجع: ۲۴۳۲۸].

(۲۴۳۳۱) حدیث نمبر (۲۴۳۲۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْمُقَدَّادَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَاسْتَلَفْنَا صِرَتَيْنِ فَضَرَبَ أَحَدِي يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَقْبَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدِي يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقْبَلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَاتَلْتَهُ فَإِنَّهُ يَمْنُزِلُكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ يَمْنُزِلُ لِيهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الْيُتَى قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۲) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فَلَمْ تَكْرِ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلُهُ أَمْ أَدَعُهُ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيَّارًا أَبَا الْحَكَمِ غَيْرَ مَرَّةٍ يُحَدِّثُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا يَعْنِي قُبَاءَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أُنْثِيَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا أَفَلَا تُخْبِرُونِي قَالَ يَعْنِي قَوْلَهُ فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَةِ إِلَّا سِتْنَجَاءَ بِالْمَاءِ

(۲۳۳۳۳) محمد بن عبد اللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قباء میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہارت کے معاملے میں تم لوگوں کی تعریف کی ہے، کیا تم مجھے اس کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا ”فیہ رجال یحبون ان یتطہروا“ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے تورات میں اپنے اپنے اور پانی سے استنجاء کرنے کا حکم لکھا ہوا پایا ہے۔ (ہم اس پر عمل کرتے ہیں)

(۲۴۳۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَامٍ بْنِ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْبَجَارِ

(۲۳۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بَكِيْرُ بْنُ الْأَشَّجِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْنُ بِخَيْرٍ أَمْ مِنْ بَعْدُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُهُمْ أَحَدًا ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدًّا أَحَدِكُمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(۲۳۳۳۶) حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم لوگ زیادہ بہتر ہیں یا جو ہمارے بعد آئیں گے وہ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر بعد والوں میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو تمہارے ایک مد یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَّاسَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسَ وَأَجْلَسْنِي فِي حَجْرِهِ [راجع: ۱۶۵۱۸]۔

(۲۳۳۳۷) حضرت یوسف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي [راجع: ۱۶۵۱۸]۔

(۲۳۳۳۸) حضرت یوسف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ [راجع: ۱۶۵۱۹].

(۲۳۳۳۹) حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ

حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ وَحْشَةً قَالَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَخَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ وَبِالْحَمْدِ أَنْ لَا يَفْرُبَكَ [راجع: ۱۶۶۸۹].

(۲۳۳۴۰) حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات مجھے انجانی وحشت محسوس ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَخَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ“ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی بلکہ تمہارے قریب بھی نہیں آئے گی۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْجَمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ ثُمَّ نَزَلَتِ الزَّكَاةُ فَلَمْ نَنْهَ عَنْهَا وَلَمْ نُوْمَرْ بِهَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ ثُمَّ نَزَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ نُوْمَرْ بِهِ وَلَمْ نَنْهَ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ [راجع: ۱۵۵۵۶].

(۲۳۳۴۱) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو ہمیں اس سے منع کیا گیا اور نہ حکم دیا گیا البتہ ہم اسے ادا کرتے رہے اور ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، جب ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی رکھتے رہے۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَدَّدَ سُلْطَانَهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ أَوْهَنَ اللَّهُ كَيْدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۴۲۴۳) حضرت قیس بن سعدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی نافرمانی پر اپنے حکمران کو درست قرار دیتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی تدبیر کو کمزور کر دے گا۔

(۲۴۲۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ حَنْفٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا بِجِنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ الْيَسْتُ نَفْسًا [صححه البخاری (۱۳۱۲)، ومسلم (۹۶۱)].

(۲۴۲۴۵) حضرت سہل بن حنفیؓ اور قیس بن سعدؓ ایک مرتبہ قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء میں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے یہ دونوں کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ اسی علاقے کے رہنے والوں میں سے تھا انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ تو یہودی تھا نبی ﷺ نے فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا؟

(۲۴۲۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفَطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهَا [راجع: ۱۰۵۵۶].

(۲۴۲۴۷) حضرت قیس بن سعدؓ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا تھا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی ادا کرتے رہے۔

(۲۴۲۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ غَسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَقَةٍ وَرُسِيَّةٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا فَكَأَلْنَا أَنْظَرُ إِلَى آثَرِ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِحِمَارٍ لِرَكَبٍ فَقَالَ صَاحِبُ الْحِمَارِ أَحَقُّ بِصَدْرِ حِمَارِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحِمَارُ لَكَ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۳۶۰۴)].

(۲۴۲۴۹) حضرت قیس بن سعدؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا نبی ﷺ نے غسل کیا پھر ہم اس سے رنگا ہوا ایک لحاف لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے جسے نبی ﷺ نے اپنے اوپر لپیٹ لیا اس کے نشانات جو نبی ﷺ کے پیٹ کی سلوٹوں پر پڑے تو اس کا منظر اب تک میری نگاہوں کے سامنے ہے پھر ہم

سواری کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک گدھالے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ سواری آپ ہی کی ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۶) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ أَفَاتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَى الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ قَالَ سَقَى الْمَاءِ قَالَ لِحَلْكَ سَقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ يَقُولُ بِلَكَ سَقَايَةُ آلِ سَعْدٍ قَالَ الْحَسَنُ [راجع: ۲۲۸۲۶].

(۲۴۳۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۴۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَيْسٍ أَبُو دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفَيُجْزَى عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا قَالَ أُعْتِقَ عَنْ أُمِّكَ [صححه الحاكم (۲/۲۵۴) قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۶/۲۵۳ و ۲۵۴)].

(۲۴۳۹) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں انہوں نے ایک منت مان رکھی تھی، کیا ان کی طرف سے میرا کسی غلام کو آزاد کرنا کفایت کر جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتے ہو۔

(۲۴۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ الصَّرَافِ أَوْ هُوَ سَعِيدُ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْخَمْرَ مِنَ الْأَنْصَارِ مَحْنَةٌ حُبُّهُمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مَرَّةً وَلَيْسَ فِيهِ شَكٌّ أَمَلَهُ عَلِيٌّ أَوْ لَا عَلَى الصَّحَّةِ [راجع: ۲۲۸۲۹].

(۲۴۴۱) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

حَدِيثُ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ أَبَا بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْمَلُ الْمَطْيُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي وَإِلَى مَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ يَشْكُ

(۲۴۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ کی روانگی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوار یوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔

(۲۴۲۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرُكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ أُنْتَبِطِعَ فِيهِ لَمْ يَبْغِ عَنَّا مَنَازِلَنَا بَعْدَ فَقَالَ أَتُرْعَبُونَ عَنْ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا زِلْنَا مُفْطِرِينَ حَتَّى بَلَّغُوا مَكَانًا كَذَا وَكَذَا

(۲۴۳۵۰) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں اسکندریہ سے روانہ ہوئے، تو راستے میں انہیں کھانا پیش کیا گیا، کسی نے ان سے کہا کہ اب تو یہاں سے شہر زیادہ دور نہیں رہا، انہوں نے فرمایا کیا تم نبی ﷺ کی سنت سے اعراض کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر جب تک ہم فلاں فلاں جگہ پہنچے نہیں گئے، روزے کا ناغہ کرتے رہے۔

(۲۴۲۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ لَقِيَ أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَاءٍ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْحَلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

(۲۴۳۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ کی روانگی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

سوار یوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔
 (۲۶۲۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سَعِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوُتْرُ فَصَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو تَمِيمٍ فَأَعَدَّ يَدِي أَبُو ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى أَبِي بَصْرَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَالَ عَمْرُو قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۷۷۷۱].

(۲۳۳۵۲) حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةٍ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوالابی ابن امراة عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةٍ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ امْرَأَةٍ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ أَمْرَاءُ يُشْفَلُهُمْ أَشْيَاءٌ وَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَفَّيْهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ فُتِّهَا ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۳۵۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں جٹلا کر دیں گی، اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے، اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

حَدِيثُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سالم بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَلِيدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ آخِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى

أَمَّا نَمَّ سَارَ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ قَالَ مَا أَرَدْتُ أَنْ تَذْكُرَ أُمِّي قَالَ لَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ أَقُولَهَا كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ أَوْ يَرْحَمَكُمُ اللَّهُ شَكَّ يَحْيَى وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ [اسنادہ ضعیف صحیحہ الحاکم (۴/۲۶۷)].

(۲۳۳۵۴) ایک صاحب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی سفر میں حضرت سالم بن عبید اللہؓ کے ساتھ تھا ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے 'السلام علیکم' کہہ دیا، حضرت سالمؓ نے فرمایا تجھ پر اور تیری ماں پر بھی ہو کچھ دور چلنے کے بعد انہوں نے اس سے پوچھا کہ شاید تمہیں مجھ پر غصہ آیا ہو؟ اس نے کہا کہ آپ نے میری والدہ کا تذکرہ کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی اور جملہ کہنے کی طاقت ہی نہیں تھی، کیونکہ ایک مرتبہ میں بھی نبیؐ کے ساتھ سفر میں تھا اور ایک آدمی کو چھینک آئی تھی، اس نے بھی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تھا اور نبیؐ نے بھی اسے یہی جواب دیا تھا پھر فرمایا تھا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ لینا چاہیے اور سننے والے کو یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو جواب میں یہ کہنا چاہیے کہ اللہ میرے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔

بَقِیَّةُ حَدِیثِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِؓ

حضرت مقداد بن اسودؓ کی بقیہ حدیث

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ظُبَيْبَةَ الْكَلَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَا تَقُولُونَ فِي الزَّانَا قَالُوا حَرَمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بَعْشَرَةً نِسْرَةً أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةٍ جَارِهِ قَالَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوا حَرَمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ آيَاتٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ

(۲۳۳۵۵) حضرت مقداد بن اسودؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم لوگ بدکاری کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، لہذا وہ قیامت تک حرام رہے گی، نبیؐ نے فرمایا کہ آدمی کے لئے دس عورتوں سے بدکاری کرنا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے پھر پوچھا کہ چوری کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، لہذا وہ حرام رہے گی، نبیؐ نے فرمایا انسان کا دس گھروں میں چوری کرنا اپنے پڑوسی کے یہاں چوری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَنبَأَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ ذَبَحْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَأَمَرَنَا فَعَالَجَنَا لَهُ شَيْئًا مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [صححه مسلم (۳۵۷) والحاكم (۱۱۲/۴)] [انظر: ۲۴۳۷۰].

(۲۴۳۵۶) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَرِّزَاقِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَأْسُهُ مَقْفُوضٌ [انظر: ۲۷۷۲۶].

(۲۴۳۵۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ إِنِّي لَا أَحْيِسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْيِسُ الْبِرَّ وَأَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الْإِذَى فِيهِ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ بَكْرٌ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قَبِيْطًا

(۲۴۳۵۸) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا نبی ﷺ کو دیکھتے ہی اسلام میرے دل میں گھر کر گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب میں قریش کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا نبی ﷺ نے فرمایا میں خلاف عہد نہیں کر سکتا اور ایچیوں کو اپنے پاس نہیں روک سکتا اس لئے اب تو تم واپس چلے جاؤ اگر تمہارے دل میں وہی ارادہ باقی رہے جواب ہے تو پھر میرے پاس آ جانا (چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا پھر واپس آ کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا)

(۲۴۳۵۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِرَأْيَتِهِ فَلَمَّا دَنَا

مِنْ الْحِصْنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ فَطَرَحَ تَرْسَهُ مِنْ يَدِهِ فَتَنَازَلَ عَلَيْهِ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يَقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ فَرَعَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِيَ سَبْعَةٌ أَنَا تَامِيَهُمْ نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ

(۲۳۳۵۹) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا تو ہم بھی ان کے ساتھ نکلے تھے جب وہ قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ کے لوگ باہر آئے اور لڑائی شروع ہو گئی ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ان کے ہاتھ سے گر گئی تھی انہوں نے قلعہ کا دروازہ کھیر کر اس سے ڈھال کا کام لیا، اور دورانِ قتال وہ مستقل ان کے ہاتھ میں رہا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور جنگ سے فارغ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، میں نے دیکھا کہ سات آدمیوں کی ایک جماعت نے ”جن کے ساتھ آٹھواں میں بھی تھا“ اس دروازے کو ہلانے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ہم اسے ہلا نہیں سکے۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَمَّتَيْهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صُنِعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ مَضْلِيَّةٌ فَأَنَبَى بِهَا فَقَالَ لِي يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَنَاقَلْتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَنَاقَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَوْ سَكَّتَ لَنَاوَلْتَنِي مِنْهَا مَا دَعَوْتُ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدَّرَاعُ

(۲۴۳۶۰) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی ﷺ کے لئے ایک ہنڈیا میں گوشت پکایا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی دسی نکال کر دو، چنانچہ میں نے نکال دی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے دوسری دسی طلب فرمائی، میں نے وہ بھی دے دی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے پھر دسی طلب فرمائی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم خاموش رہتے تو اس ہنڈیا سے اس وقت تک دستیاں نکلتی رہتیں جب تک میں تم سے مانگتا رہتا۔

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجِسَيْنِ خَصِيصَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا عَمَّنْ شَهِدَ بِالْتَّوْحِيدِ وَلَهُ بِالْبَلَاغِ وَالْآخِرُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَفَانَا [انظر:]

[۲۷۷۳۲، ۲۷۷۳۳]

(۲۴۳۶۱) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو خوبصورت اور خصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی، اور فرمایا ان میں سے ایک تو ہر اس شخص کی جانب سے تھا جو اللہ کی وحدانیت اور نبی ﷺ کی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا اپنی اور اپنے

اہل خانہ کی طرف سے تھا اور اس وقت ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱،

سُئِلَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَرَفَنَ مَا يَبْلُغُ أَحَدُكُمْ مِنْ حَدِيثِي شَيْءٌ وَهُوَ مُتَكَيٍّ عَلَى أَرِيكِيهِ فَيَقُولُ مَا أَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَرَفَنَ مَا يَبْلُغُ أَحَدُكُمْ مِنْ حَدِيثِي شَيْءٌ وَهُوَ مُتَكَيٍّ عَلَى أَرِيكِيهِ فَيَقُولُ مَا أَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى

(۲۴۳۶۲) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمِّيهِ سَلَمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ [قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۱۹)، ابن ماجہ: ۵۹۰].

(۵۹۰). قال شعيب: اسنادہ ضعیف علی نکارۃ فی مننہ. [انظر: ۲۴۳۷۲، ۲۷۷۲۹].

(۲۴۳۶۳) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرمالیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(۲۴۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ [قال الألبانی: حسن صحيح. قال الترمذی: صحيح (ابو داود: ۱۶۵۰)، الترمذی: ۶۵۷].

[انظر: ۲۴۳۷۴، ۲۷۷۲۴].

(۲۴۳۶۳) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارم رضی اللہ عنہا ان کے صاحبزادے میرے پاس سے گزرے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو رافع! محمد و آل محمد رضی اللہ عنہم پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۳۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ فَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ غَلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَدْ دَخَلَنَا فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمْتُ أُمُّ الْفَضْلِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ قَدْ أَسْلَمَ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَهَابُ قَوْمَهُ وَكَانَ يَكْتُمُ إِسْلَامَهُ وَكَانَ أَنَّهُ لَفَ عَدُوَّ اللَّهِ قَدْ تَخَلَّفَ عَنْ بَنِيهِ وَتَكَفَّرَ مَكَانَهُ الْعَاصِ بْنِ هِشَامِ بْنِ

الْمُعِيرَةَ وَكَذَلِكَ كَانُوا صَنَعُوا لَمْ يَتَخَلَّفْ رَجُلٌ إِلَّا بَعَثَ مَكَانَهُ رَجُلًا فَلَمَّا جَاءَنَا الْخَيْرُ كَتَبَهُ اللَّهُ وَأَخْرَاهُ
وَوَجَدْنَا أَنْفُسَنَا قُوَّةً فَلَذَكَرَ الْحَدِيثُ

(۲۴۳۶۵) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، اسلام ہمارے گھر میں داخل ہو چکا تھا، اور میں اور ام الفضل اسلام قبول کر چکے تھے، اسلام تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی قبول کر لیا تھا لیکن اپنی قوم کے خوف سے اسے چھپا کر رکھتے تھے، ابولہب دشمن خدا غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکا تھا اور اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیج دیا تھا کیونکہ لوگوں میں یہی رواج تھا کہ اگر کوئی آدمی جنگ میں شریک نہ ہوتا تو اپنے بدلے کسی دوسرے آدمی کو بھیج دیتا تھا، پھر جب ہمارے پاس فتح بدر کی خوشخبری پہنچی تو اللہ نے ابولہب کو ذلیل و رسوا کر دیا، اور ہمیں اپنے اندر طاقت کا احساس ہوا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۴۳۶۶) وَمِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِ يَعْقُوبَ مَرْسَلٌ لَيْسَ فِيهِ إِسْنَادٌ وَقَالَ فِيهِ أَخُو بَنِي سَالِمٍ بْنُ عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ فِي الْأَسَارَى أَبُو وَدَاعَةَ بْنُ صَبْرَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ بِمَكَّةَ ابْنًا كَيْسًا تَاجِرًا ذَا مَالٍ لَكَائِتُكُمْ بِهِ قَدْ جَانَيْتَنِي فِي فِدَاءِ أَبِيهِ وَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ لَا تَعْبَلُوا بِفِدَاءِ أَسَارَاكُمْ لَا يَتَّارَبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ صَدَقْتُمْ فَافْعَلُوا وَانْسَلَّ مِنَ اللَّيْلِ لَقْدِيمَ الْمَدِينَةِ وَأَخَذَ أَبَاهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ فَانْطَلَقَ بِهِ وَقَدِيمٌ مَكْرُزُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ الْأَخِيفِ فِي فِدَاءِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو وَكَانَ الَّذِي أَسْرَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشَنِ أَخُو بَنِي مَالِكِ بْنِ عَوْفٍ

(۲۴۳۶۷) گذشتہ حدیث کا تسلسل یعقوب کی کتاب میں مرسل اس طرح مذکور ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں میں ابو وداعہ بن صبرہ سہمی نام کا ایک آدمی بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں اس کا ایک بیٹا ہے جو بڑا ہوشیار اور تاجر اور مال والا ہے، عنقریب تم اسے دیکھو گے کہ وہ میرے پاس اپنے باپ کا فدیہ دینے کے لئے آئے گا، حالانکہ اس وقت قریش نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اپنے قیدیوں کا فدیہ دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، محمد ﷺ اور ان کے ساتھی انہیں تم سے جدا نہ رکھ سکیں گے، ابو وداعہ کے بیٹے مطلب نے بھی کہا کہ آپ صبح کہتے ہیں ایسا ہی کریں، لیکن رات ہوئی تو وہ چپکے سے مکہ مکرمہ سے کھسکا اور مدینہ منورہ پہنچ کر چار ہزار درہم کے بدلے اپنے باپ کو چھڑایا اور اسے لے کر روانہ ہو گیا، اسی طرح مرکز بن حفص بھی سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا تھا، یہ وہی تھا جسے حضرت مالک بن دشن رضی اللہ عنہ ”جن کا تعلق بنو مالک بن عوف سے تھا“ نے گرفتار کیا تھا۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي خِدَاشٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ أَقْبَلْ كُلَّ كَلْبٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَوَجَدْتُ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِالصُّورَيْنِ مِنَ الْبَيْعِ لَهُنَّ كُلُّهُنَّ قُلْنَ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغْزَى رِجَالَنَا أَرْبَعَةَ هَذَا الْكَلْبِ نَعْنَعَا بَعْدَ اللَّهِ، اللَّهُ مَا نَسْتَعِظُ أَحَدًا أَنْ يَأْتِيََنَا حَتَّى تَقْدَمَ امْرَأَةٌ مِنَّا فَتُحْمَلُ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَأَذْكُرُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذْكُرَهُ أَبُو رَافِعٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ أَقْتُلَهُ فَإِنَّمَا يَمْنَعُهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۳۶۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع! مدینہ میں جتنے کتے پائے جاتے ہیں ان سب کو مار ڈالو وہ کہتے ہیں کہ میں نے انصار کی کچھ خواتین کے جنت البقیع میں کچھ درخت دیکھے ان خواتین کے پاس بھی کتے تھے وہ کہنے لگیں اے ابورافع! نبی ﷺ نے ہمارے مردوں کو جہاد کے لئے بھیج دیا اللہ کے بعد اب ہماری حفاظت یہ کتے ہی کرتے ہیں اور بخدا کسی کو ہمارے پاس آنے کی ہمت نہیں ہوتی حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی عورت اٹھتی ہے تو یہ کتے اس کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بن جاتے ہیں اس لئے آپ یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کر دو چنانچہ انہوں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کر دی نبی ﷺ نے فرمایا ابورافع! تم انہیں قتل کر دو خواتین کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے گا۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۴۱) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۶۸) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو وہی جملے دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا لیکن جب وہ وحی علی الصلوة اور وحی علی الفلاح پر پہنچتا تو نبی ﷺ "لا حول ولا قوة الا باللہ" کہتے تھے۔

(۲۴۳۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ شَاةً فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ فُطْرَةَ مَاءٍ [راجع: ۲۴۳۵۶].

(۲۳۳۶۹) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا ٹھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَأَمَرَنِي فَقَلَّيْتُ لَهُ مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۲۴۳۵۶].

(۲۳۳۷۰) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا ٹھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابورافع! محمد ﷺ پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۱/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ جَاءَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَصَّ شَعْرَهُ فَاطْلَقَهُ أَوْ نَهَاةً عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَقَصَّ رَأْسَهُ فَنَهَاةً أَوْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصُ شَعْرِهِ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۱۰۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۱/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُخَوَّلٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُوَدِّبِ فَقَدَّرَ مَعْنَاهُ قَالَ مُخَوَّلٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُدَلِّجِيِّ فَقَدَّرَ مَعْنَاهُ قَالَ يَقُولُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَنْتَ رَأَيْتَهُ [سقط من الميمينية].

(۲/۲۴۳۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَنْزِلَهُ وَلَكِنْ ضُرِبَتْ قُبَّتُهُ فَنَزَلَ قَالَ أَبِي سَالَتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ هَذَا [صححه مسلم (۱۳۱۳)، وابن خزيمة (۲۹۸۶)].

(۳/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم نہیں دیا کہ میں انہیں اتاروں لیکن جب خیمہ لگا دیا گیا تو نبی ﷺ خود ہی نیچے اتر گئے۔

(۴/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مَتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ وَنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَذْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ [راجع: ۲۴۳۶۲] [سقط من الميمينية].

(۴/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۵/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْأَكْبَرَ حِينَ وَلَدَ أَرَادَتْ أُمُّهُ فَاطِمَةُ أَنْ تَعْقَ بِكَيْسَبِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْقِي عَنْهُ وَلَكِنْ اخْلُقِي شَعْرَ رَأْسِهِ ثُمَّ تَصَدَّقِي بِوِزْنِ رَأْسِهِ مِنَ الْوَرَقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ وَلَدَ حُسَيْنٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ ذَلِكَ [سقط من الميمينية].

(۵/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دو مینڈھوں سے ان کا عقیقہ کرنا چاہا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابھی اس کا عقیقہ نہ کرو بلکہ اس کے سر کے بال منڈوا کر اس کے وزن کے برابر چاندی اللہ کے راستے میں صدقہ کرو پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا (اور عقیقہ نبی ﷺ نے خود کیا)

(۶/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ عَرَزَ ضَفَرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَاتَّقَفَتْ إِلَيْهِ مُغَضَّبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَزَ ضَفَرَتِهِ [سقط من الميمية].

(۶/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنی گدی پر بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اسے کھول دیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے غصے سے ان کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو غصہ نہ کرو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔

حَدِيثُ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ضمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ ضَمْرَةَ وَعَنْ جَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا حُتَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَجَلَسَ فِيهِ وَهُوَ بِحُتَيْنٍ فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ بِنِ حَدِيقَةَ بْنِ بَدْرِ يَخْتَصِمَانِ فِي عَامِرِ بْنِ الْأَضْبَطِ الْأَشْجَعِيِّ وَعُيَيْنَةُ يَطْلُبُ بَدَمَ عَامِرٍ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ رَئِيسُ غَطَفَانَ وَالْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ يَدْفَعُ عَنْ مُحَلِّمِ بْنِ جَفَّامَةَ بِمَكَائِهِ مِنْ خَيْدِفٍ فَتَدَاوَلَا الْخُصُومَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَسَمِعْنَا عُيَيْنَةَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَدْعُهُ حَتَّى أَدِيقَ نِسَائِهِ مِنَ الْخَرِّ مَا ذَاقَ نِسَائِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ وَهُوَ يَأْتِي عَلَيْهِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يَقَالُ لَهُ مَكِيلٌ قَصِيرٌ مَجْمُوعٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ إِلَّا الْقِسَامَ غَنَّةَ الْأَسْلَافِ لَا كِفَّةَ وَكَذَلِكَ قُتِلَتْ أُمَّهُمَا فَتَفَرَّتْ أُخْرَاهَا أَسْنِي

الْيَوْمَ وَغَيْرَ غَدًا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ بَلْ تَأْخُذُونَ الذِّبْيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ فَقَبِلُوا الذِّبْيَةَ ثُمَّ قَالُوا آيِنَ صَاحِبِكُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ آدَمُ ضَرْبٌ طَوِيلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ قَدْ كَانَ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا مُحَلِّمُ بْنُ جَنَامَةَ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَنَامَةَ فَقَامَ وَهُوَ يَتَلَقَّى دُمْعَةً بِفَضْلِ رِذَائِهِ قَالَ فَأَمَّا نَحْنُ بَيْنَنَا فَقُنُورٌ إِنَّا نَرُجُو أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَغْفَرَ لَهُ وَأَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا [راجع: ۲۱۳۹۶]۔

(۲۳۳۷۶) زیاد بن ضمرہ نے عردہ بن زبیر کو اپنے والد اور دادا سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنایا ”جو کہ غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے“ کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور ایک درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے، اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین اٹھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عیینہ اس وقت عامر بن اضبط الشجعی کے خون کا مطالبہ کر رہا تھا جو کہ قبیلہ قیس کا سردار تھا، اور اقرع بن حابس حدف کی وجہ سے حکم بن جثامہ کا دفاع کر رہا تھا، وہ دونوں نبی ﷺ کے سامنے جھگڑنے لگے، ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سفر میں دیت کے پچاس اونٹ ہم سے لو اور پچاس واپس پہنچ کر لے لینا، عیینہ نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم میں دیت نہیں لوں گا جس وقت تک کہ میں اس شخص کی عورتوں کو وہی تکلیف اور غم نہ پہنچاؤں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے، پھر صدائیں بلند ہوئیں اور خوب لڑائی اور شور وغل برپا ہوا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث میں سے کھڑا ہوا کہ جس کو تکبیل کہا کرتے تھے وہ شخص اسلحہ باندھے ہوئے تھا اور ہاتھ میں (تلوار کی) ڈھال لئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قتل کرنے والے شخص کے یعنی حکم کے شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس طرح کچھ بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کے لئے پہنچیں تو کسی نے پہلی بکری کو تو مار دیا کہ جس کی وجہ سے آخری بکری بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو آپ آج ایک دستور بنا لیجئے اور کل اس کو ختم کر دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پچاس اونٹ اب ادا کرے اور پچاس اونٹ اس وقت ادا کرے جب ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئیں (چنانچہ آپ نے اس شخص سے دیت ادا کرائی) اور یہ واقعہ دوران سفر پیش آیا تھا حکم ایک طویل قد گندی رنگ کا شخص تھا وہ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا لوگ بیٹھے تھے کہ وہ بچتے بچتے آئے آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا، اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں آپ میرے لیے دعائے مغفرت فرمادیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس شخص کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا ہے؟ اے اللہ احکم کی مغفرت نہ کرنا آپ نے یہ بات یاد باز بلند فرمائی (راوی) ابوسلمہ نے یہ اضافہ کیا حکم یہ بات

سن کر کھڑا ہو گیا اور وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا (راوی) ابن اسحق نے بیان کیا کہ حکم کی قوم نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا فرمائی لیکن ظاہر وہی کیا جو پہلے فرمایا تھا تاکہ لوگ ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں۔

حَدِيثُ أَبِي بُرْدَةَ الظَّفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بردہ ظفیری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْتَبٍ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِينَ رَجُلٌ يَدْرُسُ الْقُرْآنَ دِرَاسَةً لَا يَدْرُسُهَا أَحَدٌ يَكُونُ بَعْدَهُ

(۲۴۳۷۷) حضرت ابو بردہ ظفیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”کاهنین“ سے ایک آدمی نکلتے گا جو اس طرح قرآن کا درس دے گا کہ اس کے بعد کوئی اس طرح درس نہ دے سکے گا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی حذر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۷۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذَرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِصَمِّ فَعَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثِيُّ بْنُ رَبِيعٍ وَمُحَلَّمُ بْنُ جَثَامَةَ بْنِ قَيْسٍ فَعَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بَطْنِ إِصَمِّ مَرَرْنَا بِعَامِرِ الْأَشْجَعِيِّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ مَتِيعٌ وَوَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ فَلَمَّا مَرَرْنَا سَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلَّمُ بْنُ جَثَامَةَ فَقَتَلَهُ بِشَيْءٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمَتِيعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ نَزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

(۲۴۳۷۸) حضرت عبداللہ بن ابی حذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ”اصم“ نامی جگہ کی طرف بھیجا میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا جس میں حضرت ابو قتادہ بن حارث ربیع رضی اللہ عنہ اور محلم بن جثامہ بھی شامل تھے جب ہم ”بطن اصم“ میں پہنچے تو عامر اشجعی اپنے کچھ اونٹ لے کر ہمارے پاس سے گذرا، اس کے ساتھ کچھ سامان اور دودھ کا

مشکیزہ بھی تھا، اس نے گذرتے ہوئے ہمیں سلام کیا جس پر ہم نے اپنے ہاتھ روک لیے لیکن حکم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، دراصل ان دونوں کے درمیان پرانی رنجش چلی آ رہی تھی، حکم نے اسے قتل کر کے اس کے اوٹ اور سامان پر قبضہ کر لیا، ہم لوگوں نے واپس آ کر نبی ﷺ کو اس واقعے سے آگاہ کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اے اہل ایمان! جب تم زمین پر سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ مت کہا کرو کہ تو مسلمان نہیں ہے“.....

(۲۷۲۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَذَرٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُهُ فِي صَدَاقِهَا فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَ قَالَ قُلْتُ مَا بَنَيْ دِرْهَمٍ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ الدَّرَاهِمَ مِنْ وَادِيكُمْ هَذَا مَا زِدْتُمْ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيَكُمْ قَالَ فَمَكْنْتُ ثُمَّ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي سَرِيَّةٍ بَعَثَهَا نَحْوُ نَجْدٍ فَقَالَ اخْرُجْ فِي هَذِهِ السَّرِيَّةِ لَعَلَّكَ أَنْ تُصِيبَ شَيْئًا فَأَنْقَلِكُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا الْحَاضِرَ مُمَسِّينَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَتْ فَحَمَةُ الْعِشَاءِ بَعَثْنَا امِيرَنَا رَجُلَيْنِ رَجُلَيْنِ قَالَ فَاحْطَنَّا بِالْعُسْكَرِ وَقَالَ إِذَا كَبُرْتُ وَحَمَلْتُ فَكَبِّرُوا وَاحْمِلُوا وَقَالَ حِينَ بَعَثْنَا رَجُلَيْنِ لَا تَفْتَرِقَا وَلَا تَسْلُكَا وَاحِدًا مِنْكُمَا عَنْ خَيْرِ صَاحِبِهِ فَلَا أَجْدُهُ عِنْدَهُ وَلَا تُمَعِنُوا فِي الطَّلَبِ قَالَ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَحْمِلَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْحَاضِرِ صَرَخَ يَا خَضْرَاءُ فَقَالْتُ بَأَنَّا سَنُصِيبُ مِنْهُمْ خَضْرَاءَ قَالَ فَلَمَّا اعْتَمْنَا كَبُرَ امِيرُنَا وَحَمَلَ وَكَبُرْنَا وَحَمَلْنَا قَالَ فَمَرَّ بِي رَجُلٌ فِي يَدِهِ السَّيْفُ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ لِي صَاحِبِي إِنَّ امِيرَنَا قَدْ عَاهَدَ إِلَيْنَا أَنْ لَا نُمَعِنَ فِي الطَّلَبِ فَارْجِعْ فَلَمَّا رَأَيْتُ إِلَّا أَنْ اتَّبَعَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَتَرْجِعَنَّ أَوْ لَأَرْجِعَنَّ إِلَيْهِ وَلَأُخْبِرَنَّكَ أَنَّكَ أَبَيْتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَتَّبِعَنَّه قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا ذَنُوتُ مِنْهُ رَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ عَلَى جُرَيْدَاءٍ مَتْنِيهِ فَوَقَعَ فَقَالَ ادْنُ يَا مُسْلِمُ إِلَى الْجَنَّةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ لَا أَذْنُو إِلَيْهِ وَرَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَاتَّبَعْتُهُ رَمَانِي بِالسَّيْفِ فَأَخْطَأَنِي وَأَخَذْتُ السَّيْفَ فَقَتَلْتُهُ وَاحْتَرَزْتُ بِهِ رَأْسَهُ وَشَدَدْنَا نَعْمًا كَثِيرَةً وَغَنَمًا قَالَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا قَالَ فَأَصْبَحْتُ فَإِذَا بَعِيرِي مَقْطُورٌ بِهِ بَعِيرٌ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ شَابَّةٌ قَالَ فَجَعَلْتُ تَلْتَفِتُ خَلْفَهَا فَتَكْبُرُ فَقُلْتُ لَهَا إِلَى أَيْنَ تَلْتَفِتِينَ قَالَتْ إِلَى رَجُلٍ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ حَيًّا خَالَطَكُمُ قَالَ قُلْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ صَاحِبِي الَّذِي قَتَلْتُ قَدْ وَاللَّهِ قَتَلْتُهُ وَهَذَا سَيْفُهُ وَهُوَ مُعَلَّقٌ بِقَتَبِ الْبَعِيرِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ قَالَ وَغِمْدُ السَّيْفِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُعَلَّقٌ بِقَتَبِ بَعِيرٍ مَا فَلَمَّا قُلْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ قَدْ نَوَيْتُ هَذَا الْغِمْدَ فَنُشِمُهُ فِيهِ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا قَالَ فَأَخَذْتُهُ فَنُشِمْتُهُ فِيهِ فَلَطَقَهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ بَكَتُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي مِنْ ذَلِكَ النَّعَمِ الَّذِي قَدِمْنَا بِهِ

(۲۳۳۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مہر کی ادائیگی میں ان سے مدد کی درخواست کی، نبی ﷺ نے پوچھا تم نے اس کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ میں نے عرض کیا دوسو

درہم نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس وادی سے دراہم ننگریوں کی طرح اٹھا رہے ہوتے تب بھی تمہیں اتنا زیادہ مہر مقرر نہیں کرنا چاہیے تھا میرے پاس تو اس وقت تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور نجد کی طرف جانے والے ایک دستے میں شامل کر کے مجھے بھی وہاں بھیج دیا اور فرمایا کہ اس دستے کے ساتھ جاؤ شاید تمہیں کچھ مل جائے اور وہ میں تم ہی کو انعام میں دے دوں چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور شام کے وقت شہر کے قریب پہنچ گئے جب رات کی سیاہی دور ہو گئی (اور چاندنا ہو گیا) تو ہمارے امیر نے ہمیں دودو آدمی کر کے بھیجنا شروع کر دیا ہم نے لشکر کو گھیر لیا ہمارے امیر نے کہا تھا کہ جب میں تکبیر کہہ کر حملہ کروں تو تم بھی تکبیر کہہ کر حملہ کر دینا ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا اور میں تم میں سے ہر ایک سے اس کے ساتھی کے متعلق پوچھوں گا یہ نہ ہو کہ وہ مجھے اپنے ساتھی کے پاس نہ ملے اور دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے بہت زیادہ آگے نہ بڑھ جانا۔

جب ہم نے حملے کا ارادہ کیا تو میں نے شہر سے ایک آدمی کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا اے شادابی! میں نے اس سے یہ قال لی کہ ہمیں ان کی جانب سے شادابی نصیب ہوگی رات گہری ہوئی تو ہمارے امیر نے تکبیر کہہ کر حملہ کر دیا اس کے پیچھے ہم نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کر دیا اچانک میرے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی میں اس کے پیچھے لپکا تو میرا ساتھی کہنے لگا کہ ہمارے امیر نے ہمیں یہ تلقین کی تھی کہ ہم دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے زیادہ آگے نہ بڑھیں اس لئے واپس آ جاؤ جب میں اس کا پیچھا کرنے سے باز نہ آیا تو اس نے کہا کہ بخدا تو تم واپس آ جاؤ ورنہ میں انہیں جا کر بتا دوں گا کہ تم نے ان کی بات نہیں مانی میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں اس کا پیچھا ضرور کروں گا اور میں اس کا پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے قریب پہنچ کر میں نے اس کی کمر پر ایک تیر مارا وہ گر پڑا اور کہنے لگا اے مسلمان! جنت کے قریب آ جا لیکن میں اس کے قریب نہیں گیا اور اسے دوسرا تیر بھی دے مارا اور اسے ڈھیلا کر دیا یہ دیکھ کر اس نے گھا کر اپنی تلوار مجھے دے ماری۔

لیکن اس کا نشانہ خطا گیا اور میں نے وہ تلوار پکڑ کر اسی سے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر قلم کر دیا چونکہ ہمارا حملہ بڑا شدید تھا (اس لئے دشمن بھاگ گیا) اور ہمیں بہت سے جانور اور بکریاں مال غنیمت میں ملیں اور ہم واپس روانہ ہو گئے۔

صبح ہوئی تو میرے اونٹ کے قریب ایک دوسرا اونٹ کھڑا تھا جس پر ایک خوبصورت جوان عورت سوار تھی وہ بار بار بڑی کثرت کے ساتھ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ تم کسے دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی کو تلاش کر رہی ہوں بخدا اگر وہ زندہ ہوتا تو وہ تمہیں آ پکڑتا میں سمجھ گیا کہ یہ اسی شخص کی بات کر رہی ہے جسے میں نے قتل کیا تھا چنانچہ میں نے اسے بتایا کہ اسے تو میں قتل کر چکا ہوں اور اس کی تلوار یہ ہے وہ تلوار میرے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی جبکہ تلوار کے نیام میں جو اس کے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا کچھ نہیں تھا جب میں نے اسے یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی کہ یہ نیام پکڑو اور اگر سچے ہو تو اس سے اندازہ کرو میں نے اس کے ہاتھ سے نیام پکڑا اور دونوں کا موازنہ کیا تو وہ ایک دوسرے کے برابر نکلے یہ دیکھ کر وہ عورت رونے لگی اور ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس واپس آ گئے تو نبی ﷺ نے ان جانوروں

میں سے مجھے بھی حصہ دیا جو ہم لے کر آئے تھے۔

حَدِيثُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ

[صححه ابن خزيمة: (۵۷۳). قال ابن حجر: رجاله ثقات. ورجح الدارقطني المرسَل. قال الألباني: ضعيف (ابو

داود: ۹۳۷). [انظر: ۲۴۴۱۷].

(۲۳۳۸۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ

بِلَالٍ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [صححه مسلم (۲۷۵)، وابن

خزيمة (۱۸۰، ۱۸۳)]. [انظر: ۲۴۴۰۱].

(۲۳۳۸۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۳۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ حَجَّ فَأَرْسَلَ إِلَى شَيْبَةَ

بْنِ عُمَرَ أَنْ افْتَحْ بَابَ الْكُعْبَةِ فَقَالَ عَلَى بَعْدِ اللَّهِ بِنِ عُمَرَ قَالَ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ هَلْ بَلَغَكَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْكُعْبَةَ فَمَخَّرَ خُرُوجَهُ فَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رِبَاحٍ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَةً

رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّائِرَتَيْنِ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۱۷/۵). [راجع: ۵۴۴۹].

(۲۳۳۸۲) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے

گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا

کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے

واپس آیا تو دیکھا کہ نبی ﷺ باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟

انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ [قال الترمذی: حسن

وَعَلَى خِمَارِ الْعِمَامَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثُمَّ دَعَا بِمُطَهَّرَةٍ بِالْإِدَاوَةِ [انظر: ۲۴۴۰۰]. [اخرجه عبد الرزاق (۷۳۴)].
قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف.

(۲۳۳۸۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کورعما پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۳۸۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ [اخرجه عبد الرزاق (۷۳۷)].
قال شعيب: من فعله وهذا اسناد قوى. [انظر: ۲۴۳۹۰، ۲۴۳۹۳، ۲۴۴۰۰].

(۲۳۳۸۹) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔
(۲۴۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹].
(۲۳۳۹۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ قَدْ غَلَقَهَا فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالًا مَاذَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكَ عُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستون اپنی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اور تین اپنے پیچھے چھوڑ کر نماز پڑھی، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار قبلہ کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاولَنِي وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ [راجع: ۲۴۳۸۶].

(۲۳۳۹۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا

(نبی ﷺ کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی ﷺ نے ایک پیارے مگلوایا، خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کے بغیر نماز پڑھادی۔

(۲۴۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ حِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخَفَيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹]۔

(۲۴۳۹۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا موزوں اور عمامے مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۲۹۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَّوْا طَوَافَهُمْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَفَعَلَ عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أُنْبِئَ بِدُخُولِهِ أَقْبَلَ يَرْكَبُ أَغْنَاقَ الرِّجَالِ فَدَخَلَ يَقْتَدِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَلِّقَاهُ عِنْدَ الْبَابِ خَارِجًا فَسَالَ بِلَالًا الْمُؤَدَّنَ كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ حَيًّا وَجْهِهُ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۴۳۸۲]۔

(۲۴۳۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن جب لوگ طواف اور سعی کر چکے تو نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کا علم نہ ہوسکا، جب انہیں اس کی خبر ملی تو وہ لوگوں کی گردنوں پر سوار ہوتے ہوئے نبی ﷺ کی اقتداء میں اندر داخل ہونے لگے تو نبی ﷺ سے ان کا آنا سامنا اس وقت ہوا جب نبی ﷺ باہر آ چکے تھے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نبی ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سامنے کا رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں، پھر کچھ دیر دعاء کر کے باہر نکل آئے۔

(۲۴۲۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءًا سُفْيَانُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ وَالْخِمَارِ [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۷۶/۱)۔ قال شعيب: صحيح رجاله ثقات فيه انقطاع]۔ [انظر: ۲۴۴۰۸، ۲۴۴۱۳، ۲۴۴۱۵]۔

(۲۴۳۹۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے مسح فرمایا۔

(۲۴۲۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَنْبَاءًا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رَاجِحٍ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ بَيْنَ السَّارِبَتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ سَجَدَتَيْنِ [راجع: ۲۴۳۸۲]۔

(۲۴۳۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور دیوار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعبَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعَ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۴۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور دیوار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادِ مَوْلَى عِيَّاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَوَجَدَهُ يَتَسَحَّرُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ

(۲۴۳۹۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو گھر کی مسجد میں سحری کرتے ہوئے پایا۔

(۲۴۳۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْدَاسٍ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ أَتَيْتُ لِقَاءَ رَجُلٍ غَلِيظٍ الشَّفَتَيْنِ أَوْ قَالَ ضَخْمِ الشَّفَتَيْنِ وَالْأَنْفِ إِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ سِلَاحٌ فَسَأَلُوهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ هَذَا السِّلَاحِ وَاسْتَصْلِحُوهُ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا بِلَالٌ

(۲۴۳۹۹) عمرو بن مرداس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا تو وہاں ایک آدمی نظر آیا جس کے ہونٹ بہت موٹے تھے اور اس کے سامنے اسلحہ تھا، لوگ اس سے پوچھ رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! یہ اسلحہ پکڑو اور اس سے اصلاح کا کام لو اور اس کے ذریعے راہ خدا میں جہاد کرو یہ بات نبی ﷺ نے فرمائی ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۴۴۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ قَاتِيَهُ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ [صححه

الحاکم (۱/۱۷۰). قال الألبانی: صحیح (ابوداؤد: ۱۵۳) قال شعب: صحیح اسنادہ ضعیف]. [راجع: ۲۴۳۸۸]

(۲۴۴۰۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کورعہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۴۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَنَّهُمَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ [راجع: ۲۴۳۸۱].

The Real Muslims Portal

بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ أَيْنَ صَلَّى فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ فَقَامَ مُعَاوِيَةَ فَصَلَّى بَيْنَهُمَا

(۲۳۳۰۶) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴.۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤِذِنُهُ بِصَلَاةِ الْعِدَّةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةَ بِلَالًا بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى قَضَاهُ الصُّبْحَ وَأَصْبَحَ جَدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ بَيْنَ أَذَانِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جَدًّا ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَصْبَحْتَ جَدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ قَرَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۵۷)]. قال شعيب: رجاله ثقات إلا أنه منقطع.]

(۲۳۳۰۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی اطاع دینے کے لئے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کچھ پوچھنے میں الجھا دیا، حتیٰ کہ روشنی ہونے لگی اور خوب روشنی پھیل گئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دینے گئے، اور مسلسل مطلع کرتے رہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے، تھوڑی دیر بعد خود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے کچھ پوچھنے لگی تھیں جس کی وجہ سے صبح ہونے لگی تھی، پھر آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں تاخیر فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فجر کی نیس پڑھ رہا تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت تو صبح خوب روشن ہو گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ روشنی پھیل جاتی تب بھی میں انہیں خوب سنوار کر اور خوبصورت کر کے ضرور پڑھتا۔

(۲۴۴.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۰۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴.۹) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْأَسَدِ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسَدِ قَالَا أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ بِلَالٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلَاةِ إِلَّا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَنْتَ فَلَا تُتَوَّبَ [هذا اسناد ضعیف. قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجه: ۷۱۵، الترمذی: ۱۹۸)]. قال شعيب: حسن بمجموع طرقه وشواهدہ. [انظر ما بعده].

(۲۳۳۰۹) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ إِلَّا فِي الْفَجْرِ [راجع ما قبلہ].

(۲۳۳۱۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لَشُعْبَةَ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْفَجْرِ وَلَهَابِي عَنْ الْعِشَاءِ فَقَالَ شُعْبَةُ وَاللَّهِ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَلَا ذَكَرَ إِلَّا إِسْنَادًا ضَعِيفًا قَالَ أَظُنُّ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَاهُ رَوَاهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ

(۲۳۳۱۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(۲۳۳۱۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ سَفِيَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَغْنِي ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُؤَقِّينَ وَالْخِمَارِ [صححه ابن خزيمة (۱۸۹)]. قال شعيب: صحيح.

(۲۴۴۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لِي فِي الْبَيْتِ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ كَثَّرَ لِي نَوَاحِيهِ

[صححه ابن خزيمة (۳۰۰۸). قال الألباني: صحيح (الترمذی: ۸۷۴)].

(۲۳۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھی بلکہ اس کے کونوں میں تکبیر کی ہے۔

(۲۴۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ أَبِي عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ [راجع: ۲۴۳۸۰].

(۲۳۳۱۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۴۱۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ قَالَ وَكُنْتُ شَابًا فَصَعِدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَيْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۴۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَأَتَاخَ يَعْنِي بِالْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ فَلَذَبَ بِأُتِيهِ بِهِ فَكَانَتْ أُمُّهُ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ يَخْرُجَ بِالسَّيْفِ مِنْ صُلَيْبِي فَلَذَعْتُهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُمَانُ وَأَسَامَةُ فَاجْأُوا الْبَابَ عَلَيْهِمْ مَلِيًّا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ رَجُلًا شَابًا قَوِيًّا فَجَادَتْ النَّاسَ فَبَدَرْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا فَأَتَيْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَتَسَمَّيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ

نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۱۹م) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ هُوَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَامْتَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ لَمَّا كُنُوا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ فَلَمَّا فَتَحَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَنَسِيتُ أَسْأَلُهُ كَمْ صَلَّى [سقط من المسموعة].

(۲۴۱۹م) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان البتہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

حَدِيثُ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ فَصَبَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ [راجع: ۱۹۱۴۲]

(۲۴۱۲۰م) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مؤمن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۱۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَتَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادُوا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوَاعِدًا لَمْ تَرَوْهُ فَقَالُوا وَمَا هُوَ أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُزْخِرْ حُرْنَا عَنِ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ ثُمَّ قَرَأَ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ وَقَالَ مَرَّةً

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ [راجع: ۱۹۱۴۳].

(۲۳۳۲۱) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! اللہ کا تم سے ایک وعدہ باقی ہے جو ابھی تک تم نے نہیں دیکھا، جنتی کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ اس کے جواب میں حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی اپنے پروردگار کی زیارت کر سکیں گے، بخدا! اللہ نے انہیں جنتی نعمتیں عطا کر رکھی ہوں گی، انہیں اس نعمت سے زیادہ محبوب کوئی نعمت نہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نیکیاں کیں، عمدہ بدلہ اور“ مزید اضافہ ہے۔“

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ صُهَيْبًا كَانَ يَكْنَىٰ أَبَا يَحْيَىٰ وَيَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْعَرَبِ وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ مَا لَكَ تَكْنَىٰ أَبَا يَحْيَىٰ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ وَتَقُولُ إِنَّكَ مِنَ الْعَرَبِ وَتُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ وَذَلِكَ سَرَفٌ فِي الْمَالِ فَقَالَ صُهَيْبٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَنِي أَبَا يَحْيَىٰ وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي النَّسَبِ فَإِنَّا رَجُلٌ مِنَ النَّبَرِ بْنِ قَاسِطٍ مِنَ أَهْلِ الْمُؤَصِّلِ وَلَكِنِّي سَبَيْتُ غُلَامًا صَغِيرًا قَدْ غَفَلْتُ أَهْلِي وَقَوْمِي وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ خَيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ فَذَلِكَ الَّذِي يَحْمِلُنِي عَلَىٰ أَنْ أُطْعِمَ الطَّعَامَ [اسناده ضعيف. قال البوصيري: هذا اسناد حسن. قال الألباني: حسن (ابن ماجة):

[۳۷۳۸]. [انظر: ۲۴۴۲۵].

(۲۳۳۲۲) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تم میں تین چیزیں نہ ہوتیں تو تم میں کوئی عیب نہ ہوتا، انہوں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ کیونکہ ہم نے تو کبھی آپ کو کسی چیز میں عیب نکالتے ہوئے دیکھا ہی نہیں، انہوں نے فرمایا ایک تو یہ کہ تم اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھتے ہو حالانکہ تمہارے یہاں کوئی اولاد ہی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ تم اپنی نسبت نمر بن قاسط کی طرف کرتے ہو جبکہ تمہاری زبان میں لکنت ہے، اور تم مال نہیں رکھتے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی نمر بن قاسط کی طرف میری نسبت تو یہ صحیح ہے کیونکہ میں ان ہی کا ایک فرد ہوں لیکن چونکہ میری رضاءت ”ایلہ“ میں ہوئی تھی، اس وجہ سے یہ لکنت پیدا ہو گئی اور باقی رہا مال تو کیا کبھی آپ نے مجھے ایسی جگہ خرچ کرتے ہوئے دیکھا ہے جو ناحق ہو۔

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لَا أَفْهَمُهُ وَلَا يُخْبِرُنَا بِهِ قَالَ

أَلْطَمْتُمْ لِي قُلْنَا نَعَمْ قَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ مَنْ يَكْفِيءُ هَؤُلَاءِ أَوْ مَنْ يَقُومُ لَهُؤُلَاءِ أَوْ غَيْرَهَا مِنَ الْكَلَامِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ اخْتَرْ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ نُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ الْجُوعَ أَوْ الْمَوْتَ فَاسْتَشَارَ قَوْمُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ فَكُلُّ ذَلِكَ إِلَيْكَ خَرْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانُوا إِذَا قَرَعُوا قَرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ رَبِّ أَمَّا عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلَا أَوْ الْجُوعَ فَلَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ فَسَلِّطْ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فَهَمْسِي الَّذِي تَرَوْنَ أَنِّي أَقُولُ اللَّهُمَّ بِكَ أَقْبِلْ وَبِكَ أَصُولُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۱۹۱۴۱].

(۲۳۲۳۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی ﷺ کے ہونٹ ہلتے رہتے تھے، اس سے پہلے کبھی آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا تھا، بعد میں فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک پیغمبر تھے، انہیں اپنی امت کی تعداد پر اطمینان اور خوشی ہوئی اور ان کے منہ سے یہ جملہ نکل گیا کہ یہ لوگ کبھی شکست نہیں کھا سکتے، اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی طرف وحی بھیجی اور انہیں تین میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ یا تو ان پر کسی دشمن کو مسلط کر دوں جو ان کا خون بہائے، یا بھوک کو مسلط کر دوں یا موت کو؟ وہ کہنے لگے کہ قتل اور بھوک کی تو ہم میں طاقت نہیں ہے، البتہ موت ہم پر مسلط کر دی جائے، نبی ﷺ نے فرمایا صرف تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، اس لئے اب میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے چلے کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قتل کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ اللَّهُمَّ بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَقْبِلُ [راجع: ۱۹۱۴۱].

(۲۳۲۳۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دشمن سے آمنا سامنا ہونے پر نبی ﷺ یہ دعاء کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے چلے کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قتل کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَقَالَ لِعُمَرَ أَمَّا قَوْلُكَ اكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَانِي أَبَا يَعْنِي فَأَمَّا قَوْلُكَ لِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ أَوْ الَّذِي يَطْعَمُونَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۴۲۲].

(۲۳۲۳۵) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی کھانے میں اسراف کی بات تو نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔

(۲۴۴۲۶) حَدَّثَنَا The Real Muslims Portal عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ بَيَّنَّا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ مَعَ أَصْحَابِهِ إِذْ ضَحِكَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِمَّ تَضْحَكُ قَالَ عَجِبْتُ لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ إِنْ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِدَ اللَّهَ وَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ قَصَبَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرُهُ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنُ [راجع: ۱۹۱۴۲].

(۲۴۴۲۶) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مسکرائے گئے، پھر فرمایا تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۴۲۷) وَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَيْضًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ هَذَا اللَّفْظُ بِعَيْنِهِ وَأَرَاهُ وَهَمَّ هَذَا لَفْظُ حَمَادٍ وَقَدْ حَدَّثَنَا قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ نَحْوًا مِنْ لَفْظِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَذَلِكَ مِنْ كِتَابِهِ قَرَأَهُ عَلَيْنَا

(۲۴۴۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ سِنًى وَخَضِرَ أَجْلِي فَأَذْفَعُ إِلَيْ غُلَامًا فَلَمَّا عَلَّمَهُ السُّحْرَ قَدَفَعَ إِلَيْهِ غُلَامًا فَكَانَ يُعَلِّمُهُ السُّحْرَ وَكَانَ بَيْنَ السَّاحِرِ وَبَيْنَ الْمَلِكِ رَاهِبٌ فَآتَى الْغُلَامُ عَلَى الرَّاهِبِ فَسَمِعَ مِنْ كَلَامِهِ فَأَعْجَبَهُ نَحْوُهُ وَكَلَامُهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرْبَهُ وَقَالَ مَا حَبَسَكَ وَإِذَا أَتَى أَهْلَهُ ضَرْبُهُ وَقَالُوا مَا حَبَسَكَ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا أَرَادَ السَّاحِرُ أَنْ يَضْرِبَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا أَرَادَ أَهْلَكَ أَنْ يَضْرِبُوكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ وَقَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى دَابَّةٍ فُطِيعَةٍ عَظِيمَةٍ وَقَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَجُوزُوا فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ أَمْرَ الرَّاهِبِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ أَمْ أَمْرُ السَّاحِرِ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ وَأَرْضَنِي لَكَ مِنَ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَجُوزَ النَّاسُ وَرَمَاهَا فَفَقَّتْهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَخْبَرَ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ أَيُّ بَنَى أَنْتَ الْفَضْلُ مِنِّي وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي لِي إِنْ أَبْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلُّ عَلَى فَكَانَ الْغُلَامُ يَبْرَأُ الْاُكْمَةَ وَسَائِرَ الْأَدْوَاءِ وَيَشْفِيهِمْ وَكَانَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ فَعَمِيَ فَسَمِعَ بِهِ فَاتَاهُ بِهِدَابًا كَثِيرَةً فَقَالَ أَشْفِينِي وَلَكَ مَا هَاهُنَا أَجْمَعُ فَقَالَ مَا أَشْفِينِي أَنَا أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِهِ فَدَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمَنَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ ثُمَّ أَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ مِنْهُ نَحْوُ مَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ يَا فُلَانُ مَا أَشْفَاكَ فَقَالَ يَا فُلَانُ اللَّهُ قَالَ أَوَلَيْكَ رَبٌّ

غَيْرِي قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَيْ بُنَى قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ أَنْ تَبْرَأَ
الْأَكْمَةَ وَالْبَرَصَ وَهَذِهِ الدُّوَاءُ قَالَ مَا أَشْفَى أَنَا أَحَدًا مَا يَشْفِي غَيْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَا قَالَ لَا قَالَ أَوْلَكَ
رَبٌّ غَيْرِي قَالَ نَعَمْ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ أَيضًا بِالْعَذَابِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَأَتَى
بِالرَّاهِبِ فَقَالَ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ وَقَالَ لِلْعُمَى ارْجِعْ
عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ لِلْغُلَامِ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ
فَأَبَى فَبَعَثَ بِهِ مَعَ نَفَرٍ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِذَا بَلَغْتُمْ ذُرُوتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَهَذِهِهُ مِنْ قَوْفِهِ
فَذَهَبُوا بِهِ فَلَمَّا عَلَوْا بِهِ الْجَبَلَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَزَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَذَهَبُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ
الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَعَثَهُ مَعَ نَفَرٍ
فِي قُرُوفٍ فَقَالَ إِذَا لَحِجْتُمْ بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَعَرِّقُوهُ فَلَحَجُّوا بِهِ الْبَحْرَ فَقَالَ الْغُلَامُ اللَّهُمَّ
اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَعَرِّقُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ فَإِنْ أَنْتَ فَعَلْتَ مَا
أَمْرُكَ بِهِ قَتَلْتَنِي وَإِلَّا فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ قَتْلِي قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ ثُمَّ تَصْلُبُنِي عَلَى
جِدْعٍ فَتَأْخُذُ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَفَعَلَ وَوَضَعَ
السَّهْمَ فِي كَيْدِ قَوْمِهِ ثُمَّ رَمَى فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى
مَوْضِعِ السَّهْمِ وَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنًا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحَذَرُ فَقَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ
قَدْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَأَمَرَ بِأَقْفَاهِ السُّكَّكِ فَخُذِّدَتْ فِيهَا الْأَخْدُودُ وَأُضْرِمَتْ فِيهَا النَّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ رَجَعَ
عَنْ دِينِهِ فَذَعُوهُ وَإِلَّا فَأَقْدِمُوهُ فِيهَا قَالَ فَكَانُوا يَتَعَادُونَ فِيهَا وَيَتَذَافَعُونَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ بَابِي لَهَا تَرْصُعَةٌ
فَكَانَتْهَا تَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِي النَّارِ فَقَالَ الصَّبِيُّ يَا أُمَّهُ اضْبِرِّي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ [صححه مسلم (۳۰۰۵)]

وابن حبان (۸۷۳)۔

(۲۳۲۸) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا آخری وقت قریب آ رہا ہے تو آپ میرے پاس ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے اس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا، اور وہ اسے جادو سکھانے لگا، اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب وہ بھی جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گذرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (دیر سے آنے کی وجہ سے) جادوگر اس لڑکے کو مارتا، اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب

نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کے لئے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔

اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جانا چاہوں گا کہ جادوگر کا کام اللہ کو زیادہ پسند ہے یا راہب کا؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ! اگر تجھے جادوگر کے معاملے سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ (یہاں راستہ سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو میرے متعلق کسی کو نہ بتانا، وہ لڑکا پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کی ہر بیماری کا علاج کر دیتا تھا، بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا، اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی؟ اس نے کہا میرے رب نے، اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفاء نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آ رہے منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آ رہے رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیا (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔

چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے، اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا، اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرے جس طرح میں تجھے حکم دوں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکا دو پھر میرے ترکش سے ایک تیر پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھو اور پھر کہو: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو، چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کینٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا یہ دیکھتے ہی سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا چنانچہ خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوادوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اماں جان! صبر کیجئے کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں

(۲۴۴۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْفَلَکَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْهَى أَنْ يُتْبَذَ الثَّمَرُ وَالزَّرِيبُ جَمِيعًا وَقَالَ انْبِذْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَحْدَهُ [اخرجه الحمیدی (۳۵۶)۔ قال شعب:

صحیح لغیرہ و هذا اسناد حسن۔

(۲۳۳۲۹) معبد بن کعب اپنی والدہ سے ”جنہوں نے دو قبلوں کی طرف رخ کر کے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رکھی تھی“ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کھجور اور کشمش ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بنایا کرو۔

(۲۴۴۳۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ أُمَّ مَبَشَّرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا أَبَى يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُ إِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي أَكَلْتُ مَعَكَ بِخَيْرٍ وَكَانَ ابْنُهَا مَاتَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ غَيْرَهُ هَذَا أَوَانُ قُطْعِ أَبْهَرَى [قال الألبانی: صحيح الاسناد (ابو داود: ۴۵۱۴). قال شعيب، رجاله ثقات].

(۲۳۳۳۰) عبد اللہ بن کعب اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض الوفا میں ام مبشر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ اپنے حوالے سے کسے مجھم قرار دیتے ہیں؟ میں تو اسی کھانے کو مجھم قرار دیتی ہوں جو خیر میں آپ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے تناول فرمایا تھا، دراصل ان کا بیٹا نبی ﷺ سے پہلے فوت ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز کو مجھم قرار نہیں دیتا، اس وقت ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میری رگیں کٹ رہی ہوں۔

مُسْنَدُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۲۴۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ وَكَانَ عَامِلًا لِمُعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ فَأَصِيبَ ابْنُ عَمِّ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ فَضَالَةُ وَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى وَارَاهُ فَلَمَّا سَوَيْنَا عَلَيْهِ حُفْرَتَهُ قَالَ أَحْفُوا عَنْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [صححه مسلم (۹۶۸)]. [انظر: ۲۴۴۳۳، ۲۴۴۵۹].

(۲۳۳۳۱) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقام ”درب“ کے عامل تھے، ہمارا ایک چچا زاد بھائی اس دوران شہید ہو گیا، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے، جب اس کا جسم مٹی سے چھپ گیا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کی قبر برابر کر دی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ فَصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ كَانَ بِصَوْمِهِ قَدْ عَا يَنَاءٌ فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ قِفْتُ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۱۶۷۵)]. قال شعيب: صحيح ولكن هذا الاسناد منقطع.]

(۲۴۴۳۴) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوا دیا اور اسے نوش فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے تی آگئی تھی۔

(۲۴۴۳۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ شُفَّيٍّ الْهُمْدَانِيُّ قَالَ غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَعَلَى ذَلِكَ الْجَيْشِ فَصَّالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فَصَّالَةُ خَفَّفُوا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [راجع: ۲۴۴۳۱]۔

(۲۴۴۳۶) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانٍ وَحَمِيدُ بْنُ هَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَصَّالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا تُمْ دَعَاَهُ فَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالنَّعَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ بَمَا شَاءَ [صححه ابن خزيمة: (۷۱۰)، والحاكم (۲۳۰/۱)، وابن حبان (۱۹۶۰)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۴۸۱، الترمذی: ۳۴۷۷، النسائی: ۴۴/۳)۔

(۲۴۴۳۸) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود پڑھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جلد بازی سے کام لیا، پھر اسے بلایا اور اسے اور دوسروں سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ لے تو پہلے اپنے رب کی تعریف و ثناء کرے، پھر نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھے اس کے بعد جو چاہے دعاء مانگے۔

(۲۴۴۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانٍ وَحَمِيدُ بْنُ هَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَصَّالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ قَامَتِهِمْ

فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخِصَاصَةِ وَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ إِنَّ هَؤُلَاءِ مَجَانِبُ فَإِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ أَنْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَأَحْبَبْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ تَزِدَادُونَ حَاجَةً وَقَالَتْ قَالَتْ فَضَالَةٌ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ [صححه ابن حبان (۷۲۴). قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۳۶۸)].

(۲۳۳۳۵) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو کچھ لوگ جو ”اصحاب صفہ“ میں سے ہوتے تھے ”بھوک کی وجہ سے کھڑے کھڑے گر جاتے تھے اور دیہاتی لوگ کہتے تھے کہ یہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے ”اس حال میں کہ ان کی طرف متوجہ ہوتے“ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ اللہ کے یہاں تمہارے لئے کیا نعمتیں ہیں تو تمہاری خواہش ہوتی کہ تمہارے اس فقر و فاقہ میں مزید اضافہ کر دیا جائے ان دنوں میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

(۲۴۴۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهِيْعةَ قَالَا اُنْبَاَنَا أَبُو هَانِءٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اُبَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ تَبَاعُ وَهِيَ مِنَ الْغَنَائِمِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهَبِ الَّذِي فِي الْفَلَادَةِ فَنَزَعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهَبُ بِاللَّهَبِ وَزْنَا يَوْزَنَ [صححه مسلم (۱۰۹۱)]

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جواہرات لگے ہوئے تھے یہ مال غنیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِءٌ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ [صححه ابن حبان (۴۹۷) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۰۵)] [انظر: ۲۴۴۳۹، ۲۴۴۴۸، ۲۴۴۴۳]

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۳۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيُّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِءٌ الْخَوْلَائِيُّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْكَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَبِ بَعَثَ عَلَيْهَا قَالَ حَيُّوَةُ يَقُولُ رِبَاطٌ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [انظر: ۲۴۴۴۰، ۲۴۴۴۹، ۲۴۴۴۳]

(۲۳۳۳۸) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔

(٢٤٤٣٩) وَحَدَّثَنَا الطَّالِقَانِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ عَلَى الْكُفَّيرِ [راجع: ٢٤٤٣٧].

(۲۳۳۹) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(٢٤٤٤.) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنَابِيُّ مِثْلَهُ [راجع: ٢٤٤٣٨].

(۲۴۴۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٤٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمَّرُوهُ مِنْ مَالِكِ الْجَنَابِيِّ حَدَّثَهُ فَضَالَهُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ فَارِقَ الْجَمَاعَةِ وَعَصَى إِمَامَهُ وَمَاتَ غَاصِبًا وَأُمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقِيَ لَمَاتَ وَأَمْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ كَفَّهَا مُؤْنَةُ الدُّنْيَا فَكَبَّرَتْ بَعْدَهُ فَلَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ وَثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ نَازَعَ اللَّهَ عِزًّا وَجَلَّ رِذَائُهُ لِإِنَّ رِذَائَهُ الْكِبَرِيَاءُ وَإِذَا رَهُ الْعِزَّةُ وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ [صححه ابن حبان (٤٥٥٩)، والحاكم (١١٩/١)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۳۳۳) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمیوں کے متعلق کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو جماعت سے جدا ہو جائے، اپنے امام کی نافرمانی کرے اور اسی حال میں فوت ہو جائے، دوسرے وہ باندی یا غلام جو اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے اور اسی بھگوڑے پن کے زمانے میں مر جائے، اور تیسرے وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو، وہ اس کی تمام دنیوی ضروریات میں اس کی کفایت کرنا ہو اور وہ اس کے پیچھے دور جاہلیت کی طرح اپنی جنسائی نمائش کرنے لگے، ان کے متعلق کچھ نہ پوچھو اور تین آدمی اور ہیں، ان کے متعلق بھی کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو اللہ سے اس کی چادر لینے میں جھگڑا کرے کہ اللہ کی اوپر کی چادر ”کبریائی“ ہے اور نیچے کی چادر عزت“ ہے دوسرا وہ آدمی جو اللہ کے کاموں میں شک کرے اور تیسرا اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والا۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٌ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ لُقْصَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَالًا وَلَقَعَ [صحيحه ابن حبان (٧٠٥) والحاكم (٣٤/١) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ٢٣٤٩).]

(۲۳۳۳۲) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کے لئے خوشخبری ہے

جسے اسلام کی طرف ہدایت ملی گئی اور اس کی حد تک عالم کائنات خداوند والہ کی طرف سے

مسند الانصار ۱۰۳۳ مسلمان احمد بن حنبل رحمہ اللہ

(۲۴۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمْرَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَا أَنْبَأَنَا أَبُو هَانِيءٌ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْكَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۳) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔
(۲۴۴۴۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَذْكُرُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُخَبَّرٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيْقَ يَدِ السَّارِقِ فِي الْعُنُقِ أَمِنْ السَّنَةِ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِي بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَكَانَ فَضَالَ مَعْنً بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ [قال الترمذی: حسن غریب. وقال ابن العریبی: لو ثبت لكان حسناً صحيحاً، لكنه لم يثبت وقد اعله النسائي، والزيلعي. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۴۴۱۱، ابن ماجه: ۲۵۸۷، الترمذی: ۱۴۴۷، النسائي: ۹۲/۸)].

(۲۳۳۳۳) عبدالرحمن بن حمریز کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا، نبی ﷺ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر حکم دیا تو اسے اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا، حضرت فضالہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے تھے۔
(۲۴۴۴۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ شَيْئًا قَالِ أَيْ شَيْءٍ كَانَ عَنْدهُ قُلْتُ حَدِيثُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي تَعْلِيْقِ الْيَدِ فَقَالَ لَا حَدَّثَنَا بِهِ عَفَّانٌ عَنْهُ
(۲۳۳۳۵) امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کیا آپ نے عمر بن علی مقدی سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ اس کے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کی حدیث جو چور کا ہاتھ گلے میں لٹکانے سے متعلق ہے انہوں نے فرمایا نہیں یہ حدیث ہم سے عفان نے بیان کی ہے۔

(۲۴۴۴۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّلَقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ أَهْدُ أَذْنَا إِلَى الرَّجُلِ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ [صححه الحاكم (۱/۵۷۰). قال البوصیری: هذا اسناد حسن. قال الألبانی: ضعيف (۱۳۴۰)]. [انظر: ۲۴۴۵۶].

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔
(۲۴۴۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ

فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَدَعَا بِشُرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ قَسَيْتُ [انظر: ۲۴۴۶۳، ۲۴۴۶۶].

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے پی آگئی تھی۔

(۲۴۴۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لُهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَبِيرِ [راجع: ۲۴۴۳۷].

(۱۳۳۳۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانٍ وَالْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ الْجَنِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْبُوبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حَيَّوَةُ يَقُولُ رِبَاطٌ أَوْ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔ (۲۴۴۵۰) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُنْعَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَاطِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْمُو عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فَتَنَةَ الْقَبْرِ [صححه ابن حبان (۴۶۲۴)، والحاكم (۱۴۴/۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۵۰۰، الترمذی: (۱۶۲۱)]. [انظر: ۲۴۴۵۴].

(۲۳۳۵۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بھر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۱) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ لِلَّهِ أَوْ قَالَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: (۱۶۲۱)]. [انظر: ۲۴۴۶۵].

(۲۳۳۵۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حق تعالیٰ مجاہد کو ہے جو اللہ کے

اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۵۲) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّغِيَةِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ لُصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ نُورًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ذَلِكَ فَإِنَّ رَجُلًا يَنْتَفُونَ الشَّيْبَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَنْتَفِ نُوْرَهُ

(۲۴۴۵۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے باعث نور ہوگی ایک شخص نے عرض کیا کہ کچھ لوگ اپنے سفید بالوں کو نوچ لیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا نور لوچنا چاہتا ہے وہ ایسا ہی کرے۔

(۲۴۴۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّجِيبِيُّ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ عَنْ لُصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۴۵۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان جب تک اللہ سے استغفار کرتا ہے اس وقت تک اللہ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۴۴۵۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ لُصَالَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُهُ حَتَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُوكَلِي فَتْنَةَ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۴۵۰]

(۲۴۴۵۴) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نام اعمال بند ہو کر سر بہر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۵) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ لُصَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَجَهَدَ بِالظُّهْرِ جَهْدًا شَدِيدًا فَشَكُّوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَظْهَرُهُمْ مِنَ الْجَهْدِ فَتَحَيْنَ بِهِمْ مَضِيقًا فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ لَقَالَ مَرُّوا بِسَمِ اللَّهِ فَمَرَّ النَّاسُ عَلَيْهِ يَظْهَرُهُمْ فَجَعَلَ يَنْفُخُ يَظْهَرُهُمْ اللَّهُمَّ احْمِلْ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِكَ إِنَّكَ تَحْمِلُ عَلَى الْقَوِي وَالضَّعِيفِ وَعَلَى الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَالَ لَمَّا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى جَعَلَتْ تَنَارِعُنَا أَرَمَتْهَا قَالَ لُصَالَةَ هَذِهِ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوِي وَالضَّعِيفِ لَمَّا بَالَ الرُّطْبُ وَالْيَابِسُ لَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ غَزَوْنَا غَزْوَةَ قَبْرُسَ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَأَيْتُ السُّفْنَ فِي الْبَحْرِ وَمَا

يَدْخُلُ فِيهَا عَرَفْتُ دَعْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۳۵۵) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے سوار یوں کے معاملے میں بڑی مشکلات پیش آ رہی تھیں لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی نبی ﷺ نے ان سوار یوں میں ایک چکر لگایا پھر لوگوں سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر میرے آگے سے گزر دو لوگ نبی ﷺ کے سامنے سے اپنی سوار یوں کو گزارنے لگے اور نبی ﷺ ان کی پشت پر دم کرنے لگے ”اے اللہ! ان پر اپنی راہ میں نکلنے والوں کو سوار فرما“ بیشک تو طاقت اور کمزور پر خشک اور تر پر سمندر اور خشکی ہر جگہ سوار کرنے پر قادر ہے۔“ اس دعا کی برکت تھی کہ شہر تک پہنچتے پہنچتے سواری کے جانور اس قدر چست ہو گئے کہ ہمارے ہاتھوں سے اپنی لگائیں چھڑانے لگے۔

حضرت فضالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ طاقتور اور کمزور کے متعلق نبی ﷺ کی دعا تو یہاں پوری ہو گئی جہاں تک خشک اور تر کا تعلق ہے تو جب ہم شام پہنچے اور سمندر میں جزیرہ قبرص کا غزوہ لڑا تو میں نے کشتیوں کو سمندر میں دیکھا کہ وہ سمندر میں ڈوبنے سے محفوظ ہیں یہ نبی ﷺ کی دعا تھی اور میں سمجھ گیا تھا۔

(۲۴۴۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزَائِعِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلَى كُضَّالَةَ عَنْ كُضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدُّ أَذْنًا لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَمِيَّةِ إِلَى قَمِيَّتِهِ [راجع: ۲۴۴۴۶]۔

(۲۳۳۵۶) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

(۲۴۴۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْثَمَ عَنِ الْأَشْيَاحِ عَنْ كُضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقِيَّةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَرْفِي بِهَا مَنْ بَدَأَ لِي قَالَ قُلْ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَوَاتِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ كَمَا أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ عَلَيْنَا فِي الْأَرْضِ اللَّهُمَّ رَبِّ الطَّيِّبِينَ اغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا وَتَزَلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى مَا بَفَلَانٍ مِنْ شَكْوَى قَبِيرٍ قَالَ وَقُلْ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَعَوَّذْ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۳۵۷) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک جھاڑ پھونک کا عمل سکھایا اور مجھے اجازت دے دی کہ اس کے ذریعے جسے مناسب سمجھوں جھاڑ سکتا ہوں نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا یوں کہا کرو ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے تیرا نام مقدس ہے تیرا حکم زمین آسمان میں چلتا ہے اے اللہ! جس طرح تیرا حکم آسمان میں چلتا ہے اسی طرح زمین میں ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اے پاکیزہ لوگوں کے رب اللہ! ہماری لغزشات گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما اپنی رحمت نازل فرما اور فلاں آدمی جس تکلیف کا شکار ہے اے اللہ! اسے شفاء عطا فرما کہ وہ تندرست ہو جائے“ تم تیس مرتبہ یہ معوذتین پڑھو۔

(۲۴۴۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا لَيْثٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانَءُ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُجَاهِدِ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۹۳۴)]. [انظر: ۲۴۴۶۷].

(۲۳۳۵۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۴۵۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَمَرَ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَسَوَّيْتُ بَارِضِ الرُّومِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَوُّوا قُبُورَكُمْ بِاللَّارِضِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۳۳۵۹) ابوعلی ہمدانی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے انہوں نے حکم دیا کہ مسلمانوں کی قبروں کو برابر رکھا جائے اور فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَفْقِسُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی ﷺ نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّلَيْدِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخُو سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَفْقِسُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی ﷺ نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۴۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَيُونُسُ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هَاشِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو شُجَاعٍ وَقَالَ يُونُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ أَبِي شُجَاعٍ الْهَمِيرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ يُونُسُ الْمَعَارِفِيُّ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اشْتَرَيْتُ فَلَادَةً يَوْمَ فَتَحِ خَيْبَرَ بِائْتِي عَشَرَ دِينَارًا فَبِهَا ذَهَبُ

وَحَزَرَ فَقَضَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ الثُّنَى عَشَرَ دِينَارًا فَلَذَكْرُثُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا بُدَّ أَيْ حَتَّى تَفْصَلَ [صححه مسلم (۱۵۹۱)].

(۲۳۳۶۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح خیبر کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوئے تھے میں نے انہیں ہار سے الگ کیا تو اس میں سے بارہ دینار سے زیادہ مالیت کا سونا نکل آیا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تک اسے جدا نہ کر لیا جائے آگے فروخت نہ کیا جائے۔

(۲۴۶۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى نُجَيْبٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ كُضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَافِلَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ كَانَ بِصُومَةٍ قَالَ قَدْ عَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ فَقُلْنَا لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ هَذَا الْيَوْمُ كُنْتُ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي قَسْتُ [راجع: ۲۴۴۴۷].

(۲۳۳۶۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے پی آگئی تھی۔

(۲۴۶۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانَءُ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّ كُضَّالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعَبَّادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَّغَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ فَيَقْبَلُ رَجُلَانِ فَيُؤَمَّرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ فَيَلْتَمِسُ أَحَدُهُمَا يَقُولُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ اسْمُهُ رُدُّوهُ كَبِرُودُهُ فَيَقَالُ لَهُ لِمَ التَّمَتُّ يَعْنِي يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَدْخِلَنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ يَقُولُ لَقَدْ أَغْطَانِي رَبِّي عِزٌّ وَجَلٌّ حَتَّى لَوْ آتَى أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۱۷۹].

(۲۳۳۶۳) حضرت فضالہ بن عبید اللہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی ﷺ جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر

بشاشت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۴۴۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبِيبُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَانٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۱]۔

(۲۳۳۶۵) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو راہِ خدا میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ صَالِمًا لِقَاءَ قَانَطَرٍ [راجع: ۲۴۴۴۷]۔

(۲۳۳۶۶) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی آئی تو انہوں نے روزہ ختم کر دیا۔
(۲۴۴۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حُمَيْدِ أَبِي هَانٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا أُخْبِرُكُمْ مِنْ الْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَأَمْرِهِ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۸]۔

(۲۳۳۶۷) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔
(۲۴۴۶۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْشُ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْبَرٍ نَبَايَعُ الْيَهُودَ الْأَوَّلِيَّةَ اللَّهَبَ بِالْذِّبَارِزِينَ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعُوا اللَّهَبَ بِاللَّهَبِ إِلَّا وَزَنًا يَوْزَنُ

(۲۳۳۶۸) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جواہرات لگے ہوئے تھے یہ مال غنیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا، پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلَى فِصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمْدُ نَافِلَةً لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَتِكَ زَالِراً إِنَّمَا أَتَيْتُكَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ فَرَأَاهُ فَعَلَّامٌ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ شِعْثاً وَأَنْتَ أَمِيرُ الْيَكْدِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْقَاءِ وَرَأَاهُ حَالِياً فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ حَالِياً قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَاناً [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الباقی: لا یثبت. وقال المنذری: غیر ان الحديث فی اسناده

اضطراب. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۱۶۰)].

(۲۳۳۶۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ کے پاس نبی ﷺ کے ایک صحابیؓ سفر کر کے پہنچے کیونکہ وہ مصر میں رہتے تھے وہ ان کے پاس پہنچے تو حضرت فضالہؓ اپنی ادنیٰ کھنچ رہے تھے آنے والے نے کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے ارادے سے نہیں آیا میں تو صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں جو مجھے نبی ﷺ کے حوالے سے معلوم ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا آنے والے نے دیکھا کہ حضرت فضالہؓ پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ شہر کے گورنر ہونے کے باوجود پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں بہت زیادہ ناز و نعمت سے رہنے سے منع فرمایا ہے پھر آنے والے نے انہیں برہنہ پا دیکھا تو کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھے آپ برہنہ پا بھی نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کبھی کبھار جوتی پہن لیا کریں۔

حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کی مرویات

(۲۴۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ أَبُو الْخَطَّابِ عَنْ شَدَادِ أَبِي عَمَّارٍ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونَ خَذْنِي إِلَيْكَ قَالَ لَقَالُوا الْيَسَّ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا عَمَّرَ الْمُسْلِمُ كَانَ خَيْرًا لَهُ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ بَيِّنًا إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ وَكَثْرَةَ الشَّرْطِ وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ وَنَشْنَأَ يَنْشَنُونَ يَتَخَلَّصُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ وَسَفَكَ الدِّمِ [انظر: ۲۴۴۷۳].

(۲۳۳۷۰) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لیکن مجھے چھ چیزوں کا خوف ہے: بیوقوفوں کی حکومت، انصاف کا فروخت ہونا، کثرت سے شرطیں لگانا، قطع رحمی ایسی نسل کی افزائش جو قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنا لے گی اور خوریزی۔

(۲۴۴۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَذْخُلُ كُلِّي أَوْ بَعْضِي قَالَ أَذْخُلُ كُلَّكَ فَذَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَصَوْتًا مَكِينًا فَقَالَ لِي يَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ أَعِدْذِي سِتًّا قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتٌ نَبِيَّكُمْ خُذْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ ثُمَّ مَوْتٌ يَأْخُذُكُمْ تَقْعَصُونَ فِيهِ كَمَا تَقْعَصُ الْغَنَمُ ثُمَّ تَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ثُمَّ يَأْتِيَكُمْ بَنُو الْأَصْفَرِ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

(۲۳۳۷۱) حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا ادھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عہدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر بکریوں میں موت کی دہاء جس طرح پھیلتی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا روئی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ قَالَ دَخَلَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ هُوَ وَذُو الْكَلَّاحِ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ فَقَالَ لَهُ عَوْفُ عِنْدَكَ ابْنُ عَمِّكَ فَقَالَ ذُو الْكَلَّاحِ أَمَا إِنَّهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ أَصْلَحِ النَّاسِ فَقَالَ عَوْفٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُتَكَلِّفٌ

(۲۳۳۷۲) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رحمہ اللہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ يَا طَاعُونَ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالُوا لِمَ تَقُولُ هَذَا أَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَزِيدُهُ طَوْلُ الْعُمُرِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ بَلَى لَقَدْ تَكْرَمْتُ مِنْ خَلْقٍ وَكَيْفٍ [راجع: ۲۴۴۷۰]

(۲۳۳۷۳) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۴۴۷۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ ذِي الْكَلَّاعِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْقُصَّاصُ ثَلَاثَةَ أَمِيرٍ أَوْ مَأْمُورٍ أَوْ مُخْتَلٍ [انظر: ۲۴۵۰: ۲]

(۲۳۳۷۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمَهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الْقُوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجَةً خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ وَفِيهِ عَذَابُ الْقَبْرِ [صححه مسلم (۵۶۳)، وابن حبان (۳۰۷۵)]. [انظر: ۲۴۵۰: ۱]

(۲۳۳۷۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے معاف فرما“ اس پر رحم نازل فرما“ اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما“ اس کا ٹھکانہ باعزت جگہ بنا“ اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما“ اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے“ اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو سیل نکیل سے صاف کر دیتا ہے“ اس کے گھر سے بہترین گھر“ اس کے اہل خانہ سے بہترین اہل خانہ اور اس کی بیوی سے بہترین بیوی عطا فرما“ اسے جنت میں داخل فرما“ جہنم سے محفوظ فرما اور عذاب قبر سے نجات عطا فرما۔

(۲۴۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْقَصَا وَفِي الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِيهَا قَتَوُ فِيهِ حَشَفٌ فَغَمَزَ الْقَتُوَ بِالْعَصَا الَّتِي فِي يَدِهِ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْهَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَدْعُنَهَا أَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قَالَ فَقُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسَّبَاعَ قَالَ وَكُنَّا نَقُولُ إِنَّ هَذَا لِلَّذِي تُسَمِّيهِ الْعَجَمُ هِيَ الْكِرَامِيُّ [صححه ابن حبان (۶۷۷۴)، والحاكم (۲۸۵/۲)]. قال

الالباني حسن (ابو داود: ۱۶۰۸، ابن ماجه: ۱۸۲۱، النسائي: ۴۳/۵). [انظر: ۲۴۴۹۹]

(۲۳۳۷۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں نبی ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجور کا کھانا کھا کر پھر ہمارے پاس آئے گا۔

پرندوں اور درندوں کے لئے چھوڑے رکھو گے۔

(۲۴۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَلِیحِ الْهَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ لَسَارِ بِهِمْ يَوْمَهُمْ أَجْمَعَ لَا يَحُلُّ لَهُمْ عُقْدَةً وَلَيْلَتُهُ جُمُعَاءُ لَا يَحُلُّ عُقْدَةً إِلَّا لِصَلَاةٍ حَتَّى تَزُولُوا أَوْسَطَ اللَّيْلِ قَالَ فَرَقَبَتْ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَ رَحْلَهُ قَالَ فَاثْنَيْتُ إِلَيْهِ فَتَطَرْتُ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا إِلَّا نَائِمًا وَلَا بَعِيرًا إِلَّا وَاحِدًا جَرَانَهُ نَائِمًا قَالَ فَتَطَاوَلْتُ فَتَطَرْتُ حَيْثُ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلَهُ فَلَمْ أَرِهِ فِي مَكَانِهِ فَخَرَجْتُ أَنْتَعِلِي الرَّحَالَ حَتَّى خَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ ثُمَّ مَضَيْتُ عَلَى وَجْهِهِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ فَسَمِعْتُ جَرَسًا فَاثْنَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالْأَشْعَرِيِّ فَاثْنَيْتُ إِلَيْهِمَا فَقُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُمُزٌ كَهَزِيذِ الرَّحَا فَقُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الصُّوْبِ فَلَا أَعُدُّ اسْكُتْ لَمَضَى قَلِيلًا فَاقْبَلْ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرِعْنَا إِذْ لَمْ تَرَكَ وَاتَّبَعْنَا لَرُكَّ لَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَبَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بَصُفِ أُمِّي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا لَنَذْكُرَكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ مَضَيْنَا فَبِجِئِ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُخْبِرُهُم بِالَّذِي أَخْبَرَنَا بِهِ فَيَذْكُرُونَهُ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلَهُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ فَيَقُولُ لَأَنْتُمْ مِنْهُمْ حَتَّى انْتَهَى النَّاسُ فَاضْبُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا اجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنَّهَا لَمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا [انظر: ۲۴۵۰۳، ۲۴۵۰۴، ۲۴۵۰۱۰]

(۲۴۴۷۷) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ جملہ آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چپکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ

آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۷۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْنُ مَبَارِكٍ قَالَ اَنْبَاْنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ مَالِكِ اَبْنِ هِذَمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا وَعَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَاصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ فَمَرُّوا عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَحْرُوا جَزُورًا فَقُلْتُ اَعَالِجْهَا لَكُمْ عَلٰى اَنْ تُطْعَمُوْنِي مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَطُغِمُوْنَ مِنْهَا فَعَالِجْتُهَا ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِي اَعْطَوْنِي فَاتَيْتُ بِهِ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاتَّيَّ اَنْ يَأْكُلَهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاتَّيَّ اَنْ يَأْكُلَ ثُمَّ اِنِّي بَعَثْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَاكَ لِيْ فَتُحَ مَكَّةَ فَقَالَ اَنْتَ صَاحِبُ الْجَزُورِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَزِدْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ

(۲۳۳۷۸) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم کسی غزوے پر روانہ ہوئے ہمارے امیر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں بھوک نے ستایا، اسی دوران ایک قوم پر گزر ہوا، جنہوں نے ایک اونٹ ذبح کر رکھا تھا، میں نے لوگوں سے کہا کہ میں تمہیں اس کا گوشت لا کر دیتا ہوں، شرط یہ ہے کہ تم مجھے بھی اس میں سے کھلاؤ گے، چنانچہ میں نے اسے اٹھا لیا، پھر انہوں نے مجھے جو حصہ دیا تھا، اسے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا، پھر میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گیا لیکن انہوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور اسے کھانے سے انکار کر دیا، پھر فتح مکہ کے موقع پر مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اونٹ والے تم ہی ہو؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا۔

(۲۴۷۹) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاْنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرُّقَيْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُكُوْكَ مِنْ اَخْرِ السَّحَرِ وَهُوَ لِيْ فُسْطَاطٌ اَوْ قَالَ قَبَّةٌ مِنْ اَدَمَ قَالَ فَسَالَتْ ثُمَّ اسْتَاذَنْتُ فَقُلْتُ اَدْخُلْ فَقَالَ اَدْخُلْ قُلْتُ كَلَّمَنِي قَالَ كَلَّمْتُكَ قَالَ فَدَخَلْتُ وَاِذَا هُوَ يَتَوَضَّأُ وَضَوْءًا مَّيْكِيًّا

(۲۳۳۷۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں بحری کے وقت داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ، چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی ﷺ اس وقت عمو کی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے۔

(۲۴۷۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاَسْتَاكَ ثُمَّ

تَوْضًا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَفُتِّ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبُكْرَةَ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ لِمَسَّالٍ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَتْ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ لِي رُكُوعِي سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ قَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۳۸۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسواک کی، پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ شروع کر دی، اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے، پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ کہتے رہے، پھر دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی اور اس میں بھی اسی طرح کیا۔

(۲۴۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زُرَيْقٌ مَوْلَى ابْنِ فُزَارَةَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ قُرْظَةَ وَكَانَ ابْنُ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أُمَّتِكُمْ مَنْ تَحِبُّوهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشَرَارُ أُمَّتِكُمْ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيَبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ فَلَنَا مَا رَسُولُ اللَّهِ أَفَلَا نَتَابَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا لَكُمْ الصَّلَاةَ أَلَا وَمَنْ وَلَّى عَلَيْهِ أَمِيرٌ وَالِإِ فَرَأَاهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَنْكِرْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ [صححه مسلم (۱۸۵۵)].

[انظر: ۲۴۵۰۰]

(۲۳۳۸۱) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم نفرت کرتے ہو گے اور وہ تم سے نفرت کرتے ہوں گے تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر پھینک نہ دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں البتہ جس پر حکمران کوئی گورنر مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر نکیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۴۸۲) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ حَبِوَةَ بْنِ نَفْعٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ الْفَقْرُ تَخَافُونَ أَوْ الْغَوْرُ أَوْ هُمُكُمْ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ فَاتِحٌ لَكُمْ أَرْضَ فَارِسَ وَالرُّومَ وَتَصَبَّ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يُزِيغَكُمْ بَعْدِي إِنْ أَرَاغَكُمْ إِلَّا مَعِيَ

(۲۳۳۸۲) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ نفروفاقد یا جھگڑتی سے ڈرتے ہو کیا تم دنیا کو اس درجہ اہمیت دیتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سرزمین فارس وروم کو فتح کروادے گا اور تم پر دنیا انڈیل دی جائے گی، حتیٰ کہ تمہیں میرے بعد کوئی چیز ٹیڑھا نہ کر سکے گی، اگر کوئی چیز ٹیڑھا کرے گی تو وہ دنیا ہی ہوگی۔

(۲۴۴۸۳) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي بِحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمُقْضَى عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقُوا عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ مَا قُلْتُ قَالَ قُلْتُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَكُومُ عَلَى الْعَجِزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ [قال الألبانی: ضعيف (ابوداود: ۳۶۲۷)]

(۲۳۳۸۳) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا، وہ فیصلہ جس کے خلاف ہوا اس نے واپس جاتے ہوئے کہا ”جسی اللہ نعم الوکیل“ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس سے پوچھا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا اس نے کہا کہ میں نے ”جسی اللہ نعم الوکیل“ کہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیوقوفی پر ملامت کرتا ہے، تم عقلمندی سے کام لیا کرو پھر بھی اگر مغلوب ہو جاؤ تو اس وقت ”جسی اللہ نعم الوکیل“ کہا کرو۔

(۲۴۴۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا كَيْسَةَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عِيدِهِمْ فَكُفِرُوا دُخُولَنَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَرُونِي الثِّيَّ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ اللَّهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ أَوْدِهِمُ السَّمَاءِ الْغُضْبُ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِ قَالَ فَاسْكُتُوا مَا أَجَابَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ ثَلَاثَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى آمَنْتُمْ أَوْ كَذَبْتُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا أَنْ نَخْرُجَ نَادَى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا كَمَا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ قَالِقَبْلُ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَيْ رَجُلٍ تَعْلَمُونَ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنْكَ وَلَا أَفْقَهُ مِنْكَ وَلَا مِنْ أَبِيكَ قَبْلَكَ وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ أَبِيكَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ لَهُ بِاللَّهِ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ الَّذِي تَجِدُونَهُ لِي التَّوْرَةِ قَالُوا كَذَبْتَ ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ وَقَالُوا فِيهِ شَرٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ أَمَّا أَنَا فَتَشْتَرُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا أَنْتُمْ وَلَكِنْ آمَنْتُمْ بِهِ مَا قُلْتُمْ بِهِ مَا قُلْتُمْ فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ قَالَ فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا

وَجَلَّ فِيهِ قُلُوبُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ لَأَمْنٌ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [صححه ابن حبان (۶۲) ۷]، والحاكم (۴۱۵/۳). قال شعيب:
[اسنادہ صحیح].

(۲۳۳۸۴) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا یہ یہودیوں کی عید کا دن تھا ہم لوگ چلتے چلتے مدینہ میں ان کے ایک گرجا گھر میں پہنچے انہوں نے ہمارے وہاں آنے کو اچھا نہیں سمجھا نبی ﷺ نے فرمایا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے بارہ آدمی ایسے دکھا دو جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں آسمان کی اس چھت تلے جتنے یہودی رہتے ہیں اللہ سب سے اپنا وہ غضب دور فرما دے گا جو ان پر مسلط ہے لیکن وہ لوگ خاموش رہے اور ان میں سے کسی نے بھی اس کا کوئی جواب نہ دیا نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ان کے سامنے دہرائی تاہم کسی نے بھی جواب نہ دیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ انکار کرتے ہو حالانکہ خدا کی قسم! میں ہی حاشر ہوں میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم ایمان لاؤ یا تکذیب کرو پھر نبی ﷺ واپس چل پڑے میں بھی ہمراہ تھا ہم اس کہنے سے نکلنے ہی والے تھے کہ پیچھے سے ایک آدمی نے پکار کر کہا اے محمد! (ﷺ) رکیے نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس شخص نے یہودیوں سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے درمیان کس مرتبہ کا آدمی سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا! ہم لوگ اپنے درمیان آپ سے بڑھ کر کسی کو کتاب اللہ کا عالم اور فقیہ نہیں سمجھتے اسی طرح آپ سے پہلے آپ کے آباؤ اجداد کے متعلق بھی ہمارا یہی خیال ہے اس نے کہا کہ پھر میں اللہ کو سامنے رکھ کر گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو انہوں نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو پھر اس کی مذمت بیان کرنا شروع کر دی نبی ﷺ نے ان یہودیوں سے فرمایا کہ تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی ابھی تو تم نے اس کی خوب تعریف کی ہے اور جب یہ ایمان لے آیا تو تم اس کی تکذیب کرنے لگے اور اس کے متعلق نازیبا باتیں کہنے لگے لہذا تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی۔

لہذا اب ہم وہاں سے نکلے تو تین آدمی ہو گئے تھے نبی ﷺ، میں اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اے حبیب! ﷺ آپ فرمادیجئے یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو تم اس کا انکار کرتے رہو اور بنی اسرائیل ہی میں سے ایک آدمی اس کی گواہی دے اور ایمان لے آئے تو تم تکبر کرتے ہو بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

(۲۴۴۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيْمِرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَوْفُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ قَالَ قُلْتُ كَلَى أَوْ بَعْضِي قَالَ بَلْ كُلُّكَ قَالَ يَا عَوْفُ اغْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَوْ لُئْلَهُنَّ مَوْتِي قَالَ

فَاسْتَبَكَيْتُ حَتَّى جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَكِّنُنِي قَالَ قُلْتُ إِحْدَى وَالثَّانِيَةَ فَتُحِبُّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قُلْتُ النَّبِيَّ وَالثَّلَاثَةَ مَوْتَانِ يَكُونُ فِي أُمَّتِي يَأْخُذُهُمْ مِثْلُ قُعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ ثَلَاثًا وَالرَّابِعَةَ لَفْتُهُ تَكُونُ فِي أُمَّتِي وَعَظَمَتِهَا قُلْ أَرْبَعًا وَالْخَامِسَةَ يَفِيضُ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى الْإِمَانَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا قُلْ خُمُسًا وَالسَّادِسَةَ هَذَنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَهَيِّسُوا إِلَيْكُمْ عَلَى ثَمَانِينَ غَايَةً قُلْتُ وَمَا الْغَايَةُ قَالَ الرَّايَةُ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فَسَطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغَوْطَةُ فِي مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [اخرجه الطبراني (۷۲). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۲۳۳۸۵) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عمرگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر بکریوں میں موت کی وبا جس طرح پھیلی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سودینا بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آجائیں گے اور مسلمانوں کا مرکز اس زمانے دمشق کے شہر ”غوطہ“ میں ہوگا۔

(۲۴۱۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ فَيُؤَمِّمُهُ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَقَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَرَبَ حَقًّا وَاحِدًا فَدُعِينَا وَكُنْتُ أَدْعِي قَبْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَقَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دَعَا بَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَعْطَانِي حَقًّا وَاحِدًا فَبَكَيْتُ فِقِطْمَةُ بِنْتُ سُلَيْمٍ مِنْ ذَهَبٍ فَهَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَقْعَتِهَا بِطَرَفِ عَصَاهُ ثُمَّ رَفَعَهَا وَهُوَ يَقُولُ كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ يَكُونُ لَكُمْ مِنْ هَذَا [صححه الحاكم ۲/ (۱۴۰). قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۹۵۳)]. [انظر: ۲۴۵۰۰].

(۲۳۳۸۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال غنیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ اسی قسم کے ایک موقع پر ہمیں بلایا گیا مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا چنانچہ اس دن بھی مجھے بلایا گیا اور نبی ﷺ نے مجھے دو حصے دے دیئے کیونکہ میں شادی شدہ تھا اس کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں ایک حصہ عطا فرمایا آخر میں سونے کی ایک چین بچ گئی نبی ﷺ اسے اپنی لالچی کی نوک سے اٹھاتے تھے وہ گر جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے اور فرماتے جا رہے تھے کہ تمہارا اس وقت کیا عالم ہوگا جس دن تمہارے پاس ان چیزوں کی کثرت ہوگی۔

(۲۴۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشَجِيِّ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً إِلَى طَرَفِ الشَّامِ فَأَمَرَ عَلَيْنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَأَنْظِمُوا إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَمْدَادِ حِمِيرٍ فَأَوَى إِلَى رَحِلِنَا لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ إِلَّا سَيْفٌ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ غَيْرُهُ فَتَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَلَمْ يَزَلْ يَحْتَلُّ حَتَّى أَخَذَ مِنْ جِلْدِهِ كَهَيْئَةِ الْمِجَنِّ حَتَّى بَسَطَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ وَقَفَ عَلَيْهِ حَتَّى جَفَّ فَجَعَلَ لَهُ مُمْسِكَ كَهَيْئَةِ التَّرْسِ فَقَضَى أَنْ لَقِينَا عَدُوَّنَا فِيهِمْ أَخْلَاطٌ مِنَ الرُّومِ وَالْعَرَبِ مِنْ قُضَاعَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشَقَرٌ وَسَرْجٌ مُذَهَّبٌ وَمِنْطَقَةٌ مُطَهَّجَةٌ ذَهَبًا وَسَيْفٌ مِثْلُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى الْقَوْمِ وَيُغْرِي بِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ الْمَدِيدُ يَحْتَالُ لِلذَّكَاءِ الرُّومِيِّ حَتَّى مَرَّ بِهِ فَاسْتَقْفَاهُ فَضَرَبَ عَرْقُوبَ فَرَسِهِ بِالسَّيْفِ فَوَقَعَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ ضَرْبًا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ الْفَتْحَ أَقْبَلَ بِسَالٍ لِلْسَّلْبِ وَقَدْ شَهِدَ لَهُ النَّاسُ بِأَنَّهُ قَاتِلُهُ فَأَعْطَاهُ خَالِدٌ بَعْضَ سَلْبِهِ وَأَمْسَكَ سَائِرَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى رَحِلٍ عَوْفٍ ذَكَرَهُ فَقَالَ لَهُ عَوْفٌ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَلْيُعْطِكَ مَا بَقِيَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَمَضَى عَوْفٌ حَتَّى أَتَى خَالِدًا فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيْهِ سَلْبَ فَيْلِهِ قَالَ خَالِدٌ اسْتَكْفَرْتُهُ لَهُ قَالَ عَوْفٌ لَئِنْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لَهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَهُ عَوْفٌ فَاسْتَعْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا خَالِدًا وَعَوْفًا فَأَعَادَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ يَا خَالِدُ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيَّ هَذَا سَلْبَ فَيْلِهِ قَالَ اسْتَكْفَرْتُهُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِعَوْفٍ فَجَرَّ عَوْفٌ بِرِذَائِهِ فَقَالَ لِيَجْزِيَ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْصَبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَخَيَّرَ تَسْفِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَسَرَبَتْ صَفْوَةَ الْمَاءِ وَتَرَكَتْ كَذَرَهُ لِقُصْفُوهُ لَكُمْ وَكَذَرَهُ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۵۳) وابوداود (۲۷۱۹)]. [انظر: ۲۴۴۹۷، ۲۴۴۹۸].

(۲۴۴۸۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاہ کے عرب مشترکہ طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم

سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدمی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور پٹکا بھی مخلوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدمی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرے تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی ﷺ کا روئے انور دیکھ سکا تو ان سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے مگروں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تھک چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں مگروں کے لئے ہیں۔

(۲۴۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيْمِرَةِ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَصِّصْ السَّلْبَ (۲۴۸۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مقتولوں سے چھینے ہوئے ساز و سامان میں سے کس کو نہیں نکالا۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَيْنِ سَيِّفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۳۰۱) قال شعيب: اسناده حسن]

(۲۳۳۸۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ہرگز جمع نہیں فرمائے گا، ایک اس امت کی اپنی اور دوسری اس کے دشمن کی۔

(۲۴۴۹۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَعْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمِيلٍ الْحِمَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَتَنَظَرُ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آوَانُ الْعِلْمِ أَنْ يُرْفَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ أُرْفَعُ الْعِلْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِينَا كِتَابُ اللَّهِ وَقَدْ عَلَّمْنَاهُ آبَاتَنَا وَبَنَاتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ لَأُظَنُّكَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَعِنْدَهُمَا مَا عِنْدَهُمَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَقِيَ جَبْرِ بْنُ نَفِيرٍ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ بِالْمُصَلَّى فَحَدَّثَهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَدَقَ عَوْفٌ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا رَفَعَ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ لَا أَذَرِي قَالَ ذَهَابَ أَوْعِيَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي أَيُّ الْعِلْمِ أَوَّلُ أَنْ يُرْفَعَ قَالَ قُلْتُ لَا أَذَرِي قَالَ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَكَادُ تَرَى خَاشِعًا

(۲۳۳۹۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا علم اٹھائے جانے کا وقت قریب آ گیا ہے، ایک انصاری آدمی ”جس کا نام زیاد بن لبید تھا“ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان سے علم کو اٹھالیا جائے گا جبکہ ہمارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے اور ہم نے اسے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھا رکھا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو تمہیں اہل مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، پھر نبی ﷺ نے دونوں اہل کتاب کی گمراہی کا ذکر کیا اور یہ کہ ان کے پاس بھی کتاب اللہ موجود تھی۔

اس کے بعد جبیر بن نفیر کی عید گاہ میں شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو جبیر نے انہیں حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی تو انہوں نے بھی حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی اور کہنے لگے کہ تمہارے ”علم کا اٹھالینے“ کا مطلب معلوم ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا علم کے برتنوں کا اٹھ جانا، پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا خشوع، حتیٰ کہ تم کسی خشوع والے آدمی کو نہ دیکھو گے۔

(۲۴۴۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَادٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَانِ اتَّقَى اللَّهَ

(۲۳۳۹۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۴۹۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَكَيْرُ بْنُ الْأَشَّجِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مَسْلَمَةٌ حَدَّثَهُ أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضَى إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [انظر: ۲۴۴۹۴]۔

(۲۳۳۹۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَيْطٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِتَةِ نَفَرٍ أَوْ سَبْعَةٍ أَوْ ثَمَانِيَةٍ فَقَالَ لَنَا بَايعُونِي فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ بَايعْنَاكَ قَالَ بَايعُونِي فَبَايعَنَاهُ فَأَخَذَ عَلَيْنَا بِمَا أَخَذَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ اتَّبَعَ ذَلِكَ كَلِمَةً خَفِيَةً فَقَالَ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

(۲۳۳۹۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں چھ سات یا آٹھ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم تو آپ کی بیعت کر چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی چنانچہ ہم نے دوبارہ بیعت کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی عہد لیا جو عام لوگوں سے لیا تھا البتہ آخر میں آہستہ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(۲۴۴۹۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَعْقُوبَ أَخَاهُ وَابْنَ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مَسْلَمَةٌ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ حَدَّثَهُمَا عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضَى عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [راجع: ۲۴۴۹۲]۔

(۲۳۳۹۴) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۵) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَنْسُجِ عَلَى الْخَقْفَيْنِ فِي غَزْوَةِ

(۲۳۳۹۵) حضرت عوف بن علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافروں کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر سح کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۴۴۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أُنْبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي خِدْرِ لَهُ فَقُلْتُ أَدْخُلُ فَقَالَ ادْخُلْ قُلْتُ أَكَلِي قَالَ كُلْكَ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ أَمْسِكْ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ أَوَّلُهُنَّ وَفَاءَةٌ نَبِيِّكُمْ قَالَ فَبَكَيْتُ قَالَ هُشَيْمٌ وَلَا أَدْرِي بِأَيِّهَا بَدَأَ ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفَتْنَةً تَدْخُلُ بَيْتَ كُلِّ شَعْرٍ وَمَدَنٍ وَأَنْ يَقْبِضَ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطِيَ الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطَهَا وَمَوْتَانِ يَكُونُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ وَهَذِهِ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً وَقَالَ غَيْرُ يَعْلَى فِي سِتِّينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [أخرجه الطبرانی (۱۵۰) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۹۶) حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عہدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر تکریوں میں موت کی وبا جس طرح پھیلتی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سودینا بھی دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ وَرَأَيْتُ مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَتَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جَلَدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْفَرٌ عَلَيْهِ سَرَجٌ مَذَهَّبٌ وَسِلَاحٌ مَذَهَّبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغَرِّى بِالْمُسْلِمِينَ وَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ قَمَرًا بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرَقَ فَرَسَهُ فَحَرَ وَعَلَاهُ فَفَتَلَهُ وَحَارَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْهُ السَّلْبَ قَالَ عَوْفٌ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَابِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَهْتُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ أَوْ لَأَعْرِفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِصَّةَ الْمَدِينَةِ وَمَا فَعَلَهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخَفَّرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوِفٌ فَقَالَ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوهُ إِلَى أَمْرَائِي لَكُمْ صَفْوَةٌ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَذْرَةٌ [راجع: ۲۴۴۸۷]۔

(۲۳۳۹۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آئنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاہ کے عرب مشترک طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدمی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور پٹکا بھی مخطوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدمی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرا تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی ﷺ کا روئے انور دیکھ سکا تو اس سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

(اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے مگرانوں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں مگرانوں کے لئے ہیں۔

(۲۴۴۹۸) قَالَ الْمَوْلِيدُ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ [راجع: ۲۴۴۸۷]۔

(۲۳۳۹۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَحْيَى ابْنَا جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَخَلَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَبِيَدِهِ عَصَا وَقَدْ عَلِقَ رَجُلٌ أَقْنَاءَ حَشَفٍ فَطَسَّ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطِيبٍ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۷۶]

(۲۳۳۹۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں نبی ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا۔

(۲۴۵۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ وَخِيَارُ أَيْمَتِكُمْ الَّذِينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشَرَارُكُمْ وَشَرَارُ أَيْمَتِكُمْ الَّذِينَ يُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَكُمْ الْخُمْسَ إِلَّا وَمَنْ عَلَيْهِ وَالْإِذَا قَرَأَهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَلْيُكْرِهْ مَا أَتَى وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ [راجع: ۲۴۴۸۱]

(۲۳۵۰۰) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔

گئے، تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر پھینک نہ دیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں، البتہ جس پر حکمران کوئی گور ز مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر تکبیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيِّتٍ قَالَ فَقَهْمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غُفْرًا لَهُ وَارْحَمَهُ وَاغْبِسْلَهُ بِالنَّاءِ وَالْفَلَجِ وَنَفَّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَيْتُ الثُّوبَ اللَّبِيضَ مِنَ الدَّنَسِ [راجع: ۲۴۴۷۵]۔

(۲۳۵۰۱) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم نازل فرما، اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما، اس کا لہکا نہ با عزت جگہ بنا، اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو سیل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔

(۲۴۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذِي كَلَّاحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُصَّاصُ ثَلَاثَةٌ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [راجع: ۲۴۴۷۴]۔

(۲۳۵۰۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۳) حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَادَةُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الشَّجَعِيِّ قَالَ عَرَسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَقْرَبَهُ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا فِرَاحَ رَجُلٍ عَلَيْهِ قَالَ فَاسْتَهْتُمْ إِلَى بَعْضِ الْأَيْبِلِ فَإِذَا نَافِقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فَلَمَّا نَهَا أَحَدٌ قَالَ فَاسْتَطَعْتُ أَنْ أَكْتُبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَاتَمَّانِ قُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَلْبَرِي غَيْرَ أَنَا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي فَإِذَا مِثْلُ هَزْزِ الرَّحْلِ قَالَ امْكُثُوا يَسِيرًا ثُمَّ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَبِّرْنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمْتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا نَشْشُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيْقَ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَرَّغُوا وَقَدَّوْا بَيْنَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ مِنْ رَبِّي آتٍ فَخَبِّرْنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمْتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَشْشُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَلَمَّا

(۲۳۵۰۳) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھنک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(٢٤٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَأَتَانَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْعَمَا مَعَهُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَبَيِّنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُتْمِي الْجَنَّةِ [راجع: ٢٤٤٧٧].

(۲۴۵۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٤٥.٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَقَّهُمْ وَأَعْطَى الْمَرْبَ حَقَّهُ [راجع: ٢٤٤٨٦].

(۲۳۵۰۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال غنیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ۔

(٢٤٥-٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَوْفٌ بَنِي مَالِكٍ مَسْجِدَ حُمْصَ قَالَ وَإِذَا النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ قَالُوا كَتَبَ يَقُصُّ قَالَ يَا أَبَا نَضْرَةَ أَلَمْ تَكُنْ أَهْلًا لَهَا وَأَنْتَ تَقُولُ مَا هِيَ إِلَّا خِلَافَةٌ لِلنَّبِيِّ وَالْمُرَّةِ لَا يَحْتَمِلُونَ إِلَّا مَا يُحْتَمَلُ وَلَا يَمُورُونَ إِلَّا بِمَا مُخَالٌ

(۲۳۵۰۶) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہوا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةُ سَفْعَاءَ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى امْرَأَةً ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى آيَاتِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۵۱۴۹). قال شعيب: حسن لغيره ان شاء الله وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۵۰۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منصب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہو گئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَكُونُ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَانْفَقَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَبْنَ أَوْ يَمُتْنَ إِلَّا كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ الثَّنَانِ قَالَ أَوْ الثَّنَانِ [راجع: ۲۴۴۹۱].

(۲۳۵۰۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ النَّهَّاسِ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةُ سَفْعَاءَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ امْرَأَةً آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى بَنَاتِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [راجع: ۲۴۵۰۷].

(۲۳۵۰۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منصب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہو گئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا أَظُنُّهُ أَبَا الْمَلِيحِ الْهَذَلِيُّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَلَذَكَرَهُ وَقَالَ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ يَصِفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ [راجع: ۲۴۴۷۷].

(۲۴۵۱۰) حدیث نمبر (۲۴۵۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

آخِرُ مُسْنَدِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ تَمَامُ مُسْنَدِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

الحمد لله! اللہ کے بے پایاں فضل و احسان سے آج مورخہ ۲ مارچ ۲۰۰۹ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۴۳۰ ہجری بروز پیر بعد نماز عشاء جلد عاشق کی تکمیل سے فراغت پائی۔

احقر

محمد ظفر غفرلہ

